فہرست مضامین علی گڑھ انسٹیٹیوٹ گزٹ جلد دوم ۱۹۰۴ء

REGISTERED No A. 176

THE ALIGAR[illegible] INSTITUTE GAZETTE

OF

THE MAHOMED[illegible] ANGLO-ORIENTAL COLLEGE
WITH [illegible]CH IS INCORPORATED
"THE MAHOM[illegible]AN SOCIAL REFORMER."

HONORARY EDITOR :— *MO[illegible]VI SYED MEHDI ALI KHAN.*

New Series VOL. II. No. 27. | THURSDAY, [illegible] JULY 1902. | روز پنجشنبہ ۳ جولائي سنہ ۱۹۰۲ ع | سلسلہ جدید جلد ۲ نمبر ۲۷

تاربرقي کي خبريں

لندن ۲۵ جون

جو هندوستاني اجنبي دور دراز مقامات سے آئے هيں وہ غالبا کچهہ عرصہ تک ٹهيرينگے — شاهزادہ کمتسو قريب ايک هفتہ ميں پيرس کو جاوينگے — جهازي بيڑہ منتشر هوتا جاتا هي •

حضور ملک معظم کي علالت

لندن ۲۵ جون ۷ بجے ۲۰ منٹ صبح

۱۲ بجے ۳۰ منٹ پر محل شاهي ميں استفسار کرنے سے معلوم هوا کہ حضور ملک معظم کو تازگي بخش نيند آئي — اُن کي طاقت بخوبي قايم هي اور کوئي علامات قابل تردد نهيں معلوم هوتي هيں •

اب يهہ بات ظاهر هوتي هي کہ حضور ملک معظم نے اس فکر ميں کہ اُن کي رعايا کو مايوسي نهو ' رسميات تاجپوشي کے ادا کرنے کا مصمم ارادہ صرف اُس وقت ترک کيا جب کہ يهہ بات صاف ظاهر هوگئي کہ بلحاظ جسماني طاقت کے ان کا ادا کرنا نا ممکن تها — حضور ممدوح نے اس سے پہلے اس بات کو قطعي تسليم نهيں کيا تها کہ کسي طرح کا سخت انديشہ تها اُنهوں نے خندہ پيشاني کے ساتهہ تکليف برداشت کي اور اُنهوں نے ضرور تکليف اُٹهائي هوگي — دوشنبہ کي شام کو اُنهوں نے دعوت ميں مهمانوں کے ساتهہ طعام تناول نهيں فرمايا •

۱۱ بجے صبح

آج صبح کو ساڑهے دس بجے پر ايک پرچہ جاري کيا گيا — اِسميں بيان کيا گيا هي کہ " حضور ملک معظم کو کل اوايل شب ميں بے چيني رهي [illegible] نيند [illegible] نهيں آئي — بعد ايک بجے کے کسيقدر نيند آئي — ملک معظم کو [illegible] کچهہ تکليف نهيں هي اور کوئي خراب علامت ظاهر نهيں هوئي هي — [illegible] لحاظ جملہ حالات کے يهہ کہا جاسکتا هي کہ حضور ممدوح کو خاطر [illegible] طور پر شفا هوتي جاتي هي " •

۷ بجے ۳۰ منٹ پي ايم

[illegible] پرچہ اس وقت شام کو جاري کيا گيا اُس سے معلوم هوتا هي کہ بادشا[illegible]ت نے آج کا دن بدرجہ اوسط آسايش سے بسر کيا — اُن کي [illegible] بخوبي قايم رهي هے اور کوئي علامت ايسي نظر نهيں آتي [illegible] خاص تردد کا باعث هو •

۱۱ بجے پي ايم

ايک [illegible] پرچہ ميں بيان کيا گيا هي کہ ملک معظم کو خاطر خواہ ط[illegible] هوتي جاتي هي — دن ميں وہ کئي گهنٹے تک سوئے اور [illegible] تکليف کے شاکي اور زيادہ تر بشاش هيں — زخم کي حالت ا[illegible]

لندن ۲۶ جون

[illegible] خيال کيا جاتا هي کہ جو خطابات بہ تقريب تاجپوشي عطا کيئے [illegible] [illegible]ن سے ملک معظم کي ذاتي پسند ظاهر هوتي هي ' کيونکہ [illegible]وح نے لارڈ سالسبري سے يهہ استدعا کي تهي کہ وہ خاص موقع [illegible] خاص اُن کي راے پر چهوڑ ديں — وزيروں نے نهايت خوشي [illegible] کي اس خواهش کو قبول کيا اور اسي وجہ سے فهرست [illegible]ے پولٹيکل ميلان نهيں پايا جاتا هي •

لندن ۲۶ جون

عوام کو اب زیادہ تر اطمینان ہوتا جاتا ہی ؛ کیونکہ یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ پرچوں سے کل حقیقت معلوم ہوجاتی ہی *

سب سے پچھلی خبریں

خاطر خواہ آرام

لندن ۲۶ جون ۱۱ بجے ۵ منٹ پی ایم

ایک پرچہ میں جو آج ۱۰ بجے پر جاری کیا گیا بیان کیا گیا ہی کہ ملک معظم نے رات زیادہ تر اچھی طرح گذاری اور کسیقدر تازگی بخش نیند آئی اور ہر طرح پر حضور ممدوح کی طبیعت اصلاح پر ہی اُن کی جسمانی حالت بالکل خاطرخواہ ہی اور زخم کی حالت بہی اچھی ہی *

اس کے بعد خبر آئی کہ آج کی خبریں ہر طرحپر نہایت خاطرخواہ ہیں اور اُن کے باعث سے نہایت اطمینان ہوا — بادشاہ سلامت کی حرارت اب معمولی ہی *

تمام سلطنت اور نو آبادیوں میں بجاے اُن دعاوں کے جن کا انتظام تاج پوشی کے متعلق سابق میں کیا گیا تھا حضور ملک معظم کی شفایابی کے واسطے دعائیں مانگی گئیں ہیں *

سنا گیا ہی کہ ملک معظم بدستور بشاش اور خوش ہیں *

خطابات کی فہرست خاص حضور ممدوح کی خواہش پر مشتہر کی گئی تہی *

خبریں بذریعہ تاربرقی کے روانہ کی جاتی ہیں اور سلطنت کے ہرایک ڈاک خانوں میں آویزاں کردی جاتی ہیں *

لندن کے بشپ فرماتے ہیں کہ جسوقت اُنہوں نے ہندوستانی عہدہ داروں سے جو مقام فاہم میں مقیم ہیں بادشاہ کی علالت کا ذکر کیا تو اُنہوں نے کہا کہ "ہم جاکر دعا مانگینگے" اور وہ قریب ڈیڑہ گھنٹہ گہاس پر سر بسجود ہوکر دعا مانگتے رہے *

لندن ۲۷ جون وقت ۷ بجے ۲۰ منٹ صبح

۱۱ بجے شب کے پرچہ سے ظاہر ہوتا ہی کہ ملک معظم نے دن آرام سے بسر کیا اور اُن کی طاقت بخوبی قایم رہی — اُن کو پہر اشتہا معلوم ہوتی ہی ؛ لیکن غذا احتیاط سے دینی واجب ہی — زخم میں پہر کسیقدر درد معلوم ہوتا ہی *

لندن ۲۷ جون ۱۱ بجے ۲۰ منٹ صبح

ایک ڈاکٹری پرچہ جاری ہوا ہی جسمیں بیان ہی کہ ہز مجسٹی کی رات اچھی طرح گذری اور کچھہ معمولی نیند آئی — اِشتہا بڑھتی جاتی ہی اور زخم میں اب چنداں تکلیف نہیں ہی — ملک معظم کی حالت میں اب بہت کم تردد باقی ہی *

بعد کو خبر آئی — حال کے ڈاکٹری پرچوں سے واضح ہی کہ قابل اطمینان حالت قایم ہی اور بیچینی کی کوئی علامت نہیں — اب یقین کیا جاتا ہی کہ ڈاکٹری پرچوں میں ہز مجسٹی کی ترقی صحت کا تخمینہ کمی کے ساتھہ کیا گیا ہی — اب وہ بات چیت کرسکتے اور پڑہ سکتے ہیں اور اکثر ملکہ معظمہ اور شاہزادہ ویلز و شاہزادی ویلز کو دیکھتے ہیں — ڈاکٹروں کی صرف یہہ تاکید ہی کہ ہز مجسٹی کو ایسے معاملات میں تکلیف نہ دی جاے جن میں غور اور فکر کی ضرورت ہو — ملک معظم نہایت استقلال اور ہمت ظاہر کرتے ہیں جو جلد تر شفایابی کی ایک عمدہ ابتدا ہی ؛ اور ایک ہفتہ کے اندر ڈاکٹر مریض کی حالت کی نسبت ٹہیک ٹہیک اندازہ کرسکینگے *

ارادہ کیا گیا ہی کہ اگر اِن کی حالت قابل اطمینان رہیگی تو تاج پوشی کی رسم اوائل موسم خزاں میں ادا ہوگی *

ملک معظم پر اُس دلی خیرخواہی اور عقیدت مندی کا بہت بڑا اثر پڑا ہی جو اُن ہزاروں تاربرقیوں اور چٹھیوں میں ظاہر کی گئی ہی جو تمام سلطنت میں ہر فرقہ و ہر طبقہ کی جانب سے موصول ہوئی ہیں — البتہ ایک امر کا ان کو بڑا خیال ہی کہ التواے تاج پوشی سے پبلک کو مایوسی ہوئی *

لندن — ۲۸ جون ۷ بجے — ۲۰ منٹ صبح

۱۱ بجے کے پرچہ میں بیان کیا گیا ہی کہ بادشاہ کی حالت ہر طرح پر طمانیت بخش ہی ہز مجسٹی نے دن آرام کے ساتھہ بسر کیا — طبیعت بہت کچھہ اصلاح پر آگئی ہی *

ارل آف وارک نے وارک کی میونی سپلٹی میں ہمدردی کے ایک ووٹ کی تحریک کرتے وقت بیان کیا کہ آپریشن کے بعد جو الفاظ سب سے پہلے ملک معظم نے فرمائے وہ یہہ تھے کہ "کیا میری رعایا مجھکو معاف کریگی" *

۱۱ بجے ۳۵ منٹ — صبح

ایک پرچہ میں جو اس وقت جاری کیا گیا ہی بیان کیا گیا ہی کہ ملک معظم نے رات عمدہ طور سے بسر کی ؛ اور صحت بدستور قایم ہی — ہز مجسٹی سردست خطرہ سے باہر ہیں *

زخم ابتک برابر خبر گیری کا محتاج ہی — اور جو کچھہ فکر اس معاملہ میں ہی وہ صرف زخم سے متعلق ہی — شفا ضرور دیر میں ہوگی *

ملک معظم اب کوچ پر لٹا دیئے گئے ہیں — وہ بشاش اور خبردار ہیں اور عجیب طور سے اُن کو شفا ہوتی جاتی ہی — کل ہز مجسٹی نے شاہنشاہ جرمنی کے پاس ایک پیغام اس مضمون کا بہیجا کہ اُن کے دل پر اس عنایت آمیز خیال کا کہ وہ جرمنی کے جہازی بیڑہ کے ایڈمرل مقرر کیئے جاویں — بڑا اثر ہوا ہی — شاہنشاہ ممدوح نے یہہ پیغام بذریعہ تاربرقی کے جہازی بیڑہ کے پاس بمقام کیل بہجدیا *

باستثناے چند اخبارات کے جرمنی کے اخبار نویس اس بیماری پر غیر دوستانہ طریقہ میں خاموش ہیں *

شام کے پرچہ میں بیان کیا گیا ھی کہ ملک معظم نے رات نہایت آرام کے ساتھہ بسر کی - حضور ممدوح کو بالکل خاطر خواہ طریقہ میں شفا ہوتی جاتی ھی •

سہ پہر کو پرچوں کا چھاپنا موقوف کردیا گیا ھی •

سکندر آباد — ۲۶ جون

حضور ملک معظم کی علالت اور جشن تاجپوشی کی التوا کی خبر کل شام کو یہاں پہونچی اور اُس کے سننے سے لوگوں کو نہایت افسوس اور تردد ہوا — تمام آرایشی سامان جو دن میں نظر آتا تھا فوراً اُٹھا دیا گیا — تمام سرکاری دفاتر، مدرسے اور دوکانات جو آج بند ہونی چاھیئیں تھیں کھلی ہوئی ھیں اور تاجپوشی کی تعطیل نہیں ہوئی ھی — تمام قوموں کے گرجاؤں مندروں اور مسلمانوں کی مسجدوں میں آج صبح کو عجیب کیفیت نظر آتی تھی اور یہہ تمام مقامات پرستش کرنے والوں سے بھرے ہوئے تھے جو بادشاہ کی صحت کی دعا مانگتے تھے — ھز ھائینس نظام نے حضور ملک معظم کی ناتندرستی کی نسبت بڑی فکر اور تردد ظاہر فرمایا ھی اور بذریعہ تاربرقی کے یہہ استدعا کی ھی کہ ہر گھنٹہ ھز ھائینس کو حضور ممدوح کی طبیعت کی اطلاع دی جایا کرے •

جموں ۲۶ جون

حضور ملک معظم کی علالت اور اُسکی وجہ سے تاجپوشی کے ملتوی کیئے جانے کی خبر سننے سے یہاں بڑا تردد پیدا ہوا - سرکاری سول وملیٹری عہدہدار بہ سر پرستی دیوان امرناتھہ گورنر جموں رگھناتھہ جی کے مندر میں جمع ہوئے اور حضور ممدوح کی صحت اور درازی عمر کیواسطے دعائیں مانگیں — نیز تمام باشندوں نے اپنی اپنی عبادت گاھوں میں دل سے دعائیں مانگیں •

کلکتہ ۲۷ جون

کلکتہ کی ہر ایک عبادت گاہ میں خواہ وہ عیسائیوں سے متعلق ہو یا یہودیوں — ھندوؤں — مسلمانوں یا پارسیوں یا ایرانیوں سے حضور ملک معظم کی صحت کے واسطے خاص دعائیں مانگی گئیں - مفصلات سے خبر آئی ھی کہ مختلف مقامات میں پوجا ہورھی ھی اور خیرات بھی کی جاتی ھی •

ایک ٹرین کا اوڑ جانا

جان کے سخت نقصان کا اندیشہ

کلکتہ ۲۹ جون

کلکتہ میں یہہ خبر آئی ھی کہ ایسٹ انڈین ریلوے پر نمبر ۱۳ اپ لوپ مکسڈ ٹرین پر ایک سخت حادثہ گذرا - یعنی وہ رامپور ھاٹ اورنلہٹی کے راستہ میں ایک آندھی میں اوڑ گئی •

یہہ اندیشہ کیا جاتا ھی کہ بہت سے مسافر ھلاک اور زخمی ہوئے ھیں •

بردوان — صاحب گنج — یا جمال پور اور رام پور ھاٹ سے مدد بھیجی گئی ھی اور صاحب جنرل ٹریفک منیجر موقع واردات کو تشریف لے گئے ھیں •

لاھور ۲۸ جون

حضور ملک معظم کی شفایابی کے واسطے صوبہ کے تمام حصوں سے معہ چند ھندوستانی ریاستوں کے دعا مانگنے کی غرض سے جلسوں کے ہونے کی برابر خبریں چلی آتی ھیں - پٹیالہ میں کونسل آف ریجنسی نے تمام انتظامات جن سے خوشی ظاھر ہوتی تھی منسوخ کردیئے اور کونسل مذکور معہ اعلی عہدہ داروں کے اپنے گوردوارہ میں دعا مانگنے کے لیئے جمع ہوئی اور بارہ ہزار محتاجوں کو کھانا کھلایا گیا - سری نگر کے ایک تار برقی سے معلوم ہوتا ھی کہ وھاں ساٹھہ ہزار مسلمان دعا مانگنے کے لیئے جمع ہوئے — نیز ریاست لوھارو کے باشندوں نے بھی دعا مانگنے اور خیرات کرنے کے لیئے ایک جلسہ کیا •

لندن ۱۸ جون — رائٹر پریٹوریا سے ۱۷ تاریخ کو لکھتا ھی کہ لارڈ کچنر نے بوتھا — ڈی لاری — اور ڈی وٹ کے نام تاربرقی بھیجے، جس میں اُنہوں نے اُس استقلال اور عقلمندی کی تعریف کی ھی جس سے اُنہوں نے حوالگی اسلحہ کے کام کو آسانی کے ساتھہ انجام دیا — اِس تاربرقی میں لارڈ موصوف بیان کرتے ھیں کہ جس طریقہ سے برگروں نے اطاعت قبول کی ھی اُس سے ملک معظم نہایت محظوظ و مسرور ہوئے ھیں — اور اُس کا برٹش لوگوں کے قلوب پر بہت بڑا اثر پڑا •

لارڈ کچنر بیان کرتے ھیں کہ مجھے اِس بات کا پورا پورا یقین ھی کہ صلح اور امن و امان کا آفتاب جنوبی افریقہ میں طالع ہوا •

لندن ۲۱ جون — کیمبرلی میں کل دو سو چار باغیوں نے اطاعت قبول کی •

لندن ۲۲ جون — ٹرانسوال میں باقاعدہ انتظام ہوتا جاتا ھی اور بہت سی مزاحمتیں جن میں ریلوے کے اجازت نامے بھی شامل ھیں دور کردی گئی ھیں •

کلکتہ ۲۴ جون - الکٹرک گاڑیوں کا راستہ دو مرتبہ شکست ہوگیا، ایک یکشنبہ کو، ایک کل، مگر کوئی آدمی مجروح نہیں ہوا صرف دو گھوڑے زخمی ہوئے •

لاھور ۲۱ جون - پنجشنبہ شب جمعہ کو ہوا کے بڑے بڑے جھونکے آئے اور شنبہ کو دس بجے شدید طوفانی بارش ہوئی اور مغرب کی جانب سے آندھی آئی جس سمت کی آندھی کے بعد عموماً برسات شروع ہوتی ھی وہ یہہ نہیں ھی اس وجہ سے آغاز موسم برشکال میں ابھی شک ھی •

لاهور ۲۱ جون – عشرهٔ گذشته ميں تمام صوبيں ميں بارش هوئي اور كهيتوں ميں برابر قلبه راني و تخمريزي هو رهي هي موجوده زراعت كي حالت خوب سنبهل گئي اور مويشيوں كي حالت بهي اچهي هي اور باستثناے چند مقامات كے سب جگهه چارہ كثرت سے هي گندم و نخود كا نرخ گراں هوتا جاتا هي *

موسم ملكي

شمله ۲۱ جون

پنجاب و راجپوتانه كے سوا بار ميں بہت كم ترميم هوئي – اور پنجاب و راجپوتانه ميں بار نهايت سرعت كے ساتهه بلند هوا اور جنوبي مشرقي پنجاب ميں جو بار پڑا هوا تها وه تقريبا معمولي هوگيا اور ساحل برهما پر بارش كو ترقي هوئي اور آسام ميں كم و بيش پاني برسا – چراپونجي ميں تيس انچهه اور مولمين ميں چار انچهه اور سلنچار و نيوانی ميں دو انچهه پاني برسا — مغربي دامن همالیه اور مغرب ميدان گنگ اور مشرق پنجاب ميں خفيف بارش هوئي اور مغرب و وسط پنجاب ميں ترشح هوئي اور مغربي ساحل و دكن ميں چند مرتبه خفيف ترشح هوئي اور كل كلمبو ميں شديد بارش هوئي – شايد يهه بارش لوكل تهي – بلندي هند ميں كارآمد بارش يهه هوئي كه رڑكي ميں تين انچهه اور راني كهيت ميں دو انچهه اور راولپنڈي و سري نگر و ميرتهه و دهلي ميں ايك انچهه پاني پڑا بلندي هند ميں گذشته چوبيس گهنٹه ميں گرمي معمول سے كم اور ممالك متحده و ملك متوسط اور چهوٹا ناگپور ميں معمول سے زياده تهي *

مختلف واقعات

— هندوستان كي كميشن آبپاشي اپنا دوره اكتوبر ميں شروع كريگي *

— گورنمنٹ هند كے سول سكرٹريوں كے دفتر جو شمله ميں بن رهے هيں — اُن كے اگست سنه ۱۹۰۳ ع سے قبل تيار هونے كي اُميد نهيں *

— شمال مغربي سرحد والے صوبه ميں پچهلے هفته ذرا بارش نهيں هوئي – جس سے قدرے تشويش هي *

— شكر هي كه جون ميں ۱۴ كے بعد كوئي واردات طاعون كي سننے ميں نهيں آئي *

— كاشتكاري بنك – ضلع انباله ميں ايك كاشتكاري بنك جاري هوا هي *

— كالكا شمله ريلوے – كالكا ريلوے اسٹيشن كے قريب لوكل گورنمنٹ نے چاليس ايكڑ اراضي كالكا شمله ريلوے كي تعمير كے لئے خريد كي هي *

— بهوپالي پنشن – بهوپال كي خبر سے معلوم هوا كه حاجي عبدالجبار خاں مستعفي وزير بهوپال كي ايك معقول پنشن مقرر هوگئي هي *

— كرزن پارك – گورنمنٹ ميسور نے ميسور ميں كرزن پارك قايم كرنے كے لئے سات هزار روپيه كي منظوري كي هي *

— ۲۰ جون كو ميرٹهه ميں تڑكے سے برابر بارش هوتي رهي اور اب بهي اِسي طرح هو رهي هي *

— جديد ڈائركٹر جنرل تعليمات كے اختيارات و ذمه داريوں كي تشريح كرنے والے احكام عنقريب نافذ هونگے — ان سے بڑي اُميديں كي جاتي هيں *

— جو پرويٹ تاربرقي هندوستان ميں آئے هيں اُن سے بهي اِس بات كي تصديق هوتي هي كه حضور ملك معظم كو برابر آرام هوتا جاتا هي *

— درياے اندس كا كاٹ – ڈيره غازيخاں ميں درياے اندس مغربي كنارے پر برابر كاٹ كر رها هي مگر چونكه اس ميں دفعتاً كوئي سيلاب نهيں آتا اس وجه سے كوئي مهلك واقعه نهيں هوا *

— پنجشنبه كي رات كو قريب قريب ايك انچ بارش شمله ميں هوتي رهي اور ظاهرا معلوم هوتا هي كه برسات كي معمولي حالتيں بهت جلد قايم هوجائينگي *

— جديد هال تاجپوشي اور خود ويسٹ منسٹرايبي كي ديواروں كو منهدم كے لئے جو كپڑا وغيره لگايا جاے گا اس ميں اڑهائي لاكهه پونڈ كے قريب قريب صرف هوگا *

— هفتهٔ گذشته كي بابت نقشهجات قحط سے ۲۳۹۰۰ كي كمي ظاهر هوتي هي ' اور يهه تمام كمي پريزيڈنسي بمبئي ميں هوئي هي – كل تعداد اُن شخصوں كے جنكو اب مدد دي جاتي هي قريب چار لاكهه چاليس هزار كے هي *

— اضافه پنشن كي درخواست – شاه اوده متوفي كے خلف اصغر نے گورنمنٹ هند كو اپنے اضافهٔ پنشن كي درخواست كي هي كيونكه شاه مرحوم كے ارتحال كے بعد اُن كي پنشن صرف پانچسو روپيه مقرر هوئي تهي *

— شهزاده ويلز – ايك سركاري خبر سے روٹر كي اس خبر كي تصديق هوگئي كه شاهزاده ويلز دربار جشن تاجپوشي دهلي ميں شريك نهونگے- غالبا هز رائل هائينس سنه ۱۹۰۳ ع اور سنه ۱۹۰۴ ع ميں دوره فرمائينگے *

— فوج جرمني كي جو قواعد جنگ مصنوعي آيلده برسات ميں هونے والي هي اس ميں شريك هونے كے لئے شاهنشاه جرمني نے ممالك متحده امريكا كے تين جنرلوں كو بحيثيت اپنے ذاتي مهمانوں كے مدعو كيا هي *

— لندن ميں اِس وقت ايك هزار تين سو باون مريض چيچك زيرعلاج هيں – تيئيس جديد آدمي مبتلا هوئے تهے ايل – سي – سي – پاگلخانه واقع هين اسٹڈ كے زنانه ميں چهه عورتيں چيچك ميں مبتلا هيں *

— هندوستان كے هر ايك حصه سے برابر پيغامات تاربرقي چلے آتے هيں جن سے ثابت هوتا هي كه تمام سلطنت ميں حضور ملك معظم

قيصر هند كي سلامتي كي لوگوں كو نهايت فكر هى - چنانچه پنجشنبه گذشته كو گرجاؤں - مندروں اور مسجدوں ميں تمام فرقوں اور قوموں كے لوگوں نے حضور ممدوح كي شفايابي كے واسطے دعا مانگي *

— يهه قرار پايا هى كه مهاراجه صاحب كے ايام نابالغي ميں جو حال ميں مقرر كيئے گئے هيں رياست پنا كا انتظام پولٹكل ايجنٹ كي عام نگراني ميں ديوان رياست كے متعلق هوگا ' اور ايک كونسل آف ريجنسي جس ميں رياست كے دو تين سربرآوردہ شخص شريک هونگے جو ابهي منتخب نهيں كيئے گئے هيں ديوان موصوف كو مدد ديگي *

— جناب حاجي عبدالجبار خاں صاحب سي آئي اي وزير اعظم رياست بهوپال نے پنشن لے لي - اُن كي مستعدي - انصاف اور نيک نيتي نے سب كو گرويدہ كرليا تها — اس ليئے بروقت روانگي ريلوے كے اسٹيشن پر لوگوں كا بڑا هجوم هوا — كهتے هيں هز هائينس بيگم صاحبه نے بهي آپ كا استعفا بتامل منظور كيا *

— صاحب كمانڈرانچيف بهادر نے منظور فرما ليا هى كه جو انگريزي افسر متعلقه سپاہ دربار دهلي ميں شريک هونگے — اُن كے رشته داروں اور دوستوں كو پلٹنوں كے قيام گاہ ميں رهنے كي اجازت هوگي بشرطيكه كوروں كا اُن كے رهنے سے هرج نهو - جو فوجيں دربار ميں آئينگي اُن كو اپنا ڈيرہ - شاميانه وغيرہ مسكوت يا كسي اور كام كے ليئے لگانے كي اجازت هوگي مگر دهلي لانے يا ليجانے كا خرچ گورنمنٹ نديگي *

— بنگاله كے اخبار بيان كرتے هيں كه زميندار امبويا واقع ميمن سنگهه نے اپنے بيٹے اور لڑكي كي شاديوں كے موقع پر جو ايک هي وقت پر حال ميں هوئي تهيں ڈيڑہ لاكهه روپيه صرف كيئے — خرچ كي غير معمولي مدات ميں سے ايک مد يهه تهي كه زميندار مذكور كے رشته داروں اور اهلكاروں ميں سے جن كي تعداد كئي سو تهي هر ايک كو ايک ايک بيش قيمت كشميري شال نذر كي گئي *

— حضور ملک معظم كي علالت كي نسبت مندرجه ذيل پيغامات تاربرقي هندوستان اور ولايت كے درميان گذرے هيں — از جانب وايسرائے - بخدمت پرنس آف ويلز - " ۲۵ جون - همكو عين اُس وقت پر جبكه تمام سلطنت هز مجستي حضور ملک معظم كے ساتهه خوشي ميں شريک هونے والي تهي هزمجستي كي ناگهاني علالت كي خبر سننے سے نهايت رنج و غم هوا هى - ميں هز مجستي كي تمام رعايا سكنه هندوستان كي طرف سے هز مجستي كي صحت كے واسطے دلي دعا كا اظهار كرتا هوں — هم نهايت فكر كے ساتهه هز مجستي كي نسبت خبروں كے منتظر رهينگے " - ازجانب پرنس آف ويلز بخدمت وايسرائے - " آپ كے عنايت آميز پيغام تاربرقي كا دل سے شكريه ادا كرتا هوں — هز مجستي كو خاطر خواہ طور پر شفا هوتي جاتي هى " *

— گورنمنٹ ميسور تين هندوستانيوں اور ايک يورپين كو اضلاع متحدہ امريكه ميں برقي انجنيري سيكهنے كے ليئے بهيجنے والي هى - جهاں وہ دو سال ميں نصاب تعليم برق ختم كرينگے - اور ميسور ميں واپس آكر درياے كاويري كے آبشاروں سے برقي طاقت حاصل كرنے كے كام ميں مصروف هونگے — درياے كاويري سے برقي طاقت حاصل كرنے كي كليں كهل گئي هيں اور كولار كي كانهاے طلا نے اُن سے كام لينا شروع كرديا هى * (پيسه اخبار)

— نارتهه انڈيا بائيبل سوسائيٹي نے (۱۱۸۴۷۶) جلديں بائيبل (انجيل اور صحايف) كي سنه ۱۹۰۱ ع ميں هندوستان ميں تقسيم كيں جن ميں سے صرف (۲۳۸۵) مفت بانٹي گئي تهيں- باقي سب كي قيمت مل گئي تهي- يهه صرف ايک سوسائيٹي كي كوشش هى درانحاليكه ايسي كئي انجمنيں هندوستان ميں موجود هيں اور اُن كي تقسيم كتب كے شمار اعداد كم و بيش اسيقدر هونگے - عيسائيوں كي تو غير مذهبي ملک ميں يهه كارگذاري هى- اور اسلامي علماء كي وہ درد ناک حالت كه آپس كے جهگڑوں سے باز آكر مفيد قوم تاليف و تصنيف اور اُس كي كثرت اشاعت كي جانب متوجه نهيں هوتے - افسوس ! افسوس !! *

(پيسه اخبار)

كمانڈرانچيف هند

— آينده چند هفته تک يهه نهيں معلوم هوسكتا هى كه لارڈ كچنر هندوستان ميں كس تاريخ تک داخل هونگے ' كيونكه محكمه جنگ اُنسے دريافت كريگا كه وہ كس زمانه تک كي رخصت لينگے - سر پاور پامر كي توسيع ملازمت ماہ اكتوبر تک هى اور اگر حاجت هوئي تو اور بهي توسيع كي جاسكتي هى *

دورہ ويسراے

هز اكسلنسي ويسراے هند كے دورہ جنوبي هند كي تاريخيں يهه هيں -

يكم اگست كو شمله سے روانگي *

۴ اگست داخله بنگلور *

۶ اگست شب كو بذريعه ٹرين مدورا كو روانه هونگے اور وهاں سے گاڑي پر سوار هوكر سهوا سمندرم واقع آبشار كاويري كو جائينگے اور وهاں مقناطيسي قوت كي كلوں كو ملاحظه فرمائينگے *

۷ اگست آٹهه بجے ميسور ميں داخله هوگا *

۸ اگست كو هز هائينس مهاراجه ميسور كو مسند نشين كرينگے *

اس كے بعد كي تاريخيں صحيح طور سے نهيں معلوم هيں ليكن اگر موسم اچها هوا تو چند روز كے واسطے ارنا بهونسه كے شكار كے ليئے كمپ كو جائينگے ' بعدہ اوٹكا منڈ كو تشريف لے جائينگے — اور تين هفته تک هز اكسلنسي شمله ميں رونق افروز نهونگے *

— هم كو يهه سنكر بهت افسوس هوا كه عبدالعلي خاں زميندار گهتولي تهانه و تحصيل انرولي ضلع هذا ۳۰ جون كي شب كو اپنے مكان ميں بحالت خواب قتل كرديئے گئے — مقتول نے همارے كالج ميں بهي كچهه عرصه تک تعليم پائي تهي هم اُن كے اعزا كے ساتهه اظهار همدردي كرتے هيں اور اُميد كرتے هيں كه اِس معامله كے انكشاف ميں پوري كوشش كي جاويگي *

سال مالي سنه ۱۹۰۰ع لغايت ستمبر سنه ۱۹۰۱ع

بورڈ آف رويني‍و ممالک متحده نے جو رپورٹ مندرجه بالا زمانه کي مالي معاملات کي نسبت گورنمنٹ ميں پيش کي هی (اور جسکي کاپي همارے پاس اِسي هفته ميں پهونچي هی) اُس کے ملاحظه سے معلوم هوتا هی که گورنمنٹ آف اِنڈيا کے احکام کي جو دربارهٔ رپورٹ نويسي جاري هوئے هيں پوري پابندي کي گئي هی — گو يهه رپورٹ به نسبت رپورٹ هاے ماسبق بهت مختصر هی تاهم اُس کے ديکهنے سے مالي معاملات کي حالت کا جو اکتوبر سنه ۱۹۰۰ع لغايت ستمبر سنه ۱۹۰۱ع رهي بخوبي اندازه هوتا هی - اِس موقعه پر هم چند خاص خاص اُمور کا تذکره کرنا چاهتے هيں *

خريف سنه ۱۹۰۰ع ميں جسقدر رقبه زير کاشت تها وه به نسبت سال ماسبق بقدر ۸٫۲ زياده تها - نيل اور روئي کو کثرت بارش سے جو آخر فصل ميں هوئي نقصان پهونچا اور پيداوار معمولي حالت کے مقابله پر ۸۵ في صدي سے زياده نهيں هوا - ليکن عام طور پر فصل خريف کي حالت اور پيداوار بدرجه اوسط رهي *

ربيع کا رقبه معمول سے زياده تها - مگر جنوري اور فروري ميں بارش سے فصل کو نقصان پهونچا حتی که اوسط پيداوار گندم بلحاظ معمولي حالت کے ۸۰ في صدي سمجهنا چاهيئے *

نيشکر کي حالت بهت بهتر رهي کيونکه سال ماسبق ميں پيداوار صرف ۶۲ في صدي تها اور سال حال ميں ۹۵ في صدي رها *

عام طور پر ربيع کي حالت اچهي رهي *

اگر تمام صوبه ميں خريف سنه ۱۹۰۱ع پر يکجائي نظر ڈالي جاے تو معلوم هوتا هی که به نسبت سال ماسبق کے تخم ريزي کسيقدر کم هوئي چاول کا پيداوار صرف ۶۵ في صدي قرار ديا گيا جو به نسبت سنه ۱۹۰۰ع کے ۱۰ في صدي کم هی — بنارس و گورکهپور ڈويژن يعني مشرقي اضلاع ميں تين فصليں متواتر خراب هوئيں — نيل اور تل کا پيداوار تمام صوبه ميں خراب هوا ليکن روئي کا پيداوار غير معمولي طور پر اچها رها *

سنه ۱۹۰۱ع ميں طغياني ژاله باراني اور کهوره کي وجه سے بعض اضلاع ميں خريف کو سخت نقصان هوا حتی که مال گذاري کے التوا اور معافي کي نوبت آئي *

مطالبه اور وصولات

سال زير رپورٹ ميں مطالبه آٹهه کروڑ باون لاکهه اسي هزار چهه سو چار تها منجمله اُس کے آٹهه کروڑ ستائيس لاکهه تيره هزار نو سو چار وصول هوئے - سال ماسبق کا مطالبه آٹهه کروڑ چهياسي لاکهه باون هزار تين سو اٹهتر تها اور وصولات کي تعداد آٹهه کروڑ بيالبس لاکهه چهه هزار آٹهه سو بائيس تهي *

مندرجه بالا رقوم ميں هر قسم کا مطالبه اور هر قسم کے وصولات جنکا تعلق رپورٹ سے تهي شامل هی — خالص مالگذاري کا مطالبه سال زير رپورٹ ميں بقدر مبلغ چهه کروڑ تيئيس لاکهه پينتيس هزار ترانوے روپيه کے تها منجمله اُس کے مبلغ چهه کروڑ بيس لاکهه پچيس هزار سات سو آٹهه روپيه وصول هوکر مبلغ تين لاکهه نو هزار تين سو پچاسي روپيه باقي رهگيا — ليکن اس بقايا کا صرف ايک جزو يعني ايک لاکهه چهتيس هزار آٹهه سو اکياون روپيه واقعي اور اصلي بقايا هی باقيمانده کسي نه کسي وجه سے قابل معافي و اخراج تها - پس دراصل صرف ۲٫ فيصدي بمقابله مطالبه کے وصول هونے سے رهگيا *

يهه بقايا نهايت خفيف هی — علاوه خوبي انتظام کے جو اسقدر کثير مطالبه کے وصول هونے سے ظاهر هوتي هی يهه امر خاصکر قابل لحاظ هی که جب گورنمنٹ کو معلوم هوتا هی که مطالبه کا کوئي جزو ناممکن الوصول هی يا اُس کے وصول کرنے سے رعايا کي تباهي متصور هی تو اسکو بعد تحقيقات مناسب اپنے حساب سے خارج کرديتي هی — کيا خوب هوتا اگر رؤسا اور زميندار بهي اپنا حساب اپني رعايا سے اسي طور پر صاف رکهنے مگر افسوس هی که علاوه خاص خاص رياستوں کے جهاں انتظام روشن خيالي پر مبني هی اس اصول کي پابندي نهيں کيجاتي بلکه هزار ها روپيه سالها سال تک ايسا درج حسابات هوتا رهتا هی جسکا وصول هونا محض ناممکن هوتا هی - اس کا نتيجه بجز گندگي حسابات اور پريشاني رعايا کچهه نهيں هوتا — بسااوقات کاشتکار ايسي حالت ميں ترک سکونت کرديتا هی اور روپوش هوجاتا هی جس سے زميندار کا بهي سخت نقصان هوتا هی *

جب هم ديکهتے هيں که گورنمنٹ کس خوش اسلوبي کے ساتهه اپنا مطالبه بيباق کراتي هی تو خواه مخواه يهه خيال هوتا هی که قلم تلوار سے بهي زياده زبردست هی - يهي مالگذاري جو اب احکام ضابطه کے ذريعه سے وصول هوتي هی ايک زمانه ميں توپ اور تفنگ سے بهي بسا اوقات وصول نهيں هوتي تهي - زمانه حال ميں بهي ابتدأ نادهندوں کے ساتهه سختي کيجاتي تهي ليکن مهذب گورنمنٹ نے بالاخر رعايا کو بهي قاعده اور قانون کي پابندي کا عادي کرليا — چند سال گذرے که اُسوقت تک مالگذاري بالعموم بذريعه چپراسيان وصول کيجاتي تهي ليکن تين چار سال سے يهه عمل صوبه جات متحده ميں قطعي ممنوع کرديا گيا هی - اب صرف دستک تحريري بذريعه ڈاک جاري هوتي هی —

ببيں تفاوت ره از کجا ست تا بکجا

رپوٹ سے معلوم هوتا هی که الهآباد ڈويزن کي حالت مالگذاري کے معامله ميں بهت خراب رهي کيونکه مبلغ چهيانوے هزار ايکسو گياره روپيه صرف اسي ڈويزن ميں ايسي رياستوں پر باقي رهگيا جو قرق تحصيل هيں - اس ڈويزن ميں سالهاے ماسبق کي بابته بهي مبلغ چار لاکهه اکياسي هزار پانسو نو روپيه باقي هيں *

تقاوي

سال زير رپورٹ ميں صرف مبلغ بتيس هزار آٹهه سو چاليس روپيه تقاوي ميں تقسيم کيا گيا — سالهاے ماسبق کي بقايا کثير هی - منجمله

اُسکے مبالغ تین لاکھہ اُنتچاس هزار سینتیس روپیه وصول هوا اور چوده هزار چوبیس روپیه معاف کیا گیا اور مبلغ پچاس هزار تین سو چهه روپیه وصول هونے کو باقي رهگیا — اس بقایا کي بابته سود بقدر مبلغ تہتر هزار پانسو دس روپیه واجب تها - منجمله اُس کے مبلغ پینتالیس هزار چهه سو ستره روپیه وصول کیا گیا اور مبلغ تین هزار دوسو بہتر روپیه معاف کردیا گیا - باقي مانده وصول هونے کو هی •

مندرجه بالا تقاوي ترقي حیثیت اراضي کے متعلق تهي دوسري قسم کي تقاوي جو سامان کشاورزي مهیا کرنے کے واسطے دي گئي اُسکي میزان مبلغ ستتر هزار پانسو ستر تهي - اس تحت میں بقایا سالهاے ماسبق چهه لاکهه اُنہتر هزار ایکسو چوراسي روپیه تهي منجمله اسکے مبلغ اُناسٹهه هزار آتهه سو ایک روپیه معاف کردي گئي اور مبلغ دو لاکهه بائیس هزار باون روپیه باقي رهگئي •

اس معافي میں بهي بڑا حصه الهآباد ڈویژن کا تها -

اس ڈویزن کي حالت هر طرح پر بہت قابل توجه معلوم هوتي هی — جو ریاستیں بعلت مالگذاري قرق هوکر زیر اهتمام گورنمنٹ آگئي هیں اُن میں صرف بقدر ۶۳ فیصدي کے مطالبه وصول هوا - ایسي حالت میں اگر زمیندار اداے مالگذاري سے قاصر رهی تو کیا عجب هی - یهه امر بهي قابل افسوس هی که اس ڈویزن میں ۲۲ زمینداریاں بعلت بقایا نیلام کردي گئیں•

اضافه آمدني

سال زیر رپورٹ میں هر قسم کي آمدني میں اضافه بقدر مبلغ نو لاکهه ستتر هزار دوسو چوالیس روپیه کے هوا — یهه اضافه زیاده تر بوجه تشخیص جمع کے هی جو میرٹهه ' بریلي ' کهیري ' گونڈه وغیره میں بسلسله بندوبست کي گئي هی •

مقدمات

صوبه آگره (مغربي و شمالي) کي تواریخ میں سال زیر رپورٹ در باره مقدمات بیدخلي قابل یادگار هیں — اسقدر مقدمات بیدخلي نه کبهي پیشتر دایر کیئے گئے اور نه آینده غالباً کبهي هوسکینگے — سال ماسبق ' یعني ۱۹۰۰-۱۸۹۹ع کي بابته حکام بورڈ نے تحریر کیا تها که اس سال جس قدر مقدمات هوئے کبهي پیشتر نہیں هوئے لیکن سال زیر رپورٹ اُس پر بهي سبقت لیگیا - کیونکه سال ما سبق میں جس قدر نوٹس بیدخلي جاري هوئے تهے سال زیر رپورٹ میں اُس سے ایک لاکهه زیاده جاري هوئے - سال ماسبق میں بهي زمینداران میرٹهه ڈویژن نے نهایت کثرت سے نوٹس جاري کیئے تهے امسال بهي یهه ڈویزن درجه اول پر هی - اس کے بعد روهیلکهنڈ ڈویزن هی •

میزان کل نوٹس بیدخلي کي ایک لاکهه چورانوے هزار تین سو ننانوے روپیه تهي منجمله ان کے ۲۱ فیصدي میں عذر داري هوئي- اندرون سال چونتیس هزار نوسو چورانوے عذر داریاں فیصل هوئیں منجمله ان کے نصف سے کم بحق کاشتکاران طی هوئیں •

کثرت مقدمات کي وجه سے ناظرین بخوبي واقف هیں •

زمینداروں کو معلوم تها که جدید قانون کے اجرا کے بعد بیدخلیاں دشوار هو جائینگي پس یهه کوشش کي گئي که جس قدر بیدخلیاں ممکن هو کیجائیں تاکه کاشتکاروں کو حق موروثي چند سال تک اور حاصل نه هوسکے - لیکن سنه ۱۹۰۱ع میں حکام بورڈ نے ایک حکم اس معامله میں ایسا دیا جس کا اثر سیکڑوں بلکه هزاروں مقدمات پر غالباً پڑا هوگا اور وہ حکم یهه تها که جن اطلاعنامجات کي تعمیل قبل یکم مئي نه هوئي هو وه خارج متصور هونگے - تعمیل اطلاعنامه عدالتي کار روائي هی جس سے مدعي کو مطلق کچهه تعلق نهیں هوتا - مدعي صرف اس بات کا ذمه دار هی که اندر میعاد درخواست پیش کردے - پس کوئي وجه معلوم نهیں هوتي که تعمیل اور عدم تعمیل کا اثر مدعي کے حقوق پر کیوں ڈالا گیا •

اگر موقعه هوا تو آینده پرچه میں باقیمانده رپورٹ پر نظر ڈالي جائیگي•

مفید النساء

سید محمد هاشم نے بانکے پور سے ایک چهوٹا سا رساله هدیة همارے پاس بهیجا هی جس کا نام مفیدالنساء هی اور جو سید صاحب موصوف کي صاحبزادي بي بي اصغري کي تصنیف هی - یهه رساله متعدد مقامات سے دیکها خیالات نهایت پاکیزه عبارت صاف اور شسته اور رفته اور طرز ادا نهایت دلاویز هی - هم سید صاحب کي دانائي اور کوشش کي تعریف کرتے هیں که اُنهوں نے اپني صاحبزادي کو اس قدر تعلیم دلائي که اُس کو اپني بهنوں کو فائده پهونچانے کا خیال پیدا هوا — همارے نزدیک یهه رساله عورتوں اور لڑکیوں کے لیئے عموماً مفید هوگا جن کے فائده کي غرض سے بي اصغري صاحبه نے اس کے تصنیف کرنے کي زحمت گوارا فرمائي هی •

حضور قیصر هند کي علالت

۲۵ جون کي شام تک حضور قیصر هند کي تاج پوشي کي تقریب میں تهنیت کے جلسے اور مبارکباد کي رسمیں ادا کرنے کا جوش تها ' - اُس کے لیئے هر طرف دهوم دهام هو رهي تهي - هرایک دل خوشي سے مثل گل کے خنداں اور بلبل کي طرح نغمه خواں تها - ایک لحظه پہلے کسیکو خیال بهي نه تها که ایسي مبارک تقریب میں کچهه خلل هوگا یا کسي وجه سے ملتوي هوگي- مگر افسوس که ایک ٹیلگرام نے جو شمله سے آیا ساري خوشي غم سے بدل دي اور تمام خوشي کے سامان درهم و برهم کردیئے - اِس خبر نے که" حضور قیصر هند سخت بیمار هیں اور غیر معین وقت تک تاج پوشي کي رسم ملتوي کي گئي " — جو صدمه دلوں کو پهونچایا اُس کا بیان کرنا ناممکن هی - چاروں طرف سکته کا عالم هوگیا ' — اور هر شخص حسرت اور افسوس سے ایک دوسرے کو دیکهنے لگا - هم اُس عقیدت اور محبت اور جوش کا بیان نهیں کرسکتے جو اِس موقع پر هم نے مدرسةالعلوم کے طالب علموں میں دیکها اور اُس

رنج اور افسوس کي تصوير هم کهينچ نهيں سکتے جو اُس وقت همارے کالج کے در و ديوار پر نظر آتي تهي - وہ عجيب وقت تها جب يه خبر آئي ' اور وہ عجيب حالت تهي جو اس خبر کے سننے سے طاري هوئي - اگرچه دهوم دهام کے اصلي جلسے ۲۶ جون کے بدلے جنوري پر ملتوي کرديئے گئے تهے - مگر ٹرسٹيان کالج نے ۲۶ جون کي صبح کو تهنيت کا جلسه اسٹريچي هال ميں تجويز کيا تها - اُسکے ليئے اشتهار تقسيم هوگئے تهے - اسٹريچي هال کي آرايش کا بهي اهتمام هو رها تها - کالج کے لڑکے قصيدے لکهه رهے تهے — تهنيت کي نظميں تيار کر رهے تهے - که اس خبر نے سب کو افسردہ اور پژمردہ کرديا اور قصيدوں اور مضمون کے بدلے سب کي زبان سے صحت کي دعا نکلنے لگي — مغرب کي نماز جو کالج کي مسجد ميں هوئي اُس ميں مولوي عبدالله صاحب انصاري ناظم دينيات اور امام مسجد نے بعد نماز کے قيصر هند کي صحت کي دعا مانگي اور تمام نمازيوں نے آمين کهي - اور هم اسبات کے ظاهر کرنے سے خوش هيں که خدا نے هماري دعا سني اور دوسري صبح کو خيريت کي خبر آئي - اور حضور والا کي اطمينان بخش حالت هونے کا مژدہ سنا گيا - تمام‌هندوستان اور هندوستان کے تمام فرقے اور هر گروہ اور هر ملت کے لوگ دست بدعا هيں که همارے شهنشاہ کو جلد صحت نصيب هو اور شادي کے جلسے جو ملتوي هوگئے هيں وہ جلد پهلے سے زيادہ با شان و شوکت کيئے جاويں - اگرچه بظاهر ايسے واقعات رنج دينے والے هوتے هيں مگر خدا کي مصلحت وهي خوب جانتا هي هر برائي ميں کچهه نه کچهه بهلائي هي هوتي هي — اس واقعه سے جيسا رنج اور غم هوا اُسي قدر هندوستان کي عقيدت اور محبت اور خيرخواهي کا جو حضور قيصر هند سے هي ثبوت هوا - شايد کسي زمانه ميں کسي ملک ميں کسي فارن بادشاہ کے ساتهه يه عقيدت اور يه محبت نه هوئي هوگي جو که هندوستان کو ملکه معظمه مرحومه اور اُن کے جانشين حضور ايڈورڈ هفتم کے ساتهه هي اور جس کا ظهور هر موقع پر عموما اور اس موقع پر خصوصا هوا هي — بلکه اپني قوم اور اپني ملت کے کسي‌فرماں روا کے ساتهه بهي ايسي عقيدت اور ايسي محبت کي مثاليں دنيا ميں کم مليںگي- يه نتيجه اُس شاهانه التفات اور خسروانه عنايات کا هي جو قيصر هند کو هندوستان پر هي اور اُس آزادي اور عام امن و امان کا ثمرہ هي جو هندوستان کے هر شخص کو اس سلطنت ميں حاصل هي - خداوند عالم ايسے شاهنشاہ کو هر قسم کي جسماني اور روحاني تکليفوں سے محفوظ رکهے اور اپ کو جلد پوري صحت عطا فرماوے تاکه جلد دوسري خوشي کرنے کا وقت آوے اور تاجپوشي کي تهنيت کے ساتهه غسل صحت کے مبارک باد کے جلسے بهي ديکهنے ميں آويں *

اس موقع پر ٹرسٹيان کالج نے جو ٹيلگرام همدردي کا حضور ويسراے کے نام اُن کے پرائيويٹ سکرٹري کو بهيجا تها اُسے معه جواب کے هم ذيل ميں درج کرتے هيں *

Copy of an Ordinary Telegram sent to the Private Secretary to His Excellency the Viceroy and Governor-General of India, on the 26th June 1902.

THE trustees, staff and students of the M. A. O College, Aligarh, desire to express their deep grief at the sad news of the illness of His Imperial Majesty the King, and their heart-felt desire for his restoration to health. Yesterday prayers were offered in the College Mosque for His Majesty's sa ety.

FROM Simla.

FROM THE PRIVATE SECRETARY,
TO H. E THE VICEROY.

To Aligarh.

To THE HONORARY SECRETARY,
M.-A. O. College, Aligarh.

I AM to thank Mahomedan Anglo-Oriental College for kind message of sympathy and condolence.

ترجمه پيغام تاربرقي جو ۲۶ جون سنه ۱۹۰۲ع کو هز اکسلنسي وايسراے و گورنر جنرل بهادر کشور هند کي خدمت ميں بهيجا گيا —

کالج کے ٹرسٹي ' اسٹاف ' اور طالب علم حضور ملک معظم کي علالت کي افسوس ناک خبر پر اپنا دلي رنج ظاهر کرتے هيں اور حضور ممدوح کي صحت کے واسطے دل سے دعا گو هيں - کل کالج کي مسجد ميں حضور ممدوح کي سلامتي کے واسطے دعا مانگي گئي *

جواب

از جانب پرائيويٹ سکرٹري - هز اکسلنسي وايسراے - شمله

بخدمت آنريري سکرٹري - ايم اے او کالج عليگڈه

جو پيغام همدردي اور رنج و افسوس کا کالج کي طرف سے بهيجا گيا هي اُس کا ميں شکريه ادا کرتا هوں *

مولانا ابو محمد ابراهيم صاحب مرحوم

مولانا ابو محمد ابراهيم صاحب کي وفات در حقيقت ايک قومي حادثه هي اور اُس پر جسقدر رنج کيا جاے کم هي — وہ اُن عالموں ميں سے نه تهے جن پر متعصب اور تنگ خيال هونے کا الزام لگايا جاتا هي اور اتحاد اور ارتباط پيدا کرنے کے بجاے " يقطعون ما امرالله به ان يوصل " کے مصداق اور مسلمانوں ميں تفرقه اور عداوت بڑهانے والے هوتے هيں — بلکه وہ اُن عالموں ميں سے تهے جن کا دل اسلام اور عقل کے نور سے روشن تها اسلام کي اصلي تعليم کو سمجهتے اور اُس کي اصلي هدايتوں پر

عمل کرتے تھے - وہ همیشه اپني قوم کي موجودہ حالت پر غمگین اور رنجیدہ رهتے اور اُن کي دیني اور دنیوي ترقیوں کي تدبیروں میں مصروف رها کرتے تھے - اُن کي بڑي تمنا یهه تهي که وہ افسوسناک تفرقه جو مسلمانوں میں بد نصیبي سے پیدا هوگیا هی دور هو ' اور تمام مسلمان بلا لحاظ فروعي اختلاف کے متحد اور متفق هوکر دیني اور دنیوي ترقي کي تدبیریں کریں ' - اور اپني منتشر اور متفرق قوتوں کو جمع کرکے پھر اُسي درجه پر پهونچیں جس پر اُن کے بزرگ پهونچے تھے - جن لوگوں نے مرحوم کي وہ مشهور تقریر دیکھي یا سني هی جو اُنهوں نے ندوۃالعلما کے دوسرے جلسه میں بمقام لکھنو کي تهي وہ اس بات کا اندازہ کرسکتے هیں ' که اسلام کي اصلي خوبیاں وہ کیسي سمجھے هوئے تھے — اور اسلام کي سچي تعلیم کے جاري کرنے میں وہ کیسے سرگرم تھے — کس سچے جوش سے اُنهوں نے یهه سچا فقرہ کها تها که " کوئي مجھے بتاوے که اسلام کے سوا دنیا میں اور کونسا مذهب هی جس نے اپني صوري اور معنوي دل فریبیوں سے مختلف قوموں کو اپنا دلدادہ اور شیفته اور فریفته بنا لیا هو " اور اسلام سے مخاطب هوکر کیسے سچے دل سے یهه فرمایا تها که " اے اسلام کیا تو وهي پاک اسلام نهیں هی جس نے صدیوں کے تفرقے آن کي آن میں مٹا دیئے تھے ؟ کیا تو وهي اسلام نهیں هی جس نے خون کے پیاسے دشمنوں کو ایک دوسرے کا عاشق زار و جاں نثار بنادیا تها ؟ کیا تو وهي اسلام نهیں هی جس نے دنیا میں قدم رکھتے هي تاریکي روشني سے ' جفا وفا سے ' قطع وصل سے ' فساد صلح سے ' عداوت محبت سے ' ذلت عزت سے ' خیانت امانت سے ' معصیت طاعت سے ' کدورت صفائي سے ' بدلکر دنیا کا رنگ هي پلٹ دیا تها اور دنیا کے سارے رنگوں کو الله کے خوشنما رنگ میں رنگ دیا تها ؟ " *

مرحوم کو اِس بات کا بهي همیشه رنج رها کرتا تها که علما اور مغربي تعلیم یافتوں کي جماعت میں باهمي الفت اور اتحاد نهیں هی - اور ایک فرقه دوسرے سے کچهه تعلق نهیں رکھتا — در حقیقت یهه ایک قومي مصیبت هی جو بد نصیبي سے مسلمانوں پر نازل هوئي هی اور جس کا دور کرنا علما اور تعلیم یافته جماعت پر فرض هی - اس فرض کو مرحوم خوب سمجھتے تھے ' اور اُسي کے دور کرنے کي فکر میں دن رات مصروف رهتے تھے — آرہ کے مذاکرہ علمیه کے ساتویں سالانه جلسه کے لیئے اُنهوں نے نواب محسن‌الملک بهادر کو صدر انجمني کے لیئے مدعو کیا تها ' اور ایک خط اُنهوں نے اُن کو لکھا تها جو اِس وقت همارے سامنے هی — اور جس کو دیکھکر هم آٹهه آٹهه آنسو روتے اور افسوس کرتے هیں - که ایسا عالي دماغ ' روشن خیال ' پاک طینت ' اسلام کا شیدائي ' اور مسلمانوں میں اتحاد اور ارتباط کا چاهنے والا ' دنیا سے اُٹهه گیا - اور اپني حسرتیں اپنے ساتهه لے گیا — اُس خط میں مرحوم لکھتے هیں که " مولانا - اِس وقت میں اپني ایک حسرت آپ پر ظاهر کیا چاهتا هوں - مجھکو اِس کا نهایت افسوس هی که همارے علما کي جماعت اور آپ لوگوں کي جماعت ایک دوسرے سے اِس طرح الگ هی جیسے یهه دونوں دو قوم کے لوگ هیں جن کو دوسرے سے کوئي سروکار نهیں - نه وہ آپ کے کاموں سے دلچسپي لیتے هیں ' نه آپ اُن کے کاموں سے — اِس میں شک نهیں هی که دونوں نے دو مختلف ذمه داریاں اپنے اپنے ذمه لے رکھي هیں اور دونوں اپنے اپنے کام میں هیں — مگر دونوں اسکو کچهه بهولتے هوئے نظر آتے هیں که جو وہ کرتے هیں کس کے لیئے کرتے هیں - اگر ایک آخرت بنایا چاهتا هی تو کس کي ' اور دوسرا دنیا بنایا چاهتا هی تو کس کي - اور ایسا معلوم هوتا هی که ایک دوسرے کے کام کو اپنے کام کے مخالف سمجھتا هی - گویا ایک شے هی جسکو ایک اپني طرف گھسیٹ لینا چاهتا هی اور دوسرا اپني طرف ' مگر یهه کیسي بهول هی - اس بهول کا یهه اثر هوا که ' فلاکت رسیدہ مسلمانان هند کي جماعت عین اپنے غم و اندوہ کي حالت میں جو هر ایک کو دوسرے کي حالت پر رحم کرنے اور ڈهارس دینے کا وقت تها ' کٹ کر دو جماعت بنگئي - جن میں سے ایک کو دوسرے سے کوئي سروکار نرها - دونونکي معاشرت جدا هوگئي - راہ و رسم تک باقي نرهي - ایک دوسرے کے مذاق و خدمات سے بهي ناواقف بنگیا — ایک کو دوسرے کے بهلے برے سے بحث هي نرهي — کیا شاق گذرتا هی میرے نفس پر ' جب میں کسي مسلمان کو دو مسلمانوں کي نسبت یهه کهتے هوئے سنتا هوں - که یهه ایک مذهبي آدمي هی ' اور وہ ایک روشن خیال شخص هی - انا لله وانا الیه راجعون - خدا هماري قوم کو اس بد فالي کي آواز کے اثر سے محفوظ رکھے — جس سے یهه فیصله کرلیا گیا هی که ' یا تو بے مذهب بنو ' یا تاریک خیال رهو - ایک هي شخص کو في الدنیا حسنة و في الاخرہ حسنة همارے سرپرستوں کو منظور نهیں هی - وہ نهیں چاهتے که هم کهانا بهي کهاویں اور پاني بهي پیئیں - ان کي مرضي یهه هی که یا تو هم صرف کهانا کهائیں یا صرف پاني پیئیں ' اور تکلف یهه که وہ دونوں سچے دل سے اسي میں همارا بهلا سمجھتے هیں - مگر یهه کیسي مهلک سمجهه هی - دونوں نے الگ الگ گهر بنا لیا ' اور دوسرے کو خدا جانے کس پر چهوڑ بیٹھے - کیوں نهیں ایک دوسرے کو پکڑ کر پوچھتے - که ازل کا معاهدہ جبکه همارے آپس میں قومیت کے مواخاۃ کا عهد هوا آج کیوں توڑتے هو - اور هم کو کس پر چهوڑتے هو - جو دنیا والے بنتے هیں کیوں نهیں آخرت والے کا دامن پکڑ کر پوچھینگے ' که هماري آخرت کس پر چهوڑ دي - تمهیں تو تھے جس نے هم سب کي آخرت کا بیڑا اُٹهایا تها - اپني راہ بناتے هو اور هماري تباهي کي پروا نهیں کرتے هو ' کیسے بیدرد هو - اور جو آخرت والے بنتے هیں کیوں نهیں دنیا والے کا دامن پکڑ کر پوچھینگے ' که هماري دنیا کس پر چهوڑ دي - تمهیں تو تھے جس نے هم سب کي دنیا کا بیڑا اُٹهایا تها ' اپني راہ بناتے هو ' اور هماري تباهي کي پرواہ نهیں کرتے کیسے بیدرد هو " *

" مولانا اس بهول کو میں اپني قوم کي بڑي خطرناک بد نصیبي خیال کرتا هوں ' اور خدا سے وہ دن دیکھنا چاهتا هوں جبکه یهه عجیب طرح کي غلطي دور هوگي ' اور دونوں ملکر پهر هم نواله و هم پیاله هوجاویں گي - اور ملي جلي رهکر جیسي که حقیقت میں هی ایک هي گهر کي بیٹھک بیٹھیں گي — اور آپس کي صلاح و مدد سے اپنا اپنا کام کرینگي — اور

ٹهیک سمجهنے لگینگي کہ ایک هي شخص کي آخرت اور دنیا دونوں ایک ساتهہ همکو بنانا هی - اپنے کام کو هم نے آپس میں بانٹ لیا هی - چند بهائیوں نے آخرت کا کام اپنے ذمہ کرلیا هی ' اور چند بهائیوں نے دنیا کا کام اپنے ذمہ — اور دونوں کي کامیابي اصلي جو تمام مسلمانان هند کے دین اور دنیا کا بهلا هونا هی دوسرے کي کامیابي پر موقوف هی — " ربنا آتنا في الدنیا حسنته وفي الاخرت حسنه وقنا عذاب النار " اگرچہ مولانا مرگئے مگر اُن کے خیالات زندہ هیں - اور هم کو اُمید هی کہ اُن کے جانشین بهي ایسے هي روشن خیال هونگے ' اور ان پاکیزہ خیالات کے پهیلانے اور اُن پر عمل کرنے میں همیشہ ساعي اور سرگرم رهینگے - اور خدا وہ دن لاویگا کہ مرحوم کي یہہ تمنا پوري هو ' اور مسلمانوں میں جو تفرقہ پیدا هوگیا هی وہ جاتا رهے - اور علما کي جماعت اور مغربي تعلیم یافتوں کا گروہ ایک دوسرے کو عزت اور محبت کي نظر سے دیکهنے لگے - علما مسلمانوں کو مغربي علوم و فنون سیکهنے اور دنیوي ترقي کرنے کي بهي هدایت کریں - تعلیم یافتہ مسلمان مذهبي تعلیم اور مذهبي احکام کي تعمیل کو بهي اپنے اوپر لازم سمجهیں اور دونوں صدق دل سے ربنا آتنا في الدنیا حسنة و في الاخرة حسنة کي دعا مانگیں *

—o—

الخطاء والاسلام

نمبر (۱)

منجملہ اُن مصائب کے جو بد قسمتي سے هماري قوم پر نازل هوئے هیں دو مصیبتیں نہایت سخت هیں : ایک تو اجتہاد سے غافل هوجانا اور دوسرے هماري طبیعتوں کا ان مثالوں پر جو کتابوں میں لکهي گئي هیں منجمد هوجانا — پس گویا کہ مذهب صرف خاص خاص عالموں کے سمجهنے اور خاص خاص مثالوں کے سمجهانے کے لیئے دنیا میں آیا هی - اب میں اس اجمال کي تفصیل کرنا چاهتا هوں *

اُن تمام اُمتوں میں جو لوگوں کي رهنمائي کے لیئے دنیا میں پیدا هوئیں هماري قوم سب سے بہتر تهي ' کیونکہ همپر خدا کي طرف سے کتاب نازل هوئي جس کو هم پڑهتے هیں اور حدیثیں اُتریں جو قرآن کي توضیح کرتي هیں اور هم میں ائمہ کرام پیدا هوئے جنهوں نے اجتہاد کیا — ان کا یہہ اجتہاد قوم کے ان امراض کے لیئے جو مختلف وقتوں اور مختلف ملکوں میں پیدا هوسکتے هیں بمنزلہ دواؤں کے تها اور ان کمزور بندوں کے لیئے جو افریقہ ' ایشیا ' یورپ اور امریکہ وغیرہ مختلف ممالک میں پهیلے هوئے هیں خدا کي رحمت تهي - چونکہ خدا کو معلوم تها کہ مسلمان روے زمین کے تمام ممالک میں پهیل جائینگے اور ان کو مختلف وقتوں اور موقعوں پر مختلف ضرورتیں پیش آئینگي اس لیئے اس نے ائمہ مجتہدین کے دلوں میں الهام کیا اور انهوں نے اپني اپني راے اور علم کے مطابق اجتہاد کیا اور اسي طرح پر رفتہ رفتہ بے شمار اقوال کا ذخیرہ جمع هوگیا جو پهر کاغذوں پر لکهے اور کتابوں میں مدون کیئے گئے تاکہ جب ان کي ضرورت هو اور قوم کے مصلح اپني خواب گراں سے بیدار هوں تو قوم کے امراض کي تشخیص کریں اور ان ادویات میں سے کوئي نسخہ اُس کے لیئے تجویز کریں *

امام شعراني نے اپني کتاب میزان کے مقدمہ میں بیان کیا هی کہ " ائمہ مجتہدین کے اقوال مختلف اور متفرق اور بے شمار هیں اس میں حکمت یہہ هی کہ وہ آیندہ قوموں اور نسلوں کے لیئے جن کو مختلف وقتوں اور مختلف موقعوں پر مختلف واقعات اور حالات پیش آئیں مشعل راہ اور ذریعہ هدایت هوں - قرآن اور حدیث کے مجمل اور مشترک الفاظ میں نازل هونے میں بهي حکمت هی - تاکہ مختلف قومیں اپنے اپنے طور پر اُسکو سمجهہ سکیں " *

علماء قوم میں بمنزلہ طبیبوں کے هیں جو اُسکے روحاني امراض کا علاج کرتے هیں — پس اگر کسي طبیب کي سمجهہ تشخیص امراض سے قاصر هوجاوے اور وہ تمام مریضوں کا علاج ایک هي دوا کے ساتهہ کرنے لگے تو بے شک یہہ امر اُسکي جهالت اور ناداني پر دال هوگا - اور سواے مریضوں کي هلاکت کے اُس کے علاج کا کوئي نتیجہ نهوگا *

اگر بیمار هلاک هوجاویں تو کیا طبیب کو اُسکا یہہ عذر کچهہ مفید هوسکتا هی کہ اُسنے اصول معالجہ میں اپنے استاد کي وصیت پر عمل کیا هی ؟ هرگز نہیں — جو طبیب تمام مریضوں کا علاج ایک هي دوا کے ساتهہ کرے وہ بالکل اُس عالم کے مانند هی جو قوم کے تمام افراد کو ایک هي امام کے قول پر عمل کرنے کے لیئے مجبور کرتا اور خدا کي رحمت کے دائرہ کو تنگ کرتا هی - حالانکہ خدا اپنے بندوں پر مہربان اور روف الرحیم هی — بے شک ایسا شخص ان لوگوں میں سے هی جن کي نسبت خدا نے فرمایا هی " † الذین ضل سعیهم في الحیوٰة الدنیا و هم یحسبون انهم یحسنون صنعا " *

جبکہ هماري عقلیں دور اندیشي سے قاصر هوگئیں تو شرعي احکام کا سایہ قوم کے سروں سے اُٹهہ گیا اور اُس نے وضعي قوانین کے سایہ میں پناہ لي — گویا کہ جس وقت وہ اپنے هادیوں اور رهنماؤں کے اُٹهہ جانے سے شرعي علوم کے صاف پاني سے محروم هوگئے تو اب سواے مٹي سے تیمم کرنے کے کیا چارہ هی *

وحي اور شرایع کا نزول اور ائمہ کا اجتہاد قوموں کي مصلحتوں اور اُن کے تمدن کے قایم کرنے کے واسطے هی — پس شارع اور مجتهد دونوں کا مقصد یہہ هی کہ اس قوم کي گردن سے اوهام اور تقلید کے طوق سلاسل اُتار ڈالے جائیں - پس ان لوگوں کي حالت افسوس کے قابل هی جو اس مقصد کے برخلاف عملدرآمد کرتے هیں اور تمام قرآن مجید اور قوم کي ساري مصلحتوں کو شخص واحد کي راے کے تابع کرنا چاهتے هیں — گویا کہ خدا کي غرض قوموں کے پیدا کرنے اور شرائع کے نازل کرنے سے

† یہہ وہ لوگ هیں جن کي دنیوي زندگي کي کوشش اکارت گئي اور وہ خیال کرتے هیں کہ وہ اچهے کام کر رهے هیں *

صرف یہی ہی که وہ اُس راے کی طرف رجوع کریں " † الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبهم لذکرالله و ما نزل من الحق ولا یکونوا کالذین اوتوا الکتاب من قبل فطال علیهم الامد فقست قلوبهم و کثیر منهم فاسقون " *

اے قوم ہم پر حرام ہی که ہم آہسته آہسته اپنی عزت اور دولت کو اپنے ہاتھوں سے نکلتے ہوئے دیکھیں اور ہم اپنی خواب غفلت سے بیدار نہوں اور ہم اپنے کمزور بھائیوں کی طرف مہربانی اور شفقت کی نظر سے نه دیکھیں— اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ان پر اُس کا چھپانا حرام ہی اور خصوصاً اس زمانه میں *

غرض که ہماری قوم کے عقلا اور امراء کا یہه فرض ہی که وہ ایک انجمن قایم کریں تاکه وہ فقه کی کتابوں پر غور و فکر کرکے احکام کا ایک ایسا مجموعه منتخب کرے جو موجودہ حالت اور موقع کے مناسب ہو— یہه کوئی جدید اجتہاد نہیں ہی جیسا که بعض کوتاہ اندیش خیال کرتے ہیں جو فکری حرکت اور اسلامی اعمال اور علمی ترقی کی رفتار کو روکنا چاہتے ہیں — بلکه یہه ان فقہی مباحث کا ثمرہ ہی جو ہم کو حاصل کرنا چاہیئے *

دوسرا امر یعنی ہماری طبیعتوں کا ان مثالوں پر جو کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں منجمد ہوجانا ایک ایسی مصیبت ہی جو تمام علوم میں یکساں اور عام طور پر پائی جاتی ہی — اور وہ مقررہ مثالیں بھی صرف ان لوگوں کے خیال میں ہوتی ہیں مگر سواے عبادات کے ان پر عمل کسی وقت بھی نہیں ہوتا اور یہه مرض معقول اور منقول دونوں میں پایا جاتا ہی — مثال کے طور پر میں صرف فرض کفایه کو لیتا ہوں — ہمارے فقہا نے عام فقه کی اکثر کتابوں میں نماز جنازہ اور دفن میت اور جواب سلام وغیرہ کو بطور مثال فرض کفایه کے پیش کیا ہی — اور بعض کتابوں میں صنعتوں کا بھی اجمالی طور پر ذکر کیا گیا ہی — مگر معلم اور متعلم دونوں ان مسائل پر ایسا سرسری عبور کرتے ہیں که ان کی عقلوں اور ذہنوں میں پوری طرح راسخ نہیں ہوتے *

یہی وجه ہی که ہماری قوم صنعت و حرفت کے فوائد سے محروم ہوگئی ہی اور یقیناً یہه ایسے فروض کفایه ہیں جن کی وجه سے تمام قوم عذاب میں مبتلا ہوگی جب تک اس میں سے ایک جماعت ان کی انجام دینے کے لیئے کھڑی نہوجاے — پس جب تک ہم ایک سوئی یا پیچک ، ٹوپی یا جوتی ، ایک معمار یا انجنیر کے لیئے دوسرے ملک کے محتاج اور دست نگر ہیں اُسوقت تک تمام قوم گنہگار ہے — اُس کے لیئے دو عذاب لازمی ہیں : ایک تو دنیا میں حاجتمندی اور جہالت اور فقر و فاقه کا عذاب اور دوسرا اخرت کا عذاب (ولعذاب الاخرة اکبر لوکانو یعلمون) *

† کیا مسلمانوں کے لیئے ابھی تک اس کا وقت نہیں آیا که ذکر خدا اور تلاوت قرآن کے لیئے جو خداے بر حق کی طرف سے نازل ہوا ہی ان کے دل گداز ہوں اور ان لوگوں کی طرح نہو جاویں جن کو ان سے پہلے کتاب دی گئی تھی اسی طرح ان پر ایک مدت دراز گذر گئی اور رفته رفته اُن کے دل سخت ہوگئے اور اب اکثر ان میں سے نافرمان ہیں —

تمام صنعتیں قوم پر فرض کفایه ہیں — پس اگر ایک جماعت ان میں مشغول ہوئی اور قوم کی ضرورتیں پوری ہوگئیں تو باقی افراد کے ذمه سے گناہ ساقط ہوجائیگا — اور اگر ان میں سے کوئی شخص مشغول نہوا یا جو لوگ مشغول ہوئے وہ قومی ضرورتوں کے لیئے کافی نہوئے تو اِس صورت میں تمام قوم گنہگار ہوگی جیسا که امام شافعی نے اپنے رساله میں علم کے باب میں اس کو ثابت کیا ہی اور امام غزالی نے احیاءالعلوم میں اِس کی تفصیل اور صرف علم فقه پر اکتفا کرنے پر ملامت کی ہی — امام شافعی نے رساله میں اس امر میں بھی توضیح کی ہی که فروع فقه کا جاننا جو خاص خاص شخصوں کو پیش آتی ہیں فرض عین نہیں بلکه وہ فرض کفایه ہیں اور فرض عین قرآن مجید کے وہی ظاہری احکام ہیں جو سب لوگوں کو معلوم ہیں *

پس اِس وقت جو شخص مسلمانوں میں کسی صنعت کے زندہ کرنے یا کسی آله کے ایجاد کرنے یا کوئی کمپنی قایم کرنے یا کوئی صنعتی مدرسه جاری کرنے کے لیئے آمادہ ہوگا تو شریعت کے حکم کے مطابق اس نیک کام کا اور قیامت تک اِس پر عمل کرنے والوں کا اُس کو اجر ملیگا اور یہه شخص قوم میں اعلی درجه کا مصلح اور مجدد ہوگا *

قوم کے لیئے نہایت افسوسناک امر ہی اگر وہ صنائع کی طرف سے غافل رہے اور قوم کے علما اور عقلاء کے لیئے افسوس کی بات ہوگی اگر وہ اعلان نکردیں که یہه ایک مذہبی فرض ہی — اِس میں اور عربی علوم میں جو قرآن مجید کے سمجھنے کا ذریعه ہیں کچھه فرق نہیں ہی — کیونکه یہه بقاے زندگی کا ذریعه ہی اور بغیر اِن دونوں کے اِسلام اور ایمان کی تکمیل نہیں ہوسکتی *

آنحضرت صلی الله علیه وسلم کی ایک حدیث میں آیا ہی که جو شخص کوئی نیک طریقه جاری کرے اُس کا اور قیامت تک اُس پر عمل کرنے والوں کا اُسکو اجر ملیگا اور جو شخص کوئی برا طریقه جاری کریگا اُسکے ذمه اُس کا اور قیامت تک اُس پر عمل کرنے والوں کا گناہ ہوگا — پس جو شخص کسی صنعت کے زندہ کرنے یا کسی مفید فن کے اہل یوروپ سے اقتباس کرنے میں کوشش کر رہا ہی اُسکو ثواب عاجل اور اجر عظیم کی بشارت دینی چاہیئے *

میں تمام اہل علم سے التجا کرتا ہوں که وہ فروض کفایه کی طرف پوری توجه کریں اور یہه بات لوگوں تک پہونچادیں که فنون اور صنائع کا زندہ کرنا اور ان علوم و فنون کا حاصل کرنا جنپر اسوقت تمام صنعتوں کا دارومدار ہی نہایت ثواب کا کام اور اعلی درجه کی عبادت ہی — کیونکه اس صورت میں وہ ایسے فرض کے ادا کرنے میں مشغول ہونگے جو تمام قوم پر واجب ہی اور اپنے بھائیوں کو گناہ سے بچائینگے *

جب تک ہماری قوم اور علوم کے درمیان تعصب کی دیوار حائل ہی اس وقت تک ہم نه ایک قدم ترقی کرسکتے ہیں اور نه اپنی اُمیدوں میں کامیاب ہوسکتے ہیں *

(غیر معمولي گزت آف اندیا مطبوعہ ۲۶ جون سنہ ۱۹۰۲ ع)

طبقہ ستارہ هند

اشتہار

شملہ ۲۶ جون سنہ ۱۹۰۲ع

هز اکسلنسي گرینڈ ماستر طبقہ اعلی ستارہ هند یہہ اعلان فرماتے هیں کہ حضور ملک معظم قیصر هند نے از راہ الطاف خسروانہ طبقہ مذکور میں تقررات مندرجہ ذیل فرمائے هیں *

نائیت کمانڈر

آنریبل لفتننت کرنل ڈیوڈ ولیم کیتھہ بار ' سي ایس آئي ' اِنڈین اِستاف کور ' رزیڈنت حیدرآباد *

آنریبل مستر هنري جان اِستیڈمین کاٹن ' سي ایس آئي ' انڈین سول سروس ' چیف کمشنر آسام *

امراوتي سیشیا شاستري ' سي ایس آئي *

کمپینین

آنریبل مستر ٹامس ریلے ' آرڈنري ممبر کونسل گورنر جنرل *

آنریبل مستر جیمس ٹامسن ' اِنڈین سول سروس ' ممبر کونسل گورنر فورت سینت جارج *

آنریبل مستر جوزف بیمپ فیلڈ فلر ' سي آئي اِي ' اِنڈین سول سروس قایم مقام چیف کمشنر آسام *

لفتننت کرنل آرتھر پیري تھارنٹن ' اِنڈین اِستاف کور ' سابق رزیڈنت ریاست هاے مغربي راجپوتانہ *

هارٹلي کنیڈي اِسکوئر کمشنر پولس ' بمبئي *

ایڈورڈ چارلس اوزیني اسکوئر ' ایم آر اے سي ' اِنڈین سول سروس پینشنر *

ایڈون گرینت براس اسکوئر ' ڈائرکٹر جنرل آف اسٹور ' انڈیا آفس *

بحکم گرینڈ ماستر

ایچ - ایس - بارنس '

سکرٹري طبقہ اعلی ستارہ هند

طبقہ انڈین امپائر

اشتہار

شملہ ۲۶ جون سنہ ۱۹۰۲ع

هز اکسلنسي گرینڈ ماستر طبقہ اعلی انڈین امپائر یہہ اعلان فرماتے هیں کہ حضور ملک معظم قیصر هند نے از راہ الطاف خسروانہ طبقہ مذکور میں تقررات مندرجہ ذیل فرمائے هیں *

نائٹ گرینڈ کمانڈر

هز هائینس آغا سر سلطان محمد شاہ آغا خاں ' کے سي آئي اي ' بمبئي *

سر هنري واٹر فیلڈ ' کے سي ایس آئي ' سي بي ' سکرٹري فنانشل ڈپارٹمنت انڈیا آفس *

نائٹ کمانڈر

هز هائینس مہاراجہ ادھراج سپہدارالملک ملکھان سنگھہ بہادر رئیس چرکھاري واقع بندیلکھنڈ *

آنریبل مہاراجہ رامیشر سنگھہ بہادر ' رئیس دربھنگہ ' ایڈیشنل ممبر کونسل قانوني گورنر جنرل *

ٹامس هنري هولڈین اسکوئر ' سي آئي اي ' ایم آئي سي اي ' سکرٹري گورنمنت هند صیغہ تعمیرات سرکاري ' شعبہ آبپاشي ' سڑک ' عمارات و تار برقي ' و انسپکٹر جنرل آبپاشي ' جو حال میں کمیشن آبپاشي هندوستان کے ساتھہ کار خاص پر مامور تھے *

کرنل سیموال سونٹن جیکب ' سي آئي اي ' انڈین استاف کور ' سپرنتنڈنگ انجنیر ریاست جیپور واقع راجپوتانہ *

آنریري نائٹ کمانڈر

هز اکسلنسي مختصرالدولہ حسین قلي خاں مخبرالملک وزیر ایران محکمہ تار برقي *

کمپینئین

آنریبل راو بہادر سي جمبولنگم مدلیار ' اڈیشنل ممبر کونسل قانوني گورنر فورت سینت جارج *

الگزانڈر پورٹیئس اسکوئر ' انڈین سول سروس ' قایمقام جج و کمشنر اضلاع وادي آسام *

لفتننت کرنل ٹامس ایلورڈ دلزیے بیٹھہ انڈین میڈیکل سروس ' انسپکٹر جنرل جیلخانہ جات ' پنجاب *

آنریبل لاک هارت میتھیو سینت کلیر ' اے ایم آئي سي اي ' سپرنتنڈنگ انجنیر و سکرٹري چیف کمشنر اضلاع متوسطہ ' صیغہ تعمیرات *

جان بونٹن اسکوئر ' ایف سي ایچ ' ایم آئي سي اي ' سابق قایم مقام چیف انجنیر و سکرٹري گورنمنت برهما صیغہ تعمیرات سرکاري *

مارشل ریڈ اسکوئر ' تاجر بمبئي *

راو بہادر پنڈت سکھدیو پرشاد ' ممبر اسٹیت کونسل جودھہ پور واقع راجپوتانہ *

استوارت متفورڈ فریزر اسکوئر ' انڈین سول سروس ' اتالیق هز هائینس مہاراجہ میسور *

جان گارڈن لاریمر اسکوئر ' انڈین سول سروس ' ڈپٹي کمشنر پنجاب ' جو حال میں قوم محسود کے محاصرہ کے متعلق کار خاص پر مامور تھے *

میجر هربرت لایونل شاورس ' انڈین استاف کور ' پولیٹکل ایجنت قلات و پولیٹکل ایجنٹ انچارج درہ بولان *

میجر پرسي ذکریا کاکس ، انڈین اسٹاف کور ، پولیٹکل ایجنٹ مسقط ٭

بابو نلدن بہاري سرکار ، کمشنر بلدرگاہ کلکتہ ٭

میجر جنرل فرینسس ایڈورڈ آرچي بالڈ شیمیر ، انڈین اسٹاف کور ، آنریري سکرٹري " مسافر خانہ بغاير باشندگان ایشیا لندن " ٭

بحکم گرینڈ ماسٹر

ایچ ایس بارنس

سکرٹري طبقہ اعلی انڈین امپائر

فارین ڈپارٹمنٹ

اشتہارات

شملہ ۲۶ جون سنہ ۱۹۰۲ ع

هز اکسلنسي ویسراے و گورنر جنرل بہادر نے از راہ مہرباني خطاب مہا مہو پادیا کا بطور ذاتي عزت کے پنڈت راج کرشنا ترکا پنچنا ساکن نودیپ ضلع ندیا واقع پریزیڈنسي بنگالہ کو عطا فرمایا هی ٭

هز اکسلنسي ویسراے و گورنر جنرل بہادر نے از راہ مہرباني خطاب کمار کا بطور ذاتي عزت کے بابو رامیشر مالیا ساکن هاوڑہ و سر سول واقع پریزیڈنسي بنگالہ کو عطا فرمایا هی ٭

هز اکسلنسي ویسراے و گورنر جنرل بہادر نے از راہ مہرباني خطاب دیوان بہادر کا بطور ذاتي عزت کے راو بہادر نیام پلي شو راو ساکن منگلور واقع پریزیڈنسي مدراس کو عطا فرمایا هی ٭

هز اکسلنسي ویسراے و گورنر جنرل بہادر نے از راہ مہرباني خطاب خان بہادر کا بطور ذاتي عزت کے اشخاص مندرجہ ذیل کو عطا فرمایاهی ٭

آنریبل مولوي سید محمد ڈپٹي مجسٹریٹ و ڈپٹي کلکٹر هاوڑہ واقع پریزیڈنسي بنگالہ ٭

خان عبدالغفور خاں ، خان زیدا ، قایم مقام ڈویزنل جج پنجاب ٭

مهر علي مراد ولد مهر واحد بخش سندراني رئیس قوم بلا هودي ، واقع سندہ ٭

شیخ انتظام الدین ساکن شیخو پور ضلع بدایوں ، واقع ممالک متحدہ آگرہ و اودہ ٭

قاضي فصیح الدین ڈپٹي مجسٹریٹ (پنشن یافتہ) میرٹھہ ٭

عبداللطیف صاحب ، اسسٹنٹ ، انجنیر صیغہ تعمیرات سرکاري ، پریزڈنسي مدراس ٭

محمد حبیب اللہ خاں ، هاسپٹل اسسٹنٹ درجہ اول ، جو حال میں شفاخانہ صیغہ آمدني نمک شمالي هندوستان کے بمقام سانبھر انچارج تھے ٭

هز اکسلنسي وایسراے و گورنر جنرل بہادر نے خطاب راو بہادر کا بطور ذاتي عزت کے اشخاص مندرجہ ذیل کو عطا فرمایاهی ٭

بلونت راو ترمبک ، دیوان ریاست سیتا مئو واقع سنٹرل انڈیا ٭

هرگوبند داس دوارکا داس کنتھہ والہ سابق ڈائرکٹر تعلیم زبان هاے دیسي ریاست بڑودہ ٭

انا سوامي مدیلیار ، میونسپل کمشنر سول و ملٹري اسٹیشن بنگلور ٭

ایم آر آر وائي لودہ کرشنا داس بالمکند داس کارو ، ساکن مدراس ٭

رام کرشن راو ، اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ، ناگپور ٭

جارج ٹامس ورجهس ڈپٹي کلکٹر خزانہ کالیکٹ واقع پریزیڈنسي مدراس ٭

هز اکسلنسي وایسراے و گورنر جنرل بہادر نے براہ مہرباني راے بہادر کا خطاب بطور ذاتي عزت کے اشخاص مندرجہ ذیل کو عطا فرمایا هی ٭

بابو اُپندر چندر ملک ، سابق سب آرڈي نیٹ جج پٹنہ واقع پریزیڈنسي بنگالہ ٭

بابو ٹیکا ناتھہ سنگھہ ساکن برهي ، مونگیر ، واقع پریزیڈنسي بنگالہ ٭

بابو اٹل چندر چٹر جي ڈپٹي مجسٹریٹ و ڈپٹي کلکٹر هاوڑہ واقع پریزیڈنسي بنگالہ ٭

بابو جادو ناتھہ مزوم دار چیرمین جیونسپلٹي جیسور پریزیڈنسي بنگالہ ٭

صوبہ دار میجر سہابہ سنگھہ ، پلٹن بهامو ، ملٹري پولس ، برهما ٭

امولیا رتن بیساکھہ ، سول اسسٹنٹ سرجن ، لکچرر مڈیکل اسکول آگرہ ٭

لالہ امراو سنگھہ انسپکٹر مدارس قسمت دهلي ٭

چندي پرشاد مالگذار ، چاندہ ، اضلاع متوسطہ ٭

سارد چندر سنیال ، سول جج ، ناگپور ٭

هز اکسلنسي وایسراے وگورنر جنرل بہادر نے براہ مہرباني خطاب خاں صاحب کا بطور ذاتي عزت کے اشخاص مندرجہ ذیل کو عطا فرمایا هی ٭

میاں خاں ، رئیس کبزئي ، زهاب ٭

صوبہ دار میجر محمد اکبر خاں ، سرحدي ملٹري پولس ، ڈیرہ اسمعیل خاں ٭

منشي سیف اللہ خاں ، ڈپٹي کلکٹر ، کانپور ٭

بنگي عبدالقادر صاحب رئیس امبر ، شمالي ضلع ارکاٹ پریزیڈنسي مدراس ٭

شیخ محمد ابراهیم ، سب انجنیر ، صیغہ تعمیرات سرکاري پونہ ، پریزیڈنسي بمبئي ٭

محمد هاشم ولد پنو ، زمیندار تعلقہ سوغر واقع سندہ

ایدل جي رستم جي نکر والہ ، احمد نگر ٭

شیخ عبدالرحمٰن مالگذار، اشتا، اضلاع متوسطہ *

سید سردار شاہ جیلانی، لاهور ویٹرنری کالج *

هز اکسلنسی ویسراے و گورنر جنرل بهادر نے خطاب راو صاحب کا بطور ذاتی عزت کے اشخاص مندرجہ ذیل کو عطا فرمایا هی *

ایم آر نمارل کنڈلا رباڈو گیرو، پنشن یافتہ ڈپٹی تحصیلدار و سب مجسٹریٹ چهدادرم، ضلع گوداوری پریزیڈنسی مدراس *

بابو برج لال وایس پریزیڈنٹ میونیسپلٹی کوٹہ *

گوپال جگناتهہ ٹهاکر، ساکن تهانہ، پریزیڈنسی بمبئی *

ملهشپا فقیرپا مانوی ساکن گدگ، پریزیڈنسی بمبئی *

تارا چند جے رام داس، حیدرآباد واقع سندہ *

خوشحال راو گنپت راو دیس مکهہ ساکن انذورہ ضلع اکولہ، برار *

هز اکسلنسی ویسراے و گورنر جنرل بهادر نے خطاب راے صاحب کا بطور ذاتی عزت کے اشخاص مندرجہ ذیل کو عطا فرمایا هی *

لالہ موهن لال، آنریری مجسٹریٹ و ممبر میونیسپل کمیٹی لاهور *

بابو درگا کمار بسو، هیڈ ماسٹر گورنمنٹ هائی اسکول سلہٹ *

نانک چند، هیڈ ماسٹر هائی اسکول ساگر *

پنڈت دیا کشن کول، پرائیوٹ سکرٹری هز هائینس مهاراجہ کشمیر *

بابو اوپندر ناتهہ کنجی لال، اکسٹرا اسسٹنٹ کنسرویٹر جنگلات، امپیریل فارسٹ اسکول *

مهتا ارجن داس، اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولس پنجاب *

اسسٹنٹ سرجن مراری لال، ضلع الهآباد *

هز اکسلنسی ویسراے و گورنر جنرل بهادر نے خطاب سردار کا بطور ذاتی عزت کے محمد رفیق خاں، یوپل زئی، نیٹو اسسٹنٹ چمن کو عطا فرمایا هی *

هز اکسلنسی ویسراے و گورنر جنرل بهادر نے خطاب کیمت تهانی زانگ شوئی سالوی یامن کا بطور ذاتی عزت کے مانگ انگ نیون (۱)، میوک و سول جج، ضلع هنزادہ کو عطا فرمایا هی *

هز اکسلنسی ویسراے و گورنر جنرل بهادر نے براہ مهربانی خطاب اهمودن گانگ تزیگ یامن کا بطور ذاتی عزت کے مانگ پوپی (۲)، میوک و سب ڈویزنل افسر، شوی بو کو عطا فرمایا هی *

هز اکسلنسی ویسراے و گورنر جنرل بهادر نے براہ مهربانی خطاب تهوئی گانگ گوئی ڈایا منگا بطور ذاتی عزت کے مانگ کها زین یو، میوک و افسر پرگنہ، مائی بان ضلع کیوک پیو کو عطا فرمایا هی *

ایچ ایس بارنس
سکرٹری گورنمنٹ هند

تمغہ قیصر هند

اشتهارات

شملہ ۲۶ جون سنہ ۱۹۰۲ ع

هز اکسلنسی ویسراے و گورنر جنرل بهادر هندوستان یہہ اعلان فرماتے هیں کہ حضور ملک معظم قیصر هند نے از راہ الطاف خسروانہ بجلدوے خدمات سرکاری کے جو هندوستان میں انجام دی گئیں تمغہ قیصر هند درجہ اول اشخاص مندرجہ ذیل کو عطا فرمایا هی *

راجہ بهگوان بخش سنگهہ رئیس امیٹهی ضلع سلطان پور اودہ *

جان مان ٹریو کیمپین اسکوئر، ایم آئی سی ای، چیف انجنیر و سکرٹری گورنمنٹ پنجاب صیغہ تعمیرات سرکاری، شعبہ عمارات و سڑک *

کپتان ٹامس ولیم آر چر فلرٹن، ایم بی، انڈین میڈیکل سروس، متعینہ پلیگ ڈیوٹی الهآباد، ممالک متحدہ آگرہ و اودہ *

ولفرڈ هنری لک اسکوئر، ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولس، خاندیس، پریزیڈنسی بمبئی *

چارلس ایوبلن آربتهہ نات ولیم اولڈهم اسکوئر، سول سروس هندوستان، مجسٹریٹ و کلکٹر گیا، بنگالہ *

لفٹننٹ کرنل جان لیو پولڈ پاینڈر، انڈین میڈیکل سروس، سول سرجن، راے پور، اضلاع متوسطہ *

ٹامس کو، ایم آر اے ایس، ایف اے آئی، ایف ایس اے، گورنمنٹ آرکیولاجسٹ، برهما *

ایڈگر تهرسٹن اسکوئر، ایل آر سی پی، ایل ایس اے، ایف آر ایم ایس، سی ایم بی ایس، سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ سنٹرل میوزیم و سپرنٹنڈنٹ ایتهنوگرافی، مدراس *

هز اکسلنسی وایسراے و گورنر جنرل بهادر نے براہ مهربانی تمغہ قیصر هند درجہ دوم بعوض خدمات سرکاری جو هندوستان میں انجام دی گئیں اشخاص مندرجہ ذیل کو عطا فرمایا هی *

کپتان ارنسٹ بارنس، انڈین اسٹاف کور، پولیٹکل ایجنٹ بهوپاور، سنٹرل انڈیا *

ریورینڈ ولیم هنری بلیک بی اے، پرنسپل سینٹ پیٹر کالج، تانجور، پریزیڈنسی مدراس *

میجر ٹامس فریفیچ، انڈین اسٹاف کور، ۲۷ مدراس انفنٹری، مدراس *

ایلیٹ هل اسکوئر، آنریری مجسٹریٹ و میونسپل کمشنر، ملمین، برهما *

آنری لفٹننٹ جیمس هنٹر سب انجنیر، میسور *

خان بهادر قاضی فرزند احمد، آنریری مجسٹریٹ گیا، بنگال *

راو بهادر کرشنا راو مولائی، سپرنٹنڈنٹ ریاست دهار، سنٹرل انڈیا *

کپتان ريلف هنري ميڈاکس ايم بي ' انڈين ميڈيکل سروس ' سپرنڈنٹ پريزيڈنسي جيل ' کلکته بنگال *

خان بهادر مانک جي کرسٹ جي نري ميں بي اے ' اسسٹنٹ سکرٹري گورنمنٹ بمبئي ' صيغه مال و محاصل *

راجهشور متر اسکوئر ' بي اے ' اکزکٹيو انجنير ' درجه دوم و انڈر سکرٹري چيف کمشنر اضلاع متوسطه *

موتي رام شوکي رام ادواني اسکوئر ايم اے ' بيرسٹر ايٹ لا ' کرانچي ' پريزيڈنسي بمبئي *

مس مارگيرٹ نارس ' ايم ڈي ' امريکن پريس بٹيرين مشن — ممالک متحده آگره و اوده *

ريو ريند جارج ڈبلو پارک ' ميتهوڈسٹ ايپس کوپل مشن بمبئي *

جوزف سيمولس اسکوئر ' سابق سپرنٹنڈنٹ پولس هاوڑه (حال پنشنر) بنگاله *

لايونل لنڈن ٹامکنس اسکوئر ' ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولس ' پنجاب *

جے بي هيوائٹ

سکرٹري گورنمنٹ هند هوم ڈپارٹمنٹ

مدرسة العلوم عليگڈه

—oo—

هم کو نهايت افسوس هي که مکانات کے نهونے اور وظايف کے نه ملنے سے آخرکار منتظمين مدرسة العلوم کو اشتهار دينا پڑا ' که آينده بغير اطلاع اور اجازت کے کوئي اپنے لڑکوں کو اسکول ميں داخل هونے کي غرض سے نه بهيجے ' اور نه کوئي کالج کلاس کا طالب علم وظيفه کي اُميد پر کالج ميں پڑهنے کے ليئے بلا اجازت آوے - اِس اشتهار کے ديکهنے سے جو آنريري سکرٹري نے جاري کيا هي ' اُن لوگوں کو جو مسلمانوں ميں تعليم کي ترقي چاهتے هيں نهايت رنج اور افسوس هوگا — اِس ليئے که ابهي تک شکايت اِس بات کي تهي ' که مسلمان انگريزي تعليم کي طرف توجه نهيں کرتے ' اور کوشش کي جاتي تهي که وه اپنے بچوں کو تعليم دلائيں — اب که مصلحان قوم کي کوشش نے يا زمانه کي آواز نے اُن کو جگايا ' اور مسلمان اپنے بچوں کي تعليم پر متوجه هوئے ' اور مرحوم سر سيد کي بے نظير کوشش کي قدر اُنهيں معلوم هوئي ' اور هندوستان کے هر صوبه سے بکثرت لڑکے آنے لگے — اُس وقت مکانات کي قلت اور وظايف کي کمي سے لڑکوں کے آنے کا دروازه هي بند هوگيا ' اور آينده کي ترقي رک گئي — اگر مکانات کي کمي نه هوتي اور وظايف کے ليئے کافي سرمايه هوتا ' تو غالباً بهت جلد ايک هزار طالب علم هوجاتے ' اور مدرسة العلوم تمام هندوستان ميں در حقيقت ايک سنٹرل اور نيشنل کالج تسليم کيا جاتا ' اور اُس سے تمام مسلمانوں کو بهت فائده پهونچتا — منتظمين کالج سے جهاں تک هوسکا اُنهوں نے لڑکوں کے داخل هونے کا انتظام کيا ' اور اُن کے رهنے کے ليئے کالج کے متصل جو بنگلے مل سکے وه کرايه پر ليئے - چنانچه ايک بنگله انگلش وارڈ کے ليئے ليا گيا جس ميں (۲۲) لڑکے رهتے هيں ' اگرچه اس سے بهت زياده لڑکوں کي خواهش اُس ميں داخل هونے کي تهي ' مگر بوجه نهونے گنجايش کے نامنظور کرني پڑي — ايک دوسرا بنگله جس ميں سپرنٹنڈنٹ پوليس رهتے تهے کرايه پر ليا گيا هي — وه بهي بهر گيا - ايک اور تيسرا بنگله ليا گيا هي — مگر اب کوئي بنگله نهيں هي که کرايه پر بهي مل سکے — اور لڑکوں کے آنے کي يهه کيفيت هي که مارچ سنه حال ميں (۳۱۷) بورڈر تهے اور ۱۰ جون کو (۳۷۹) اور ۲۶ جون کو (۳۹۵) هوگئے اور (۸۶) لڑکوں کي درخواستيں بوجه نه ديئے جاسکنے وظايف کے نامنظور کي گئيں - ان حالات پر خيال کرکے مسلمانوں کو عموماً اور بهي خواهان کالج کو خصوصاً اور ٹرسٹيان مدرسة العلوم کو علي الخصوص کوئي انتظام کرنا چاهيئے — ورنه ايسي ترقي کا رک جانا اور اُس روک کے دور کرنے کي فکر نه کرنا درحقيقت قومي ادبار ' قومي مصيبت ' قومي ذلت ' سمجهي جاويگي *

اعلان

اسکول اور کالج ميں داخل هونے کے ليئے نه صرف روزانه درخواستيں آتي هيں بلکه بغير اطلاع ديئے کے لڑکے چلے آتے هيں - اگرچه هم اسبات کے ديکهنے سے خوش هيں که اب مسلمانوں کو اپنے بچوں کي تعليم و تربيت پر توجه هوئي هي اور مدرسة العلوم کي تعليم و تربيت پر عام اطمينان هوتا جاتا هي - مگر افسوس هي اور نهايت افسوس [illegible] که جگهه نهونے سے اب هم نه اسکول ميں نه کالج ميں بحيثيت [illegible] کسي لڑکے کو بغير اس کے که اول سے اطلاع دي جاے اور اُس کا ٹهيک انتظام کيا جاے لے سکتے هيں - اس ليئے يهه اعلان پبلک کي اطلاع کے ليئے شايع کيا جاتا هي *

۱ — جو کوئي اپنے لڑکے کو اسکول ميں بهيجنا چاهے ضرور هي که وه اول اطلاع دے اور جب اُس کے جواب ميں آنے کي اجازت ديجاے تب اپنے لڑکے کو يهاں بهيجے *

۲ — داخله کي فيس اور ايک مهينه کا پيشگي خرچ جو پراسپکٹيس کي رو سے واجب الادا هو داخل کرنا لازم هوگا اور هر مهينه پيشگي فيس اور بورڈنگ کا خرچه داخل کرنا پڑيگا *

۳ — هر ايک لڑکے کو جو داخل هونے کے ليئے آوے لازم هي که ٹرانسفر سرٹيفکٹ اپنے همراه لاوے بغير اس کے کوئي لڑکا داخل نهوسکيگا *

۴ — کسي لڑکے کو يهه حق نهوگا که وه کسي خاص درجه ميں داخل هونے کے ليئے درخواست يا اصرار کرے - هيڈ ماسٹر صاحب جس درجه کے لايق سمجهينگے اُسي درجه ميں داخل کرينگے -

اس میں نه کسي کي خواهش پر لحاظ کیا جاوے گا نه کسي کي سفارش پر *

۵ — کالج کلاس میں وظیفه ملنے کي اُمید پر کسي طالب علم کو چلا آنا مناسب نهیں هي — چهه هزار روپیه سالانه سے زیاده امدادي وظایف دیئے گئے هیں زیاده کي گنجایش نهیں هي — اس لیئے بغیر اسکے که اول درخواست بهیجي جاے اور جب درخواست منظور هو جاے تب آنے کا اراده کرنا چاهیئے *

۶ — انگلش وارڈ میں بالکل جگهه نهیں هي اس لیئے بالفعل اور کوئي لڑکا اُس میں داخل نهیں هوسکتا *

محسن الملک
آنریري سکرٹري

اِشتہار عام

باغات علیگڈه کالج میں بالفعل قلم انبه کے تیار هیں اور تمام مقامات کي پوده سے یهاں کي پوده چیده اور منتخب هي - چنانچه بنارس کا لنگڑا یهاں کے لنگڑے کا مقابله نهیں کرسکتا - لیکن با اینهمه هرایک درخت اور مقامات کي نسبت ارزاں قیمت میں جس کي تفصیل ذیل میں درج کي جاتي هي ملتا هي - جو شخص سو درخت لیگا اُس کے ساتهه زیاده رعایت کي جاویگي *

لنگڑا	فجري	زرده
۱۲/	۸/	۸/
عنایت خاں کا نوده	سپیده	
۱۲/	۸/	

المشـــــــتهر
سید عبد س حسین پروفیسر

رسالة التوحید

یهه کتاب عربي زبان میں مصر کے ایک مشهور اور زبردست فاضل شیخ محمد عبده المصري کي جدید تصنیف هي جس کي بعض نهایت اهم اور ضروري فصلوں کا ترجمه مولوي رشید احمد صاحب انصاري نے علیگڈه انسٹیٹیوٹ گزٹ میں شایع کیا تها جس کي کچهه جلدیں کتاب کي شکل میں علحده بهي چهاپي گئي هیں - قیمت في جلد ایکروپیه - منیجر ڈیوٹي شاپ مدرسةالعلوم علیگڈه سے درخواست کرنے پر مل سکتاهي *

تحریر المرأة

کتاب تحریر المرأة کا اُردو ترجمه جو علیگڈه انسٹیٹیوٹ گزٹ میں مسلسل شایع هوتا رها هي اور جو عام طور پر پسند کیا گیا هي اب ختم هوچکا هي اور اُس کي کچهه جلدیں فروخت کے لیئے جداگانه بهي چهاپي گئي هیں *

مصنف نے اس کتاب میں مقدمه اور تمهید کے بعد عورتوں کي تعلیم و تربیت پر مختلف پهلوؤں سے بحث کي هي اور نهایت پر زور اور یقیني دلایل کے ساتهه اُس کي ضرورتوں کو ثابت کیا هي - اس کے بعد دوسرے باب میں پرده کي بحث هي جس پر مصنف نے مذهبي اور تمدني پهلو سے نظر ڈالي هي - تیسرے باب میں یهه ثابت کیا هي که قوموں کي ترقي اور تنزل کے جسقدر مختلف اسباب هیں اُن میں سب سے زیاده اهم عورت کي ترقي اور تنزل هي - چوتهے باب میں شادي طلاق اور تعدد ازواج پر نهایت خوبي اور عمدگي سے بحث کي هي *

قیمت في جلد ایک روپیه هي — جو صاحب چاهیں منیجر ڈیوٹي شاپ مدرسةالعلوم علیگڈه سے طلب کرسکتے هیں *

علیگڈه انسٹیٹیوٹ گزٹ

شرح قیمت اخبار

یهه اخبار هفته میں ایک بار چهپتا هي اور هر پنجشنبه کو شایع هوتا هي *

اخبار کا جاري رهنا معاونین کي اعانت اور قیمت اخبار کے وصول هونے پر منحصر هي *

معاونین اخبار وه حضرات سمجهے جاوینگے جو سالانه [illegible] یا اس سے زیاده عنایت کریں *

قیمت سالانه پیشگي علاوه محصول	...	[illegible]
ایضا ایضا معه محصول	...	[illegible]
قیمت ششماهي علاوه محصول	...	[illegible]
ایضا ایضا معه محصول	...	[illegible]
قیمت سه ماهي علاوه محصول	...	[illegible]
ایضا ایضا معه محصول	...	[illegible]
قیمت في پرچه	...	۴/

أجرت چهاپه اشتهارات

اشتهار ماسٹروں اور ٹیچروں کا بغرض حصول نوکري

کے کالج یا اسکول میں هر دفعه کے لیئے	...	۸/
باقي اشتهارات هر دفعه کے لیئے في سطر کالم	...	۲/

Printed and published by Mahomed Mumtaz-uddin at the Institute Press, Aligarh.
علیگڈه انسٹیٹیوٹ پریس میں باهتمام محمد ممتازالدین چهپا اور مشتهر هوا

REGISTERED No. A. 176

معۃ تہذیب الاخلاق

THE ALIGARH INSTITUTE GAZETTE

OF

THE MAHOMEDAN ANGLO-ORIENTAL COLLEGE

WITH WHICH IS INCORPORATED

"THE MAHOMEDAN SOCIAL REFORMER."

HONORARY EDITOR :— *MOULVI SYED MEHDI ALI KHAN.*

New Series
VOL. II. No. 28. } THURSDAY, 10th JULY 1902. روز پنجشنبه ۱۰ جولائي سنه ۱۹۰۲ ع { سلسله جدید
جلد ۲ نمبر ۲۸

تاربرقي کی خبریں

حضور ملک معظم کي علالت

لندن یکم جولائي

ایک پرچه میں جو سات بجے مشتهر کیا گیا هی بیان کیا گیا هی که ملک معظم کو روز بروز زیاده صحت هوتي جاتي هی — اشتہا ترقي پر هی اور زخم کي مرهم پٹي میں کم تکلیف هوتي هی — حضور ممدوح کو اب بهي ذرا سي کوشش سے فورا تکان هوجاتا هی •

بادشاه اٹلي ماه جولائي میں سینٹ پیٹرسبرگ کو اور اگست میں برلن کو تشریف لے جاوینگے •

دو هزار پانسو کالونیل فوج کي قواعد زیر کمان ڈیوک آف کناٹ آج صبح کو هرس گارڈس میں هوئي ' ۲۶ نوآبادیوں اور ریاستوں کے سپاهي اُس میں شریک تهے — حضور ملکه معظمه اور اکثر شاهزاده اور هندوستاني راجے و نواب ' نوآبادیوں اور غیر ملکوں کے باشندے معه شاهزاده کمتسو کے موجود تهے شاهزاده ویلز نے سلامي لي اور فوج کو ملاحظه فرمایا — اسکے بعد شاهزاده ممدوح نے تمغه عطا فرمائے اور گهوڑے سے اُترکر هر ایک شخص سے جسکو تمغه ملا تها اور جسکا حال بآواز بلند پڑهکر سنایا گیا هاتهه ملائے •

ملکه معظمه نے اپني گاڑي سے هر ایک کو سلام کیا — ملک معظم کي سخت علالت کے بعد یهه پهلا هي موقعه تها جبکه ملکه ممدوحه عوام میں نمودار هوئیں •

هانگ کانگ ' بورنیو ' لنکا ' سنگا پور ' استریٹ اور ویهوي کے کنٹنجنٹ موجود تهے — انبوه خلایق میدان پریٹ اور راسته میں نهایت سرگرمي اور خوشي ظاهر کرتے تهے •

لندن یکم جولائي

قسطنطنیه میں پلیگ کے چار کیس هوئے •

لندن یکم جولائي

دس بجے کے پرچے میں بیان کیا گیا هی که ملک معظم نے رات عمده طور سے بسر کي اور قدرتي نیند آئي اور طاقت حاصل هوئي اور تمام باتوں میں بڑي ترقي هوئي

لندن ۲ جولائي

لیڈي لینس ڈون نے کل شب کو اُن اهلکاروں کو جو جشن تاجپوشي میں شریک هونے کے لیئے آئے هیں ایک بڑا جلسه ریسپشن (ملاقات) دیا جس میں هندوستاني اور نو آبادیوں کے باشندے اور تمام معزز اشخاص جو اس وقت پر دنیا کے هر ایک حصه سے لندن میں موجود هیں شریک تهے •

ملک معظم کو برابر شفا کا هونا

لندن ۲ جولائي

دس بجے کے پرچه میں بیان کیا گیا هی که ملک معظم نے کل کي رات پهر نهایت اچهي طرح گذاري اور هر طرحپر اُن کو برابر شفا هوتي جاتي هی زخم میں اب کم تکلیف هی اور بهرتا جاتا هی •

لندن ۲ جولائي

ایک پرچه میں بیان کیا گیا هی که ملک معظم کي تندرستي میں برابر ترقي هوتي جاتي هی زخم میں درد کم هی اور دن کا وقت زیاده تر آسایش سے گذرتا هی •

مقام راستو واقع دریاے ڈان کے کاریگروں نے کوٹهیات کو لوٹ لیا هی اور کلوں کو توڑ ڈالا هی — قرب و جوار کے کاشتکاروں نے زمینداروں کے مکانات اور مزرعوں کو لوٹ لیا هی — فوج نے بلوه کرنے والوں پر فیر کي اور بهت سوں کو قتل اور زخمي کیا — بلوه کرنے والوں کے سرگروه اجنبي شخص هیں جو عجیب وردیاں پہنے هوئے هیں اور اپنے تئیں شاهنشاه روس کے جاسوس ظاهر کرتے هیں — جنوبي روس میں عموما بلوه پهیلا هوا هی •

هندوستاني فوج كي قواعد كے وقت جو ٹهيک اُسي قاعده پر هوئي تهي جيسيكه كل كي قواعد ' خوش قسمتي سے موسم نهايت عمده تها ' اور ۱۲۰۰ سپاهي معه هندوستاني والنٹيروں كے زير كمان ڈيوک آف كناٹ قواعد ميں شريک تهے — رجمنٹ كولڈ اسٹريم اور آئرش گارڈ كي پهلي فوج كي مختلف جماعتوں كے ساتهه باجه بجاتے هوئے ميدان پريٹ تک گئے اور تمام فوج كو خصوصاً گوركهوں كو بڑي گرمجوشي كے ساتهه چهوڑ دي گئيں — جو زرق برق پوشاكيں هندوستاني سردار شاهزاده ويلز اور شهزادي ويلز كي همركابي ميں پهنے هوئے تهے اُن پر سب لوگوں كي نظر پڑتي تهي — حضور ملكه معظمه جي كے همركاب انگلستان اور غير ملكوں كے تمام شاهزادے اور شاهزادياں تهيں صريح اِس قواعد كي جانب دلي شوق ظاهر فرماتي تهيں — شاهزاده ويلز نے جنگ چين كے تمغه جات مهاراجه صاحب بيكانير ' سر پرتاب سنگهه اور ميجر كاكس كو عطا فرمائے - غرض كه يهه ايک نهايت پر رونق اور جوش پيدا كرنے والا تماشه تها ●

لندن ۳ جولائي

دس بجے كے پرچه ميں بيان كيا گيا هى كه ملک معظم كو اچهي طرح نيند آئي اور جو عمده ترقي حضور ممدوح كي صحت ميں اب هو رهي هى اُس كے روكنے كے لئے كوئي بات ظهور ميں نهيں آئي هى ●

لارڈ رابرٹس نے جنرل كهلي كهلي كو يهه هدايت كي هى كه وه ڈيوک آف كناٹ كو اس امر سے مطلع كرديں كه حضور ملک معظم اسبات كا اعلان چاهتے هيں كه حضور ممدوح كے سپاهي جو نو آباديوں اور هندوستان سے آئے هيں فوج اور سلطنت كے لايق ريپريزنٹيٹو هيں اور حضور ممدوح نے اپنے بيماري كے كمره سے بڑي خوشي كے ساتهه سنا هى كه لوگوں نے اپنے خير خواه ساتهيوں كا بڑي سرگرمي كے ساتهه خير مقدم كيا هى ●

جو ترقي ملک معظم كي تندرستي ميں هو رهي هى اُس كے لحاظ سے يهه تحريک هو رهي هى كه نو آباديوں كي فوج كي قواعد ايسي عمدگي كے ساتهه كي جاوے كه پبلک كي ايک تعداد كثير اُس كو مشاهده كرسكے ●

لندن ۳ جولائي

سات بجے كے پرچه ميں بيان كيا گيا هى كه حضور ملک معظم نے تمام دن آرام كے ساتهه بسر كيا اور اُن كي عام حالت ميں زياده تر ترقي هوئي هى — زخم ميں درد كم هى ●

اخبار لينسٹ نے حضور ملک معظم كي صحت كے ذكر ميں يهه بيان كيا هى كه حضور ممدوح كي تمام رعايا اس بات كے سننے سے خوش هوگي كه حضور ممدوح كا كانسٹيٹيوشن يعني جسماني تندرستي نهايت عمده هى ●

تيره هندوستاني والئي ملک اور شهزادوں نے آج فراگمور ميں ملكه معظمه وكٹوريا مرحومه كے مزار پر هار چڑهائے ●

لندن ۴ جولائي

جو پرچه ۷ بجے پر مشتهر كيا گيا اُس سے معلوم هوتا هى كه حضور ملک معظم نے دن آرام كے ساتهه بسر كيا اور اُنكي جسماني حالت خاطر خواه هى — زخم كے بهت جلد بهرنے كي علامتيں ظاهر هوتي هيں ●

لندن ۴ جولائي

يهه خيال كيا جاتا هى كه گورنمنٹ اُن غير قوموں كے قيديوں كو جو اپنے راسته كا خرچ ادا كرسكيں فوراً رها كرنا چاهتي هى ' بشرطيكه وه جنوبي افريقه كو واپس نه جاويں ●

اُن جرمني والوں كي امداد كے واسطے جو بوئروں ميں رهتے هيں اب ايک فنڈ كا چنده كيا جاتا هى تاكه جرمن قيديوں كو جرمني كو واپس آنے ميں مدد دي جاوے ●

انگلستان كے تعلقات غير سلطنتوں كے ساتهه

لارڈ كريئبورن كا بيان

لندن ۴ جولائي

جو عهد نامه جاپان كے ساتهه هوا هى اُس كي نسبت ايک نكته چيني كے جواب ميں جس ميں يهه بيان كيا گيا تها كه يهه معاهده اس سے پهلے جلد تر هونا چاهيئے تها اُسكے جواب ميں لارڈ كريئبورن نے كل شام كو يهه بيان كيا كه عهد ناموں كي خواهش كرنا همارا كام نهيں هى ' بلكه هم اوروں كي خواهش پر اُن كو منظور كرليتے هيں — نيز لارڈ ممدوح نے بيان كيا كه محصول لكن كے استيشنوں كے موقوف كيئے جانے كي توقع كرنا بے سود هى ' ليكن صاحب ممدوح كو توقع هى كه جديد مالي انتظامات كے ذريعه سے غير ملكوں كي تجارت اس ناجايز بار عظيم سے كسيقدر سبكدوش هوجاويگي ●

اخبار ٹائمز اور مارننگ پوسٹ لارڈ كريئبورن كے اُس فقره پر جو لارڈ ممدوح نے عهد ناموں كي نسبت بيان كيا نكته چيني كرتے هيں اور اُسكو قابل افسوس قرار ديتے هيں ●

اخبار مارننگ پوسٹ كے آرٹيكل ميں بيان كيا گيا هى كه يهه امر نهايت افسوس كے قابل هى كه سنه ۱۸۹۵ع سے گورنمنٹ انگريزي نے لوگوں كے دلوں ميں يهه خيال پيدا هونے ديا هى كه اٹلي اور اُس كي دوستي اِس قابل نهيں هى كه اُس كي خاطر ذرا بهي نقصان گوارا كيا جاوے ●

اخبار ٹائمز بيان كرتا هى كه جو اطمينان لارڈ كريئبورن نے اٹلي كے ساتهه نهايت عمده تعلقات جاري رهنے كي نسبت دلايا هى اُسكي به نسبت هم زياده تر صاف صاف اطمينان چاهتے هيں ●

كونٹ كيسني سفير روس نے سلطنت امريكا كے اسٹيٹ ڈپارٹمنٹ كو حسب ضابطه يهه اطلاع دي هى كه روس نے منچوريا كو خالي كرديا هى اور يهه صوبه اب چينيوں كے انتظام كے واسطے تيار هى ●

دس بجے كے پرچه ميں بيان كيا گيا هى كه حضور ملک معظم نے رات عمده طور سے بسر كي اور اُن كو ايسي اچهي طرح نيند آئي جيسيكه آپريشن كے بعد كسي وقت نهيں آئي تهي — زخم كي تكليف اب كم هى — حضور ممدوح اب زياده تر آساني كے ساتهه پلنگ پر حركت كرسكتے هيں اور اشتها زياده هوتي جاتي هى ●

حضور ملک معظم اور لندن كے غربا و مساكين

لندن ۵ جولائي

پانچ لاكهه محتاجوں نے آج لندن ميں كهانا كهايا — حضور ملک معظم نے ايک چٹهي ميں لارڈ مئر سے يهه خواهش ظاهر فرمائي كه محتاجوں كو اِس طرح پر كهانا كهلانا چاهيئے كه وه دن بهر نهايت خوشي سے بسر كريں — شاهزاده و شاهزادي ويلز ' ڈيوک و ڈچس آف كناٹ ' ڈيوک و ڈچس آف فائف اور دوسرے شاهزادوں نے مختلف سنٹروں كو جهاں كه كهانا ديا گيا تها ملاحظه فرمايا ●

جو درخواست كيپ كالوني كے كانسٹيٹيوشن كے ملتوي كرنے كے واسطے دي گئي تهي اُس كو گورنمنٹ شاهي نے نامنظور كيا هى — مسٹر چيمبرلين نے سر هيلي هچنسن كو ايک مراسله ميں يهه لكها كه ايک ذمه دار كالوني كے كانسٹيٹيوشن كا ملتوي كرنا ايک نئي بات هى شاهي پارليمنٹ كے ايک قانون كي ضرورت هى — صاحب ممدوح نے كيپ كے وزيروں سے اِس بات ميں اتفاق كيا كه پارليمنٹ كو بهت جلد جمع

کرنا چاهیئے تاکه هرجه کا ایک قانون پاس کیا جاے اور یهه بات ظاهر کي جاوے که آینده لڑائي سے بچنے اور اُن خیالات کے کم کرنے کي جو لڑائي کے باعث سے پیدا هوئے هیں گورنمنٹ دل سے خواهاں هي •

هندوستاني عهده داروں نے یهه درخواست کي هي که اُنکو حضور ملک معظم قیصر هند کے جشن مبارک کے دیکھنے کے لیئے ٹهیرنے کي اجازت دي جاوے •

مهاراج کمار ٹاگور نے ملکه وکٹوریا مرحومه کے مزار پر ایک هار چڑهایا اور ایولن وند سر کي سیر کي •

لندن ٥ جولائي

۱۰ بجے کے پرچه میں بیان کیا گیا هي که حضور ملک معظم کل شب کو نهایت اچهي طرح رهے اور بشاش هیں اور زیاده تر طاقت ور معلوم هوتے هیں — ڈاکٹر بیان کرتے هیں که اُن کي راے میں حضور ممدوح کو اب کچهه خطره نهیں هي اور شام کے پرچه کا جاري کرنا موقوف کیا جاویگا •

جو مدارات هندوستاني والیان ملک اور سرداروں کي انڈیا آفس میں کي گئي وه بلحاظ رونق اور شان و شوکت کے کسي جلسه سے جو اس موسم میں دیکها گیا سبقت لے گئي - درمیاني صحن میں ایک بڑا خیمه تانا گیا تها جس پر نهایت هوشیار اور معروف مصوروں نے اس طرح پر نقاشي کي تهي جس سے هندوستان کي چاندني رات اور ستارے بخوبي ظاهر هوتے تهے- ایسا انتظام کیا گیا تها که ستارے چونه کي روشني کي ایک عمده ترکیب سے چمکتے هوئے معلوم هوتے تهے — یهه قطع مکان کا اٹلي کے ایک محل کي مانند بے نظیر تکلف اور شان و شوکت کے ساتهه سجایا گیا تها — اور وه لوگوں کي زرق برق پوشاک اور سرداروں کے چمکتے هوئے جواهرات کے مقابله میں نهایت موزوں معلوم هوتا تها - شاهي توپ خانه کا بینڈ باجا بجا رها تها — هوا پهولوں کي خوشبو سے معطر تهي •

تین هزار مهمان موجود تهے اور اُن میں لارڈ رابرٹس ، لارڈ رے ، لارڈ هیرس ، لارڈ ایبرکارن ، لارڈ لینسڈون ، لارڈ کیرنگٹن ، مسٹر و مسس چیمبرلین ، سر ڈبلیو و لیڈي هارکورٹ ، آنریبل مسٹر بارٹن ، بیرن ایلورسٹون ، ارل آف ڈبن بگ ، لارڈ نارتهه بروک ، مسٹر وندهم ، لارڈ چارلس برسفورڈ ، ارل آف ایبرڈین اور ایک گروه کثیر دوسرے معزز و ممتاز شخصوں کا شامل تها •

عالي جناب شاهزاده ویلز شاهي نشست گاه میں جلوه افروز هوئے جهاں که شاهزادي کرسچن و شاهزادي وکٹوریا آف هالسٹن ، شاهزادي لوئیس ، شاهزاده هنري آف بیٹن برگ اور ڈیوک و ڈچس آف کناٹ پہلے هي سے تشریف رکهتے تهے — غیرملکوں کے شاهزادے و شاهزادیاں ایک عالي شان سائبان کے نیچے گذر کر تخت گاه تک گئیں اور اُس وقت نیشنل اینتهم (یعني قومي راگ) گایا جاتا تها راجے اور سردار قطار باندهه کر هز رایل هائینس کے روبرو هوکر گذرے ، اور هر ایک نے نهایت ادب کے ساتهه سلام کیا - اُن کے بعد هندوستاني افسروں نے مجرا کیا اور هرایک نے اپني تلوار بطور نشاني اطاعت کے شاهزاده ویلز کو حواله کي اور شاهزاده ممدوح نے قبضه کو چهوکر تلوار کو واپس کردیا •

لندن ۶ جولائي

ٹرینسوال اور آرینج ریور کالوني میں بندوبست آراضي کي تجویز کي بهت کچهه تکمیل هوچکي هي - سائلوں کي تعداد بهت زیاده هي - ضروري صورتوں میں چند روزه بندوبست کیا جاتا هي - شاهي گورنمنٹ آبپاشي کي بڑي بڑي تجویزوں پر غور کر رهي هي - جنگي آهني سڑکیں آینده سے "سنٹرل وسئوتهه ایفریکن ریلوے" کے نام سے موسوم هونگي - لفٹننٹ کرنل سر اي جیرورڈ ریلوے کمشنر مقرر کیئے گئے هیں •

قیصر جرمني نے بمقام ٹریمنڈ ایک رگیٹا میں انعامات تقسیم کرتے وقت ایک تار برقي اس مضمون کا پڑهکر سنایا که بادشاه ایڈورڈ کو شفا هوتي جاتي هي اور بادشاه انگلستان کے واسطے تین چیرز کي خواهش کي •

چین نے سلطنت امریکا سے درخواست کي هي که وه ٹینٹسن کے خالي کرانے میں مدد دے •

لندن ۷ جولائي

حضور ملک معظم کو هر طرح پر خاطر خواه شفا هوتي جاتي هي •

دس بجے کے پرچه میں بیان کیا گیا هي که ملک معظم معمولي طور پر ۹ گهنٹه سوئے ، شفا برابر هوتي جاتي هي ، زخم سے برابر ماده کا اخراج هوتا هي اور اُس کے مرهم پٹي میں کم تکلیف هوتي هي •

اٹلي کي مجلس سینٹ نے ایک رزولیوشن پاس کیا هي جس میں بادشاه ایڈورڈ کو ان کي شفا یابي پر مبارکباد دي گئي هي •

مسٹر بیلفور نے هوس آف کامنز میں بیان کیا که هوس کا اجلاس شروع اگسٹ میں برخاست هوگا اور پهر اکتوبر میں هوگا •

مسٹر چیمبر لین کي گاڑي کا گهوڑا آج سم پهر کر وائٹ هال میں گرپڑا اور شیشه کي کهڑکي ٹوٹکر گر پڑي جس کے باعث سے اُن کي کهوپڑي میں سخت زخم آیا مگر کچهه اندیشه نهیں هي - مسٹر چیمبر لین کو چیرنگ کراس هاسپٹل میں لیگئے جهاں که وه شب بهر رهینگے جو وعدے صاحب موصوف نے حال میں کیئے تهے وه سب منسوخ کردیئے گئے هیں •

ایک معتبر خبر اس مضمون کي مشهور هي که تاجپوشي کي رسم ۱۱ اور ۱۵ اگسٹ کے درمیان عمل میں آویگي — یهه بات بهي خالي از مطلب نهیں هي که بورنیو اور مغربي ایفریقه کے کنٹنجنٹوں کي روانگي ملتوي کردي گئي هي •

آگره ۶ جولائي

ملک معظم کي برابر شفایابي کي خبر سنکر لوگوں کو بے انتها خوشي حاصل هوئي هي خیرات کي جاتي هي اور شکرانه ادا کیا جاتا هي •

کوه آبو ۶ جولائي

جو اظهار خیر خواهي اور مسرت کا راجپوتانه کے تمام حصوں سے تاجپوشي کے متوقع موقع پر کیا گیا تها اس کے بعد تمام صوبه کے والیان ملک اور سرداروں کي جانب سے پیغامات بهیجے گئے هیں جن میں حضور ملک معظم کي علالت کي خبر سننے پر نهایت رنج اور تردد ظاهر کیا گیا هي — عام درباروں اور جلسوں کي جگهه مسجدوں اور مندروں میں حضور ممدوح کي شفایابي کے واسطے دعائیں مانگي جاتي هیں اور غریبوں اور محتاجوں کو کهانا تقسیم کیا گیا هي - تمام صوبه میں علي العموم رنج و افسوس ظاهر کیا جاتا هي •

ملهوري ۳ جولائي

بارش کل پهر شروع هوئي ، اور آج ۸ بجے صبح تک ۵۷٫۱ انچهه مینهه برسا اور اب بهي بارش هو رهي هي •

کلکته ۴ جولائي

مدت دراز کي خشکي کے بعد جس میں کبھي کبھي ترشح ہوجاتا تھا کلکته میں کل بڑے زور شور سے بارش ہوئي اور تمام رات جاري رهي - گرج اور بجلي ہولناک تھي قریباً شهر کا ہرایک حصه پاني میں غرق تها اور گاڑیوں کي آمد و رفت میں بڑا ہرج واقع ہوا — آج صبح کي کیفیت سے زیادہ بارش کي علامات ظاهر هوتي هیں ●

مختلف خبریں

— چونکه قسطنطنیه میں طاعون کے چار کیس ہوئے هیں اس لیئے جو لوگ اب وہاں سے روانه هوتے هیں اُن کا ڈاکٹري معائنه کیا جاتا هے ●

— جسقدر هندوستاني عمله جنوبي ایفریقه میں هے وہ سب اور خصوصاً صیغه میڈیکل کے ماتحت ملازم حتی الامکان بہت جلد هندوستان کو واپس بھیجدیئے جاوینگے ●

— یہه تجویز کي گئي هے که پنشن یافته هندوستاني عہدہ داروں کو جو درباري نہیں هیں دهلي کے دربار تاج پوشي میں ویسراے کي نشست گاہ کے قریب خاص جگهه دي جاوے ●

— جو بارش حال میں پنجاب کے قحط زدہ ضلع حسار میں هوئي هے وہ دیہات کے تالابوں کو پاني سے بهرنے کے لیئے کافي ہوئي هے — هانسي کا صدر محتاج خانه غالباً اگلے چند دنوں میں بند کردیا جاویگا ●

— یہه بات تحقیق معلوم هوتي هے که هندوستاني کنتنجنٹ رسم تاج پوشي کے واسطے لندن میں ٹهہریگا ' حالانکه هنوز اس کا علم قطعي طور پر اس ملک میں نہیں هے ●

— دوشنبه گذشته کو شمله میں ایک مصیبت انگیز هولناک آگ لگي جس سے سخت بربادي هوئي اور ٹهنڈي سڑک پر دفتر تار برقي کے قریب آٹهه دوکانیں جلکر خاک هوگئیں — نقصان کا تخمینه قریب آٹهه لاکهه روپیه کے کیا جاتا هے ●

— هم نے سنا هے که گورنمنٹ هند دهلي کے دربار میں حضور ویسراے بہادر کي سواري کے جلوس کے واسطے چالیس چیدہ هاتهیوں کے مستعار بہم پهونچانے کے لیئے انتظام کر رهي هے - غالباً ان میں سے قریب سات هاتهي ممالک متحدہ آگرہ و اودہ میں بہم پهونچ جاوینگے ان جانوروں کي خوراک اور خبرگیري کا خرچ گورنمنٹ ادا کریگي ●

— جو یوروپین پنشنر غدر کے پس ماندوں کے درمیان موجود هیں اُن کي نسبت هم کو معلوم هوا هے که اَضلاع کے کمانڈنگ افسروں سے کسي انگریزي سپاهیوں اور کسي یوروپین اور یوروشین کے ناموں کے دریافت کرنے کي استدعا کي گئي هے جو لکهنو اور دهلي میں لڑے تهے اور جو دهلي کے دربار میں شریک هونا پسند کرینگے ●

— چونکه اس امر کي جانب توجه مایل هوئي هے که ریاست الور میں جو یہه دستور جاري هے که جن چٹهیات پر الور کا ٹکٹ نہیں هوتا هے اُن پر زاید محصول لیا جاتا هے اس لیئے ریاست مذکور میں محصول ڈاک کي یکساں شرح جاري کرنے کا انتظام کیا گیا هے — ریاست کشن گڈھ ' بیکانیر اور بوندي کے ساتهه بهي اسي معامله کي نسبت نامه و پیام هو رهے هیں ●

— چہار شنبه گذشته کو راے سوهن لال کا مقدمه جنکي نسبت عدالت سشن الٰه آباد میں اس الزام میں تحقیقات هورهي تهي که اُنہوں نے ریاست دهولپور پر ایک جهوٹا دعوي کیا تها اور جس کا بڑا چرچا هو رها تها ختم هوگیا ' اور اسیسروں کي راے میں ملزم اُن چاروں الزام میں جو اُس کے ذمه لگائے گئے تهے مجرم قرار دیا گیا لیکن تجویز کا سنانا اُس روز ملتوي کیا گیا ●

— چونکه لوگوں کو کسیقدر غلط فہمي معلوم هوتي هے اِس لیئے اِسبات کا صاف صاف بیان کرنا مناسب هے که گورنمنٹ هند کا ارادہ دهلي کے دربار تاج پوشي میں اُن تمام پرانے یوروپین اور یوروشین سپاهیوں کے طلب کرنے کا هے جو دهلي کے محاصرہ اور لکهنو کي حفاظت کے وقت موجود تهے - چنانچه لوکل گورنمنٹوں سے استدعا کي گئي هے که وہ ان سپاهیوں کي فہرستیں ملیٹري ڈپارٹمنٹ میں بهیجدیں ●

— لوکل گورنمنٹوں سے استدعا کي گئي هے که وہ اُن تمام هندوستاني عہدہ داروں اور سپاهیوں کي جو زمانه غدر میں دهلي کے محاصرہ اور لکهنو کي حفاظت اور مخلصي میں شریک هوئے هیں اور اب تک زندہ هیں مفصل فہرستیں ارسال کریں تاکه وہ دهلي کے دربار تاج پوشي میں طلب کیئے جائیں - هم یقین کرتے هیں که انگریزي پنشنر جنهوں نے اس قسم کي خدمات انجام دي تهیں فراموش نہیں کیئے جاوینگے — اُن میں سے اکثر هندوستان میں رهتے هیں ●

— مندرجه ذیل پیغامات تاربرقي حضور وایسراے اور ملک معظم قیصر هند کے درمیان گذرے هیں - از طرف وایسراے بحضور ملک معظم قیصر هند " ۲ جولائي — چونکه اب ڈاکٹري پرچوں سے معلوم هوتا هے که یور مجسٹي کو کسي قسم کا اندیشه نہیں هے اس لیئے میں اپني طرف سے اور اس بڑي سلطنت کي طرف سے اپنے تفکرات کے اس مسرت آمیز انجام پر دلي مبارک بادي کا اظہار کرتا هوں تمام هندوستان میں کبهي اس قدر جوش خروش ظاهر نہیں کیا گیا هے ' جیسا که اس موقع پر هوا هے اور همارا شکرانه بهي اسي کے مطابق هے — هم اب حضور کي شفا یابي اور طاقت اور مدت دراز تک ایک فیاضانه حکومت کے جاري رهنے کي دعا مانگتے هیں " — از جانب ملک معظم بخدمت وایسراے - ۲ جولائي - آپ کے عنایت آمیز پیغام اور همدردي کا میرے دل پر بڑا اثر هوا ' مجهکو آهسته آهسته لیکن یقیناً آرام هوتا جاتا هے " ●

— مسٹر سید علي بلگرامي کے بہت سے احباب اس بات کے سننے سے خوش هونگے که آپکي مختلف قسموں کي لیاقتوں اور دستگاہ کي انگلستان میں بڑي قدرشناسي کي گئي هے اور یونیورسٹي کیمبرج کے حکام نے آپکو مرهٹي زبان کے پڑهانے کے لیئے مقرر کیا هے جسکي تنخواہ دو سو پونڈ سالانه هے اور جس میں پرائویٹ تعلیم دینے کي بهي اجازت هے - مسٹر سید علي حیدرآباد میں نیک نامي کے ساتهه کام کرنے اور وزیروں کي تبدیلي سے چند روز بعد ماہ اکتوبر گذشته میں بحصول پنشن کنارہ کش هوکر ماہ مارچ گذشته میں انگلستان کو تشریف لے گئے تهے — اس خالي عہدہ کے واسطے بڑا کمپٹیشن هوا اور همنے سنا هے که قریب دس اُمید وار کے تهے جو خاصکر اینگلو انڈین تهے - هم یقین کرتے هیں که یونیورسٹي کیمبرج میں عہدہ لکچرار کے لیئے ایک هندوستاني کا منتخب هونا ایک نئي بات هے اور مسٹر سید علي مبارکبادي کے مستحق هیں ●

— جو کنٹنجنٹ فوج کا جشن تاج پوشی میں شریک ہونے کے لیئے انگلستان بھیجا گیا ہی اُسکی واپسی کی نسبت ابتک کوئی اطلاع ہندوستان میں نہیں آئی ہی ' مگر یقین یہہ ہی کہ گو وہاں کچھہ ہی ظہور میں کیوں نہ آوے لیکن یہہ کنٹنجنٹ عجات کے ساتھہ پھر جہاز پر سوار نہیں کیا جاویگا - اصلی تجویز کے بموجب ہندوستانی کنٹنجنٹ تین مہینے کیواسطے معہ اُس مدت کے جو ولایت کی آمد و رفت میں صرف ہو ہندوستان سے غیرحاضر رہنا چاہیئے جسکی رو سے فوج چھہ ہفتہ انگلستان میں رہیگی ' اور یہہ یقین کیا جاتا ہی کہ ہر صورت میں لندن کے قیام کی اس مدت میں کمی نہیں کی جاویگی — گمان یہہ ہی جیسا کہ ریوٹر نے اشارہ کیا ہی کہ اگر حضور ملک معظم کو برابر اسی طرح پر شفا ہوتی رہے اور بہ نسبت اُس کے جیسا کہ اول خیال کیا گیا تھا ملتوی شدہ تاجپوشی کے واسطے کوئی تاریخ جلد تر قرار دیگئی تو ہندوستانی کنٹنجنٹ اس جشن میں شریک ہونے کے لیئے روک لیا جاویگا •

جلوس دربار دہلی

ہز اکسلنسی ویسرائے دربار جشن تاجپوشی کے لیئے ۲۹ - دسمبر سنہ ۱۹۰۲ ع کو دہلی میں داخل ہونگے اور جلوس ہندوستانی شہر میں ہوکر کیمپ کو جائیگا – تماشائیوں کے لیئے چاندنی چوک اور دیگر مقامات پر بیٹھنے کی کافی جگہ ہوگی – جابجا بازیں باندھی جائینگی اور نہایت وسیع انتظام ہوگا - جلوس میں بہت سے ہاتھی معہ زرق برق جھولوں اور عمدہ عمدہ ہودوں کے ہونگے جنکے سبب سے اس جلوس میں نہایت عمدہ کیفیت پیدا ہوجائیگی •

It is quite true that Mr. Morison interviewed the Secretary of State and submitted the proposal to him, but this was not done with a view to bringing pressure to bear on the Princes and people of India. In connection with our College we have again and again been fortunate enough to secure the patronage of individual members of the ruling community, and so far as our people are concerned, the association of distinguished administrators with our schemes is invariably highly appreciated. This method of introducing important schemes is not peculiar to India. It is equally in vogue in Europe. We have no Lord Mayor in India; but we have other dignitaries. If they heeded articles like Mr. Nundy's and declined to lend the weight of their position to schemes of public utility India would suffer a most grievous loss.

Mr. Morison has not asked the Secretary of State to pass an Act making residence in the proposed hostel compulsory for young Indians. If the hostel is opened it would be optional for people to avail themselves of it or reside elsewhere. We are not unmindful of the advantages of residence in families which afford opportunities of social intercourse which would probably not be available in the proposed hostel, but it is not on this or some analogous ground that Mr. Nundy opposes the proposal. What he says practically amounts to this :—"The hostel would bring our young men in contact with India Office and Anglo-Indians That would be dangerous." Now, that is purely a matter of opinion and there is good reason to believe that Mr. Nundy's views are not shared by many people who believe that good may come even out of India Office and Anglo-Indians. But what would happen if the distrust, we may almost say hat-

PROPOSED LONDON HOSTEL.

An article contributed by Mr. Alfred Nundy to the Lucknow *Advocate* has forcibly called our attention to the dangers which beset the path of philanthropy. In this article the Assistant Secretary of the Congress for these provinces, has attacked Mr. Theodore Morison in consequence of the steps taken by him to interest the Secretary of State for India in his proposal to establish a hostel in London for the benefit of the Indian students. We do not for a moment doubt that it is of the utmost importance that the proposal should be carefully examined, or if it is adopted it would cost an enormous amount of money and would exercise great influence on our future progress. We would be the last to deprecate criticism specially when it proceeded from writers like Mr Nundy who might be expected to have personal knowledge of the conditions under which young Indians live in London. But the examination of a proposal is one thing and the dashing off of a stinking article is another. We have carefully read the article and we regret to say that we find little in it which is not in the nature of a personal attack on Mr. Morison When it is not an attack on Mr. Morison, it is an attack on some other Englishman who has ventured to make himself useful to Indians without adopting certain political views. And when it is not an attack on individual Englishmen, it is an attack on the whole Anglo-Indian community. Attack and abuse! Abuse and attack! We confess we do not appreciate such exhibition of vigour. If it were an attribute of education we would have preferred ignorance. As a matter of fact it is an abuse of education.

red, of India Office and Anglo-Indians, evinced in the article under notice, came to be universally or even generally felt in this country? We think it would create a political situation of great gravity, for you can not hate or distrust India office and the Anglo-Indian community without at the same time hating or distrusting their administration. We put it to Mr. Nundy and "the *Bengali*" newspaper which has embodied Mr. Nundy's views in a leading article, whether this is a far-fetched conclusion?

The article under notice is not a solitary essay of its kind. It is unfortunately typical of the literature which emanates from certain quarters without intermission. That being the case it is only natural that thoughtful people should have grave misgivings as to the ultimate results.

Mr Nundy has been good enough to pat Mahomedans on the back. He has given them credit for having exercised "praiseworthy forbearance" with reference to Mr. Morison. There would seem to be a mistake somewhere which it would be best to correct. Mr. Morison is a trusted friend of the Mahomedans, who highly appreciate his services. With Mr. Alfred Nundy, they have no concern.

M. K.

ریلوے کا حادثہ

۲۹ جون کو اوپ لائین ایسٹ انڈیا ریلوے پر طوفان کے صدمہ سے ایک سخت ہولناک حادثہ وقوع میں آیا جس کا ذکر پچھلے نمبر میں ہوچکا ہی — اس حادثہ کے تفصیلی حالات حسب ذیل بیان کیئے گئے ہیں: نمبر ۱۳ — اپ میل ٹرین جو یکشنبہ کی صبح کو ہاوڑہ سے روانہ ہوئی تھی جسونت وہ رامپور ہاٹ اور نلہٹی کے درمیان نہایت سرعت اور تیزی کے ساتھہ جا رہی تھی یکا یک ایک سخت ہوائی طوفان سے اُس کو مقابلہ کرنا پڑا جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ ۵ سکنڈ کے عرصہ میں چودہ گاڑیاں لین سے اُوڑ کر اُولٹ گئیں جن میں دس مسافر گاڑیاں تھیں اول اور دوم درجہ کی گاڑیوں کو ایسا صدمہ پہونچا کہ وہ ٹوٹ پھوٹ کر بالکل بیوسہ ہوگئیں — دو اور تین بجے کے درمیان رامپور سے دو میل کے فاصلہ پر یہہ حادثہ ہوا — مجروحین کے علاج معالجہ اور مردوں کی تجہیز و تکفین کا فوراً بندوبست کیا گیا — چونکہ سرکاری طور پر ابھی کوئی خبر شایع نہیں ہوئی ہی اس لیئے مردوں کی ٹھیک ٹھیک تعداد بیان کرنا نا ممکن ہی — جنرل ٹریفک منیجر جو اُس شام کو موقع پر پہونچ گئے تھے تخمینہ کرتے ہیں کہ کوئی پندرہ آدمی ہلاک ہوئے ہونگے — مگر انجن ڈرایور کا بیان ہی کہ ہلاک ہونے والوں اور مجروحوں کی اصلی تعداد جنرل ٹریفک منیجر کے تخمینہ سے بہت زیادہ ہی — وہ کہتا ہی کہ ٹرین کی درمیانی گاڑیاں جو ہندوستانی مسافروں سے بھری ہوئی تھیں وہ بالکل شکست ہوگئیں اور بیشتر مسافر ہلاک یا مجروح ہوئے ہونگے — ڈرایور کا سرسری تخمینہ ہی کہ ساتھہ ستر آدمی مجروح اور کم از کم تیس آدمی ہلاک ہوئے ہونگے — مجروح مسافر شکستہ گاڑیوں کے نیچے سے بمشکل تمام نکلے — خیال ہی کہ بہت سے مردہ اور نیم مردہ مسافر گرد نواح کے کھیتوں میں ملینگے — در حقیقت یہہ حادثہ سخت مہلک اور افسوسناک تھا●

مسٹر ہ. ڈی

اکثر ناظرین کو اس خبر سے افسوس ہوگا کہ مسٹر آر جی - ہارڈی نے بوجہ خرابی صحت اپنے موجودہ عہدہ سے استعفا داخل کردیا ہی اور وہ فی الحال رخصت پر تشریف لیئے جاتے ہیں — آپ عرصہ تک جھانسی اور مرادآباد میں حاکم ضلع اور لکھنو میں کمشنر رہے — پھر چیف سکرٹری ہوگئے اور فی الحال قایم مقام سکرٹری گورنمنٹ آف انڈیا ریونیو ڈپارٹمنٹ تھے●

مسٹر ہارڈی منجملہ اُن افسروں کے ہیں جن کا دل مہربانی اور ہمدردی سے پر ہوتا ہی ' مگر حتی الوسع اظہار کرنا پسند نہیں کرتے — آپ جہاں رہے نہایت نیک نام رہے — خیال کیا جاتا ہی کہ آپ کی جگہہ مسٹر ملر صاحب مقرر ہونگے●

دختر کشی

اس قبیح رسم کا ذکر بیسویں صدی میں ضرور یکگونہ بیموقعہ معلوم ہوتا ہی لیکن ناظرین کو بخوبی معلوم ہی کہ بہت ایسے تنگ و تاریک مقامات ہیں کہ جہاں ابتک تہذیب کی شعاع نہیں پڑی — گو گذشتہ حالات کے لحاظ سے یہہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ اس وحشیانہ ظلم کی جڑ کٹ گئی ہی تاہم بعض مطبوعہ کاغذات سرکاری کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ ابھی تک بعض بعض اضلاع میں اس کی موجودگی کا قوی شبہہ ہی — ناظرین کو معلوم ہی کہ انسداد دختر کشی کے واسطے ایک خاص ایکٹ بھی ہی جو صرف ایسے مقامات پر نفاذ پذیر ہی جہاں اس جرم کا سلسلہ جاری ہی — اِن مقامات کے شمار میں بحکم گورنمنٹ رد بدل ہوتا رہتا ہی بعض دیہات فہرست سے خارج کیئے جاتے ہیں اور بعض جدید دیہات داخل کیئے جاتے ہیں - چنانچہ سنہ ۱۹۰۰ع میں ضلع ہمیرپور بلکل فہرست سے خارج ہوا لیکن ضلع مین پوری میں چوبیس دیہات جدید بھی داخل فہرست کیئے گئے - اِن صوبہ جات کے جن مواضعات میں یہہ ایکٹ جاری ہی وہ سنہ ۱۹۰۱ع کی ابتدا میں ۲۶۴ سے کم نہ تھی - علاوہ سراغ جوئی اور تفتیش مقامی کے اوسط اموات اور پیدایش کی بنیاد پر بھی اس معاملہ میں راے قایم کیجاتی ہی - کاغذات سے معلوم ہوتا ہی کہ مواضعات متذکرہ بالا میں سال پیوستہ کے اندر اگر ۴۸ شیر خوار لڑکے ضائع ہوئے تو ۵۲ لڑکیاں فوت ہوئیں — یہہ عجیب اتفاق ہی کہ کل صوبہ کے اعداد اس کے بالکل برعکس ہیں یعنی

في ۵۲ شير خوار لڑکا صرف ۴۸ لڑکياں فوت هونا پايا جاتا هى - دوسرے طور پر بهي پته لگانے سے معلوم هوتا هى که اِن خاص مواضعات ميں به نسبت کل صوبه کے لڑکيوں کي اموات زياده هوئيں — ايمت دختر کشي پندره اضلاع کے بعض بعض حصوں ميں جاري هى — منجمله اُن کے ميں پوري اِٹاوه اور فرخ آباد کي حالت بالخصوص خراب اور مشتبه معلوم هوتي هى - ضلع اٹاوه ميں سنه ۱۹۰۱ع کے اندر چار مقدمات چالان هونے کي نوبت بهي آئي منجمله ان کے تين مقدمات ميں ثبوت کافي بهم نه پهونچا اور ملزم رها هوئے ليکن ايک مقدمه ميں مادر مهربان اور پدر شفيق کو حبس دوام کي سزا هوئي •

ڈيبيٹي

يعني

انجمن الفرض

يهه انجمن صرف چنده هي جمع کرنے کا کام نهيں کرتي بلکه مختلف طريقوں سے کالج کي خدمت کرتي هى — چنانچه پبلک اسپيکنگ کي ترقي کي غرض سے هر سال چند مضامين تجويز کيئے جاتے هيں اور منجمله شرکا خاص خاص اسپيکرز کو منجانب انجمن انعامات ديئے جاتے هيں — امسال مندرجه ذيل مضامين تقريروں کے واسطے تجويز کيئے گئے تهے •

۱ — مدرسة العلوم کو آؤر کالجوں پر کيا فوقيت هى •

۲ — سر سيد کي زندگي کے حالات سے هم کيا سبق حاصل کرسکتے هيں •

۳ — عام مسلمانوں کي تعليم کے ليئے مستقل سرمايه کي اشد ضرورت هى وه کيسے جمع کيا جاے •

۴ — مسلمانوں کي ترقي کے ليئے افراد کي کوشش کے ساتهه مرکزي قوت کا علاقه بهت ضروري هى •

ان مضامين پر بهت دلچسپ تقريريں هوئيں - ۳۹ طلبا نے کمپٹيشن يعني مقابله ميں شرکت کي منجمله اُن کے مندرجه ذيل مقرروں نے انعامات حاصل کيئے •

عام مقابله

اول	قاضي تلمذ حسين •
دوم	سيد ابو محمد •
سوم	محمد عبدالسلام •

مقابله درجه وار

گريجوايٹ يعني بي اے پاس شده

محمد فايق بي - اے •

فورتهه اير کلاس

حاجي محمد خان •

تهرڈ اير کلاس

محمد مثنى •

سکنڈ اير کلاس

اظهر حسن •

فرسٹ اير کلاس

نذير احمد •

اسکول کلاسز

سيد محمود •

شايد بعض ناظرين کو معلوم نه هو که همارے کالج ميں ايسے طلبا بهي هيں جن کي زبان مادري اُردو نهيں هى - اُن کے واسطے ايک انعام علحده تها جو غلام نبي کو ديا گيا •

محمد فايق جنهو گريجوايٹ کا انعام ديا گيا بلحاظ خدمات کالج اور هردل عزيز هونے کے اپنے زمانه ميں بالخصوص ممتاز رهے - همارے اس عزيز طالب علم نے امسال بي - اے پاس کرليا اور اب وه مستقل طور پر اپنے وطن چلے گئے - ممکن تها که هم کهتے که محمد فايق نے بعد تکميل تعليم کالج سے قطع تعلق کرليا - ليکن ايسا لکهنا امر واقعي کے خلاف هوتا - همارے طلبا بعد تکميل چلے جاتے هيں مگر قطع تعلق نهيں کرتے — هم محمد فايق سے بهت اُميديں رکهتے هيں اور همکو پورا يقين هى که اُن سے آينده کالج کو بهت مدد مليگي اور وه اپنے کالج کي بهت خدمت کرينگے •

محمڈن اينگلو اوريئنٹل ايجوکيشنل کانفرنس دهلي

۲ جولائي سنه ۱۹۰۲ع يوم چهارشنبه کو حکيم محمد اجمل خاں صاحب کے مکان پر لوکل کميٹي کانفرنس کا اجلاس دهلي ميں هوا — نواب محسن الملک بهادر بهي علي گڈه سے اسي کام کے ليئے دهلي گئے تهے وه بهي اجلاس ميں شريک هوئے — اور هم کو اطلاع هوئي هى که لوکل کميٹي نے تمام ضروري مراتب کا عمده اور پورا انتظام اور مکانات بنانے اور سامان خريد کرنے کے ليئے کافي بندوبست کر ليا هى — ممبران لوکل کميٹي نے دس هزار روپيه قرض بهي ديديا هى اور اب کوئي حالت ملتظره انتظام کے ليئے باقي نهيں رهي — جو تردد اور فکر حضور قيصر

ھند کي بیماري سے پیدا ھوا تھا شکر ھی خدا کا کہ اب وہ بھي جاتا رھا اور ھمارے شہنشاہ کي صحت نے پھر ھمکو خوشي خوشي ان کاموں کے پورا کرنے پر آمادہ کردیا *

کمیٹي کے متعلق جو کام تھا وہ تو کمیٹي نے پورا کردیا - مگر افسوس ھی کہ جو لوگ دھلي میں کانفرنس کے جلسہ میں شریک ھونے کے لیئے آنے والے ھیں اُنھوں نے اب تک نہ درخواست بھیجي نہ اپنے آنے کي خواھش ظاھر کي ' نہ کسي نے سواے چند صاحبوں کے مدد دي اور نہ باوجود اشتہار دینے اور اعلان کرنے کے ایسے ضروري اور مفید کام میں مدد کرنے کا ثبوت دیا - یہہ بات سب پر ظاھر ھی کہ دربار تاج پوشي کے زمانہ میں کانفرنس کا بمقام دھلي منعقد کرنا کیسا مشکل کام ھی ' اور کسقدر خرچ کثیر کي ضرورت ھی ' اور جبکہ کرایہ مکانات کا مکانوں کي اصلي قیمت سے بھي دو چند ھو رھا ھی ' خالي زمین بھي دس روپیہ روز سے کم پر نہیں ملتي ھی اور گاڑي کا کرایہ پچاس روپیہ روز سے بھي زیادہ ھوگا — ایسے وقت میں پانچ روپیہ روز پر قیام اور طعام کا انتظام اور ریلوے اسٹیشن سے لانے اور پہونچانے کا بندوبست کرنا ' اور ایسے بڑے خرچ کا کمیٹي کو اپنے ذمہ لینا ' کیسا مشکل کام ھی ' اور ممبروں کے لیئے اس میں کیسي آساني ھی - مگر باوجود اس کے نہ کسیطرف سے مدد ملتي ھی ' نہ جولوگ آنیوالے ھیں وہ اپنا ارادہ ظاھر کرتے ھیں ' نہ ممبري کي فیس اور مکان کا کرایہ ابتک وصول ھوا ھی — اس سے آیندہ کیسي دقتوں اور مشکلوں لوکل کمیٹي کو پیش آوینگي — ھم مسلمانان پٹنہ کے نہایت مشکور ھیں کہ وھاں سے ھمارے ایجنٹ کو چندہ بھي ملا اور ڈونیشن بھي وصول ھوا — جنکي نام نامي معہ تعداد رقم کي ھم آیندہ اخبار میں چھاپینگے — اسي طرح اگر اور حضرات بھي توجہ کریں ' اور جو لوگ آنے کا ارادہ رکھتے ھیں وہ اپنا چندہ اور کرایہ مکان بھیجدیں تو اس ضروري کام میں بڑي مدد ملے — اور اس مشکل کام کے پورا کرنے میں کمیٹي کو بہت آساني ھو *

اس امر کي اطلاع دینا بھي ھم ضروري سمجھتے ھیں کہ ابتک صرف پانسو آدمیوں کا بندوبست کیا گیا ھی - اسلیئے کہ اس سے زیادہ کا انتظام بغیر آنے درخواستوں اور روپیہ کے نا ممکن ھی — جن صاحبوں کي درخواست معہ روپیہ کے آخر اگست تک لوکل کمیٹي دھلي کے پاس آویگي اُن کے لیئے انتظام ھوسکے گا — اور جنکي درخواستیں اُس کے بعد آوینگي اُن کي ذمہ داري کمیٹي پر نہوگي اور غالبا اُس وقت انتظام کرنا مشکل ھوگا *

سرگذشت آدم

مرحوم سر سید احمد خاں نے تہذیب الاخلاق میں ایک مضمون لکھا تھا جس کا عنوان تھا " سرگذشت آدم " — اُس میں اُنھوں نے درحقیقت آیت " و اذ قلنا للملئکۃ اسجدوا لادم فسجدوا الا ابلیس " کي تفسیر بیان کي تھي ' اور لکھا تھا کہ ملائکہ سے مراد وہ قوتیں ھیں جو خدا نے انسان میں رکھي ھیں ' اور سجدہ سے مراد اطاعت ھی کہ جس مطلب کے لیئے وہ قوتیں انسان میں رکھي گئیں ھیں وہ اُس کے تابع ھیں — اور ابلیس سے مراد بدي اور گناہ کي قوت ھی ' جو ھمیشہ سرکشي اور نا فرمان برداري پر آمادہ رھتي ھی — اُن کي یہہ تفسیر ملحدانہ قرار دي گئي اور وہ کافر ٹھہرے — آج ھم نے مصر کے مفتي اور مشہور متبحر عالم محمد عبدہ کي تفسیر اسي آیت کے متعلق المنار میں دیکھي جو اُنھوں نے اپنے وعظ میں بیان فرمائي ھی — اُس سے ھمکو تعجب ھوا کہ وھي بات جو سر سید نے تیس برس پہلے کہي تھي اب مصر کے عالم اور مفتي کہتے ھیں ' اور ملائکہ اور ابلیس اور سجدہ کي جو حقیقت اُنھوں نے بیان کي تھي وھي اب ایک مسلماني سلطنت کے عالم اور مفتي اور واعظ بیان کرتے ھیں — وھي تاویل یا تفسیر ھی جسنے ھندوستان میں سر سید کو کافر ٹھہرایا ' اور اب اُسي تفسیر یا تاویل پر مصر کے مفتي حکیم الملۃ اور ھادي الامۃ سمجھے جاتے ھیں — بات یہہ ھی کہ جس قدر زمانہ گذرتا جاتا ھی اور علم و عقل کي روشني زیادہ ھوتي جاتي ھی ' رباني اسرار کھلتے جاتے ھیں — اور کلام الہي کي حقیقت واضح ھوتي جاتي ھی — زمانہ کا رجحان اب تحقیق کي طرف ھی — جس قدر حقایق موجودات ظاھر ھوتے جاتے ھیں اُسي قدر قرآن کي حقیقت سمجھہ میں آتي جاتي ھی — اور جو باتیں فطرت کي حقیقت نہ جاننے سے کفر و الحاد خیال کي جاتیں تھیں ' وھي اب اسرار فطرت کے ظاھر ھونے سے حکمت اور اسلام کي جان خیال کي جاتي ھیں — کہاں ھیں وہ لوگ جو سر سید کو اُسي بات پر کافر کہتے تھے ' جس کے کہنے پر آج اُس کا کہنے والا عارف اور حکیم سمجھا جاتا ھی — اور کہاں ھیں وہ تکفیر کرنے والے جو سر سید کو ملائکہ اور ابلیس کي اُس حقیقت کے بیان کرنے پر کافر ٹھہراتے تھے ' جس حقیقت کے بیان کرنے والے آج واقف اسرار قرآني سمجھے جاتے ھیں — مگر یہہ کوئي تعجب انگیز بات نہیں ھی — ھمیشہ ھر قرن میں یہي حالت نظر آتي ھی کہ جب کسي نے کوئي نئي بات کہي ' یا دین و مذھب کے متعلق کوئي جدید خیال ظاھر کیا ' وہ کافر ٹھہرا اور مردود سمجھا گیا — مگر جب کچھہ زمانہ گذرا اور دوسروں نے بھي اُسي خیال کو ظاھر کیا ' تو اُس کا کہنے والا عالم اور عارف اور حکیم مانا گیا — اور بجاے کافر اور مردود سمجھے جانے کے محقق اور کامل اور ھادي تسلیم کیا گیا — علم و حکمت کي ترقي اور تحقیق کے شوق کا سبب ھی کہ جو باتیں سر سید کي خلاف اسلام سمجھي جاتي تھیں ' وھي اب رفتہ رفتہ عین اسلام اور روح اسلام سمجھي جا رھي ھیں ' اور جو بات اُن کي زبان سے نکلتي تھي وھي آج ھم بڑے بڑے عالموں اور مفتیوں اور واعظوں سے سنتے ھیں — غرضکہ

جو پنہاں تھا وھي ھرسو عیاں ھی * یہہ کہیئے لن تراني اب کہاں ھی

مفتي صاحب کا وعظ جو المنار نے چھاپا ھی معہ ترجمہ اُردو ذیل میں درج کیا جاتا ھی : —

محمد عبدہ مفتي مصر کا وعظ

اور جب هم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کے آگے جهکو تو ابلیس کے سوا سب کے سب جهک پڑے اُس نے نه مانا اور شیخي میں آ گیا اور نافرمان بن بیٹھا *

جبکه خداوند تعالی فرشتوں کو آدم کا مرتبه بتلاچکا ' اور زمین میں اُسکو خلیفه مقرر کرنے کي وجه بیان کرچکا ' تو اُن کو اُس کي اطاعت کا حکم دیا ' اور یهه مطلب سجدہ سے تعبیر کیا اور فرمایا "واذقلنا الملئکة اسجدوا لادم فسجدوا الا ابلیس " - اور یهه ایسا سجدہ هی جسکي کیفیت سے هم نا واقف هیں — لیکن همارے مذهب کے اصول هم کو بتلاتے هیں که یہاں سجدہ سے مراد سجدۂ عبادت نہیں هی — کیونکه عبادت خدا کے سوا کسي اور کے لیئے نہیں هوسکتي- لغت عرب میں اس لفظ کا استعمال سوائے عبادت کے دوسرے معنوں میں بهي آیا هی - جیسا که " والنجم والشجر یسجدان " ان تمام فرشتوں نے جن کو حکم دیا گیا تھا سوائے ابلیس کے سجدہ کیا - اور ابلیس افراد ملئکه میں سے ایک فرد هی ' جیسا که اس آیت اور اس کے مثل دوسري آیتوں سے سمجها جاتا هی - مگر سورہ کهف کي ایک آیت سے معلوم هوتا هی که وہ جنوں میں سے تھا — همارے پاس اس امر کي کوئي دلیل نہیں هی که ملئکه اور جنات کے درمیان کوئي فصل جوهري هی جو ایک کو دوسرے سے ممتاز کرتی هی - پس ظاهر یهه هی که جن بهي ملئکه کي ایک قسم هی - قرآن مجید میں لفظ جنة کا اطلاق فرشتوں پر هوا هی مثلاً " وجعلوا بینه و بین الجنة نسبا " اور بهي لفظ سورۃ الناس کے آخر میں شیاطین کي نسبت اطلاق کیا گیا هی - خداوند تعالی نے ابلیس کي نسبت بیان کیا هی که اُس نے سجدہ سے انکار کیا اور تکبر کیا اور اُس نے از راہ تکبر اور خود پسندي اور اس خیال سے که میں آدام سے بلحاظ اصل کے بہتر هوں خدا کے حکم کي تعمیل نہیں کي جیسا که خدا نے دوسري سورۃ میں اُس کا قول نقل کیا هی " قال انا خیر منه خلقتني من نار و خلقته من طین " اور استکبار بمعني تکبر هی اور تکبر کے معني هیں صفت کبریاء کے ساتھه ظاهر هونا جس کے آثار میں سے هی حق کے قبول کرنے میں اپني کسر شان سمجهنا — س اور ت سے اس امر کي طرف اشارہ هی که تکبر ابلیس کے لیئے طبعي امر نہیں هی — ابلیس کے انکار اور اُس کے تکبر کو بیان کرکے خدا وند تعالی نے فرمایا " و کان من الکافرین " بعض مفسرین کہتے هیں که مناسب ترتیب یهه تهي که اس طرح پر کہا جاتا که " وہ کافروں میں سے تھا اُس نے تکبر کیا اور انکار کیا " کیونکه اُن کے نزدیک کفر تکبر کا سبب هی اور تکبر انکار کا سبب هی - ایسے مفسر اصلي ترتیب کي مخالفت کي یهه وجه قرار دیتے هیں که فاصله کي رعایت کي گئي هی - استاد فرماتے هیں که اس آیت کي ترتیب ٹهیک مقتضاے طبیعت کے مطابق واقع هوئي هی- کیونکه معلوم هوتا هی که اول خدا نے فعل کو بیان کیا هی جو مقصود بالذات هی اور وہ انکار هی پهر اُسکا سبب اور اُسکي علت بیان کي هی اور وہ تکبر هی پهر اس کے بعد اس علت و معلول اور سبب اور مسبب کي جو اصل هی اُسکو بیان فرمایا هی اور وہ کفر هی *

مقتبس مما یلقیه فی الازهر مولانا الاستاذ الامام الشیخ محمد عبدہ مفتي الدیار المصریه

و اذ قلنا للملائکة اسجدوا لادم فسجدوا الا ابلیس ابی واستکبر و کان من الکافرین *

بعد ما عرف الله تعالی الملائکة بمکانة آدم و وجه جعله خلیفة في الارض امرهم بالخضوع له و عبر عن ذالک بالسجود فقال " و اذ قلنا للملائکة اسجدوا لادم فسجدوا " و هو سجود لا نعرف کیفیته و لکن اصول الدین تعلمنا انه لیس سجود عبادة اذ لا یعبد الا الله تعالی و قد جاء في اللغة استعمال هذا الحرف (السجود) في غیر معني العبادة کقوله تعالی " والنجم و الشجر یسجدان " و لم یکن هذا السجود عاما واقعا من کل من امر به فقد سجدوا اجمعون " الا ابلیس " و هو فرد من افراد الملائکة کما یفهم من الایة و امثالها في القصة الا آیة الکهف فانها ناطقة بانه کان من الجن - و لیس عندنا دلیل علی ان بین الملائکة والجن فصلا جوهریا یمیز احدهما عن الاخر فالظاهر ان الجن صنف من الملائکة (و قد اطلق فی القرآن لفظ الجنة علی الملائکة في قوله تعالی " و جعلوا بینه و بین الجنة نسبا " و علی الشیاطین في آخر سورۃ الناس) و وصف الله تعالی ابلیس بانه " ابی " السجود " واستکبر " فلم یمتثل امر الحق ترفعا عنه وز عما بانه خیر من الخلیفة عنصرا و ازکی جوهرا کما حکی الله تعالی عنه في غیر هذه السورۃ " قال انا خیر منه خلقتني من نار و خلقته من طین " والاستکبار بمعني التکبر و هو الظهور بصفة الکبریاء التي من آثارها الترفع عن الحق و کان السین والتاء للاشعار بان الکبر لیس من طبیعة ابلیس - ثم قال تعالی بعد وصفه بالاباء والاستکبار " و کان من الکافرین " و قال بعض المفسرین : کان من حق الترتیب ان یقال کان من الکافرین واستکبر و ابی — لان الکفر عنده سبب الاستکبار والاستکبار سبب الا باء و مثل هذا المفسر یعلل مخالفة الترتیب الطبیعي في النظم برعایة الفاصلة (قال الاستاذ) و لکن نظم الایة جاء علی مقتضی الطبیعة فی الذکر فانه یفهد ان الله تعالی اراد ان یبین الفعل اولا لانه المقصود بالذات و هو الاباء ثم یذکر سببه و علته و هو الاستکبار ثم یاتي بالاصل في العلة والمعلول و السبب والمسبب و هو الکفر *

اس کے بعد اُستاد نے ربط آیات وغیرہ کے متعلق بطور خلاصه کے اپنے گذشته بیان کا اعادہ کیا هی اس کے بعد ملئکه کي نسبت کسیقدر تفصیل سے کام لیا هی جس کا خلاصه حسب ذیل هی : اُوپر گذر چکا هی که فرشتے ایک ایسي مخلوق هیں جو هماري آنکھوں سے اُوجھل هی اور جس کي حقیقت سے هم ناواقف هیں — مگر چونکه خدا نے اُن کي نسبت خبر دي هی اس لیئے هم ان پر ایمان لاتے اور جس حد تک خبر دي گئي هی اُسي پر قایم رهتے هیں اور اُس سے بالکل آگے نهیں بڑھتے - یهه بھي بیان هوگیا هی که قرآن مجید ناطق هی که فرشتوں کے مختلف اصناف هیں اور ان میں سے هر ایک صنف کے ذمه خاص خاص فرائض عاید کیئے گئے هیں - اور اب هم اس مقام پر یهه کهنا چاهتے هیں که نیکي کا الهام اور بدي کا وسوسه جو همکو وحي کے ذریعه سے معلوم هوا هی وہ اُسي عالم کي طرف منسوب هی جو هماري آنکھوں سے اوجھل هی— نیکي کے خیالات الهام اور بدي کے خطرات وسوسے کهلاتے هیں اور ان دونوں کا مقام روح هی - پس اس سے معلوم هوتا هی که ملئکه اور شیاطین ایسي روحیں هیں جو انسان کي روح میں سرایت کررهي هیں — پس ملئکه کي وہ جسماني تمثیل جو هم نے قرار دے رکھي هی صحیح نهیں هی— هر ایک مسلمان پر واجب هی که وہ اس آیت کے مضمون پر ایمان لاوے اور اُسکي کیفیت خدا کے سپرد کرے یا اُسکو بطور تمثیل کے قرار دے اور جن حکمتوں کے لیئے یهه قصه نقل کیا گیا هی اُن سے عبرت حاصل کرے *

بعض مفسرین نے ملئکه کي تفسیر میں ایک دوسرا طریقه اختیار کیا هی — اور وہ یهه هی که وہ تمام امور جو ملئکه کي نسبت بیان کیئے گئے هیں، مثلا یهه که وہ خاص خاص کاموں پر متعین هیں جیسے نباتات کا اُگانا ، حیوانات کا پیدا کرنا اور انسان کي حفاظت کرنا ، اس میں خاص لوگوں کے لیئے ایک نهایت لطیف اشارہ هی ، جو ظاهري عبارت کي نسبت زیادہ دقیق هی— اور وہ یهه هی که نباتات میں جو نشو و نما هوتا هی وہ ایک خاص روح کي بدولت هی جسکو خداوند تعالی نے بیج میں پیدا کیا هی اور اسي روح کے ذریعه سے اُس کي زندگي هی - یهي بات حیوان اور انسان کي نسبت کهي جاسکتي هی- پس هر ایک کلي امر جو ایک خاص نظام کے ساتھه قایم هی اور جسکو حکمت الهي عالم وجود میں لائي هی اُسکي زندگي کا قوام اور اُسکي هستي کا دار و مدار ایک خاص روح پر هی جو شریعت کي زبان میں ملک کهلاتا هی ، اور جو لوگ ناموں کے مقرر کرنے میں توقیف کي حد پر قایم نهیں رهتے وہ ان معاني کو قواے طبعي سے تعبیر کرتے هیں - یهه امر مسلم هی جس میں کسي قسم کا اختلاف نهیں هوسکتا که هر ایک مخلوق کے اندر ایک ایسي قوت ودیعت کي گئي هی جس پر اُسکي هستي اور بقا کا دار و مدار هی — کوئي عقلمند شخص اس قوت کا انکار نهیں کرسکتا - اگرچه بعض ایسے اشخاص

ثم ان الاستاذ المفسر اعاد هنا ملخص ما تقدم بيانه في وجه اتصال الايات بما قبلها و كون الكلام في القرآن و الرسول الذي جاء به و تسليته بهذه القصة ثم توسع في الكلام عن الملائكه فقال ما مثاله ملخصا : تقدم ان الملائكة خلق غيبي لا نعرف حقيقته و انما نومن به باخبار الله تعالى الذي نقف عنده ولا نزيد عليه — و تقدم ان القرآن ناطق بان الملائكة اصناف لكل صنف وظيفة و عمل - و نقول الان ان الهام الخير والوسوسة بالشر مما نطق به الوحي قد اسندا الى هذه العوالم الغيبية و خواطر الخير التي تسمى الهاما و خواطر الشر التي تسمى وسوسة كل منهما محله الروح فالملائكة والشياطين اذن ارواح تسرى في ارواح الناس فلا يصح ان تمثل الملائكة بالتماثيل الجثمانية المعروفة لنا و الواجب على المسلم في الاية الايمان بمضمونها مع التفويض او الحمل على انها حكاية تمثيل ثم الاعتبار بها بالنظر في الحكم التي سيقت لها القصة *

و ذهب بعض المفسرين مذهبا آخر في فهم معني الملائكة و هو ان مجموع ما ورد في الملائكة من كونهم موكلين بالاعمال من انماء نبات و خلقة حيوان و حفظ انسان و غير ذلك فيه ايماء الى الخاصة بما هو ادق من ظاهر العبارة و هو ان هذا النمو في النبات لم يكن الا بروح خاص نفخه الله في البذرة فكانت به هذه الحياة النباتية المخصوصة و كذلك يقال في الحيوان والانسان فكل امر كلى قائم بنظام مخصوص تمت به الحكمة الالهية في ايجاده فانما قوامه بروح الهي سمي في لسان الشرع ملكا و من لم يبال في التسمية بالتوقيف يسمي هذه المعاني القوى الطبيعية - والامر الثابت الذي لا نزاع فيه هو ان في باطن الخلقة امرا هو مناطها و به قوامها

جو وحي پر ایمان نہیں رکھتے اُسکو فرشتہ کہنے سے انکار کرتے ھیں اور
کہتے ھیں کہ فرشتوں کے وجود پر کوئي دلیل قایم نہیں ہوئي — اسیطرح
بعض وحي پر ایمان رکھنے والے اُسکو قوت طبعي (نیچر) یا ناموس
طبعي کہنے سے انکار کرتے ھیں — کیونکہ یہہ نام شریعت میں وارد نہیں
ہوئے — مگر نفس قوت کے وجود کے سب قائل ھیں اور کوئي شخص اُس
سے انکار نہیں کرتا — پس حقیقت ایک ھی اگرچہ ناموں کا اختلاف
ھو — عقل مند وھي ھی جو ناموں کے پردہ کي وجہ سے مسمیات سے
دور نہو جاوے *

جو شخص اپنے دل میں سوچتا اور اپنے خطرات کا باھم موازنہ کرتا
ھی جبکہ اُسکو کوئي ایسا کام کرنا ھوتا ھی جس میں حق و باطل یا خیر
اور شرکے دونوں پہلو موجود ھوتے ھیں تو اُسکو اس امر کا شعور اور احساس
ھوتا ھی کہ اُس کے نفس میں ایک قسم کا تنازعہ ھو رھا ھی — گویا کہ
کمیٹي میں مباحثہ کے لیئے کوئي مسئلہ پیش کیا گیا ھی — ایک اعتراض
کرتا اور دوسرا اُس کا جواب دیتا ھی — ایک کہتا ھی کرو اور دوسرا
کہتا ھی نہ کرو حتی کہ ان دونوں فریقوں میں ایک فریق کو کامیابي
حاصل ھوتي ھی اور ان دونوں خطرات میں ایک خطرہ غالب رھتا ھی —
پس یہہ چیز جو ھمارے نفس میں ودیعت کي گئي ھی اور جس کو ھم
قوت یا فکر کے لفظ سے تعبیر کرتے ھیں ایک ایسي روح ھی جس کي
حقیقت اور ماھیت ھمکو معلوم نہیں ھوسکتي — پس کچھہ بعید نہیں ھی
اگر خدا نے اسي کا نام ملک اور اس کے اسباب کا نام ملائکہ رکھا ھو — کیونکہ
نام رکھنے میں جبکہ انسان کے لیئے کچھہ روک ٹوک نہیں تو خدا کے لیئے
کیسے ھوسکتي ھی — پس اگر اس تفسیر کے مطابق چلنا صحیح ھی
تو کچھہ بعید نہیں اگر آیت مذکور میں اس بات کي طرف اشارہ ھو ،
کہ جب خداوند تعالی نے زمین کو پیدا کیا اور اس میں مختلف قسم کي
روحاني قوتیں ودیعت کیں جن کي بدولت اُس کا قوام اور نظام ھی
اور اُن قواے روحاني میں سے خاص خاص قسم کي قوتوں کو انواع
مخلوقات میں سے خاص خاص نوعوں پر مسلط کیا جن سے وہ کسي طرح
تجاوز نہیں کرسکتیں تو اس کے بعد اُس نے انسان کو پیدا کیا اور اُس کو
ایک ایسي قوت عطا فرمائي جس کے ذریعہ سے وہ تمام ان روحاني قوتوں
میں تصرف اور زمین کو آباد کرنے کے لیئے ان کو تسخیر کرسکتا ھی — اور
آیت میں ان قوتوں کا تسخیر کرنا سجود سے تعبیر کیا گیا ھی جو خضوع
اور تسخیر کے معني دیتا ھی — صرف اسي استعداد کي وجہ سے جس کي
کوئي حد و انتہا نہیں ھی اور اُس تصرف کي وجہ سے جو کسي دوسرے
کو نہیں دیا گیا انسان کو خدا نے زمین میں اپنا خلیفہ بنایا — کیونکہ
وہ ان تمام مخلوقات اور موجودات میں جو زمین پر ھیں سب سے افضل
اور سب سے برتر اور اکمل ھی — ان قوتوں میں سے صرف ایک قوت
استثنا کي گئي ھی جو ابلیس سے تعبیر کي گئي ھی — اور یہہ وہ قوت
ھی جو حق کي پیروي اور نیک کام کے کرنے میں مانع ھوتي ھی — اور
انساني قوتوں کو ان مصلحتوں اور منفعتوں میں مصروف ھونے سے

و نظامها لا يمكن لعاقل ان ينكره و ان انكر غير المومن بالوحي تسميته
ملكا و زعم انه لا دليل على وجود الملائكة و انكر بعض المومنين بالوحي
تسميته قوة طبيعية او ناموسا طبيعيا لان هذه الا سماء لم ترد في الشرع
فالحقيقة واحدة والعاقل من لا تحجبه الاسماء عن المسميات *

يشعر كل من افتكر في نفسه و وازن بين خواطره عند ما يهم بامر فيه
وجه للحق او للخير ووجه للباطل او للشر بان في نفسه تنازعا كان الامر
قد عرض فيها على مجلس شورى فهذا يورد و ذاك يدفع وواحد يقول
افعل و آخر يقول لا تفعل حتى ينتصر احد الطرفين و يترجح احد
الخاطرين فهذا الشيء الذي اودع في انفسنا و نسميه قوة و فكرا و هو في
الحقيقة معني لا يدرك كنهه و روح لا تكتنه حقيقتها لا يبعدان يسميه الله
تعالى ملكا (او يسمى اسبابه ملائكة) او ماشاء من الاسماء فان التسمية
لا حجر فيها على الناس فكيف يحجر فيها على صاحب الارادة المطلقة
و السلطان النافذ والعلم الواسع ؟ فاذا صح الجري على هذا التفسير فلا
يستبعد ان تكون الاشارة في الاية الى ان الله تعالى لما خلق الارض و اودع
فيها ماشاء من القوى الروحانية التي بها قوامها و نظامها و جعل كل صنف
من القوى مخصوصا بنوع من انواع المخلوقات لا يتعداه خلق بعد ذلك
الانسان واعطاه قوة يكون بها مستعدا للتصرف بجميع هذه القوى و تسخيرها
في عمارة الارض و عبر عن تسخير هذه القوى له بالسجود الذي يفيد
معني الخضوع والتسخير و جعله بهذا الاستعداد الذي لاحد له والتصرف
الذي لم يعط لغيره خليفة الله في ارضه لانه اكمل الموجودات في هذه
الارض و استثنى من هذه القوى قوة واحدة عبر عنها بابليس و هي القوة
التي تعارض في اتباع الحق و تصد عن عمل الخير و تنازع الانسان في

روکتی هی جن سے اُس کی خلافت کی تکمیل هوتی هی اور وہ ان مراتب کمال تک پہونچ جاتا هی جن کی استعداد اور قابلیت اُس میں ودیعت کی گئی هی *

استاذ فرماتے هیں کہ اگر کسی شخص کا دل اس تاویل کے قبول کرنے کی طرف مائل هو تو اس کے لیئے مذهب کی طرف سے کوئی چیز مانع نہیں هی.......... میں کہتا هوں کہ آیات کی ترتیب اور تنسیق سے اس تاویل کی تائید هوتی هی- کیونکہ یہہ مطلب جو بطور حکایت کے تمثیل کی صورت میں ظاهر کیا گیا هی اس آیت کے بعد آیا هی " هوالذي خلق لکم مافي الارض جمیعا " استاذ کے قول سے ایک بات اور بھی سمجھی جاتی هی جس کی اُنھوں نے تصریح نہیں کی شاید اُنھوں نے اُس کو بدیہی سمجھکر چھوڑ دیا هی- اور وہ یہہ هی کہ زمین کی تمام روحانی قوتیں اور تمام طبعی نوامیس انسان کے لیئے مسخر اور منقاد پیدا کی گئی هیں اور اُس میں اپنی مصلحتوں کے لیئے ان کو مسخر کرنے کی قابلیت ودیعت کی گئی هی، سواے اُس ایک قوت کے جو همیشہ بدی اور شرارت کی طرف اُکساتی اور انسانی کمالات کی حد تک پہونچنے سے باز رکھتی هی — پس ان آیات سے یہہ معلوم هوتا هی کہ گو انسان کتنی هی ترقی کر جاے اور کتنا هی کامل هو جاوے وہ هرگز اس قوت کو مغلوب اور مقہور نہیں کرسکتا — زیادہ سے زیادہ یہہ هی کہ کامل لوگ شیطانی خطرات کے ناگوار نتایج سے محفوظ رهتے هیں اور اُن کے نفوس اس قوت کے مسخر هوکر بدی پر آمادہ نہیں هوتے جیسا کہ خداوند تعالی نے فرمایا هی " ان عبادي لیس لک علیهم من سلطان " اور نیز فرمایا هی " ان الذین اتقوا اذا مسهم طائف من الشیطان تذکروا فاذا هم مبصرون " هماری دعا هی کہ خدا هم کو بصیرت اور پرهیز گاری کی توفیق دے اور شیطان رجیم سے محفوظ رکھے *

صرف قواہ الی المنافع والمصالح التي تتم بها خلافتہ فیصل الی مراتب الکمال الوجودي التي خلق مستعدا للوصول الیها *

قال الاستاذ : و لو ان نفسا مالت الی قبول هذا التاویل لم تجد في الدین ما یمنعها من ذلک والعمدة علی اطمینان القلب و رکون النفس الی ما ابصرت من الحق - و نقول ان ترتیب المقام یلائم معہ فان هذہ المعاني التي وردت بصیغة الحکایة و برزت في صورة التمثیل جاءت عقیب قولہ تعالی " هوالذي خلق لکم ما في الارض جمیعا " - و بقي شيء واحد یفهم مما قالہ الاستاذ ولا اتذکر انہ صرح بہ و لعلہ ترکہ لوضوحہ و هو ان کل قوة من قوی هذہ الارض و کل ناموس من نوامیس الطبیعة فیها خلق خاضعا للانسان و خلق الانسان مستعدا لتسخیرہ لمنفعتہ الا قوة الاغراء بالشر و ناموس الوسوسة بالاغواء الذي یجذب الانسان دائما الی شر طباع الحیوان و یعیقہ عن بلوغ کمالہ الانساني فالظاهر من الایات ان الانسان لا یغلب هذہ القوة ولا یخضعها مهما ارتقی و کمل و قصاری ما یصل الیہ الکاملون الحذر من دسائس الوسوسة والسلامة من سوء عاقبتها بان لا یکون لها سلطان علی نفس الکامل تجعلہ مسخرا لها و تستعملہ بالشرور کما قال تعالی " ان عبادي لیس لک علیهم سلطان " و قال عز و جل " ان الذین اتقوا اذا مسهم طائف من الشیطان تذکروا فاذا هم مبصرون " فنسال اللہ تعالی ان یجعلنا من اهل التقوی والبصیرة و ان یعیذنا من الشیطان الرجیم *

هماری بیماری کیا هی اور اُس کا علاج کیا ؟

نمبر (۱)

جو شخص همارے اسلاف کی اُس حالت کو جو ابتداے اسلام سے چند صدیوں تک تھی هماری موجودہ حالت کے ساتھہ مقابلہ اور موازنہ کریگا، تو اُس کو یہہ دونوں حالتیں اس قدر مختلف اور بہمہ وجوہ متناقض معلوم هونگی— کہ اگر وہ حیرت اور استعجاب کے عالم میں تمام تاریخی روایتوں اور تمام قوموں کے مورخوں کے بیانات کی تکذیب کرنے پر آمادہ هوجاوے تو کچھہ بعید نہیں هی *

وہ تاریخ کے آئینہ خانہ میں ایک ایسی قوم کو دیکھیگا کہ جس پر نہ کبھی کوئی آسمانی کتاب نازل هوئی تھی، نہ اُس میں کوئی مجدد اور مصلح پیدا هوا تھا، اور نہ اُس پر تمدن اور شایستگی کا کسی وقت سایہ پڑا تھا — بلکہ اس کے برعکس وہ قوم ایسے قبائل و عشائر سے مرکب تھی، جو ایک دوسرے کے جانی دشمن اور خون کے پیاسے رهتے ھے — قتل و غارت اور لوٹ مار ان کا پیشہ تھا - آپس میں لڑنا جھگڑنا اور باهمی جدال و قتال میں مصروف رهنا ان کے لئے ایک قابل فخر بات تھی — نہ کوئی سیاسی مصلحت ان کو ملانے والی اور نہ کوئی دینی رابطہ ان میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے والا تھا - بلکہ وہ ایک دوسرے سے بالکل الگ هوکر آوارگی کے عالم میں متفرق اور منتشر پھرتے رهتے تھے - دیگر قوموں کے فاتحوں نے ان کو آزاد چھوڑ رکھا تھا، نہ اُن کی قوت اور سطوت کے خوف سے، بلکہ صرف بیفائدہ سمجھکر- اور یہہ خیال کرکے کہ اِس فتح میں جو تکلیف اُٹھانی پڑیگی اور جس قدر جانیں ضایع هونگی اُن کا کافی معاوضہ نہیں مل سکتا — تاریخ کے آئینہ خانہ میں اس کو نظر آئیگا، کہ جس قوم کی یہہ حالت تھی وہ یکایک اپنی خواب غفلت سے بیدار هوئی، تنزل اور پستی کے گڑھے سے اُس نے اپنا سر نکالا، اور دوسری قوموں کو ایک ایسی هولناک آواز کے ساتھہ پکارا جس سے سب کی نگاهیں اُس کی طرف لگ گئیں - اِس کے بعد اُس نے فتوحات کا جھنڈا بلند کیا جس سے تمام زمین کانپ اُٹھی، اور دنیا کی بڑی بڑی

نخوت گاہوں میں زلزلہ پیدا ہوگیا — گذشتہ فاتح قوموں کی طرح مفتوح اور مغلوب قوموں کے مال و اسباب لوٹنے اور کھسوٹنے کے لیئے نہیں، بلکہ حق کا بول بالا کرنے ، باطل کے آثار کو نیست و نابود کرنے ، جور اور ظلم کو مٹانے ، عدل و انصاف کی بنیاد قایم کرنے ، جباروں اور خود سروں کی گردن جھکانے ، باطل پرستوں کی عزت اور برتری کی عمارتوں کے پامال کرنے ، مغلوب اور مقہور قوموں کو ذلت اور ادبار کے گڑھے سے نکالنے ، اُن کو ظلم و ستم کے پنجوں سے چھڑانے ، امن و آزادی قایم کرنے، اور علوم فنون کے دروازے کھولنے کے لیئے اُس نے اپنی فتوحات کا سلسلہ شروع کیا — اُسکی فتوحات کا یہہ سیلاب چند صدیوں تک اپنی معمولی رفتار کے ساتھہ جاری رہا جسکی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی — اِس وقت دنیا کی قومیں نہایت حیرت اور اِستعجاب کے عالم میں اُس کو دیکھہ رہی تھیں، اور اُن کو معلوم نہیں تھا کہ یہہ رفعت اور برتری کی روح کہاں سے پیدا ہوئی ہی — وہ حیران تھیں کہ اِس سیلاب کو کسطرح روکیں — بعض قوموں نے اُس کے آگے اپنا سر جھکایا اور اُس نے اُن کو سعادت و فلاح کی بلندی پر پہونچایا ، اور بعض قوموں نے اُس کے مقابلہ میں سپر ڈال دی جن کے اوپر سے وہ اِس طرح گذر گیا ، جس طرح تیز اور تند طوفان بے حس و حرکت چیزوں کے اوپر سے گذر جاتا ہی •

تاریخ کے آئینہ خانہ میں یہہ تمام باتیں صاف صاف نظر آئینگی — اس کے بعد کیا نظر آئیگا ؟ اس کے بعد اُس کو ایسی نسلیں نظر آئینگی جنکو اپنے اسلاف کی وراثت میں ناموں کے سوا کچھہ بھی حصہ نہیں ملا — اور ان کے متبرک آثار میں سے تاریخ و سیر کے صرف چند بوسیدہ اوراق ان کے پاس باقی ہیں، جنکا مطالعہ وہ ایک قسم کی عبادت سمجھنے لگے ہیں — اپنے اسلاف کی کوششوں اور کارناموں کی انہوں نے کچھہ بھی قدر نہیں کی ، صرف ان کی فتوحات کی داستانوں کے پڑھنے اور سننے کو باعث یمن و برکت خیال کرتے ہیں — اور ان کے سچے عقاید کو تحریف کرکے اپنے نفوس کی خواہشوں کے موافق بنانا چاہتے ہیں •

وہ سستی اور کاہلی میں مبتلا ہوگئے، اور دنیا کی دائمی کشمکش سے قطع تعلق کرنے اس کو ریاضت اور نفس کشی میں شمار کرنے لگے ، جسکا نتیجہ یہہ ہو — کہ دولت اور ثروت سے محروم ہوکر ذلت اور تنگدستی اور فلاکت میں گرفتار ہوئے — غیرت اور حمیت ان کی بالکل جاتی رہی ، حق کی محبت جو ان کے آبا و اجداد کی ایک ممتاز صفت تھی ان سے رخصت ہوئی ، وہ دنیا میں اپنے آپ کو حقیر اور ذلیل اور بدترین اقوام سمجھنے لگے ، اور اس لیئے ذلت اور حقارت کے ساتھہ ان کا مانوس ہوجانا اور اُس پر قناعت کرنا اُن کے لیئے ایک ضروری امر تھا •

جو شخص ان دونوں حالتوں کا ایک دوسرے کے ساتھہ مقابلہ اور موازنہ کریگا ، اُس کو نہایت تعجب ہوگا اور اُس کی عقل کو سخت حیرانی اور پریشانی پیش آئیگی ، اور وہ اس حیرت اور استعجاب کے عالم میں یہہ سوال پوچھنے کے لیئے مجبور ہوگا : کیا ہم اُسی عظیم الشان قوم کی اولاد ہیں ؟ کیا ہم اُس کی عزت اور برتری کے وارث اور اُس کی عظمت اور جلال کی میراث پانے والے ہیں ؟ کیا ہم اُس کے طریقوں پر چلنے والے اور اُس کے عقاید پر اعتقاد رکھنے والے ہیں ؟ وہ روح کیا چیز تھی ، جس نے اُس پر اپنا مبارک سایہ ڈالا تھا ؟ کیا ہمارے آبا و اجداد ایسے قوی اور ملکات سے متمتع تھے جن سے ہم محروم کیئے گئے ہیں ؟ ان کی ترقی اور برتری کا کیا سبب تھا اور ہمارے تنزل اور انحطاط کا کیا باعث ہی ؟ •

یہہ ایسے سوالات ہیں جو ہر شخص اپنے دل میں کرتا اور اپنے دل ہی دل میں اُن کا جواب دے لیتا ہی — جسقدر ہماری قوم کے افراد کی عقلوں اور خیالات مختلف ہیں، جسقدر ان کی سوسائیٹی اور تربیت میں اختلاف ہی ، اُسی قدر یہہ جوابات بھی باہم مختلف اور متناقض ہوتے ہیں — ہر شخص اپنے جوابوں کی صحت پر اصرار کرتا اور اُن کو دوسروں سے چھپانا چاہتا ہی ، یا شاید اپنے کسی خاص دوست پر ظاہر کرتا ہی — اور اس لحاظ سے ہماری قوم میں اس قدر فرقے پیدا ہو گئے ہیں جن کی تعداد عرب کے بدوی قبیلوں اور وحشی فرقوں سے بھی زیادہ ہی — ہماری جمعیت کی شکل بالکل ظاہری ہی — ایک سمت اختیار کرنے اور ایک راستہ پر چلنے کے لحاظ سے ہم بالکل مختلف اور متفرق ہیں •

ہماری قوم کی ایک جماعت اپنے دل میں ان سوالات کا یہہ جواب دیتی ہی ، کہ مذہب اور قرآن مجید کی پیروی ہمارے آبا و اجداد کی ترقی کا اصلی راز تھا ، اور سوائے مذہب کی طرف رجوع کرنے اور تمام باتوں میں صرف قرآن مجید پر بھروسہ کرنے کے ہمارے موجودہ مرض کی کوئی دوا نہیں ہی — یہہ جماعت اپنے اس قول کی صرف زبانی پیروی کرتی اور اپنے آپ کو قوم کی دیگر افراد سے بہت دور سمجھتی ہی — مگر وہ لوگوں کو اپنے اس قول کی طرف رہنمائی کرنے سے قاصر ہی کہ " مذہب کو مضبوط پکڑو اور قرآن مجید کی تعلیم پر عمل کرو" نہ وہ اس بحث میں پڑنے کی زحمت گوارا کرتی ہی کہ مذہب کی حقیقت کیا ہی، اور اُس کی حقیقت کے سمجھنے میں لوگوں کے ادراکات نے کیا کیا غلطیاں کی ہیں ؟ اور نہ وہ اس اہم بحث میں غور و فکر کرتی ہی کہ اسلام کی تعلیم کو سوسائٹی اور وقت اور موقع اور حادثات کے ساتھہ کیا تعلق ہی •

اس گروہ کے افراد کی تعداد اگرچہ زیادہ ہی ، مگر اُس کا شیرازہ جمعیت اسقدر پراگندہ ہی ، کہ اُس کو ایک ایسی باقاعدہ جماعت خیال کرنا جسکی کارروائی کے لیئے ایک نظام مخصوص ہو ، اور جو عام لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف کھینچنے کے لیئے کوشش کرتی ہو صحیح نہیں ہی — کیونکہ اُس کو اُن شبہات کے حل کرنے کی قدرت نہیں ہی جو دوسرے فرقے اُس کے برخلاف قایم کرتے ہیں ، اور نہ وہ اپنے اعتقادات اور اعمال میں تطبیق دے سکتی ہی — اس جماعت میں سے ایک شخص صبح کی نماز ادا کرتا ہی جس سے فارغ ہوکر وہ ایسے احکام اور مواعظ و نصائح کی تلاوت کرتا ہی ، جن کی صحت میں اُس کو بالکل تردد اور کمی

قسم کا شک و شبہہ نہیں ہوتا — اس کے بعد وہ اپنے مکان سے نکلتا اور ایسے کام کرتا ہی جو اُس کی نماز اور دعا کے بالکل منافی ہوتے ہیں ' اور جو کچھہ اس نے اپنی نماز اور مناجات میں ثواب حاصل کیا ہی اُس کو وہ بالکل غارت کردیتا ہی — اس کے بعد وہ لاحول پڑھتا اور اپنے نفس کو اس امر کا یقین کرنے کے لیئے مجبور پاتا ہی ' کہ دیندار آدمی کے لیئے ضروری ہی کہ وہ کوئی کام نکرے ' اور یہہ کہ مذہب کے قواعد انسان کے دنیوی کار و بار کے ساتھہ نہیں چل سکتے — اور وہ اپنے نفس کو اُمید دلاتا ہی کہ وہ عنقریب تمام کار و بار ترک کرکے خلوت نشین اور گوشہ گزین ہوجائیگا •

یہہ سخت مقام اُس کو مجبور کرتا ہی ' کہ وہ اپنی زبان کو وعظ و نصیحت سے روکے اور دنیا داروں اور دولتمندوں کی طرف سے نذر و نیاز قبول کرنے میں اپنی حمیت کو باز رکھے — کیونکہ وہ خود اپنے عقاید اور اعمال میں تناقض دیکھتا ہی — اور وہ اپنے ہم خیال لوگوں کو دیکھتا ہی ' کہ وہ باوجودیکہ ایک ہی اصل کی طرف منسوب ہیں — مگر ان میں ہر شخص نے اپنے لیئے ایک جدا گانہ سمت اختیار کر رکھی ہی — اور ایک غرض پر اُن کے متحد اور متفق ہونے کو نا ممکن خیال کرتا ہی — جس جماعت کی ایسی حالت ہو ' وہ ایک ایسی جماعت نہیں سمجھی جا سکتی جو اپنے خاص اصول کی پابند ہو ' اور جس میں ایسے افراد کے پیدا ہونے کی اُمید ہوسکے جو قوم کی عزت اور عظمت کی بنیاد کو قایم کریں — اور نہ اُس سے ایسے واعظ نکل سکتے ہیں جن کی پر جوش تقریریں طبیعتوں پر اثر کرنے والی ہوں ' اور جو لوگوں کے خیالات میں انقلاب پیدا کرسکیں •

ہماری قوم میں ایک دوسری جماعت ہی ' جس نے کسیقدر مغربی علوم و فنون حاصل کیئے ہیں ' اور زندگی کی کشمکش اور دنیوی کاروبار کی سخت مزاحمتوں میں دوسروں کے ساتھہ شریک ہوگئی ہی — اس نے اِن سوالات کے ایسے جوابات دیئے ہیں جو اُن احکام سے مستنبط ہوئے ہیں جو علم نے اِس زمانہ میں باطل مذہبوں کی نسبت نافذ کیئے ہیں — چونکہ ان کے ساتھہ مناظرہ اور مباحثہ کرنے والے ان علوم سے محض ناواقف ہیں جن پر اُنہوں نے اپنے استدلال کی بنیاد رکھی ہی ' اِس لیئے ان جوابات کی صحت اُن کے ذہنوں میں اور بھی زیادہ راسخ ہوگئی ہی — پس اُنہوں نے قطعی طور پر فیصلہ کردیا ہی کہ مذہب کا زمانہ گذر چکا ' اور مذاہب صرف اُسی زمانہ میں مفید تھے جب کہ انسانی افراد میں نوامیس عالم اور قوانین قدرت سے ناواقف ہونیکی وجہ سے ان کے قبول کرنے کی استعداد اور قابلیت موجود تھی — اِس کی بنیاد پر ان کی یہہ راے قایم ہوگئی کہ علم عنقریب دنیا میں مذہب کے قایم مقام ہوجائیگا — وہ مذہب کے ماننے والوں کی طرف خطاب کرکے کہتے ہیں کہ " اگر جیسا کہ تمہارا قول ہی مذہب انسان کے لیئے ایک ضروری اور لابدی چیز ہی جسکے بغیر نہ انسان کو حقیقی زندگی نصیب ہوسکتی ہی اور نہ تمدن اور شایستگی اپنے معراج کمال پر پہونچ سکتی ہی ' تو کیا وجہ ہی ' کہ دنیا کی شایستہ قوموں نے اُس کا طوق اپنی گردن سے اُتار پھینکا ہی ' اور اہل مذہب کے ساتھہ کھلم کھلا دشمنی کرنے پر آمادہ ہیں — مگر باوجود اسکے وہ باہمی اتحاد اور ان کے خواہشات اور اغرض کے متفق ہونے کے لحاظ سے اِس مرتبہ کو پہونچی ہیں جو پابند مذہب قوموں کے خواب و خیال میں بھی نہیں آیا — یہہ کیسا تناقض ہی ؟ " — غرض کہ وہ اسی قسم کے اشکال اور اعتراضات پیش کرتے ہیں — اور جبکہ اپنے گرد و پیش بالکل سکوت اور عالم خاموشی دیکھتے ہیں ' اور کوئی شخص اُنہوں کے علوم سے اُنکے اعتراضات کی تردید نہیں کرتا — تو یہہ اعتراضات ان کے ذہنوں میں اور بھی زیادہ راسخ اور مستحکم ہوجاتے ہیں •

اِس جماعت کے افراد صرف ہماری جدید نسل کے تعلیم یافتہ نوجوانوں میں پائے جاتے ہیں — اگر اِس جماعت کے لیئے ایک خاص سمت ہوتی اور ایک مشترک مقصد اور متحد غرض کے لیئے وہ کار روائی کرتی ' تو بے شک وہ ملک کی نہایت عظیم الشان اور قابل شکر گذاری خدمات انجام دیتی اور اُس کا بے دین ہونا ہمارے لیئے چنداں مضر نہ ہوتا — مگر ایسا نہیں ہی — کیونکہ اُس کے افراد میں خاندان اور سوسائیٹی کے اختلاف کے لحاظ سے سخت تناقض پایا جاتا ہی — کیونکہ اسلامی عقاید کے آثار جو اُنہوں نے اپنے آبا و اجداد سے میراث میں پائے ہیں اب تک ان کے دلوں میں موسوم اور منقوش ہیں — پس اُن کے علمی احکام اور فلسفی مسائل ' اور ان مذہبی آثار کے درمیان جو اُنہوں نے اپنے اسلاف سے میراث میں پائے ہیں ' ایک دائمی جنگ و جدل کا سلسلہ جاری رہتا ہی جس کا شعلہ کسیوقت بھی خاموش نہیں ہوتا — ملک کی آب و ہوا کی تاثیر اُن کے مزاج پر اور اُس کے حالات کا اثر ان کے ارادوں پر اِس کے علاوہ ہی — جس گروہ کی حالت ایسی ہو ' اور نہ اُس نے اپنے لیئے کوئی خاص سمت قرار دی ہو — تو اُس سے قوم بہتری کی کوئی بڑی اُمید نہیں کی جاسکتی — اور نہ یہہ ممکن ہی ' کہ وہ قوم کا ایک متحرک حصہ ہوسکے جو قوم کی مجموعی زندگی پر کوئی معقول اثر ڈال سکے •

ہماری قوم میں ایک تیسری جماعت بھی ہی جو ان دونوں جماعتوں کے درمیان میں حیران کھڑی ہی ' وہ نہ پہلی جماعت کی طرف جاسکتی ہی اور نہ دوسری جماعت میں اپنے آپ کو شامل کرسکتی ہی — کبھی تو پہلی جماعت کی تاثیر سے مذہب کی خوبی اور عقاید کی روشنی اُس کے خیالات اور احساسات پر اپنا اثر کرتی ہی ' اور کبھی دوسری جماعت کے شکوک اور شبہات اُس کے دل میں جاگزین ہوجاتے ہیں اور اُسکے آئینہ قلب پر وہی اثر کرتے ہیں جو مرطوب ہوا روشن اور مجلا آئینہ کے ساتھہ کرتی ہی — پس اس تردد اور تذبذب کے عالم میں یہہ جماعت حیرت زدہ ہو رہی ہی — نہ اُس کے لیئے کوئی خاص سمت ہی اور نہ اس نے اپنے لیئے کوئی غرض و غایت قرار دی ہی •

اب صرف عوام‌الناس کي ایک جماعت باقي رهگئي هی - اگرچہ یہہ قوم میں سب سے بڑي جماعت هی مگر وہ في نفسہ مستقل نہیں هی- بلکہ وہ تمام حالات میں خاص لوگوں کي حرکات کے تابع هی- اس‌لیئے هم اُس کي نسبت گفتگو کرنا ضروري نہیں خیال کرتے هیں ●

هماري قوم میں جو خاص لوگ کہلاتے هیں اور جن پر هماري تمام قومي اُمیدوں کا انحصار هی کیا در حقیقت ان کي یہي تین حالتیں نہیں هیں ؟ پس جبکہ یہہ حالت هی اور همارے احساسات اور خیالات میں اس قدر تناقض اور تباین اور هماري افراد کے شیرازہ جمعیت میں اس قدر پراگندگي اور انتشار هی - تو کس طرح تمام قوم میں ایک نصیحت یا ایک دعوت اثر کرسکتي هی ؟ مجھکو بتلاؤ کہ ایک خاص سمت قرار دینے کے بغیر کب کوئي قوم ترقي کے میدان میں قدم زن هوئي هی' اور کسي خاص غرض اور غایت مقرر کرنے کے بغیر کب ترقي کي هی ؟ - کب کسي قوم نے دوسري قوموں کے مقابلہ میں قدم بڑھایا هی' اور دنیا کے حادثات کا نہایت دلیري اور ثابت قدمي اور دلي اطمینان کے ساتھہ مقابلہ کیا هی - اگر اُس کے لیئے زندگي میں کوئي ایسي غرض و غایت نہ تھي جو تمام اغراض اور غایات میں اشرف اور اعلی هو ؟ پس اب میں پوچھتا هوں کہ هماري مقررہ سمت کیا هی ؟ اور هماري غرض کیا هی ؟ ●

مسلمانوں کے اصلي مرض کا پہلو اور ان کي پوشیدہ بیماري کا مقام یہي هی- اور یہہ بیماري اس قدر مہلک هی کہ جب تک اُسکا بالکل قلع قمع نہوجائیگا اُس‌وقت تک نہ کوئي جھاڑ پھونک اور منتر جنتر هم پر اثر کرسکتا هی' اور نہ کوئي نصیحت هم کو فائدہ پہونچا سکتي هی- اور هم تمدني زندگي کے لحاظ سے اسیطرح مختلف اور متفرق الخیال رهینگے اور هم میں هرگز اتحاد و اتفاق نہ پیدا هوگا ●

اِس مقام پر پہونچنے کے بعد هم کو مناسب معلوم هوتا هی - کہ هم اپنے آیندہ مضامین کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل مباحث کي نسبت گفتگو کریں (۱) نیا همارے لیئے ممکن هی کہ هم بغیر کوئي خاص سمت قرار دینے کے زندہ رہ سکیں ؟ (۲) کس طرح پر هم اپنے لیئے ایک خاص سمت قرار دے سکتے هیں جس میں هم اپني تمام مجموعي قوتوں کو فنا کردیں ' اور اُس کا ان تمام چیزوں سے زیادہ احترام کریں جن کي هم سب سے زیادہ عزت کرتے هیں ؟ (۳) کیا همارے لیئے اسلام سمت هو سکتا هی' جیساکہ وہ همارے آبا و اجداد کے لیئے تھا ؟ (۴) کیا اسلام اُن شبہات سے چھوٹنے پر قادر هوسکتا هی جو دیگر مذاهب نے اُس کي نسبت پیدا کردیئے' اور اُس کو اپنے پیرووں کے لیئے سمت هونے سے روکدیا هی ؟ (۵) کیا یہہ ممکن هی کہ اسلام ایک عظیم‌الشان قوم کے لیئے سمت بن سکے ' ایک ایسے زمانہ میں جبکہ طبعي علوم نے فیصلہ کردیا هی کہ مذهب کا زمانہ گذر چکا ؟ (۶) اِن دونوں میں کس طرح تطبیق ممکن هی : ایک تو همارا یہہ اعتقاد کہ انسان کے لیئے مذهب ایک ضروري چیز هی اور بغیر اُس کے زندگي کي تکمیل نہیں هوسکتي— اور دوسري وہ حالت جس کو هم اپني آنکھوں سے دیکھہ رهے هیں کہ دنیا کي بڑي بڑي عظیم‌الشان قوموں کي بنیاد میں مذهب کو کچھہ دخل نہیں - بلکہ حقیقت میں مذهب کے ڈھئے هوئے کھنڈروں پر اُن کي عظمت کي بنیاد قایم هوئي هی ●

یہہ تمام نہایت ضروري اور اهم مباحث هیں جو فلسفہ حال کے بہت بڑے مطالب هیں- تمام مسلمانوں کو انمیں غور و خوض کرنا نہایت ضروري هی - کیونکہ یہہ اِن کي آیندہ حالت سے نہایت قوي تعلق ! و گہرا ارتباط رکھتے هیں — لیکن بغیر کوئي خاص سمت قرار دیئے زندہ رهنے پر اصرار کرنا ' یا اُس کي نسبت بحث کرنے سے غفلت کرنا ' یا اِس بارہ میں اپني راے ظاهر کرنے سے اجتناب کرنا ' یا ان اهم اور عظیم‌الشان مباحث کي نسبت غور و فکر کرنے میں کوتا هي کرنا ' یہہ ایک ایسا گناہ هی جو کسي طرح معاف نہیں هوسکتا اور خصوصا ایسي قوم سے جو دنیا میں زندہ رهنا چاهتي هی ● (المؤید)

عدد التاریخ معروف زنبیل تاریخي

یہہ نایاب کتاب فن تاریخ گوئي میں اپنا جواب نہیں رکھتي - پہلے حصہ میں جو پہلے چھپ چکا هی فن تاریخ گوئي کے تمام اُصول ' قواعد اور گُر ' مع نادر تاریخي نقشوں کے درج هیں - قیمت ایک روپیہ هی - دوسرا حصہ جو ابھي ابھي تیار هوا هی اس کي ضخامت ۳۴۸ صفحہ هی - کاغذ عمدہ قسم کا سفید لگایا گیا هی — چھپائي لکھائي بہت هي خوشخط اور اعلی درجہ کي هی - تقطیع ۲۰ + ۲۶ هی - اِس میں کئي لاکھہ تاریخي مادے جمع کیئے گئے هیں— یعني عدد کے لفظوں سے ایکر دو هزار ۲۰ تک تاریخي الفاظ ' فقرات محاورات ' ضرب‌الامثال ' آیات حدیث ' نام اُردو ' فارسي ' عربي ' هندي کے درج هیں - خوبي یہہ هی کہ تمام موضوع لفظ لیئے گئے هیں اور هر ایک عدد کے اسقدر مادے لکھے گئے هیں کہ اُس سے زیادہ هونا بالکل ناممکن هی ●

جتنے اعداد کي تاریخ کي آپ کو ضرورت هو فورا کتاب کھولکر عمدہ مادہ بلا سوچے سمجھے نکال لیجیئے - سب سے زیادہ خوبي یہہ هی کہ کوئي مادہ ایسا نہیں هی کہ جس کے عدد صحیح نہ نکلیں — اِسوقت تک جسقدر کتابیں اِس فن میں چھپي هیں کسي میں یہہ نقص هی کہ الفاظ اسقدر کم هیں کہ ضرورت پوري نہیں هوتي — کسي میں الفاظ مہمل زیادہ هیں - کسي کے مادے غلط هیں اور صحیح عدد نہیں نکلتے- اِس کتاب میں اِن تمام نقایص کو رفع کردیا هی — اور باوجود اِن تمام خوبیوں کے قیمت صرف عـ۸/ اور دونوں حصہ یکجائي مـعہ کو ●

المشـ ——————— —— تہر

ایس ابن علي ا یڈیٹر اخبار نیر اعظم مرادآباد

یکم جولائی سنہ ۱۹۰۲ع

اِشتہار عام

باغات علیگڈہ کالج میں بالفعل قلم انبہ کے تیار هیں اور تمام مقامات کي پودہ سے یہاں کي پودہ چیدہ اور منتخب هی – چنانچہ بنارس کا لنگڑا یہاں کے لنگڑے کا مقابلہ نہیں کرسکتا – لیکن با اینہمہ هرایک درخت آؤر مقامات کي نسبت ارزاں قیمت میں جس کي تفصیل ذیل میں درج کي جاتي هی ملتا هی – جو شخص سو درخت لیگا اُس کے ساتھ زیادہ رعایت کي جاویگي *

لنگڑا	فجري	زردہ
۱۲/	۸/	۸/
عنایت خاں کا زردہ	سپیدہ	
۱۲/	۸/	

المشـــــــــتہر
سید عباس حسین پروفیسر

رسالة التوحید

یہہ کتاب عربي زبان میں مصر کے ایک مشہور اور زبردست فاضل شیخ محمد عبدہ المصري کي جدید تصنیف هی جس کي بعض نہایت اهم اور ضروري فصلوں کا ترجمہ مولوي رشید احمد صاحب انصاري نے علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ میں شایع کیا تھا جس کي کچھہ جلدیں کتاب کي شکل میں علاحدہ بهي چھاپي گئي هیں – قیمت في جلد ایکروپیہ – منیجر ڈیوٹي شاپ مدرسة‌العلوم علیگڈہ سے درخواست کرنے پر مل سکتا هی *

تحریر المرأة

کتاب تحریر المرأة کا اُردو ترجمہ جو علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ میں مسلسل شایع هوتا رها هی اور جو عام طور پر پسند کیا گیا هی اب ختم هوچکا هی اور اُس کي کچھہ جلدیں فروخت کے لیئے جداگانہ بهي چھاپي گئي هیں *

مصنف نے اس کتاب میں مقدمہ اور تمہید کے بعد عورتوں کي تعلیم و تربیت پر مختلف پہلوؤں سے بحث کي هی اور نہایت پر زور اور یقیني دلایل کے ساتھہ اُس کي ضرورتوں کو ثابت کیا هی – اس کے بعد دوسرے باب میں پردہ کي بحث هی جس پر مصنف نے مذهبي اور تمدني پہلو سے نظر ڈالي هی – تیسرے باب میں یہہ ثابت کیا هی کہ قوموں کي ترقي اور تنزل کے جسقدر مختلف اسباب هیں اُن میں سب سے زیادہ اهم عورت کي ترقي اور تنزل هی – چوتھے باب میں شادي طلاق اور تعدد ازواج پر نہایت خوبي اور عمدگي سے بحث کي هی *

قیمت في جلد ایک روپیہ هی — جو صاحب چاهیں منیجر ڈیوٹي شاپ مدرسة‌العلوم علیگڈہ سے طلب کرسکتے هیں *

علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ

شرح قیمت اخبار

یہہ اخبار هفتہ میں ایک بار چھپتا هی اور هر پنجشنبہ کو شایع هوتا هی *

اخبار کا جاري رهنا معاونین کي اعانت اور قیمت اخبار کے وصول هونے پر منحصر هی *

معاونین اخبار وہ حضرات سمجھے جاوینگے جو سالانہ عـــہ یا اس سے زیادہ عنایت کریں *

قیمت سالانہ پیشگي علاوہ محصول	للعہ
ایضا ایضا معہ محصول	عـــہ
قیمت ششماهي علاوہ محصول	صہ
ایضا ایضا معہ محصول	سے
قیمت سہ ماهي علاوہ محصول	ے
ایضا ایضا معہ محصول	للعہ
قیمت في پرچہ	۳/

اُجرت چھاپہ اشتہارات

اشتہار ماسٹروں اور [illegible] کا بغرض حصول نوکري کے کالج یا اسکول میں هر دفعہ کے لیئے ...	۸/
باقي اشتہارات هر دفعہ کے لیئے في سطر کالم ...	۲/

FOR SALE.

A Galley Press, with Iron Inking Table attached, by Miller and Richard, with Iron Stand, 29" × 6" inches, almost new, and in thorough good working order. Price for new one Rs. 216. Present Price Rs. 170.

Apply to the Registrar, M. A.-O. College, Aligarh.

Printed and published by Mahomed Mumtaz-uddin at the Institute Press, Aligarh.
علیگڈہ انسٹیٹیوٹ پریس میں باهتمام محمد ممتازالدین چھپا اور مشتہر هوا

REGISTERED No A. 176

معہ تہذیب الاخلاق

THE ALIGARH INSTITUTE GAZETTE

OF

THE MAHOMEDAN ANGLO-ORIENTAL COLLEGE
WITH WHICH IS INCORPORATED
"THE MAHOMEDAN SOCIAL REFORMER."

HONORARY EDITOR :— *MOULVI SYED MEHDI ALI KHAN.*

New Series VOL. II. No. 29. } THURSDAY, 17th JULY 1902. روز پنجشنبہ ۱۷ جولائي سنہ ۱۹۰۲ ع { سلسلہ جدید جلد ۲ نمبر ۲۹

تار برقي کی خبریں

جنگ ٹرینسوال

لارڈ کچنر کي الوداع فوج کو

لندن ۸ جولائي

لارڈ کچنر نے ایک الوداعي ایڈریس میں جو اُنہوں نے انگریزي فوج متعینہ جنوبي ایفریقہ سے مخاطب هوکر فرمائي تمام فوج کا شکریہ بلحاظ عمدہ خدمات کے جو سخت مشکلات اور خطرناک حالتوں میں انجام دي گئیں' اور نیز بلحاظ اُس جفا کشي اور ثابت قدمي کے ادا کیا هی جو اُس سے ظهور میں آئي اور جو ایک کمانڈر کے واسطے به نسبت دلیرانه عارضي کوشش کے جس کے ذریعه سے معمولي مدت کے معرکوں میں سخت لڑائیاں فتح کي جاتي هیں زیادہ تر کارآمد هی - لارڈ ممدوح نے فوج کو اس کي رحمدلي اور انسانیت پر مبارک باد دي هی اور بوئروں کي سپاهیانه صفتوں کا ذکر کیا هی *

مهاراجه صاحب بهادر جیپور نے پانچ هزار پونڈ کنگس هاسپٹل فنڈ کے لیۓ عنایت فرمائے هیں *

حضور ملک معظم کي شفایابي هر طرح پر خاطر خواه هی *

اخبار ٹائمز بیان کرتا هی که وه اس بات پر یقین کرنے کي وجه رکھتا هی که یهه امر قطعي طور پر طے هوگیا هی که رسم تاج پوشي ماه ... آویگي *

لندن ۸ جولائي

ریوٹر کو معلوم هوا هی که خود حضور ملک معظم تاجپوشي کي نسبت جلدي فرما رهے هیں — ممکن هی که حضور ممدوح اس سے پہلے چند روز جهاز پر بسر فرماویں ' لیکن جبتک که تاجپوشي کي رسم ختم نهوئي' اُسوقت تک حضور ممدوح لندن سے باهر تشریف نهیں لیجاوینگے *

لندن ۹ جولائي

حضور ملک معظم کو برابر شفا هوتي جاتي هی - حضور ممدوح کو اچهي طرح سے نیند آتي هی اور طاقت آتي جاتي هی - زخم آهسته آهسته بهرتا جاتا هی *

اخبار اسٹینڈرڈ نے دهلي کے دربار آینده کي نسبت ایک لیڈنگ آرٹیکل میں یهه بیان کیا هی که وایسراے اُس کام کے انجام دینے میں مصروف هیں جو ۲۵ برس پہلے ایک مشتبهه تجربه خیال کیا گیا تها — تکلف اور دهوم دهام کے معامله میں هندوستانیوں کے مذاق کا لحاظ کرنا اب ایک عمده نظیر خیال کي جاتي هی — جس کو ایسے ڈهنگ پر ترقي دي گئي هی جس سے به نسبت اس کے جیسا که لارڈ لٹن نے سوچا تها زیاده تر فائده حاصل هونے کي اُمید هی *

لندن ۹ جولائي

جو درخواست چین نے ایمریکا سے اِس مضمون کي کي تهي که وه ٹینٹسن کے خالي کرانے میں اُسکو مدد دے اُس میں کامیابي هوئي هی اور جو جنرل غیر ملکوں کے ٹینٹسن میں رهتے هیں اُن کے پاس اُس کے خالي کرنے کي نسبت هدایات پهونچینگي *

لندن ۱۰ جولائی

اخبار لینسٹ بیان کرتا ھی کہ ملک معظم کی عام تندرستی عموماً نہایت خاطر خواہ ھی حضور ممدوح کو نہایت اچھی طرح نیند آتی ھی اور زخم آھستہ آھستہ مگر اچھی طرح انگور کرتا جاتا ھی اخبار مذکور بیان کرتا ھی کہ " بلحاظ اندیشہ ناک افواھوں کے اس بات کا نہایت صاف صاف الفاظ میں کہنا ھمارا فرض ھی کہ ملک معظم کو اب سرطان کا بالکل خطرہ نہیں ھی " ٭

اخبار ٹیمس نے ایک آرٹیکل میں یہہ بیان کیا ھی کہ فرانس کو سیام میں اپنی کار روائی کی صاف صاف تشریح کرنی چاھیئے — فرانس کو اس بات کا اختیار حاصل ھی کہ جس طرح پر وہ مناسب سمجھے اپنے علاقہ کے اندر عمل کرے ، لیکن اُس کو وادی مینام میں ان حقوق کی حفاظت کی جانب توجہ کرنا لازم ھی اور یہہ بات صرف اُس حالت میں ممکن ھی کہ سیام کے باشندوں کو اُس پر اعتماد ھو ٭

لندن ۱۱ جولائی

شاھزادہ ویلز اور شاھزادی ویلز نے کل شام کو ایوان سینٹ جیمس میں بڑی دھوم دھام کے ساتھہ نوسو کالونیل مہمانوں کی خاطر و تواضع کی — تمام محل اس موقع پر کھول دیا گیا تھا ٭

شاھزادہ ویلز اور شاھزادی ویلز نے آج صبح کو ایوان سینٹ جیمس میں ھندوستانی مہمانوں سے ملاقات فرمائی ٭

لارڈ جارج ھملٹن نے ھوس آف کامنز میں بیان کیا کہ جو جلسہ ریسپشن ۴ ماہ حال کو انڈیا آفس میں ھوا وہ ایک ایوننگ پارٹی نہ تھی بلکہ ایک بڑی سرکاری رسم تھی ، کیونکہ وہ اس بات کی ایک یادگار تھی کہ ملک کی تواریخ میں اول ھی مرتبہ بادشاہ نے زمانہ تاجپوشی میں بطور لارڈ پیرے مونٹ آف انڈیا (یعنی حاکم اعلی ھندوستان) کی حکمرانی فرمائی ٭

لندن کی کارپوریشن لارڈ کچنر کی خدمت میں ایک ایڈریس طلائی بکس میں رکھکر پیش کریگی اور اُس نے لارڈ رابرٹس ، لارڈ کچنر ، اور اُن افسروں کو جو ٹرینس وال سے واپس آئے ھیں اور ھندوستانی اور کالونیل مہمانوں کو جو بہ تقریب تاجپوشی آئے ھوئے ھیں صلح کی خوشی میں ایک جلسہ ریسپشن میں مدعو کیا ھی ٭

بادشاہ اٹلی روس کو روانہ ھوگئے ھیں ٭

ملک معظم کو ھر طرح پر شفا ھوتی جاتی ھی اور اچھی طرح نیند آتی ھی ٭

جشن تاجپوشی کے واسطے کوئی باضابطہ پیغام دعوت غیر ملکوں کے درباروں کے پاس نہیں بھیجا جاویگا ٭

تاج پوشی

ایک سرکاری اعلان

لندن ۱۲ جولائی

سررشتہ کے طور پر یہہ اعلان کیا گیا ھی کہ رسم تاج پوشی ۸ و ۱۲ اگست کے درمیان کسی روز عمل میں آویگی ، لیکن جو سواری دوسرے دن نکلنے والی تھی وہ ملتوی کردی گئی ھی ٭

سلطنت کی طرف سے تاج پوشی کی دعوت کل ایوان گلڈ ھال میں ھوئی — ۷۰۰ مہمان جو تمام سلطنت کے ریپریزینٹیٹو تھے معہ کالونیل وزراے اعظم ، ھندوستانی والیان ملک ، ممبران مجلس کیبینٹ ، لارڈ کرامر ، سردار اور سر ویسٹ رجوے کے موجود تھے مسٹر چیمبرلین کی عدم موجودگی میں لارڈ آنسلو اِس دعوت میں صدر انجمن تھے اور اُنہوں نے متفقہ سلطنت کے توسیع کی تحریک کی — صاحب ممدوح نے بیان کیا کہ اُن کو یہہ توقع نہ تھی کہ کالونیل کانفرنس کے باعث سے جس کا ایک مقصد تجارت اور حفاظت کی نسبت زیادہ تر ربط ضبط کا پیدا کرنا تھا سلطنت کا اتحاد قایم ھوجاویگا ٭

مسٹر بارٹن نے بیان کیا کہ اِس درجہ پر ایک شاھی مجلس کا قایم کرنا محض نا ممکن ھی ٭

مہاراجہ صاحب بہادر کولا پور نے ھندوستانی والیان ملک اور راجاؤں کی طرف سے اور سر ویسٹ رجوے نے نو آبادیوں کی طرف سے اِس کا جواب دیا ٭

لارڈ کچنر کی رونق افروزی

پرجوش مدارات

جہاز موسومہ اروٹیوا آج صبح کو مقام سوتھہ ایمپٹن میں پہونچ گیا — چونکہ میجر گارڈن کے چیچک نکل رھی ھی اِس لیئے صرف لارڈ کچنر ، جنرل فرینچ اور جنرل ایان ھملٹن کو معہ اسٹاف کے جہاز سے اوترنے کی اجازت دی گئی — موسم نہایت عمدہ تھا ٭

جہاز سے اُوترتے وقت پارٹی کا اِستقبال پرجوش چیئرز کے ساتھہ کیا گیا ٭

لارڈ میر نے لارڈ کچنر کا خیر مقدم کیا اور شہر لنڈن کی فریڈم ان کو نظر کی ٭

پیڈنگٹن میں شاھزادہ ویلز نے بڑی سرگرمی کے ساتھہ لارڈ کچنر کا خیر مقدم کیا اور جس وقت لارڈ موصوف ایوان سینٹ جیمس کو تشریف لے گئے تو راستہ میں لوگوں کے انبوہ کثیر نہایت جوش و خروش کے ساتھہ اُنکو چیرز دیتے تھے — جسوقت سواری جس کے آگے آگے لارڈ رابرٹس گھوڑے پر سوار تھے اور اُن کے پیچھے ایک زرق برق جماعت افسروں کی تھی سامنے سے گذری تو حضور ملکہ معظمہ ایوان بکنگھم کے بالا خانہ پر جلوہ افروز ھوئیں — ھائیڈ پارک کے راستے میں ھندوستانی اور کالونیل فوج صف بستہ ایستادہ تھی ٭

ایوان سینٹ جیمس میں لنچن کے وقت لارڈ کچنر شاھزادہ ویلز کی جانب راست بیٹھے ، اور ڈیوک آف کیمبرج ، لارڈ رابرٹس ، لارڈ سالسبری ، لارڈ ایلنس ڈون اور مسٹر براڈرک موجود تھے — لنچن کے بعد لارڈ کچنر ملک معظم اور ملکہ معظمہ کی ملازمت کے لیئے تشریف لیگئے ٭

ملک معظم کے طبیب بیان کرتے ھیں کہ اُن کو جلد تر شفا ھوتی جاتی ھی اور شفا بہ نسبت اُس کے جیسی کہ اُمید کی گئی تھی کم پیچیدہ ھی ، اور یہہ زیادہ تر حضور ممدوح کے عمدہ کانسٹی ٹیوشن کی وجہ سے ھی ، یہہ اُمید کی جاتی ھی کہ حضور ممدوح سہ شنبہ کو پورٹس موتھہ میں شاھی جہاز پر سوار ھوسکیں گے ٭

اس کے بعد معلوم ھوا کہ ملک معظم کو نہایت عمدہ طور پر شفا ھوتی جاتی ھی اور خبر کے پرچے آیندہ سے دوسرے تیسرے دن مشتہر کیئے جاوینگے ٭

ڈیوک آف کناٹ نے ھیمپٹن کورٹ میں ھندوستانی فوج کو تمغہ جات تقسیم فرمائے ٭

لندن ۱۴ جولائي

پورٹس موتهه میں یهه اعلان کیا گیا هی که ملک معظم کل شاهي جهاز پر سوار هوکر مقام کویس کو تشریف لیجاوینگے اور وهاں جهاز لنگر ڈالیگا *

سر مائیکل هکس بیچ نے استعفا دیدیا هی *

لارڈ سالسبري وزير اعظم کا استعفا

لندن ۱۴ جولائي

لارڈ سالس بري نے جمعه کو ملک معظم کي ملازمت حاصل کي اور اپنا استعفا پیش کیا جس کو حضور ممدوح نے منظور فرمالیا *

ملک معظم نے مسٹر بیل فور کے ساتهه گفتگو کي اور مسٹر بیل فور نے مسٹر چیمبر لین اور دوسرے وزیروں سے ملاقات کي اور شنبه کو ملک معظم نے مسٹر بیل فور سے ملاقات فرمائي اور صاحب موصوف نے عهدهٔ وزارت کو قبول کرلیا *

لارڈ سالسبري نے اپني تندرستي کي خرابي اور کام کي کثرت کي وجه سے استعفا دیا هی *

یوني انسٹ پارٹي آج فارن آفس میں طلب کي گئي هی *

جدید گورنمنت کے کانسٹي ٹیوشن اور خاصکر جو جگهه مسٹر چیمبر لین کو اُن کے رتبه اور وجاهت کے مطابق دیجاویگي اس کي نسبت لوگ مختلف طور پر خیال بندي کر رهے هیں *

اخبار نویس اس معامله کي نسبت راے دیتے وقت عموما اس بات کو تسلیم کرتے هیں که مسٹر چیمبر لین نے مسٹر بیلفور کے تقرر کو خیر خواهانه طریقه میں منظور کرلیا اور اُنکو اپني کامل مدد کا بهروسه دلایا *

شمله ۱۵ جولائي

تاج پوشي کیوجه سے جو ماه آینده میں ولایت میں عمل میں آویگي حضور وایسراے بهادر کے آینده دوره کے پروگرام میں کوئي تبدیلي نه کي جاویگي ' لیکن هندوستان میں عام تعطیل غالباً واقعي تاریخ پر قرار دي جاویگي لیکن معلوم هوتا هی که یهه تاریخ هنوز قرار نهیں دي گئي هی *

بمبئي ۱۱ جولائي

مندرجه ذیل خبریں ولایت کي ڈاک سے پهلے یهاں موصول هوئي هیں *

لندن ۳۰ جون — ڈاکٹر جرننگ جو وائنا کے مشهور و معروف سرجن هیں بیان کرتے هیں که جو آپریشن حضور ملک معظم پر کیا گیا وه اُس حالت میں که مناسب وقت پر کیا جاوے فیصدي ۸۰ صورتوں میں کامیاب هوتا هی — جس وقت حضور ممدوح کو فوراً آپریشن کي ضرورت کا حال معلوم هوا جس کے بعد موت کا اندیشه تها تو اُنهوں نے کچهه خوف ظاهر نهیں کیا - هوش میں آنے کے بعد وه مسکرائے اور شاهزادهٔ ویلز سے فرمایا که مجهکو بهت آرام معلوم هوتا هی — ملک معظم کي جرات اِس آپریشن میں قابل تعریف تهي — اُنهوں نے فرمایا که آپریشن هو یا نه هو لیکن میں گرجا ایبي کوجاونگا - ملکه معظمه اُن کو اخبارات پڑهکر سناتي هیں اور اُن کو چرٹ پینے کي اجازت هی *

بمبئي ۱۵ جولائي

گجرات کے ایک تاربرقي میں بیان کیا گیا هی که وهاں هفته گذشته میں کثرت سے بارش هوئي هی — کل اور آج زور سے بارش هوئي جسکا مجموعه دو انچهه تها - دو دن کے عرصه میں اس موسم کي کل بارش تمام ضلع میں ۱۶ - انچهه سے کسیقدر زاید هوئي - اِس وقت بهي کثرت سے مینهه برس رها هی *

کلکته ۱۵ جولائي

اخبار انڈین ڈیلي نیوز کے ایک خاص بحري تاربرقي مورخه لندن ۱۴ جولائي میں یهه بیان کیا گیا هی که ڈیوک آف ڈیونشائر نے هوس آف لارڈس میں یهه بیان کیا که یهه اُمید کي جاتي هی که عهدهٔ چیفسلر خزانه پر سر مائیکل هکس بیچ کا بدستور رهنا ممکن هوگا *

ڈیوک آف ڈیونشائر بالفعل هاوس آف لارڈز کے لیڈر هیں *

شاهزاده واصف علي مرزا رئیس مرشد آباد جو جشن تاجپوشي میں بنگاله کي طرف سے ریپریزینٹیٹو هیں بعذر علالت طبع هندوستان کو روانه هوگئے هیں *

پولیس کمیشن

شمله ۹ جولائي — مشتهر هوا هی که کل پولیس برٹش انڈیا کے تمام حالات کي تحقیقات کے لیئے ایک کمیشن مقرر هوگي — اس میں تنخواه و نظام و نگراني پولیس کي تفتیش و تحقیق کي جاویگي *

مسٹر فریزر چیف کمشنر ملک متوسط پریسیڈنٹ اور مسٹر جسٹس کنیڈي بمبئي هائي کورٹ اور مهاراجه دربهنگه اور آنریبل سري نواسار گهوا اینگر کونسل مدراس اور لفٹننٹ کرنل منٹگمري پنجاب اور مسٹر کالون بیرسٹر ایٹ لا اله آباد اور مسٹر هینکن انسپکٹر جنرل پولیس حیدرآباد اس کے ممبر اور مسٹر اسٹوارٹ انسپکٹر جنرل پولیس مدراس سکرٹري هونگے *

هر صوبه کا ایک لوکل ممبر بهي اپنے صوبه میں کمیشن کے ساتهه نشست کرنے کے لیئے مقرر هوگا *

یهه کمیشن ۱۵ - اکتوبر کو جمع هوگي — اس اثنا میں جن لوکل گورنمنٹوں نے کارروائي نهیں کي هی اُنکو هدایت کیجائیگي که ایک کمیٹي مقرر کریں جس میں ایک سشن جج اور سپرنٹنڈنٹ پولیس شریک هوگا تاکه صوبے کي طرف سے کیفیت تیار کرے اور ابتدائي شهادتیں لے جو کمیشن کے روبرو پیش هونگي *

مختلف خبریں

— رزیڈنٹ کشمیر آیندہ سے بجاے اس کے که سیالکوٹ کو آیا کریں موسم سرما میں کشمیر میں رها کریں گے *

— معلوم هوتا هی که شمله کالکا ریلوے کي تیاري کا خرچ جس تخمینه ابتداء میں اسي لاکهه روپیه کیا گیا تها ایک کروڑ روپیه تک پهونچ جاویگا *

— کسي انگریز نے ولایت سے گمنام رقم ۱۰۱ هزار روپیه کي بغرض اعانت سنٹرل هندو کالج بذریعه مسز ایني بسنٹ صاحبه بهیجي هی *

— شمله میں نهایت زور شور سے آگ لگي — آٹهه لاکهه روپیه کے نقصان کا تخمینه هوا هی — کوئي جان ضایع نهیں هوئي *

— روس نے طهران اور خاص خاص ایراني شهروں میں تجارتي اسکول قایم کیئے هیں *

— مکتي فوج — خسرو عالیجناب نے حکم دیا هی که مکتي فوج کا ایک شخص ویسٹ منسٹر ابي میں مدعو کیا جاے *

— اندور کے علاقه آنهر اور نیمه اور کهوڑي کے درمیان بارش کا سخت طوفان ۵ جولائي کو آیا — ڈیڑه میل تک لائن اپني جگهه سے دو تین فیٹ هٹ گئي *

— ضلع حصار واقع پنجاب میں جهاں سخت مصیبت لاحق تهي ایسي کافي و وافي بارش هوئي که موضع کے تالاب لبالب هوگئے غالبا هانسي کا محتاج خانه بند هوجائیگا *

— بمبئي سے رسم الخط اردو کي اصلاح کے لیئے ایک رساله جاري هونے والا هی جس کا نام انقلاب هی — اس رساله میں جیسا اعلان میں بیان هی اردو زبان کے رسم الخط کي اصلاح پیش کي جائیگي *

— احمد نگر میں پاني کا کال پڑگیا هی — گاڑیوں میں لد کر باهر سے پاني آتا هی اور شهر میں فروخت هوتا هی — یهاں بوئر قیدي بهي بهت هیں اُن کے لیئے پاني کا خاص بندوبست هورها هی *

— سڑکوں پر روغن پاشي — بمبئي میونیسپل کارپوریشن نے قرار دیا هی که فصل باراں کے بعد بمبئي کي سڑکوں پر آبپاشي کے بدلے پیٹرولیم تیل چهڑکا جایا کرے *

— لندن میں چیچک — فيالحال لندن میں آٹهه آدمي جدید مبتلاے چیچک هوئے هیں اور نوسو اکسٹهه مریضان چیچک اسپتال میں زیر علاج هیں *

— ریاست میسور میں ۷۰ هزار روپیه کے سرمایه سے ایک کمپني قایم هوئي هی جو ریشم کے کیڑے پیدا کرکے ریشم کي تجارت جاري کرے گي — اس میں بڑا حصه ریاست کا هی — هر ایک حصه سو روپیه کا مقرر هوا هی *

— کلکته میں کئي روز کے امساک کے بعد ۳ ماه حال کو زور کي بارش هوئي — پنجاب میں اکثر جگهه ترشح هوا — ساحل بمبئي پر بهي بارش هو رهي هی — مگر وسط هند اور راجپوتانه اور دکن اور صوبجات متحدہ بدستور انتظار میں هیں — صوبه گجرات میں ۳ سال سے متواتر قحط هی — امسال بهي آثار اچهے نهیں *

— جو دورہ هز اکسلنسي حضور ویسراے بهادر عنقریب میسور اور جنوبي هندوستان میں کرنا چاهتے هیں اُس میں مسٹر کارڈنف قایم مقام پرایویٹ سکرٹري ، کرنل بیرنگ ملیٹري سکرٹري ، کپتان ڈیوڈ بلر اور ارل آف سفوک ایڈي کانگ اور کپتان آرم اسٹرانگ آئي ایم ایس هز اکسلنسي کے همرکاب جاوینگے *

— اس مضمون کي ایک خبر مشتهر کي گئي هی که ملک معظم کي شفا یابي پر اداے شکرانه کے واسطے ایک تاریخ مقرر کي جاوے گي اور ایک عام تعطیل کا اعلان کیا جاوے گا — غالباً یهه صرف ایک قیاس هی کیونکه گورنمنٹ کا ارادہ بالفعل هندوستان میں اداے شکرانه کے لیئے ایک عام دن قرار دینے یا ایک عام تعطیل کے اعلان کرنے کا نهیں هی *

— شنبه گذشته کي شام کو شمله میں سررشته کے طور پر یهه اعلان کیا گیا که مسٹر جے پي هیوٹ سي ایس آئي ، سي آئي اي ، سکرٹري گورنمنٹ هند صیغه هوم ڈیپارٹمنٹ آنریبل مسٹر اے ایچ ایل فریزر سي ایس آئي کي جگهه جبکه صاحب موصوف ماه اکتوبر میں به حیثیت پریزیڈنٹ پولیس کمیشن میں شریک هونگے بطور قایم مقام چیف کمشنر اضلاع متوسطه کام کرینگے *

— جو دهوم دهام اور رونق هندوستاني سرداروں اور والیان ملک کے جمع هونے سے دهلي کے دربار تاجپوشي میں هوگي اُس کا کچهه اندازہ اس بات سے هوسکتا هی که گورنمنٹ هند نے کم سے کم هندوستان کے ۵۳ سربرآوردہ والیان ملک کو اس دربار میں مدعو کیا هی اور اُن میں سے اکثر نے اس دعوت کو قبول کرلیا هی — اس تعداد میں وہ بهت سے چهوٹے چهوٹے سردار شامل نهیں هیں جنکو لوکل گورنمنٹیں مدعو کرینگي ، بلکه وہ صرف اُن بڑے بڑے سرداروں سے متعلق هی جو از روے استحقاق کے براہ راست گورنمنٹ عالیه کي طرف سے مدعو کیئے جانے کے مستحق هیں *

— جو دورہ هز اکسلنسي حضور والیسراے بهادر میسور اور جنوبي هندوستان میں فرماوینگے اُس کا پروگرام جهاں تک که اس وقت تاریخیں قرار پائیں هیں حسب ذیل هی — یکم اگست روانگي شمله سے ۱۰ بجے صبح کے — ۴ اگست رونق افروزي بنگلور ۸ بجے صبح — ۵ اگست روانگي مقام مدور — ۶ اگست رونق افروزي مدور — یهاں سے گاڑیوں پر سوار هوکر مقام سواسمدرم کو تشریف لیجاوینگے اور برقي قوت کے پهونچانے کے هیڈ ورکس اور برقي قوت پیدا کرنے والے اِسٹیشنوں کو ملاحظه فرماوینگے — قریب چار بجے شام کے سوا سمدرم سے روانه هونگے ۷ اگست کو بوقت ۸ بجے صبح میسور میں رونق افروز هونگے ۸ اگست کو مهاراجه صاحب میسور کو گدي پر بٹهاوینگے ۹ اگست کو بسواري ریل میسور سے روانه هوکر مقام نانجن گوڈ کو اور وهاں سے گاڑي پر سوار هوکر مقام مڈور کو تشریف لیجاوینگے ۱۰ تاریخ کو قیام هوگا ۱۱ و ۱۲ اگست کو کیمپ میں شکار کرینگے ۱۳ اگست کو کیمپ سے گاڑیوں میں سوار هوکر سگور گهاٹ کو اور وهاں سے بسواري اسپ اوٹکامنڈ کو تشریف لیجاوینگے اور ۱۶ اگست کو اوٹکامنڈ سے روانه هونگے — باقیماندہ دورہ هنوز طے نهیں هوا هی *

— گو اُس اندیشه کا کچهه هي سبب کیوں نهو جو بالفعل تجارتي مجمعوں میں پیدا هوا هی ' یعني یهه که کلکته کي دارالضرب توڑدي جاویگي جیسا که پاینیر کے ایک تجارتي کارسپانڈنٹ کي چٹهي میں بیان کیا گیا تها ' لیکن اب مستند ذریعه سے معلوم هوا هی که یهه اندیشه بالکل بے بنیاد هی اور اس قسم کي کار روائي کا اراده نهیں هی •

— جرمن تمول — توپوں کے بادشاه هر کرپ کي سالانه آمدني ایک کروڑ پچاس لاکهه روپیه هی — ایک دوسرا جرمن ۳۵ لاکهه کي سالانه آمدني پر انکم ٹیکس دیتا هی — وهاں ۶۵ سے زیاده ایسے باشندے هیں جن کي سالانه آمدني ۸ لاکهه سے زیاده هی ۲۷۷۴ آدمي ۷۵ هزار سالانه سے زیاده پیدا کرتے هیں اور ۵ هزار سے زیاده آدمیوں کي آمدني ۷۵ هزار کے قریب قریب هی •

— اخباروں کے ساتهه ایک اور رعایت محکمه ڈاک نے کي هی — انکاري اخبار ڈیڈلیٹر آفس میں نه بهیجے جاوینگے فوراً دفتر اخبار کو براه راست واپس کیئے جایا کرینگے — تاکه اهل اخبار نقصان سے محفوظ رهیں اور منکر خریدار کے نام روانه کرنا بند کردیں — ڈیڈلیٹر آفس سے انکاري اخبار هفتوں میں واپس آتے تهے اور اِس اثناء میں دفتر اخبار سے منکر خریداروں کے نام بدستور مزید پرچے بیخبري میں روانه هوتے تهے جس میں سراسر محصول کا نقصان تها •

— مسٹر هارڈي نے جو استعفا عهده قایم مقام سکرٹري گورنمنٹ هند صیغه مال وزراعت سے دیدیا هی اُس پر لوگوں کو تعجب هوا هی ' کیونکه اس امر کا بخوبي یقین تها که جسوقت مستقل آسامي خالي هوگي تو وه ۲۹ اکتوبر سنه ۱۹۰۲ع کو اُس پر مستقل هوجاوینگے — لیکن صاحب موصوف نے یهه فیصله صرف اپني تندرستي کے لحاظ سے کیا هی اور وه ایک لمبي رخصت حاصل کرکے اپني تندرستي کي بحالي کے لیئے ولایت کو تشریف لے جاوینگے •

— هر ایک لوکل گورنمنٹ سے یهه استدعا کي گئي هی که وه ایک تجربه کار عهده دار کي خدمات اس غرض سے گورنمنٹ هند کے حواله کرے که دهلي کے دربار میں ایک پولیٹکل اسٹاف قایم کیا جاوے یهه اسٹف اُن بهت سے پولیٹکل افسروں کے علاوه هوگا جو معمولي طریقه میں هندوستاني سرداروں کے همراه دهلي کو جاوینگے — یهه پولیٹکل اسٹاف اُس کیمپ میں جو کانسلر کیمپ کهلائیگا پرنس کیمپ کے قریب رهیگا اور اُس کا ضروري کام یهه هوگا که وه درباري کمیٹي کو سفارتي کاموں سے سبکدوش کرے •

— جو خبریں حال میں کابل سے آئي هیں اُن سے معلوم هوتا هی که امیر صاحب اب تک پهاڑي پغمان کو جهاں که وه موسم گرما میں رها کرتے هیں تشریف نهیں لے گئے هیں — یهه بیان کیا جاتا هی که هز هائینس زیاده تر فوجي معاملات میں مصروف هیں ' اور جو فوج کابل کے گرد نواح میں رهتي هی اُس کي قواعد اور تعلیم و تربیت کي جانب خاص دلچسپي ظاهر کرتے هیں — چنانچه امیر صاحب نے باره هزار چهوٹے چهوٹے خیموں کے تیار کیئے جانے کي نسبت احکام جاري کیئے هیں جن میں سے هر ایک خیمه میں آٹهه آٹهه سپاهي ره سکینگے ' اور یهه ایک حصه افغاني فوج کے واسطے میدان جنگ کے ساز و سامان کا هوگا •

— امریکا نے زراعت میں کس طرح ترقي کي هی وه هر سال اتنا گیهوں پیدا کرتے هیں جو روس — جرمني — آسٹریه — مصر — انگلستان کي مجموعي پیدا وار سے زیاده هی — ۵۰ گهوڑے کي طاقت والے انجن سے آناً فاناً صدها ایکڑ زمین میں تخمریزي هوتي هی وادي سین حسکوئن میں ۱۲ میل مربع کهیت هیں کاشت کل کے ذریعه سے اور کل هي کے ذریعه سے فصل کٹ کر بوروں میں بند هو جاتي هی — اب روانگي کي یهه شکل هی ایک ٹرین جو ایک میل لمبي هوتي هی ۱۰ میل في گهنٹه چلتي هی اور ۱۴ میل مربع کي تمام فصل ایک دفعه لي جاتي هی — ایک کسان امریکا کا جتنا غله پیدا کرتا هی انگلستان کے ۳ کسان فرانس کے چار جرمني کے پانچ آسٹریه کے چهه کسان پیدا کرتے هیں — هندوستان تو کسي گنتي میں نهیں — امریکا کے طریق پر هندوستان میں کاشت هو تو ۱۰ لاکهه آدمي ۲۰ کروڑ آبادي کے لیئے خوراک پیدا کرسکتے هیں •

یوروپ کے بعض صدر مقامات کي آبادي اُنیسویں صدي میں

ظاهر هی که ملک کي قوت کا انحصار اُس کي آبادي پر هی — جسقدر ملک کي آبادي ترقي پذیر هوگي اُسي قدر اُس کي قوت رو بترقي خیال کي جاویگي — یهي وجه هی که اکثر مدبران ملک جو اپني قوم کي پولیٹکل قوت اور سطوت کي نگراني کرتے هیں وه مردم شماري کي طرف ایک خاص توجه مبذول رکهتے هیں اور ایک سال کے اعداد کو دوسرے سال کے اعداد کے ساتهه مقابله کرکے نتایج نکالتے هیں که اُن کا ملک ترقي کر رها هی یا تنزل کي طرف جا رها هی •

یوروپ کے بعض صدر مقامات کي آبادي کي نسبت نهایت دلچسپ اعداد هماري نظر سے گذرے هیں جن کو هم اپنے ناظرین کي اطلاع کے لیئے اِس مقام پر نقل کرتے هیں : —

سنه ۱۸۰۰ ع میں لندن کے باشندوں کي تعداد ۹۵۸۸۶۳ تهي اور پیرس کي ۵۴۷۷۵۵ ویانا کي ۲۳۱۰۵۰ اور برلن کي ۱۸۲۱۵۷ تهي •

اور سنه ۱۸۴۰ ع لندن کے باشندوں کي تعداد ۱۹۴۸۴۱۷ اور پیرس کي ۹۳۵۲۵۱ اور ویانا کي ۳۵۷۸۷۰ اور برلن کي ۳۲۲۶۲۰ تک ترقي کر گئي •

اور سنه ۱۹۰۰ ع میں لندن کے باشندوں کي تعداد ۴۴۱۱۲۷۱ اور پیرس کے ۲۵۱۱۰۵۵ اور برلن کے ۱۶۷۷۳۰۴ اور ویانا کے ۱۵۰۳۹۷۲ تک پهونچ گئي •

اِن اعداد سے ناظرین کو معلوم هوگا که برلن اور ویانا کي آبادي میں به نسبت پیرس اور لندن کے زیاده سرعت کے ساتهه ترقي هوئي هی —

پیرس کی آبادی اگرچہ ترقی پذیر ثابت ہوتی ہی لیکن آج کل یہہ عام طور پر تسلیم کیا جاتا ہی کہ فرانس کی آبادی بحیثیت مجموعی گھٹ رہی ہی جس کو دیکھکر وہاں کے مدبران ملک سخت حیران ہیں *

بلگیریا کے مظلوم مسلمان

مصری اخبار اللواء نے ایک بلگیرین اخبار سے چند سطریں نقل کی ہیں جو اس نے وہاں کے مظلوم مسلمانوں کی نسبت ہمدردانہ طور پر لکھی ہیں — اخبار مذکور کی تحریر سے جو غالباً عیسائی ہی معلوم ہوتا ہی کہ وہاں کے مسلمانوں پر گورنمنٹ اور حکام اور پولیس کی طرف سے اس قدر ظلم و ستم توڑے جاتے ہیں کہ وہ اپنی صحرائی اور سکنائی جائدادوں کو چھوڑ چھوڑ کر دیگر ممالک کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں اور یہہ سلسلہ ایک عرصہ سے جاری ہی *

اخبار مذکور لکھتا ہی کہ "جب بلگیرین اخبارات نے گورنمنٹ کو اس طرف توجہ دلائی کہ مسلمانوں کی ہجرت کے اسباب دریافت کرنے کے لیئے کوئی خاص انتظام کیا جاوے تو اُس نے اس مقصد کے لیئے ایک کمیشن مقرر کی — لیکن اس کمیشن کی رپورٹ پر خاک بھی توجہ نہی گئی اور نہ ان بد اعمالیوں کی تلافی کی گئی جو مسلمانوں کو ترک وطن پر مجبور کرتی ہیں — اور اس وقت تک مسلمانوں پر بدستور حکام اور پولیس کی طرف سے ایسے جابرانہ ظلم و ستم توڑے جاتے ہیں جنکا صبر کے ساتھہ برداشت کرنا نا ممکن ہی اور جن کی نسبت اُنہوں نے بارہا واجبی فریاد کی ہی — سیلستوریا اور وارنہ کے مسلمانوں کی حالت خاص کر قابل ذکر ہی — یہہ لوگ نہایت امن پسند اور اطاعت گذار اور فرماں بردار ہیں — مگر حکام نے اس قدر سختی اور جبر و تعدی سے اُن کے ساتھہ برتاو کیا ہی اور اس قدر جھوٹے مقدمات ان پر دائر کیئے ہیں کہ وہ اپنی دولت و ثروت کو کھوکر سرکاری تاوان ادا کرنے کے لیئے اپنی جائداد کے فروخت کرنے اور ظالموں کے پنجوں سے چھوٹنے کے لیئے ترک وطن پر مجبور ہوئے ہیں — شہر انتگلی جو ہرویلی کے علاقہ میں ہی وہاں کے تمام مسلمان جن کی تعداد ۵۰۰ ہی ہجرت کرنے پر آمادہ ہوئے ہیں کیونکہ شریر عیسائیوں کی طرف سے ان کی جامع مسجد کی بے حرمتی کی جاتی ہی نہ کوئی افسر اور حاکم ان کی شکایت سنتا اور نہ اُس کا انسداد کرتا ہی" *

یہہ چند سطریں جو مسلمانوں کی نسبت ایک انصاف پسند عیسائی اخبار نے لکھی ہیں ان کی صحت میں کون شخص شک و شبہہ کرسکتا ہی — ان حالات کو دیکھکر ہم کو ان عظیم الشان احسانات کی قدر و قیمت معلوم ہوتی ہی جو برٹش گورنمنٹ غیر مذہب رعایا پر کر رہی ہی — جو امن اور مذہبی آزادی ہمکو برٹش گورنمنٹ کے سایہ عاطفت میں حاصل ہی اُس کا ہمکو شکر ادا کرنا چاہیئے — درحقیقت یہہ خدا کی بہت بڑی نعمت اور برکت ہی کہ ہندوستان میں ہر مذہب اور ہر فرقہ کے لوگ امن و امان اور دلی اطمینان کے ساتھہ زندگی بسر کرتے اور نہایت آزادی کے ساتھہ اپنے فرایض مذہبی ادا کرتے ہیں — اُن کے قومی اور تعلیمی معاملات میں گورنمنٹ اور حکام کی طرف سے بیش بہا امداد ملتی ہی اُن کی مذہبی عبادت گاہوں کی ویسی ہی عزت اور حرمت کی جاتی ہی جیسیکہ گرجاوں کی ہوسکتی ہی — جو لوگ اُس سخت برتاو سے واقف ہیں جو گورنمنٹ روس ترکستان کے مسلمانوں کے ساتھہ اور فرانس الجیریا کے اور ہالینڈ جاوہ کے مسلمانوں کے ساتھہ کر رہی ہی یا جو برتاؤ اب بلگیریا نے اپنی مسلمان رعایا کے ساتھہ کرنا شروع کیا ہی وہ خیال کرسکتے ہیں کہ ہندوستان کیسا خوش قسمت ملک ہی — پچھلے سال مسلمانان جاوہ کی درد ناک آوازیں ہم[illegible]انوں میں پہونچی تھیں اور آج ہم بلگیریا کے مسلمانوں کی فریاد سن رہے ہیں جو ایک عیسائی راوی نے ہم سے نقل کی ہی — ان افسوس ناک حالات کو دیکھکر ہم اسقدر کہنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ یورپ کے وہ عیسائی جو مسلمانوں پر تعصب اور تنگ خیالی کا الزام لگانے کے لیئے کوئی موقع ہاتھہ سے نہیں جانے دیتے کیا اُن کو اپنے بھائیوں کے کرتوت پر شرم نہیں آتی ؟ *

الطلاق في الاسلام

اگر کوئی شخص اسبات کا دعویٰ کرے کہ صرف مذہب اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہی جس نے آبادی کے مسئلہ کی طرف خاص توجہ کی ہی اور اُن اصول کو بیان کیا ہی جن پر اُس کی ترقی کا دار و مدار ہی تو یہہ ہر گز مبالغہ نہ سمجھا جاویگا — کیونکہ آبادی کی بنیاد خاندان کے پیدا کرنے پر ہی — قران مجید میں کسی مسئلہ کی نسبت اسقدر احکام وارد نہیں ہوئے جس قدر کہ اسکی نسبت وارد ہوئے ہیں — کوئی سورت ایسی نہیں ہی جس میں نظام خاندان کا کوئی اصول بیان نہ کیا گیا ہو — آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اکثر اوقات اور موقعوں پر اکثر اہم اُمور کی نسبت سوال کیا جاتا تھا — آپ کبھی تو قرآن مجید کی زبان میں اور کبھی اپنے اجتہاد سے جواب دیتے تھے — مگر آپ کو کبھی ایسا جواب دینے کا اتفاق نہیں ہوا جیسا کہ اس آیت میں مذکور ہی "† قد سمع اللہ قول التي تجادلک في زوجها وتشتكي الی اللہ واللہ یسمع تحاورکما ان اللہ سمیع بصیر" واقعہ یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور شکایت کی کہ میرے شوہر نے مجھسے ظہار کیا ہی — آپ نے فرمایا کہ تو اُس پر حرام ہوگئی — اسپر وہ عورت اپنے شوہر کے بارہ میں آپ سے جھگڑنے لگی — حتی کہ قران مجید نے اس بحث کا فیصلہ کیا اور شوہر کے

† اے پیغمبر اللہ نے اُس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے بارہ میں تجھسے جھگڑتی اور خدا سے فریاد کرتی تھی اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا بے شک اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہی —

قول کو ایک بیہودہ اور جھوٹي بات فرمایا - مذهب اسلام ظهار کرنے والے کو یہہ سزا نہیں دیتا کہ عورت اُسپر قطعي حرام هوجاے بلکہ ایسي سزا تجویز کرتا هی جسکا اثر خاص مرد کي ذات تک محدود رهے - خدا وند تعالی فرماتا هی † " الذین یظاهرون من نسائهم ماهن امهاتهم ان امهاتهم الااللائي ولدنهن وانهم لیقولون منکرامن القول وزوراً — والذین یظاهرون من نسائهم ثم یعودون لما قالوا فتحریر رقبة من قبل ان یتماسا ذالکم توعظون به والله بما تعملون خبیر - فمن لم یجد فصیام شهرین متتابعین من قبل ان یتماسا فمن لم یستطع فاطعام ستین مسکینا ذالک لتومنوا بالله و رسوله و تلک حدودالله وللکفرین عذاب الیم "- قرآن مجید میں دو سورتیں عورتوں کے نام کے ساتھہ موسوم هوئی هیں ' ایک طویل اور دوسري قصیر یعني طلاق - ایک تیسري سورۃ بهي اِنہیں کے ساتھہ شامل هوني چاهیئے یعني سورہ مجادله جس میں شوهر اور زوجه کے تعلقات کي نسبت بحث هی — اور یہہ صرف اس وجه سے هی که اس چھوٹ سے گروہ یعني خاندان کو ایک مہتم بالشان چیز ظاهر کرنا مقصود هی جس سے مرکب هوکر قوم کا گروہ بنتا هی ٭

جو امر اسلام میں اس قدر مہتم بالشان هی وہ بے شک اس بات کا سزاوار هی که سب سے پہلے همارے علماء کي جماعت میں مابهالبحث قرار دیا جاوے اور اُس میں اختلاف کا بالکل نام و نشان بهي باقي نرهنا چاهیئے — بلکه لازم هی که اُس کے لیئے ایک خاص نظام قرار دیا جاوے جس میں حدود الله کي پوري رعایت کي گئي هو اور وہ اس طرح پر جاهلوں کے هاتهہ میں نرهنا چاهیئے جیساکه اِس وقت هی ٭

خداوند تعالی نے تمام قوم کو یا اُن لوگونکو جن کے ذمه قومي نگراني عائد کي گئي هی اس طرح پر خطاب کیا هی " وان ‡ خفتم شقاق بینهما فابعثوا حکما من اهله و حکما من اهلها " یوں نہیں فرمایا که زوجه اور شوهر دونوں اپنے اپنے حکم بهیجیں بلکه قوم یا اولالامر کو حکم دیا هی - تاکه ان کو قوم کي طرف سے قوت حاصل هو اور اُن کے فیصله کے نفاذ میں کوئي امر مانع نهوسکے - میں نہیں سمجهہ سکتا که یہہ صریح حکم کیوں وجوب سے پهیر کر استحباب کي طرف لایا گیا بلکه بالکل معدوم کردیا گیا هی حالانکه صحابه رضي الله عنهم نے مسئله تحکیم کو نہایت عظیم الشان اور اهم کاموں کي بنیاد قرار دیا هی جیساکه حضرت علي اور حضرت معاویه کے درمیان خلافت کے قصه کا فیصله کیا گیا تها - مگر ان کے بعد ایسے خلف پیدا هوئے جنہوں نے اپني تمام همت اور قوت قوموں کے مغلوب اور مقهور کرنے میں صرف کي اور اس کے سوا اپنے تمام فرائض دوسروں کے ذمه ڈالدیئے — پس هم اُن امراء میں جو خلفا کے نام سے مشهور هیں کوئي ایسا شخص نہیں پاتے جس نے اُن احمقوں کے روکنے کے لیئے جو اس اجازت (یعني طلاق کي اجازت) کو بہت بري طرح استعمال کرتے تهے تحکیم کي آیت پر کسي وقت عملدرآمد کیا هو — اسلام کا ایک یہہ اصول هی که اگر کوئي دولتمند شخص اپني دولت میں بري طرح تصرف کرتا هو تو وہ تصرف سے روک دیا جاتا هی (جیسا که اس وقت آف وارڈس کے ذریعه سے نظام هوتا هی) اگرچه هر شخص آزادي کے ساتهه اپنے مال میں تصرف کرسکتا هی لیکن اس حکم میں یہہ مصلحت ملحوظ هی که قوم کي افراد پر خود قوم کي طرف سے نگراني هو — تاکه هر شخص اپنے تمام کار و بار میں اعتدال کے طریقه پر ثابت قدم رهے — قومي زندگي میں شوهر اور زوجه کے درمیان جو تعلق اور ارتباط هی وہ اُس تعلق کي نسبت زیادہ تر قوي هی، جو ایک شخص کو اپنے مال کے ساتهه هوتا هی — پس میں پوچهتا هوں که اُس میں کیوں احتیاط کي جاتي اور اِس کو کس وجه سے مهمل چهوڑدیا جاتا هی که اُس میں احمق لوگ جس طرح چاهیں تصرف کریں ؟ — اگرچه همارے امراء اور حکام اِس کو پسند کرتے هوں مگر اسلام علانیه اس کا انکار کرتا هی ٭

اکثر مجلسوں میں هم نے بعض لوگوں کو آهستگي کے ساتهہ یہہ بات کہتے سنا هی که اس تحکیم کي آیت پر خلفاے راشدین کے مبارک زمانه میں بهي عمل درامد نہیں هوا ' حالانکه یہہ وہ لوگ هیں جو قرآن مجید کے رموز اور اسرار سمجهتے اور اُس پر عمل کرنے میں سب سے زیادہ حریص تهے - میں اس کے جواب میں یہہ عرض کرتا هوں ذرا تامل فرمائیئے ' یہہ خیال آپ کو صرف اُنہیں کتابوں پر اکتفا کرنے سے پیدا هوا هی جو آپ کے هاتهوں میں هیں اور کسي مجهہ جیسے شخص کو اِس مسئله پر گفتگو کرنے کا موقع نہیں دیا — کشاف میں تحکیم کي آیت کي نسبت لکها هی که " عبیدۃ سلیماني سے مروي هی که میں حضرت علي کرم الله وجه کي خدمت میں حاضر هوا — ایک عورت اور اُس کا شوهر بهي آپ کي حضور میں حاضر تهے - اُن دونوں کے ساتهه کچهه لوگ بهي تهے - اِن دونوں جماعتوں نے اپني اپني طرف سے ایک ایک حکم مقرر کیا - حضرت علي نے اُن دونوں حکموں سے فرمایا که تمکو معلوم هی که کونسا فرض تمهارے ذمه عاید کیا گیا هی ؟ تمهارا فرض یہہ هی که اگر تم زوجه اور شوهر میں تفریق مناسب سمجهو تو تفریق کردو اور اگر تم ان دونوں کو جمع کرنا مناسب خیال کرو تو ان

† مسلمانو ! ! جو لوگ تم میں سے اپني بیبیوں کے ساتهه ظهار کر بیٹهیں وہ کچهه اُنکي مائیں تو هیں نہیں — اُن کي مائیں تو وهي هیں جنہوں نے اُن کو جنا هی — مگر هاں بي بي کو ماں کہہ بیٹهنے سے اُنہوں نے ایک بیہودہ اور جهوٹي بات کہي اور بیشک الله معاف کرنے والا اور بخشنے والا هی - اور جو لوگ اپني بیبیوں سے ظهار کرتے هیں پهر لوٹ کر وهي کام کرنا چاهتے هیں جس کو کہہ چکے هیں که نہیں کرینگے تو ایک دوسرے کو هاتهہ لگانے سے پہلے مرد کو ایک بردہ آزاد کرنا چاهیئے — مسلمانو ! ! تمکو یہہ نصیحت کي جاتي هی تاکه اس پر کار بند رهو اور جو کچهه بهي تم کرتے هو الله کو اُسکي سب خبر هی - پهر جس کو بردہ میسر نهو تو ایک دوسرے کو هاتهہ لگانے سے پہلے مرد لگاتار دو مہینه کے روزے رکهے اور جس سے نه هوسکیں تو ساٹهہ مسکینوں کو کهانا کهلاوے یہہ حکم اسلیئے دیا جاتا هی که تم لوگ الله اور اُس کے رسول پر پورا ایمان لے آؤ اور یہہ الله کي باندهي هوئي حدیں هیں اور جو لوگ منکر هیں اُن کو عذاب درد ناک هوتا هی ٭

‡ اگر تم کو میاں بي بي میں کهٹ پٹ کا اندیشه هو تو ایک پنچ مرد کے کنبے میں سے مقرر کرو اور ایک پنچ عورت کے کنبے میں سے -

کو جمع کردو - اسپر شوہر نے کہا کہ میں تفریق نہیں چاھتا حضرت علی نے فرمایا کہ تو جھوٹا ھی - تجھکو کتاب اللہ کا حکم بہرحال ماننا پڑیگا *

عورت نے کہا کہ میں قرآن مجید کے حکم پر راضی ھوں خواہ وہ میری مرضی کے موافق ہو یا مخالف — عقلاء مسلمین کو اس پر غور کرنا چاھیئے اگر اُن کو اپنے دلائل کی اصلاح کی ضرورت ہو *

لوگوں کے دلوں میں سخت گھبراھٹ پیدا ہوگی جب کہ اُن کو یہہ بات محسوس ہوگی کہ ہماری بحث کا نتیجہ یہہ ھی کہ عورت کو اُس کے وہ حقوق دیئے جائیں جو اُس کو بحیثیت زوجہ ہونے کے حاصل ھیں - اگر خداوند تعالی نے عورت کو کوئی ایسی قدسی قوت عطا فرمائی ہوتی جس سے اُس کے نفس میں دائمی اطمینان پیدا ہوجاتا اور اُس پر خواھشات کے تسلط اندیشہ باقی نہ رہتا تو ہم ایسی حالت میں مردوں کو ان کی موجودہ حالت گمراہی پر چھوڑ دیتے *

اکثر عورتوں کی حالت پر جو ان کے شوہروں کے ساتھہ ھی کسی قدر غور کرو — میں اس بات کا ذمہ دار ہوں کہ اس شقاوت اور بدبختی کے دور کرنے کا خیال تمہارے دلوں میں ضرور پیدا ہوگا اور تمہاری ہمت کو اُس کے دفعیہ پر آمادہ کریگا *

مرد عورت کو ایک ایسا اسباب خیال کرتا ھی جو اُس کے ہاتھہ میں ھی اور خاص اُس کی ملک ھی جسمیں کوئی دوسرا شریک نہیں اور وہ اُس میں جس طرح چاہے تصرف کرسکتا ھی — اس خیال کی بنیاد پر وہ کبھی اُس کو معلقہ چھوڑ دیتا ھی اور کبھی بے گناہ طلاق دیدیتا ھی اور خدا کی مرضی کے خلاف اُس کو نقصان پہونچاتا اور احکام خداوندی کو پس پشت ڈال دیتا ھی - عورت نہایت حیران و پریشان ہوتی اور کسی کو اپنا مددگار نہیں پاتی - ہم نے ایک ڈراما جو پورٹ سعید کے قاضی کے سامنے کیا گیا ایک نہایت عجیب سین دیکھا ھی اور وہ یہہ کہ عورت چادر اُوڑھتی ھی اور قاضی فوراً فسخ نکاح کا حکم دیدیتا ھی — ایسا اتفاق بارہا سنا گیا — کیا ہمارے حاکموں اور رئیسوں کو یہہ مناسب ھی ؟ ہماری قومی مصیبت نہایت سخت اور خطرناک ہوگئی ھی — خدا کے لیئے ہماری فریاد سنو اور قوم کی حالت پر جس کی اصلاح کا بار آپ کے ذمہ ڈالا گیا ھی کسی قدر غور و فکر کرنے کی زحمت گوارا کرو - ایسے اہم مسائل میں صرف ایک مجتہد کی راے پر اکتفا کرنا کسی طرح مناسب نہیں ھی - اِس لیئے کہ ممکن ھی کہ دوسرے ائمہ کی رائیں اس مسئلہ میں قومی مصلحتوں کے مطابق اور قوم کو ہلاکت اور بربادی سے بچانے میں زیادہ تر مفید اور کارآمد ہوں - قسطنطنیہ کے علما نے مصری علما پر سبقت کی کہ اُنہوں نے شرعی احکام کا ایک مجموعہ مرتب کردیا جس میں اُنہوں نے صرف امام اعظم کے مذہب کی پیروی نہیں کی بلکہ اُنہوں نے قوم کی مصلحت کو مد نظر رکھا ھی اور اُسی کے مطابق معاملات میں شرعی احکام لکھے ھیں — پس اگر طلاق کے مسئلہ میں بھی اسی طریقہ کی پیروی کی جاے تو بیشک نہایت مفید ہوگا — جن کو خدا نے توفیق دی ھی ان پر یہہ بات چنداں مشکل نہیں ھی *

(قوم کی بہبودی کا خواستگار)

(المؤید)

سر تقدم الانکلیز السکسونیین

نمبر ۹

ہمکو اپنی اولاد کی تربیت کسطرحپر کرنا چاھیئے ؟

ہماری فرانسیسی قوم کی یہہ عادت ھی کہ ہم اس غرض سے کہ ہماری اولاد خوشحالی اور فارغ البالی کے ساتھہ زندگی بسر کرسکے ان کے لیئے حتی الامکان ایک معقول رقم مہیا کرتے ھیں جس کو ہم اپنے اِخراجات میں تخفیف کرکے اور کفایت شعاری کو کام میں لاکر جمع کرتے ھیں ' اور پھر ان کے لیئے ایک ایسی بیوی یا شوہر تلاش کرتے ھیں جو دولت و ثروت کے اعتبار سے ان کے ہم پلہ ہو ' اور اس کے بعد ہم اُن کو سرکاری ملازمت کے سلسلہ میں کوئی عہدہ دلانے کی کوشش کرتے ھیں خواہ وہ عہدہ کیسا ھی ہو — مگر آج کل ان وسائل کی کامیابی میں بیشمار مشکلات حائل ہوگئی ھیں ' کیونکہ روپیہ کا منافعہ بہت ھی گھٹ گیا ھی - پہلے ۵ فی صدی تھا پھر چار ہوا اور اب تین فیصدی رہ گیا ھی پس اِس قدر کثیر رقم جمع کرنا جس کی آمدنی ہمارے بچوں کے اِخراجات کے لیئے کافی ہو نہایت مشکل امر ہوگیا ھی - آج تک یہہ مشکل ہماری آنکھوں سے پوشیدہ تھی کیونکہ ہمارے پاس دولت بافراط موجود تھی - دنیا کی ہر سمت میں تم نے لوگوں سے سنا ہوگا کہ فرانس ایک نہایت دولتمند ملک ھی اُسکے پاس بیشمار دولت و ثروت موجود ھی — یہہ بات بالکل صحیح ھی کیونکہ روپیہ کا سب سے بڑا بازار وہاں پایا جاتا ھی - مگر بد قسمتی سے دولت کی افراط خاص قوم کی محنت کا نتیجہ نہیں ھی بلکہ اُس کے اسباب ایسے عارضی حالات ھیں جو زیادہ عرصہ تک باقی نہیں رہ سکتے - اور یہہ اسباب در حقیقت ترقی اور خوشحالی کی علامات نہیں بلکہ وہ تنزل اور انحطاط کے آثار ھیں *

منجملہ ان اسباب کے ایک سبب نسل کی کمی ھی - اس میں شک نہیں کہ فرانسیسیوں کی تعداد سال بسال گھٹتی جاتی ھی اور اخیر مردم شماری سے یہہ بات معلوم ہوئی کہ اموات کی تعداد پیدایش سے زیادہ ھی - یہہ حالت دنیا میں اگرچہ شاذ و نادر ہوتی ھی مگر وہ آج کل فرانس کے ساتھہ مخصوص ھی جس کی بدولت وہ تمام قوموں کی نسبت پیچھے رہ گیا ھی — اور اولاد کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے دولت کی مقدار بڑھتی جاتی ھی - کیونکہ جو شخص اپنے چھہ لڑکوں کی تربیت میں ۶ ہزار فرنک سالانہ خرچ کرتا ھی اُس کو ایک لڑکے کی تربیت میں صرف ایک ہزار فرنک خرچ کرنے پڑینگے اور ۵ ہزار فرنک اُس کو پس انداز ہونگے - اس قسم کی کفایت شعاری کی طرف فرانسیسیوں کا میلان زیادہ تر ھی اور اسی وجہ سے وہ دیگر قوموں کی

نسبت جن میں خاندان کے ممبروں کي تعداد زیادہ هوتي هی زیادہ تر دولت مند دیکھے جاتے هیں — اور یهہ منجملہ ان اسباب کے هی جنهوں نے فرانس میں روپیه کا سب سے بڑا بازار قایم کردیا هی •

اس سے یهہ امر ثابت هوتا هی که اولاد کي کمي کو دولت کي افراط میں بہت کچھہ دخل هی اس کے علاوہ ایک اور سبب بھي هی که فرانسیسي معمولي پیشوں سے بالکل الگ تھلگ رهتے اور زراعت ' صناعت اور تجارت سے بہت دور بھاگتے هیں- بہت کم لوگ هیں جو اس طرف توجه کرتے هیں اور اکثر اشخاص سرکاري ملازمت کو ان پر ترجیح دیتے هیں — یهي وجه هی که تمام لڑکے اسکولوں اور کالجوں کے گرد جمع هوگئے هیں جن کي چار دیواري کے اندر اُن کي آیندہ اُمیدیں فارت هوتي هیں — جو شخص زراعت یا صناعت یا تجارت کے ذریعه سے ایک یا دو فرنک کماتا هی وہ دن رات اسي فکر میں مستغرق رهتا هی که اپنے پیشے کو چھوڑ دے اور اپنے لڑکے کو ایسي تربیت دے که وہ فوجي افسر یا ملکي عہدہ دار یا کوئي لٹریري پیشه کرنے والا هو جاے — اس بنیاد پر فرانسیسي جو کچھہ دولت جمع کرتا هی اُس کو وہ بذات خود مفید کاموں میں نہیں لگاتا بلکه وہ اُس کو صرافه کے بازار (Exchange market) میں ڈال دیتا هی اور اسیطرح پر فرانسیسیوں کا پیشوں اور صنعتوں سے بھاگنا دولت کي زیادتي کا سبب بنجاتا هی — مگر یهہ اسباب جو آجکل دولت کي افراط کا باعث هیں سال بسال اُسکي کمي کا سبب هوتے رهنگے اور آخر کار اُس زمانه میں جس کي نسبت خیال کیا جاتا هی وہ دور هی ' اُسکے زوال کا باعث هونگے - پس جس طرح اولاد کي کمي دولت کو بڑهاتي هی اسیطرح وہ دوسرے پہلو سے کام کرنے کي قوت کو کمزور کرتي هی- کیونکه اگر کسي شخص کے چھہ بچے هوں تو وہ ان کے اخراجات بہم پہونچانے کے لیئے زیادہ محنت کرنے پر مجبور هوگا اور اُسکي زیادہ محنت قوم کي دولت اور ثروت کو بڑهانے والي هوگي - لیکن اگر اُس کے صرف ایک هي لڑکا هوگا تو وہ اُسي قدر کم محنت کریگا اور قومي دولت و ثروت کے بڑهانے میں اُسکي محنت کي تاثیر نہایت کمزور هوگي - اسطرح پر جو لڑکا ایک ایسے خاندان سے نکلیگا جس کے ممبروں کي تعداد زیادہ هی تو اُسکو اپنے ماں باپ کي دولت پر بہت کم اُمید هوگي اور وہ اپنا رزق حاصل کرنے میں صرف اپني ذات پر بھروسه کریگا اور اسطرح اس میں کام کرنے کي همت اور جرأت زیادہ هوگي - برخلاف اِس کے جو لڑکا ایسے خاندان سے نکلیگا جس میں وہ صرف تنہا هی وہ اپنا تمام بھروسه اپنے خاندان پر رکھیگا اور اپني ذات پر بہت هي کم بھروسه کریگا — علاوہ ازیں اِن صنائع سے همارا نفرت کرنا جو کسب دولت کے بہترین ذرایع هیں اور جو کچھہ کفایت شعاري کے ساتھہ هم نے پس انداز کیا هی اُس کو روپیه کے بازار میں ڈال دینا هم کو اس کفایت شعاري کے فوائد سے محروم رکھتا هی — قومي دولت و ثروت کا ذریعه سواے زراعت صناعت اور تجارت کے اور کوئي نہیں هوسکتا — یهہ بات شاید هم بھول گئے هیں که اِن کے سوا باقي تمام پیشے اور حرفے اصلي نہیں هیں بلکه اُن کا مرجع اِنہیں تینوں کي طرف هی - شاید بعض اشخاص یهہ کہیں که جب تک هم باقي هیں هماري یهہ حالت بدستور باقي رهیگي — اِس کے جواب میں میں کہتا هوں اِس کي نسبت کوئي اِطمینان نہیں هوسکتا اور یهہ محقق هی که همارے بچوں کے لیئے یهہ حالت همیشه باقي نہیں رہ سکتي - کیا تم نے دیکھا نہیں هی که اُن بد بختوں میں سے اکثر نوجوان امتحان میں کامیاب نہیں هوتے - کیونکه باوجود عہدوں کي تعداد بڑهنے کے اُمید واروں کي تعداد بہت زیادہ بڑھ گئي هی — پس وہ اُن پیاسوں کي مانند هیں جو سراب کو پاني سمجھکر دوڑتے هیں جب اور اُس کے پاس پہونچتے هیں تو کچھہ بھي نہیں پاتے — میں نہیں سمجھہ سکتا که وہ اِس کے بعد کیا کرینگے نه مجھکو یهہ معلوم هی که وہ کیا کرسکتے هیں ؟ اور اُن کے خاندانوں اور اِسکولوں اور کالجوں کي تربیت نے سواے لٹریري پیشوں یا ملکي اور فوجي عہدوں کے اور کون سي قابلیت اُن میں پیدا کي هی ؟ •

بسا اوقات هم سے کہا جاتا هی که ملازمت تمام پیشوں کي نسبت اشرف اور اعلی هی اور سواے اُس کے کوئي کام همارے لیئے موزوں نہیں هی — اِس لحاظ سے اعلی اور اوسط اور ادنی درجه کے خاندانوں میں کوئي فرق نہیں هی — حتی که فرانس کے تمام باشندے اپنے محلوں اور دوکانوں اور شہروں اور گانوں میں اس کا ذکر کرتے هیں اور هر ایک نوجوان گورنمنٹ کي ملازمت کو خواب میں دیکھتا هی اور بعض عہدوں کے لیئے اُمید واروں کي تعداد هزاروں تک پہونچ گئي هی جیساکه بعض افیشل رپورٹوں سے معلوم هوتا هی — اور یهہ بد نصیب اُمید وار بے چیني اور انتظار کي مصیبت میں مبتلا هیں ' آفسوں اور محکموں کے وسیع صحن ان کے لیئے تنگ هوگئے هیں ' ملازمت کي درخواستوں سے اِن کي جیبیں بھري هوئي هیں اور وہ روتے اور افسوس کرتے هیں اور اپنے اِس مقصد میں کامیابي کے لیئے کوشش کا کوئي دقیقه اُٹھا نہیں رکھتے — مگر ان سے یهہ نہیں هوسکتا که وہ اپني ذات پر بھروسه کرنے کي طرف رجوع کریں اور اپنے قوت بازو سے کسب معیشت کي طرف متوجه هوں جو ملازمت کي نسبت زیادہ تر مفید اور اُن کے استقلال اور عزت کي حفاظت کا بہترین ذریعه هی — اس سے انحراف کرنے کي صرف یهي وجه هی که ان کو ناکامي کا خوف غالب رهتا هی اسي وجه سے وہ ملازمت کي جستجو کو خواہ وہ کیسي هي قلیل هو اور خواہ اس میں کتنا هي مایوس هونا پڑے ترجیح دیتے هیں ... ... ان کے انحراف کي ایک دوسري وجه یهہ هی که مستقل اور آزادانه کاروبار کے انجام دینے پر ان کو قدرت نہیں هوتي - کیونکه هماري فرانسیسي تربیت کو عہدہ داروں کے تیار کرنے میں جسقدر اعلی سے اعلی کامیابي هوئي هی اُسیقدر اُسکو مستقل اور صاحب همت اور اولالعزم جوانمردوں کے تیار کرنے میں جو صرف اپني ذات کرنے والے اور زندگي کي مشکلات کا دلیري اور ثابت قدمي کے ساتھہ مقابله کرنے والے هوں ناکامي هوئي هی - پس گورنمنٹ کے عہدوں

کے سوا همارے نوجوانوں کے لیئے کوئی کام موزوں نہیں هی جن میں
دوسروں کے ماتحت هوکر اُنکو کام کرنا پڑتا هی اور وہ نہایت خوشی کے ساتھہ
بلا مشقت هر مہینه کے خاتمه پر اپنی مقررہ تنخواہ وصول کرلیتے هیں —
اور ملازمت کے سلسله میں داخل هونے سے پیشتر هی هر شخص کو اپنا
انجام معلوم هوتا هی که جب اُسکی سروس اسقدر هوگی تو اُسکو فلاں
عہدہ پر ترقی ملیگی اور جب اتنی سروس هوگی تو فلاں محکمه کا
افسر بنایا جائیگا اور جب اس قدر سروس هوگی تو وہ پنشن لیکر آرام کے
ساتھہ بیٹھہ جائیگا — سواے موت کے زمانه کے یہه تمام زمانے اُس کو معلوم
هوتے هیں — ظاهر هی که زندگی کے دائرہ کو اِس حالت سے زیادہ
تنگ کرنا کسی اور صورت میں هرگز ممکن نہیں *

همارے اِس گذشته بیان سے یہه نتیجه نکلتا هی که اگر هم اپنی
اولاد کو آیندہ زمانه میں جس کا آغاز هو چکا هی زندگی بسر کرنے کے
قابل بنانا اور اُن تمدنی مشکلات کے مقابله کرنے کی استعداد پیدا کرنا
چاهتے هیں جن کے آثار ابھی سے ظاهر هو رهے تو اُن کو تربیت کے ایک
هی سانچه میں نہیں ڈھالنا چاهیئے بلکه اُن کو مختلف قسم کی
تربیت دینا چاهیئے *

تمدنی مشکلات آج کل عام هیں اور اس لیئے تربیت کے مسئله پر غور
و فکر کرنا نہایت ضروری هی — ایک سچا اور مسلمه امر جو تربیت کی
بحث میں همارا بنیادی اُصول هونا چاهیئے یہه هی که تربیت کا وہ طریقه
جو اِس وقت مستعمل هی ان اغراض کے حاصل هونے کے لیئے جو تربیت
سے مقصود هیں کافی نہیں هی اور اُس سے انحراف کرنا ضروری هی کیونکه
اُس کے ذریعه سے کامیابی ناممکن هی — دیکھو ایک شخص اپنے لڑکے کے لیئے
وہ تمام چیزیں بہم پہونچاتا هی جن کو وہ مفید سمجھتا هی اور وہ تمام
وسائل مہیا کرتا هی جن سے خود اُس نے فائدہ اُٹھایا هی مگر تاهم اُس کا
بیٹا اُس درجه کو نہیں پہونچتا جس درجه کو وہ خود پہونچا هی —
حتی که لڑکوں کے باپ جن کو اپنی اولاد کی تربیت کا خیال هی اور جن
کو خوش قسمتی سے اچھی تربیت نصیب هوئی هی وہ حیران هوکر پوچھتے
هیں که هم اپنی اولاد کی کسطرح تربیت کریں تاکه وہ اپنے کسب معیشت پر
قادر هوسکیں — یہه ایک ایسی نا کامی هی جس سے هم سواے علم
تمدن کی مدد کے اور کسی طرح پر محفوظ نہیں رہ سکتے — یہه بات میں
اِس لیئے کہتا هوں که ناکامی موجود هی — اس حالت کو دیکھکر لوگوں کے
مونھه سرخ هوتے هیں اور وہ غضبناک هوتے هیں اور پھر جب وہ مطلع کو
تاریک دیکھتے هیں تو کہتے هیں که دنیا پر کوئی خبیث روح مسلط
هوگئی هی اور لوگ نامرد هوگئے هیں انہوں نے صحیح اُصول کو چھوڑ دیا
هی — اس کے بعد وہ اور بھی زیادہ غضبناک هوتے اور شور کرتے هیں لیکن وہ
اپنے انہیں پہلے اعتقادات پر جمے رهتے هیں اور اِس لیئے وہ پوری طرح
نا کام اور نا مراد رهتے هیں *

مگر علم تمدن نہایت معتدل اور سچا علم هی — وہ حادثات کو
جانچتا اور ایک دوسرے کے ساتھہ اُن کا مقابله کرتا هی اور لوگوں کو
بتاتا هی که دنیا ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف جو اُس سے
بہتر هی پہلو بدل رهی هی اور یہه تغیر کسی خاص وقت کے ساتھہ
مخصوص نہیں هی بلکه دائمی هی — اور یہه دائمی انتقال اور تغیر
تبدل زمانه کو دو قسموں پر منقسم کرتا هی : ایک ماضی اور دوسرا
مستقبل — وهی ان کو موجودہ مشکلات کے اسباب اور اُن کی غرض و غایت
کی طرف رهبری کرتا هی اور دکھلاتا هی که یہه مشکلات بعض وجوہ سے
دیگر مشکلات کی مانند نہیں هیں *

منجمله ان اسباب کے ایک سبب یہه هی که کسب معیشت کے
طریقوں اور درآمد برآمد کے وسائل میں همیشه تغیر تبدل هوتا رهتا هی —
کیونکه گذشته زمانه میں کاریگر صرف ایک چھوٹے سے کارخانه میں یا اپنے گھر
میں کام کرتا تھا اور جو سامان وہ تیار کرتا تھا اس کے گاهک بہت کم اور
صرف اُس کے گانوں والے هوتے تھے ' اُس کی کاریگری اکثر اوقات دستی
یا چھوٹے چھوٹے آلات کے ذریعه سے هوتی هی — کام کرنے کا طریقه ایک
هی تھا جو نسلاً بعد نسل باپ سے بیٹے کی طرف منتقل هوتا تھا — نئی ایجاد
بالکل معدوم یا شاذ و نادر تھی ' سواے ایک شہر کے دو کاریگروں کے درمیان
مقابله کا کہیں نام و نشان بھی نه تھا کیونکه درآمد برآمد کے وسائل ایسے
نہیں تھے که ایک ملک کا بنا هوا سامان دور دست ممالک میں بھیجا
جاسکے اور وهاں کا مال یہاں لایا جاسکے — اس وقت مقابله نہایت
کمزور تھا کیونکه اس وقت ایسے قوانین جاری تھے جنہوں نے مزاحمت
اور مقابله کے لیئے کوئی گنجایش نہیں چھوڑی تھی — کیونکه کام کرنے
کے خاص خاص طریقے مقرر تھے اور سیکھنے اور سکھانے والوں کی تعداد
محدود تھی — غرضکه اُس زمانه میں لوگوں کے خیالات اس بات کی
طرف مائل تھے که معیشت کے معمولی طریقوں کی حفاظت کی جاے —
اسی وجه سے تربیت اُس زمانه کی ضرورتوں کے مطابق تھی اور نوجوانوں
کو وهی سکھائی تھی جو ان کے باپ دادا نے سیکھا تھا اور اُس زمانه میں
جس قدر کار و بار تھے ان کے لیئے ان کو تیار کرتی تھی اور ایک عرصه دراز
تک اس تربیت سے مفید نتایج پیدا هوتے رهے — مگر اب تو وہ زمانے هی
بدل گئے اور اِنسانی سوسائیٹی کے حالات میں ایک عجیب انقلاب پیدا
هوگیا — اب کاریگر بڑے بڑے وسیع اور عظیم الشان کارخانوں میں مشینوں اور
ضخیم آلات کے ذریعه سے کام کرتے هیں اور اپنا سامان روے زمین کے تمام
ممالک میں فروخت کے لیئے بھیجتے هیں — ان کے گاهکوں کی تعداد روز بروز
بڑھتی جاتی هی — اور جسقدر آناً فاناً علوم و فنون ترقی کرتے جاتے هیں
اُسیقدر لحظه به لحظه کام کرنے کے طریقوں میں تغیر تبدل هوتا رهتا هی '
جدت تقلید کے قایم مقام هوگئی هی ' مقابله نہایت سخت هوگیا هی اور
کاریگروں پر لازم آ گیا هی که وہ اس کے نقصانات سے بچنے کے لیئے همیشه
ایسے وسائل مہیا کرنے میں غور و فکر کرتے رهیں جن سے وہ زیادہ
اور عمدہ مال تیار کرسکیں یا اُسکی قیمت گھٹا سکیں — غرضکه معیشت
سکون اور اطمینان کی حالت کو چھوڑ کر دائمی حرکت اور تجدید اور
اختراع کی طرف منتقل هوگئی هی — سب سے زیادہ ضروری بات جسکا

لحاظ رکھنا واجب هی وہ یهه هی که اِن دونوں حالتوں میں سے صرف ایک حالت کا اختیار کرنا همارے امکان سے خارج هی - بلکه جدید حالت کا اختیار کرنا ایک لابدي امر هوگیا هی جس کے بغیر کوئي چارہ نہیں *

ظاهر هی که معیشت کے طریقوں کے تغیر سے تمام عالم میں تغیر واقع هونا لازمي هی - اسي وجه سے وہ مسئله پیدا هوگیا هی جو اسوقت تمدني مسئله کے نام سے مشهور هی اور جس سے مراد و سائل زندگي میں بحث کرنا هی *

اس جدید حالت کے ظاهر هونے کا سبب علوم طبعي کا ظهور هی جن کي انتہا سے ابھي تک علماء واقف نہیں هوئے، بلکه جیسا که هر شخص کو معلوم هی ابھي تک وہ اُن کے ابتدائي اصول سے آگے نہیں بڑھے — پس جس وقت ان علوم کي ترقي شروع هوئي هی اُسي وقت سے انساني گروہ کے مادي حالات میں اسقدر تیزي کے ساتهه تغیر تبدل شروع هوا هی جس کي روک تهام نہیں هوسکتي — اور ماضي اور حال کے درمیان بالکل تعلق قطع هوگیا هی - کیونکه وہ اپني پہلي حالت پر باقي رهنے کا عادي هی اوریهه ایسے وسایل مہیا کرنے پر مجبور هی جن کي بدولت وہ ان تغیرات سے فائدہ اُٹھاے اور ان کے نقصانات سے محفوظ رهے - ان دونوں زمانوں میں ایسا فرق هی جیسا که ان دوسپاهیوں میں هوتا هی جن میں سے ایک قلعه میں محفوظ هوکر جنگ کرتا اور دوسرا کهلے میدان میں لڑتا هی اور حقیقت میں یهه بہت بڑا فرق هی - میرے نزدیک یهه خیال صحیح نہیں هی که عام لوگوں کا میلان اس زمانه میں بدي اور شرارت کي طرف بڑھگیا هی، اُن کي طبیعتوں میں بزدلي اور نامردي پیدا هوگئي هی، جسکا نتیجه ان انقلابات اور تغیرات کي صورت میں ظاهر هوا هی - یهه ان لوگوں کا خیال هی جنهوں نے دنیا کے حالات اور حادثات پر کافي غور نہیں کي - بلکه میري راے یهه هی که یهه جدید مادي حالت جو خدا کي قدرت سے دنیا میں ظاهر هوئي هی وہ علوم طبعي کي رهنمائي کا نتیجه هی، جنکي ایک ممتاز خصوصیت ترقي اور پیش قدمي هی - اس وقت هر شخص کو ایسي حالت میں رهنا چاهیئے جو اس ترقي کے ساتهه بالکل مطابق هو - کیونکه اِسي میں اُس کي بهتري هی بلکه یهه اُس کے لیئے واجب هوگیا هی *

هم اوپر بیان کرچکے هیں که علم تمدن تنزل اور انحطاط کے اسباب کو بیان کرنا اور اُس غرض و غایت کي توضیح و تشریح کرتا هی جس کي طرف لوگ کهچے چلے جاتے هیں *

تنزل اور انحطاط لوگوں کو ایک جدید حالت کي طرف لیئے جا رها هی جو اُن کي موجودہ حالت کے خلاف هی - اب کسي شخص کے لیئے امر ممکن نہیں هی که وہ ایک تنگ دائرہ میں موجود هوکر زندگي بسر کرسکے، یا اپني معیشت میں کسي دوسرے شخص پر بهروسه کرسکے، یا اپني قدیم قومي عادتوں پر قایم رهسکے — کیونکه وہ سوسائیٹي جس میں وہ زندگي بسر کررها هی اُس دائمي تغیر کي تاثیر سے جو اُس کي مادي ضرورتوں میں ظاهر هو رها هی انحلال اور اختلاط کي طرف مایل هی - جو شخص ایک خاص سوسائیٹي میں تربیت پاتا اور اپنے تمام امور میں اُسي پر بهروسه اور اعتماد کرتا هی اگر اس سوسائیٹي کا شیرازہ جمعیت درهم برهم هوجاوے تو وہ بهي اپني موجودہ حالت پر باقي نہیں رهسکتا، بلکه سوسائیٹي کے تغیر سے اُس کے حالات میں تغیر هونا لازمي هی — اس لیئے واجب هی که تربیت سے یهه غرض هونا چاهیئے که انسان کو زندگي کے کاروبار میں اپني ذات پر بهروسه کرنے کا عادي بنایا جاوے تاکه وہ اپنے رزق کے حاصل کرنے میں کسي دوسرے شخص کا محتاج نهو اور زمانه کے ساتهه ساتهه پہلو بدلنے پر قادر هوسکے - مگر موجودہ حالت میں تربیت کا نتیجه صرف یهي هی که انسان اپني سوسائیٹي پر جس میں اُس نے نشو و نما پائي هی بهروسه کرتا اور اپنے خاندان سے مدد کا خواستگار هوتا اور بعض عارضي پیشوں پر جیسا که ملازمت وغیرہ آسان کام هیں جن میں زیادہ محنت اور کوشش کي ضرورت نہیں پڑتي اعتماد کرتا هی *

غرضکه موجودہ تربیت سے کچهه فائدہ نہیں هی، اگر وہ انسان کو صرف یهي سکهاتي هی که وہ ایک خاص سوسائیٹي مثلاً اهل خاندان یا اهل شهر یا اهل سیاست میں زندگي بسر کرسکے - بلکه تربیت وہ مفید هی جو انسان کو اِس بات کي تعلیم دے که وہ اپني ذات کو سوسائیٹي سمجهے اور اُسي پر بهروسه کرے تاکه وہ اپني اُن تمام قوتوں کے استعمال پر قادر هوسکے جو خدا نے اُس میں پیدا کي هی *

هماري فرانسیسي قوم میں جو تربیت † موجودہ صدي کے آغاز سے آج تک جاري هی وہ اصلي تربیت کے برخلاف هی - کیونکه تم نے دیکها هوگا که فرانسیسي باپ جب اپنے بچوں کي نسبت باتیں کرتے هیں تو اکثر اِس قسم کے کلمات اُن کي زبان سے نکلتے هیں " همارے بچوں کا صرف یهي فرض هی که وہ همارا علم سیکهیں — انسان اپنے رشته داروں اور دوستوں کي مدد سے کافي ترقي کرسکتا هی — هماري اولاد کا فرض هی که وہ گورنمنٹ کا کوئي فوجي یا ملکي عهدہ حاصل کرلیں کیونکه اِس ذریعه سے نهایت آرام و اطمینان کے ساتهه رزق حاصل هو سکتا هی اور پهر اُن کي نسبت سخت سخت محنتیں برداشت کرنے کا خوف هم کو نہیں رهتا — همارے پاس اِسقدر دولت هی جو همارے بچوں کو بے فکر اور فارغ البال کرسکتي هی اگر وہ کسي معقول عهدہ پر مقرر هو جاویں جهاں اُن کو ماهوار ایک مقرر تنخواہ ملتي رهے اور ایک ایسي عورت سے اُنکي شادي هوجاوے جو اُن کے واسطے بہت سا روپیه جهیز میں اپنے ساتهه لاوے " غرضکه اِسي قسم کے خیالات هیں جو هم میں سے هر شخص کو معلوم هیں اور بسا اوقات هماري زبانوں پر جاري هوتے هیں *

لیکن اگر حقیقةً دیکها جاوے تو اِن الفاظ کے کوئي معني نہیں هیں - خاندان کے ممبر اور دوست اور عهدے اور جهیز عام لوگوں کو کچهه بهي

† یهه کتاب سنه ۱۸۹۷ ع کي تصنیف هی -

مفید نہیں ہوسکتا ' نه اِن کي ذات کے لیئے اور نه اُن کي اولاد کے لیئے - اِنسان کے لیئے اگر کوئي چیز مفید هی تو وہ اُس کي ذاتي محنت اور کوشش هی اور یہه که وہ خود آپ اپني مدد کرنے اور زندگي کي کشمکش کا جوانمردي کے ساتهه بذات خود مقابله کرنے پر قادر هو — مگر همارے لیئے اِس راہ میں سخت مشکلات حائل هیں - کیونکه جو لوگ اِس کے عادي نہیں هیں وہ اِس امر سے ناواقف هیں که اُن کو کونسا طریقه اختیار کرنا چاهیئے - جدید تربیت کے فوائد اِس قدر مہتم بالشان هیں که اُن سے دست بردار هونا کسي حالت میں مناسب نہیں - کیونکه اُس کا مقصد یہه هی که اِنسان کو صرف اپني ذات پر بهروسه کرنے کا عادي بنایا جاوے اور اُس میں ایسي شجاعت اور دلیري پیدا کي جاوے جس کي مدد سے وہ موجودہ زمانه کے حادثات اور انقلابات کا مقابله کرسکے - اِس لحاظ سے که هم اپنے رشته داروں اور دوستوں پر بهروسه کرتے هیں همارے اور اُن قوموں کے درمیان جن کے افراد صرف اپني ذاتي همت اور کوشش سے اپنے تمام کام انجام دیتے هیں اِس قدر فرق هی جسقدر همارے اور اُن وحشي قبایل کے درمیان هی جو اپنے سرگروهوں کے ساتهه همارے مذهب میں داخل هو جاتے هیں •

یہه اسباب هیں تربیت وغیرہ کے تنزل کے ' اور یہه اُس کي غرض و غایت هی - اور اس دشوار گذار گهاٹي کا عبور کرنا همارے لیئے لازمي هی خواہ هم خوشي سے کریں یا نا خوشي سے - اور اپنے موجودہ طریقه تربیت کو ترک کرکے اس کے برخلاف دوسرا طریقه اختیار کرنا همارے لیئے لا بدي هی •

(باقي آیندہ)

علیگڈہ کالج

بخدمت اڈیٹر اخبار پایونیر

صاحب من — میں آپ کے اخبار کے کالموں کے ذریعه سے عموماً مسلمانوں اور محمدن اینگلو اوریئنٹل کالج علیگڈہ کے دوسرے دوستوں اور بهي خواهوں کي توجه ایک یا دو باتوں کي جانب جو کالج مذکور سے تعلق رکهتي هیں اور جو اُن کي دلي توجه کے لایق هیں مائل کرنا چاهتا هوں — یہه سال اکثر امور کے لحاظ سے کالج کي تواریخ میں نہایت ترقي اور کامیابي کا سال رها هی - کالج اور اسکول کے طالب علموں کي کل تعداد بمقابله ۴۸۸ کے جو سنه ۱۹۰۰ع میں تهي ۶۰۰ سے زیادہ ' اور بورڈروں کي تعداد بمقابله ۳۶۹ کے جو سنه ۱۹۰۰ع میں تهي ۵۰۰ (یا اگر صحت کے ساتهه کہا جاے تو وقت تحریر چٹهي هذا کے ۴۹۳) هی اور یہه تعداد اُس سے بہت زیادہ هی جیسي که سابق میں کبهي هوئي تهي — امتحانات یونیورسٹي کے نتیجے خاطر خواہ سے بڑهکر هوئے هیں — جو اُمید وار امتحان بي اے کے واسطے بهیجے گئے تهے اُن میں سے ۹۰ في صدي سے زیادہ (یعني ۳۴ میں سے ۳۱) اور امتحان انٹر میجیٹ میں قریب ۵۶ في صدي اور امتحان انٹرنس و اسکول فائنل میں ۶۰ في صدي سے زیادہ کامیاب هوئے اور یہه تمام نتیجے ایسے هیں جو یونیورسٹي کے اوسط سے بہت زیادہ هیں — اور کهیل کے میدان میں بهي کالج کرکٹ الیون نے مدراس اور بنگلور میں اور حال هي میں شمله پر اپني شہرت کو بخوبي قایم رکها هی — یہه تمام باتیں اسقدر طمانیت بخش هیں اور اُن سے کالج کي ترقي پذیر حالت کا اس قدر کامل ثبوت حاصل هوتا هی که اُس کي حالت آیندہ کي نسبت اندیشه و تردد کرنے کے لیئے یہه وقت نہایت نا مناسب معلوم هوتا هی — لیکن با این همه اِس امر میں کچهه کلام نہیں هی که یہه زمانه علیگڈہ کالج کي تواریخ میں نہایت نازک هی - اور اس کي یہه وجه هی که وہ ترقي کے اُس درجه کو پہونچ گیا هی جو اُس کے وسائل

THE ALIGARH COLLEGE.

TO THE EDITOR OF THE *Pioneer.*

SIR,—May I take advantage of your columns to draw the attention of the Mahomedan public and of other friends and well-wishers of the M. A.-O. College, Aligarh, to one or two matters connected with it which demand their serious attention. This year has been, in many respects, the most prosperous and successful one in the annals of the College; the total number of students in the College and school is more than 600, as against 488 in 1900, and the number of boarders 500 (or to be strictly accurate 493 at the moment of writing), as against 369 in 1900, a far higher figure than anything before arrived at. The University Examination results have been more than satisfactory. Over 90 per cent of the candidates sent up for the B A. Examination (31 out of 34) were successful, in the Intermediate about 56 per cent; and in the Entrance and School Final Examinations over 60 per cent—all results well above the University percentage. And in the playing fields the College cricket eleven has by its successes at Madras, Bangalore and recently at Simla fully maintained its reputation. All these facts are so thoroughly satisfactory and seem to afford so complete a proof of the prosperous condition of the College, that this would appear to be a singularly inappropriate moment to raise an alarmist cry with regard to its future. But nevertheless there is no doubt that the Aligarh College is at a very critical period in its history, owing to the fact that it has now reached the limit of expansion possible to

it, with the present means at its disposal. The School and College class-rooms are so inconveniently overcrowded that we have had to resort to all kinds of make-shift arrangements in order to accommodate the different classes; the boarding-houses have become so full that there is absolutely no more room in them and though we have hired bungalows near the College in order to put up students we have still been obliged to refuse admission to more than 80 applicants this term. Government has recently very generously come to our aid and granted the sum of Rs. 20,000 for the construction of a new boarding-house which is to contain 40 school boarders; but this will not go far to relieve our difficulties, for though the building operations are only just commencing and cannot possibly be completed for five or six months, there are already more than 40 applicants for admission to the new Boarding House. We are urgently in need, too, of new school buildings, for the old school buildings, originally the Officers' Mess in the old Aligarh Cantonments, are now in such a shattered and dilapidated condition that they are not really fit for the use we put them to and we always live in dread that the next bad storm we get may bring them down bodily about our ears.

Again the staff, more particularly the European staff, is far too small for the work it has to do. We have been working since 1892, except for a short interval, 1895-96, when there was an increase of one Professor, with a European staff of the same strength (three in number) though the numbers of our students have more than doubled during that period. It is obviously difficult for one professor to do full justice to a class of 80 or 100, and sub-division of classes with a very limited staff is an impossibility. Still greater difficulties present themselves when we turn to the boarding-houses. It has always been the tradition and the practice of the Aligarh College that very friendly and intimate relations should exist between the European Professors and their pupils, and it is to the existence of these intimate relations, without any doubt, that the success of the College, more especially of its boarding-house system, has been due; and it is on the maintenance of these relations that its continued prosperity largely depends. These excellent traditions are still maintained in the College. The Professors are still to be seen daily along with their students on the cricket,

موجودہ کے لحاظ سے ممکن تھی - اسکول اور کالج کے کلاس روم میں طالب علموں کی اس قدر کثرت اور اُس کے باعث سے اسقدر تکلیف ہے کہ ہم نے بمجبوری ہر قسم کی تدابیر و اِنتظامات مختلف جماعتوں کے واسطے جگہہ بہم پہونچانے کے لیئے اختیار کیئے ہیں - بورڈنگ ہوسوں میں بورڈروں کی اِس قدر کثرت ہے کہ اب اُن میں مطلقاً گنجایش نہیں ہے ' اور اگرچہ ہم نے طالب علموں کے رہنے کے لیئے کالج کے قریب بنگلہ کرایہ پر لیئے ہیں ' تاہم ہمنے بمجبوری اِس ٹرم میں ۸۰ سے زیادہ طالبعلموں کے داخل کرنے سے اِنکار کردیا ہے - گورنمنٹ نے حال میں بڑی فیاضی کے ساتھہ ہماری اعانت فرمائی ہے اور ایک جدید بورڈنگ ہوس کی تعمیر کے لیئے جس میں ۴۰ اِسکول بورڈر رہ سکینگے بیس ہزار روپیہ کی ایک رقم منظور فرمائی ہے - لیکن اِس سے ہماری مشکلات کچھہ بہت کم نہونگی ' کیونکہ اگرچہ تعمیر کا کام ابھی شروع ہونے والا ہے غالبا پانچ یا چھہ مہینے تک ختم نہیں ہوسکتا ہے تاہم ابھی سے اِس جدید بورڈنگ ہوس میں داخل ہونے کے لیئے ۴۰ اُمید واروں کی درخواستیں آچکی ہیں — نیز ہمکو اِسکول کے لیئے جدید مکانات کی سخت ضرورت ہے ' کیونکہ اسکول کے پرانے مکانات جو ابتدا میں علیگڈہ کے فوجی افسران کے کہانے کے مکانات تھے ایسے بوسیدہ اور شکستہ حالت میں ہیں کہ وہ درحقیقت اس کام کے لایق نہیں ہیں جو ہم اُن سے لیتے ہیں اور ہمکو ہمیشہ اسبات کا خوف رہتا ہے کہ مبادا آیندہ کسی سخت طوفان میں وہ بیٹھ و بنیاد سے گر نہ جاویں —

علاوہ اس کے کالج کا اسٹاف اور خصوصا یورپین اسٹاف اُس کام کے لیئے جواُسکو انجام دینا پڑتا ہے بالکل ناکافی ہے - سنہ ۱۸۹۲ع سے باستثناء ایک قلیل مدت یعنی سنہ ۱۸۹۵ع و ۱۸۹۶ ع کے جبکہ ایک پروفیسر کا اضافہ کیا گیا تھا ہم اُنہیں تین پروفیسروں کے اسٹاف سے کام کر رہے ہیں ' حالانکہ اس عرصہ میں ہمارے طالب علموں کی تعداد دو چند سے زیادہ ہوگئی ہے - ۸۰ یا ۱۰۰ لڑکوں کی ایک جماعت کو بخوبی تعلیم دینا ایک پروفیسر کے لیئے صریح دشوار ہے اور ایک نہایت محدود اسٹاف کے ساتھہ جماعتوں کے سب ڈویژن بنانا بھی نا ممکن ہے — جب کہ ہم بورڈنگ ہوس کی جانب متوجہ ہوتے ہیں تو ہمکو اور بھی زیادہ اہم مشکلات پیش آتی ہیں - علیگڈہ کالج کا ہمیشہ یہہ طریقہ اور دستور رہا ہے کہ یورپین پروفیسروں اور اُن کے طالبعلموں کے درمیان نہایت دوستانہ اور پر اختلاط تعلقات رہیں اور انہی دوستانہ تعلقات کی وجہ سے بلاشبہہ کالج کو اور خاصکر اُس کے طریقہ بورڈنگ ہوس کو اس قدر کامیابی اور ترقی حاصل ہوئی ہے ' اور انہیں تعلقات کے جاری رہنے پر اُس کی ترقی بیشتر منحصر ہے — چنانچہ یہہ عمدہ باتیں اسوقت تک کالج میں جاری ہیں — پروفیسر اب بھی روزانہ کرکٹ ' فٹ بال اور ٹینس کے میدانوں میں اپنے طالب علموں کے ساتھہ نظر آتے ہیں — اور طلبا کی مختلف سوسائیٹیوں کے جلسوں اور اُنکے بحث اور مباحثوں میں نہایت مستعدی سے حصہ لیتے ہیں — و نیز دوستانہ

ربط و ضبط هر ایک طالبعلم سے الگ الگ بڑهانے میں بهي وقت صرف کرتے هیں- لیکن ظاهر هی که جب تک طلبا کي تعداد بڑهتي رهیگي اور پروفیسروں کي تعداد بدستور رهیگي تو ایسے طالب علموں کي روز بروز کثرت هوتي جاویگي جن کو پروفیسروں سے زیادہ ملنے کا موقعه نه ملیگا اور وہ کالج لایف کي اس خوبي سے جو که اُس کا ایک بڑا اور بهتر جزو هی محروم رهینگے — جبکه ایک نان رزیڈینشل (Non-Residential) کالج کے لیئے ایک زبردست یورپین اسٹاف کي ضرورت هی تو رزیڈینشل (Residential) کالج کے لیئے بدرجه اولی اسکي ضرورت هوني چاهیئے — کیونکه ایک رزیڈینشل کالج جس کي یهه کوشش هوتي هی اور هوني چاهیئے که پڑهانے کے کمروں میں اور ان کے باهر یکساں طور پر طالب علموں کے چال چلن پر اثر ڈالا جاے اور انکو ایک خاص سانچه میں ڈهالا جاے تو اس صورت میں ظاهر هی که ٹیچنگ اسٹاف (Teaching staff) کے وقت پر اسکا کتنا بار زیادہ هوجاتا هی •

اب یهه سوال پیدا هوتا هی که اگر یهه تمام خرابیاں تسلیم کي جاتي هیں ، تو اُن کے علاج کي فکر فوراً کیوں نهیں کي جاتي ؟ — تم اپنے اسٹاف میں کیوں اضافه نهیں کرتے ؟ اور کیوں اپني عمارتوں کي تکمیل نهیں کرتے هو ، تاکه تمام خرابیاں دور هو جاویں ؟ ان سب باتوں کا صاف جواب یهه هی که روپیه کي کمي هی - ٹرسٹي آمدني کے محدود هونے کي وجه سے باوجود تمام کوشش اور دلسوزي کے ضروري اصلاحوں کے دسویں حصه کو بهي عمل میں نهیں لاسکتے هیں — لیکن پهر یهه اعتراض کیا جاسکتا هی که طلبا کي زیادتي سے یقیناً آمدني میں بهي اضافه هوتا هوگا — درحقیقت کالج کي فیس کي آمدني میں طلبا کي زیادتي سے ضرور اضافه هوتا هی - لیکن هندوستان میں تعلیم کي فیس تعلیم کے مصارف کے پورا کرنے کے لیئے کسي طرح پر کافي نهیں هوسکتي هی — اس وجه سے ایک سو نئے طالب علموں کي فیس ان مصارف کے مقابل میں جو که اُن کي تعلیم میں هونگے ایک بهت هي ادنیٰ رقم هی *

ٹرسٹي حتی المقدور پوري کوشش کر رهے هیں - اُنهوں نے ایک نئے پروفیسر کے تقرر کو منظور کرلیا هی اور اسبات میں کوشاں هیں که عمارت میں بهي اضافه کیا جاے جس کي اشد ضرورت هی - لیکن ان کے ذرایع اتنے محدود هیں که اگر کالج کي مقررہ آمدني هي پر اکتفا کرنا پڑے تو وہ کسي طرح سے ان اصلاحوں کے عمل میں لانے کے لیئے جن کا میں نے اوپر ذکر کیا هی عرصه تک کافي نهیں هوسکتي هی- اس لیئے عامهٔ مسلمین سے مدد کي درخواست هی — اور یهه درخواست کسي صورت میں غیر مناسب نهیں سمجهي جاسکتي - سر سید احمد نے یهه کالج ملک کے ایک خاص حصه کے لیئے نهیں قایم کیا تها ، بلکه تمام هندوستان کے مسلمانوں کے لیئے — اور اُن کي اُمید ایک حد تک پوري بهي هوئي — همارے بورڈنگ هوس میں هندوستان کے هر ایک حصه کے طالب علم موجود هیں — بلا شبهه

football and tennis grounds, and they still take an active and frequent part in the debates, discussions and meetings of the various students' societies and also find time to cultivate more intimate and friendly relations with individual students. But it is obvious that so long as the number of students continues to increase while the number of professors remains stationary, there will be an increasing proportion of students who are not in close touch with their Professors and who are left outside of a good deal of what is best in the College life. If a strong European staff is necessary in a non-residential College it is still more imperatively necessary for the success and prosperity of a residential College which attempts, or should attempt, to influence and mould the character of its students outside as well as inside its class rooms, and necessarily makes much heavier demands on the time of its teaching staff.

Now, it may be fairly asked, "If these defects are generally recognised, why are they not at once remedied? Why do you not increase your staff and complete your buildings and set things right?" The answer to this is a simple one: for want of money. The Trustees, with the best will in the world, are unable, with a limited income and one which is already subjected to a severe strain, to put into effect more than a tithe of the improvements necessary. But it may be again objected, "Your income must surely be increasing along with your increase in numbers." The College income from fees is, of course, increasing with the increase in numbers: but education in India is so far from self-supporting that the increase in fees from even a hundred new students is a comparatively insignificant sum and goes but a little way towards the cost of educating that additional hundred. The Trustees are doing their best; they have just sanctioned the appointment of a new Professor and are endeavouring to carry out some of the most urgently needed building improvements; but their means are so limited that if they have to depend on the regular income of the College, most of the requirements which I have endeavoured to point out must, for a long while, remain unfulfilled. The appeal therefore is to the Mahomedan public and there is every reason why this appeal should be made. Sir Syed Ahmed founded the Aligarh College not as a local institution but as a College for Mahomedans from all parts of India and his hopes have been in a measure realised. Already we have in our boarding-houses students from every part of India. The United Provinces and the Punjab, of course, supply the bulk of our students; but we have also many from

the Central Provinces, from Bengal, from Bombay, from Madras (in increasing numbers), from Sindh, from Kathiawar and beyond the borders of India, from Burma, Somaliland, Persia, Beluchistan, Arabia, Uganda, Mauritius and Cape Colony.

It is clear from these facts that the Aligarh College is regarded, and is daily coming to be more widely regarded, not as a local or Provincial College, but as a national one; and it is not going too far to say that, owing to the measure of success it has already attained, in the minds of many of the best educated and most thoughtful Mahomedans of India, their hopes for the progress and advancement of the Mahomedan people are closely and intimately associated with the progress and development of the Aligarh College. Therefore it seems fitting that an appeal should be made, at this juncture, not merely to those Mahomedans who have already manifested an interest in the welfare of the College, and have, in many cases, generously contributed to its funds directly or through such funds as the Syed Memorial Fund, the Beck Memorial Fund and the Duty Fund; but, in a more general way, to all Mahomedans in all parts of India who have any interest at all in the cause of Mahomedan progress and education. There are, roughly speaking, about 60,000,000 Mahomedans in India, and it is not unreasonable to suppose that out of this number at least 100,000 could be found who are sufficiently enlightened to appreciate the purpose and aims of the Aligarh College. In England it is found that the largest sums for charitable purposes are, as a rule, realised rather by the small codtributions of a large number of comparatively poor people than by the larger gifts of the rich. I would therefore suggest that all Mahomedans who are interested in the welfare of the Aligarh College should endeavour to *enrol* from among their friends and acquaintances as many people as possibly will promise to contribute a small sum, not less than one rupee each, per annum, on a fixed date to the funds of the College. Even if only one-tenth of the number I have suggested above could be got to join such an Association, the funds of the College would be benefited to the extent of Rs. 10,000 per annum, a very handsome addition to a revenue of less than Rs. 1,00,000; and a not unreasonable sum to hope for, considering the vast numbers to whom such an appeal may justly be made. The most appropriate day that could be fixed for the realisation of these sums would be, I think, the 27th of March, the anniversary of the death of the Founder of the College. I therefore propose that such a fund to be called the Sir Syed Rupee Fund, should

همارے طالب علموں کا بڑا حصہ ممالک متحدہ اور پنجاب سے هی — ليکن همارے يہاں ممالک متوسط ' بنگال ' اور بمبئي ' سندہ و کاٹهيا وار اور هندوستان کي حدود کے باهر کے ممالک برهما ' سومالي لينڈ ' فارس ' بلوچستان ' عرب ' اوگنڈا ' ماريشس (Mauritius) اور کيپ کالوني کے طلبا هيں *

اِن واقعات سے ظاهر هی که عليگڈه کالج کي وقعت نه بحيثيت لوکل اور پراونشيل کالج کے بلکه بحيثيت قومي کالج کے روز بروز ترقي پذير هی — يهه کہنا بعيد از راستي نهوگا کهبوجه اُس اثر کے جو عليگڈه کالج کي کاميابي نے هندوستان کے تعليم يافته اور غور کرنے والے مسلمانوں کے دلوں پر ڈالا هی اُن کي اُميديں مسلمانوں کي ترقي و عروج کے واسطے اِس کالج کي ترقي و نشو و نما سے وابسته هوگئي هيں — اِس ليئے يهه مناسب معلوم هوتا هی که ايسي نازک حالت ميں نه صرف اُن مسلمانوں سے جنهوں نے کالج کي بهبودي ميں دلچسپي ظاهر کي هی اور نهايت دريا دلي سے براہ راست يا بذريعه سر سيد ميموريل فنڈ يا بيک ميموريل فنڈ يا ڈيوٹي فنڈ کے امداد دي هی بلکه هندوستان کے هر حصے کے مسلمانوں سے جن کو مسلمانوں کي تعليم و ترقي سے دلچسپي هو عموما مدد کي درخواست کي جاے- هندوستان ميں تقريبا ۶ کرور مسلمان هيں اور اِس بات کا فرض کرلينا که اِن ميں سے ايک لاکهه ايسے مل سکتے هيں جو اِس قدر روشن ضمير هوں که عليگڈه کالج کے مقاصد و اغراض کي قدر کريں خلاف عقل نهيں هی — انگلستان ميں ديکها گيا هی که سب سے بڑي رقوم خيرات کے کاموں کے ليئے زيادہ تر چهوٹے چهوٹے کثيرالتعداد غريب چندہ دينے والوں سے وصول هوتي هيں نه يهه که متمول آدميوں کے بڑے چندوں سے — اِس ليئے ميں يهه راے دونگا که تمام مسلمان جو عليگڈه کالج کي بهبودي کے خواهاں هيں اپنے دوستوں اور ملاقاتيوں ميں سے جهانتک ممکن هوسکے ايسے آدميوں کي فهرست تيار کريں جو ايک چهوٹي سي رقم (جو ايک روپيه سے کم نهو) هر سال کالج کے فنڈ ميں ايک مقررہ تاريخ پر داخل کرنے کا وعدہ کريں - جو تعداد ميں نے بتائي هی اگر اُس کا ايک دسواں حصه بهي ايسا مل جاے جو ايسي ايسوسي ايشن ميں شريک هو تو کالج فنڈ کو دس هزار روپيه سالانه کا فائدہ هوجايا کريگا - يهه آمدني ايک نهايت معقول اضافه کالج کي آمدني ميں هوگا جو که ايک لاکهه روپيه سے کم هی اور لوگوں کي اُس تعداد کثير کا خيال کرکے جس سے ايسي درخواست کي جاسکتي هی اِس چندہ کا جمع هوجانا بعيد از قياس نهيں هی - نهايت مناسب دن اِس رقم کے وصول کرنے کا ميرے نزديک ۲۷ مارچ هی جو باني کالج کي برسي کا دن هی - اِس ليئے ميں تحريک کرتا هوں که يهه فنڈ جس کا نام سر سيد روپي فنڈ (Sir Syed Rupee Fund) رکها جاے فورا کهولدينا چاهيئے -

at once be started and that all who are interested in the movement should communicate with the Secretary to the Trustees of the College or with the Principal, and that all friends of the College endeavour to enrol as many members as possible in this Association. If this idea is energetically taken up and intelligently worked very material assistance may be rendered to the College and the danger that now threatens to check and crush its natural expansion and development may be averted.

LLEWELLYN TIPPING,
Offg Principal M.-A. O. College.

ALIGARH,
July 8th

اور جن حضرات کو اِس تجویز سے دلچسپي ہو سکرٹري ٹرسٹیان کالج یا پرنسپل سے اِس کے بارے میں خط و کتابت کریں — اور کالج کے تمام دوستوں کو چاهیئے که جسقدر ممبر اِس ایسو سي ایشن کے لیئے مل سکیں مهیا کریں- اگر اِس تجویز پر مستعدي ظاهر کي جاے اور عقلمندي سے اُس پر عمل کیا جاوے تو ایک نهایت معقول امداد کالج کو مل سکتي هی اور وه خطره جو کالج کي قدرتي توسیع و تکمیل کو روکنے اور پامال کردینے والا هی رفع هو سکتا هی *

ایل - ٹپنگ

۸ جولائي سنه ۱۹۰۲ ع　　　قایم مقام پرنسپل علیگڈه کالج

علیگڈه انسٹیٹیوٹ گزٹ

شرح قیمت اخبار

یهه اخبار هفته میں ایک بار چهپتا هی اور هر پنجشنبه کو شایع هوتا هی *

اخبار کا جاري رهنا معاونین کي اعانت اور قیمت اخبار کے وصول هونے پر منحصر هی *

معاونین اخبار وه حضرات سمجهے جاوینگے جو سالانه [illegible] یا اس سے زیاده عنایت کریں *

قیمت سالانه پیشگي علاوه محصول	... ...	[illegible]
ایضا ایضا معه محصول	... ...	[illegible]
قیمت ششماهي علاوه محصول	... ...	[illegible]
ایضا ایضا معه محصول	... ...	[illegible]
قیمت سه ماهي علاوه محصول	... ...	[illegible]
ایضا ایضا معه محصول	... ...	[illegible]
قیمت في پرچه	... ...	۴/

اُجرت چهاپه اشتهارات

اشتهار ماسٹروں اور تیچروں کا بغرض حصول نوکري
کے کالج یا اسکول میں هر دفعه کے لیئے ... ۸/
باقي اشتهارات هر دفعه کے لیئے في سطر کالم ... ۲/

FOR SALE.

A Galley Press, with Iron Inking Table attached, by Miller and Richard, with Iron Stand, 29" × 6" inches, almost new, and in thorough good working order. Price for new one Rs. 216. Present Price Rs. 170.

Apply to the Registrar, M. A.-O. College, Aligarh.

اِشتهار عام

باغات علیگڈه کالج میں بالفعل قلم انبه کے تیار هیں اور تمام مقامات کي پوده سے یہاں کي پوده چیده اور منتخب هی- چنانچه بنارس کا لنگڑا یہاں کے لنگڑے کا مقابله نہیں کرسکتا - لیکن با اینهمه هرایک درخت اَور مقامات کي نسبت ارزاں قیمت میں جس کي تفصیل ذیل میں درج کي جاتي هی ملتا هی - جو شخص سو درخت لیگا اُس کے ساتهه زیاده رعایت کي جاویگي *

لنگڑا	فجري	زرده
۱۲/	۸/	۸/
عنایت خاں کا نوده	سپیده	
۱۲/	۸/	

المشـــــــتهر

سید عباس حسین پروفیسر

رسالة التوحید

یهه کتاب عربي زبان میں مصر کے ایک مشهور اور زبردست فاضل شیخ محمد عبده المصري کي جدید تصنیف هی جس کي بعض نهایت اهم اور ضروري فصلوں کا ترجمه مولوي رشید احمد صاحب انصاري نے علیگڈه انسٹیٹیوٹ گزٹ میں شایع کیا تها جس کي کچهه جلدیں کتاب کي شکل میں علحده بهي چهاپي گئي هیں - قیمت في جلد ایکروپیه - منیجر ڈیوٹي شاپ مدرسة العلوم علیگڈه سے درخواست کرنے پر مل سکتا هی *

Printed and published by Mahomed Mumtaz-uddin at the Institute Press, Aligarh.

علیگڈه انسٹیٹیوٹ پریس میں باهتمام محمد ممتازالدین چهپا اور مشتهر هوا

REGISTERED No A. 176

معہ تہذیب الاخلاق

THE ALIGARH INSTITUTE GAZETT

OF

THE MAHOMEDAN ANGLO-ORIENTAL COLLEGE
WITH WHICH IS INCORPORATED
"THE MAHOMEDAN SOCIAL REFORMER."

HONORARY EDITOR :— *MOULVI SYED MEHDI ALI KHAN.*

New Series VOL. II. No. 30. THURSDAY, 24th JULY 1902. روز پنجشنبہ ۲۴ جولائي سنہ ۱۹۰۲ ع لسلہ جدید لد ۲ نمبر ۳۰

تار برقي کي خبريں

(ماخوذ از پايونير)

لندن ۱۳ جولائي

لارڈ کچنر کل حضور ملک معظم کي خدمت ميں جو ايک کوچ جلوہ افروز تھے پيش کيئے گئے — حضور ممدوح نہايت خوش اخلاقي اُن کے ساتھہ پيش آئے - حضور ممدوح نے بعوض حسن خدمت اُن کا ريہ ادا فرمايا اور تمغہ آرڈر آف ميرٹ اُنکو عطا فرمايا - اس کے بعد کچنر نے ملکہ معظمہ سے نياز حاصل کيا - لارڈ ممدوح آج هيمٹ فيلڈ تشريف ليگئے هيں *

شاهنشاہ روس نے شاهزادہ ميسچرسک کو صوبہ جات خرکاف ' ايکٹر لي اور پلٹوا کا دورہ کرنے کے ليئے بغرض تحقيقات اس امر کے متعين ايا هي کہ آيا هنگامہ و فساد وهاں جاري رهيگا اور لوگوں کي اصلاح يتيں کيا هيں *

لندن ۱۴ جولائي

حضور ملک معظم مار کوئيس آف سالسبري کو وقت اُنکي علحدگي ايک بڑي ترقي اور خطاب عطا کرنا چاهتے تھے ليکن اُنہوں نے اُس کے طور کرنے سے معافي چاهي *

بوتھا ' ڈي ويٹ ' اور ڈي لاري پندرہ روز ميں يورپ کو روانہ هونگے *

لندن ۱۴ جولائي

لارڈ جارج هملٹن نے مسٹر لبوشير کے سوال کے جواب ميں يہہ بيان کہ جو جلسہ ريسپشن انڈيا آفس ميں هوا اُس کے اخراجات کي بت ويسرائے سے مشورہ نہيں ليا گيا هي — ليکن بجٹ کي پيشي کے ت اُسکے خرچ کے معاملہ کي نسبت بحث کرنے کا ايک موقع مليگا *

لندن ۱۵ جولائي

ملک معظم نے جمعہ کے دربار ميں لارڈ سالسبري کو طبقہ وکٹوريا کا گرينڈ کراس معہ ايک ستارہ کے جس ميں جواهرات جڑے هوئے تھے عطا فرمايا *

مسٹر بيلفور نے سہ پہر کو ملک معظم کي ملازمت حاصل کي اور لارڈ پرائيوي سيل مقرر کيئے گئے *

مسٹر رچي ' لارڈ جارج هملٹن ' مسٹر هينبري ' اور مسٹر آسٹن ' چيمبر لين کے نام سوسائيٹل هوس بيچ کے جا نشين کے معاملہ ميں بيان کيئے جاتے هيں — ليکن صاحب ممدوح غالباً موسم سرما کے اجلاس تک بدستور کام کرينگے *

ملک معظم بہمراهي ملکہ معظمہ ' وکٹوريہ اِسٹيشن کو تشريف لے گئے — ايک بجے ۴۷ منٹ پي ايم پر پورٹسموتھہ ميں پہونچے — ملک معظم کو لوگ جہاز پر لے گئے اور حضور ممدوح مقام کويس کو تشريف لے گئے - سررشتہ کے طور پر يہہ بيان کيا جاتا هي کہ حضور ممدوح نے بغير تکان کے اِس سفر کو برداشت کيا اور اس تبديلي سے نہايت خوش هيں - موسم اُن کي صحت کے ليئے موافق هي *

حضور ممدوح صبح کو بغير همراهي پولس يا جنگي فوج کے ايک خاص گاڑي ميں بٹھا کر وکٹوريہ اسٹيشن کو پہونچائے گئے اُس وقت مطلق کوئي رسم اور دهوم دهام عمل ميں نہيں آئي - روانگي کے اوقات و مقامات نہايت احتياط سے پوشيدہ رکھے گئے — پھر بھي بہت سے آدمي سڑکوں پر جمع هوگئے ' ليکن اُنہوں نے ديدہ و دانستہ شور و غل سے اجتناب کيا اُنہوں نے اپني ٹوپياں اُتار ليں اور خاموش کھڑے رهے — سر ايف ٹريوس لمور سر ايف ليکنگ نے وقت روانگي کے جو بالکل بخير و خوبي انجام کو پہونچي نگراني و خبر گيري کي *

جس راستہ سے حضور ملک معظم کي سواري تاج پوشي کے دن گرجا ويسٹ منسٹر اے بي کو جاويگي وہ بدستور قايم رهيگا — لوگوں کي

مایوسي کم کرنے کي غرض سے اُمید هی که ملک معظم موسم سرما میں جنوبي لندن کے بعض محلوں میں سوار هوکر نکلینگے *

لارڈ جارج هملٹن نے مسٹر شوین کے سوال کا جواب دیتے وقت یهه بیان کیا که وه ابهي قطعه و نشکي ریلوے کي تیاري کا تخمینه نهیں کرسکتے هیں — سیستان تک اس لین کو وسعت دینے کے واسطے کوئي تجاویز گورنمنٹ هند کي خدمت میں پیش نهیں کي گئیں *

سر مارکس سیمول جو ایک جاپاني تاجر هیں لندن کے لارڈ میئر نامزد کیئے گئے هیں *

لندن ۱۶ جولائي

هوس آف کامنز میں ڈپلو میٹک ووٹ پر اُن تعلقات کي نسبت جو انگلستان کو اٹلي کے ساتهه هیں ایک مباحثه پیش هوا *

مسٹر بولس نے سر فلپ کري کي نسبت سخت نکته چیني کي ' اور یهه خیال ظاهر کیا که صاحب موصوف کے اٹلي سے واپس طلب کیئے جانے کي خواهش کي گئي هی — اُنهوں نے اٹلي کے ساتهه دوستانه تعلقات کے منقطع هونے کا الزام سر فلپ کري پر لگایا *

لارڈ کرینبورن نے سر فلپ کري کي تائید کي اور اُنکے واپس طلب کیئے جانے کي خبر کو غلط قرار دیا — لارڈ ممدوح نے بیان کیا که یورپ میں کوئي ملک ایسا نهیں هی جس کے ساتهه تعلقات اٹلي سے زیاده دوستانه هوں — بهت سے مشکل اور پیچیده مسائل ' خاصکر ملک سمالي اور سوڈان کي سرحد ' اور مالٹه اور ٹرپولي کے معاملات کا تصفیه سر فلپ کري کي بدولت هوا هی *

شاهزاده ویلز نے آج سه پهر کو حضور ملک معظم سے ملاقات کي — حضور ممدوح کي عام حالت نهایت عمده هی — اُنکي کوئچ کو کهلے هوئے تختے جهاز پر لے گئے هیں *

شاهنشاه روس اور بادشاه ایمانوول والي اٹلي نے گرینڈ ڈیوک اور گرینڈ ڈچس کے ایک زرق برق مجمع کے ساتهه مقام کریسنوسیلو میں ۳۸۸۰۰ فوج کي قواعد ملاحظه فرمائي ' اور خود شاهنشاه روس اپني رجمنٹوں کو بادشاه ممدوح کے سامنے هوکر لے گئے *

لارڈ جارج هملٹن نے هوس آف کامنز میں یهه بیان کیا که اُنهوں نے هندوستان کے بجٹ کي پیشي اگلے موسم تک ملتوي کردي *

صاحب ممدوح نے بیان کیا که اُن کے نزدیک موسم سرما هندوستان کے بجٹ کي پیشي کے لیئے زیاده تر مناسب هی *

مسٹر چیمبرلین کو خاطر خواه طور پر آرام هوتا جاتا هی اور خبر کے پرچوں کا جاري کرنا موقوف کردیا گیا هی *

لندن ۱۷ جولائي

معلوم هوتا هی که سر مائیکل هکس بیچ دو برس پہلے پولیٹکل لائن سے کناره کش هونا چاهتے تهے ' لیکن لارڈ سالسبري نے کهه سنکر صاحب موصوف کو بدستور اپنے عهده کا کام کرنے پر آماده کیا *

عموما یهه اُمید کي جاتي هی که لارڈ هیلسبري لارڈ چینسلر عنقریب اپنے عهده سے استعفا دیدینگے *

اخبار نویس مجلس کیبینٹ کے ازسر نو ترتیب دیئے جانے کي تجاویز کي نسبت جن کے عمل میں آنے کا کم و بیش احتمال هی لیکن جن کا

بهروسه نهیں هی بحث کر رهے هیں — ان تجویزوں میں لارڈ کرزن کا نا اکثر اوقات شامل کیا جاتا هی ' اور اخبار ٹائمز بیان کرتا هی که لوگوں کو علی العموم یهه یقین هی که لارڈ کرزن حتی الامکان بهت جلد کسي موقع پر هوس آف کامنز میں پهر داخل هونگے اور اپنا پولیٹکل دور پهر شروع کرینگے *

حضور ملک معظم کي حالت برابر خاطر خواه هی *

حضور ممدوح قبل از دوپهر تخته جهاز پر رهے ' اور ۸ اگست کو لندن کو تشریف لاوینگے اور تاجپوشي کے بعد پهر جهاز کو واپس تشریف لے جاوینگے *

لندن ۱۷ جولائي

مسٹر بیلفور نے اپني پهلي کیبینٹ کونسل میں اجلاس کیا جس میں مسٹر چیمبرلین بهي شریک تهے — وزیروں کي طرف سے بهت سي تجاویز مشتهر کي گئي هیں جو بیشتر اس قیاس پر که لارڈ کرزن کوئي عهده قبول کرلینگے مبني هیں — یهه امر مشتبه هی که آیا موسم سرما سے پهلے کوئي تبدیلیاں عمل میں آوینگي — یهه خیال کیا جاتا هی که مسٹر هیلبري غالبا عهده چینسلر خزانه کے واسطے اُمیدوار هونگے *

سر مائیکل هکس بیچ نے هاوس آف کامنز میں گفتگو کرتے وقت یهه بیان کیا که وه دربار دهلي کے واسطے روپیه منظور کرنے پر آماده نهیں هیں *

لندن ۱۸ جولائي

مهاراجه صاحب بهادر کولا پور ایک مختصر دوره کے لیئے انگلستان سے پیرس ' وینس اور فلارنس کو روانه هوگئے هیں اور ایسے وقت پر وهاں سے واپس آوینگے که جشن تاجپوشي میں شریک هوسکینگے *

جو افواه لارڈ کرزن کے ولایت کو واپس تشریف لے جانے کي نسبت مشهور هی اُس کو اخبار ٹائمز نے آج ایک مهمل افواه قرار دیا هی *

اخبار ٹیلیگراف خیال کرتا هی که گو کچهه هي وقوع میں کیوں نه آئے لیکن وایسراے دهلي کے دربار تاج پوشي تک هندوستان میں رهینگے *

لندن ۱۸ جولائي

اخبار لینسٹ بیان کرتا هی که ملک معظم اس قدر تندرست و خوش معلوم هوتے هیں جیسے که برسوں سے نهیں معلوم هوتے تهے اور یهه بوجه اُس مفید اثر کے هی جو کار و بار سلطنت اور سوشل تفکرات سے آزادي حاصل هونے اور مجبوراً آرام کرنے سے پیدا هوا هی *

تاجپوشي ۹ اگست کو قرار پائي هی *

سلطان زنجبار کا انتقال هوگیا *

لندن ۱۹ جولائي

مسٹر بیلفور نے مقام فلهم میں گفتگو کرتے وقت یهه بیان کیا که لارڈ سالسبري نے ملک کو پر امن حالت میں چهوڑا هی — هر ایک غیر سلطنت کے ساتهه تعلقات نهایت دوستانه اور خاطر خواه هیں — جو اعتراضات لڑائي کے متعلق بر اعظم یورپ میں کیئے گئے هیں اُن کے ذکر

میں صاحب موصوف نے فرمایا کہ اُن کو اُمید هی کہ یہہ مباحثہ همیشہ کے لیئے ختم هوگیاهی- اُنہوں نے یہہ یقین ظاهر کیا کہ جو شخص انگلستان کے ذمہ ایک آزاد قوم پر حملہ کرنے کا الزام لگاتے هیں وہ ٹرینسوال کی حالت آیندہ میں یہہ بات دیکھینگے کہ آزادی ' کالونیل سیلف گورنمنٹ ' اور انتظام کی صفائی کے باب میں انگلستان کے جو خیالات هیں وہ کیا کام کرسکتے هیں — صاحب موصوف نے یہہ یقین ظاهر کیا کہ هم اب یہہ اُمید کرسکتے هیں کہ یورپ کی قوموں کے ساتھہ همارے عمدہ تعلقات روز افزوں ترقی کرینگے- صاحب موصوف نے یہہ اُمید ظاهر کی کہ اب دوسری قوموں کے ساتھہ دوستی اور رضامندی کا ایک بڑا زمانہ شروع هونے والا هی *

صاحب موصوف نے نوآبادیوں کے ساتھہ بھی اسیطرحپر طمانیت بخش تعلقات هونے کا ذکر کیا — صاحب موصوف نے مسٹر چیمبرلین کی تعریف و توصیف کی جنہوں نے نوآبادیوں کے معاملات میں ایک نئی جان ڈال دی هی — جو مباحثے نوآبادیوں کی کانفرنس میں هونگے اُن کا نتیجہ صرف یہہ هوسکتا هی کہ سلطنت کے مختلف حصوں کے درمیان زیادہ تر ربط و ضبط پیدا هوجاویگا اُنہوں نے بیان کیا کہ گو لارڈ سالسبری گورنمنٹ سے علیحدہ هوگئے هیں لیکن اُن کی پالیسی برابر جاری رکھی جاویگی *

گزٹ میں لارڈ کچنر کا ایک مراسلہ مورخہ یکم جون مشتهر کیا گیا هی جس میں صلح کے هونے کا اعلان کیا گیا هی — مراسلہ مذکور میں فوج کے تحمل و بردباری ' ثابت قدمی اور بہادری کی تصدیق کی گئی هی کہ صرف انہیں کے باعث سے معرکہ جنگ کی مشکلات عظیم حل هوسکتی تهیں — نیز مراسلہ مذکور میں بوئروں کے سرگروهوں کا تعظیم کے ساتھہ ذکر کیا گیا هی *

بادشاہ بلجیم نے جن کا جہاز دریاے سولنٹ میں پڑا هوا هی آج آدہ گھنٹہ تک بادشاہ ایڈورڈ سے ملاقات کی — بادشاہ ممدوح اچھی طرح اور خوش و خرم هیں *

لارڈ سالسبری نے مقام هیٹ فیلڈ میں ایک گارڈن پارٹی دی ' جس میں ۴۰۰۰ سے لیکر ۵۰۰۰ تک مہمان مع شاهزادگان و راجگان هندوستان ' باشندگان نو آبادی هاے اور سفیران سلطنت اور امرا اور ممبران هوس آف کامنز شامل تھے *

بریلی ۱۷ جولائی

هز آنر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر بهمراهی چیف سکرٹری و پرایویٹ سکرٹری کل شام کو نینی تال سے یہاں رونق افروز هوئے اور صاحب کمشنربہادر کی کوٹھی کو تشریف لیگئے جہانکہ جناب ممدوح اپنے زمانہ قیام میں فروکش هونگے — آج صبح کو هز آنر نے پاگل خانہ کو ملاحظہ فرمایا- ۱۱ بجے پر بریلی ' بدایوں ' پیلی بھیت اور شاهجہاں پور کے دسترکٹ بورڈوں کیجانب سے ایڈریسیں پیش کی گئیں ' اُن کے جواب میں هز آنر نے اپنی اسپیچ میں اس امر پر خاص زور دیا کہ آمدنی و خرچ کے معاملہ میں بورڈوںکو آزادی کا هونا پسندیدہ هی ' اور جو تدابیر اس غرض سے زیر تجویز هیں اُنکا ذکر فرمایا- نیز هز آنر نے ممبروں کو اس بات کا خیال رکھنے کی تاکید فرمائی کہ جو روپیہ خاص طور پر تعلیم کے واسطے منتقل کیا گیا هی وہ پورا پورا صرف کردیا جاوے — اس کے بعد هز آنر نے مختلف بورڈوں کے قایم مقاموں کے ساتھہ اُن کی اصلاح کے لیئے ضروری تجویزوں کی نسبت گفتگو فرمائی *

شملہ ۱۷ جولائی

قطع نظر اس بات سے کہ حضور بادشاہ ایڈورڈ هفتم کی تاجپوشی کی خاص تقریب هندوستان میں اگلے موسم سرما میں عمل میں آویگی ' شروع اگست میں جبکہ اس ملک کے اکثر حصوں میں عموما بارش نہایت کثرت سے هوتی هی اس قسم کے جلسوں کا ترتیب دینا جن میں موسم کے باعث سے کچھہ هرج واقع نہ هو آسان نهوگا ' لیکن بهرحال حضور ویسرائے بہادر کی یہہ خواهش هی کہ شملہ کا موسم بغیر اس کے نہ گذرنے پاوے کہ جو بہت سے ماتحت سرکاری عہدہ دار پہاڑ پر رهتے هیں اور غالباً اور طرح پر سرکاری خوشی میں شریک نهوسکیں گے اُن کو تفریح کا کوئی موقع دیا جاوے — چنانچہ هز اکسلنسی نے ملک معظم قیصر هند کی تاجپوشی کی خوشی میں یہہ تجویز کی هی کہ بارش کے ختم هونے کے بعد ستمبر یا اکتوبر میں گورنمنٹ هند کے دفتر سکرٹریٹ اور دفاتر متعلقہ اور فوج کے هیڈ کوارٹر کے کلارکوں کو مع اُن کی بیویوں اور لڑکیوں کے ایک گارڈن پارٹی وایسری گل لاج میں دیجاوے *

مختلف خبریں

— گورنمنٹ بنگالہ ڈھاکہ میں ایک انجنیرنگ اسکول قایم کرنے کی تجویز پر غور کر رهی هی *

— جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک متحدہ اپنے برسات کے دورہ پر نینی تال سے روانہ هوگئے هیں اور سب سے پہلے بریلی کو تشریف لے گئے *

— هز اکسلنسی حضور وایسراے بہادر کے راجپوتانہ کے دورہ میں مسٹر ایچ ایچ بارنس فارن سکرٹری ' حضور ممدوح کے همرکاب جاوینگے اور دورہ کے خاتمہ پر لارڈ کرزن اور مسٹر بارنس اُن تیاریوں کے ملاحظہ کے لیئے جو دربار تاجپوشی کے واسطے هو رهی هیں غالبا دهلی کو تشریف لے جاوینگے — اس کے بعد هز اکسلنسی کلکتہ کو تشریف لے جاوینگے اور مسٹر بارنس غالبا دهلی میں رهینگے *

— بنگالہ کی بعض دیسی پبلک ایسوسی ایشنوں نے اپنے مقاصد کی فهرست میں یہہ بھی اضافہ کیا هی کہ دیسی ساخت کی چیزوں کے استعمال کو ترقی دینے کے لیئے مناسب تدابیر اختیار کی جاویں — چنانچہ ان میں سے ایک ایسو سی ایشن نے اس امر کی نسبت کہ اُس کے ضلع میں اس قسم کی کون سی چیزیں پیدا هوتی هیں اطلاع جمع کرنے اور اُن کی فروخت کو ترقی دینے کا مصمم ارادہ کیا هی *

— ایک کارسپانڈنٹ شکایت کرتا هی کہ اگرچہ کلکتہ میں هندؤں کے فائدہ کے واسطے بہت سے عمدہ هوٹل ' بورڈنگ هوس ' اور دهرم سالا موجود هیں لیکن جہاں تک اُسکا تجربہ هی مسلمانوں کے لیئے کوئی معقول هوٹل یا بورڈنگ هوس موجود نہیں هی — وہ یہہ راے دیتا هی کہ اگر واقعی یہہ حالت هی تو چند سر براوردہ اور ذی اثر مسلمان شرفا کو اپنے هم مذهبوں کو ممنون کرنا اور شہر کلکتہ میں ایک معقول بورڈنگ هوس قایم کرنا چاهیئے ' اور وہ اشارہ کرتا هی کہ اس قسم کا ایک بورڈنگ

هوس صرف مسلمان مسافروں کے حق میں هي نہیں جو همیشه کلکته سے گذرتے هیں ' مغتنمات سے نہوگا بلکه اُس کا خرچ بھي اُس سے نکل آویگا اور شاید کچھه نفع بھي حاصل هو *

— از روے اُن انتظامات کے جو عنقریب طے هونے والے هیں دیر اکسلنسي لارڈ کرزن و لیڈي کرزن ایک ساتھه یکم اگست آیندہ کو شمله سے نہضت فرما هونگے ' اور انبالہ میں پہونچکر لارڈ کرزن جنوب کي طرف میسور کو اور لیڈي کرزن کشمیر کو تشریف لے جاوینگي ' کیونکه ریلوے کے ذریعه سے هندوستان کے میدانوں میں ایک نہایت سخت موسم میں چھه دن تک سفر کرنا اور اُس کے بعد میسور کے جنگلات میں بغرض شکار کیمپ میں رهنا لیڈي صاحبه ممدوحه کے نزدیک چنداں دلچسپ نہیں هوسکتا - مسٹر کارنڈف پرائیویٹ سکرٹري ' کرنل بیونگ ' کپتان آرم اسٹر انگ انڈین میڈیکل سروس ' اور کپتان ناکس اور کپتان بارڈ بلر جیسا که سابق میں بیان هوچکا هي حضور ویسراے کے همرکاب جاوینگے اور کپتان بیکر کار اور لارڈ سفوک لیڈي کرزن کے همراہ کشمیر کو جاوینگے *

— کار نیکي اور سلسل روتز کي دریا دلي کے فسانے هنوز تازہ تھے که ولایت میں ایک اور جوانمرد نے اپني همت عالي کا ثبوت دیا اور وہ اس طرح پر هي که مسٹر گوسمث لندن کے ایک شراب فروش نے سینٹ ٹامس کے شفاخانه کي امداد میں ازهائي لاکھه پونڈ کي معقول رقم جو همارے سکه میں ساڑھے سینتیس لاکھه روپیه کي برابر هوتي هي دیدي — یہه مانا که تجارت کے نقدان کے سبب سے همارے ملک کے دولت مند سے دولت مند امیر بھي اتني رقم کسي کام میں صرف نہیں کرسکتے - لیکن جب کبھي اور جہاں کہیں خرچ کرتے هیں وهاں اگر بجاے نمود اور نمایش کے اصلي فوائد ملک اور قومي همدردي کو پیش نظر رکھیں تو کل ملک کا روپیه برباد نه هو اور بقدر امکان کچھه نه کچھه فائدہ هي هو * (وکیل)

هندوستاني مہمانوں کا مصارف

مسٹر لبوشیر نے هندوستان کے لیئے بہت عمدہ خدمات کیں که اِس بات کو پیش کیا هي که مصارف جشن تاجپوشي کے بارے میں اُس سے کیسا بدنام کرنے والا برتاو کیا گیا هي — خصوصاً انڈیا آفس میں استقبالي مصارف آمدني هندوستان سے لیا جائیگا — اُمید هي که مسٹر لبوشیر اس معامله میں اُس وقت تک برابر تحریر کرینگے جبتک سکرٹري اسٹیٹ هند اور دیگر ممبران انڈیا آفس اس امر کو نه تسلیم کریں که هندوستاني مہمانوں سے بھي ویسا هي برتاو هوگا جیسا کالوني کے لوگوں سے هوا هی اور شہنشاهي فنڈ سے ان کا مصارف دیا جائیگا * (اودہ اخبار)

مضامین کا سرقه

همارے اخبار میں اکثر المويد و المنار وغیرہ مصري اخباروں کے مفید مضامین کا ترجمه چھاپا جاتا هي اور اِس کے لیئے هم نے خاص اهتمام کیا هي اور ایک بڑي تنخواہ کا عالم نوکر رکھا هي — هم نہایت افسوس سے دیکھتے هیں که اُن مضامین کي نقل بعض اخباروں میں کیجاتي هي اور همارے اخبار کا نام جس سے وہ ترجمه نقل کیا جاتا هي نہیں لیا جاتا - غالباً یہه غلطي عمداً نه هوتي هوگي مگر صاحبان اخبار خوب جانتے هیں که گو ایسي غلطي سہواً بھي هو مگر افسوس کے قابل هي هم اُمید کرتے هیں که اِس ضروري امر کي طرف خاص توجه کي جائیگي اور آیندہ ایسي غلطي سہواً بھي نه هونے پائیگي *

محمڈن ایجو کیشنل کانفرنس

اس کانفرنس کے متعلق جو اشتہار شائع کیا گیا تھا اُس میں درخواست کي گئي تھي که جو صاحب ممبر هونا اور کانفرنس کیمپ میں رهنا چاهیں وہ اپني درخواستیں اخیر اگست تک بھیجدیں- مگر باوجودیکه جولائي کا مهینه ختم هونے کو هي مگر درخواستیں نہیں آئیں — جہاں کہیں کانفرنس کے ایجنٹ گئے اور جن صاحبوں کے پاس اشتہار پہونچا اکثر لوگوں نے آنیکا وعدہ کیا اور جگہه خالي رکھنے کي خواهش کي مگر نه ممبري کي فیس بھیجي نه مکانات کا کرایه — غالباً عین وقت پر وہ آئینگے اور کانفرنس کیمپ میں رهنے کي خواهش کرینگے مگر کمیٹي نے اعلان کردیا هي اور پھر هم اُس کو مشتهر کرتے هیں که جن ممبروں کي درخواستیں آخر اگست تک معه فیس اور اُنکے دنوں کا کرایه جتنے دن اُن کو رهنا منظور هو آویگا اُن کا انتظام کمیٹي اپنے ذمه لیتي هي اُس کے بعد کمیٹي ذمه دار نہیں هي - جو حضرات آنیکا ارادہ رکھتے هوں اُن کو چاهیئے که اپني درخواستیں معه فیس و کرایه کے بھیجدیں - ورنه موهوم اُمید پر کمیٹي کو مکانات بنانے میں تامل هوگا اور مکانات کے کافي نہونے کي حالت میں آنے والوں کو تکلیف هوگي — موجودہ حالت نہایت مشتبهه هي - وعدہ کرنے والوں کے وعدوں پر خیال کیا جاے تو معلوم هوتا هي که پانچ سو آدمیوں کے رهنے کیواسطے مکانات بنانے کي تجویز نہایت ناکافي هي پٹنه کے لوگوں نے همارے ایجنٹ سے کہا که پانچ سو آدمي صرف اُن کے ضلع سے آئینگے - اور درخواست اور فیس بھیجنے والوں پر اگر خیال کیا جاے تو اندیشه هوتا هي که شاید دو سو ممبر بھي کانفرنس کے کیمپ میں نه آئیں - اسلیئے لوکل کمیٹي دهلي کي حالت نہایت مذبذب هي - نہایت مشکل سے کمیٹي کے چند ممبروں نے اپني ذمه داري پر دس هزار روپیه قرض لیا هي اور ایک روپیه سیکڑہ ماهانه سود دینا منظور کیا هي اس لیئے که چندہ سے سواے پٹنه کي کمیٹي سے اب تک کچھه وصول نہیں هوا هي - نه ممبروں کي تعداد معلوم هوئي نه کانفرنس کیمپ میں ٹهیرنے کي فیس و کرایه اب تک آیا - بزرگان قوم کو اس پر توجه کرنا اور اس قومي کام میں مدد دینا چاهیئے - اگر تعلیم یافته مسلمان اس کانفرنس کو ضروري سمجھتے هیں اور بزرگان ملت دهلي میں کانفرنس کا هونا مناسب خیال کرتے هیں تو اُن چاهیئے که وہ اُس کي کامیابي کے لیئے کوشش کریں تاکه دهلي کا جلسه اُس شہر اور اُس حالت کے موافق هو جو که شاهي دربار کے وقت هوگي - اور کوشش کریں که رئیس اور امیر اور ذي عزت مسلمان جو دربار دهلي میں شریک هونے کي غرض سے تشریف لائیں وہ تھوڑي دیر کے لیئے اس قومي کانفرنس میں بھي رونق افروز هوں — اگر ایسي کوشش کي جاے تو اُمید هي که دهلي میں کانفرنس کا جلسه قابل یادگار هوگا اور اگر خاص کوشش نه کي گئي اور اُس کے لیئے خاص انتظام نه کیا گیا تو اندیشه هي که دهلي کي کانفرنس نہایت بے رونق هو اور علیگڈہ کے معمولي جلسوں سے بھي کم هو - بهر حال بقول مولوي

نذیر احمد صاحب کے ' اس کانفرنس پر مسلمانوں کی قسمت کا فیصلہ منحصر ہی ' *

اس مضمون پر ہمارے ہمعصر وکیل اور نیر اعظم نے جو عمدہ اور مفید مضمون لکھتے ہیں اُن کو ہم نقل کرتے ہیں اور دل سے اُن کے شکر گذار ہیں — اگر اسی طرح سے اور اخبار بھی کانفرنس کی مدد کریں اور مضامین لکھکر لوگوں کو آمادہ کریں تو وہ قومی خدمت کرنے پر تعریف اور شکر کے مستحق ہونگے اور اُن کی خدمت سے کانفرنس کو بہت مدد ملیگی *

افسوس ہی کہ زندہ دلان پنجاب نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی مگر ہم نہایت خوشی سے اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ وہ اس ضروری کام سے غافل نہیں ہیں — اور عنقریب معمول کے موافق وہاں لکچروں کا سلسلہ جاری ہونے والا ہی اور کانفرنس میں شریک ہونے کے لیئے خاص انتظام کیا جارہا ہی — بد نصیبی سے ہماری قوم کے سچے خیر خواہ اور ہماری کانفرنس کے بڑے حامی اور رہنما خان بہادر برکت علی خاں (جن کو خدا صد و سی سال تک زندہ رکھے) شدید بیمار ہوگئے تھے اور بوجہ علالت کے وہ میٹنگ کرنے اور اِس کام میں کوشش کرنے سے معذور تھے اب بفضل خدا صحیح اور تندرست ہوگئے ہیں اور کانفرنس کے لیئے جلسے کرنے اور اشتہارات بانٹنے اور لوگوں کو ترغیب دلانے پر مستعد ہوئے ہیں اور ہمارے معزز دوست مولوی شاہدین اور شیخ عبدالقادر اور منشی محبوب عالم نے بھی اس اہم کام کے پورا کرنے کا حسب معمول ارادہ کیا ہی ہم کو اُمید ہی اور پورا یقین ہی کہ صرف پنجاب سے کانفرنس کو ایسی مدد ملیگی جس سے لوکل کمیٹی دہلی کی کوششیں ضائع نہونگی اور کانفرنس کا اجلاس ایسی شان و شوکت سے ہوگا کہ تاجپوشی کے دربار کی طرح یہہ جلسہ بھی ہمیشہ یاد رہیگا اور مسلمانوں کی عزت اور شان کے موافق ہوگا *

علیگڈہ کالج کے بعض با ہمت طالب علموں نے پچھلے برس ممالک متحدہ میں دورہ کرکے کالج فنڈ میں بہت کچھہ امداد دی تھی — اب کے برس یہہ تجویز ہوئی کہ موسم گرما کی تعطیلوں کے آغاز میں کالج کا یہہ وفد ہمارے صوبہ میں آئیگا — ہمیں اُمید ہی کہ اہل پنجاب اس مشن کا خیر مقدم اُسی گرمجوشی سے کرینگے جو ہمیشہ ان کا شعار رہا ہی اور مرحوم سر سید کی اُس رائے کی اپنی طرز عمل سے تصدیق کرینگے جو مادام الحیات پنجاب اور اہل پنجاب کے بارہ میں وہ مکرر ظاہر کرتے رہے — ہمیں اس مشن سے یہہ بھی اُمید ہی کہ وہ آیندہ ایجوکیشنل کانفرنس میں شریک ہونے کی ترغیب بھی لوگوں کو دینگے — اور اُس کے فواید دل نشین کرانے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھینگے — کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ پنجاب میں اب تک کوئی باضابطہ تحریک نہیں ہوئی اور نہ یہاں کی سربرآوردہ اور مقتدر انجمنوں نے اس بارہ میں کچھہ قدم لیا ہی * (وکیل)

تالیف و تجارت

ہم نہایت خوشی سے " تالیف و تجارت " کا اشتہار جو مولوی سید ممتاز علی صاحب مالک رفاہ عام سٹیم پریس لاہور نے ہمارے پاس بھیجا ہی معہ اُن کے خط کے شایع کرتے ہیں *

مولوی ممتاز علی صاحب ایک نہایت نامور اور لایق اور ذی علم اور مشہور ادیب ہیں — اور اپنی قوم کے سچے خیر خواہ اور سچے ہمدرد ہیں — وہ ایسے کاموں سے متنفر رہتے ہیں جن میں قوم کا فائدہ نہو اور کبھی وہ کام نہیں کرتے جس میں صرف نمایش اور جھوٹی ناموری حاصل ہو اُن کا ارادہ ہمیشہ یہہ رہتا ہی کہ وہ کام کیا جاے جس سے درحقیقت قوم کو فائدہ پہونچے اور اُس سے کوئی مفید نتیجہ حاصل ہو گو بظاہر وہ کام کیساہی سادہ اور حقیر سمجھا جاے — اُن کا رسالہ تہذیب نسوان اس بات پر شاہد ہی کہ اُس کے مضامین بظاہر نہایت سادہ اور معمولی ہوتے ہیں مگر مسلمانوں کی لڑکیوں کو اُس سے کیسا فائدہ پہونچتا ہی اُس کے مضامین اکثر لڑکیوں کے لکھے ہوتے ہیں جن سے اُن کے خیالات معلوم ہوتے ہیں اور پڑھنے والوں کو خانہ داری کا سلیقہ پیدا ہوتا ہی مفید باتیں لڑکیوں کو بتائی جاتی ہیں ' جو کام شریف لڑکیوں کو کرنے چاہیئیں وہ سکھائے جاتے ہیں . اور اس میں کچھہ مبالغہ نہیں ہی کہ شریف خاندان کی لڑکیوں کو اس سے بہت فائدہ پہونچتا ہی غالبا مسلمانوں کی لڑکیوں کے لیئے اس رسالہ سے بڑہ کر کوئی دوسرا مفید رسالہ نہوگا *

اب مولوی صاحب موصوف نے ایک نہایت سستہ پندرہ روزہ اخبار تالیف و تجارت کے نام سے جاری کرنا چاہا ہی — جس میں ایسی معلومات جمع کرنے کا ارادہ کیا گیا ہی جن کے شایقین کو اپنے اشغال علمی میں رہبری کے لیئے ہمیشہ ضرورت رہتی ہی ہم اِس مفید تجویز پر سید ممتاز علی صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا اُن کو اِس ارادہ میں کامیاب کرے اور اُمید کرتے ہیں کہ یہہ رسالہ نہایت قدر اور عزت کی نظر سے دیکھا جائیگا اور بہت سے مسلمان قلم اور درم سے اُس کی مدد کریں *

زاد عنایتہ —

بخدمت شریف جناب اڈیٹر صاحب اخبار انسٹیٹیوٹ گزٹ علیگڈہ

عنایت فرماے بندہ —

تسلیم — " تالیف و تجارت " کا پروسپکٹس ہمراہ عریضہ ہذا مرسل خدمت ہی — بعد ملاحظہ اُمید ہی کہ آپ اس کے اجراء کو ملک و قوم کے حق میں مفید و ضروری سمجھینگے اور چونکہ اس کی توسیع اشاعت اور کامیابی کا انحصار بالخصوص ابتداء میں زیادہ تر آپ جیسے مہربان معاصرین کی توجہ پر ہی اِس واسطے نیازمند کی یہہ استدعاء کچھہ بے محل نہ ہوگی کہ براہ کرم اشتہار ہذا کو دو تین بار یا جتنی دفعہ موقعہ اور گنجایش دیکھیں اپنے جریدہ گرامی میں جگہہ دیکر خاکسار کو

مرھون منت فرمائیں— یہہ امر بھي ضروري معلوم ھوتا ھی که آپ کے اخبار کي جس اشاعت میں یہہ اشتہار پہلي مرتبه چھپے اس کے اڈیٹوریل کالموں میں بھي چند تائیدي سطور اس کي ضرورت و اھمیت کے متعلق لکھي جائیں تاکه ناظرین کو اس کي طرف متوجه ھونے کا کافي موقعه مل سکے *

اِس تکلیف کے معاضہ میں " تالیف و تجارت " کو آپ جس ناچیز خدمت کے قابل سمجھیں اسے وہ بڑے فخر و مسرت کے ساتھہ بجالانے کو حاضر ھوگا — اور اگر کسي وجه سے اصول تجارت کے مقابله میں رسم معاصرانه کا لحاظ منظور خاطر نه ھو تو پھر اس گذارش کو ملاحظه فرما کر جس قدر جلد ممکن ھو امور ذیل سے آگاھي بخشیں : —

(۱) آپ کے اخبار کي ٹھیک ٹھیک تعداد اشاعت کتني ھی *

(۲) تقسیم اشتہارات کي اُجرت آپ کہا فیصدي شرح سے لینگے ؟ *

(۳) آپ کس تاریخ کے پرچه کے ساتھہ اس اشتہار کو بطور ضمیمه شائع کرنا چاھتے ھیں اور کس وقت تک اس کي تعداد مطلوبه آپ کے پاس پہونچ جاني چاھیئے *

خاکسار

S. MUMTAZ ALI.

تالیف و تجارت

ھرچند که ملک میں اخباروں کي بھرمار کسي حد تک تکلیف دہ درجے کو پہونچ گئي ھی — اور نئے اخباروں کے لیئے ظاھرا کوئي کامیابي کا میدان نظر نہیں آتا — مگر انصاف سے دیکھا جائے تو اب تک ھمارے ملک میں بہتیرے ضروري مقاصد کے حصول کا کوئي بھي ذریعه موجود نہیں — تمثیلاً فن تصنیف و تالیف کو لیجیئے — فی الحال جس قدر اخبار اور رسالے جاري ھیں اُن میں سے کوئي بھي پورے طور پر اس بات کا متکفل نہیں که ھمارے ملک کے بعض اھل علم و فضل جن مشاغل علمیه میں مصروف ھیں وہ ھمیں ان مشاغل سے وقتاً فوقتاً آگاہ کرتا رھے یا کسي صاحب تصنیف کو اپنے معاصرین علما سے کسي نوع کي مدد کي ضرورت ھو تو وہ اس کے ذریعه سے استمداد کرسکے — یا اگر کسي جویاے کتب قدیمه کو کسي کتاب نایاب کي جستجو ھو تو اُسے یہہ معلوم ھوسکے که وہ کتاب کہاں کہاں اور کن کن کتب خانوں میں موجو ھی ؟ غرض تالیف و تصنیف کي خدمت کا کوئي معتدبه ذریعه اور ایک دوسرے کے مشاغل سے واقف ھونے کا کوئي سلسله موجود نہیں ھی *

مذھب میں تو عموماً لوگوں نے ایسي متعصبانه روش اختیار کر رکھي ھی که اگر کوئي مذھبي اخبار ھی تو خاص خاص فرقه سے مخصوص و منسوب ھی — کسي کي طبیعت میں اس قدر فیاضي نہیں که مخالف کے قلم کو بھي جس میں وہ اپنے مذھب کي حقیقت ثابت کرنا چاھتا ھی اپنے اخبار میں جگه دے سکے — اور اُسے پڑہ کر اپنے غیظ و غضب کو تھام سکے *

اِن ضرورتوں کا خیال کر کے میں نے قصد کیا ھی که اگست آیندہ سے ایک نہایت سستا ہفتہ روزہ اخبار تالیف و تجارت کے نام سے اپنے اھتمام میں جاري کروں — اس اخبار میں حتی الامکان نہایت کوشش سے ایسے معلومات جمع کیئے جائینگے جن کي شائقین علم کو اپنے اشغال علمي میں رھبري کے لیئے ھمیشه ضرورت رھتي ھی *

اخبار میں ایک عنوان سیر مذاھب بھي ھوگا جسکے تحت میں ھر مذھب و ھر فرقه کے علما پوري آزادي سے اپنے اپنے مذھب کي حقیقت پر دل کھول کر مضامین لکھہ سکینگے — اور ھر قابل شخص کو تہذیب کے ساتھہ اُن پر نکته چیني کرنے کي اجازت دي جائیگي *

اگرچه اس اخبار کے اجرا سے اصلي غرض مصنفین و مولفین کو ان کے مشاغل علمیه میں مدد دینا ھی — لیکن بدیں خیال که شاید ان مضامین کے لیئے ھمیشه کافي مصالحه بہم نه پہونچ سکے — یا مبادا تصنیف و تالیف کي نا قدري کي وجه سے اخبار کو کسي قسم کا مالي نقصان اُٹھانا پڑے اس اخبار کي مدد کے طور پر دیگر اخباري مضامین و تقریظات و اشتہارات تجارتي بھي اس میں درج ھوا کرینگے — مگر حتی المقدور ان اشتہارات کي اُجرت بھي بہت معمولي اور واجبي ھوا کریگي *

اھل علم کي خدمت کے سوا جو اس اخبار کا اصلي مقصد ھی دیگر اھل قلم کو بھي تلاش معاش میں اس طرح مدد دي جایا کریگي که کم مقدور لوگوں کے اشتہار تلاش معاش بالکل مفت چھاپے جایا کرینگے اور عام طور پر بھي اس قسم کے اشتہار نہایت خفیف براے نام اُجرت پر شایع ھوا کرینگے *

تجارتي اشیا میں سے کار آمد اشیاء روز مرہ خصوصا ان اشیاء کے اشتہارات کي طرف بہت توجه کي جائیگي جو ھر خانه دار شخص کو اپني خانه داري میں مطلوب ھوتي ھیں — منجمله دیگر عنوان ھاے تجارتي کے ایک عنوان مینا بازار ھوا کریگا — جس کے ذیل میں زنانه صنعت کي چیزیں اور مدارس زنانه کي ھنر مندیوں کے نمونے مع قیمتوں کے درج ھوا کرینگے *

رشتے ناتے کے اشتہارات کي طرف بھي خاص توجه ھوگي — اور کم استطاعت لوگوں سے ایسے اشتہاروں کي کچھہ اُجرت نه لي جائیگي — غرض اس اخبار کو اغراض متذکرہ بالا کے لیئے مفید بنانے میں کوئي کسر باقي نه رکھي جائیگي *

یہہ اخبار ۱۲ صفحوں پر ۱۸ × ۲۲ کي ½ تقطیع یعني اس اشتہار کي تقطیع پر ھر مہینے کي یکم اور پندرہ کو دارالاشاعت پنجاب لاھور سے شائع ھوا کرے گا — اور پہلا پرچه یکم اگست آیندہ کو نکلے گا — قیمت سالانه عہ ۲ اور ششماھي ۹، ھوگي — محصول ڈاک بھي اس میں شامل ھی — نمونے کا پرچه مفت *

المشتـــــــــــــــــــــــــــــــــــــھر

سید ممتاز علي — مالک رفاہ عام سٹیم پریس لاھور

سر تقدم الانگلیز السکسونیین

نمبر ۱۰

(واسطے سلسله کے دیکھو صفحه ۴۵۰ - مطبوعه ۱۷ جولائي سنه ۱۹۰۲ ع)

ہمکو اپني اولاد کي تربیت کسطرحپر کرنا چاہیئے ؟

تجربه سے هم کو اُس طریقه کي طرف رهنمائي هوتي هی جو غرض مقصود کے حاصل هونے کے لیئے سیدها رسته هی — ظاهر هی که همارے پاس کوئي تجربه نهیں هی ' کیونکه همارے ملک میں هرایک چیز مقصود اور مطلوب کے برخلاف هو رهي هی — اِسلیئے همارا فرض هی که هم دوسري قوموں کے تجربوں سے فائده اُٹھاویں — جو ان کٹهي منزلوں اور دشوار گذار گهاٹیوں سے عبور کرچکي هیں ' اور جو ایسے نوجوان تیار کرتي هیں جو اپنے رشته داروں اور دوستوں اور اپني گورنمنٹ پر بهروسه نهیں کرتے ' بلکه وہ اپنے تمام کاروبار بذات خود انجام دینے پر قادر هیں — ایسي قومیں دنیا میں موجود هیں ' اور سواے ان لوگوں کے جن کي آنکهیں بصارت سے محروم هیں کوئي شخص اُن کا اِنکار نهیں کرسکتا - یهي وہ قومیں هیں جو روے زمین کے تمام ممالک پر تاخت کرتي اور اُن کو آباد کرکے اُن کے نا معلوم ذرائع دولت و ثروت کو دریافت کرتي هیں ' اور اپني ترقي کے سیلاب میں دنیا کے قدیم عنصروں کو برباد کرتي چلي جاتي هیں - اور یهه تمام معجزات صرف شخصي قوت اور ایسے جوانمردوں کي بدولت ظاهر کرتي هیں جو صرف اپني ذات پر بهروسه کرتے هیں - اگر جدید تربیت کے کار نامے دیکهنے منظور هوں تو شمالي امریکه کي حالت پر غور کرو ' اور اگر قدیم تربیت کے نتایج دریافت کرنے منظور هوں تو جنوبي امریکه پر نظر ڈالو - ان دونوں کو ایک دوسرے کے ساتهه مقابله اور موازنه کرنے سے همارے قول کي صحت بخوبي ثابت هو سکتي هی •

ان دونوں میں اِس قدر بین فرق هی جس قدر که سیاہ اور سپید میں هوتا هی - شمالي امریکه کے باشندے زراعت صناعت اور تجارت میں اعلی درجه پر پهونچ گئے هیں - مگر جنوبي امریکه میں ایک ایسي قوم هی جس پر سستي اور کاهلي چهائي هوئي هی ' اُس کي همتیں پست هوگئي هیں ' اور پولیٹکل ایجي ٹیشن کے سوا اُس کے لیئے کوئي دلچسپ مشغله نهیں هی - شمال میں آینده اُمیدیں روشن اور چمکتي هوئي نظر آتي هیں ' اور جنوب میں فلاکت اور ادبار کي گهٹا چهائي هوئي هی - شمالي امریکه کے باشندے بوجه اپني قوت اور جفا کشي اور اوالعزمي کے بد بخت جنوبي امریکه میں آتے اور اُس کے بهترین وسائل دولت و ثروت پر قابض هوتے جاتے هیں — اور وہ اسي طرح رفته رفته وهاں کي ریلوے لائنوں ' صناعت اور تجارت کے بڑے بڑے کارخانوں ' اور بنکوں پر قابض اور متصرف هوگئے هیں •

میں اِس نمایش کے دنوں میں ارجنٹن کے پریسیڈنٹ سے باتیں کر رها تها - اُس نے انگریزوں کي تاخت اور ان کي فتوحات کي نسبت کچهه بیان کیا — وہ نهایت غمگین اور متاسف تها جیسا که کمزور آدمي هوتا هی - کیونکه زبان سے کهدینا زیادہ آسان هی به نسبت اس کے که اپنے نفس کو محنت اور کوشش پر مجبور کیا جاوے ' تاکه قوي اور زبردست لوگوں کے ساتهه مساوات حاصل هوجاوے - جن لوگوں کي پیش قدمي پر رشک اور افسوس کیا جاتا هی وہ دائمي محنت اور کوشش کے عادي هیں — یهه ایسي قومیں هیں جن کے دلیر اور اوالعزم نوجوانوں کو زندگي کي کشمکش اور مقابله اور مزاحمت کي مشکلات کا کوئي اندیشه نهیں هوسکتا - انهوں نے اپني مذهبي اور اخلاقي قوت اور پولیٹکل سطوت کو صرف اپني ذات اور شخصیت پر بهروسه کرکے قایم رکها هی - میں تسلیم کرتا هوں که مذهب ان میں اس قدر مستحکم نهیں هی جسقدر که وہ کنهسه میں هی - مگر وہ مذهب کے ساتهه عداوت اور دشمني کرنے میں هم فرانسیسیوں سے بهت هي کم هیں — اس کي وجه یهه هی ' که اُن کا هر ایک فرد یهه خیال کرتا هی که اُسکے کام کا نتیجه صرف اُسي کي ذات تک محدود رهتا هی اور دوسرے تک نهیں پهونچتا •

یهه کوئي عجیب بات نهیں هی — کیونکه انسان قدیم قوموں میں به نسبت اپني ذات اور همت اور اوالعزمي پر بهروسه کرنے کے زیادہ تر اپني سوسائیٹي پر بهروسه کرتا تها ' اور جیسا حال سوسائیٹي کا هوتا تها اُس کي حالت بهي اُسي کے تابع هوتي تهي ' خواہ وہ سوسائیٹي اُس کا خاندان هو یا کسي مدرسه کا بورڈنگ هوس هو یا فوجي پلٹن اور رساله هو یا سرکاري محکمه هو اور یا کوئي پولیٹکل حلقه هو - اُس کے تمام خیالات ' احساسات ' معتقدات ' قدیم روایات ' اور مذهبي اور اخلاقي عادات ' اُس کي ذات سے خارج هوتي تهیں — وہ اِس طرح پر کوئي کام یا خیال کرتا هو یا اُسطرح پر هر حالت میں ' اِس کي یهي وجه هوتي تهي که اُس نے اپني سوسائیٹي کو اسیطرح پر کام یا خیال کرتے دیکها هی - اور جس وقت اِس سوسائیٹي کا شیرازہ جمعیت ٹوٹ جاتا تها تو هر ایک فرد سخت حیران اور پریشان رهجاتا تها ' کیونکه اُسکا قیام صرف سوسائیٹي پر منحصر تها - قدیم زمانه میں سوسائیٹي نهایت مضبوط اور مستحکم اور اپني تمام افراد کو ملانے والي تهي ' اگرچه اُن کي همتیں اور اُن کے ارادے کمزور تهے — اور اُس کي تمام افراد ایک دوسرے کو سهارا لگاتے تهے - اس لیئے اُن کا مجموعه بهي مثل اُس پرانے اور بوسیدہ مکان کے مستحکم تها جو پاس پڑوس کے مکانات کے سهارے پر کهڑا رهتا هی — مگر جب وہ مکانات منهدم هوجاتے هیں تو یهه بهي منهدم هوجاتا هی — اِس لیئے اُس سے بچنا ضروري هی •

هماري قدیم سوسائیٹي کي ٹهیک یهي حالت هی - دنیا میں اُس کے اکثر حصے منهدم هو چکے هیں ' کچهه کچهه باقي هیں - مگر هم اپني غفلت اور ناداني سے اِس بات پر آمادہ نهیں هوتے که اُس مکان سے جو عنقریب منهدم هونے والا هی نکل بهاگیں اور دوسرے نئے مکان میں پناہ لیں - یهي وجه هی که هماري عقل خبط هوگئي اور هوش و حواس رخصت هوگئے هیں - هم ایسي چیزوں سے امداد کے خواستگار هوتے هیں جن کي

حمایت میں هم زندگي بسر کرنے کے عادي هیں جیساکه خاندان ' پارٹي ' ریپبلک گورنمنٹ ' یا شاهي گورنمنٹ ' یا کنیسه یا اور کوئي چیز - غرضکه هم هر چیز سے امداد کے خواستگار هوتے هیں مگر اپني ذات سے نہیں — بجاے اِسکے که هم اُن قوموں کي حالت، پر غور کریں جن کے افراد صرف اپني همت اور الوالعزمي پر بهروسه کرتے هیں اور اُن کي پیروي کرنے کي کوشش کریں ' بد قسمتي سے هم آه و زاري اور فریاد و فغاں میں مصروف هیں ●

اگر ناظرین اِس امر سے واقف هونا چاهیں — که وه زبردست اور عظیم‌الشان قومیں اپنے بچوں کے ساتهه کس طرح پر برتاو کرتي هیں تو اِس کي تفصیل هم ذیل میں درج کرتے هیں :-

اول یهه که اُن‌قوموں میں کوئي شخص یهه نہیں خیال‌کرتا ' که اُسکے بچے اُس کي ملک اور اُس کے مال کا کوئي جزو یا اُسکي ذات کا کوئي حصه هیں— بلکه وه اُن کو اِس نظر سے دیکهتے هیں که وه قوم کے ایسے افراد هیں جو عنقریب مستقل اور خود مختار هونے والے هیں— اور اُن کو یهي فکر رهتا هی ' که اُن کے بچے جلد تر پوري طرح مستقل اور خود مختار هو جاویں اور یهي اُن کي ابوّة کا منشا هی - بچوں کي محبت اُن کو اِس بات پر مجبور نہیں کرتي که وه کسیوقت اُن کو اپنے پہلو سے جدا نہونے دیں' اور اُنکو دیکهه دیکهه کر لذت اور خوشي حاصل‌کرتے رهیں' اور جس چیز کے وه عادي هیں اُن کو اُسي کا عادي بناویں ' اور اُن کو اطاعت اور فرماں برداري کي طرف مایل اور شوخي اور شرارت سے متنفر دیکهکر مسرت حاصل کریں — مگر همارا میلان جو بچوں کي طرف هی' اُس میں ذاتي محبت کا بہت بڑا حصه شامل هی ' اگرچه اُس کے اوپر ایک خوبصورت پرده ڈال دیا گیا هی — میں نے دیکها هی اور غالباً هر شخص نے ایسے لوگوں کو دیکها هوگا ' جو نکاح کرنے پر آماده نہیں هوتے ' حالانکه ان کو اُس کي طرف رغبت هی ' کیونکه زوجه و شوهر کے لیئے ضرور هی که وه اُس شهر کے علاوه جس میں اُن کے والدین رهتے هیں دوسرے شهر میں قیام کریں - آپ خیال کرسکتے هیں که اگر ان کو اجنبي ممالک میں قیام کرنا لازمي هوتا تو اُن کي کیا حالت هوتي — اِس کا سبب والدین کي سخت محبت هی جو عشق کے درجه کو پہونچ گئي هی —میں نہیں سمجهه سکتا که اِس محبت سے والدین کا فائده مقصود هی یا اس میں بچوں کي کوئي مصلحت مد نظر هی ●

دوسرے یهه که ان قوموں کي یهه عادت هی که وه اپنے بچوں کے ساتهه بچپن هي سے ایسا برتاؤ کرتے هیں جیسا که مستقل اور خود مختار مردوں کے ساتهه کیا جاتا هی— اور اس‌لیئے ان میں سے هر شخص حقیقتاً ایک بڑا آدمي بن جاتا هی - مگر هم اپنے بچوں کے ساتهه جوان هوجانے کے بعد بهي ایسا هي برتاؤ کرتے هیں جیسا که بچوں کے ساتهه کیا جاتا هی — کیونکه هم ان کو اب بهي بچے هي سمجهتے هیں اس لیئے که وه همارے بچے هیں ●

تیسرے یهه که باپ اپنے بچوں‌کي تربیت میں قوم کي آینده ضرورتوں‌کا لحاظ رکهتے هیں- اور زمانه ماضي کیطرف وه بالکل التفات نہیں کرتے - اُن کے سامنے نه اپني اور نه اُس سوسائیٹي کي مثال پیش کرتے هیں جسمیں اُنہوں نے زندگي بسر کي هی- تاکه وه اُن کے قدم بقدم چلنے کي کوشش کریں - مگر هم اب تک تربیت کے اُسي اُصول پر قایم هیں جو گذشته صدي کے خاتمه پر برتا جاتا تها — اُس وقت لوگ اپني اولاد کو قدیم زمانه کي روایات اور اُس ممتاز مرتبه اور دولت و ثروت جو اب اُن کے هاتهوں‌سے نکل چکي هی' اور شاهي محلات جن کے برآمدوں میں وه خراماں خراماں ٹہلتے تهے ' اور دیگر قدیم متبرک آثار کے مطابق تربیت کرتے تهے — مگر اب اِس میں کچهه فایده نہیں - کیونکه اب اُن کا نام و نشان مٹ چکا هی اور وه بالکل خواب و خیال هوگئے هیں●

چوتهے اُن کو اپنے بچوں کي صحت اور اُن کي جسماني قوتوں کي تربیت کا بڑا خیال هی جس حد تک که ممکن هی - تاکه اُن میں مادي همت کي نشو و نما هو — مگر هم اول اول اپنے بچوں کي صحت کا خیال کرتے هیں مگر پهر اُس کو درس و مطالعه اور امتحانات میں قربان کردیتے هیں — وه جسماني ریاضت کي کثرت اور جسم کو محنت شاقه میں مبتلا کرنے سے جو درحقیقت جسماني کمزوري کا باعث هوتا هی ' اور جمناسٹک کے عجیب و غریب کرتبوں سے جسماني قوتوں کي تربیت نہیں کرتے بلکه وه جسماني لوازمات سے کافي واقفیت رکهتے هیں —

... ...

... ...

پانچویں — اُن قوموں میں باپ اپنے بچوں کو بچپن هي سے مادي کاروبار کا عادي بناتے هیں — صبح شام اُن کے تنہا باهر نکلنے میں وه بالکل اندیشه نہیں کرتے - بسا اوقات بعض کاروبار اُن کے متعلق کرتے هیں جو ان کے سن و سال کے مناسب هوتے هیں اور کبهي یهه کام جو ان کے سپرد کیئے جاتے هیں اُن کي حیثیت سے زیاده هوتے هیں — یهه ایک ایسي عادت هی جسکو فرانسیسي نہایت تعجب کي نظر سے دیکهتے هیں اگر ان کو کبهي انگلستان یا امریکه جانے کا اتفاق هوتا هی - اور اسي طرح انگریز همارے اس تعجب پر اور بهي زیاده تعجب کرتے هیں - کیونکه وه دیکهتے هیں که جو چیز همکو تعجب میں ڈالتي هی طبعي‌هی اور تعلیم و تربیت کا ایک ذریعه هی' جس سے صرف روشن خیال اور عهده داروں کا تیار کرنا مقصود نہیں هی — اگر مجهکو اپنے ناظرین سے شرمنده هونے کا خوف نہوتا تو میں بتلاتا - که وه اس لحاظ سے لڑکوں‌اور لڑکیوں میں بہت هي کم فرق کرتے هیں کیونکه دونوں فریقوں کي ضرورتیں یکساں هیں - باوجود اس کے اس باب میں ان کي تقلید کرنا جبکه سوسائیٹي اُس کے قبول کرنے پر آماده نہیں هی به نسبت مفید هونے کے زیاده تر نقصان رساں هی- حالانکه اُن میں اُس کا فائده بہت زیاده اور نقصان بہت کم هی — یهه مقام اس مسئله کي تفصیل اور توضیح کے لیئے مناسب نہیں هی ●

چھٹے— باپ اپنے بچوں کو کسی نہ کسی دستکاری کی ضرور تعلیم دیتے هیں - کیونکہ وہ قومیں صنعت و حرفت کو اسقدر حقارت کی نظر سے نہیں دیکھتیں جسقدر کہ هم دیکھتے هیں — بلکہ مدت هوئی کہ وہ اس قسم کے اوهام سے آزاد هوچکی هیں ' جنھوں نے هم کو اس قدر نقصان پہونچایا هی جو میدان جنگ کی سو شکستوں سے بھی نہیں هوسکتا — اُن کا یہہ اعتقاد نہیں ' کہ بعض پیشے شریف هیں اور بعض ذلیل هیں — بلکہ اُن کا خیال یہہ! هی اور وہ بالکل ٹھیک هی ' کہ آدمی دو قسم کے هیں ' ایک کام کرنے والے اور دوسرے کاهل - یہی وجہ هی کہ ایک لارڈ کا بیٹا کسان یا تاجر یا ایک کارخانہ دار هو جاتا هی اور اُس کی شرافت اور قدر و منزلت ایک ذرہ بھر بھی کمی نہیں هوتی - کیونکہ تمام قوم میں یہی خیال عام هوگیا هی — بے شک وهاں ایک پیشہ هی جس کو لوگ نہایت حقیر اور ذلیل سمجھتے اور تمام پیشوں میں ادنی درجہ کا خیال کرتے هیں' اور وہ ملازمت اور سیاست کا پیشہ هی - اس سے ناظرین کو معلوم هوگا کہ انگریزی تربیت سب سے پہلے انسان کو آزادی اور استقلال کی طرف لیجاتی هی ... ...
... ...

ساتویں — بچوں سے پہلے باپ ان ابتدائی اصول سے جو ایک ایسی قوم کے لیئے مفید هوتے هیں واقفیت حاصل کرتے هیں ' جو همیشہ اپنی آیندہ حالت کی نسبت غور و فکر میں مصروف رهتی اور زمانہ گذشتہ کو بالکل بھول جاتی هی ' اور ان منافع کی طرف توجہ کرتی هی جن میں روز بروز ترقی هوتی جاتی هی ' اور سرکاری ملازمت کی طرف وہ بالکل التفات نہیں کرتی جس میں کچھہ بھی تغیر تبدل نہیں هوتا - اور اپنی آیندہ اُمیدوں میں کامیابی کی بنیاد سوسائیٹی پر نہیں بلکہ اپنی ذاتی همت اور قوت پر رکھتی هی- اور یہی وہ استعداد هی جس نے انگریزوں میں همیشہ مادی واقعات کی دیکھہ بھال اور ان کی تحقیق و تفتیش میں مصروف رهنے کا میلان پیدا کردیا هی— بعض اوقات وہ اِن واقعات کو مناسب طور پر مرتب نہیں کرتا - مگر اُس کی یہہ غرض هوتی هی کہ وہ تمام باتیں اُس کے پاس جمع رهیں جن کی شاید کسی وقت اُس کو ضرورت واقع هو — اخبارات کے مطالعہ سے بھی اُس کی یہی غرض هوتی هی جو همارے اخبارات سے اِسقدر مشابہ هیں جسقدر کہ رات دن سے مشابہ هوتی هی - کیونکہ همارے یہاں اخبارات سے غرض صرف غم غلط کرنا یا پولیٹکل خیالات کا بھڑ کانا هی— اور اِن دونوں باتوں کا نتیجہ ایک هی هی اور وہ بے فائدہ تضیع اوقات هی - مگر اُن کے اخبار باوجود مختصر هونے کے نہایت مفید هوتے هیں ' وہ نظریات سے بہت کم تعرض کرتے هیں ' کثرت سے اُن میں مفید عام باتیں هوتی هیں - غرضکہ وہ ایسے حالات سے لبریز هوتے هیں جو واقعات کو بیان کرتے هیں *

جس درجہ پر دونوں قوموں کی اخبار نویسی هی اگر بالفرض اُس کے سوا همارے پاس کوئی اور معلومات نہوتیں تاهم اُس سے دونوں قوموں کا فرق پوری طرح ظاهر هوجاتا *

آٹھویں — باپ اپنے اُس اختیار کو جو اُن کو اپنے بچوں پر حاصل هی بہت هی کم استعمال کرتے هیں ' بلکہ اُس کو خاص خاص اور مستثنی حالتوں کے لیئے محفوظ رکھتے هیں — اِس کی یہہ وجہ هی کہ وہ ان کو صاحب استقلال خیال کرتے هیں جیساکہ هم اوپر بیان کرچکے هیں - اگر کوئی بچہ دوسرے شخص کے تسلط اور اقتدار کے تحت میں تربیت کیا جاوے اگرچہ وہ اُسکا باپ هی هو' تاهم ایسی تربیت کچھہ زیادہ مفید نہیں هوسکتی — کیونکہ اُن کا خیال یہہ هی کہ حقیقی اور مفید تربیت وہ هی جو بتدریج اور آهستگی کے ساتھہ دی جاوے - اِسی وجہ سے وہ بہ نسبت جبر اور سختی کے زیادہ تر اشارے اور نصیحت پر اکتفا کرتے هیں ' اور اپنے اشارات اور نصائح میں یہہ بات ظاهر کرتے هیں کہ وہ نفع نقصان سے بری هیں' اور ان کے مطابق عمل کرنے کو کوئی مہتم‌الشان امر نہیں قرار دیتے ' بلکہ بچے کو آزاد چھوڑ دیتے هیں کہ وہ ان میں غور و فکر کرے ' اور جب اُس کو معلوم هوجاوے کہ وہ درست هیں تو ان کے مطابق عمل کرے *

نویں— (اور یہہ تمام وسائل میں‌سب سے زیادہ اهم اور سب سے زیادہ کامیاب هی اور اسکو هم نے خاتمہ پر بیان کیا هی) بچوں کو اس بات کا علم هونا کہ تربیت کے بعد همارے والدین همارے اخراجات کے متحمل نہونگے — مگر فرانسیسیوں کی یہہ حالت هی کہ جب کوئی شخص اپنے کسی دوست سے سوال کرتا هی کہ تم اپنے بچے کو کیا بنانا چاهتے هو - تو وہ جواب دیتا هی کہ میں اُسکو جج یا فلاں محکمہ کا افسر بنانا چاهتا هوں — اِس کی وجہ صرف اُس کا یہہ اعتقاد هی ' کہ اگر وہ اپنے بچے کی آیندہ حالت کے لیئے کوئی مناسب تدبیر نکریگا اور اُس کے لیئے کسی خاص پیشہ کا انتخاب نکریگا جس کو وہ مفید دیکھتا هی ' تو وہ نہایت ذلیل باپ شمار کیا جاوے ؟ - اس کے علاوہ فرانسیسی باپ اپنے بچے پر نہایت شفقت اور مہربانی کرتا هی اور اُس کے واسطے اپنی دولت کا ایک حصہ علیحدہ جمع کرتا جاتا هی - لیکن انگریز اور امریکن اپنے بچوں کو بالکل مہلت نہیں دیتے ' بلکہ هر ایک نسل کا یہہ فرض هی کہ وہ اپنی ضروریات زندگی بذات خود حاصل کرلے - اور اس کے بر خلاف همارے یہاں هر ایک موجودہ نسل کا فرض هی کہ وہ آیندہ نسل کے لیئے اسباب رزق مہیا کرے - اس سے جو کچھہ نتائج پیدا هوتے هیں ان کو میں ذیل میں بیان کرتا هوں *

مثلاً فرض کرو کہ زید کے تین یا چار یا پانچ بچے هیں — پس اُس کو لازم آیا کہ وہ علاوہ اپنی ذاتی دولت کے تین یا چار یا پانچ رقمیں علحدہ علحدہ جمع کرے قبل اِس کے کہ اولاد سن تمیز کو پہونچے ' یعنی بیس برس کے عرصہ میں تاکہ لوگ اُس پر طعن نہ کریں' اور نیز تاکہ اُس کے بچے سوسائیٹی میں‌اپنے درجہ سے نگر جاویں' ورنہ ان کے نکاح کی بھی کوئی سبیل نہوسکے گی - کیونکہ اُن کا نکاح صرف اُس دولت پر منحصر هی جو ان کے لیئے جمع کی گئی هی - پس وہ اپنے اس کام میں اُس شخص کے مشابہ هوگا جو سر سے دم کو مقدم سمجھتا هی - هر شخص کو معلوم هی کہ اهل فرانس نے سر اور دم دونوں کو مہمل چھوڑدیا هی

اور صرف وہ آدمی آپ کو خوش نصیب خیال کرتا ھی جس کے صرف ایک یا دو بچے ھوں *

حال کا ذکر ھی کہ میں فرنکلن کے خطوط کا مطالعہ کر رھا تھا - وہ اپنے ایک خط میں جو اُس نے اپنی والدہ کو لکھا ھی اپنے ایک بچہ کی نسبت لکھتا ھی کہ " وہ اپنے باپ کی دولت و ثروت پر بھروسہ کرکے حصول رزق کے لیئے بذات خود محنت اور کوشش کرنے سے بھاگتا ھی ' مگر میں عنقریب اُس کا یہہ خیال باطل کردونگا اور میری حالت اور میرے روزانہ اخراجات کو دیکھکر اُس کو معلوم ھوجاویگا کہ میں اُس کے لیئے کچھہ بھی باقی نہ چھوڑونگا " لیکن ایک فرانسیسی شخص کانپ اُٹھتا ھی ' جب کہ وہ دیکھتا ھی کہ اُس نے اپنے بچوں کے لیئے کچھہ بھی نہیں چھوڑا — ھم یہہ بات بھول جاتے ھیں ' کہ انگلستان کے باپ جو اپنے بچوں کے واسطے کچھہ بھی نہیں چھوڑتے وہ در حقیقت اپنی اولاد کو ایسی چیز دے جاتے ھیں جو اھل فرانس کے عطیہ سے جو وہ اپنے بچوں کو دیتے ھیں بہت زیادہ قیمتی ھوتی ھی - وہ ان میں کام کرنے کی ھمت ' اور کسب معیشت کی قدرت ' اور ایسی دلیری اور اولوالعزمی پیدا کرتے ھیں — جس سے وہ زمانہ کے حادثات کا مقابلہ ثابت قدمی اور دلی اِطمینان کے ساتھہ کرسکیں - یہہ ایسی چیز ھی کہ اگر ھم اُس کو پائیں تو نہایت گراں قیمت میں خرید کریں ' اور یہہ ایسی چیز ھی جسکو مٹانے اور اپنے بچوں کے دلوں سے محو کرنے کے لیئے نہایت رنج اور تکلیف اُٹھاکر دولت جمع کرتے ھیں — کیونکہ درحقیقت ھم کفایت شعاری میں سخت کوشش کرتے اور فقیروں اور کنگلوں کی طرح زندگی بسر کرتے ھیں — اور نیز ھم بانجھہ ھوجانا گوارا کرتے ھیں ' تاکہ ھماری اولاد کو کام کرنے کی محنت نہ اُٹھانی پڑے — یا بہت ھی کم محنت اُٹھانی پڑے جسقدر کہ وہ خوشی سے برداشت کرسکیں ' اور اس کے بعد ھم خیال کرتے ھیں کہ ھم ان کی آیندہ حالت کی طرف سے مطمئن ھوگئے ھیں — مگر جب ھم اپنے گرد و پیش نظر کرتے ھیں ' تو ھمکو معلوم ھوتا ھی کہ جو لوگ ترقی کی دوڑ میں دوسروں سے آگے بڑھتے اور ھرایک چیز میں سبقت لیجاتے اور اپنے کاروبار میں حقیقی طور پر کامیاب ھوتے ھیں — ان میں ۹۰ فی صدی ایسے ھوتے ھیں جنھوں نے اپنی ذات پر بھروسہ کرکے یہہ مرتبہ حاصل کیا ھی — بھی وہ شیر دل جوانمرد ھیں ' جنھوں نے زمانہ کے حادثات کے ساتھہ جنگ کرکے اُس کو مغلوب کیا ھی ' اور تمام مشکلات پر غالب ھوئے ھیں ' اور اپنی ذاتی ھمت اور کوشش کی بدولت نوع انسان میں اُنھوں نے بلند ترین مرتبہ حاصل کیا ھی — خاندانی والے بچوں کو دیکھلو (وہ خاندانی والے صرف اسی وجہ سے کہلاتے ھیں کہ وہ زیادہ تر اپنے خاندان اور اُس کی دولت پر بھروسہ کرتے ھیں یا اپنی بی بیوں کے جھیز پر سہارا کرتے ھیں) وہ دن بدن پستی اور تنزل کے گڑھے میں گرتے جاتے ھیں کیونکہ وہ تمام باتوں میں دوسروں سے کم ھیں — حالانکہ (جیساکہ کہا جاتا ھی) اُنھوں نے خوبصورت تربیت پائی ھی — وہ اپنا رسوخ اور اپنی عزت و آبرو کھو بیٹھے ' اِن کا رعب و داب غارت ھوگیا ' بادشاہ ھی مرچکے ' اب اُس کے دوبارہ زندہ ھونے کی اُمید نہیں — اُن کو اپنی گذشتہ عزت اور شان اپنی ذاتی محنت اور کوشش سے حاصل کرنے کی قدرت نہیں — پس اب وہ محض اس سہارے پر زندگی بسر کرتے ھیں ' کہ میراث میں کوئی اُن کا شریک نہ پیدا ھو ' اور اِن کی بی بیاں اپنے جھیز میں بہت سا مال لا کر اِن کے حوالہ کردیں *

مگر جن نوجوانوں نے خوش قسمتی سے وہ تربیت پائی ھی جسکی ھم نے اُوپر تشریح کی ھی — وہ نہایت قوی الجسم اور حقیقی کار و بار انجام دینے اور مادی اشیاء کی مزاولت کے عادی ھیں — بطور مستقل اور خود مختار مردوں کے اِن کی تربیت کی گئی ' اور اپنی ذات پر بھروسہ کرنے کی اُن کو عادت ڈالی گئی ھی — وہ زندگی کو ایک دائمی جنگ و جدل خیال کرتے ھیں ' اور یہہ خیال مسیحی مذھب کے بالکل مطابق ھی - اِسی وجہ سے وہ اُس کی مشکلات کا نہایت اِستقلال اور عزم بالجزم کے ساتھہ مقابلہ کرتے ھیں ' بلکہ وہ اِن مشکلات کے ساتھہ مقابلہ کرنے اور اُن پر غالب ھونے سے خوشی حاصل کرتے ھیں *

اب ناظرین کا فرض ھی — کہ اِن دونوں کا باھم مقابلہ اور موازنہ کریں اور دونوں قسم کی تربیت کے نتیجہ پر حکم لگاویں — میں نے ان وسائل کو بیان کردیا ھی جنھوں نے اُس قوم میں تحریک پیدا کی - جو اس وقت دنیا کی تمام قدیم قوموں پر تاخت کر رھی ھی ' اور جو ان کی ھستی کو معرض خطر میں ڈال رھی ھی — اِس قوم نے تمام روے زمین پر تاخت کی ھی اور یہی اُس کا معجزہ ھی — حالانکہ اُس کے پاس کچھہ زیادہ ملک نہ تھا ' مگر ھاں اُس کی اجتماعی قوت بہت زیادہ بڑھی ھوئی ھی ' اور اجتماعی قوت وہ چیز ھی ' جو با قاعدہ حکومتوں اور مسلح لشکروں کی نسبت زیادہ سخت اور زیادہ تر موثر ھی *

وہ خطرہ جس سے ھم ڈر رھے ھیں ' اور وہ مصیبت جسکا ھم خوف کر رھے ھیں — وہ ھم پر دریاے رائن کی طرف سے آنے والی نہیں ھی جیساکہ ھماری قوم کا خیال ھی — کیونکہ لشکروں کے جمع کرنے میں مبالغہ کرنا اور سوشیلسٹ اور نہلسٹ فرقوں کے مذاھب کا پھیلجانا ھم کو اُس مصیبت سے محفوظ رکھہ سکتا ھی *

لیکن جو دشمن ھم پر حملہ کرنے والا ھی ' اور جو مصیبت ھم پر نازل ھونے والی ھی ' وہ اٹلینٹک اوشن کی طرف سے آنے والی ھی - جہاں کہیں انگریز رھتا ھی وھیں ھماری مصیبت موجود ھی - یہہ ایک ایسا شخص ھی جس کو لوگ حقیر خیال کرینگے ' کیونکہ وہ جرمن کی طرح جرار لشکر اور چمکدار ھتیار لیکر نہ آئیگا بلکہ وہ تنہا آئیگا ' اور سواے اپنے ھل کے کوئی چیز اُس کے ساتھہ نہوگی - لیکن لوگ اُس شخص اور اُس کے ھل کی قیمت سے نا واقف ھیں - لیکن جب اِنکو اُس کی قدر و قیمت معلوم ھوگی تو وہ سمجھہ جاوینگے — کہ یہہ مصیبت کہاں سے نازل ھوئی ھی ' اور سے محفوظ رھنے کا طریقہ معلوم کرنے کی کوشش کرینگے *

(تمام شد)

رپورٹ دورہ ایجنٹ ایجو کیشنل کانفرنس

بعالی خدمت جناب نواب محسن الملک صاحب بہادر
سکرٹری سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی
محمدن اینگلو اورینٹل ایجو کیشنل کانفرنس علیگڈہ

جناب عالی —

جو دورہ میں نے صوبہ بنگال و بہار میں در بارہ اجلاس کانفرنس جو دلی میں منعقد ہونے والا ہی کیا ہی اُس کی رپورٹ مختصرا کمیٹی کی اطلاع کے لیئے پیش کرتا ہوں *

مجھے ۵ اپریل کو سکرٹری کے آفس سے ایک ڈاکٹ ملا جس میں میرا ایجنٹ کانفرنس ہونا درج تھا — میرا ارادہ تھا کہ علیگڈہ سے ۱۲ اپریل کو بنگال کے دورہ کے لیئے روانہ ہوکر پہلے پٹنہ میں قیام کروں — لیکن چند کام سمجھانے اور ضروری ہدایات دینے کے لیئے نواب صاحب نے ۱۷ اپریل تک مجھے ٹھیرا لیا اور بعد ازاں مجھکو براہ راست کلکتہ جانے کا حکم دیا گیا تاکہ میں بنگال سے ایک نہایت ضروری میٹنگ میں جو کہ ۲۷ اپریل کو دہلی میں دربارۂ متحدہ تہنیت نامہ متعلق جشن تاجپوشی منعقد ہونے والی تھی ڈیلیگیٹ بھیجوں زمانہ قیام کلکتہ میں میں خان بہادر مرزا شجاعت علی بیگ صاحب کے بنگلہ پر مقیم رہا — میں نے خان بہادر صاحب کو کالج کا نہایت ہی ہمدرد اور سچا دوست پایا - مجھے کلکتہ میں دو کام کرنے تھے اول تو یہہ کہ مسلمانان بنگال کی ایک بہت بڑی میٹنگ منعقد کراوں اور ہر ایک سر برآوردہ سوسائٹی اور انجمن کو اِس بات پر راضی کروں کہ وہ تمام اس میٹنگ میں نہایت جوش کے ساتھہ حصہ لیں اور دوسرے یہہ کہ بنگال- بہار اور خاص کلکتہ سے دہلی کی میٹنگ کے لیئے جو کہ ۲۷ اپریل کو منعقد ہونے والی تھی ریپریزینٹیٹوز بھیجوں - کلکتہ کے پالیٹکس سے آپ خود خوب واقف ہیں *

مگر میرے کلکتہ پہونچنے سے قبل وہاں کی مختلف اسلامی انجمنوں نے اپنے ریپریزینٹیٹو ڈیلیگیٹ چن لیئے تھے اس لیئے یہہ مناسب خیال کیا کہ کوئی پبلک میٹنگ منعقد کرنے کی ضرورت معلوم نہووے نہ کی جاوے *

اس لیئے حسب الارشاد جناب خان بہادر صاحب موصوف بانکے پور جانا پڑا تاکہ میں وہاں کانفرنس کا کام شروع کردوں - میں کلکتہ سے ۱۴ اپریل کو پنجاب میل سے روانہ ہوا اور دوسری صبح کو بانکے پور پہونچا - میں نے اپنی انگریزی رپورٹ میں مفصل طور پر بانکے پور کے حالات بیان کیئے ہیں - اسقدر اس رپورٹ میں لکھنا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہاں پر مسلمان بارسٹر وکیل بکثرت ہیں - میں نے اُن کو نہایت قابل و پاکیزہ خیال پایا اور سچ تو یہہ ہی کہ وہ اپنے زمانہ کی ضروریات سے خوب واقف ہیں *

اور اُن میں چند نہایت سچے کالج کے دوست بانکے پور میں ہیں جن کا کہ میں ابھی ذکر کرونگا — بد قسمتی سے یہہ خیر خواہان کالج اِس زمانہ میں بانکے پور میں تشریف نہ رکھتے تھے - خاص طور پر چار صاحبان ہیں جو کہ ضلع میں بہت زیادہ با اثر ہیں اُن میں سے دو بھائی مسٹر علی امام و مسٹر حسن امام بارسٹران ہیں — اُن کی سچی ہمدردی کا ثبوت آپ ذیل کی مثال سے پا سکتے ہیں - درحقیقت یہہ نہایت ہی افسوس کی بات ہی کہ پٹنہ میں کانفرنس کا اجلاس ابتک نہ ہوسکا سنہ ۱۸۹۱ع میں جبکہ سر سید بقید حیات تھے قاضی رضا حسین صاحب مرحوم نے ایک کمیٹی بنائی جو کہ پٹنہ میں کانفرنس کا اجلاس کرانے والے تھے لیکن چند وجوہات سے اس سال اس مقصد میں کامیابی نہوسکی - دوبارہ سنہ ۱۹۰۰ ع میں اجلاس کانفرنس کے لیئے تحریک کی گئی لیکن اس سال بھی طاعون کی وجہ سے ناکامی اُٹھانی پڑی - مولوی شرف الدین صاحب جو کہ مسٹر علی امام و مسٹر حسن امام کے حقیقی ماموں ہیں ندوۃ کمیٹی کے سکرٹری تھے اور خان بہادر آنریبل مولوی فضل امام صاحب مرحوم اجلاس کانفرنس پٹنہ میں ہونے کی نسبت بہت متردد تھے مگر یہہ دونوں بھائی ہیں کہ واقعی پٹنہ کی بھلائی چاہتے تھے اُنہوں نے ایک بہت بڑی زبردست لوکل کمیٹی قایم کی اور ہر ایک انتظام حسب دلخواہ ہوگیا — گو کہ مسٹر حسن امام لوکل سکرٹری کو صرف کثیر اُٹھانا پڑا — مجھے نہایت معتبر ذرایع سے معلوم ہوا کہ کم سے کم آٹھہ سو روپیہ اِن دونوں بھائیوں کو اپنی جیب خاص سے صرف کرنی پڑے کیونکہ چندے بوجہ نہ ہونے اِجلاس کانفرنس واپس کردیئے - اِن دونوں بھائیوں کی عدم موجودگی میرے حصول مقصد میں باعث تاخیر ہوئی — مسٹر غلام مولی کا جو کالج کے طالب علم ہیں اور یونیورسٹی اِمتحان کے بعد چھٹیوں میں مکان گئے ہوئے تھے اور محمد ہاشم صاحب خویش مولوی محمد یحی صاحب جو چوتھے با اثر شخص بانکے پور میں ہیں بہت زیادہ ممنون ہوں انہوں نے مجھے بہت زیادہ مدد اور معقول صلاحیں دیں - خوش قسمتی سے ان دنوں نواب سکندر نواز جنگ جناب حافظ احمد رضا صاحب بانکے پور میں تشریف رکھتے تھے - نواب صاحب موصوف ایک عرصہ تک وزیر بھوپال رہ چکے ہیں اور ان کی خدمات بحیثیت جج ہائی کورٹ گورنمنٹ نظام بہت ہی قابل تعریف ہیں- نواب صاحب نے اس نیک کام میں بہت زیادہ دلچسپی ظاہر کی اور حتی الامکان امداد کا وعدہ فرمایا - مولوی شرف الدین صاحب بھی میرے بانکے پور پہونچنے کے دو ایک روز بعد مفصل سے تشریف لے آئے - میں نے ان کو بھی ہر طرح کی مدد دینے کے لیئے مستعد پایا - ایک مختصر سا جلسہ نواب سکندر نواز جنگ بہادر کی کوٹھی پر منعقد پایا جس میں مولوی شرف الدین صاحب مولوی یحی صاحب اور محمد ہاشم وغیرہ موجود تھے - مولوی شرف الدین صاحب و نواب سکندر نواز جنگ بہادر نے نہایت مہربانی سے ایک ایک سو روپیہ بطور ڈونیشن کے جون میں عنایت کرنے کا وعدہ فرمایا لیکن میں اُس زمانہ تک وہاں قیام نہ کرسکا - نواب صاحب موصوف نے بھی صرف نصف رقم چندہ کی عطا کی - مولوی یحی صاحب نے بھی چندہ و عطیہ کا وعدہ کیا لیکن کوئی رقم معین نہیں کی- دونوں بھائی حسن امام و علی امام

صاحبان نے جو سو روپیہ نقد پہلي ملاقات میں نقد دیدیئے - دو اور
وعدے سو سو روپئے حاصل ہوئے - ایک تو نجم الہدی صاحب نے کیا -
دوسرا مسٹر قمرالہدی کا ہی جنہوں نے نصف ادا کیا ہی - یہہ دونوں
صاحبان ہمارے کالج کے پرانے طالب علم ہیں - (اسماے چندہ دہندگان
و عطیہ دہندگان اخیر میں درج ہیں) *

شمس العلما مولوي امداد امام نے جن کے لایق فرزند علي امام و
حسن امام ہیں میرے کام سے نہایت ہي ہمدردي ظاہر کي اور مجھے
گیا میں مدعو کیا - میں ۵ مئي کو مسٹر حسن امام کے ساتھہ گیا روانہ
ہوا اور شمس العلما صاحب موصوف کے ہاں مقیم رہا *

شمس العلما مولوي امداد امام صاحب نے نہایت مہرباني سے میرا
تعارف گیا کے روسا سے کرایا اور ان کي اِس عنایت کا میں بیحد احسانمند
ہوں یہہ اُنہوں کي کوششوں کا نتیجہ تہا کہ ۷ مئي نہایت کامیابي کے ساتھہ
ایک پرائیویٹ میٹنگ مسٹر ظہر نواب کے مکان پر ہوئي خان بہادر
خیرات احمد صاحب جو کہ کانفرنس کے پیچہلے زمانہ میں مخالف تھے
شمس العلما صاحب کي کوشش کي وجہ سے حمایت پر مستعد ہوگئے
اور اِس میٹنگ میں ایک نفیس تقریر کانفرنس کي حمایت میں کي -
علي امام و حسن امام صاحبان بہي اِس میٹنگ میں موجود تھے —
اِس جلسہ کے صدر انجمن خان بہادر فرزند احمد صاحب منتخب ہوئے -
خان بہادر خیرات احمد صاحب نے دربار تاج پوشي کے موقع پر کانفرنس
کے دلي میں منعقد ہونے کي ضرورتوں کو بیان کیا *

اُن کي اِسپیچ کے بعد میں نے کانفرنس کے مقاصد اور اِجلاس دھلي
کي خاص ضرورت جتائي - مسٹر علي امام نے جو کہ نہایت خوش بیان
آریٹر اور اسپیکر ہیں اپني مختصر لیکن پر زور تقریر میں ایک لوکل
کمیٹی کے بنانے کي تحریک کي مولوي یحيی حسین صاحب نے تائید
کي --- مولوي غني حیدر صاحب نے اس میٹنگ کے سامنے ایک
پرو پوزل پیش کیا جو کانفرنس مردہ لوکل کمیٹي پہلے سے شہر گیا
میں قایم تھي وہ پہر زندہ کي جاوے - یہہ پروپوزل بالاتفاق منظور
کیا گیا اور وہ خود اُس کے سکرٹري مقرر ہوئے — ان کي خاص
کوشش اور محنت کا باعث تہا کہ دو سال پہلے سر سید میموریل فنڈ
کا جلسہ اور قریب ۶۰۰ کے وعدہ ہوا جس میں ۳۵۰ وصول ہوئے
تھے — میں نہایت مسرت کے ساتھہ سنٹرل کمیٹي کو اطلاع دیتا ہوں
کہ ۶۰۰ روپیہ کا فوراً وعدہ ہوا جس میں تین ڈونیشن سو سو روپیہ
اور چوتھا ۵۵ روپیہ کا شامل ہی - میرے زمانہ قیام میں ۲۵۰ روپیہ
وصول ہوئے جس کو میں نے بر سر کے نام پر روانہ کردیا *

گیا سے ۱۳ مئي کو روانہ ہوا اور ایک روز کے لیئے جہان آباد ٹہیرا وہاں
مولوي نصیرالدین صاحب برادر کلاں مولوي شرف الدین صاحب کو نہایت
ہي ہمدرد پایا - میں بانکي پور چودہ کو پہونچا اور پٹنہ میں کوشش
شروع کردي اس وقت تک شہر کو ہیضہ سے نجات نہیں ملي تھي
اس لیئے یہہ طی پایا کہ ہر روز صبح غلام مولی اور میں شہر جاتے ایک
بجے واپس آتے تین یا چار بجے پہر واپس جاتے اور رات کو گیارہ اور بارہ
بجے واپس آتے *

مئي کے اواخر میں میں بیمار ہوگیا اور مجبوراً علیگڈہ پہلي جون
کو واپس آنا پڑا مگر تعطیل کلاں کے زمانہ میں پھر میرا ارادہ صوبہ بہار
میں جانے کا ہی اور مجھے اُمید ہی کہ وہاں کے تعلیم یافتہ اور ذي
ہمت مسلمانوں سے بہت مدد ملیگي *

شملہ کا مختصر دورہ — کرکٹ ٹیم سالانہ ٹور پر جا رہے تھے اور
چونکہ پچہلے سال شملہ سے قریب دو ہزار روپیہ جمع ہوچکا تہا بہت
زیادہ اُمید وہاں پر کامیابي کي خیال کي گئي اور اِسي اُمید پر میں
۸ جون کو کرکٹ ٹیم کے ساتھہ شملہ روانہ ہوا اور ۲۲ تک وہیں ٹہیرا —
میں کپتان علي حسن کا بیحد مشکور ہوں جنہوں نے مجھے کالج کے
دوستوں اور بہي خواہوں سے تعارف کرایا — کرکٹ ٹیم کي فتحیابي
کي خوشي میں مسلمانان شملہ نے ایک ایوننگ پارٹي دي جس میں
مسٹر ٹینگ اور نواب عمادالملک صاحب تشریف رکہتے تھے *

اس پارٹي میں قریب بیس صاحبوں نے اپنا نام نامي کانفرنس
کي ممبري کے لیئے دیدیئے اور سواے چند صاحبوں کے سبھوں نے اپنا
چندہ ادا کردیا — مرزا عبداللہ بیگ صاحب نے ۲۵ روپیہ عنایت
فرمائے اور منشي فخرالدین صاحب نے ۲۰ روپیہ - یہہ وہي صاحب
ہیں جنہوں نے پچہلے سال کرزن ہاسپٹل کے لیئے ایک ہزار عنایت
فرمایا تہا - شملہ میں صرف ۱۲۹ روپیہ وصول ہوا *

خاکسار

عبدالحمید

مندرجہ ذیل اصحاب کے نام ووٹ آف تہینکس کے لیئے پیش
کرتا ہوں جو کہ کمیٹي اُمید ہی بڑي خوشي سے منظور کریگي *

اِن اشخاص کے نام جن کے لیئے ووٹ آف تہینکس پاس کیئے جاویں

بانکي پور میں — نواب سکندر نواز جنگ جناب حافظ احمد رضا صاحب
" — مسٹر علي امام بارسٹر ایٹ لا *
" — مسٹر حسن امام بارسٹر ایٹ لا
" — مولوي محمد یحيی صاحب وکیل *
" — مولوي شرف الدین صاحب بارسٹر ایٹ لا *
" — مسٹر زین الدین بي - اے - بي - ایل وکیل *
" — محمد ہاشم صاحب سبزي باغ *
پٹنہ میں — نواب سرفراز حسین خاں صاحب *

گیا میں — شمس العلما مولوی امداد امام صاحب *

" — خان بہادر خیرات احمد صاحب وکیل *

" — خان بہادر فرزند احمد صاحب رئیس *

" — مولوی غنی حیدر صاحب وکیل و رئیس *

شملہ میں — میر جمال الدین صاحب پبلک ورکس *

" — مولوی عبدالغفور صاحب سررشتہ دار ججی *

" — منشی فخرالدین صاحب وائیس چیرمین میونسپلٹی

محمد حسن خاں صاحب ملیٹری ڈپارٹمنٹ *

محمد باقر صاحب منصف *

اسماے عطیہ دہندگان و چندہ دہندگان

		روپیہ
بابت سر سید میموریل فنڈ از شہر گیا	...	۳۵۰
ایضاً ایضاً ایضاً شملہ	...	۱۲

بابت کانفرنس

نمبر	نام	مقام	روپیہ
۱	جناب قمرالہدی صاحب – بارسٹر ات لا –	بانکی پور ...	۵۰
۲	جناب حافظ فضل حق صاحب آزاد – مصلح پور	بانکی پور	۵
۳	جناب سید علی امام صاحب بارسٹر ات لا	ایضا ...	۱۰۰
۴	جناب بابو گنگا دھرداس صاحب وکیل	ایضا ...	۵
۵	جناب حسن امام صاحب بارسٹر ات لا	ایضا ...	۱۰۰
۶	جناب نواب سکندر نواز جنگ حافظ احمد رضا صاحب	ایضا ...	۵۰
۷	جناب قاضی سید محمد افضل صاحب ضلع بہار	ایضا ...	۲۵
۸	جناب عزیز الحسن صاحب وکیل	ایضا ...	۵
۹	جناب ظفر نواب صاحب رئیس	شہر گیا ...	۱۰۵
۱۰	جناب خیرات احمد صاحب وکیل	ایضا ...	۵
۱۱	جناب خواجہ محمد خلیل صاحب	ایضا ...	۵
۱۲	جناب عبدالحمید صاحب گورنمنٹ پراسیکوٹر	ایضا ...	۵
۱۳	جناب مولوی یحیی حسین صاحب وکیل	ایضا ...	۵
۱۴	جناب محمد علی بخش صاحب وکیل	ایضا ...	۱۵
۱۵	جناب ذوالفقار حیدر صاحب وکیل	شہر گیا ...	۵
۱۶	جناب محمد آل نبی صاحب وکیل	ایضا ...	۱۰
۱۷	جناب حلیم موسوی صاحب	ایضا ...	۵
۱۸	جناب کاشی ناتھ صاحب وکیل	ایضا ...	۱۰
۱۹	جناب محمد فضل اللہ صاحب کلرک	ایضا ...	۵
۲۰	جناب عبدالحمید صاحب وکیل گورنمنٹ پراسیکوٹر	ایضاً	۵
۲۱	جناب ہادی حسن صاحب بارسٹر ات لا	ایضا ...	۵
۲۲	جناب شفاعت حسین صاحب رئیس	ایضا ...	۳۰
۲۳	جناب اختر مرزا صاحب رئیس	ایضا ...	۲۵
۲۴	جناب علی امام صاحب بارسٹر ات لا	ایضا ...	۵۵
۲۵	جناب محمد یحیی صاحب وکیل	ایضا ...	۲۵
۲۶	جناب ریاض الحسن صاحب وکیل	ایضا ...	۱۵
۲۷	جناب ناظر الدین صاحب وکیل	ایضا ...	۱۰
۲۸	جناب قاضی فرزند احمد صاحب رئیس	ایضا ...	۱۰۵
۲۹	جناب غلام حیدر صاحب	ایضا ...	۱۰
۳۰	جناب بابو ہر چرن داس وکیل	بانکی پور ...	۵
۳۱	جناب نورالحسن صاحب وکیل	ایضا ...	۵
۳۲	جناب خواجہ اسمعیل صاحب	ایضا ...	۵
۳۳	جناب علی اکرم صاحب رئیس	بانکی پور ...	۵
۳۴	جناب محمد سلیمان صاحب بارسٹر ایٹ لا	ایضا ...	۵
۳۵	جناب ہیرالال صاحب رئیس و میونسپل کمشنر	ایضا ...	۵
۳۶	جناب محمد منظر صاحب وکیل	ایضا ...	۵
۳۷	جناب محمد محبوب صاحب	ایضا ...	۵
۳۸	جناب محمد یاسین صاحب	ایضا ...	۵
۳۹	جناب عبدالسبحان صاحب	ایضا ...	۵
۴۰	جناب غنی حیدر صاحب وکیل	شہر گیا ...	۱۵
۴۱	جناب کھدھر ناتھ صاحب وکیل	ایضا ...	۵
۴۲	جناب تاج الدین صاحب بی اے	شملہ ...	۵
۴۳	جناب میر جمال الدین صاحب – پرمروز ہوس	ایضا ...	۵
۴۴	جناب محمد جعفر صاحب منیجر شملہ ٹیمس پریس	شملہ	۵
۴۵	جناب مولوی عبدالغفور صاحب پرمروز ہوس	ایضا ...	۵
۴۶	جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب	ایضا ...	۵
۴۷	جناب مولوی محمد محسن صاحب	ایضا ...	۵
۴۸	جناب مولوی جواد صاحب ملیٹری ورکس	ایضا ...	۵
۴۹	جناب خواجہ حبیب اللہ صاحب سوداگر	ایضا ...	۵
۵۰	جناب تاج الدین صاحب فنانس ڈپارٹمنٹ (وزیٹر)	شملہ	۲
۵۱	جناب واحد حسین صاحب محکمۂ ملیٹری	ایضاً ...	۵
۵۲	جناب عبداللہ خاں صاحب وکیل	ایضاً ...	۵
۵۳	جناب مرزا عبداللہ بیگ صاحب	ایضاً ...	۲۵
۵۴	جناب منشی فخرالدین صاحب رئیس	ایضاً ...	۲۰

			روپيه
۵۵	جناب منشي سعيدالدين صاحب رئيس	ايضاً ...	۵
۵۶	جناب اِن احمد صاحب	ايضاً ...	۵
۵۷	جناب محمد حسن خانصاحب مليٹري ورکس	ايضاً ...	۵
۵۸	جناب منشي نصيرالدين صاحب	ايضاً ...	۵
	ميزان	...	۱۳۲۹

تقرير مسٹر ارنالڈ صاحب بهادر وائس پرنسپل گورنمنٹ کالج لاهور جو اُنهوں نے تقسيم انعامات طلباء اورينٹل کالج لاهور کے سالانه جلسه ميں بحيثيت پريزيڈنٹ جلسه فرمائي

—— ٥٥ ——

يهه بڑي مسرت اور انبساط کي بات هے که مجهے اس کالج کے کامياب شده طالب علموں کو آج انعام تقسيم کرنے کي عزت حاصل هوئي هے - اگرچه ميں اپنے آپ کو اس کام کے لائق نهيں سمجهتا جس کے واسطے آپ کے فاضل پرنسپل (مسٹر اے - ڈبليو - سٹرين صاحب) نے مجهے ارشاد فرمايا - کيونکه يهاں لاهور ميں ايسے معزز کام کے لئے مجهه سے زياده لائق لوگ موجود هيں تاهم مجهه سے بڑهکر اس کالج کا کوئي خير خواه نهيں — اور ميں اپنے تهوڑے سے تعلق کو جو مجهکو اس کالج سے رها هے هميشه باعث فخر سمجهتا هوں *

کيونکه اِس کالج نے پنجاب کے سلسله تعليم ميں بهت بڑي جگه حاصل کي هے — اس کا منشاء هے که هندوستان کي السنه قديم کا مطالعه جن ميں ملک کي تهذيب کوٹ کوٹ کر بهري هے محفوظ رهے *

" هندوستان کي پراني تهذيب - " موجوده زمانه کي تهذيب کي اساس هے — اور اس اساس کے بغير مغربي تهذيب کي منزل بالکل ضعيف اور ناموثر رکهنے والي هے — هندوستان تهذيب ميں ايسے معذب انگيز ترقي کرنے اور اپني پراني تهذيب پر مغربي تهذيب کے رنگ کے قابل کرنے کے فقط اس وجه سے قابل هوگيا هے که " يهه ملک انگريزي حکومت سے پيشتر " - ايک مهذب ملک تها — تهذيب ايک ايسي چيز هے جو آهسته آهسته ترقي کرتي هے — اور کسي ملک کي تاريخ ميں بيروني فتح يا اندروني گردش کي وجه سے خواه وه کيسا هي سخت متزلزل کيوں نهو - مورخين کي تحقيقات سے يهه بات ظاهر هے که جهاں کهيں ترقي هوئي هے يهه ترقي مسلسل اور مستمره رهي هے اور پراني تهذيب سے نئي تهذيب ميں تبديلي بتدريج واقع هوئي هے *

يهه ملک ايسا نهيں جو بالکل اپني پراني تهذيب سے ترک تعلق کردے — مگر اس صورت ميں که اس کو زوال هو يا انقلاب - ايک مهذب قوم کو وحشي قوم سے ممتاز کرنے کا يهي ايک ذريعه هے مهذب اور شائسته قوم تو اپني گذشته ترقي کو قايم اور اپنے ملک کے قديم علم ادب کو زنده رکهتي هے — اور برخلاف اس کے وحشي قوم اپنے گذشته کارناموں کو يا تو قصے کهانياں سمجهتي هے يا بالکل اُس سے بے خبر رهتي هے *

هندوستان کے موجوده زمانه ميں ايسا اختلاف پڑگيا هے که ايک طرف تو لوگ انگريزي تعليم کے بالکل مخالف رهے هيں - اور دوسري طرف (ويسے هي طور سے) اس تعليم کے (همه تن حاميوں نے) اس ملک سابقه مشرقي علوم کے نا مناسب مخالفات (بڑے زور شور سے ظاهر) کي هيں — مگر يهه بهت اُميد دلانے والي بات هے که تعليم مشرقي اور مغربي کي بابت ايسي پر زور مختلفات دونوں طرفوں سے کم هوگئي هيں — چنانچه بنگال - بمبي اور مدراس کے انگريزي تعليم يافته لوگ (بڑے جوش سے) سنسکرت کے مطالعه کي طرف راغب اور مايل هيں جسے انگريزي تعليم يافته کي اگلي نسل نے حقارت کي نظر سے ديکها تها - نيز الهآباد يونيورسٹي نے ايک کلاسيکل يا علمي زبان کا مطالعه طلباء کے بي اے کلاس پر باستثناے اُن طلباء کے جو علوم رياضي اپنے واسطے اختيار کريں لازم قرار ديا هے — اس بات سے معلوم هوتا هے که هندوستان کي کلاسيکل زبانوں کي ضرورت کو لوگ دن بدن محسوس کرتے جاتے هيں — لهذا وه لوگ جنهوں نے ان زبانوں کو مطالعه کيا هے وه جانتے هيں که اِن ميں کامل قابليت پيدا کرنا اس امر کا مقتضي هے که اِن زبانوں کے پڑهنے والوں کو (خاص طور پر) سر گرمي اور لگاتار جانفشاني سے توجه کرني چاهيئے - اگر طالب علم کي توجه ايک هي وقت پر بهت سے مضامين کي طرف لگائي جاے تو عمده لياقت حاصل نهيں هوسکتي اور همارے اُن بي اے طلبا کي تحصيل لياقت جنهوں نے علمي زبانوں کا مطالعه صرف آرٹس کالجوں ميں کيا هے عام طور پر - افسوس هے که بهت محدود هے - ايک هندوستاني يونيورسٹي کو جسے علوم سے بڑي بهاري دلچسپي هو ايک ايسے کالج کي ضرورت هے جس ميں علمي زبانوں کے مطالعه کا خاص طور پر خيال رکها جاے — اور يهه بات هم پنجاب يونيورسٹي کے اورينٹل کالج ميں پاتے هيں جس ميں معلموں کا ايک بڑا بهاري اسٹاف هے — جو که بلحاظ علمي لياقت کے مشهور اور فاضلانه تحصيلات کے معزز هيں *

هندوستان ميں پراني طرز کے مدرسے اور پاٹ شالوں کي بنيادين هميشه خاص خاص معلموں کي شهرت پر منحصر رهي هيں - نه که کسي خاص مقامي مدرسے اور پاٹ شالے پر — اور يهي وجه هے که هم ديکهتے هيں که زمانه سابق ميں مختلف مقامات خاص خاص معلموں کي موجودگي سے مرکز علوم بن گئے — اور پهر اُن کي عدم موجودگي کي وجه سے وه ايسے نهيں رهے — يهه حالت (مغرب کے مضبوط بنياد والے مدرسے

کے ساتھه) نهيں هی — جن کے ناموں پر يهه کالج بنايا گيا هی — اس يونيورسٹي کے مستقل اخراجات اور انتظامات کي وجه سے معلمين کو اس کالج کے جاري رکهنے کے ليئے کوشش نهيں کرني پڑتي — مگر تاهم ميں چاهتا هوں که اس کالج کے معلموں سے درخواست کروں که وه غور کريں آيا يهه اُن کا فرض نهيں هی که وه لوگوں کو اِس کالج ميں داخل هونے کي ترغيب ديں ؟ اور آيا وه حتی الامکان کوشش کر رهے هيں که طالب علموں کي تعداد بڑهے اور اس کالج کا مفيد هونا (زيادہ طور پر) لوگوں پر روشن هو جاے ؟ صاحب پرنسپل کي سالانه رپورٹ سے معلوم هوتا هی که اُن طالب علموں کي تعداد جو بغير مدد معاش کے اس کالج ميں تعليم پاتےهيں (۵۳) هی — آيا يهه ممکن نهيں هی که لڑکوں کو ترغيب دينے ميں ممبران اسٹاف اپني کوششوں کو زيادہ بڑهائيں جس سے طلباء کي تعداد بهي زيادہ هو *

اس سال کي رپورٹ ميں بڑي دلچسپ بات يهه هی که اسٹاف کے ممبروں کے قلم سے بهت سي کتابيں شايع هوئي هيں — ايسي ايسي علمي تاليفات سے اس کالج کو بڑي خصوصيت هوني چاهيئے — ليکن ميں مودبانه طور سے يهه تجويز پيش کرتا هوں که ايسي تصنيفات کي اشاعت کے سر انجام کے ليئے اچهي طرح انتظام کيا جاوے تاکه مصنفين اپني تصنيفات کو زيادہ آساني سے شايع کرسکيں — اور اُن کي فروخت زيادہ وسيع هو — ميري تجويز يهه هی که اس کالج کے ممبران اسٹاف ايک سلسله تصنيف قايم کريں اور لوگوں کو تحريص دلائي جاوے که وه اس سلسله کے مستقل خريدار بنيں — يورپ ميں بڑے بڑے عالموں اور فاضلوں کي تصنيفيں اسي طرح سے شائع هوتي هيں اور يهه طريقه هندوستان ميں بهي کسي حد تک جاري هی *

کالج کے طالب علموں سے ميرا خطاب هی — اُنهيں محسوس کرنا چاهيئے که اُن کا بهي يهه بڑا بهاري فرض هی که کالج کا عمدہ نام پيدا کريں — يهه اس طرح سے هوسکتا هی که وه اپني زندگي کو نيک نامي سے بسر کريں اور طالب علمانه زندگي کے بعد شريفانه برتاو کے ساتهه رهيں اور اس طرح اس کالج کي عمدگي تعليم کا اکيلا ثبوت ديں — تم ميں سے اکثر کو اس کالج سے وظيفه اور مدد معاش ملتي هی اور جنهيں وظيفه نهيں ملتا وه بلا فيس اعلی درجه کي تعليم حاصل کرتے هيں — اس ليئے مجهے ضروري نهيں معلوم هوتا که ميں تم کو بتلاؤں که تم کس قدر اِس کالج کے ممنون اور مشکور هو *

ميں اخير ميں اُس تجويز کے متعلق چند الفاظ کهنا چاهتا هوں جو اِن دنوں يونيورسٹي ميں درپيش هی — ميں اُميد رکهتا هوں که وه اِس کالج کے طلباء کے ليئے بهت مفيد هوئي هی — اور اُن کي حالت کو بهتر بنويگي تجويز يهه هی که وه طالب علم جس نے شاستري يا مولوي فاضل يا منشي فاضل کا اِمتحان پاس کرليا هو اُسے اِجازت دي جاے که وه اِنٹرنس کا فقط اِنگريزي پرچوں ميں اِمتحان دے — اور اگر اُسميں کامياب هوجاے تو اُسے سند مرحمت کي جاے اِس نے اِمتحان اِنٹرنس اِنگريزي ميں پاس کرليا هی — اِس طور پر يهه لوگ ايف — اے اور بي — اے کے اِمتحانات ميں صرف اِنگريزي لیکر علی الترتيب پاس کرسکينگے — اوريئينٹل کالج کے وه طلباء جو علوم ناگري کے ساتهه اِنگريزي بهي سيکهنا چاهتے هيں — اِس تجويز کے ذريعه سے يونيورسٹي سے اُن کو اسناد کي سند ملا کريگي — که انهوں نے انگريزي کي عمدہ لياقت حاصل کي — آرٹس کالج اور هائي اسکولوں ميں عربي يا انگريزي کي پروفيسري کے ليئے يهه ضروري امر هی که پروفيسر علاوہ عربي يا سنسکرت کي لياقت کے جس کے ليئے اُن کا منشي فاضل يا شاستري کا ڈپلوما کافي ثبوت هی — انگريزي کي لياقت بهي رکهتے هوں — اب تک آرٹ فيکلٹي کے پيچيدہ کورسوں کيوجه سے ايسے طلباء کو انگريزي مطالعه جاري رکهنے کا موقع نهيں ملتا تها — موجودہ تجويز اس تکليف کو دور کرديگي اور اس کالج کے طلبا کو اپني حالت بهتر کرنے کا عمدہ موقع مل سکيگا * (از اخبار وکيل)

محمدن ايجو کيشنل کانفرنس

يهه امر مسلمانوں کے ليئے کس قدر حيرت ناک هی که محمدن ايجو کيشنل کانفرنس کے متعلق هنوز اُن ميں سرگرمي پيدا نهيں هوئي اور وه اس سال کي کانفرنس کو معمولي گذشته اجلاسوں کي طرح سمجهکر خاموش بيٹهے هوئے هيں *

اس ميں شک نهيں که اگر امسال کانفرنس موقع اور وقت کے لحاظ سے مهتم بالشان نهيں بنائي گئي تو آينده تمام اُميدوں کا خاتمه سمجهنا چاهيئے اور اس امر کے تيقن ميں کوئي گنجايش نه رهيگي که مسلمان من حيث القوم بے انتها غافل اور ناکارہ هيں خدا نے اُن سے غيرت اور حميت کا شريف جوهر لے ليا هی — اور اب وه هندوستان ميں کوئي ترقي نهيں کرسکتے *

اور زيادہ تر افسوس کے قابل وه انجمنيں اور سوسئيٹياں هيں جو مسلمانوں کي قايم مقامي کا ادعا کرتي هيں — هم ديکهتے هيں که کوئي شهر اور کوئي مقام ايسا نهيں جهاں کچهه زنده دل مسلمان نه رهتے هوں اُن کي انجمنيں اور سوسائيٹياں موجود نهوں ليکن وه کانفرنس سے بالکل بے خبر هيں اور اُس کے اغراض اور اُن اهم فوائد سے جن کي بالخصوص اُميد کي جاتي هی اور جن کے حصول کے ليئے بزرگان قوم اور درد مندان ملت نے قابل ستايش همت کے ساتهه دهلي ميں کارونيشن کے موقع پر کانفرنس هونا قرار ديا هی بے پروا هيں — هم نهيں جانتے که متوسط الحال اور امراے قوم کي اُلوالعزمي اور هماري انجمنوں اور سوسائيٹيوں کے کام کرنے کا اور کونسا وقت آئيگا *

لوکل کميٹي دهلي نے اپني قوم کے بهروسه پر اُن کے آرام و آسايش کے اسباب مهيا کرنے کي غرض سے دس هزار روپيه کي عظيم المقدار رقم قرض لے لي هی اور جو انتظامات که ابهي تک شائع هوئے هيں وه وقت اور موقع کي مناسبت سے نهايت عمدہ اور آرام دہ هيں — کس قدر شرم هوگي اگر کافي تعداد کے ممبر اور معاون بهم نهونگے جو رفتار که اس وقت تک هی اُس سے هرگز اُميد نهيں کي جاسکتي که يهه قرضه بهي لوکل کميٹي کانفرنس فنڈ سے ادا کرسکے گي *

جو اعلان سنٹرل اسٹينڈنگ کميٹي کانفرنس کي طرف سے شائع کيا گيا هی اُس ميں اطلاع دي گئي هی که آخر اگست تک درخواستيں

مہ فیس آجانا چاھیئیں – ھم کو قوي اُمید تھي کہ بہت سرعت کے
اتھہ قوم متوجہ ھوجائیگي خوش حال اور اھل دول اصحاب جولائي تک
ي اس قدر درخواستیں بھیجینگے جن کي رقوم اخراجات کانفرنس کے
ئے کافي ھوسکینگي — مگر یہاں ابھي سو سوا سو ھي درخواستیں
ئي ھیں قوم کي اِس عدم توجھي اور غفلت نے کمیٹي کو بہت پریشان
یا ھی اور اگر اگست تک کافي درخواستیں نہ پہونچ گئیں تو بیشک
میٹي مایوس ھوجائیگي اور عجب نہیں کہ کانفرنس کي عظمت و
ان اور تیاري کے متعلق جو اُمیدیں کي گئي ھیں وہ سب قوم کي غفلت
شکار ھوجائیں *

علاوہ اُن رؤسا کے جو دربار میں شریک ھونگے یقیناً وہ اھل اِسلام بھي
جو اپني ضرورتوں سے کسیقدر بھي مستغني ھیں ضرور دربار کے سیر و تماشہ
ے لیئے دھلي جاوینگے — اُن کو چاھیئے کہ وہ اپنے قیام کا اِنتظام کانفرنس
یمپ میں کریں اور اگر اُن کے دل میں خدا نیکي ڈالے اور اپني قومي
الت کا احساس بھي ھو تو کانفرنس کے اِجلاس تک بھي تکلیف
وارا کریں اور دیکھیں کہ وہ دردمند بزرگ جن کو خدا کي دي ھوئي
ر ایک نعمت موجود ھی اپني قوم کي خاطر کیا کیا تدابیر کرتے ھیں –
ر کیونکر اُنھوں نے با این ھمہ اپني زندگي قوم کے لیئے وقف کردي ھی
ماري لوکل انجمنوں اور ھمارے شہر کے رؤساء کو اِس طرف خاص طور پر
توجہ ھونا چاھیئے اور جہاں تک اُن سے ممکن ھو کانفرنس کے لیئے ممبر
انے اور اُس کے لیئے مدد پہونچانے میں کوشش کریں *

اِس میں شک نہیں ھی جیسا کہ فاضل یگانہ شمس العلماء مولانا
یر احمد صاحب نے اپنے لیکچر میں امسال کي کانفرنس کو مسلمانان کي
سمت کا فیصلہ کہا ھی بہت صحیح ھی *

اب یہہ قوم پر منحصر ھی کہ وہ اِس فیصلہ کو اپنے حق میں صادر
ونے کے لیئے کیا کرتي ھی – اگر ھم میں حوصلہ قومي حمیت اور اِسلامي
زت کا ھی تو ھرایک شخص کو جسکو خدا نے دیکھنے کو آنکھیں اور
سمجھنے کو عقل عطا کي متحدا اور منفردا سعي کرني چاھیئے *

کانفرنس کے فوائد اور اُس کے قیمتي نتائج محتاج تشریح نہیں اور
ر وہ اِنسان جسکو تعلیمي معاملات میں جو ھماري قوم کے لیئے سب سے
ادہ زندگي کي ضروري چیز ھی انٹرسٹ حاصل ھی اِس سے اِنکار
ہیں کرسکتا کہ کانفرنس نے ھي مسلمانوں میں جو آج ھم تعلیم کي
چھہ روشني دیکھتے ھیں پیدا کي ھی – اقطاع ھند میں تعلیمي خیالات
ا پھیلنا اور سوتے ھوئے لوگوں کا بیدار ھوجانا کانفرنس کي ھي پر تاثیر
واز کي بدولت ھی — پس جب کہ کانفرنس کي قدر ھمکو معلوم
وگئي ھی اور اُس کي خوبي ھمارے دلوں میں متمکن ھوچکي ھی
و یہہ کس قدر ذلت کي بات ھوگي کہ ھم اُس سے تغافل کرجائیں اور پھر
یسے موقع پر جس وقت کہ ھماري قسمت کا فیصلہ ھونے والا اور ھماري
وشش کي کامیابي کا ظہور ھو * (از اخبار نیر اعظم)

وفات سر خورشید جاہ

—— ** ——

سکندرآباد ۱۸ جولائي

سر خورشید جاہ نے کل شام کو ۶۵ برس کي عمر میں مرض ڈائبیٹس (ضیابیطس) میں جو فالج گرنے کے بعد پیدا ھوا انتقال کیا اور آج سہ پہر کو دفن کیئے گئے — تجہیز و تکفین نہایت دھوم دھام سے عمل میں آئي — حیدرآباد کے اکثر اُمراء اور عہدہ دار اور تمام خاص یوروپین شریک تھے جلوس پورے ایک میل لمبا تھا اور اُس کے پیچھے مرحوم کے سوار اور پیادہ مع باجوں کے تھے – سر خورشید جاہ مرحوم درحقیقت حیدرآباد کے سب سے زیادہ دولت مند سردار تھے ' اور اُن کي دولت کثیر اب اُن کے دو بیٹوں نواب ظفر جنگ اور نواب اِمام جنگ کو پہونچیگي جو ریاست کا انتظام کرینگے * پانیر

درحقیقت یہہ ایک نہایت بڑا صدمہ ھی جو ریاست حیدرآباد کو پہونچا نواب مرحوم حیدرآباد کے امیروں میں اعلی درجہ رکھتے تھے اور جیسا کہ اُن کا خطاب تھا وہ حیدرآباد کے امیر کبیر تھے ھندوستان کي سیاحت خوب کي تھي ملکي حالات سے بخوبي واقف تھے برٹش گورنمنٹ میں نہایت معزز تھے افسوس ھی کہ حیدرآباد کے بڑے بڑے نامي امیر چند سال میں دنیا سے چل بسے کسي خاندان میں کوئي بزرگ اور بڑا جو مرحوم سر سالار جنگ کے درجہ کا اور اُن کا ھم عصر تھا کوئي نہ رھا اگرچہ خدا کے فضل سے سر سالار جنگ اور سر آسمان جاہ اور نواب وقارالامرا اور نواب خورشید جاہ کي نرینہ اولاد موجود ھی اور اُمید ھی کہ حضرت اقدس و اعلی کي نگراني اور تربیت میں وہ عمدہ لیاقت پیدا کرینگے اور اپنے بزرگوں کے اچھے جانشین ثابت ھونگے مگر افسوس ھی کہ اسوقت حیدرآباد میں کوئي بزرگ اور زمانہ دیدہ اور تجربہ کار امیر نہ رھا نواب خورشید جاہ پر امارت کا خاتمہ ھوگیا *

نواب مرحوم کي وفات پر نواب عزیز جنگ نے جو تاریخ لکھي ھی وہ ھم ذیل میں درج کرتے ھیں اور خدا سے ھماري دعا ھی کہ وہ مرحوم کے ورثا کو صبر اور اُن کو جنت عطا کرے – انا للہ و انا الیہ راجعون *

تاریخ رحلت

وہ معدي الدین خان تیغ جنگ * صاحب اقبال عالي پائگاہ
آصفي دربار کے مہر کبیر * مطلع پا گاہ کے تابندہ ماہ
تھے دکن میں وہ بزرگي کے نشان * اور ریاست کے نہایت خیر خواہ
رھگرائے جنت الماوا ھوئے * قصر فردوس بریں ھی خوابگاہ
شمس دیہیم امارت چھپ گیا * ابر غم سے روز روشن ھی سیاہ
تھر اندوھش بدلہا جا گرفت * تیرہ و تار ست درچشمان نگاہ
سال رحلت ھی بیان واقعي * ھاے دنیا سے گئے خورشید جاہ

۱۳۲۰ھ

طبعزاد

خاکسار عزیز جنگ ولا تخلص
مالک و اڈیٹر عزیز الاخبار

Printed and published by Mahomed Mumtaz-uddin at the Institute Press, Aligarh.
علیگڈہ انسٹیٹیوٹ پریس میں باھتمام محمد ممتازالدین چھپا اور مشتہر ھوا

REGISTERED No A. 178

معہ تہذیب الاخلاق

THE ALIGARH INSTITUTE GAZETTE

OF

THE MAHOMEDAN ANGLO-ORIENTAL COLLEGE

WITH WHICH IS INCORPORATED

"THE MAHOMEDAN SOCIAL REFORMER."

HONORARY EDITOR :— *MOULVI SYED MEHDI ALI KHAN.*

New Series VOL. II. No. 31. } THURSDAY, 31st JULY 1902. روز پنجشنبہ ۳۱ جولائي سنہ ۱۹۰۲ ع { سلسلہ جديد جلد ۲ نمبر ۳۱

تاربرقي كي خبريں

(ماخوذ از پايونير)

سلطان زنجبار

لندن ۲۰ جولائي

سيد علي زنجبار كے سلطان مقرر كيئے گئے هيں اور جب تك كه سلطان موصوف كي عمر اكيس برس كي نهوگي أس وقت تك مسٹر راجرس ريجنٹ رهينگے •

جو گفتگو لارڈ لينسڈون نے كي هي اور جو خاطر خواه خيال كي جاتي هي أس كو اٹلي كے اخبار نويس بهشتر پسند كرتے هيں •

لندن ۲۱ جولائي

مسٹر بيلفور نے هوس آف كامنز ميں بيان كيا كه سرمائيكل هكس بيچ كے استعفا كے لحاظ سے وه نوآباديوں كي نسبت گورنمنٹ كي مالي پاليسي سے انحراف كرنا نهيں چاهتے هيں •

مسٹر براڈرك نے هوس آف كامنز ميں گفتگو كرتے وقت يهه بيان كيا كه كيپ كالوني اور نيٹل ميں مارشل لا كے كلية موقوف كيئے جانے كا معامله زير غور هي - پناه گيروں كے كيمپ حتي‌الامكان بهت جلد توڑ ديئے جاوينگے ' اور جو شخص خود اپني خبر گيري كرسكتے هيں أن كو چلے جانيكي اجازت دي جاتي هي •

حضور ملك معظم تاجپوشي كے بعد پرايويٹ طور پر هندوستاني فوج كو ملاحظه فرماوينگے اور فوج مذكور ۱۴ اگيسٹ كو هندوستان كو روانه هوگي •

لندن ۲۲ جولائي

بوتها ' ڈي ويٹ' اور ڈي لاري يورپ كو روانه هوگئے هيں •

مسٹر چيمبر لين نے هوس آف كامنز ميں گفتگو كرتے وقت يهه بيان كيا كه بهت سے بوئروں نے كانسٹبلوں كي فوج ميں بهرتي كيئے جانے كي درخواست كي هي — لارڈ ملنر نے دوسو سے ليكر تين سو تك آدمي جو بڑي احتياط كے ساتهه منتخب كيئے گئے هيں قبول كرليئے هيں — إن ميں سے نصف قومي جاسوس عمده چال چلن ركهنے والے اور باقي مانده وه شخص تهے جنهوں نے حال ميں اطاعت قبول كي هي اور جن كي تصديق بوئر جنرلوں نے كي تهي •

ملك معظم كو خاطر خواه طور پر شفا هوتي جاتي هي •

گزٹ ميں بيان كيا گيا هي كه طبقه وكٹورين كا گرينڈ كراس لارڈ سالسبري كو أن كي قديمي' وفادارانه ' اور بيش‌بها خدمات كے صله ميں جو أن سے بادشاه اور سلطنت كے حق ميں ظهور ميں آئيں عطا كيا گيا هي •

اخبار مارننگ پوسٹ سخت انديشه كے ساتهه ملك سهام ميں اس قسم كي صورتوں كے جمع هونے كے امكان پر نظر كرتا هي جنكے باعث سے فرانس اور انگلستان كے درميان دوستانه تعلقات ميں خلل واقع هونے كا گمان هي — اخبار مذكور يهه راے ديتا هي كه غلط فهمي كے ممكن اسباب كے رفع كرنے كي غرض سے دونوں گورنمنٹوں كے درميان صاف صاف گفتگو هوني چاهيئے •

جرمني كے اخبارات ميں انگلستان كے ساتهه زياده تر عمده تعلقات كو ترقي دينے كي غرض سے ايك درخواست مشتهر كي گئي هي •

گورنمنٹ نے جو غير مجاز مذهبي ايسو سي ايشنوں كے اسكولوں كو يك قلم بند كرديا هي أس كے برخلاف فرانس ميں ايجيٹيشن روز بروز

ترقي پر هي - چنانچه آج پیرس میں لوگوں نے مجمع کیئے اور بہت سے آدمي گرفتار کیئے گئے لیکن وہ بعدہ رہا کردیئے گئے •

لندن ۲۴ جولائي

لارڈ لینسڈون نے هوس آف لارڈز میں گفتگو کرتے وقت یہه بیان کیا که دیوانه ملا کے برخلاف کار روائي سنه ۱۹۰۱ع کي به نسبت زیادہ تر خاطر خواہ صورتوں میں هو رهي هی ' اور اُس کے متعلق اٹلي کے ساتھہ خاطر خواہ انتظام هورها هی •

لندن ۲۵ جولائي

حضور ملک معظم نے آج جهاز پر جزیرہ وائٹ کے گرد گشت لگایا اور شام کو مقام کویس کو واپس تشریف لے آئے •

مذهبي مدارس کے جبراً بند کیئے جانے کے برخلاف تمام فرانس میں اور خاص کر برٹیني میں برابر ایجي ٹیشن جاري هی •

لارڈ جارج هملٹن نے هوس آف کامنز میں بیان کیا که راجگان هند کي مدارات کے خرچ کا ایک حصه بلا شبهه هندوستان کے محاصل پر ڈالا جاوے گا ' گو وہ هنوز یہه نہیں کہه سکتے هیں که کس قدر •

قاهرہ میں هیضه سخت زور شور سے شروع هوا هی - انگریزي رجمنٹیں ریگستان میں خیموں میں جانے والي هیں - یہه پیشین گوئي کي گئي هی که مصر میں ایک سخت مصیبت انگیز وبا پھیلنے والي هی •

لندن ۲۶ جولائي

ریوٹر نے عدن سے بذریعه تاربرقي کے یہه خبر بھیجي هی که جو فوج دیوانه ملا پر حمله کرنے کے لیئے بھیجي گئي هی وہ مقام دمرہ سے روانه هوگئي هی — فوج مذکور نے شمال و مشرق کي جانب بڑہ کر اور ضلع هاڈ سے جهاں پاني میسر نہیں آتا هی بچ کر ۸۰ میل تک دشمن کا تعاقب کیا اور ۱۵۰ آدمي قتل اور ۲۵۰۰ اونٹ اور ۱۷۰۰۰ بھیڑ گرفتار کیں •

حضور ملک معظم نے شاهي جهاز پر ایک پریوي کونسل منعقد فرمائي اور دو اشتهارات پر جن میں تاج پوشي کي تاریخ ۹ اگست اور اُس روز ایک عام تعطیل قرار دي گئي تھي دستخط فرمائے •

پنجشنبه کو قاهرہ میں ۱۱۸ کیس هیضه کے هوئے •

بادشاہ اٹلي اگست کے خاتمه پر جرمني کو تشریف لیجاوینگے اور وهاں پانچ روز قیام کرینگے •

لندن ۲۷ جولائي

اخبار اسٹینڈرڈ بیان کرتا هی که حضور ملک معظم ابھي تک کھڑے نہیں هوسکتے هیں ' اور نه زخم ابتک اچھا هوا هی ' اور اگرچه ۹ اگست کو حضور ممدوح کي تاج پوشي کے ادا کرنے کي اُمید زیادہ تر قوي هی ' تاهم صرف یہه اُمید کي جاسکتي هی که حضور ممدوح صرف بطور مریض کے ایسا کرسکتے هیں - گرجا ویسٹ منسٹر ایبي کے راسته کي آراستگي بڑي مستعدي کے ساتھه جاري هی - گو ماہ جون کي به نسبت آراستگي کسیقدر کم هی مگر پھر بھي وہ نہایت با رونق اور شاندار هوگي •

مختلف خبریں

— هفته گذشته کي بابت طاعون کے مریضوں کي تعداد ۱۱۵۸ سے ۱۱۰۰ تک گھٹ گئي •

— جناب نواب لفٹننٹ گورنر بهادر ممالک متحدہ ۱۳ اگست کو ۵ بجے شام کے لکھنو میں راجه مان سنگهه کے اسٹیچو کو کھولینگے •

— مهاراجه چندر شمشیر سنگهه وزیر اعظم نیپال دهلي کے دربار تاجپوشي کے مهمانوں میں شامل هونگے •

— وکٹوریه - واقع آسٹریلیا میں اسکول جانے والے بچے گاڑیوں میں بٹھاکر اسکول پہونچائے جاتے هیں - اُن سے گاڑي کا کرایه نہیں لیا جاتا •

— اُمیدواران عهدہ منصفي کا امتحان لاهور میں ۴ و ۵ و ۶ ستمبر سنه ۱۹۰۲ع کو هوگا •

— مشن کالج لاهور میں بھي هندي علم موسیقي کي جماعت ماہ اکتوبر سے کھلیگي •

— پنجاب میں ۱۵۲ دخاني کارخانے جاري هیں پچھلے سال ۷ بند هوئے لیکن ۲۸ نئے کھلے تھے •

— فرانس سے کسي گمنام اُلوالعزم نے تھیوسوفیکل سوسائیٹي کو ۵۶ هزار فرانک اِرسال کیا هی •

— هفته گذشته میں طاعون سے ۱۱۵۸ موتیں تمام هندوستان میں واقع هوئیں - هفته ماسبق سے ۱۰۰ زیادہ — اضلاع بمبئي میں ۷۱۷ — ریاست میسور میں ۲۱۴ پنجاب میں ۹۵ •

— بندر عباس میں ۹ جولائي کو ساڑھے ۷ بجے صبح سے سخت زلزله آیا جس سے بہت سے مکانات مسمار هوگئے اور بڑا نقصان هوا - کئي آدمي بھي ضایع هوئے •

— حضور وایسراے مهاراجه میسور کو مسند نشین کرنے کے لیئے یکم اگست کو شمله سے روانه هونگے اور ۸ اگست کو مسند نشین فرماکر ۱۶ کو واپس شمله هونگے •

— پنجاب یونیورسٹي نے وہ پانسو روپیه کي رقم قبول کي جو بي اے کا امتحان ریاضي میں عمدگي کے ساتھه پاس کرنے والے کو تمغه دینے کي غرض سے عطا کي گئي تھي •

— حکیم عبدالخالق جنهوں نے گورکھپور کے انسداد طاعون میں بہت مدد دي اور جن کے علاج سے بہت سے بیماروں کو صحت هوئي تھي اُن کو میونسپل بورڈ نے ایک سو روپیه کا انعام دیا •

— تاج پوشي کے روز هندوستان میں عام تعطیل هوگي ' اور تمام سلامیاں اور دیگر رسمیات جو ۲۶ جون کو عمل میں آنے والي تھیں ۹ اگست کو عمل میں آوینگي •

— جو نہایت عمدہ ذخیرہ هندوستان کي اشیاء فنون و دستکاري کا ساؤتھہ کنسنگٹن کے عجایب خانه میں موجود هی اُس کا ایک حصه غالباً دهلي کي نمایش فنون و دستکاري کو مستعار دیا جاوے گا •

— یہه اُمید کیجاتي هی که کوهاٹ تھل ریلوے واقعي شروع ماہ ستمبر میں عوام کي آمدورفت کے واسطے کھل جاویگي — تعمیر کا کام جیساکه سابق میں بیان کیا گیا تھا یکم اگست تک ختم هوجاویگا •

— برقي ریلوے - ایک امریکن فرم نیون اینڈ کمپني نے مانچسٹر اور لور پول مجوزہ برقي ریلوے لائن کا ٹھیکه چالیس لاکھه پونڈ میں حاصل کیا هی — یہه لائن ۱۴۷ میل لمبي هوگي — تمام مزدور اور کاریگر انگلش هونگے لیکن سامان سب امریکن هوگا •

— ایک انگلش روسي کمپني ماسکو میں مغربي سائبیریا کے شهر ٹومسک سے سمرقند تک ریل بنانے کے لیئے قایم هوئي هی — گورنمنٹ روس نے ۶۵ فیصدي سرمایه کا ذمه لیا هی — کمپني کے نصف ڈائرکٹر انگریز هونگے اور نصف روسي •

— هم کو معلوم هوا هی که ڈاک کے ٹکٹ جن پر حضور ملک معظم کے چهره مبارک کي تصوير هی اب تيار هوگئے هيں ' اور هندوستان کے تمام ڈاک خانوں ميں ۱۰ اگست کو يعني تاريخ تاجپوشي کے بعد پبلک کو مل سکينگے •

— هز آنر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بهادر پنجاب اور ليڈي ريواز صاحبه نے اُس زمانه ميں جبکه حضور وايسراے بهادر ميسور ميں اور ليڈي کرزن صاحبه کشمير ميں رونق افروز هوں براه مهرباني ۱۱ اگست کو شمله کي نمايش فنون لطيفه کا کهولنا منظور فرمايا هی •

— امداد قحط کے هفته وار نقشه جات سے ۴۰۷۸۳ کي کمي اُن شخصوں کي تعداد ميں ظاهر هوتي هی جن کو قلمرو انگريزي ميں امداد ديجاتي هی ' اور اس کي رو سے کل تعداد اب ۲۸۲۹۴ رهگئي هی — هندوستاني رياستوں ميں بهي ۳۱۳۹۳ کي کمي هوئي هی اور وهاں اب کل تعداد ۱۴۰۴۲۵ هی •

— کارنيگي اور سيسل روڈز کي دريا دلي کے فسانے هنوز تازه تهے که ولايت ميں ايک اور جوانمرد نے اپني همت عالي کا ثبوت ديا اور وه يهه هی که مسٹر گوسٹ لندن کے ايک شراب فروش نے سينٹ ٹامس کے شفاخانه کي امداد ميں اڑهائي لاکهه پونڈ کي معقول رقم عطا کي جو همارے سکه ميں ساڑهے سينتيس لاکهه روپيه کي برابر هوتي هی •

— لوکل گورنمنٹ ممالک متحده کے ايک حکم ميں يهه هدايت کي گئي هی که اِن اضلاع ميں ڈپٹي مجسٹريٹوں کو اُس وقت تک که وه پانچ برس تک مجسٹريٹي کا کام انجام نه دے ليں جيلخانه کا اهتمام سپرد نه کيا جاوے — گو خاص صورتوں ميں خاص خاص اشخاص کي بريت کي درخواستيں کي جاسکتي هيں ' ليکن وه بهت کم منظور کي جاوينگي •

— کابل سے يهه خبر آئي هی که ملا سيد اکبر جو مهم تيره کے زمانه ميں ايک مشهور شخص تها ' شروع جولائي ميں وهاں پهونچا اور امير صاحب سے ملاقات کا خواستگار هوا - اس کے بعد وه پهاڑي پغمين کو هدا ملا کے ساتهه رهنے کے ليئے بهيجديا گيا کيونکه امير حبيب الله خاں تيره کو اُس کي واپسي پسنديده نهيں خيال کرتے تهے — پس دو شخص جو شمالي مغربي سرحد پر فساد کرتے تهے اِس وقت بحفاظت نظر بند هيں •

—ايک دعوت ميں جو پيرس ميں راس مکونن کو دي گئي ايم ايٹين نے راس مکونن کي تعريف ميں کها که جبوتل حرّر ريلوے کے معامله ميں جو درياے نيل اور خليج عدن کے درميان تمدني حالتوں ميں انقلاب پيدا کرديگي سردار موصوف نے نهايت سعي کي هی — اسپيکر نے يهه بهي بيان کيا که فرانس حبش کي اصلي سڑک پر قابو کرنے کي خواهش نهيں رکهتي هی بلکه صرف اتهيوپيا کي دولت کو دنيا کي اولوالعزمي کے واسطے ترقي دينا چاهتي هی راس مکونن نے ايم ايٹين کا شکريه بعوض اُن کي مدارات اور محبت و اتحاد کے اُس ثبوت کے جو اُن کو حاصل هوا هی ادا کيا اور پريزيڈنٹ لوبٹ اور فرانس کا جام تندرستي نوش کيا •

— دربار دهلي ميں شريک هونے والوں کے ليئے اکثر ريلوے لائنوں نے کرايه ميں خاص رعايتيں کي هيں — فرسٹ و سيکنڈ کلاس کا ٹکٹ سنگل کرايه ميں آمد و رفت کے ليئے ديا جاوے گا — انٹرميڈيٹ کا واپسي ٹکٹ تهرڈ کلاس کے دوٹکٹوں کا کرايه ادا کرنے پر ملے گا — اور تهرڈ کلاس کا واپسي ٹکٹ ۱½ تهرڈ کلاس کا کرايه ادا کرنے پر - يهه ٹکٹ ۸ دسمبر سے ۲۶ دسمبر سنه ۱۹۰۲ع تک هر ايک ريلوے اسٹيشن سے مل سکينگے بشرطيکه فاصله ۱۰۰ ميل سے کم نه هو — اور تاريخ خريد ٹکٹ سے ۲ ماه تک استعمال ميں آ سکتے هيں — اسکے علاوه گاڑيوں اور گهوڑوں کے کرايه ميں اور نيز نمائيشگاه ميں اشياء روانه کرنے کے ليئے خاص رعايتيں تجويز کي گئي هيں •

— همارا سرحدي کارسپانڈنٹ بيان کرتا هی که آفريديوں کے بعض جرگے کابل کو گئے اور امير صاحب بڑي مهرباني سے ان کے ساتهه پيش آئے ليکن هز هائينس نے اُن کو معمولي تحايف کے ساتهه رخصت کرتے وقت اور اُن کے آنے پر خوشي ظاهر کرنے کے بعد اُنکو گورنمنٹ انگريزي کے برخلاف اپني فرضي شکايتوں کے اظهار کا کوئي موقعه نهيں ديا - بلکه بخلاف اِس کے امير صاحب نے لارڈ کرزن کي اُس اسپيچ کا حواله ديا جو لارڈ ممدوح نے پشاور ميں فرمائي تهي اور يهه اشاره کيا که آفريديوں کو اپنے ملک ميں دست اندازي کيئے جانے کي نسبت کوئي انديشه نهيں کرنا چاهيئے - جو ملک ان جرگوں ميں شامل تهے وه کوئي خاص وقعت رکهنے والے لوگ نه تهے اور اُن کے سفر کا مقصد غالبا امير صاحب سے چند تحفوں کا حاصل کرنا تها • (پايونير)

دربار دهلي

دهلي ميں " دربار هال " جيساکه وه عموماً پکاراجاتا هی ايک وسيع ايم في تهي ايٹر يعني مدور مکان هوگا ' جس ميں اوپر نيچے نشستوں کي قطاريں هوں گي ' وه پٹا هوا هوگا ليکن اُس کے گرد ديواريں نه هوں گي - اور اُس ميں باره هزار تماشائي بيٹهه سکينگے — جن ميں سے هر ايک شخص کو هر ايک چيز جو قابل ديکهنے کے هوگي صاف صاف دکهائي دے سکيگي — اس مکان کي وسعت کا اندازه اس بات سے هوسکتا هی که اُس کا دور قريب ايک چوتهائي ميل کے هوگا ' اور انتهائي فاصله جهاں سے حضور وايسراے بهادر کي آواز اُن شخصوں کو سنائي دے سکے گي جو حضور ممدوح کي نشست گاه سے سب سے دور بيٹهے هوں گے قريب ۳۶۰ فٹ کے هوگا — ۳۰۰۰۰ فوج صف بسته دربار هال کے سامنے کهڑي هوگي — جو عام انتظامات دهلي ميں کيئے گئے هيں اُن کے لحاظ سے کل وسعت اُس ميدان کي جس پر مختلف کيمپ اور مکان پهيلے هوئے هوں گے (جنميں سے بعض کے درميان ضرور بڑا فاصله هوگا) آٹهه ميل طول ميں اور چهه ميل عرض ميں هوگا - ليکن آمد و رفت کے خاص خاص راستوں ميں جيسا که سابق ميں بيان هوچکا هی عارضي لائٹ ريلوے بنائي جاويگي اور اب اُس پر ريل بچهائي جاتي هی • (پايونير)

مژده متعلق عطيه

عالي جناب نواب صاحب بهادر والي رامپور

ناظرين اخبار اور کالج کے تمام دوستوں کو اس خبر سے خاص مسرت هوگي که عالي جناب نواب صاحب بهادر والي رامپور نے اپني مشهور و معروف فياضي سے حال ميں همارے پاس مبلغ پچيس هزار روپيه به اعانت سر سيد ميموريل فنڈ روانه فرمايا - يهه رقم دوسري اور اخير قسط اُس پچاس هزار روپيه کي هی جو جناب ممدوح نے اُس وقت منظور فرمائے تهے جب سر سيد ميموريل فنڈ کا ڈيپوٹيشن حاضر حضور هوا تها — هم بلکه تمام قوم اس عنايت خسروانه کے صدق دل سے شکر گذار هيں •

علیگڈہ کالج

جو چٹھي مسٹر ایل ٹپنگ کي کالج کي نسبت اخبار پایونیر سے ہمارے کسي پچھلے پرچه میں نقل کي گئي تھي ' اُس کي جانب ہم پبلک کي توجه اور خاصکر مسلمانوں کي توجه مائل کرنا چاھتے ھیں – یہه ایک درخواست امداد کي تھي' اور چونکه وہ کالج اسٹاف کے ذمه دار افسر کي لکھي ہوئي ھی اس لیئے ھم کو یقین ھی که اس پر مناسب التفات کیا جاویگا — جو کارروائي اس موقعه پر کي گئي وہ کسي قدر غیر معمولي تھي ' کیونکه اگرچه کالج کے آنریري سکرٹري ھمیشه " لوگوں کے روبرو ھاتھه پھیلاتے ھیں" تاھم ایسا بہت کم ھوتا ھی که کالج کا پرنسپل ھندوستان کے سر برآوردہ اخبار کےذریعه سےامداد کا خواستگار ھو – ھم یقین کرتے ھیں که ھمارے دوست اس بات کو سمجھه لینگے که یہه درخواست خاص طور کي ھی جس کي ضرورت خاص وجوھات سے پیش آئي ھی •

یہه بات یاد ھوگي که چند سال کا عرصه ھوا که کالج نہایت نازک حالت میں تھا – اس موقعه پر پھر ایک نازک حالت پیدا ھوئي ھی ' لیکن اس میں اور حالت سابقه میں یہه بڑا فرق ھی که گذشته موقع پر ھمکو کالج کے استحکام کي نسبت تردد تھا ' اس موقع پر ھم کو صرف اُس کي پوزیشن کي نسبت فکر ھی — یعني جس بات کي اس وقت کالج کے بہي خواھوں کو سب سے زیادہ تشویش ھی ' وہ یہه نہیں ھی که آیا کالج آیندہ جاري رھیگا یا نہیں ' بلکه یہه ھی که آیا وہ بحیثیت ایک قومي کالج کے اپنے رتبه کو قائم رکھه سکیگا یا نہیں •

صاحب قائم مقام پرنسپل نے اُن حالات کو بیان کردیا ھی جن کي وجه سے یہه درخواست کي گئي ھی — اُنہوں نے اسباب کو مفصل طور پر بیان کیا ھی که کالج کے موجودہ وسایل بلحاظ مکانات اور اسٹاف کے نہایت تنگ ھیں — بورڈنگ ھوسوں میں ایک کمرہ بھي خالي نہیں ھی اور اسکول کے کلاس روم میں طالب علموں کو بیٹھنے کے لیئے کوئي جگهه نہیں مل سکتي– یہه بات یہاں تک تو طمانیت بخش ھی که اُس سے کالج کا بدرجه غایت عام پسند ھونا ظاھر ھوتا ھی ' لیکن ساتھه ھي اُس کے یہه ایک ایسي حالت ھی جبکه نہایت مستعدي کے ساتھه کوشش کرناواجب ھی– اگر کالج کے ٹرسٹي اور حامي اسبات پر آمادہ نہیں که کالج کے اندر صرف ۵۰۰ طالب علم رھیں اور آیندہ داخله کے لیئے اُس کے دروازے بند کردیئے جاویں ' تو اُسکي آمدني کے وسائل کو وسعت دینا اُن کا فرض ھی — گو اُن میں بعض ایسے بھي ھوں جو اس قدر ترقي کے بعد تامل کرنا بلکه ٹھیر جانا پسند کرتے ھوں ' لیکن ھمارے علم میں کوئي ایسے نہیں ھیں جو اس قسم کا خیال رکھتے ھوں – بہرکیف ھم تو ضرور یہه بات جانتے ھیں که ھم کو آگے بڑھنا لازمي ھی — گو پانسو بورڈر ایک پراونشول کالج کے لیئے ایک قلیل تعداد نہو ' لیکن ایک ایسے کالج کے

THE ALIGARH COLLEGE.

We wish to call attention of the public, more specially of the Mahomedan public, to Mr. Ll. Tipping's letter concerning the College which was reproduced from the *Pioneer* in a previous issue. It was an appeal for assistance, and, coming as it did from the responsible head of the College staff, it will, we feel sure, receive due attention.

The step taken at this juncture is a somewhat unusual one; for although the Honorary Secretary is constantly "sending round the hat" it is rarely that the Principal of the College seeks the hospitality of the leading Indian Journal. We trust our friends will realise that the appeal is a special one which has been rendered necessary by special circumstances.

It will be remembred that a few years ago the College was in the throes of a crisis. A crisis has undoubtedly again arisen, but there is this important difference that while on the previous occasion we were concerned as to the stability of the College, at the present juncture we are anxious as to its future *status* only. The question which is now exercising the minds o' its friends is not whether the College will continue to exist, but whether it will be enabled to keep up its position as a national institution.

The officiating Principal has stated the circumstances under which the appeal has been made. He has given details to show that the present resources of the College in respect of accommodation and staff are seriously strained. In the residential quarters there is not a room that is vacant and no more seats can be found in the class-rooms specially in the school. This is satisfactory so far as it denotes the immense popularity o' the College, but at the same time it is a state of things which demands energetic action. Unless the Trustees and supporters o the College are willing that its gates should be closed against future admissions with only five hundred students within its walls, it is their duty to make special efforts to expand its resources. There may be some among them who would like to pause and even possibly stop at this juncture. But we do not know that there are any who hold that view. We, at all events, know that we have got to push on. Five hundred boarders may not be a small number for a provincial College, but for a College

which aims at being something different, the present stage of development is very far from final.

There is another point connected with this part of the subject to which we would invite special attention. We would ask our friends to consider and consider carefully whether a College which derives its revenue from public subscriptions can afford to slam its doors in the face of the community, while its buildings are incomplete and its reserve fund meagre. It must be remembered that students are the connecting link between the College and the community. They are the means of creating and intensifying public interest and it is through a constant inflow of them that the interest can be maintained unimpaired. It is quite true that there is hardly any Province or Presidency of India which is not already represented in the Boarding-house. But as matters stand most of our students come from the United Provinces and the Punjab To exclude students from other Presidencies, under these circumstances, is to lower the status of the College. And you cannot go on rejecting applications (specially when they come from Provinces which are not already well represented) without seriously affecting that interest which is necessaray to secure financial support. This, then, is what we mean by declaring that a crisis has arisen. We are confronted by some serious difficulties. We realise that the College has reached a stage where two roads meet. It is for Mahomedans to decide which of the two it shall take—whether it shall be a pvrioncial or a national institution.

There is a question connected with this matter which might occur to some of our readers. Why should young men travel to Aligarh from distant places when educational institutions which turn out a large number of graduates every year, are to be found nearer home? If we wanted to answer this question in a spirit of quarrelous partisanship we should merely say :— "Ask those who have travelled vast distances by land and sea why they have done so." We, however, feel that unsound views on this point are not incompatible with friendly intentions towards the College. We shall, therefore, briefly deal with the matter on its merits.

We shall confess at the outset that there is a certain class of students who really need not take the trouble of coming to

لیئے جس کا مقصد اور کچھہ ہو موجودہ حالت ترقی کی ہرگز آخری درجہ نہیں ہی *

مضمون کے اس حصہ سے متعلق ایک دوسری بات ایسی ہی جس کی جانب ہم خاص توجہ مایل کرنا چاہتے ہیں یعنی ہم اپنے دوستوں سے اس بات پر غور کرنے اور بنظر تعمق غور کرنے کی استدعا کرتے ہیں ' کہ آیا ایک کالج جس کی آمدنی عوام کے چندہ سے ہو اپنے دروازے قوم کے لیئے اُس حالت میں کہ اُس کے مکانات غیر مکمل اور اُس کی ریزرو فنڈ قلیل ہی مسدود کر سکتا ہی ؟ — یہہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ طالب علم کالج اور قوم کے درمیان بطور ایک سلسلہ ملانے والی زنجیر کے ہوتے ہیں — وہ ایک عام دلچسپی کے پیدا کرنے اور اُس کو ترقی دینے کا ذریعہ ہوتے ہیں ' اور اُنہی کی آمد کے برابر جاری رہنے سے یہہ دلچسپی بغیر تنزل کے قایم رہ سکتی ہی — یہہ بات بالکل سچ ہی کہ ہندوستان کا کوئی صوبہ یا پریزیڈنسی ایسی نہیں ہی جس کے طالب علم بورڈنگ ہوس میں نہ رہتے ہوں — لیکن فی‌الواقع ہمارے اکثر طالب علم ممالک متحدہ اور پنجاب سے آتے ہیں — ان صورتوں میں دوسری پریزیڈنسیوں کے طالب علموں کو نہ لینا گویا کالج کی حیثیت کو گھٹانا ہی — اور یہہ نہیں ہوسکتا کہ آپ برابر درخواستوں کو (خصوصا جبکہ وہ اُن صوبوں کی طرف سے آویں جن کے طالب علموں کی معقول تعداد اس وقت کالج میں نہیں ہی) نا منظور کرتے رہیں اور اُس دلچسپی میں جو مالی امداد حاصل کرنے کے لیئے ضروری ہی سخت خلل واقع نہ ہو — پس یہی مراد ہماری اس بات کے کہنے سے ہی کہ ایک نازک حالت پیدا ہوئی ہی — ہم کو اس وقت بعض سخت مشکلات درپیش ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ کالج ایک ایسے درجہ پر پہونچگیا ہی جب کہ دو راستے ملتے ہیں — اس بات کا فیصلہ کرنا مسلمانوں کا کام ہی کہ اُس کو کونسا راستہ اختیار کرنا چاہیئے یعنی یہہ کہ آیا وہ ایک پراونشیل کالج ہو' یا ایک نیشنل کالج *

اس معاملہ کے متعلق ایک سوال ایسا ہی جو غالبا ہمارے بعض ناظرین کے دلوں میں پیدا ہو — یعنی جس حالت میں کہ ایسی درس گاہیں جن سے ہر سال بہت سے گریجوایٹ تعلیم پاکر نکلتے ہیں اُن کے گھر سے زیادہ تر قریب مل سکتی ہیں ' تو نو جوان طالب علموں کو کس لیئے مقامات دور دراز سے سفر کرکے علی گڈہ آنا چاہیئے ؟ اگر ہم اس سوال کا جواب مناظرانہ اور طرفداری کی نہج سے دینا چاہیں تو ہم صرف یہہ جواب دینگے کہ " جو شخص بحر و بر کی راہ سے دور و دراز مسافت طے کرکے یہاں آتے ہیں' اُن سے دریافت کرو کہ اُنہوں نے کیوں ایسا کیا " لیکن ہم خیال کرتے ہیں کہ اس معاملہ میں کالج کے دوستوں کو بھی غلط فہمی ہوسکتی ہی — پس ہم اس معاملہ کی نسبت اُس کی اصلیت کے لحاظ سے مختصر بحث کرینگے *

شروع میں ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ طالب علموں کا ایک فرقہ ایسا ہی جن کو درحقیقت علیگڈہ آنے کی تکلیف اُٹھانے کی ضرورت

Aligarh. We refer to students whose sole object is the passing of certain examinations. Such people, we think, had better go to the nearest College, for, to them one institution is as good as another.

There is another class of young men and of elders who have sons to educate. They recognise that class-room education must be supplemented by physical, moral and religious training. It is for these that our College is specially meant. Such young men feel compelled to come to Aligarh, for so far at all events as Mahomedans are concerned, this is the only place where they can obtain what they want.

This no doubt accounts for the interesting sight the College affords of young boys—some very young indeed—gathered together from far and near. We in the College have become used to this sight. But it is no ordinary thing. We should, indeed, say it is a most extraordinary thing for Indian parents to part with boys so young. Most pressing must be the demand which they thus seek to meet and deep must be their conviction that the best thing they could do would be to send their children to Aligarh. It is not for us to question the soundness of these views. Our own appreciation of the necessity of affording education of a certain type is, if possible, keener and our conviction as to its usefulness deeper, than that of the parents. With us it is an article of faith that Mahomedans can make progress by means of this institution only. That being the case is it not natural that we should be anxious to expand the resources of the College and to extend its benefits to the largest possible number of our young men?

The primary want of Mahomedans is, no doubt, education, but education alone is not sufficient to raise the community to a higher level. There are many adjuncts of education which are wanted and of these there are some which can be supplied only by means of a central national institution. We hope to be able to enlarge on this point in some future issue. Meanwhile we would only say that it would be a good thing for Mahomedans if the pace at which the College is progressing is accelerated and its capacity to be useful largely increased.

Apart from the general appeal which is as earnest as it is timely, Professor Tipping has suggested a certain scheme of

نہیں ہی — ہماری مراد اُن طلبا سے ہی جن کا صرف یہہ مقصد ہوتا ہی کہ جس طرح ہو امتحان پاس کرلیں - ہمارے نزدیک بہتر ہوگا کہ یہہ لوگ قریب ترین کالج کو جاویں، کیونکہ اُن کے واسطے سب مدرسے یکساں ہیں *

ایک دوسرا فرقہ نوجوانوں اور اُن بزرگوں کا ہی جو تعلیم دینے کے لیئے بیٹے رکھتے ہیں - وہ اسبات کو سمجھتے ہیں کہ مدرسہ کی تعلیم کے ساتھہ جسمانی، اخلاقی، اور مذہبی تربیت بہی ہونی ضرور ہی - ہمارا کالج خاصکر انہیں لوگوں کے واسطے ہی - ایسے نوجوان آدمی اپنے تئیں علیگڈہ آنے پر مجبور پاتے ہیں، کیونکہ جہانتک کہ بہرکیف مسلمانوں سے تعلق ہی، یہی صرف ایسا مقام ہیجہاں کہ وہ اُس چیز کو حاصل کرسکتے ہیں جسکی اُن کو ضرورت ہی *

بلاشبہہ یہی وجہ ہی کہ کالج میں یہہ دلچسپ منظر نظر آتا ہی، کہ کم عمر لڑکے جن میں سے بعض درحقیقت نہایت خورد سال ہوتے ہیں، مقامات دور و نزدیک سے یہاں آکر جمع ہوتے ہیں — ہم لوگ جو کالج میں رہتے ہیں اس منظر کے عادی ہوگئے ہیں - لیکن یہہ کوئی معمولی بات نہیں ہی — بلکہ درحقیقت ہم کو یہہ کہنا چاہیئے کہ ہندوستانی والدین کے لیئے ایسے کم عمر لڑکوں کا اپنے سے جدا کرنا ایک نہایت عجیب بات ہی - وہ ضرورت یقیناً نہایت سخت ہوگی جسکو وہ اس طرح پر پورا کرنا چاہتے ہیں، اور اُن کا یہہ عقیدہ نہایت مضبوط ہوگا کہ سب سے عمدہ بات جو وہ کرسکتے ہیں یہہ ہوگی کہ اپنے بچوں کو علیگڈہ بہیجدیں — ان خیالات کی عمدگی کی نسبت کچھہ کلام کرنا ہمارا کام نہیں ہی - ایک خاص قسم کی تعلیم دینے کی ضرورت کی نسبت ہمارا خاص خیال زیادہتر زبردست اور اُسکی سودمندی کی نسبت ہمارا عقیدہ والدین کے عقیدہ کی بہ نسبت زیادہ تر مضبوط ہی - ہمارا یہہ عقیدہ ہی کہ مسلمان صرف اسی کالج کے ذریعہ سے ترقی کرسکتے ہیں، اور جب کہ یہہ صورت ہی تو کیا یہہ قدرتی بات نہیں ہی کہ ہم کو کالج کی آمدنی کے ذرایع کو ترقی دینے اور اُس کے فوائد کو جہانتک ہوسکے اپنی قوم کے نوجوانوں کی تعداد کثیرتک پہونچانے کی فکر ہو؟ *

مسلمانوں کی اول ضرورت بلاشبہہ تعلیم ہی، لیکن قوم کو اعلی درجہ تک ترقی دینے کے لیئے صرف تعلیم ہی کافی نہیں ہی — تعلیم کے بہت سے لوازمات ایسے ہیں جن کی ضرورت ہوتی ہی، اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو صرف ایک سنٹرل نیشنل انسٹیٹیوشن کے ذریعہ سے مہیا ہوسکتے ہیں - اُمید ہی کہ ہم آیندہ کسی پرچہ میں اس معاملہ کی نسبت زیادہ تر تفصیل کے ساتھہ گفتگو کرینگے - لیکن اسوقت ہم صرف اس قدر کہنا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے حق میں یہہ بات بہتر ہوگی کہ جس رفتار پر کالج ترقی کر رہا ہی وہ زیادہ تیز کی جاوے، اور فائدہ پہونچانے کے باب میں اُس کی قابلیت کو زیادہ ترقی دیجاوے *

قطع نظر عام درخواست سے جو ایسی ہی صدق دلی سے کی گئی ہی جیسی کہ وہ مناسب وقت ہی، پروفیسر ٹپنگ نے روپیہ جمع کرنے کی

ایک تجویز پیش کی هی ' جسکی جانب هم اپنے ناظرین کی خاص توجه چاهتے هیں— جو بات اس تجویز کی کامیابی کے لیئے ضرور هی وه یهه هی که هر ایک شهر اورقصبه میں چند بزرگ ایسے شخصوں کی فهرستیں تیار کرنا اپنے ذمه لیں جو سالانه ایک روپیه چنده دینے پر رضامند هوں – هم نهایت خوش هونگے که کالج کے طالب علمان سابق اور کالج کے دوسرے دوست اس معامله کی نسبت همکو اپنے خیالات سے مطلع فرماویں – نیز یهه توقع کیجاتی هی که جو طالب علم خاص ڈیپوٹیشن پر غیر شهروں میں سفر کر رهے هیں وه اس معامله پر خاص توجه کرینگے •

ایم . کے.

علیگڈه کالج

بخدمت ایڈیٹر اخبار پاینیر

صاحب من – میں نے مسٹر ایل ٹپنگ کی چٹهی کو جو محمدن اینگلو اورینٹل کالج علیگڈه کے متعلق آپکے اخبار میں چهپی هی نهایت شوق سے پڑها — یهه نهایت اطمینان کا باعث هی که کالج مذکور نے پچهلے چند برس کے اندر ایسی بڑی ترقی کی هی ' اور جو دلچسپی هندوستان کے مسلمان آخر کار اپنے بچوں کی تعلیم کی جانب ظاهر کرنے لگے هیں اُس پر وه مبارکباد کے مستحق هیں – محمدن اینگلو اورینٹل کالج اب ایک قومی انسٹیٹیوشن سمجها جاتا هی ' اور هندوستان کے مسلمانوں کا تعلیمی مرکز هی — لیکن جس حالت میں که طالبعلموں کی تعداد میں صریح اضافه کا هونا تقویت بخش هی ' تو یهه امر قابل افسوس هی که جن شخصوں کو اس کالج سے فائده پهونچتا هی وه اُس کی آمدنی کے ذریعوں کو وسعت دینے میں اس قدر مستعدی ظاهر نهیں کرتے هیں جیسی که اُن کو ظاهر کرنی چاهیئے – اسبات کی توقع کرنا محض واجبی هی که جن شخصوں کو اُس سے فائده پهونچتا هی وه اُس کے قایم رکهنے میں بهی مدد دیں – لیکن افسوس هی که ایم اے او کالج کی ٹهیک یهه حالت نهیں هی – مسلمان اُس کے اغراض و مقاصد کی قدرشناسی کرتے هیں اور اُس سے فائده اُٹهاتے هیں ' لیکن هر متنفس اپنے مقدور کے موافق مدد دینے پر آماده نهیں هی — جو تجویز مسٹر ٹپنگ نے فی کس ایک ایک روپیه سالانه وصول کرنے کی نسبت پیش کی هی وه نهایت عمده هی اور اگر اُسپر پورا عمل کیا جاوے تو ایم اے او کالج قریباً سیلف سپورٹنگ هوجاویگا (یعنی اپنی آپ مدد کرنے والا) لیکن یهه کوئی جدید خیال نهیں هی ' کیونکه عرصه هوا که مسٹر بیک مرحوم نے اسکو سوچا تها — صاحب موصوف نے اپنی معمولی سرگرمی کے ساتهه کچهه عرصه تک اس تجویز کو چلایا ' لیکن عمده کام کرنے والوں کے نهونے کی وجهه سے اُس میں کوئی بڑی کامیابی حاصل نهیں هوئی — هندوستان میں برخلاف اِنگلستان کے شاید هی کوئی مثال اِس بات کی پائی جاتی هی که کوئی پبلک اِنسٹیٹیوشن صرف اُس چنده سے قایم هوا هو جو محتاجوں بلکه متوسطه درجه کے آدمیوں سے وصول

---

collections which we would specially commend to our readers. What is wanted is that a number of gentlemen in each city and town should undertake to prepare lists of persons who are willing to subscribe a rupee per annum. We shall be glad to hear from ex-students and other friends of the College on this subject.

The students who are travelling abroad on special deputation, are also expected to pay special attention to this matter.

M. K.

THE ALIGARH COLLEGE.

TO THE EDITOR OF THE *Pioneer*.

SIR,—I read with great interest Mr. L. Tipping's letter in your columns *re* the M. A. O. College, Aligarh. It is a matter of great satisfaction that the College has made such remarkable progress during the last few years and Mahomedans of India are to be congratulated on the increased interest they have at last begun to take in the education of their children. The M. A.-O. College is now looked upon as a national institution and is the educational centre of Indian Mahomedans But while an appreciable increase in the number of students is encouraging, it is to be regretted that those who are benefitted by the institution do not as readily come forward to enlarge its resources as they should. It is only fair to expect that those who derive benefit from it should also contribute to its maintenance. But unfortunately this is not exactly the case with the M. A.-O. College. Mahomedans appreciate its aims and objects and take advantage of them, but each individual is not ready to contribute his mite. The rupee scheme proposed by Mr. Tipping is an excellent one and if carried out fully the M. A.-O. College would be almost self-supporting. It is not, however, a new idea, for the late Mr. Beck conceived it long ago. He took it in hand for some time with his characteristic earnestness; but no considerable success was achieved for want o good workers. India, unlike England, hardly affords any instance where the existence o any public institution may be due solely to subscriptions collected rom the poor or even middle-class

men, the reason being that they do not realise their own responsibilities in such matters. Mr. Tipping's rupee scheme, commendable as it is, should be tried; but there is very little hope of its success.

There is a very large sum of money promised towards the Sir Syed Memorial Fund, which is still to be realised from gentlemen who had made promises in the presence of high officials and in public meetings. If this sum is realised it would be a considerable increase in the resources of the College. The long list of defaulters scattered all over the country makes it a difficult task to make arrangements for collection. Simply asking by letters has proved of very little avail. Every effort should, therefore, be made to collect these promised donations as soon as possible.

It is also noticeable that the College has so far received very little assistance from Oudh. It is true that there are not many Mahomedans among the barons of that province: but still there are several prominent Mahomedans among them who are well known for their benevolence in different directions. It is strange that they have not yet realised the importance of this national institution. I feel sure that if they are properly appealed to they would come forward to help us in time of need. It is to be hoped that the Honorary Secretary and the Principal of the College would consider this suggestion.

In writing these lines my object is not to derogate from the importance of Mr. Tipping's proposal which if carried out, would be substantially useful; but I can say from my experience that we do not possess the means to carry it out.

AZIZ-UD-DIN AHMED.

Bulandshahr,

TO THE EDITOR OF THE *Pioneer*.

SIR,—Permit me to say a few words with reference to Mr. Aziz-ud-din Ahmad's letter appearing in your issue of the 24th July regarding the proposal of Mr. Tipping as to raising subscriptions for the M. A.-O College, Aligarh. Mr. Aziz-ud-din Ahmad, after recording a mass of matter not bearing on the point winds up by saying, "but I can say from my experience that we do not possess the means to carry it out." In other words he means to say that the scheme should not be tried, because hsi

کیا گیا هو ' اور اِس کي وجه یهه هی که وہ اِس قسم کے معاملات میں اپني خاص ذمه داري کو نهیں سمجھتے هیں - چونکه مسٹر ٹپنگ کي یهه تجویز قابل پسند هی ' اِسلیئے اس کو آزمانا چاهیئے ' لیکن اُس کي کامیابي کي بهت کم توقع هی *

سر سید میموریل فنڈ کے واسطے ایک رقم کثیر کا وعدہ کیا گیا هی ' جو اب تک اُن صاحبوں سے جنهوں نے حکام عالي مقام کے روبرو اور عام جلسوں میں وعدے کیئے تھے ' وصول کیئے جانے کو باقي هی - اگر یهه رقم وصول هوجاے تو وہ ایک بڑا اِضافه کالج کي آمدني میں هوگي - باقیداروں کي لمبي فهرست هونے کي وجه سے جو تمام ملک میں پھیلے هوئے هیں روپیه کے وصول کے لیئے انتظامات کا کرنا ایک مشکل کام هوگیا هی — صرف خطوط کے ذریعه سے درخواست کرنا بهت کم کارآمد ثابت هوا هی — پس حتی الامکان بهت جلد اس موعودہ چندہ کے وصول کرنے کے لیئے هر قسم کي کوشش کرني چاهیئے *

نیز یهه بات بڑي قابل ذکر هی که اسوقت تک کالج کو صوبه اودہ سے بهت کم مدد ملي هی — یهه سچ هی که صوبه مذکور کے رئیسوں میں بهت سے مسلمان شامل نهیں هیں ' لیکن پھر بھي اُن میں چند ممتاز مسلمان ایسے هیں جو مختلف کاموں میں اپني فیاضي کے لحاظ سے مشهور و معروف هیں - تعجب هی که اُنهوں نے ابتک اس قومي کالج کي وقعت کو نهیں پهچانا هی - میں یقین کرتا هوں که اگر مناسب طور سے اُن سے درخواست کي جاوے تو ضرورت کے وقت وہ همکو مدد دینے پر ضرور آمادہ هونگے - یهه اُمید کي جاتي هی که کالج کے آنریري سکرٹري اور پرنسپل اس راے پر غور فرماوینگے *

ان چند سطور کے لکھنے سے میري غرض کچھه مسٹر ٹپنگ کي تجویز کي وقعت کا کم کرنا نهیں هی - کیونکه اگر اس پر عملدرآمد کیا جاویگا تو وہ دراصل مفید ثابت هوگي ' لیکن میں اپنے تجربه سے یهه بات کهه سکتا هوں که همارے پاس کوئي ذریعه اُس کے پورا کرنے کا موجود نهیں هی *

عزیزالدین احمد

بلند شهر

بخدمت صاحب ایڈیٹر اخبار پایونیر

صاحب من — میں چند الفاظ مسٹر عزیزالدین احمد کي اُس چٹھي کي نسبت عرض کرنا چاهتا هوں جو آپ کے اخبار مطبوعه ۲۴ جولائي میں مسٹر ٹپنگ کي اِس تجویز کے متعلق که ایم اے او کالج علیگڈہ کے واسطے چندہ جمع کیا جاوے چھپي هی - مسٹر عزیزالدین احمد نے ایسي چند باتوں کے درج کرنیکے بعد جو اِس معامله سے متعلق نهیں هیں خاتمه پر یهه بیان کیا هی - " لیکن میں اپنے تجربه سے یهه بات کهه سکتا هوں که همارے پاس اس کے پورا کرنے کا کوئي ذریعه موجود نهیں هی " - اگر دوسرے الفاظ میں کها جاوے تو اِس سے اُن کي یهه مراد معلوم هوتي هی که اس تجویز کي آزمایش نهیں کرني چاهیئے ' کیونکه

اُن کا تجربه يهه هی که اُس ميں کاميابي نهيں هوسکتي— اب ميں خيال کرتا هوں که يهه ايک غلط فرضي بات کے ساتهه کارروائي کا شروع کرنا اور قبل اِس سے که اُس کے واسطے کوئي موقع پيدا هو؛ يعني قبل اِس سے که هم اس تجويز کو هاتهه بهي لگاويں همت هارنا هوگا — ميں کهه سکتا هوں که اس قسم کا تجربه همارے واسطے ايک مناسب رهنما نه هوگا، اور ميري راے ميں اس تجويز کو ضرور آزمانا چاهيئے – اگر اُس ميں ناکاميابي هوئي تو وه صرف منجمله بهت سي ناکاميابيوں کے هوگي، ليکن اگر اُس ميں کاميابي هو تو همارا مطلب حاصل هوجاويگا *

سيد آل نبي

آگره ۲۵ جولائي

experience is that it cannot to successful. Now, I think this would be beginning with a wrong hypothesis and losing heart before there is any occasion for it, that is to say, before we had even touched the scheme. Such experience I daresay would not be a safe guide for us, and I think the scheme should certainly be tried. If it failed it would be only one more among many failures : but if it is successful our end is achieved.

SYED ALAY NABI.

Agra, July 25th.

واٹر اِسپؤٹ (يعني پاني کا اوپر کو کهچنا) عليگڈه ميں

عليگڈه سے ايک کارسپانڈنٹ لکهتا هی که " يهاں چهارشنبه کي صبح کو قريب دس بجے کے ايک عجيب واقعه مشاهده کيا گيا- ايک ملازم نے ميري توجه اُس طرف مائل کي اور مجهه سے کها که آسمان ميں ايک "عجيب چيز" دکهائي ديتي تهي – ميں اُس کے ساتهه برآمده ميں جس کا رخ مشرق کي جانب تها گيا اور وهاں سے کسيقدر فاصله پر ايک چيز ديکهي جو بادي النظر ميں دهوئيں کا ايک ستون معلوم هوتا تها – ستون کا نيچے کا حصه اُس مقام سے جهاں که ميں کهڑا هوا تها نظر نهيں آتا تها، ليکن اوپر کے سرے پر وه بادلوں سے ملا هوا تها – اس ستون ميں ايک قابل ديد بات يهه تهي که اُس کي اوپر کي ته ميں نگاه صاف گذر سکتي تهي اور يهه نه ميرے يقين کے موافق قريباً بے حس و حرکت تهي — ليکن جس حالت ميں که بيروني ته جو اُسي رنگ کي تهي جيسيکه اس کے اوپر کے بادل تهے، ظاهرا بے حس و حرکت تهي، تو ايک چيز سفيد رنگ کي جس پر پاني کا گمان هوتا تها ستون کے اندر بهت جلد اُٹهتي هوئي دکهائي ديتي تهي — اس کي وجه سے يهه ستون مثل ايک چملي کے معلوم هوتا تها — ميں نهيں جانتا که جس وقت ميں نے اُس چيز کو ديکها تها اُس سے پهلے وه کس قدر عرصه سے دکهائي ديتي تهي، ليکن اُس طرف ميرے متوجه هونے کے بعد وه قريب دس منٹ کے دکهائي ديتي رهي — ميں نے اس عجيب واقعه کو ايک مکان سے جو چهاوني کي شمالي حد کے قريب واقع هی مشاهده کيا تها — ايک دوسرے صاحب نے بهي جو که ڈپٹي مجسٹريٹ هيں ميرے ساتهه اُس کو مشاهده کيا – جس سمت ميں وه دکهائي دي وه چهاوني کے گوشه شمال مشرق ميں تهي – جو استفسارات بعده کيئے گئے اُن سے معلوم هوا که يهه پاني کا فواره همارے مکان سے قريب دو ميل کے فاصله پر ايک جهيل سے اُٹها تها — بهت سے دهقاني اُس موقع پر جمع هوگئے اور اُنهوں نے اس عجيب واقعه کو مشاهده کيا — کهتے هيں که پاني اُس وقت تک که وه دس يا باره گزکي بلندي تک پهونچگيا اُٹهتا هوا دکهائي ديتا رها اور اُس کے بعد وه نظر سے غايب هوگيا * (پايونير)

WATER SPOUT AT ALIGARH.

AN Aligarh correspondent writes :—An extraordinary phenomenon was witnessed here on Wednesday morning about ten o'clock. My attention was called to it by a servant who informed me that an "*ajib chiz*" (wonderful thing) was visible in the sky. I followed the man to a verandah which faces east and thence saw at a distance what at first sight appeared to be a column of smoke. The lower end of the column was invisible from where I stood, but at its upper extremity it had formed a junction with a bank of clouds into which it got merged. A noticeable feature of the column was that one could see through its upper layer which, to the best of my belief, was almost motionless. But while the outer layer, which was of the same colour as the clouds above, was apparently motionless, something of a whitish colour suggestive of water could be seen rising rapidly inside the column. In consequence of this feature the column was suggestive of a chimney more than anything else. I do not know how long the thing had been in existence when I saw it, but it lasted for ten minutes or so after my attention had been attracted. I witnessed the phenomenon from a house which is situated near the northern end of the civil station. Another gentleman who is a Deputy Magistrate also witnessed it along with me. The direction in which it appeared was due east-north-east of the civil station. It appeared from inquiries made subsequently that the spout arose out of a jheel about two miles from our house. A large number of villagers were attracted to the spot and witnessed the phenomenon. The water, it is said, could be seen rising till it had attained a height of ten or twelve yards after which it was apparently invisible from the base of the spout.—*Pioneer.*

صرف اسلام همارے مرض کي دوا هی

" اِن هذا القرآن يهدي للتي هی اقوم "

هم اوپر ثابت کرچکے هيں کہ جو قوم دنيا ميں زندہ رهنا چاهتي هی اُسکے ليئے ايک مقررہ سمت هوني چاهيئے جس کے مطابق وہ چلے ' اور ايک خاص غرض و غايت هوني چاهيئے جس کے حاصل کرنے کي وہ کوشش کرے - اور يهہ بهي ثابت کرچکے هيں' کہ هم اپني غرض و غايت سے منحرف اور سمت سے گمراہ هوگئے هيں اور جس شاهراہ پر هم اس وقت جا رهے هيں' وہ هم کو سعادت و فلاح کي منزل مقصود پر پهونچانے والي نهيں هی - ضمناً يهہ بهي معلوم هوچکا هی کہ همارے ليئے ايک خاص سمت اور غايت کي ضرورت هی - پس اب هم اس مسئلہ پر گفتگو کرتے هيں کہ کيا اسلام همارے ليئے سمت هوسکتا هی جيسا کہ وہ پيشتر همارے اسلاف کے ليئے تها ؟ اور کيا وہ همکو ان اعلی مدارج پر پهونچا سکتا هی جن پر همارے اسلاف کو پهونچايا تها ؟ ميرے نزديک اِن سوالات کا جواب دينا زيادہ تر مشکل اور انساني ادراکات کو گمراہ کرنے والا نهيں هی ' بشرطيکہ ذيل کي تمهيد پر کافي غور و خوض کے ساتهہ نظر ڈالي جاوے *

انسان اپنے طبعي اقتضاؤں سے مجبور هی کہ وہ زندگي کے مختلف طريقے اختيار کرے - خداوند تعالی نے اپني حکمت بالغہ سے اُس کي جبلت ميں ايسي عمل کرنے والي قوتيں رکهي هيں جو باهم متبائن هيں ' اور عالم بيروني ميں جو انسان کے گرد و پيش هی ايسے قوانين قدرت مسلط کيئے هيں جو اُن متبائن قوتوں کے ساتهہ مل جل کر درجہ کمال کو پهونچتے هيں' اور انسان کو اُس ظاهري اور باطني ترقي کي معراج پر پهونچاتے هيں جو خدا نے اُس کے ليئے مقرر کي هی — ان باهمي فعل وانفعالات اور کسر و انکسارات اور اُن کے نتايج کا نام علماے انسان نے اپني اصطلاح ميں " ناموس ترقي " رکها هی - يهہ ناموس اگرچہ افراد ميں پوري طرح ظاهر نهيں هی مگر قوموں ميں اُسکا ظهور صاف صاف نظر آتا هی ' اور کسي قسم کے استقراء کي ضرورت واقع نهيں هوتي - اگر تم اُس غرض و غايت کي تلاش اور جستجو کي تکليف گوارا کرو جو انسان کو ابتداے آفرينش سے ليکر اس وقت تک اپنے طول و طويل جهاد ميں جو دنيا کي نامعلوم باتوں کے معلوم کرنے کے ليئے جاري هی مدنظر تهي - تو معلوم هوگا کہ وہ انسان کا ايک فطري ميلان هی' کہ اُس کي روحاني اور جسماني طبيعت ميں جو عمل کرنے والي قوتيں موجود هيں' اُن ميں اور دنيا کے خارجي موثرات ميں موافقت پيدا هو - پس جس قدر ان دونوں موثرات ميں موافقت هوگي ' اُسيقدر قوم ميں ترقي نماياں هوگي ' اور جس قدر اس موافقت ميں بعد هوگا اُسي قدر قوم کي حالت ميں تنزل اور انحطاط ظاهر هوگا *

دنيا کي قوموں نے اپنے تاريخي دوروں ميں اضطراب اور سکون ' صلح اور جنگ ' خوشي اور رنج ' ترقي اور تنزل ' زندگي اور موت ' کي بے شمار منزليں طی کيں - اور اپنے اِس طول طويل اور سالها سال کے جهاد ميں بهت سے علوم اور معارف حاصل کيئے ' اور فطري وحدت کي شاهراہ پر چلنے سے بهت سے عقايد اور مذاهب ان کے دلوں ميں راسخ هوگئے — وہ اِسي طرح حادثات کا مقابلہ کر رهي تهيں کہ چهٹي صدي دنيا ميں نمودار هوئي ' اور عالم ملکوت کا ايک منادي جس کي آواز کا دنيا کے چار کهونٹ نے جواب ديا ' پکار کر يوں کهنے لگا " لوگو ! ! تمهارے پاس تمهارے پروردگار کي طرف سے حجت آ چکي اور هم تمهاري طرف جگمگاتا هوا نور هدايت (يعني قرآن شريف) بهيج چکے ' سو جو لوگ الله پر ايمان لائے اور اُنهوں نے اُسي کا سهارا پکڑا ' تو الله بهي اُن کو عنقريب اپني رحمت کے سائے اور فضل کي پناہ ميں لے ليگا ' اور اُنکو اپنے حضور تک پهونچنے کا سيدها رستہ بهي دکهائيگا " - قوموں نے اس آسماني آواز کي طرف کان لگائے تهے' کہ اُنهوں نے ديکها کہ اُس منادي کے گرد و پيش ايسے لوگ جمع هوگئے هيں جنهوں نے اُس عهد کو پورا اُتارا جو اُنهوں نے خدا سے کيا تها - اور وہ اپني نسبت يهہ کهتے تهے " اُن سے خدا کا وعدہ هی کہ ايک نہ ايک دن اُن کو ملک کي خلافت (يعني سلطنت) ضرور عنايت کريگا جيسے اُن لوگوں کو خلافت عنايت کي تهي جو اُن سے پہلے هو گذرے هيں " پس بعض قوموں نے اُن سے اعراض کيا ' اور بعض قوميں تمسخر کرنے لگيں ' مگر خدا کا وعدہ پورا هوا ' اور اِس قليل التعداد اور کمزور جماعت پر اُسي برس نگذرے تهے' کہ وہ مذهب ' علم ' سياست ' تجارت ' صناعت ' زراعت ' پر قابض هوگئي - اور آزادي اور عدل و انصاف ميں اُن تمام قوموں سے بڑہ گئے جن کي عظمت اور شان و شوکت مسلم تهي - يهہ ايک تاريخي واقعہ هی جس کا کوئي شخص انکار نهيں کرسکتا — پس ميں دريافت کرتا هوں ' کہ اس عظيم الشان حادثہ اور اِس حيرت انگيز فوري انقلاب کا کيا سبب هی جس کي نظير نوع انسان کي تاريخ ميں نهيں مل سکتي ؟ يا تو اس واقعہ کو جهال کي طرح اتفاقي کهديا جاے ' جيسا کہ ان کا قول هی کہ دنيا کا وجود بهي اتفاقي هی - اور يا عقلا کي طرح اس بات کا اقرار کيا جاوے' کہ بالضرور اس واقعہ کے ليئے بهي کوئي خاص اُصول اور قواعد هونگے جن پر اُس کي بنياد هی — اگر يهہ صورت هی تو هر ايک اهل علم اور ذي عقل شخص کو اس ميں بحث کرني چاهيئے — پس ميں پوچهتا هوں کہ وہ کيا اُصول اور قواعد هيں ؟ کيا اب بهي ان اُصول و قواعد ميں قوموں کو زندہ کرنے اور ان ميں عالي همتي اور اولوالعزمي کي روح پهونکنے کي صلاحيت باقي هی ؟ يوروپين تمدن اور مغربي شايستگي کے اُصول و قواعد کيا هيں؟ اور کيا وہ اسلامي اُصول کے موافق هيں يا مخالف ؟ کيا مسلمانوں کي ترقي کي سرعت اور تغير حالت سے اسلامي تمدن کے اُصول کي افضليت يوروپين تمدن پر ثابت هوتي هی ' اس ليئے کہ

> " يا ايها الناس قد جاءكم برهان من ربكم و انزلنا اليكم نورا مبينا فاما الذين آمنوا بالله و اعتصموا به فسيدخلهم في رحمة منه و فضل و يهديهم اليه صراطا مستقيما " -

> " وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا الصلحت ليستخلفنهم فی الارض كما استخلف الذين من قبلهم " -

که اهل يوروپ عظيم‌الشان لڑائيوں اور سخت خونريزيوں کے بعد جو صديوں تک جاري رهيں موجودہ حالت پر پهونچے هيں؟ يهه تمام مباحث ايسے هيں جن ميں سے هر ايک مبحث کے ليئے اگرچه ايک ضخيم کتاب کي ضرورت هی، مگر تاهم اجمالي اشارہ ميں بهي اِن کا بيان کرنا ممکن هی *

هم اپنے سابقه مضمون ميں ثابت کرچکے هيں که خداوند تعالی نے مادي اور روحاني ترقي کے ليئے صرف ايک هي طريقه مقرر فرمايا هی، اور وہ عالم اور اپنے نفس پر صحت کے ساتهه نظر کرنا هی — لوگ صرف اپني اُن خواهشات اور خيالات کي پيروي کرکے جو علم کے منافي هيں اس راسته سے برگشته هوگئے هيں — خداوند تعالی فرماتا هی "† بل اتبع الذين ظلموا اهواء هم بغير علم" هم يهه بهي ثابت کرچکے هيں که جو شخص ايک قسم کي سعادت حاصل کرنے کے ليئے اس رسته پر چلتا هی اُسکو دوسري سعادت حاصل هوجاتي هی، کيونکه نتيجه ميں ان کو ايک دوسرے کے ساتهه ارتباط هی – اور هم کهه چکے هيں که آنحضرت صلی الله عليه وسلم کے اصحاب کا سعادت دنيوي حاصل کرنا حالانکه اُن کو روحاني سعادت کے سوا کوئي چيز مد نظر نه تهي، اور موجودہ زمانه کي متمدن قوموں کا روحاني سعادت کے قريب پهونچ جانا حالانکه وہ الحاد کے نام سے صرف مادي سعادت حاصل کرنے کے ليئے کمر بسته هوئے تهے بالکل ظاهر هی – جس سے هم نے ترقي کا وہ فطري طريقه دريافت کيا هی جو انسان کي تمام مختلف قوتوں کا جامع هی، اور جس کي طرف خدا نے اپنے اس قول ميں اشارہ کيا هی "‡ و ان هذه صراطی مستقيما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبيله" اور نيز اِس قول ميں "§ قل هذه سبيلي ادعو الی الله علی بصيرة" – باوجوديکه دنيا کے حاصل کرنے کي بهت کچهه ترغيب دي گئي هی — مگر تاهم کسي آيت ميں يهه نهيں فرمايا که مادي اور روحاني دونوں طريقوں کي پيروي کرو، بلکه ان دونوں سعادتوں کو جمع کرکے فرمايا هی "|| من کان يريد ثواب الدنيا فعندالله ثواب الدنيا والاخرة" يعني جو شخص اُس فطري طريقه پر چلتا هی جس کي نسبت خدا نے "انا هديناہ السبيل" فرمايا هی تو وہ مادي اور روحاني سعادت کے حاصل کرنے ميں کامياب هوتا هی *

علمي تحاول سے هم اس نتيجه پر پهونچے هيں– که يوروپ نے ماديات ميں اُس وقت ترقي کي هی جبکه واقعات اور حادثات نے اُس کو اس رسته پر چلنے کے ليئے مجبور کيا – اُنهوں نے يهه رسته علم کے نام سے اختيار کيا هی، حالانکه يهي ايک رسته هی جو سعادت و فلاح تک پهونچانے والا هی– ابهي تک يورپ پوري طرح اس رسته پر نهيں آيا، مگر جو مشکلات اُس کو في‌الحال پيش آرهي هيں، اور جو حادثات آينده پيش آنے والے هيں، وہ اُس کو مجبور کرينگے که وہ اپنے روحاني نقص کي تکميل کرے، ورنه اُس کو پيس ڈالينگے — اور صفحه هستي سے اُس کا نام و نشان مٹادينگے جيساکه گذشته قوموں کا نام و نشان مٹ چکا هی *

اب هم اُس طريقه پر غور کرتے هيں جس کو اهل يورپ نے اپنے مادي تمدن کے قايم کرنے ميں اختيار کيا تها — تاکه لوگوں پر ثابت هوجاوے که اس رسته کي بنياد اُنهيں اُصول پر هی جن کي طرف قرآن مجيد نے هم کو ۱۳ سو برس پيشتر رهنمائي کي تهي *

يوروپين تمدن کي بنياد اُن اُصول اور ارکان پر قايم هی جن ميں کوئي اصل اور کوئي رکن ايسا نهيں هی جو قرآن مجيد ميں صراحت کے ساتهه موجود نهو – منجمله اُن کے هم چند اهم اُصول کي طرف اشارہ کرتے هيں، اور ان کے مقابله ميں قرآن مجيد کي آيتوں درج کرتے هيں – اس سے هم کو دو بڑي غرضيں ملحوظ هيں: پهلي غرض يهه هی– که مسلمانوں کا تمدن بلا وجه اور بلا سبب قايم نهيں هوا بلکه وہ ايسے مستحکم اور شايسته اُصول پر قايم هوا تها جو نواميس عالم اور قوانين قدرت اور انساني طبيعت کے موافق تهے – اور يهه که اُس نے يوروپين تمدن سے دس صدي پيشتر اِن اصول اور قواعد کو بيان کيا جو علم کے ذريعه سے اس اخير زمانه ميں معلوم هوئے – دوسري غرض يهه هی که لوگوں کو معلوم هوجاوے که مسلمانوں کو انسانيت کي کسي حالت ميں دوسروں کي تقليد کي ضرورت نهيں، سواے صنعت و حرفت کے جو تمام عالم کي ميراث هی– هم نے اُسکو اهل مغرب تک پهونچايا جيساکه دوسري قوموں نے اُسکو همارے پاس پهونچايا تها – اس بحث کے نتيجه سے ناظرين يهه خيال کرسکتے هيں، که کبهي نه کبهي يوروپ اپنے تمدن کي تکميل کي غرض سے قرآن مجيد کي تقليد کرنے پر مجبور هوگا جيسا که وہ اُس کے اکثر اصول کي تقليد کرتا هی – يوروپين تمدن کے اصول جيسا که ان کے علوم اور علماء کے اقرار سے معلوم هوتا هی حسب ذيل هيں: *

(۱) انسان تمام زميني مخلوقات ميں اشرف و اعلی هی خداوند تعالی فرماتا هی "لقد خلقنا الانسان في احسن تقويم" *

(۲) انسان نيچر سے خدمت ليئے اور اُس سے فائدہ اُٹهانے کے ليئے پيدا هوا هی – خدا فرماتا هی "وسخر لکم ما في السموات و ما في الارض جميعاً منه" *

(۳) انسان کو بحيثيت اشرف‌المخلوقات هونے کے مناسب هی که وہ اچهي اور پاکيزہ چيزوں کو حاصل کرے" و احسنوا ان‌الله يحب المحسنين – قل لا يستوی الخبيث والطيب" *

---

† مگر جو لوگ شرک کر رهے هيں وہ تو بے جانے بوجهے اپني نفساني خواهشوں پر چلتے هيں *

‡ اور اُس نے يهه بهي ارشاد فرمايا هی که يهي همارا سيدها رسته هی اسي پر چلے جاو اور دوسرے رستوں پر نه پڑ لينا که يهه تم کو خدا کے رسته سے بهٹکاکر تتر بتر کرديگے *

§ اے پيغمبر ان لوگوں سے کهو که ميرا طريق تو يهه هی که سب کو خدا کي طرف بلاتا هوں اور جو لوگ ميرے پيرو هيں (وہ هم سب دين کے ايک) معقول رسته پر هيں *

|| جس کو اپنے اعمال کا بدله دنيا ميں درکار هو تو الله کے پاس دنيا و آخرت دونوں کے اجر موجود هيں *

(۱) هم نے انسان کو بهتر سے بهتر ساخت کا پيدا کيا *

(۲) اور جو کچهه آسمانوں ميں هی اور جو کچهه زمين ميں هی اُس نے اپنے کرم سے ان سب کو تمهارے کام ميں لگا رکها هی *

(۳) اور احسان کرو الله احسان کرنے والوں کو دوست رکهتا هی — اے پيغمبران لوگوں سے کهو که گندي اور ستهري چيز برابر نهيں هوسکتي *

(۴) بغیر علم کے انسانی کمال کی تکمیل نہیں ہوسکتی — خدا فرماتا ہی " قل ہل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون - لا یستوی الاعمی والبصیر " *

(۵) انسان کو اوہام اور ظنون کی پیروی کرنا اور بغیر دلائل اور شواہد کے کسی چیز کی تصدیق کرنا مناسب نہیں ہی — خدا فرماتا ہی " و ان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ ان یتبعون الا الظن و ان ہم الا یخرصون - ولا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفواد کل اولئک عنہ مسئولا " *

(۶) دنیا پر ایسے قوانین فطرت مسلط ہیں جن میں ہرگز تغیر اور تخلف نہیں ہوسکتا — اور چیزوں کے درمیان ایسی نسبتیں ہیں جن میں باہم ارتباط ہی ، انسان ان کو شناخت کرنے اور اپنی کوششوں کو ان پر منطبق کرنے سے ترقی کرسکتا ہی — خدا فرماتا ہی " و لن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا — انا کل شیء خلقناہ بقدر - قل انظروا ما ذا فی السموات والارض " *

(۷) مشورہ کے حکم کو مقرر کرنا جس سے وہ تمام آزادیاں حاصل ہوتی ہیں جو انسان کے لیئے ضروری ہیں — خدا فرماتا ہی " و امرہم شوری بینہم - و شاورہم فی الامر " *

(۸) تمدن کی عمارت کے باقی رہنے کے لیئے اختلاف مشارب ایک ضروری چیز ہی — خدا فرماتا ہی " و لو شاء ربک لجعل الناس امۃ واحدۃ ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک و لذالک خلقہم " *

(۹) مذہبی کینہ کا باطل کرنا — خدا فرماتا ہی " لاینہاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروہم وتقسطوا الیہم ان اللہ یحب المقسطین " *

(۱۰) اعتدال ہر قسم کی بہبودی اور فلاح کا اصل اصول ہی - خدا فرماتا ہی " ان اللہ لایحب المعتدین " *

(۱۱) ثابت قدمی تمام کاروبار میں کامیابی کا اصلی راز ہی - خدا فرماتا ہی " واصبر وماصبرک الا باللہ - ان اللہ مع الصابرین " *

(۱۲) عدل و انصاف کی بنیاد کو مستحکم کرنا — خدا فرماتا ہی - " و اذا قلتم فاعدلوا ولوکان ذاقربی — اعدلوا ہو اقرب للتقوی " *

(۱۳) مساوات - خدا فرماتا ہی - " یاایہاالناس انا خلقناکم من ذکر و انثی وجعلناکم شعوباً وقبایل لتعارفوا " *

(۱۴) اخوت — خدا فرماتا ہی " انما المومنون اخوۃ " *

(۱۵) سواے پاکیزہ خصلتوں اور ذاتی فضیلتوں کے ایک انسان کو دوسرے انسان پر فوقیت اور برتری نہیں حاصل ہوسکتی - خدا فرماتا ہی " ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم " *

(۱۶) سیاحت اور قوموں کے عروج و زوال کے اسباب کا دریافت کرنا — خدا فرماتا ہی " قل سیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ الذین من قبل " *

---

(۴) اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ کہیں جاننے والے اور نہ جاننے والے بھی برابر ہوئے ہیں — اور ان لوگوں سے پوچھو کہ آیا اندھا اور سونکھا دونوں برابر ہو سکتے ہیں *

(۵) اکثر لوگ تو دنیا میں ایسے ہیں کہ اگر اُن کے کہنے پر چلو تو تم کو راہ خدا سے بھٹکا چھوڑیں یہ تو اپنے صرف ذہنی خیالات پر چلتے اور ویسے انکلیں بیٹھے ڈوراتے ہیں اور بس - جس بات کا تجھکو علم نہیں اس کے پیچھے نہ ہولیاکر کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان سب سے قیامت کے دن پوچھہ گچھہ ہونی ہی *

(۶) اور اے پیغمبر تم خدا کے دستور میں ہرگز کسی طرح کا ادل و بدل نہ پاوگے — ہم نے تمام چیزوں کو ایک انداز کے ساتھہ پیدا کیا ہی - جو کچھہ آسمان اور زمین میں ہی ذرا اُسکی طرف تو نظر کرو *

(۷) اور اُن کے جتنے کام ہیں آپس کے مشورے سے ہوتے ہیں — اور معاملات میں اُن کو شریک مشورہ کرلیا کرو *

(۸) اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو لوگوں کو ایک ہی مت کا دیتا لیکن لوگ ہمیشہ آپس میں اختلاف کرتے رہینگے مگر جس پر تمہارا پروردگار فضل کرے اور اُس نے اسی لیئے لوگوں کو پیدا کیا ہی *

(۹) جو لوگ تم سے دین کے بارے میں نہیں لڑے اور اُنہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا اُن کے ساتھہ احسان کرنے اور منصفانہ برتاو کرنے سے خدا تم کو منع نہیں کرتا کیونکہ اللہ منصفانہ برتاو کرنے والوں کو دوست رکھتا ہی *

(۱۰) اللہ کسی طرح زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا *

(۱۱) اے پیغمبر تم مخالفوں کی اور خدا کی توفیق کے بدون تو تم صبر کر بھی نہیں سکتے - خدا صبر کرنے والوں کے ساتھہ ہی *

(۱۲) اور جب بات کہو تو گو فریق مقدمہ اپنا قرابت مند ہی کیوں نہو انصاف کا پاس کرو - انصاف کرو کہ شیوہ انصاف پرہیزگاری سے قریب تر ہی *

(۱۳) لوگو ہم نے تم سب کو ایک مرد آدم اور ایک عورت حوا سے پیدا کیا اور پھر تمہاری ذاتیں اور برادریاں ٹھہرائیں تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرسکو *

(۱۴) مسلمان تو آپس میں بھائی بھائی ہیں *

(۱۵) اللہ کے نزدیک تم میں بڑا شریف وہی ہی جو تم میں بڑا پرہیزگار ہی *

(۱۶) اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو روے زمین پر چلو پھرو اور دیکھو کہ جو لوگ تم سے پہلے ہو گذرے ہیں اُن کا کیسا انجام برا ہوا *

(۱۷) علم غير محدود هي اور اُسکا جو حصه انسان کو ديا گيا هي وه بهت تهوڑا ' اور جو اُس سے پوشيده هي وه بهت زياده هي — خدا فرماتا هي " وما اوتيتم من العلم الا قليلا — قل رب زدني علما " ‬*

يهي وه اُصول هيں جو مغرب کے جديد تمدن کے اهم اُصول شمار کيئے جاتے هيں — آپ کو معلوم هوا هوگا که ان ميں کوئي اصل اور کوئي رکن ايسا نهيں هي جو قرآن مجيد ميں صراحت کے ساتهه مذکور نهو - پس ان لوگوں کي حالت واقعي تعجب انگيز هي جو آنحضرت صلي الله عليه وسلم کي دعوت کے ساتهه هر قسم کے وسائل سے معارضه کرتے تهے ' اور اب وه اُنهيں اُصول پر آگئے هيں جن کي طرف ان کو دعوت کي جاتي تهي ... ...

مگر يهه تمدن جيساکه آپ خيال کرسکتے هيں ابهي تک روحاني حيثيت سے ناقص هي — ليکن يوروپ ميں جو شور و شغب مسئله استحضار ارواح کي نسبت هو رها هي — اور جو تجربات اس کے متعلق کيئے جاتے هيں ' اور هزاروں علما اس عجيب و غريب مذهب ميں داخل هوتے اور اُس کي تائيد ميں بڑي بڑي ضخيم کتابيں تاليف کرتے هيں — يهه تمام باتيں ايک ايسي تحريک کي خبر ديتي هيں جو اهل يورپ کو اُن اُمور کے اعتقاد پر مجبور کريگي جن کا وه اب تک انکار کر رهے هيں — همارے قوم کے جو لوگ سفر و سياحت يا اخباروں اور رسالوں کے ذريعه سے اهل يوروپ کے خيالات پر مطلع هوتے هيں اُن کو معلوم هي ' که وهاں قريبا دو سو ميگزين ايسے هيں جن کا مقصد روح اور معاد کے ثابت کرنے کے سوا کچهه نهيں هي ... ...

اگر هم اُن تمام علما اور اساتذه کي مکمل فهرست دينا چاهيں جو اس مذهب ميں داخل هيں تو اُس کے ليئے ايک ضخيم کتاب کي ضرورت هوگي — کيونکه ان کي تعداد جيساکه ريويو آف ريويوز نے بيان کيا هي ۲۰ ملين تک پهونچ چکي هي جس ميں بڑے بڑے علماء ' حکماء ' مهندس ' فلاسفر اور علماء قانون شامل هيں - يهه تحريک جو ابهي تک اهل مصر کے علم ميں نهيں آئي اُنيسويں صدي کي سب سے بڑي تحريک شمار کيجاتي هي جيساکه خود اهل يورپ اقرار کرتے هيں — اور اس کي اصلي غرض ان فطري عقايد کي حمايت هي جو خداوند تعالي نے انساني نفوس ميں خلقي طور پر وديعت کيئے هيں ' اور وه ذات باري کا اعتقاد هي جو شائبه شرک سے منزه هو اور نيز روح اور اُس کے غير فاني هونے کا اعتقاد هي — اگر يوروپين تمدن کي يهه تحريک درجه تکميل کو پهونچ گئي تو اُس کے اصول همارے تمدني اصول کے مطابق هوجاوينگے اور قران مجيد تمام مهذب اور شايسته قوموں کے درميان ذريعه اتحاد و اتفاق اور ايک عام مسلمه دستورالعمل هوگا ' اس ليئے که وه روحاني اور جسماني مطالب اور عقلي اور حسي مقاصد ميں اعتدال قائم رکهتا اور نيچر اور انسان کے درميان رشته اخوت کو مستحکم کرتا اور مادي اور روحاني ترقي کے راسته کو ايک کرتا هي " و لتعلمن نباه بعد حين " *

اگر هم اپني بد قسمتي سے اب بهي اس بات کو پسند نکرتے هيں که قرآن مجيد کو اپني سمت قرار ديں اور جس بهترين تمدن اور شايستگي کي طرف وه دعوت کرتا هي اُس کو اپني غايت قرار ديں تو پهر هم کونسا طريقه اختيار کرسکتے اور کونسي غرض و غايت کے ليئے کوشش کرسکتے هيں — خدا هم کو صراط مستقيم کي طرف هدايت کرے *

محمد فريد وجدي
المويد

(۱۷) اسرار الهي ميں سے بس تهوڑا هي سا علم دياگيا هي — اور دعا کرتے رهو که اے ميرے پروردگار مجهے اور زياده علم نصيب کر *

مسلمانوں کے قانون طلاق کي اصلاح

جو شخص قانون بناتے هيں اور جن شخصوں کو قوانين مذکور کا عمل درآمد کرنا پڑتا هي اُن کو هر روز مونر قانون کي ايسي مثاليں معلوم هوتي رهتي هيں جن ميں اِنصاف کا کچهه لحاظ نهيں کيا جاتا *

يهه اگرچه پرانا قانون شايد مختلف سوشل حالتوں ميں جاري هوا تها اور اخلاق کے ايک ادني درجه کے معيار کي رو سے جو اب معدوم هوگيا هي ' تاهم وه اب تک زنده هي اور اُس کے باعث سے برائي پيدا هوتي هي اور اُسکو اُس تعظيم سے جو تمام قديمي چيزوں کي کيجاتي هي تقويت حاصل هوتي هي اور وه اُن شخصوں کي غفلت اور جهالت کي وجه سے جن پر اُس کا اثر پڑتا هي دست اندازي سے محفوظ هي — جو کوشش اِس قسم کے ناگوار قانون کي اصلاح کيواسطے کيجاتي هي اُسميں هميشه کچهه نه کچهه دقت پيش آتي هي — اور مشرقي ملکوں ميں يهه مشکل لوگوں کے پرانے خيالات کيوجه سے اور بهي زياده هوجاتي هي — اور جبکه يهه قانون رباني اصليت کا دعوي‌دار هي تو جسکو وه لوگ جنسے وه قانون متعلق هوتا هي اپنے عقيده کي ايک چيز سمجهکر تسليم کرليتے هيں تو يهه مشکل سخت زياده هوجاتي هي — ان صورتوں ميں ايک دانشمند جماعت واضعان قانون کو صرف اُس وقت کار روائي کرني واجب هي جب که حق اور انصاف کي ضرورتيں لازمي هوں — جس معامله ميں که هم بحث کرنا چاهتے هيں ' اُس کي اصليت کي نسبت کوئي کلام نهيں هوسکتا هي — اُس وقت تک عوام کي توجه شاذ و نادر هي اس معامله کي جانب مائل هوتي هي اور اس امر کي نسبت که عوام کي راے کي کسطرح پر ٹهيک ٹهيک رهنمائي کي جاسکتي هي آينده بحث کي جاويگي *

يهه بحث ايک مسلمان بيوي کے معامله اور اس بات سے که طلاق کے لحاظ سے اس کي حالت کيسي هي متعلق هي — مسلمانوں کي شرع کا يهه ايک مشهور معروف اُصول هي که ايک مسلمان خاوند نهايت سيدهے سادے طريقوں ميں جب کبهي وه چاهيں بغير کسي وجه کے اپني بيوي کو طلاق دے سکتا هي — يهي شرع اسلام هي اور وه خاص قرآن پر

مبني هی† - اُسکي اصليت کي نسبت اس مقام پر بحث کرنا يا اثبات کا اشارہ کرنا کہ عربوں کے رسم و رواج اور عادات جيسيکہ زمانہ قديم ميں تھے هندوستان کے مسلمانوں کے رسم و رواج اور عادات کے واسطے کوئي نظير نهيں هی فضول هی— نيز اسي قسم کے قانون کے بموجب ايک عورت کي سخت تکليف کا ظاهر کرنا فضول هی — جو بات کہ زيادہ تر مفيد مطلب هی وہ اس بات کي تشريح کرنا هی کہ هندوستان کے انصاف پسند اور تعليم يافتہ اکثر مسلمان جنٹلمين کسطرحپر اُسکو گوارا کرتے هيں - اس کي تشريح کرنا نهايت آسان هی — اعلی درجہ کے مسلمانوں ميں يہہ قانون مثل ڈيڈلهٹر کے هی - يوروپ کے ساتهہ يہہ دعوی کيا جاسکتا هی کہ کسي مسلمان کي جو جنٹلمين کي سي حيثيت رکهتا هو بلا وجہ اپني بيوي کو طلاق دينے کي جرات نہ هوگي قطع نظر اسبات سے کہ ايسا کرنے سے وہ اپني بيوي کے خاندان والوں کے ساتهہ عمر بهر کے ليئے عداوت کا بيج بوئيگا اُس کے همچشم بهي اُس کو نظر حقارت سے ديکهينگے اور ايک ايسي شرم اُس کو دامنگير هوگي جو اُسکے مرنے دم تک باقي رهيگي — اور علاوہ اس کے ايک دوسري مزاحمت ايسي هی کہ گو وہ تمام صورتوں ميں موثر هوتي هی ليکن وہ اُس خاص شخص کے حق ميں خاص کر زيادہ موثر هوگي جس پر شرم کا کچهہ اثر نهوا هو اور جس نے لوگوں کي عداوت کي کچهہ پرواہ نہ کي هو - شريف مسلمانوں ميں هميشہ سے يہہ دستور هی کہ خاوند نکاح کے وقت يہہ عهد و پيمان کرتا هی کہ وہ اپني بيوي کو ايک رقم بطور مهر کے ديتا هی يا اس کے مساوي رقم کي بابت ايک دستاويز لکهديتا هی مهر کي بابت يہہ قرضہ بعض اوقات ادا کرديا جاتا هی ليکن اُس کے ادا کرنے ميں عموماً دير هوتي هی — ٹال هوتا هی اور خاوند اسطرحپر اس قسم کے ايک فيصلہ کا ذمہ دار هوتا هی جس سے اُس کے نا واجب کينہ يا خود رائي کي غالباً روک هوسکے يہہ بات خاصکر زيادہ تر موثر هوتي هی ' کيونکہ ايک آسودہ حال مسلمان خاوند هميشہ ايک رقم کثير اس مهر کي بابت قرار ديتا هی - قريباً هرايک صورت ميں اس مطالبہ کا ادا کرنا اُس کے واسطے ايک نازک معاملہ هوگا - يہہ خارجي باتيں اعلی درجہ کي مسلمان خاتون کے حق ميں بطور کفالت کے کام ديتي هيں اور اسطرحپر معزز يا ذي رتبہ مسلمان باپ پر اس معاملہ کي اصلي سختي کا کچهہ اثر نهيں هوتا هی - اس بات کا سمجهنا آسان هی کہ بدات خود وہ اُس قانون کي اصلاح کے واسطے جسکي بنياد پيغمبر صاحب کے ارشاد پر هی اور جس سے اُس کو يا کسي دوسرے شخص کو جسکے ساتهہ اُسکو کچهہ تعلق هو صريح کچهہ نقصان نہ پهونچيگا *

ليکن ادنی درجہ کي مسلمان عورت کي حالت اس سے بالکل مختلف هی - ادنی درجہ کے مسلمان اکثر اوقات (جس کا بيان کرنا شايد هي ضروري هی) ادنی قوم کے هندو هوتے هيں جو مذهب اسلام قبول کرليتے هيں - اُن کے طور طريق اور عادات اُس سے کچهہ بڑهکر نهيں هوتے هيں جيسي کہ اُن کي نسل سے توقع کي جاسکتي هی وہ اپني بيويوں سے اکثر صورتوں ميں مثل جانوروں کے سلوک کرتے هيں اور جب کہ وہ يہہ بات ديکهتے هيں کہ ان کي خوبصورتي اور کام کرنے کي طاقت زائل هوجاتي هی تو وہ عموماً ان کو گهر سے باهر نکال ديتے هيں - شرع اسلام کے بموجب طلاق سهل طور پر ايک لمحہ ميں دي جاسکتي هی عورت کيا چارہ رکهتي هی ؟ وہ صرف اپنے مهر کي مستحق هوتي هی - مسلمان جولاهے کي قوم کي ايک عورت کے واسطے يہہ مهر شايد پانچ روپيہ هو اُس کے خاوند کو عوام کي رائے کا خوف اور انديشہ نهوگا کيونکہ ان قوموں ميں اس عادت کے برخلاف کوئي پبلک اوپينين يا عام رائے نهيں هوتي هی ممکن هی کہ عورت کے رشتہ داروں کے ساتهہ کوئي جهگڑہ هو يا نهو اکثر صورتوں ميں اُس کے رشتہ دار موجود نهونگے يا کسي دوسرے گانوں ميں رهتے هونگے — پس اس صورت ميں عورت کا کيا هوگا ؟ اگر اس کي طاقت کے زائل هونے سے پهلے اُس کو طلاق دي جاويگي تو وہ بطور قلي کے کام کرسکيگي غالباً اُس کے اولاد نهيں هوتي ورنہ اس کو طلاق نہ دي جاتي يا شايد اُس کي خوبصورتي جاتي رهي هو - دوبارہ شادي کرنے کي اُس کو بهت کم يا مطلق توقع نهيں هوتي اگر وہ زيادہ ضعيف يا اس قدر کمزور هو کہ وہ کوئي کام نکرسکے تو اُس کو بهيک مانگني پڑيگي يا فاقہ کشي کرني پڑيگي - جو کچهہ شرع ميں اُس کے واسطے قرار ديا گيا هی وہ صرف تين مهينے کا نان نفقہ تاريخ طلاق سے هی اس قسم کي صورتيں واقعي ظهور ميں آتي هيں چند مجسٹريٹ ايسے هونگے جن کے پاس اس قسم کے ايک يا دو مقدمات نہ آئے هوں - جب کہ عدالت ان عورتوں سے يہہ بات کهتي هی کہ اُن کے واسطے بجز تين مهينے کے نان نفقہ کے اور کچهہ نهيں ديا جاسکتا هی تو وہ بجز اس کے کہ رنج و افسوس کے ساتهہ اُس کو تسليم کرليں اور کچهہ نهيں کرسکتيں - وہ عوام کے روبرو اپني شکايتيں پيش نهيں کرسکتيں اور اُن کا کوئي دوست نهيں هوتا هی — ايک نيک طبيعت مجسٹريٹ اس خبر پر افسوس کريگا اور ممکن هی کہ اپني جيب سے کچهہ روپيہ اُس کي مدد کے واسطے دے ' ليکن اس وقت تک يہہ معاملہ اس سے آگے نهيں بڑها هی *

يہہ وہ صورت هی جس کي اصلاح کي ضرورت هی اور اس کي اصلاح هوني چاهيئے - مسلمان خاوند کو جو حق طلاق دينے کا حاصل هی اُس ميں زيادہ دست اندازي کرنے کي ضرورت نهوگي — اول قانوناً اس بات کا حکم دينا کافي هوگا کہ ايک مسلمان عورت جس کو بغير کافي وجہ کے طلاق ديدجاوے (اور اس امر کي نسبت کہ کافي وجہ کيا هوني چاهيئے معقول رائے کا قرار دينا نا ممکن نهوگا) اور مهر کي رو سے اس کے واسطے کوئي انتظام نہ کيا گيا هو وہ اُس وقت تک کہ دوسري شادي کرے يا فوت هوجاوے اپنے خاوند کي طرف سے نان و نفقہ پانيکي مستحق هوگي - جو صريح خرابياں اس معاملہ ميں هيں اُن کے رفع کرنے کے

† قرآن کے نہ سمجهنے اور اصلي اُصول شرعيہ کے نہ جاننے سے جيساکہ اکثر يورپين غلطي کيا کرتے هيں اس آرٹيکل کے لکهنے والے نے بهي کي هی جسکو هم آيندہ کسي مضمون ميں بہ تفصيل بيان کرينگے - اڈيٹر

لیئے یهه بات کافي هوگي - ضروري دست اندازي اس قسم کي نهوگي جو مسلمانوں کو اپنے مذهب کي رو سے ناگوار هو - اور اگرچه یهه معامله کسي معقول صورت میں مسلمان پبلک کے روبرو پیش نهیں کیا گیا هی تا هم اس بات کي اُمید کي جاسکتي هی که بهت جلد ایک پبلک اُس میں اس قسم کي قایم هو جاویگي جو اُس اصلاح کي تائید کریگي جس کا اب اشارہ کیا گیا هی — تعلیم یافته مسلمانوں کے سر گروهوں کي دانشمندي اور نیک مزاجي پر اس بات کا بهروسه کرنا ممکن هی که اس معامله کي سختي کا اُن کے دل پر ایسا هي زبردست اثر هوگا جیسا که مغربي ملکوں میں پبلک کي طبیعت پر اُس کا اثر هوگا - حقیقت یهه هی که مجوزہ تبدیلي پبلک اوپینین کے بر خلاف نهیں هی اور اس معامله میں سابق میں کوئي تحریک نهیں کي گئي هی - جبکه وہ مسلمانوں کے روبرو پیش کیا جاوے گا تو غالب هی که یهه اُن کو ایک نئي بات معلوم هوگي - اُس تجویز میں کوئي بات در اصل انقلاب پیدا کرنے والي نهیں هی اور چونکه ازروے دلائل کے اس تجویز کي تائید کي گئي هی اس لیئے هر ایک دور اندیش اور معقول پسند آدمي اُس کو پسند کریگا اور سواے اُن شخصوں کے جو که بڑي بے رحمي کے ساتهه اپني خاص شرع سے بیجا کام لیتے هیں اور جن کي بیجا رسم و رواج کا انسداد کرنا مقصود هی اُن کو عمدہ سمجهینگے * (پاینیر)

ضروري اطلاع

یهه بات محتاج صراحت نهیں هی که روپیه پیسه کے معاملات کس قدر نازک هوتے هیں - ان معاملات میں جس قدر احتیاط کي جائے بجا هی اور کوئي دانشمند آدمي اُس احتیاط کو بجز اصول انتظامي کسي اور خیال اور نیت پر محمول نهیں کرسکتا - جو صاحب همارے کالج یا کانفرنس کے نفع کي غرض سے جا بجا دورہ کرتے هیں یا خاص اپنے وطن میں بطور ایجنٹ کام کرتے هیں اُن کي همدردي اور دیانت میں مطلق کسي قسم کا شبهه نه هونا چاهیئے لیکن پابندي اصول مذکورہ بالا همنے اُنکو بهي سخت قواعد کا پابند کیا هی جن کي اطلاع هم پبلک کو دینا چاهتے هیں *

(۱) جایز نه هوگا که کوئي صاحب بطور ایجنٹ کالج یا کانفرنس کام کریں تاوقتیکه اُن کے پاس باضابطه اجازت نامه دستخطي آنریري سکرٹري اور کالج کي مُهر اُس پر نه هو *

(۲) هر ایجنٹ کو لازم هوگا که هر رقم وصول شدہ کي بابت مطبوعه رسید اپنے دستخط سے دے *

(۳) چهوٹي چهوٹي رقوم کي رسید یکجائي کسي ایک صاحب کو دینا جایز هوگا بشرطیکه رسید کي پشت پر صراحت کردي جاے که کس قدر کس سے وصول هوا - اور نیز جو مثني رسید بک میں رهتا هی اُس پر بهي صراحت چهوٹي سے چهوٹي رقم کي هونا ضرور هی *

(۴) علاوہ چک رسیدات کے هر ایجنٹ کو لازم هوگا که ایک رجسٹر علحدہ رکهیں جس میں تاریخوار اندراجات اُسي قسم کے کیئے جائیں جو چک رسید میں هوتے هیں *

(۵) جب ایجنٹ ایک مقام سے دوسرے مقام کو جائیں تو قبل جانے کے فهرست مکمل اپنے رجسٹر سے نقل کرکے واسطے اشاعت آنریري سکرٹري کالج کے پاس بهیجدیں *

(۶) فهرست چندہ مذکورہ بالا بطور ضمیمه خواہ بشمول اخبار چهاپي جائیگي اور هر مقام پر جهاں سے امداد ملي هو اُس کي کاپیاں بهیجي جائینگي *

(۷) جو صاحب که کالج یا کانفرنس کے صرف سے دورہ کرتے هیں اُن کو لازم هوگا که ایک رجسٹر صرفه کا رکهیں اور اُس کي نقل بقید تاریخ هفته وار پاس آنریري سکرٹري کالج بهیجتے رهیں *

جو رقوم براہ راست علیگڈہ آئینگي اُن کي فهرست بهي وقتاً فوقتاً شایع کي جائیگي *

هم معصران سے درخواست کي جاتي هی که براہ مهرباني قواعد مندرجه بالا سے پبلک کو آگاہ کرنے میں مدد دیں *

(دستخط) محسن الملک

آنریري سکرٹري کالج

تالیف و تجارت

هر چند که ملک میں اخباروں کي بهر مار کسي حد تک تکلیف دہ درجے کو پهونچ گئي هی — اور نئے اخباروں کے لیئے ظاهرا کوئي کامیابي کا میدان نظر نهیں آتا — مگر انصاف سے دیکها جاے تو اب تک همارے ملک میں بهتیرے ضروري مقاصد کے حصول کا کوئي بهي ذریعه موجود نهیں - تمثیلاً فن تصنیف و تالیف کو لیجیئے — في الحال جس قدر اخبار اور رسالے جاري هیں اُن میں سے کوئي بهي پورے طور پر اس بات کا متکفل نهیں که همارے ملک کے بعض اهل علم و فضل جن مشاغل علمیه میں مصروف هیں وہ همیں ان مشاغل سے وقتاً فوقتاً آگاہ کرتا رهے یا کسي صاحب تصنیف کو اپنے معاصرین علما سے کسي نوع کي مدد کي ضرورت هو تو وہ اُس کے ذریعه سے استمداد کرسکے — یا اگر کسي جویاے کتب قدیمه کو کسي کتاب نایاب کي جستجو هو تو اُسے یهه معلوم هوسکے که وہ کتاب کهاں کهاں اور کن کن کتب خانوں میں موجود هی ؟ غرض تالیف و تصنیف کي خدمت کا کوئي معتدبه ذریعه اور ایک دوسرے کے مشاغل سے واقف هونے کا کوئي سلسله موجود نهیں هی *

مذهب میں تو عموماً لوگوں نے ایسي متعصبانه روش اختیار کر رکهي هی که اگر کوئي مذهبي اخبار هی تو خاص خاص فرقه سے مخصوص و منسوب هی - کسي کي طبیعت میں اس قدر فیاضي نهیں که مخالف کے کلام کو بهي جس میں وہ اپنے مذهب کي حقیقت ثابت کرنا چاهتا

هي اپنے اخبار میں جگهه دے سکے — اور اُسے پڑہ کر اپنے غیظ و غضب کو تهام سکے *

اِن ضرورتوں کا خیال کرکے میں نے قصد کیا هی که اگست آیندہ سے ایک نهایت سستا پندرہ روزہ اخبار تالیف و تجارت کے نام سے اپنے اهتمام میں جاري کروں — اس اخبار میں حتی الامکان نهایت کوشش سے ایسے معلومات جمع کیئے جائینگے جن کے شائقین علم کو اپنے اشغال علمي میں رهبري کے لیئے همیشه ضرورت رهتي هی *

اخبار میں ایک عنوان سیر مذاهب بهي هوگا جسکے تحت میں هر مذهب و هر فرقه کے علما پوري آزادي سے اپنے اپنے مذهب کي حقیت پر دل کهول کر مضامین لکهه سکینگے - اور هر قابل شخص کو تهذیب کے ساتهه اُن پر نکته چیني کرنے کي اجازت دي جائیگي *

اگرچه اس اخبار کے اجراسے اصلي غرض مصنفین و مولفین کو ان کے مشاغل علمیه میں مدد دینا هی - لیکن بدیں خیال که شاید ان مضامین کے لیئے همیشه کافي مصالحه بهم نه پهونچ سکے — یا مبادا تصنیف و تالیف کي نا قدري کي وجه سے اخبار کو کسي قسم کا مالي نقصان اُٹهانا پڑے اس اخبار کي مدد کے طور پر دیگر اخباري مضامین و تقریظات و اشتهارات تجارتي بهي اس میں درج هوا کرینگے - مگر حتی المقدور ان اشتهارات کي اُجرت بهي بهت معمولي اور واجبي هوا کریگي *

اهل علم کي خدمت کے سوا جو اس اخبار کا اصلي مقصد هی دیگر اهل قلم کو بهي تلاش معاش میں اس طرح مدد دي جایا کریگي که کم مقدور لوگوں کے اشتهار تلاش معاش بالکل مفت چهاپے جایا کرینگے اور عام طور پر بهي اس قسم کے اشتهار نهایت خفیف براے نام اُجرت پر شایع هوا کرینگے *

تجارتي اشیا میں سے کار آمد اشیاء روز مرہ خصوصا ان اشیاء کے اشتهارات کي طرف بهت توجه کي جائیگي جو هر خانه دار شخص کو اپني خانه داري میں مطلوب هوتي هیں - منجمله دیگر عنوان هاے تجارتي کے ایک عنوان مینا بازار هوا کریگا - جس کے ذیل میں زنانه صنعت کي چیزیں اور مدارس زنانه کي هنر مندیوں کے نمونے مع قیمتوں کے درج هوا کرینگے *

رشتے ناتے کے اشتهارات کي طرف بهي خاص توجه هوگي - اور کم استطاعت لوگوں سے ایسے اشتهاروں کي کچهه اُجرت نه لي جائیگي - غرض اس اخبار کو اغراض متذکرہ بالا کے لیئے مفید بنانے میں کوئي کسر باقي نه رکهي جائیگي *

یهه اخبار ۱۲ صفحوں پر ۱۸ × ۲۲ کي ½ تقطیع یعني اس اشتهار کي تقطیع پر هر مهینے کي یکم اور پندرہ کو دارالاشاعت پنجاب لاهور سے شائع هوا کرے گا - اور پهلا پرچه یکم اگست آیندہ کو نکلے گا - قیمت سالانه عـه ۲/ اور ششماهي ۹/ هوگي - محصول ڈاک بهي اس میں شامل هی - نمونے کا پرچه مفت *

المشـــتهر

سید ممتاز علي - مالک رفاہ عام سٹیم پریس لاهور

—oo—

الغزالي

یعني امام غزالي کي سوانح عمري

مصنفه

شبلي نعماني

طیار هی - قیمت مع محصول ڈاک عـه۸/ درخواستیں اس پته سے آئیں *

شبلي نعماني ناظم صیغه علوم و فنون
ریاست حیدرآباد

علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ

شرح قیمت اخبار

یهه اخبار هفته میں ایک بار چهپتا هی اور هر پنجشنبه کو شایع هوتا هی *

اخبار کا جاري رهنا معاونین کي اعانت اور قیمت اخبار کے وصول هونے پر منحصر هی *

معاونین اخبار وہ حضرات سمجهے جاوینگے جو سالانه عـــه یا اس سے زیادہ عنایت کریں *

قیمت سالانه پیشگي علاوہ محصول ...	...	للعـ/
ایضا ایضا معه محصول ...	...	عـــه
قیمت ششماهي علاوہ محصول ...	...	صـه/
ایضا ایضا معه محصول ...	...	لـے/
قیمت سه ماهي علاوہ محصول ...	...	ـے/
ایضا ایضا معه محصول ...	...	لعـه/
قیمت في پرچه ...	...	۴/

اُجرت چهاپه اشتهارات

اشتهار ماستروں اور تیچروں کا بغرض حصول نوکري کے کالج یا اسکول میں هر دفعه کے لیئے	...	۸/
باقي اشتهارات هر دفعه کے لیئے في سطر کالم	...	۲/

Printed and published by Mahomed Mumtaz-uddin at the Institute Press, Aligarh.

علیگڈہ انسٹیٹیوٹ پریس میں باهتمام محمد ممتازالدین چهپا اور مشتهر هوا

REGISTERED No A. 176

معہ تہذیب الاخلاق'

THE ALIGARH INSTITUTE GAZETTE

OF

THE MAHOMEDAN ANGLO-ORIENTAL COLLEGE
WITH WHICH IS INCORPORATED
"THE MAHOMEDAN SOCIAL REFORMER."

HONORARY EDITOR :— *MOULVI SYE. EHDI ALI KHA.\.*

New Series VOL. II. No. 32. } THURSDAY, 7th AUGUST 1902. روز پنجشنبہ ۷ اگست سنہ ۱۹۰۲ ع { سلسلہ جدید جلد ۲ نمبر ۳۲

تاربرقي کي خبريں

(ماخوذ از پایونیر)

لندن ۲۸ جولائي

اخبار ٹائمز کے شانگھي کے کارسپانڈنٹ نے بذریعہ تاربرقي کے یہہ خبر بہیجی هی کہ جو نامہ و پیام سلطنت برطانیہ اور چین کے درمیان تجارتي عہد نامہ کي نسبت هو رهے تهے وہ درحقیقت ختم هوگئے هیں ' اور چین نے عہد نامہ کے مسودہ کو بلا کسي شرط کے منظور کرلیا هی •

کل شام کو لندن میں ایک سخت طوفان آیا اور پارکوں میں بہت سے درخت اُکهڑ کر جا پڑے – جو عارضي مکان محلہ اسٹرینڈ میں کلیمنٹس اِن میں بنایا گیا تها وہ سڑک پر اُڑکر جا پڑا ' چند پیادہ پا چلنے والے شخصوں کے ضرب آئي اور گاڑیوں کو نقصان پہونچا – دوسرے مکانات بهي گر پڑے •

نہر سوئیز کي کمپني کي درخواست پر میجر راس متعلقہ مدرسہ طبي لیور پول ماہ ستمبر میں مچهروں سے جنگ کرنے کے لیئے اِسمعیلیہ کو جانے والے هیں •

جرمني کي وساطت سے سوئیٹزرلینڈ اور اِٹلي کے درمیان تعلقات عنقریب پهر جاري هونے والے هیں — اور دونوں ملکوں کي دارالخلافتوں میں نئے ایلچي مقرر کیئے جاوینگے •

لندن ۲۹ جولائي

جہازي بیڑہ جشن تاجپوشي کے لیئے ۷ اگست کو مقام اسپٹ هیڈ میں جمع هوگا اور اُس روز قوس و قزح کي شکل میں تمام جہاز صف باندھ کر کهڑے هونگے ' سلامیاں فیر کرینگے اور رات کو ان پر روشني هوگي •

اخبار ڈیلي نیوز بیان کرتا هی کہ سرمائیکل هکس بیچ ماہ ستمبر میں هندوستان کو روانہ هونا چاهتے هیں – صاحب ممدوح دربار تاج پوشي میں شریک هونگے •

لندن ۲۹ جولائي

مسٹر چیمبر لین نے هوس آف کامنز میں جدید نوآبادیوں کے ذکر میں یہہ بیان کیا کہ گورنمنٹ یہہ بات چاهتي هی کہ بوئر اپنے پرانے دستوروں کو قایم رکهیں اور جنوبي ایفریقہ کو مرفہ‌الحال بنانے میں همارے شریک هوں گورنمنٹ کانوں کي ترقي میں دست اندازي نہیں کریگي ' لیکن یہہ بات بالکل واجبي هی کہ لڑائي کے خرچ کا ایک حصہ ان پر عاید کیا جاوے – نیز صاحب موصوف نے یہہ اُمید ظاهر کي کہ ٹرینسوال کي آمدني میں خرچ سے کسیقدر توفیر رهیگي – اِن دو ذریعوں سے اسقدر سالانہ آمدني هوجاویگي کہ خرچہ جنگ کے ادا کرنے کے لیئے اس وقت قرض لینا واجب هوگا — صاحب موصوف نے اسبات سے انکار کیا کہ گورنمنٹ کا ارادہ ٹرینسوال میں اجنبیوں کے بکثرت آباد کرنے کا هی تاکہ اُن کي تعداد ڈچ کي تعداد سے بڑہ جاوے ' لیکن صرف انگریزي باشندے ٹرینسوال کي ویران زمینوں کو ایک بڑا غلہ پیدا کرنے والا ملک بنا سکینگے – جدید نوآبادیوں کے لیئے پوري سیلف گورنمنٹ کے منظور کرنے میں ضرورت سے زیادہ ایک لمحہ بهي توقف نہیں کیا جاریگا •

فرانس میں ایجیٹیشن عموما کم هوتا جاتا هی ٭

لارڈ کچنر کا خطاب گزٹ میں یوں اعلان کیا گیا هی — " وائی کونٹ خرطوم و وال واقع ٹرینسوال و ایسپل واقع سفوک " ٭

لندن ۳۰ جولائی

فارن آفس میں ایک کانفرنس میں لارڈ لینسڈون ، مسٹر جرالڈ بیلفور ، فارن آفس اور بورڈ تجارت اور کارخانوں کے قایم مقاموں نے چین کے محصولات کسٹم کی مجوزہ ترمیم کی نسبت بحث کی — لارڈ لینسڈون نے گورنمنٹ انگریزی کے قایم مقاموں کی طرف سے جو شانگہی میں رهتے هیں مراسلات پیش کیئے ٭

مسٹر چیمبرلین آج کالونیل کانفرنس میں صدر انجمن تھے — سلطنت کے پولیٹکل تعلقات پر خاصکر بحث کی گئی — هر چار برس بعد کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز عموما پسند کی گئی ٭

لارڈ جارج هملٹن نے کوپرس هل کالج میں انعامات تقسیم فرمائے — صاحب موصوف نے بیان کیا کہ هندوستان میں انگریزی حکومت کا دار و مدار هندوستان کے باشندوں کی فلاح و بہبودی پر منحصر هی — هندوستان کی آهنی سڑکوں سے اب نفع حاصل هونے لگا هی ، اور اسی وجہ سے گورنمنٹ اُن کی بابت زیادہ روپیہ صرف کرسکتی هی — پریزیڈنٹ کی رپورٹ سے معلوم هوا کہ اس کالج کا خرچ اُس کی آمدنی سے حاصل هوجاتا هی ٭

لارڈ کرینبورن نے ایک سوال کے جواب میں یہہ بیان کیا کہ جزیرہ بحرین میں روسیوں کے زمین خریدنے کی نسبت اُن کے پاس کوئی اطلاع نہیں آئی هی ٭

لندن ۲ اگست

مسٹر چیمبرلین اور لارڈ کچنر کو گروس کمپنی کا فریڈم پیش کیا گیا — کل رات اُنکو ایک دعوت دی گئی تھی — مسٹر چیمبرلین نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ لارڈ ملنر ایک بہت بڑے منتظم هیں اور لارڈ رابرٹس اور لارڈ کچنر کے کام کی تکمیل کے لیئے بخوبی تیار هیں اُنہوں نے بیان کیا کہ لارڈ ملنر کا یہہ فرض هوگا کہ جنوبی افریقہ میں آزادی کی بنیاد قایم کریں اُنہوں نے کہا کہ شاهی سرپرستی کا سلطنت کے هر حصہ میں پھیلانا ایک ضروری امر هی ٭

مسٹر بیلفور نے بیان کیا کہ موسم خزاں کا اجلاس ۱۶ اکتوبر سے شروع هوگا ٭

لندن ۴ اگست

قیصر جرمن جہاز هوهنزولرن پر ریول کو زار روس کی ملاقات کے لیئے گئے هیں — وہ مشترکہ بحری اور بری فوج کی قواعد معائنہ کرینگے — کونٹ وون ولو اُن کے همراہ هیں ٭

لندن ۴ اگست

اخبار ٹیمس کا نامہ نگار سنگهائی بیان کرتا هی کہ نان کنگ کے ویسرائے نے پر زور الفاظ میں چار دول کے کانسلوں سے درخواست کی هی اور اُس میں چاها هی کہ سنگهائی میں گریزن فوج قایم رهے اور وہ اپنی افواج جلد واپس لیں — چینیوں کا بیان هی کہ برٹش ، فرانسیسی اور جاپانی کانسلوں نے اُس سے اتفاق کیا هی اور اِس معاملہ کی اطلاع اپنی اپنی گورنمنٹوں کو دی هی ٭

اخبار ٹیمس کا نامہ نگار جو هانسبرگ لکھتا هی کہ چند ذی اثر متمول خاندان اس امر کی کوشش کر رهے هیں کہ کوئی ایسا طریقہ نکالیں جس سے چینی مزدور ٹرانسوال میں آسکیں اور یہہ بات اس وجہ سے هی کہ دیسی مزدوروں کی قلت هی ٭

لندن ۴ اگست

اُن فوجوں کے لیئے جو تاج پوشی کے روز اپنے کام پر هونگی — بڑی بڑی پارکوں میں کمپ قایم هوئے هیں لیکن یہہ کمپ پہلے سے بہت کم وسیع هیں ٭

لندن ۴ اگست

هندوستانی فوج همپٹن کورٹ کو واپس آئی — یہہ صوبہ کے دورہ سے نہایت خوش و خرم هیں ٭

مظفرنگر یکم اگست

کل سہپر کو میرٹھہ و مظفرنگر کے مابین شمالی مغربی ریلوے پر کھتولی میں ایک ریلوے واقعہ هوا جس سے ۹ یورپین اور ۲۱ هندوستانی مسافر شدید مجروح اور سولہ هلاک هوئے — بیان هی کہ اسٹیشن کے قریب ترین پٹری سے اُتر گئی تھی — ابھی تک بالتفصیل حال نہیں آیا هی — اس واقعہ کی خبر پاتے هی مظفرنگر سے اسپتال کا عملہ پٹیاں وغیرہ لیکر کھتولی کو روانہ هوا اور دو گھنٹہ کے بعد سہارنپور سے اسپشل ٹرین آئی جس پر افسران اسٹاف ریلوے اور میجر اسکاٹلینڈ انڈین سول سروس اور انسپکٹر پولس ریلوے موقع واردات کو آئے ٭

علیگڈہ ۳۰ جولائی

کل شام کو نواب محسن الملک بہادر نے سر سید میموریل فنڈ ایسوسی ایشن کے ایک جلسہ میں یہہ اطلاع دی کہ جو شاهانہ ڈونیشن هز هائنس نواب صاحب بہادر والی رام پور نے سر سید میموریل فنڈ کے واسطے عطا فرمایا تھا اس کے باقیماندہ ۲۵ هزار روپیہ رام پور سے اُن کے پاس آگئے هیں — جلسہ نے نہایت احسانمندی کے ساتھہ هز هائینس کے فیاضانہ عطیہ کے عوض میں شکریہ کا ایک ووٹ پاس کیا — غور کامل کے بعد یہہ تجویز قرار پائی کہ ۲۴ هزار روپیہ چیری ٹیبل ٹرسٹ فنڈ میں میموریل فنڈ کی بابت جمع کیا جاوے — اس روپیہ کے جمع کرنے کے بعد فنڈ مذکور کی نوبت ۶۷ هزار سے ۹۱ هزار روپیہ تک پہونچ جاویگی ٭

مختلف واقعات

— پنجشنبہ گذشتہ (۳۱ جولائی) کو نارتھہ ویسٹرن ریلوے پر میرٹھہ اور مظفر نگر کے درمیان مقام کھتولی میں مکسڈ ٹرین کا ایک حصہ ریل پر سے اُترگیا ' اور اس حادثہ سے ۹ یورپین اور ۲۱ ہندوستانی مسافر سخت مجروح اور سولہ ہندوستانی ہلاک ہوئے ● پایونیر

— شاہزادہ مسچر سکی نے جن کی نسبت بیان کیا گیا تھا کہ شہنشاہ روس نے اُن کو روس کے اُن اضلاع میں جہاں کہ غدر ہو رہا ہی تحقیقات کرنے کے لیئے متعین کیا تھا یہہ رپورٹ کی ہی کہ خفیہ ایجنٹ پادریوں اور زائرین کے بہیس میں کاشتکاروں کو بغاوت پر بر انگیختہ کر رہے ہیں اور اُن سے کہتے ہیں کہ اس کا یہہ نتیجہ ہوگا کہ اراضی کی از سر نو تقسیم ہوجاویگی ●

— جو فہرست حال میں حضور وایسرائے بہادر کے دورہ کی چھاپی گئی تھی اُس میں مقامات مندرجہ ذیل اِضافہ کرنے چاہیئیں— ۱۶ اگست روز شنبہ کو مقام اوٹکمنڈ سے روانہ ہوکر کنور کو تشریف لیجاوینگے — ۱۷ اگست روز یکشنبہ کو مقام کٹپادی میں پہونچینگے اور ویلور کی سیر کرینگے — ۱۹ اگست روز سہ شنبہ کو دھلی میں رونق افروز ہونگے اور شہر کے گرد گشت لگاوینگے — ۲۰ اگست روز چہارشنبہ کو ۲ بجے پی ایم پرشملہ پر رونق افروز ہونگے ●

— ہز اکسلنسی وایسرائے بہادر کا اِرادہ جنوبی ہندوستان کے دورہ سے ۲۰ اگست کو شملہ پر واپس پہونچنے کا ہی ' اور لیڈی کرزن کو اُمید ہی کہ وہ اُسی تاریخ پر کشمیر سے واپس تشریف لاوینگی — ہز اکسلنسی یکم اگست کو صرف شملہ سے ہی ساتھہ روانہ اور انبالہ میں علحدہ نہیں ہوئے ' بلکہ ۲۰ تاریخ کو پھر انبالہ میں ملینگے اور ایک ساتھہ شملہ کو واپس تشریف لے جاوینگے — کشمیر میں لیڈی کرزن غالباً اپنے وقت کا بڑا حصہ مقام گلمرگ میں بسر کرینگی کیونکہ سری نگر میں خلاف معمول زیادہ گرمی بیان کی جاتی ہی ●

— صاحب کلکٹر الہ آباد نے ۲۸ جولائی کو ضلع مذکور کے چند معزز ہندوستانی جنٹلمینوں کی ایک کانفرنس میں جو دیہاتی بنکوں کے جاری کرنے کی تجویز پر غور کرنے کے لیئے منعقد کی گئی تھی صدارت فرمائی— چنانچہ شہر میں ایک سنٹرل بنک یا ایک یا زیادہ انتظامی سوسئٹیوں کے قایم کرنے کے معاملہ پر غور کیا گیا — لیکن یہہ بات قرار پائی کہ ابھی ان بنکوں کے قایم کرنے کے لیئے زمانہ مناسب نہیں ہی کیونکہ اُن کی قانونی حیثیت کی نسبت ہنوز اطمینان نہیں ہی — پھر بھی یہہ تجویز کی گئی کہ چند زیادہ دیہاتی بنک دیہاتیوں کو اس قاعدہ سے آگاہ کرنے کے لیئے قایم کیئے جاویں اور اس مضمون کے وعدے کیئے گئے کہ دس پندرہ بنک جاری کیئے جاوینگے — ضلع الہ آباد میں پہلے ہی سے دس بنک موجود ہیں ●

— ہز آنر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک متحدہ نے ایک کمیٹی جس میں مسٹر جی باور انڈین سول سروس ' مسٹر ایچ ڈی گرفن انڈین سول سروس ' اور مسٹر جے این شارپ ' ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولس شامل ہونگے پولس کمیشن ابتدائی تحقیقات کرنے کے لیئے مقرر فرمائی ہی اور کمیٹی موصوف اس غرض سے میرٹھہ ' بریلی ' مرادآباد ' کانپور ' جھانسی ' لکھنؤ ' گورکھپور ' اور الہ آباد کا دورہ کریگی جو ہز آنر کی رائے میں معاملات پولس کے لحاظ سے بڑے ضلع ہیں — ممکن ہی کہ کمیٹی مذکور دیگر اضلاع کے صدر مقامات میں بھی دورہ کرے بشرطیکہ اُسکی رائے میں ایسا کرنا قرین مصلحت ہو ' لیکن کمیٹی مذکور کو ۲۹ ستمبر تک اپنی رپورٹ پیش کرنی چاہیئے — ان اضلاع میں پولس کمیشن کے دورہ کے زمانہ میں صاحب انسپکٹر جنرل پولس لوکل ممبر متصور ہونگے ●

— گورنمنٹ پنجاب نے پلیگ کی انسداد کی غرض سے ایک عجیب تجویز گورنمنٹ ہند کی خدمت میں پیش کی ہی جس کی رو سے برسات کے خاتمہ پر انا کیولیشن کی ایک وسیع معرکہ آرائی کی جاویگی یعنی تجویز یہہ ہی کہ موسم سرما میں ۶۵ لاکھہ آدمیوں کے انا کیولیشن کیا جاوے جس میں کسی قسم کا جبر نہیں کیا جاویگا — اس کارروائی کے خرچ کا تخمینہ ساڑھے آٹھہ لاکھہ روپیہ کیا جاتا ہی بہت سے پرایویٹ ڈاکٹرونکا موجودہ عملہ پلیگ کی مدد کے لیئے انگلستان سے طلب کرنا ضروری ہوگا ' اور علاوہ اس کے تمام ڈاکٹروں سے جو پہلے ہی سے صوبہ پنجاب میں موجود ہیں کام لیا جاویگا — چنانچہ گورنمنٹ ہندنے صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ کو بذریعہ تار برقی کے یہہ لکھا ہی کہ جو تجویز انا کیولیشن کی گورنمنٹ پنجاب نے کی ہی اُس کے واسطے ۳۷ ڈاکٹروں کی ضرورت ہی ● (پایونیر)

یونیورسٹی کمیشن کی رپورٹ

یونیورسٹی کمیشن کی رپورٹ مشتہر ہوگئی ہی ' اور ہم خیال کرتے ہیں کہ اُس کی اشاعت ہمارے زمانہ کی تواریخ کے نہایت اہم واقعات میں سے تصور کی جاسکتی ہی — یہہ رپورٹ نہایت کارآمد تجاویز سے مملو ہی ' جنمیں سے اکثر کو گورنمنٹ غالباً بہت کم ترمیم کے ساتھہ یا بغیر کسی ترمیم کے منظور کرلیگی — یہہ بات سچ ہی کہ گورنمنٹ نے اُس وقت تک کہ پبلک کو کمیشن کی سفارشوں کی نسبت بحث و گفتگو کرنے کا موقع نہ ملے اُس پر احکام کا صادر کرنا ملتوی کردیا ہی '

REPORT OF THE UNIVERSITY COMMISSION.

The report of the University Commission has been issued and its publication may, we think, be regarded as one of the most important incidents in the history of our times. It is replete with important suggestions most of which will in all probability be accepted by the Government with little or no modifications. It is true the Government has deferred passing orders until the public have had an oppurtunity of discussing the recommendations; but it is highly improbable that it will undertake the

لیکن یہہ امر نہایت بعید از قیاس ہے کہ جہاں تک کہ خاص تجاویز سے تعلق ہی گورنمنٹ اپنی منظوری کے روکنے کی ذمہ داری اپنے ذمہ لیگی — جن خرابیوں کا انسداد یا دفعیہ گورنمنٹ چاہتی ہی اُن کو ہز اکسلنسی ویسرائے نے اپنی اُس مشہور و معروف اسپیچ میں جو اس مضمون پر کی تھی صاف صاف ظاہر فرما دیا تھا — کمیشن کا خاص کام زاید خرابیوں کا تلاش کرنا نہ تھا بلکہ جن خرابیوں کے موجود ہونے کا پہلے ہی سے علم تھا اُن کے تدارک کے لیئے مناسب تدابیر کا بتانا تھا — کمیشن کے اجلاسوں سے پہلے تجربہ کار اور ہوشیار شخصوں کی ایک کانفرنس خاص حضور وایسرائے بہادر کی صدارت میں منعقد ہوئی تھی — اس کانفرنس کی کارروائی بالکل کانفیڈنشل تھی ' لیکن اس بات کا ہرگز گمان نہیں ہوتا کہ اِن اِجلاسوں میں خرابیوں کے دفعیہ کی بہترین تدابیر کی نسبت خاص کر بحث نہ کی گئی ہو — کمیشن نے جسکی نسبت کہا جاسکتا ہی کہ وہ کانفرنس مذکور کا نتیجہ ہی اپنی قوتیں اُسی مقصد کے حصول کی جانب صرف کی ہیں پس ظن غالب ہی کہ تمام اہم اُمور کی نسبت کمیشن کے نتائج کانفرنس کے نتایج کے مطابق ہیں — بہرکیف جہاں تک کہ پبلک سے تعلق ہی ' جو کچھہ اب اس رپورٹ کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہی اُس کے ایک بڑے حصہ کی نسبت پہلے ہی سے راے قایم ہوچکی تھی — مثلاً یہہ بات بخوبی معلوم تھی کہ جو خیالات لارڈ کرزن کے فیلوز کی تعداد اور قابلیتوں کی نسبت ظاہر کیئے تھے اُنکی تائید کی جاویگی ' یونیورسٹیوں کو ٹیچنگ یونیورسٹیاں بنانے ' ہوسٹلوں کا قاعدہ جاری کرنے ' یونیورسٹیوں کی تعلیم کے اسٹینڈرڈ کے بڑھانے اور (جو کہ بہت کچھہ مسلمانوں سے متعلق ہی) اعلی درجہ کی تعلیم کو زیادہ تر گراں بنانے کے لیئے تجاویز پیش کی جاوینگی •

تجاویز مندرجۂ صدر اور نیز باقی دوسری تجویزوں کا مقصد جو کمیشن نے پیش کی ہیں یہہ ہی کہ تمام مُلک میں یونیورسٹی کی تعلیم کا اسٹینڈرڈ بڑھا دیا جاوے ' یا اگر دوسرے لفظوں میں کہا جاوے تو جو مقصد کمیشن کو مدنظر ہی وہ اس قسم کی تجاویز کا بتانا ہی جنکے ذریعہ سے یونیورسٹیاں اصلی قابلیت رکھنے والے شخص پیدا کرسکیں — یہہ مقصد نہایت پسندیدہ ہی ' لیکن سوال یہہ ہی کہ آیا بعض تجاویز سے غالبا جدید خرابیاں بغیر اس کے کہ موجودہ خرابیوں کا انسدادہو پیدا نہونگی یہہ ایک قابل لحاظ بات ہی کہ یہہ رپورٹ ایک متفقہ رپورٹ نہیں ہی ' اور اُس کے ایک نہایت لایق ممبر نے جو اُن اُمور کی نسبت جو پیش کیئے گئے ہیں ایک معقول راے قایم کرنے کی بخوبی قابلیت رکھتا ہی ' کمیشن کی نہایت ضروری تجاویز میں سے اکثر تجاویز سے اختلاف کیا ہی •

اخبار پایونیر نے آج اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں تمام اختلافات کی نسبت صرف اس قسم کے الفاظ لکھنے پر اکتفا کیا ہی جو غیر مؤثر اور بے لطف معلوم ہوتے ہیں — مگر جو نوٹ اختلاف راے کا ڈاکٹر بانرجی

responsibility of withholding its sanction so far at least as the main proposals are concerned. The evils which the Government desires to check or remove were clearly set forth by His Excellency the Viceroy in his famous speech on the subject. The chief business of the Commission was not to discover additional evils but to suggest proper remedies for those which were known to exist. The sittings of the Commission were preceded by a Conference of experts under the presidency of the Viceroy himself. The proceedings of the Conference were strictly confidential, but it is highly improbable that the sittings were not mainly devoted to discussing the best means of remedying the evils. The Commission which may be said to have arisen out of the Conference has directed its energies towards the attainment of the same object; and in all probability their conclusions on all important points are identical with those of the Conference. So far at all events as the public are concerned, much of what has now been made known by means of the report was a foregone conclusion. For example, it was well known that the Viceroy's views with regard to the numbers and qualifications of Fellows would be commended, that proposals would be made for converting the Universities into teaching Universities, for introducing the hostel system, for raising the standard of University teaching and (what deeply concerns Mahomedans) for making higher education more costly.

The aim of the foregoing as indeed of most of the other proposals which the Commission has made is to raise the standard of education in this country. In other words what the Commission aim at is to suggest measures which would result in the Universities producing men of merit. This is a most laudable object; but the question is whether some of the proposals are not likely to create fresh evils without stamping out the existing ones. It is a most significant fact that the report is not an unanimous one; that one of its ablest members who is perfectly competent to form a sound opinion on the questions raised has totally dissented from a number of the Commission's most important proposals. The *Pioneer* in the course of its leading article this morning has dismissed all dissent with remarks which are singularly uncon-

نے تحریر کیا هی وہ ایک ایسي با وقعت تحریر هی جس پر هندوستاني عمائد جو أمور متعلقہ تعلیم پر غور و بحث کیا کرتے هیں ضرور لحاظ اور توجہ کرینگے *

کمیشن کي تجاویز کثیرالتعداد اور نیز ضروري هیں - لیکن اگرچہ وہ تعداد میں زیادہ هیں تاهم أن سب کا میلان ایک هي طرف هی — اسي تمام میلان کے باعث سے یہہ تجاویز عام پسند نہونگي — حقیقت یہہ هی کہ أس نے ابهي سے اس قدر مخالفت پیدا کردي هی کہ اس وقت تمام ملک دو فریق پر منقسم هی — ایک فریق یہہ دعوی کرتا هی کہ غریب فرقوں میں زیادہ تر اعلی درجہ کي تعلیم کے قبول کرنے کا مادہ هي نہیں هی ' أن کي بہبودي اس بات میں نہیں هی کہ وہ اعلی درجہ کي تعلیم حاصل کریں ' اور اسي وجہ سے اعلی درجہ کي تعلیم کو أن کي تعداد کثیر کي دست رس سے باهر رکهنے کے لیئے تدابیر اختیار کرني چاهیئیں - دوسرا فریق اس راے سے بالکل اختلاف کرتا هی - یعني وہ دعوی کرتا هی کہ افلاس اور نا قابلیت لازم و ملزوم نہیں هی ' اور اعلی درجہ کي تعلیم کو غربا کي دست رس میں اسي طرح پہونچانا چاهیئے جیسا کہ دولتمندوں کي دست رس میں — یونیورسٹیوں کے انتظامي معاملات کي نسبت بهي اسي قسم کا اختلاف راے هی - ایک فرقہ تو بالکل اس بات کا مؤید هی کہ اختیارات ایک خاص جماعت پر محدود رکهے جاویں اور سرکاري اختیار و نگراني زیادہ تر سخت کردي جاوے ' دوسرا فریق یہہ بات چاهتا هی کہ پبلک کي راے کو پورا دخل هونا چاهیئے اس سے ظاهر هوگا کہ اختلاف راے کس قدر عظیم هی — یہہ اختلاف ضروري اصولوں کي نسبت هی نہ کہ محض جزئیات کي نسبت *

کمیشن نے خاص اپني راے کي نسبت شبہہ کے لیئے کوئي گنجایش نہیں چهوڑي هی - أس نے صاف صاف بیان کردیا هی کہ أس کي راے میں " فیس نہ تو اس قدر زیادہ هوني چاهیئے کہ وہ تعلیم کے پهیلنے کي مانع هو اور نہ اس قدر کم کہ أس کے باعث سے أن غریب لڑکوں کو جو اعلی درجہ کي تعلیم کے لایق نہیں کالج میں داخل هونے کي ترغیب هو " همارے نزدیک یہي وہ تجویز هی جس پر پبلک کي توجہ خاصکر مائل هوگي — صرف أس کے ذاتي اثر کے لحاظ سے هي أس پر توجہ نکي جاویگي بلکہ اس وجہ سے بهي کہ یہي وہ تنکا هی جس سے معلوم هوتا هی کہ هوا کس رخ کو چلتي هی — هم بالیقین نہیں کہہ سکتے کہ تنکے کا لفظ أن الفاظ کے لیئے موزوں هی جو اس تجویز کے مرتب کرنے میں استعمال کیئے گئے هیں — وہ مثل تیز روشني کے هی جو سمندر میں دور سے راستہ بتلاتي هی *

معلوم هوتا هی کہ اس معاملہ میں کمیشن کي مضبوطي سے یہہ راے هی کہ غریب آدمي علم کي ترقي کے مانع هوئے هیں — بلاشبہہ یہہ بات کسي قدر سچ هی ' لیکن یہہ یاد رکهنا چاهیئے کہ جو

vincing and jejune. Dr. Banerji's note of dissent is nevertheless a document of great importance which will command the respect and attention of the vast majority of Indian educationists.

The recommendations of the Commission are both numerous and important. But numerous as they are they all tend in one and the same direction. It is the general trend of these proposals which will make them unpopular. Indeed it has already created opposition, so that the country stands divided into two parties. It is contended by one party that there is an inherent incapacity in the poorer classes for assimilating higher education, that it is not to their interest that they should receive high education, that consequently measures should be adopted for placing higher education beyond the reach of the vast majority of them. The other party totally dissent from this view. They contend that poverty is no disqualification, that higher education should be placad within the reach of the poor as well as the wealthy. There is a similar difference of opinion with regard to questions of University administration. While one party is all for centralisation and the tightening o' official control the other contend that the popular element should have full play. It will thus be seen that the line of clevage is deeply marked It is a differrence on vital principles and not merely on matters o detail.

The Commission have left no room or doubt as to their own views. They have clearly stated that in their opinion "fees should not be so high as to check the spread of education or so low as to tempt poor boys unfit for higher education." This, we take it, is the recommendation on which public attention will be chiefly rivetted. It will attract attention not only on its own merits but also because it is the straw which shows which way the wind is blowing. We are not sure that straw is the appropriate word for the language emp-loyed in framing it. The proposal is suggestive of some thing differe nt—a beacon with flash lights of considerable power.

The Commission would appear to have strong views on the subject. It appears to be their opinion that the pooren classes have impeded the progress of learning. There

is undoubtedly some truth in this, but it should be remembered that whatever progress has been made is chiefly due to the poorer classess who came to our schools and Colleges because they had to qualify themselves for earning their livelihood. This is especially true of Mahomedans. As regards the incapacity of the poorer classes, again, the opinion of the Commission is not borne out by our own experience. Here in the Mahomedan College a considerable number of students are so poor that they cannot pay their own fees. Yet we do not know that they fail to derive as much advantage from our system as their wealther fellow-students. System is the chief thing. If your system is successful with the rich but fails with the poor, it must be a singularly capricious system.

The point is too important to be dealt with under the existing limitations of time and space. We must therefore defer its further consideration.

M. K.

THE ALIGARH COLLEGE.

FINANCIAL CRUSADE.

DEPUTATION AT JAORA.

WE have borrowed the heading of this note from our respected contemporary the *Pioneer* which invariably shows itself ready to help the College by giving prominence to news concerning it. In its issue of 4th instant our contemporary published the following telegram, dated Jaora, the 2nd August :—

JAORA, *2nd August*

" The Aligarh deputation arrived here on the 27th July and were received as State guests. A public meeting was held yesterday evening at the Barr High School. Khan Bahadur Sirdar Yar Mohammad Khan Saheb, C. S. I., presided. The Chairman having introduced the visitors, Professor Abdul Kadir, Messrs. Mohammad Mossanna and Mustafa Hassan spoke. The subscriptions amounted to about Rs 6,000. The State gave Rs. 1,500 and the Chairman Rs. 1,000. Besides these contribu-

کچھہ ترقي هوئي هی وہ خاصکر غریب فرقوں کي بدولت هوئي هی جو همارے مدرسوں اور کالجوں میں اس غرض سے تعلیم پانے کے لیئے آئے کہ اُن کو اپني معاش پیدا کرنے کے لیئے اپنے تئیں قابل بنانا ضروري تها — مسلمانوں کا تو خاصکر یہي حال هی — پهر غریب فرقوں کي نا قابلیت کي نسبت جو راے کمیشن نے ظاهر کي هی اُسکي تصدیق همارے تجربہ سے نہیں هوتي هی - یہاں محمدن کالج میں بہت سے طالب علم اسقدر غریب هیں کہ وہ اپني فیس ادا نہیں کرسکتے هیں — تاهم هم نہیں جانتے کہ وہ همارے طرز تعلیم سے اسي قدر فائدہ نہیں اُٹهاتے هیں جسقدر کہ اُن کے دولتمند هم مکتب اُٹهاتے هیں — طرز تعلیم هي اصل چیز هی - اگر تمهارے طرز تعلیم سے صرف متمول فرقوں کو هي ترقي حاصل هوسکے تو وہ ضرور ایک نہایت ناقص طرز تعلیم هوگا *

یہہ معاملہ اسقدر اهم هی کہ بوجہ تنگي وقت اور کمي گنجایش کے اس کي نسبت بخوبي بحث نہیں کي جاسکتي اور اس لیئے هم بالفعل اُسپرزائد غور کرنا ملتوي کرتے هیں *

ایم · کے ·

علیگڈہ کالج

فنانشل کروسیڈ (یعني مہم بغرض سبیل آمدني)

ڈیپوٹیشن جاورہ میں

هم نے اس آرٹکل کا هیڈنگ اپنے معزز همعصر پاینیر سے لیا هی جو همیشہ اُن خبروں کو مشتہر کرکے جو کالج سے تعلق رکهتي هیں اُس کو مدد دینے پر آمادہ رهتا هی — چنانچہ همارے همعصر نے اپنے پرچہ مطبوعہ ۴ ماہ حال میں مندرجہ ذیل خبر تار برقي چهاپي تهي جو ۲ اگست کو جاورہ سے روانہ هوئي تهي *

جاورہ ۲ اگست

" علیگڈہ کالج کا ڈیپوٹیشن ۲۷ جولائي کو یہاں پہونچا اور بطور مہمان ریاست کے اُس کي مدارات کي گئي کل شام کو بارهائي اسکول میں ایک عام جلسہ منعقد هوا جس میں خان بهادر سردار یار محمد خاں صاحب سي ایس آئي صدر انجمن تهے — جبکہ صاحب صدرانجمن مہمانوں کو پیش کرچکے تو پروفیسر عبدالقادر، مسٹر محمد مثنی، اور مصطفی حسن نے گفتگو کي — قریب ۶۰۰۰ روپیہ کے چندہ هوگیا — ریاست نے ایک هزار پانچ سو روپیہ اور صاحب صدر انجمن نے ایک هزار روپیہ عنایت کیا — علاوہ ان چندوں کے

ریاست جاورہ کي طرف سے پچاس روپیہ ماهواري امداد بطور یومیہ دوامي کے عطا کي گئي " *

جو خبر بذریعہ تاربرقي کے همارے پاس آئي هی وہ بهي اسي مضمون کي هی — چندہ دینے والوں کي فہرست اب تک همارے پاس نہیں آئي هی اور اسي وجہ سے هم اُن فیاض طبع شخصوں کے نام جنہوں نے چندہ عطا کیا هی مشتہر نہیں کرسکتے — خاص چندہ دینے والي خود ریاست هی جس نے نہایت فیاضي سے چهہ سو روپیہ سالانہ هماري مستقل آمدني میں اضافہ فرمایا هی — ۱۷۰۰۰ هزار روپیہ کا ایک سرمایہ ۳ ½ فیصدي سود پر چهہ سو روپیہ سال کي آمدني حاصل کرنے کے لیئے درکار هوگا - پس هم اُس عطیہ کے لیئے جو معہ مبلغ ایک هزار پانسو روپیہ کے جو نقد دیئے گئے هیں بہ تعداد ۱۸۰۰۰ هزار پانسو روپیہ کے هوتا هی ریاست جاورہ کے نہایت ممنون و مشکور هیں - یہہ ایک نہایت معقول عطیہ هی - قطع نظر اُس کي اصلي مالیت کے یہہ عطیہ ایک ایسي وقعت رکهتا هی کہ هم یقین کرتے هیں عموماً اسکي قدر کي جائیگي — خاصکر مسلمانوں کو اس سے بڑي خوشي حاصل هوگي اور هم یقین کرتے هیں کہ جو شخص واقف نہونگے وہ اس عطیہ کے باعث سے اسبات کو سمجهہ لینگے کہ کم عمر نواب صاحب جنکي طرف سے اس ریاست کا انتظام کیا جاتا هی اپنے مصاحبین کے لحاظ سے نہایت خوش قسمت هیں - نواب یار محمد خاں جنکا شکریہ همکو اُن کي آفیشیل اور پرائیویٹ حیثیت سے ادا کرنا واجب هی ایک لائق منتظم اور روشنضمیر جنٹلمین مشہور هیں - همکو یہہ بات تحقیق معلوم هی کہ نواب صاحب ممدوح نے گورنمنٹ عالیہ کي اس کوشش میں کہ کم عمر نواب صاحب کو معقول طور پر تعلیم و تربیت دي جاے نہایت سرگرمي سے مدد دي هی اور خود کم عمر نواب صاحب نے بهي نہایت عمدگي کے ساتهہ اُن کي کوششوں کے مطابق عمل فرمایا هی — همارے اکثر ناظرین اخبار بلا شبہہ اس بات سے واقف هونگے کہ نواب صاحب بہادر جاورہ ایک زبردست شکاري هیں — یہہ ایک دوسرا تعلق هز هائینس اور ایم اے او کالج کے درمیان هی جو هندوستان کے تمام کالجوں میں سب سے بڑا اسپورٹنگ کالج هی — ایسے هي نواب زادے اور سردار هماري کوششوں کو اور همارے کالج کي قدر و منزلت کو بخوبي سمجهہ سکتے هیں - هم دل سے دعا گو هیں کہ هز هائینس کے دولت و اقبال میں روز افزوں ترقي هو *

ڈیپوٹیشن اودہ

کالج کے حق میں وہ راے کچهہ کم مفید نہیں هی جو اعلی درجہ کے یوروپین عہدہ دار اس کي کارروائي کي نسبت رکهتے هیں — یہہ راے صرف اس لحاظ سے هي قابل قدر نہیں هی کہ وہ اُن شخصوں کي راے هی جو برسر حکومت هیں ' بلکہ اس لحاظ سے بهي قابل وقعت هی کہ وہ اُن شخصوں کي راے هی جو اس قسم کے معاملات کي نسبت صحیح راے قایم کرنے کي قابلیت رکهتے هیں — چنانچہ هم اسي طرح

tions Rs. 50 per month were granted as permanent aid to the College from the Jaora State."

Our own news received by wire is to the same effect. We have not yet received a list of subscribers so we are unable to publish the names of the generous donors. The chief donor is the State itself which has most generously added Rs. 600 per annum to our permanent revenue. A capital of Rs. 17,000 would be necessary to yield Rs. 600 at 3½ per cent; so we have to thank the Jaora State for a donation which together with the Rs. 1,500 contributed in cash, amounts to Rs. 18,500. This is a most handsome donation. Apart from its intrinsic value the donation has a significance which we feel sure will be generally realised and appreciated. To the Mahomedan community specially it will give great satisfaction. It will, we believe, bring home to those who may not have been aware of the fact that the young prince in whose interest the State is being administered is most fortunate with respect to his surroundings. Nawab Yar Mahomed Khan whom we have to thank both in his official and private capacity is well known as a sound administrator and enlightened gentleman. We know it for a fact that he has most zealously seconded the efforts of the Paramount power to bring up the young prince on sound lines and that his efforts have been most nobly responded to by the young prince himself. Many of our readers are no doubt aware that the Nawab is a keen sportsman. That supplies another connecting link between His Highness and the College—the most sporting of Colleges in India. It is princes like him who can appreciate our efforts and the worth and value of our College. We sincerely wish him success and prosperity.

OUDH DEPUTATION.

Not the least valuable of the assets of the College is the opinion of high European officers respecting its work. It is valuable not only because it proceeds from persons in authority but also because it is the opinion of people who are competent

to form a correct judgment on such subjects. It is in this light that we look upon the letter which Mr. J. C. Fanthorpe, Deputy Commissioner, Bahraich, most obligingly granted the Oudh Deputation when the latter visited his district on 1st instant. In this letter Mr. Fanthorpe says "that this College is in my opinion a most deserving institution" and further on "I think that this College produces better men than any other."

The collections reported by this deputation up to the present are as follows :—

Place			Amount
Lucknow	...	...	Rs. 250
Barabanki	...	...	Rs. 441
Fyzabad	...	...	Rs. 914
Bahraich	...	...	Rs. 200 (not finished)

The account of the doings at Fyzabad reached us just as we were going to press. We cannot however help expressing our sincere thanks to Mr. J. W. Hose, C. S., for the keen interest evinced by him.

PUNJAB DEPUTATION.

The collections reported by this Deputation up to date are as follows :—

Place			Amount
Karnal	...	...	Rs. 452
Umballa City	...	...	Rs. 310
Jullunder (up to 3rd August)	...	...	Rs. 86

There is a deputation at work in Rohilkhund and another started for Central Provinces a few days ago.

We regret that the Agent of the Conference in Bihar has sent us no account of his doings up to date.

WATER-SPOUT.

I FIND that my report concerning the water-spout seen here some time ago, has aroused considerable interest. As water-spouts are not commonly seen arising out of ordinary jheels, the report may also here and there have been received with

اُس چٹھي پر نظر کرتے ھیں جو مسٹر جے سي فین تھارپ ڈپٹي کمشنر بہرایچ نے از راہ مہرباني اودہ کے ڈیپوٹیشن کو اُس وقت عطا فرمائي جبکہ ڈیپوٹیشن مذکور یکم ماہ حال کو اُن کے ضلع میں پہونچا — اس چٹھي میں مسٹر فین تھارپ فرماتے ھیں کہ "میري راے میں یہہ کالج ایک ایسا انسٹیٹیوشن ھی جو تائید و امداد کا نہایت مستحق ھی" اور پھر یہہ تحریر فرمایا ھی کہ "میں خیال کرتا ھوں کہ اس کالج سے کسي دوسرے کالج کي بہ نسبت زیادہ تر لایق اور ھوشیار لڑکے تعلیم پاکر نکلتے ھیں" *

جسقدر روپیہ کے وصول ھونے کي اس وقت تک اس ڈیپوٹیشن نے رپورٹ کي ھی وہ حسب ذیل ھی *

مقام		رقم
لکھنؤ	...	ماصہ
بارہ بنکي	...	اسمال للعہ
فیض آباد	...	لعما للعہ
بہرایچ	...	ما (ابھي ختم نہیں ھوا)

جو کارروائي فیض آباد میں ھوئي اُس کي کیفیت ھمارے پاس ٹھیک اُس وقت پہونچي جبکہ ھمارا اخبار چھپنے کو تھا — لیکن جو دلي توجہ مسٹر جے ڈبلیو ھوز سي ایس نے ظاھر فرمائي اُس کا شکریہ ادا کرنے سے ھم باز نہیں رہ سکتے ھیں *

پنجاب ڈپوٹیشن

جس قدر روپیہ کے وصول ھونے کي اِس وقت تک اس ڈیپوٹیشن نے رپورٹ کي ھی وہ حسب ذیل ھی *

مقام		رقم
کرنال	...	اسما عہ
شہر انبالہ	...	سما ہ
جلندھر (لغایت ۳ اگست)	...	ـــہ

ایک ڈیپوٹیشن روھیلکھنڈ میں کام کر رھا ھی اور چند روز ھوئے کہ ایک دوسرا ڈیپوٹیشن اضلاع متوسطہ کي جانب روانہ ھوا ھی *

ھم افسوس کرتے ھیں کہ جو ایجنٹ کانفرنس کا صوبہ بہار کو گیا ھی اُس نے اب تک اپني کارروائي کي کوئي کیفیت ھمارے پاس نہیں بھیجي *

واٹر اسپوٹ

—— ** ——

معلوم ھوتا ھی کہ جو خبر میں نے واٹر اسپوٹ کي نسبت لکھي تھي جو حال میں یہاں دیکھا گیا تھا ، اُس کا بڑا چرچا ھو رھا ھی — چونکہ واٹر اسپوٹ عموماً معمولي جھیلوں میں سے اُٹھتے ھوئے نہیں دیکھے جاتے ھیں ، اس لیئے ممکن ھی کہ اس خبر کي نسبت بعض بعض مقامات پر لوگوں کو کسیقدر شبہہ ھوا ھو — پس میرے نزدیک یہہ

امر بے موقع نہوگا کہ میں اس خبر کی نسبت کسیقدر زاید تفصیل بیان کروں •

پچھلی خبر کے لکھے جانے کے بعد میں اُس جھیل کے دیکھنے کے لیئے گیا ' اور اُس کا نتیجہ یہہ ہی کہ میں دو خفیف باتوں کی تصحیح کرنا چاہتا ہوں — جس مقام پر یہہ واقعہ ظہور میں آیا وہ چھاونی سے صرف ایک میل کے اندر واقع ہی ' اور اکثر دھقانوں نے جو وہاں اُس وقت موجود تھے جبکہ یہہ عجیب واقعہ ظہور میں آیا تھا ' پانی کو سیدھا اوپر کی طرف اُٹھتا ہوا دیکھا تھا — دوسری باتوں میں میری ابتدائی خبر بالکل صحیح پائی گئی •

مجھکو اپنی تحقیقات شروع کیئے ہوئے کچھہ بہت عرصہ نہیں گذرا تھا کہ مجھکو معلوم ہوا کہ جب سے یہہ عجیب واقعہ ظہور میں آیا ہی وہ لوگ جو گانوں میں رہتے ہیں اپنی نظر میں اپنی زیادہ وقعت سمجھنے لگے ہیں — اگرچہ خود اُنہوں نے ایسا نہیں کہا ' لیکن اُن کے طرز گفتگو اور عام ڈھنگ سے یہہ بات صاف ظاہر تھی کہ وہ یہہ سمجھتے تھے کہ گویا خود دیوتاؤں نے اُن کو عزت بخشی تھی — بہر کیف ایک بات تو بالکل تحقیق تھی — یعنی یہہ کہ بادل اس جھیل میں پانی لینے کے لیئے آئے تھے — اُن لوگوں کو کل معاملہ بخوبی صاف صاف دکھائی دیتا تھا — لیکن باہر کے آدمی اُن سے طرح طرح کے سوالات کرتے تھے یہاں تک کہ وہ اُن کا جواب دیتے دیتے تنگ آگئے تھے — باہر کے آدمی اسقدر بیوقوف تھے ! اور پھر اُس نازیبا سلوک کو خیال کرو جو باہر والوں نے اُن کے ساتھہ کیا — اگرچہ یہہ معاملہ واقعی ظہور میں آیا تھا تاہم کسی شخص نے اسقدر خیال نہیں کیا کہ اُن کے پاس دو سیر بتاشہ ہی بھیجدیتے — میں نے ایک اور بات دیکھی - یعنی جب کبھی اس عجیب واقعہ کے ذکر میں ایک ضمیر کے استعمال کرنے کی ضرورت پڑتی تھی تو وہ لوگ بطور تعظیم اس واقعہ کے ہمیشہ جمع کی ضمیر استعمال کرتے تھے •

اب یہہ تمام باتیں نہایت دلچسپ تھیں ' لیکن اُن سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہہ نیک آدمی اپنے دل میں نہایت پھولے ہوئے تھے - ایسی صورتوں میں اگر کاشتکاروں کو ذرا بھی ترغیب دی جاوے تو وہ بلاتامل مبالغہ کرنے پر آمادہ ہوجاتے ہیں - لیکن مجھکو اُن سے کسیقدر سابقہ پڑا ہی اور میں نے اُن سے اصل حقیقت دریافت کرلی ہی - پس جس کام کا میں نے ارادہ کیا تھا اُس میں محض ناتجربہ کاری کی وجہ سے مختص المقام تحقیقات کرتے وقت کچھہ ہرج واقع نہیں ہوا •

اثناء تحقیقات میں میں نے اسباب کے معلوم کرنے کے لیئے کوشش کی کہ جو شخص اس وقت موقع پر موجود تھے اور جنہوں نے شروع سے آخر تک اس عجیب واقعہ کو مشاہدہ کیا تھا اُنکو یہہ چیز کس شکل میں نظر آئی - چنانچہ ان کے بیانات کا خلاصہ یہہ ہی کہ بادلوں کی دو " لاٹھیاں " جن کے درمیان چند گز کا فاصلہ تھا نیچے اُترتی ہوئی دکھائی دیں ' یہاں تک کہ وہ پانی کی سطح سے چھوگئیں — تب اُنہوں نے

some scepticism. I feel therefore that it will not be out of place if I supplemented the report by a few additional details.

I have been to the jhil since the previous report was written, and as a result of the visit I have to make two minor corrections. The scene of the occurrence is within a mile only of the civil station, and most of the villagers who were there when the phenomenon occurred saw the waters rising right up to the upper end. In other respects my original report was found to be absolutely correct.

I had not gone very far with my inquiries when I discerned that the good folks residing in the hamlet had risen immensely in their own estimation since the phenomenon had occurred. Although they did not say so, it was apparent from their tone and general demeanor that they almost felt as if they had been honored by the Gods themselves. One thing at all events was perfectly certain. The clouds had come down to the jheel to fetch water. To them the whole thing was plain enough. But outsiders had been bothering them with questions till they were quite sick of it all. Outsiders were so stupid! And then the shabby treatment they had received at the hands of outsiders! The thing had happened right enough and yet no body had cared to send down a couple of seers of *batasa* sweets! Another thing I noticed. Whenever in describing the phenomenon a pronoun had to be used a plural pronoun was invariably used as a mark of respect to the phenomenon.

Now this was all interesting enough, but it showed that the good folk were in an inflated state of mind. Under such circumstances Hodge will, if encouraged, freely swallow a camel. I have, however, had something to do with him and getting truth out of him. The work in hand did not therefore suffer from total absence of experience in making local inquiries.

During my local inquiry I tried to find out what appearance did the thing present to those who happened to be on the spot, and watched the phenomenon from beginning to end. The purport of the statements made is that two "sticks" ("lathees") of cloud separated from each other by a distance of some yards,

چاروں طرف ناچنا شروع کیا اور آخر کار وہ عجیب واقعہ ظہور میں آیا جو ایک معمولی بگولہ سے بالکل مشابہ معلوم ہوتا تھا — میںنے کہا کہ بگولہ سے ؟ اُنہوں نے جواب دیا کہ " ہاں جیسا کہ تم گرمی کے موسم میں دیکھتے ہو ، اُس میں گرد ہوتی ہی جو اوپر کو اُٹھتی ہی اور اس میں پانی تھا جو اُوپر کو کھینچا جاتا تھا جیسا کہ ایک پمپ میں ہوتا ہی " اُنہوں نے پانی کو چوٹی تک اُٹھتا ہوا دیکھا *

بنیاد پر اس چیز کا دور اُس کھیت کی برابر تھا جو سامنے نظر آتا تھا یعنی ایک بیگہ — وہ اول جھیل کے شمالی سرے کے قریب اُس مقام سے جہانکہ میرے خبر دینے والے کھڑے ہوئے تھے تقریباً ۳ فرلانگ کے فاصلہ پر پیدا ہوکر پانی کی وسیع چادر کو شمال سے جنوب کی طرف طی کرتا ہوا مثل ایک بگولہ کے اُسکی سطح پر رواں تھا ، اور پانی کو اُوپر کی طرف کھینچتا تھا اور اس سے ایک ایسی آواز پیدا ہوتی تھی جیسی کہ ایک دور سے آنے والی ریلوے ٹرین میں ہوتی ہی — آخرکار وہ جھیل کی جنوبی سمت تک پہونچ گیا اور تب پانی کے نہونے کی وجہ سے ٹور گیا — لوگوں نے کہا کہ " جب وہ ہمارے قریب آیا تو ہم اُس سے ڈرکر نہیں بھاگے ، بلکہ ہم ہٹ گئے کیونکہ ہمکو پکڑے جانے کا اندیشہ تھا - دو ببول کے درخت اُس کے راستے میں آئے اور وہ اُکھڑکر گر پڑے " — اُسوقت ہوا بھی نہ تھی اور جسوقت یہہ عجیب تماشہ ہو رہا تھا بارش بھی بند تھی ، لیکن اُسکے ختم ہوتے ہی فوراً بارش ہونے لگی - میں یہہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ میرا ایک خبر دینے والا ایک دانشمند پٹواری ہی جو اِتفاقاً اُس موقع پر دہقانوں کے پاس موجود تھا — موقع پر تحقیقات کرنے کے بعد میں نے اُس سے اِستفسار کیا اور اُسنے اصلی قصہ کی بخوبی تصدیق کی ، مگر یہہ کہا کہ قبل اِس کے کہ اُس کی توجہ اِس طرف مائل ہو یہہ عجیب چیز بگولہ کی شکل بن گئی تھی — میں یہہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ مجھکو بھی بادلوں کی " لاٹھیوں " کی نسبت کسیقدر شبہہ ہی ، باقی قصہ کی بخوبی تصدیق ہوگئی ہی *

ایم - کے -

اس بات کا اعلان کہ جو طریقہ ڈسپلن (اداب و تربیت) کا علیگڈھ کالج میں جاری ہی وہ دوسرے رزیڈنشل کالجوں میں جاری کیا جاریگا ، مسلمانوں کے واسطے نہایت فخر کا باعث ہی — کیونکہ اُس سے ظاہر ہوتا ہی کہ گو مسلمان کتابی علم اور امتحانات پاس کرنے کی قابلیت کے معاملہ میں کیسے ہی پست کیوں نہ خیال کیئے جاویں ، مگر پھر بھی وہ اس قسم کے اہم امور میں جیسی کہ کالج کی طالبعلمی کے زمانہ میں عمدہ ڈسپلن اور سوشل برتاو کا ہونا ہی بخوبی سربراوردہ خیال کیئے جاتے ہیں *

were seen descending till they touched the surface o' the waters. They then began dancing round and round and ultimately formed the nucleus of the phenomenon which presented a marked resemblance to an ordinary whirlwind. A whirlwind? "yes, such as you see in the hot weather." There it was the dust that rose up. Here we had water which was being forced upwards "as in a pump." They had seen the water rising right up to the summit (choti).

The circumference of the thing at the base was the size o' the field yonder—say one bigha. It had first arisen near the northern end o' the jhil some three furlongs from where my informants were and had traversed the vast sheet o' water from north to south gliding along its surface like a whirlwind, forcing water upwards and making a noise like that of a distant railway train. It at last reached the southern side of the jhil and then came to a stop for want of water. "No we did not run away when it came near us, but we moved away as we were afraid of being caught up. Two small babul trees came in its track and were thrown down." There was no wind at the time. It had not been raining while the phenomenon was in progress, but rain came down immediately after it had ended. I may add that one of my informants is an intelligent Putwari who happened to be on the spot with the villagers. I questioned him after I had made my local inquiry. He fully corroborated the main story, but said the phenomenon had already assumed the shape of, a whirlwind before it attracted his attention. I may say that I also have some doubt as to the so-called "sticks" of clouds. The rest of the story is fully corroborated.

M. K.

THE announcement that the system of discipline of the Aligarh College is to be introduced into other residential Colleges is a great feather in the cap of the Muhammadan community; showing, as it does, that however backward Muhammadans as a body may be considered in the matter of book-learning and ability to pass examinations, they are yet regarded as being well ahead in such important matters as discipline and social conduct whilst prosecuting their career as College students.—*I. D. Telegraph.*

بعالي خدمت صاحب سکرٹري

حسین‌آباد مبارک

گذارش هی که بتاریخ ۱۳ جولائي سنه ۱۹۰۲ حسب ذیل تجویزیں متعلق تعلیم اهل اسلام پیش هوکر منظور هوئي هیں اور تجویز هوا هی که یهه تجویزیں متولي صاحبان حسین‌آباد کي خدمت میں بهیجي جائیں اور اُن سے درخواست کي جاے که براہ مهرباني ان تجویزوں کو منظور کرکے جهاں تک سرمایه کافي هو اُس کے موافق عمل کریں- مجهے اِس معامله میں آپ صاحبان سے اس قدر اور عرض کرنا هی که ان تجویزوں سے یهه غرض هی که جهاں تک ممکن هو شیعه مسلمانوں کي مذهبي تعلیم کي تکمیل وقف حسین‌آباد سے کي جاے اور جهاں تک ممکن هو انگریزي اعلی تعلیم میں حسین‌آباد وقف سے اُن کو مدد پهونچائي جاے ان تجویزوں کے متعلق بجز کمي سرمایه اور کوئي اعتراض نهیں هوسکتا اس کي نسبت مجهے یهه عرض کرنا هی که جهاں تک حسین‌آباد کا سرمایه کافي هو وقتاً فوقتاً ان تجویزوں کے موافق انتظام هوسکتا هی- مثلاً ممکن هی که في‌الحال علیگڈہ کالج کو اعلی تعلیم کے لیئے ایک طالب علم بهیجا جاے اور کربلاے معلی کو مذهبي تعلیم کي تکمیل کے لیئے دو طالب علم بهیجے جائیں *

میرے خیال میں ان سب تجویزوں کا عملدرآمد اُس چهه هزار روپیه میں بخوبي تمام هوسکتا هی جو هز آنر لفٹننٹ گورنر بهادر نے براہ عدل و انصاف وکٹوریه پارک کے پار کو وقف حسین‌آباد سے اُٹهاکر عطا فرمانا چاها هی *

ان تجویزوں کے متعلق بهت سے مسلمانوں کي راے لي گئي هی اور اُن کے دستخط بهي ان تجویزوں کي نسبت حاصل کیئے گئے هیں وہ آپ کي خدمت بهیجتا هوں اور نقل کار روائي ۱۳ — جولائي بهي ارسال خدمت هی جو کاغذات مسلمانوں کي راے لینے کے لیئے بهیجے گئے تهے اُن کے دیکهنے سے یهه بات معلوم هوئي که علیگڈہ کالج میں تعلیم کے لیئے بهیجنے سے چند مسلمانوں نے اختلاف راے ظاهر کیا هی مگر یهه راے اُن لوگوں کي هی جو علیگڈہ کالج کي تعلیم سے واقف نهیں هیں- علیگڈہ کالج هي ایک ایسا کالج هی جهاں دینیات کي تعلیم انگریزي کے ساتهه هوتي هی اور امسال جو نتیجه علیگڈہ کالج کي اعلی انگریزي تعلیم کا هوا هی اُس سے آپ صاحب اخبارات کے ذریعه سے واقف هونگے ایسي حالت میں چند مسلمانوں کا اختلاف بمقابله تمام هوشیار لوگوں کي راے کے لایق لحاظ نهیں هی اور جب میں نے هز آنر نواب لفٹننٹ گورنر بهادر سے بمقام نیني تال ان تجویزوں کا ذکر کیا تها تو حضور ممدوح نے بهي اس تجویز کو پسند فرمایا تها *

تجویزیں یهه هیں

اول یهه که جب اسلامي کالج لکهنو میں نهیں قایم هوسکتا تو اس غرض کے حاصل هونے کے لیئے که مسلمان طلبه اپنے مذهبي عقیدہ پر قایم رهیں اور اعلی تعلیم انگریزي کا فائدہ بهي اُٹهائیں بے استطاعت مسلمان یا محض شیعه طلبه کو جهاں تک متولیان حسین‌آباد مناسب سمجهیں اعلی تعلیم کے لیئے علیگڈہ کالج میں وظیفه دیکر بهیجیں علیگڈہ کالج کے مصارف ادنی درجه میں هر طالب علم کے لیئے اٹهارہ روپیه ماهوار هیں *

اس تجویز کي نسبت مجهے یهه گذارش کرنا هی که اس کمیٹي کا میں ممبر هوں جو علیگڈہ کالج میں شیعوں کي مذهبي تعلیم و تربیت کے لیئے قایم هی اگر متولیان حسین‌آباد مذهبي تعلیم شیعوں کا کوئي خاص انتظام چاهینگے تو مجهے اُمید هی که میں اس کا انتظام کر سکونگا *

دوم جهاں تک وقف حسین آباد میں سرمایه ممکن هو باهر کے طالبعلموں کے رهنے کا سامان کیا جاے *

سوم مدرسه اور اسکول حسین آباد وسط شهر میں کسي مقام پر هونا چاهیئے *

چهارم یهه که شهر بهت بڑا هی مدرسه و اسکول میں لڑکے نهیں پهونچسکتے هیں اس لیئے جهاں تک وقف حسین آباد مبارک کے سرمایه سے ممکن هو مختلف مقامات پر اسکول و مدرسه حسین آباد کي شاخیں قائم هوں *

پنجم اس غرض سے که تعلیم مسلمانوں کي اس طرح هو که مسلمان راسخ‌الاعتقاد مسلمان رهیں مدرسه اور اسکول اور اُن کي برنچوں میں مذهبي تعلیم هر مسلمان کے لیئے اسقدر لازم کردي جاے جس کا حاصل کرنا هر مسلمان کو شرعاً واجب هی *

حسین‌آباد وقف شیعه کا وقف هی اور اُس سے صرف شیعه مذهب کي تعلیم مذهبي هوسکتي هی اس وجه سے شیعه مذهب کا مذهبي‌کورس جس کا پڑهنا هر شخص پر واجب هی اس کو علماے شیعه سے سهل فارسي اور زبان اُردو کي کتابوں سے منتخب کرکے بنوایا جاے *

مجهے اس تجویز کي نسبت صرف یهه کهنا هی که اگر متولي صاحبان کو اس امر میں کوئي دقت هو تو میں خود کورس مذهبي کو تجویز کرسکتا هوں حسین‌آباد وقف کا روپیه کچهه اس باب میں صرف نهوگا *

ششم هر شیعه طالبعلم اسکول انگریزي اور اس کي شاخوں کو ایک گهنٹه تعلیم مذهبي کے لیئے دیا جاے *

هفتم اس غرض سے که مذهبي تعلیم کا اثر انگریزي طلبه پر استحکام سے هو مدرسه و اسکول ایک مقام پر رهیں اور تعطیلیں جهاں تک ممکن هوں مسلمانوں کے مذهبي عقائد کے لحاظ سے دیجائیں *

ہشتم جہاں تک ممکن ہو مسلمانوں کو نماز کی پابندی کے عادی ہونے کا اہتمام کیا جاے اور ظہرین کی نماز کا مدرسہ و اسکول میں موقع دیا جاے *

اس تجویز کے متعلق مجھے اس قدر کہنا ہی کہ یہہ تجویز بدون کسی زائد خرچ کے عمل میں آسکتی ہی *

نہم مدرسہ حسین‌آباد میں شیعوں کی مذہبی تعلیم اعلی درجہ کی محض سطحی ہو رہی ہی اور وہ اعلی درجہ اجتہاد تک پہونچنے کے لیئے کافی نہیں ہی اس لیئے ضرور ہی کہ مثل عراق کے مدرسہ کی جانب سے درس خارجی کا انتظام ایک اعلی درجہ کا مدرس بڑھکر ہونا چاہیئے *

یہہ تجویز نہایت ضروری ہی اس تجویز کی نسبت مجھے یہہ کہنا ہی کہ زائد سے زائد سو روپیہ ماہوار کے خرچ کے بڑھانے سے یہہ تجویز بخوبی انجام پا سکتی ہی *

دہم متولی صاحبان جہاں تک سرمایہ حسین‌آباد میں گنجایش پائیں اس طالب علم کو جو اعلی درجے کی تعلیم عراق میں حاصل کرنا چاہے اُس کو زیارت کی چٹھیوں سے عراق تک پہونچنے میں اعانت کریں اور وہاں درجہ اجتہاد کی تکمیل کے لیئے اُنکو وظیفہ دیا جاے *

اس تجویز کی نسبت مجھے یہہ کہنا ہی کہ ایک طالب علم کا خرچ قریب پندرہ روپیہ ماہوار کے ہوگا *

یازدہم اس غرض سے کہ مدرسہ و اسکول حسین آباد کے طلبہ کو جہاں تک ممکن ہی محنت کا ثمرہ ملے مدرسہ و اسکول حسین آباد کے طلبہ کے استحقاق کو مدرسہ و اسکول حسین‌آباد کی ملازمت میں اوروں پر ترجیح دی جاے *

دوازدہم علوم فقہ و اصول و ادب حدیث و تفسیر و رجال و روایۃ الحدیث و تاریخ مسلمانان خصوص تاریخ شیعہ اور علم کلام خصوص علم کلام شیعہ کی کتابوں کا کورس علماے اسلام سے بنوایا جاے اور یہہ سب علوم مدرسہ وقف حسین‌آباد مبارک میں تکمیل کے ساتھہ پڑھائے جائیں *

اِس تجویز کی نسبت مجھے یہہ کہنا ہی کہ شہر لکھنؤ میں مجھے خیال ہوتا ہی کہ ایکسو روپیہ ماہوار کے خرچ سے ان سب علوم کی تعلیم کا تکمیل کے ساتھہ انتظام ہوسکتا ہی اور رفتہ رفتہ مدرسین بھی بڑھائے جاسکتے ہیں اور بدون اس کے کہ حسین‌آباد کا روپیہ کچھہ صرف ہو میں ان علوم کی کتابوں کے کورس بنانے کا بار اُٹھا سکتا ہوں *

سیزدہم وہ طالب علم جو عربی اور فارسی اور مذہبی علوم میں کامیاب ہوتے ہیں اُن کے لیئے سندوں کا کوئی انتظام ہونا چاہیئے *

چہار دہم وقف حسین‌آباد مبارک سے پبلک لائبریری قایم کیجاے اور شیعہ مذہب کی کتابوں کو ترجیح دی جاے *

یہہ تجویز بھی نہایت ضروری ہی اور اگر حسین‌آباد میں روپیہ اسوقت کم ہو تو تھوڑے صرف میں بتدریج عمدہ کتب خانہ شیعہ مذہب اور مسلمانوں کا ہوجائیگا اور کتب خانہ کے مصارف ماہوار کے لیئے پچاس روپیہ ماہوار کافی ہوگا *

محمد رضا حسین

(از اودہ اخبار)

دھلی میں دربار تاج پوشی

یہہ بات بالکلیہ بیان کرنا نہایت مشکل ہی کہ کمپ کسطرح کا ہوگا اور ہر امر کسطرح انجام دیا جائیگا اگر کوئی ضرورت لاحق ہو تو تمام صورتیں اور شکلیں ایک اشارہ قلم سے بدل سکتی ہیں — جو لوگ دھلی سے واقف ہیں ان کو یاد ہوگا دھلی کی پہاڑی شمال و جنوب میں ہی اور اس کا شمالی سرا دریاے جمن پر اور جنوبی مغربی منتہاء شہر کے قریب شارع عام پر ہی - شارع عام شمالی مغربی جانب گیا پس سڑک اور شاخ پہاڑی سے ایک گوشہ پیدا ہوگیا ہی جس میں ایک ہی ہموار و عمدہ مزرعہ و عمدہ باغات کا ایک ملک ہی یہہ مقام عموماً خشک رہتا ہی صرف چند نشیبی مقامات میں پانی بھر جاتا ہی اور کمپ کا خاص حصہ اس گوشہ میں ہی - نجف گڈہ کی نہر بھی اُسی جانب گئی ہی جس طرف شاخ پہاڑی ہی اور پہاڑی سے اُس جانب ڈیڑہ میل پر شارع عام گذری ہی نہر و شاخ پہاڑی کے وسطی مقام پر وسط کمپ ہی اور علی پور کی سڑک کے سبب سے اُسکی تقسیم ہوگئی ہی جو شہر سے آئی ہی اور شاخ پہاڑی سے اس کے جنوبی حصہ سے ڈیڑہ میل کے فاصلہ پر اور نجف گڈہ سے ایک میل آگے بڑہ کر گذری ہی یہہ سڑک مغربی جانب دو میل آگے بڑہ کر شارع عام سے ملحق ہوگئی ہی پس اس صورت میں ایک گوشہ پیدا ہوا ہی جس کی نوک شاخ پہاڑی کے جنوبی جانب ہی اور اس کے جانبین میں شارع عام ہی اور اس گوشہ کی تقسیم نہر نجف گڈہ اور سڑک علی پور سے چار حصوں پر ہوتی ہی جو اس گوشہ سے ایک دوسرے گوشہ میں ہوکر گذری ہی جیسا ہم اوپر بیان کرچکے ہیں وسط کمپ شاخ پہاڑی اور نجف گڈہ کی نہر کے درمیان ہی - شہر سے اس کا راستہ دو سڑکوں پر سے ہی ایک تو راجپور کی سڑک جو کابل پھاٹک پر ہوکر شاخ پہاڑی ہوتی ہوئی نشان کے برج کے پاس گذری ہی دوسری علی‌پور کی سڑک سے جو کشمیری پھاٹک سے آئی اور پانچ سو گز شمالی جانب آگے بڑہ کر شاخ پہاڑی سے گذری اور ویسراے کے کمپ کے بیچ میں ہوکر نجف گڈہ کی نہر کو گئی ہی لہذا ویسراے اور اُن کے ہمراہی اسی راج پور کے راستہ کا استعمال کرینگے یہاں کی شاخ پہاڑی کی چڑھائی سہولت کی ہی اور جب نشان کے برج کے پاس پہونچتے ہیں تو دیگر حصہ ٹھیک وہاں سے پچاس فیٹ نشیب میں ہوتا ہی اس صورت سے گاڑیوں کے لیئے یہہ راستہ آسان ہی - کمپ ویسراے سے وسط کمپ کی دو تقسیمیں ہوئیں ہیں — یہہ بہت

بڑا قطعہ اراضي دو هزار دو سو فيت لمبا اور ايک هزار آٹهہ سو پچاس فيت چوڑا هی اس کي تقسيم نئي سڑکوں سے هوگي اور داهنے گوشوں ميں سڑکيں ايک دوسرے ميں هوکر گذرينگي اور خاص سڑک کے پاس دو چکر کي سڑکيں هونگي ايک ميں نشان نصب هوگا دوسري ميں پهولوں کي کياریاں هونگي شاخ پهاڑي سے آنے والے کے بائيں جانب اور سڑک سے ڈيڑه سو فيت کے فاصله پر پنجاب کے جديد دورے کا مکان هی يهه ويسراے کي قيام گاه قرار ديا جائيگا يهه ايک وسيع عمارت هی اس ميں زمانه آينده ميں جب لفتننٹ گورنر دهلي ميں آئينگے تو وه اور اُن کے افسران اس ميں مقيم هوا کرينگے اس کے کمرے بہت بڑے نہيں هيں — کهانے کا کمره تيس فيٹ لمبا اور بيس فيت چوڑا هی اور نشست کا کمره بهي اسيقدر هی مگر ويسراے اپني تمام دعوتيں اور جلسے ويسرائي خيمه ميں کرينگے جو بمقابله اور خيموں کے زياده تر وسيع هوگا — ويسراے کے کمپ کے بيشتر خيموں کي دو قطاريں سڑک کے جانبين ميں هونگي مگر يہاں دو خيمے بهي هونگے — کمپ ويسراے کے دونوں جانب حکمران روسا اور کمانڈرانچيف اور چاروں لفتننٹ جنرلوں کے خيمے هونگے اور فوجي افسروں کا کمپ جنوبي جانب هوگا اور اس کے مغرب اور کمپ ويسراے کے جنوبي جانب گورنر بمبئي کا کمپ هوگا — افسران صوبه کے تمام کمپ مربع اور ايک هی پيمانه کے هونگے انکا هر جانب تين سو گز طولاني هوگا شمالي جانب اول دو کمپ مدراس و پنجاب کے هونگے اُس کے بعد علي پور کي سڑک هی بعده لفتننٹ گورنر بنگال اور لفتننٹ گورنر برهما کے کمپ اور کمپ گورنر بنگال کے شمال ميں لفتننٹ گورنر ممالک متحده آگره و اوده کا کمپ هوگا اُس کے برابر بهي ايسا هي مربع مقام هی اس کے شمال و مشرق جانب چهه کمپ کے ميدان هونگے جن ميں برٹش هند کے کچهه کم رتبے کے روسا اور چيف کمشنر آسام و چيف کمشنر ملک متوسط اور رزيڈنٹ حيدرآباد دکن و رزيڈنٹ ميسور و ايجنٹ گورنر جنرل راجپوتانه و ايجنٹ گورنر جنرل وسط هند هونگے اور پهاڑي کے برابر حکمرانان سرحدي شمالي مغربي و روساے بلوچستان شمالي جانب هونگے اراده هی که يہاں جو جگهه باقي هی اُس ميں رزيڈنٹ بڑوده کا کمپ هو اس سے آگے بڑهکر اُن مهمانوں کا کمپ هوگا جو اپنے خيمے هم پهونچائينگے اور کل انتظام اپنا هی کرينگے — يهه مقام عمده هی اور انگلو انڈين افسر جو عموماً کمپ قايم کرنا خوب جانتے هيں يہاں سب طرح آرام حاصل کرسکتے هيں پهر آگے بڑهکر شمالي جانب جنرل اسپتال هی ايک برٹش دوسرا هندوستاني بيماروں کے ليئے هی شاخ پهاڑي کے شمال جانب ويسراے کے کمپ کے قريب ڈائرکٹر جنرل تار برقي اور پوسٹ ماسٹر جنرل کے ليئے جگهه هی اور يہاں سنٹرل ٹيليگراف آفس اور سنٹرل پوسٹ آفس بهي هی — سنٹرل کمپ کے جنوبي جانب کانسلوں اور برٹش هندوستاني اخباروں کا کمپ هی نهر کے پاس ويسراے کا اصطبل هی اور گهوڑے اور گاڑيوں کي جگهه سنٹرل کمپ کے گرد هيں — وسط کمپ ميں ايک دلچسپي يهه هی که يهه پرانا کمپو هی اسلحه رکهنے کي کمانيں بني هوئي هيں جو نهايت مستحکم اور گول گول عمارتيں هيں جو حکم ويسراے سے علي حاله چهوڑ دي جائينگي •

نهر نجف گڈه اور وسط کمپ کي مغربي سرحد کو عقب ميں چهوڑکر هم اُس وسيع حصه ملک ميں پهونچے جس کي تقسيم علي پور کے راسته سے هی اس راسته کے جنوب جانب ويسراے کے گارد کا کمپ هی اور اگزکٹيو کميٹي کے دفتر کے ليئے اُس کے اور نهر کے درميان ايک مقام هی اور گارد ويسراے اور شارع عام کے مابين پولو کا ميدان واقع هی جس ميں تين پولو کے ميدان هيں جو هر ايک تين سو گز لمبا اور دوسو گز چوڑا هی — يهه مصارف کثير سے هموار کيئے گئے هيں تيسرا ميدان اول ميدان کي نسبت نشيب ميں هی اور اول دوم ميدانوں کے درميان کهڑے هونے کے دو وسيع مقام اور ايک شاميانه کي جگهه اور عوام کے پولو ديکهنے کا وسيع مقام هی چونکه پولو ٹورنمنٹ بارہ روز تک رهيگا لهذا ان ميدانوں ميں اکثر اوقات پولو کهيلا جائيگا — ان تينوں ميدانوں ميں گهاس جمادي گئي هی اور مالي کا بيان هی که دسمبر تک نهايت خوشنما گهاس هوجائيگي — اگر اس نے ايسا کيا تو پولو کهيلنے والے اس کے نهايت هي ممنون و مشکور هونگے کيونکه پولو يہاں کا يادگار هوگا — ويسرائي گارد کے کمپ کے اُس جانب والنٹيروں کا کمپ هی اور علي پور کے راستے اور شارع عام سے جو گوشه قائم هوا هی وهاں عام بازار هوگا •

اب هم اس کمپ کي چوتهي تقسيم کا ذکر کرتے هيں جو نهر نجف گڈه کے مغرب اور راسته علي پور کے شمال ميں واقع هی — اس کے اخير حصه شمالي ميں دربار کا مقام هی اور شاخ پهاڑي اور شارع عام سے جو گوشه پيدا هوا هی اگر وه بهي شمار کيا جاے تو مقام دربار ساڑهے تين ميل لمبا هی اور تين سڑکوں سے اس کا راسته هی يہاں دربار کا راسته بهي هی جو ويسراے کے کمپ ميں هوکر مسلسل هی نهر نجف گڈه کے گزرنے کے بعد يهه سڑک راسته علي پور کو اور وهاں سے سودهي مشرقي جانب مقام دربار کو گئي هی اس کے مغربي جانب ملک پور کا راسته هی جو نهر نجف گڈه سے نصف ميل اُس جانب شارع عام سے گزرا هی اور علي پور کے راسته سے گزر کر ميدان دربار کو گيا هی — اس سڑک ميں وه سڑک شريک هوئي هی جہاں قواعد هوگي اور جو شهر سے پانچ ميل کے فاصله پر شارع عام ميں گزري هی — دربار کے روز اُنهيں تين سڑکوں پر سے عاملانه کميٹي کے مقرر طريقه سے لوگ گزرينگے — دربار کا مقام ايک بہت بڑا بند هی جس کي صورت نعل اسپ کي هی اور در حاليکه يهه بيان کيا جاتا هی که اس دونوں جانب پانچسو ستاون فيت لمبي هيں اور اس کے اندر تين سو پچاس فيت کا قطر هی اور اس کي اندروني جانب ايک نشيب هی جس ميں نشستگاهوں کي بيس قطاريں هونگي جس ميں سات هزار نو سو اٹهاره آدميوں کے بيٹهنے کي جگهه هوگي اس کے عقب ميں بيس فيت چوڑا هموار مقام

هی جس میں بہت سے لوگ بیٹھہ سکتے هیں تو اس کی وسعت کا حال معلوم هو سکتا هی غلام گردش کے اوپر ایک شامیانہ هوگا جس میں فرمانروا روسا اور دیگر امرا اور اعلی افسروں کے لیئے چار صفیں هونگي اور اِن چاروں صفوں میں ایک سو آٹھہ کرسیاں هوں گي اور دیگر درباری بنچوں پر بیٹھینگے — اس کے اندروني مقام شکل به نعل اسپ کے بیچ میں مسند هوگي — یہہ مسند هشت پہلو هی اس کا قطر بیس فیٹ هی اور زمین سے چھہ فیٹ بلند هی — اس پر ساساني طریقه کا گنبد دار شامیانہ هی — مسند ایک سو ساٹھہ فیٹ پر اس نعل رخش کے وسط میں هی جہاں شہنشاهي نشان نصب هوگا اور ویسرائے کا نشان اس کے عقب میں هوگا نیچي سے نیچي نشست کي قطار زمین سے دو فیٹ بلند هی — یہاں زمین پر سرخ رنگ کا فرش هوگا اور ویسرائے کے روبرو پیش هونے کے لیئے روسا اسي پر سے هو کر آئینگے اور مسند کے دونوں طرف اِن لوگوں کے چڑھنے اُترنے کے لیئے نشیب بنایا جائیگا — نشستگاهوں زمین سے چار فیٹ بلند هیں اور مسند تک جو اور دو فیٹ بلند هی جانے کے لیئے زینے بنے هیں — یہاں جنگلہ بھي بنایا جائیگا پھر پانچ فیٹ چوڑي گھاس لگي اور سڑک بني هوئي هی اِس راستہ سے صرف ویسرائے کي گاڑي آئیگي یہہ دو سو فیٹ لمبا اور تیس فیٹ چوڑا هی مسند کے عقب میں زمین کے نیچے اِن شریک رسوم جشن یورپین سپاهیوں کي آمد و رفت کے لیئے دس فیٹ چوڑا راستہ هی — رئیسوں اور درباریوں کے آنے کا راستہ نشستگاہ میں هوکر هی — اِس مقام پر دربار کا سامنا شمالي جانب هی اِس کے اوپر برٹش فوج کے دو گروہ صف بستہ هونگے اور چپ و راست توپ خانے هونگے اور اُس کے عقب میں هندوستاني فوج هوگي اور راستہ دربار کے دونوں جانب راستہ علي پور کے طی کرنے کے بعد ڈویژنوں کے کمپ هونگے اول ڈویژن بائیں جانب اور دوم ڈویژن داهني جانب هوگا — علي پور کي سڑک اور دوم دوم ڈویژن کے سرے کے درمیان سفر مینا فوج هوگي. اور اسي کمپ کے دوسرے سرے پر پانیر پلٹن کے لوگ هونگے آگے بڑھکر علي پور کے راستہ پر بھمرساني رسد کا ڈپو هوگا اور شارع عام کے داهني جانب جہاں یہہ علي پور کے راستہ سے ملحق هوا هی میدان میں قواعد هوگي یہہ میدان دو هزار گز لمبا اور چار سو پچاس گز چوڑا هوگا اور سلامي کے نشان کے مقام پر بیٹھنے کي عمدہ جگہہ هوگي — یہہ میدان قواعد دهلي کي دیواروں سے پانچ میل کے فاصلہ پر هی اِس سے آگے بڑھکر رسالہ کے ڈویژن کا کمپ اور دیگر فوجي کمپ هیں •

شارع عام کے دوسري جانب جہاں یہہ علي پور کے راستہ کا شریک هوا هی دهلي — امبالہ — کالکا ریلوے لین هوکر اور وهاں سے مغربي جانب نہر جمن کے ایک سڑک بنائي جائیگي — شارع عام و نہر جمن کے مابین روساے پنجاب و رئیس کشمیر اور پنجاب کے رئیسوں کے کمپ هونگے اور امپیریل سروس فوج بھي یہیں رهیگي — یہاں کي جگہہ ابتدائي خیال کي نسبت بہت زیادہ کام میں لائي گئي یہہ کمپ کي نہایت عمدہ جگہہ هی اور مقام دربار سے بھي مناسب فاصلہ هی — اور آزمائشي پولو کھیلنے کا میدان بھي یہاں سے قریب هوگا •

روساے میسور و بلوچستان و شمالي مغربي و سرحد نیپال و برهما و آسام کے کمپ بھي اِس شارع عام کے اِس جانب هونگے مگر روساے پنجاب کے کمپ کي به نسبت یہہ شہر سے قریب هونگے اور روساے بنگال نہر جمن کے مغربي جانب اور آگے بڑھکر هونگے تجویز هی کہ نظام حیدرآباد کا کمپ نئي سڑک کي شمالي مغربي جانب هو اور نہر سے ریلوے تک گھماو هو مگر ابھي اِس کا قطعي فیصلہ نہیں هوا هی — روساے وسط هند کا کمپ بڑے فاصلہ پر هوگا کیونکہ رهتک کي سڑک اور راجپوتانہ مالوہ ریلوے کے گوشہ میں مغرب شہر سے چار میل کے فاصلہ پر هی — راجپوتانہ کے رئیسوں کا مقام ان سے اور شہر سے نصف فاصلہ پر هی اور روساے بمبئي و ممالک متحدہ اور تعلقداران اودہ شہر سے جنوب جانب درباري مقام سے سات آٹھہ میل کے فاصلہ پر هونگے — اور امپیریل کورٹ پلٹنوں کا گارد مشرقي جانب شاخ پہاڑي کے قریب هوگا •

مہمانوں کے کمپ کي تشریح تو اخبار میں هوچکي اور اُن کے کمپ نمبر ۳ کا بھي ذکر هوچکا هی — مجھکو دریافت هوا کہ مہمانوں کا کمپ نمبر ۱ — میڈنز هوٹل اور اُس کے احاطہ میں هوگا هوٹل اِس کام کے لیئے کرایہ پر کرلیا گیا هی اِس میں وہ انگلش مہمان رهینگے جو خیام میں رهنے کے عادي نہیں هیں اور کمپ نمبر ۲ — اُن مہمانوں کے لیئے هی جو چاهتے هیں کہ اپنے انتظام کے بدلے اُن کے لیئے هر طرح کا انتظام کردیا جاے یہہ کمپ دهلي سے شمالي جانب سول استیشن میں هی اور اُس کے روبرو سنٹرل پولیس کمپ هوگا اور نمایش گاہ کي عمارت قدسیہ باغ میں هی •

معلوم هوگا کہ همنے ان راستوں کا کیسا حال بیان کیا جو شارع عام اور علي پور کے راستہ سے کمپ کو گئے هیں اور شارع عام کي مغربي جانب سے نہر کے کنارے کنارے سڑک تیار کي جائیگي شاهي توپخانہ کے کمپ کا یہي راستہ هی جو دریاے جانب نہر کے برابر هی اور ملکہ گنج کي سڑک شاخ پہاڑي کے قریب ایک مقام پر شارع عام سے نکلي هی اور وسط کمپ کے جنوبي حصہ کو گئي اور نہر سے گزر گئي هی اور بہت سي چھوٹي چھوٹي سڑکیں بھي بنائي جائینگي اور آمد و رفت کي کوئي دقت و تکلیف نہ هوگي سواریوں کي البتہ دقت هوگي مگر نامہ نگار خیال نہیں کرتا کہ مجوزہ دخاني ٹریموے جو علي پور کے راستہ پر هوکر گزریگي حل مشکل کا ایک عمدہ طریقہ هی دخاني ٹریموے خوشنما شی نہیں هی اور ایسے مقام پر خوشنمائي کا بہت بڑا لحاظ رکھنا چاهیئے اس کے علاوہ اس میں صرف کثیر هوگا اور تمام راستہ گھر جائیگا اور اسکو دیکھکر گھوڑے چراغ پا هونگے اور درباریوں کے جانے آنے میں اس سے کمي نہوگي اور جب جانے کے تین راستے هیں تو کوئي کشمکش نہوگي اور جیسا پہلے بیان هوا هی اگر سبک ریلوے جاري هوگئي تو گھوڑوں کي کمي هر طرف هوجائیگي — دهلي امبالہ کالکا ریلوے روساے پنجاب کے کمپ

کے قریب ایک اسٹیشن ہوگا؟ اور تجویز ہی کہ یہاں سے شارع عام میں ہوکر علی پور کے راستہ تک اور پھر اس کے برابر ہوتی ہوئی ملکہ پور کے راستہ دربار تک ریلوے تیار کی جاے کمپ کے قریب رہے کالکا امبالہ ریلوے پر رسالہ ڈویژن کے گھوڑوں کے لیئے جو بدلی کی سرا میں ایک ہموار پلیٹ فارم ہوگا *

میجر میگر جن کا دودھ اور مکھن تمام ہندوستان میں مشہور ہی ان کا ڈپو ریلوے اسٹیشن سے قریب ہوگا جہاں سے دودھ دھی بہم پہونچیگا *

وسط کمپ کی کہربائی روشنی کو کار خانہ کلکتہ محکمہ تعمیرات کی نگرانی میں انجام دیگا — کمپ کے لیئے پانی محکمہ بہمرسانی آب دھلی سے بہم پہونچیگا اور روسا کے لیئے کنوؤں سے پانی بہم پہونچیگا اور جن جن مقامات پر ممکن ہوگا وہاں وہاں کنوئیں کھودے جائینگے اور جو لوگ خشتی آتش خانہ پسند کرتے ہیں وہ اپنے خیمے میں تیار کرسکتے ہیں سپرنٹنڈنٹ تعمیرات کے پاس اسی طرح کا آتش خانہ بطور نمونہ کے موجود ہی اور یہہ تیس روپیہ میں تیار ہوسکتا ہی حفظان صحت کی غرض سے اس کمپ کی تقسیم سات حلقوں پر کی گئی ہی اور اس کی بہت بڑی تجویز تیار ہوئی ہی کرنل ہیمبر کمشنر حفظان صحت پنجاب کو عام صفائی کا چارج ہی اور لفٹننٹ کرنل تھارن ہل کنٹونمنٹ مجسٹریٹ بریلی اکزیکیٹو سنیٹری افسر ہونگے *

اب ہم قلعہ کی تیاری پر خیال مبذول کرنا چاہتے ہیں جیسا ہم پیشتر بیان کرچکے ہیں قلعہ میں دو کام انجام دیئے جائینگے ایک تو عطاے تمغہ جات دوسرے سرکاری جلسہ رقص و سرود دیوان عام کے روبرو ناچ کے لیئے ایک بہت بڑا کمرہ تیار ہو رہا ہی اس کا طول ۱۸۰ فیٹ اور عرض ۵۲ فیٹ ہوگا اس کے روبرو ایک لمبے چوڑے کمرہ میں تنقل کے سامان ہونگے اس کے باہر کلوک لٹکانے کے دو کمرے تینتیس تینتیس فیٹ لمبے اور تیس تیس فیٹ چوڑے ہونگے — دیوان عام میں وہ لوگ بیٹھینگے جو ناچتے نہیں ہیں اور بیٹھنا پسند کرتے ہیں اور اس مقام کی اس آراستگی و پیراستگی کے دیکھنے میں اپنا وقت صرف کرسکتے ہیں کہ کیسا خوشنما تخت اور کیسا عمدہ ہال ہی — دیوان عام سے دیوان خاص تک ایک سائبان اس قدر چوڑا ہوگا کہ چار آدمی برابر برابر اس کے نیچے چل سکیں اور پانچ سو پچاس فیٹ لمبا ہوگا دیوان خاص میں اس فردوس دنیا کا سیر دکھانا ہوگا زمانہ شاہان مغلیہ میں یہاں سنگ مرمر کی جھجریاں لگی ہوئیں تھیں جہاں سے شاہی خواتین اور بیگمیں دریاے جمن کی سیر کیا کرتی تھیں مگر اب تو یہاں اُن جھجریوں کے بدلے سادی سادی کھڑکیاں لگادی گئیں ہیں — یہہ وہ مقام ہی جسکے گرد ہر وقت فوارے چلا کرتے تھے اور دیواروں میں نقش و نگار کی بجاے جواہر نصب تھے *

ایسٹ انڈیا ریلوے لون سلیم گڑھ کے پھاٹک سے قلعہ کو آئیگی جس سے دیوان عام کو ایک ہزار نو سو فیٹ کا فاصلہ ہی — سنٹرل کمپ کے لوگ اسپشل ٹرین پر سلیم گڑھ کے پھاٹک تک آئینگے اور وہاں سے پاپیادہ بارکش گاڑی کے ذریعہ سے ناچ کے کمرے تک آسکتے ہیں اس ایک ہزار نو سو فیٹ کے راستہ پر چھہ فیٹ چوڑی ایک چھت ہوگی — اُمید ہی کہ چار ہزار آدمی یہاں موجود ہونگے کیونکہ صرف فوجی افسر ایک ہزار دو سو ہیں — دیوان عام میں عطاے تمغہ کا دربار ہوگا یہاں بھی لوگوں کے بیٹھنے کے لیئے جگھہ ہی *

اس مضمون میں جن تیاریوں کا ذکر ہوا ہی وہ برابر ہو رہی ہیں اور بعض بعض افسروں کا کام بڑی ہی محنت و مشقت کا ہوگا نامہ نگار نے جو کچھہ دیکھا یا آیندہ دیکھیگا اُس سے اس کام کی جانچ ہوسکتی ہی کپتان بینرمین سپرنٹنڈنٹ اپنے مفوضہ امور میں نہایت ہی سرگرم ہیں اور گنگا رام راے بہادر اپنے بہت بڑے کام کو حیرت انگیز تیزی و سہولت سے انجام دے رہیں ہیں — گو اس قدر کام ہو رہا ہی مگر مزدوری بالکل گراں نہیں ہوئی اس سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہی کہ کس طریقہ سے یہہ کام انجام دیا جا رہا ہی سب افسر اتفاق کے ساتھہ کام کررہے ہیں *

میجر ڈگلس ڈپٹی کمشنر دھلی جو عاملانہ کمیٹی میں ہیں اُنہوں نے اس کام میں بڑی مدد دی ہی — لارڈ کرزن میسور سے واپس آئینگے تو غالباً یہہ دھلی کو اس لیئے آئینگے کہ دیکھیں کاموں نے کہاں تک ترقی کی ہی *

یہہ جشن تاجپوشی بطور ایک نمایش کے نہایت تزک و احتشام کا ہوگا جس سے زیادہ کبھی دھلی میں نہیں ہوا — لارڈ کرزن نہایت عالیشان جلوس کے ساتھہ کمپ میں داخل ہونگے اس جلوس میں نہایت عمدہ عمدہ آراستہ و پیراستہ ہاتھی ہونگے اور تمام جنگ آور اقوام ہند میں سے یہاں لوگ ہونگے اور مختلف روساء کے ہمراہی زرق برق پوشاکیں پہنے ہوئے ہونگے — دربار بھی نہایت ہی عمدہ ہوگا کیونکہ تمام شہزادے اور روسا و امرا وغیرہ نہایت عمدہ عمدہ لباس زیب تن کیئے موجود ہونگے نہایت عمدہ فوجی بینڈ بجتا ہوگا نشان کے برج پر سے قابل دید کیفیت ہوگی دور تک خیمے ہی خیمے نظر آئینگے اور طرح طرح کے نشان اور پھریرے اُڑتے ہونگے — ہوائی ہوائی پھولوں کی کیاریاں ہونگی اور چالیس ہزار فوج کی قواعد حیرت انگیز و قابل دید ہوگی — تیسرے روز شب کو لکھوکھا چراغ قلعہ کی دیواروں اور مکان پر روشن کیئے جائینگے اور دریاے پر بانوں سے روشنی ہوگی — خلاصہ یہہ کہ یہہ سب سامان حیرت انگیز ہوگا — ہندوستانی طبائع کی تنقید کے لیئے بے مثل یہہ موقع ہی *

صنعتی کاموں کی نمایش کا بھی قابل دید ہوگی سب سے بلند جامع مسجد کا گنبد اور کارخانوں کی چمنیاں ہونگی اور تہذیب زمانہ یہہ دونوں علامتیں عجیب طریقے سے ایک دوسرے کے شریک ہیں اور یہاں حاکم و محکوم باھمی دوستی و اتحاد کے ساتھہ یکجا ہونگے *

(از اودہ اخبار)

اعلان

منجانب سکرٹریان

دي محمدن ايجوکيشنل ايسوسي ايشن آف سنٹرل انڈيا

(انجمن تعليمي مسلمانان جنوبي هند)

۲۴ جون سنه ۱۹۰۲ ع کي ايکزيکٹو کميٹي ميں باتفاق پاس هوئي رزوليوشن کے موافق جناب حکيم مولوي سيد شاه محمد فخرالدين صاحب لغوي فخري ممبر ايکزيکٹو کميٹي اور اديٹر تحفه قيصري اس قومي ايسوسي ايشن کي طرف سے ايجنٹ مقرر هوئے هيں اور آپ کے منصبي فرايض يهه هيں : *

(۱) جنوبي هند — حيدرآباد اور ميسور کے هر ضلع اور تعلقه ميں گشت لگا کے ايسو سي ايشن کے مقاصد بيان فرمائيں *

(۲) هر ضلع کے هيڈ کوارٹر (مستقر) اور تعلقوں ميں انجمنيں قايم کريں *

(۳) مقامي مدرسوں کي رپورٹ تيار کريں *

(۴) قومي همدردي اور انجمنوں کے فوايد اور قومي کاموں ميں چنده دينے اور مدد کرنے کے ثواب اور فضايل کو بيان کريں *

آج کي تاريخ سے ايک مهينے کے اندر آپ اپنے اس قومي سفر پر عازم هوکے نکلينگے - آپ کے سفر کا پروگرام وقتاً فوقتاً اخباروں اور خطوں کے ذريعه سے محمدن پبلک کو معلوم هوا کريگا *

هميں کامل يقين هي که جهاں کهيں جناب حکيم مولوي سيد شاه محمد فخرالدين صاحب لغوي فخري تشريف ليجائينگے وهاں کے اسلامي بهائيان آپ سے محمدن ايجوکيشنل ايسوسي ايشن کي اغراض اور مقاصد کو غور سے سنينگے اور اس کي تکميل اور قومي چندے کے جمع کرنے ميں بدل سعي فرما کے ايسوسي ايشن کو خصوصاً اور محمدن پبلک کو عموماً ممنون فرمائينگے — ع بر کريماں کارها دشوار نيست

هم هيں قوم کے خادم

حاجي محمد عبدالهادي بادشا

و

حاجي مرزا هاشم اصفهاني

دفتر محمدن ايجو کيشنل ايسو سي ايشن آف سنٹرل انڈيا

فسٹ لين بيپج — مدراس ۲۴ جولائي ۱۹۰۲ ع

رسالة التوحيد

يهه کتاب عربي زبان ميں مصر کے ايک مشهور اور زبردست فاضل شيخ محمد عبده المصري کي جديد تصنيف هي جس کي بعض نهايت اهم اور ضروري فصلوں کا ترجمه مولوي رشيد احمد صاحب انصاري نے عليگڈه انسٹيٹيوٹ گزٹ ميں شايع کيا تها جس کي کچهه جلديں کتاب کي شکل ميں علحده بهي چهاپي گئي هيں - قيمت في جلد ايکروپيه - منيجر ڈيوٹي شاپ مدرسةالعلوم عليگڈه سے درخواست کرنے پر مل سکتا هي *

—— oo ——

الغزالي

يعني امام غزالي کي سوانح عمري

مصنفه

شبلي نعماني

طيار هي - قيمت مع محصول ڈاک عمه/۸ درخواستيں اس پته سے آئيں *

شبلي نعماني ناظم صيغه علوم و فنون
رياست حيدرآباد

عليگڈه انسٹيٹيوٹ گزٹ

شرح قيمت اخبار

يهه اخبار هفته ميں ايک بار چهپتا هي اور هر پنجشنبه کو شايع هوتا هي *

اخبار کا جاري رهنا معاونين کي اعانت اور قيمت اخبار کے وصول هونے پر منحصر هي *

معاونين اخبار وه حضرات سمجهے جاوينگے جو سالانه عـــه يا اس سے زياده عنايت کريں *

قيمت سالانه پيشگي علاوه محصول ...	... ٹے/
ايضا ايضا معه محصول ...	... عــه
قيمت ششماهي علاوه محصول ...	... صمه/
ايضا ايضا معه محصول ...	... ــه/
قيمت سه ماهي علاوه محصول ...	... ــے/
ايضا ايضا معه محصول ...	... لله/
قيمت في پرچه ...	... ۴/

اُجرت چهاپه اشتهارات

اشتهار ماسٹروں اور ٹيچروں کا بغرض حصول نوکري کے کالج يا اسکول ميں هر دفعه کے ليئے	... ۸/
باقي اشتهارات هر دفعه کے ليئے في سطر کالم	... ۲/

Printed and published by Mahomed Mumtaz-uddin at the Institute Press, Aligarh.

عليگڈه انسٹيٹيوٹ پريس ميں باهتمام محمد ممتازالدين چهپا اور مشتهر هوا

REGISTERED No A. 176

معہ تہذیب الاخلاق

THE ALIGARH INSTITUTE GAZETTE

OF

THE MAHOMEDAN ANGLO-ORIENTAL COLLEGE
WITH WHICH IS INCORPORATED
"THE MAHOMEDAN SOCIAL REFORMER."

HONORARY EDITOR :— *MOULVI SYED MEHDI ALI KHAN.*

New Series VOL. II. No. 33. } THURSDAY, 14th AUGUST 1902. روز پنجشنبہ ۱۴ اگست سنہ ۱۹۰۲ ع { سلسلہ جدید جلد ۲ نمبر ۳۳

تار برقي كي خبريں

(ماخوذ از پايونير)

لندن ۸ اگست

لارڈ جارج هملٹن نے آج انڈيا آفس ميں ايک پرايويٹ جلسہ ملاقاتوں كا كيا ، اور اُس ميں هندوستاني كنٹنجنٹ كے تمام يوروپين اور هندوستاني عہدہ دار موجود تھے •

لارڈ جارج هملٹن نے هوس آف كامنز ميں ايک سوال كا جواب ديتے وقت جو سر ايم بهونگري نے جشن تاجپوشي كے هندوستاني مهمانوں اور فوج كي مدارات كے اخراجات كي تقسيم كي نسبت دريافت كيا يہہ بيان كيا كہ اس معاملہ كي نسبت اس وقت تک خط و كتابت هو رهي هی ، ليكن هر طرح پر خاطر خواہ فيصلہ كے هونے كي اُميد هی •

ايک سركاري اعلان ميں بيان كيا گيا هی كہ مسٹر آسٹن چيمبرلين پوسٹ ماسٹر جنرل اور سر ڈبليو وال رونڈ ڈچي آف لنكاسٹر كے چينسلر مقرر كيئے گئے هيں •

مجلس كيبينٹ ميں سرشتہ كے طور پر مندرجہ ذيل تبديليوں كا اعلان كيا گيا هی — مسٹر ونڈهم مجلس كيبينٹ ميں داخل هونگے ، لارڈ لندن ڈري بور تعليم كے پريزيڈنٹ اور مسٹر رچي چينسلر خزانہ مقرر كيئے گئے هيں مسٹر ايكرس ڈگلس هوم آفس كو جاوينگے اور مسٹر آسٹن چيمبرلين پوسٹ ماسٹر جنرل مقرر كيئے جاوينگے — يہہ تبديلياں مجلس كيبينٹ ميں كي گئي هيں اور تقررات مندرجہ ذيل جو كيبينٹ سے تعلق نہيں ركھتے هيں عمل ميں لائے گئے هيں — ارل آف ڈڈلي آئرلينڈ كے لارڈ لفٹننٹ ، لارڈ هارڈوک انڈر سكرٹري محكمہ جنگ ، لارڈ ونڈ سر كمشنر تعميرات ، سر ڈبليو وال رونڈ چينسلر ڈچي آف لنكاسٹر اور ارل پرسي انڈر سكرٹري هندوستان مقرر كيئے گئے هيں •

حضور ملک معظم ايڈورڈ هفتم كي تاجپوشي

ايک عاليشان جلوس—زرق برق منظر

گرجا ايبي ميں

انبوہ خلايق كي پر جوش سرگرمي

لندن ۹ اگست

لندن ٹاور ميں ۴۱ توپوں كي شلک اور هائيڈ پارک ميں ۲۱ توپ كي سلاميان سر هونے سے لندن كے باشندے علي الصباح اُٹھ بيٹھے اور معلوم هوا كہ آج يوم مبارک تاجپوشي كا آغاز هی — گذشتہ شب كو بہت سے آدميوں نے اُس راستہ ميں جدھر سے شاهي سواري گذرنے كو تھي بسر كيا موسم عمدہ معلوم هوتا هی •

ملک معظم كو ۱۲ بجے ۴۰ منٹ پي ايم پر تاج پہنايا گيا •

مہمانوں اور عالي جناب شاهزادہ ويلز اور شاهزادي ويلز كي سواريوں كے گذرنے كے بعد حضور ملک معظم و ملكہ معظمہ كي سواري ۱۱ بجے صبح كے ايوان بكنگهم سے روانہ هوئي ، اس وقت زبان خلق سے نعرہ هاے خوشي بلند هوئے اور حضور ممدوح نے تبسم آميز اشارات سے اُس كو قبول

فرمایا — ہندوستانی فوج جو وائٹ ہال میں صف بستہ کھڑی ہوئی تھی اُس پر لوگوں کی خاصکر نظر پڑتی تھی — حضور ملک معظم نہایت تندرست معلوم ہوتے تھے — ۱۱ بجے ۲۵ منٹ پر سواری گرجا ایبی میں پہونچی ●

حضور ملکہ معظمہ اول درمیانی راستہ سے گذریں اور ویسٹ منسٹر کے لڑکوں نے بآواز بلند کہا کہ "ملکہ الگزنڈرا سلامت رہیں" — اس سے دو منٹ بعد "بادشاہ ایڈورڈ سلامت رہیں" کی صدا بلند ہوئی اور نفیری اور قرنا کی آواز سے ملک معظم کی آمد آمد کی خبر ہوئی — حضور ممدوح شاہانہ لباس زیب تن کئے ہوئے تھے اور امراء سلطنت شاہی نشانات لئے ہوئے حضور ممدوح کے ہمرکاب تھے ●

ملک معظم اُس کرسی کی جانب جو تخت کے روبرو رکھی ہوئی تھی تشریف لے گئے اور ملکہ معظمہ کی طرف تعظیماً اشارہ کرکے نماز کے واسطے گھٹنے ٹیکے — اس کے بعد تاجپوشی کی رسم عمل میں آئی اور صدائے مبارکبادی ہر چہار طرف سے سنائی دی اور باجا بجنا شروع ہوا — کتاب مقدس کے پڑھے جانے کے وقت ملک معظم کھڑے رہے اور مضبوط اور صاف آواز میں قول قرار کیئے ●

گرجا ایبی کا منظر نہایت عالی شان اور زرق برق تھا ' اور اُس چمک دمک میں جس کے دیکھنے سے نگاہ خیرہ ہوتی تھی ہندوستانی راجاؤں اور نوابوں کی پوشاکیں عجیب لطف دکھاتی تھیں ●

ملک معظم کے سر پر تاج کے رکھے جانے کے بعد ارک بشپ آف کینٹربری جنکی آواز بسبب جوش طبعیت کے لکنت کرتی تھی تھوڑی دیر بیہوش ہوگئے اور آرک بشپ آف یورک اور دوسرے دو بشپ نے اُن کو سہارا لگایا — تھوڑی دیر بعد اُن کی طبیعت اس قدر سنبھل گئی کہ وہ اخیر تک اس رسم کو ادا کرسکے ●

حضور ملک معظم نے تمام رسوم بغیر لغزش کے ادا فرمائیں — حلف کے وقت حضور ممدوح نے زمین پر گھٹنے ٹیک لیئے ' لیکن مذہبی اور قومی راگوں کے گائے جانے کے وقت کرسی پر بیٹھ گئے — ملک معظم نے حلف پر دستخط کیئے اور شمشیر سلطنت کمر سے باندھی گئی اور تمام نشانات بادشاہت کے لگائے گئے ●

حد سے زیادہ جوش وقت تاجپوشی کے جبکہ دفعتاً گرجا میں روشنی کردی گئی ظاہر کیا گیا اور ویسٹ منسٹر کے لڑکوں نے بآواز بلند چیرز دینا شروع کیا ' ترئی اور نفیریوں کی آواز آنے لگی ' خوشی کے گھنٹے بجنے لگے اور سلامیاں سر کی گئیں — ملک معظم تخت پر بٹھائے گئے اور پادری ' اور شاہزادے اور پیرز آداب بجا لائے — اس کے بعد پھر آواز دھل اور ترئی بلند ہوئی اور سب لوگوں نے پکار کر کہا کہ "خدا حضور ملک معظم کو سلامت رکھے" ●

آرک بشپ آف یورک نے ملکہ معظمہ کو تاج پہنایا اور اس کے بعد حضور ملک معظم اور ملکہ معظمہ نے عشائے ربانی لیا ●

اس رسم کے خاتمہ پر دو بجے حضور ممدوح گرجا بادشاہ ایڈورقس کو تشریف لیگئے جہاں کہ حضور ممدوح ارغوانی لباس زیب بدن کیئے ہوئے تھے — اس کے بعد حضور ملک معظم اور ملکہ معظمہ تاج پہنے ہوئے اور عصائے شاہی ہاتھ میں لیئے ہوئے گرجا ایبی سے باہر تشریف لائے اور ایوان بکنگھم کو تشریف لیگئے جہاںکہ دو بجے پچپن منٹ پر سواری پہونچگئی — ملک معظم پورا لباس شاہی اور تاج پہنے ہوئے بالا خانہ پر جلوہ افروز ہوئے حضور ممدوح نے ملکہ معظمہ کو پکارا اور دونوں نے انبوہ خلایق کو سلام کیا اُس وقت لوگ بڑے جوش خروش کے ساتھ چیرز دیتے تھے ●

اس جلوس میں لارڈ کچنر پر سب طرف سے نظر پڑتی تھی ●

---

۱۰ اگست

علاوہ ہندوستانی اور کالونیل سواروں کے جو دیر مجسٹی کی گاڑی کے ہمرکاب تھے ' تین ہندوستانی ایڈیکانگ یعنی مصاحب تھے — لارڈ رابرٹس معہ دو مصاحبوں یعنی دولت سنگھ اور مہاراجہ بیکانیر کے شاہزادہ ویلز کے ہمرکاب تھے — جو تین مصاحب حضور ملک معظم کی گاڑی کے ہمراہ تھے وہ مہاراجہ صاحب بہادر کوچ بہار ' مہاراجہ صاحب ایدر ' اور مہاراجہ صاحب بہادر گوالیار تھے — جنرل گیسلی ' ایڈ مرل سیمر اور لارڈ کچنر ایک علحدہ گروہ میں ہیڈ کوارٹر اسٹاف کے آگے آگے تھے ●

روشنی نہایت عمدہ تھی خاصکر بنک ' رائل ایکسچنج ' مینشن ہوس اور ویسٹ اینڈ کے کلبوں میں — سڑکوں پر لوگوں کے بکثرت ہجوم نظر آتے ہیں اور شور و غل مچاتے ہیں ●

ایک گھوڑا چونک کر معہ گاڑی کے ہندوستانی فوج کے اندر جو وائٹ ہال میں متعین تھی گھس آیا اور دس آدمی زخمی ہوئے اور وہ اسپتال بھیجدیئے گئے ●

حضور ملک معظم کا پیغام رعایا کے نام

مہسور - ۸ اگست

پیغام مندرجہ ذیل حضور ملک معظم قیصر ہند کی طرف سے ہز اکسلنسی وایسرائے کے پاس آیا ہی ●

" میری رعایا کو واضح ہو کہ میں اپنی تاجپوشی سے ایک دن پہلے جو ایک ایسا واقعہ ہی جس کو میں اپنی زندگی میں ایک نہایت اہم اور عظیم واقعہ سمجھتا ہوں ' اپنی رعایائے سکنہ ولایت و نو آبادیہائے و ہندوستان سے اپنی دلی قدر شناسی نسبت اُس ہمدردی کے ظاہر کرنا چاہتا ہوں جو اُنہوں نے صدق دل سے میری نسبت اُس زمانہ میں جبکہ میری زندگی خطرہ میں تھی ظاہر کی تھی — مجھکو اندیشہ ہی کہ میری علالت کی وجہ سے اس رسم کے ملتوی ہونے سے اُن تمام

شخصوں کو جو اُس کي خوشي منانا چاهتے تھے ' بڑي پریشاني اور تکلیف هوئي هوگي ' لیکن اُنھوں نے اس مایوسي کو قابل تعریف صبر و تحمل کے ساتھہ برداشت کیا - جو دعائیں لوگوں نے میري شفا کے واسطے مانگي تھیں ' وہ درجہ اجابت کو پہونچیں ' اور اب میں خداوند تعالی کا دلي شکریہ اس لحاظ سے ادا کرتا هوں کہ میري زندگي کو سلامت رکھا ' اور مجھکو اُن اهم فرائض کے انجام دینے کے لیئے طاقت عطا فرمائي جو اس سلطنت عظیم کے بادشاہ هونے کي حیثیت سے مجھپر واجب هیں " ●

اکولا - ۱۱ اگست

صوبہ برار کے مسلمانوں کے ایک عام جلسہ میں نواب سلام اللہ خاں بہادر اسپیشل مجسٹریٹ دیول گھاٹ اُس ڈپوٹیشن میں شریک هونے کے لیئے ڈیلیگیٹ منتخب کیئے گئے جو دهلي کے دربار تاجپوشي میں مسلمانان هند کي طرف سے ایڈریس پیش کرنے کے واسطے هز اکسلنسي وایسراے بہادر کي خدمت میں حاضر هوگا ●

یونیورسٹي کمیشن

خلاصہ تجویزات کا

تعلیم دینے والي یونیورسٹیاں

پراني یونیورسٹیوں کے قانوني اختیارات کو اِس طرح پر وسعت دیني چاهیئے کہ تمام یونیورسٹیاں بطور تعلیم دینے والي جماعتوں کے تسلیم کي جاسکیں - انڈر گریجوایٹوں کو خاصکر کالجوں پر چھوڑنا چاهیئے ' لیکن یونیورسٹیاں اعلی درجہ کے نصاب تعلیم کے لیئے زیادہ تر عمدہ انتظام کرسکتي هیں ' اپنے خاص لکچرار مقرر کرسکتي هیں ' کتب خانہ اور لیبوریٹري (علمي تجربہ کرنے کا مکان) قایم کرسکتي هیں اور اس بات کي نگراني کرسکتي هیں کہ جو طالب علم مقامات دور و دراز سے آویں اُن کے لیئے رهنے کے مکانات کا انتظام کیا جاوے ●

یونیورسٹیوں کي مقامي حدود

(۱) هر ایک یونیورسٹي کي مقامي حدود کو بہ نسبت اُس کے جیسي کہ وہ اب هیں زیادہ تر صحت کے ساتھہ قرار دینا چاهیئے - اس بات کا انتظام کرنا چاهیئے کہ جو ایفلیئٹڈ کالج ممالک متوسطہ ' ممالک متحدہ ' اور پنجاب وغیرہ میں واقع هیں وہ کلکتہ کي فہرست میں سے خارج کردیئے جاویں — مثلاً اضلاع متوسطہ اور سنٹرل انڈیا کے کالج الہ آباد سے متعلق هونے چاهیئیں - لنکا کے کالج جو اُمیدواروں کو کلکتہ کو بھیجتے هیں مدراس کو منتقل کردیئے جاویں ' الا اُس صورت میں نہیں کہ حکام کالونیل اُن کي ضروریات کے واسطے زیادہ تر مناسب انتظام کرنے پر آمادہ هوں — جس انتظام کے بموجب گورنمنٹ پنجاب لکھنؤ میں یونیورسٹي کے امتحانات لیتي هی اُس پر نظر ثاني کرني چاهیئے ●

(۲) اگر کوئي کالج جو کسي یونیورسٹي کي مقامي حدود کے اندر واقع هو کسي خاص وجہ سے دوسري یونیورسٹي کے ساتھہ شامل هونے کي درخواست کرنا چاهے تو اُسکي درخواست اولاً مقامي یونیورسٹي کے پاس بھیجني چاهیئے ' اور جب تک کہ دونوں سنڈیکیٹ رضامند نہوں اور گورنمنٹ هند منظور نہ کرلے اُس وقت تک یہہ درخواست منظور نہیں هوني چاهیئے ●

تجاویز واسطے جدید یونیورسٹیوں کے

جدید یونیورسٹیوں کے قایم کرنے کا معاملہ اُس وقت تک کہ جو تبدیلیاں بالفعل موجودہ یونیورسٹیوں کے کانسٹیٹیوشن اور انتظام میں تجویز کي گئي هیں اُن کي آزمایش از روے تجربہ کے نہو جاوے ملتوي کیا جاوے ●

مجلس سینٹ

(۱) جس اختیار کے بموجب بالفعل فیلوز مقرر کیئے جاتے هیں اُس میں ایک نئي مجلس سینٹ کے مقرر کرنے کا بھي اختیار هونا چاهیئے — جدید منتظم جماعت کي بھرتي زیادہ تر یا کسي قدر موجودہ فیلوز میں سے هوني چاهیئے ' لیکن اُن کي تعداد اُس انتہائي تعداد سے جو از روے قانون کے قرار دي جاوے متجاوز نہیں هوني چاهیئے - چنانچہ ایک ۱۰۰ مناسب انتہائي تعداد تین پراني یونیورسٹیوں کے واسطے هوگي ' الا اُس صورت میں نہیں کہ مدراس کے نزدیک ایک کمتر تعداد کافي معلوم هو ' اور الہ آباد اور لاهور کے لیئے ۷۰ کافي هوگي اس تعداد میں وہ فیلوز جو باعتبار عهدہ کے مقرر هیں شامل نہیں هیں ●

(۲) اس بات کا اختیار دینا چاهیئے کہ حاکم مجاز فیکلٹیوں کے مطابق فیلوز کي تقسیم کرے ●

(۳) هر ایک یونیورسٹي میں ایک فیکلٹي آرٹس کي جو زبانوں ' فلسفہ ' اور تواریخ کي تعلیم دے — اور ایک فیکلٹي سائنس کي جو مشاهدات اور تجربوں کے متعلق سائنس کي تعلیم دے هوني چاهیئے ●

(۴) کچھہ ضرور نہیں هی کہ نسبتي تعداد جو متعدد فیکلٹیوں کے واسطے قرار دي جاوے تمام صورتوں میں ایک هي هو - جس صورت میں کہ ۱۰۰ انتہائي تعداد هو ' تو تقسیم مندرجہ ذیل مناسب هوگي — آرٹس ۳۰ سائنس ' لا و میڈیسن هر ایک بیس بیس ' اور انجنیرنگ ۱۰ ●

(۵) جو اجازت فیلوز کے منتخب کرنے کي بابت تین پراني یونیورسٹیوں کو دي گئي هی ' اور جو قاعدہ دو جونیر (یعني درجہ دوم)

یونیورسٹیوں میں سے ہر ایک کے ایکٹ آف ان کار پوریشن میں مجلس سینٹ کی تجویز سے فیلوز کے انتخاب کے واسطے قرار دیا گیا ہی اُس کا قایم رہنا اور ازروے قانون کے منظور ہونا چاہیئے — حاکم مجاز کو اس بات کا اختیار ہونا چاہیئے کہ وہ جدید مجلس سینٹ میں ایک مناسب تعداد موجودہ منتخب شدہ فیلوز کی مقرر کرے جو کل کے ایک دسویں حصہ سے زیادہ نہو؛ اور اس بات کا انتظام ہونا چاہیئے کہ اس قسم کے فیلوز اپنی اپنی جگہہ اس طریقہ میں خالی کریں کہ آیندہ سالانہ انتخاب معمولی وقت پر ہو جایا کرے — پرانی یونیورسٹیوں میں سینٹ کی تجویز سے یا الہ‌آباد اور لاہور میں گریجوایٹوں کی تجویز سے الیکشن کے جاری کرنے کا اختیار دیا جاسکتا ہی •

(۶) بعض صورتوں میں، اور خاصکر پنجاب یونیورسٹی میں ایکس آفیشیو (باعتبار منصب) فیلوز کی فہرست میں ترمیم کی ضرورت ہی ـ صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم باعتبار عہدہ مجلس سینٹ کے فیلو اور ممبر ہونے چاہیئیں •

(۷) کلکتہ کی یونیورسٹی میں بنگالہ کے لفٹننٹ گورنر یونیورسٹی کے ریکٹر چینسلر سے دوسرے درجہ پر مقرر کیئے جاویں، لیکن اس سے وائیس چینسلر کے اس حق کو کہ مجلس سینٹ کے جلسوں میں صدرنشین ہوا کریں کوئی مضرت نہیں پہونچیگی •

(۸) جدید مجلس سینٹ کے ممبروں کے تقررات پانچ برس کے واسطے ہونے چاہیئیں ـ ہر سال مقرر شدہ اور منتخب شدہ فیلوز میں سے پانچویں حصہ کو اپنی جگہہ خالی کردینی چاہیئے •

(۹) تمام تقررات صاف صاف اس شرط پر ہونے چاہیئیں، کہ جو شخص مقرر کیا جاوے وہ مجلس سینٹ کے جلسوں میں شریک ہونے کا ذمہ کرلے — جو ممبر فاصلہ پر رہتے ہوں ان کے سفر کے اخراجات ادا کرنے چاہیئیں — جو شخص مقام سکونت کی تبدیلی کی وجہ سے یا اور طرح پر یونیورسٹی کے کاروبار میں شریک ہونے کے لایق نہ رہے ہوں اُن کے ناموں کے خارج کرنے کا اختیار ہونا چاہیئے •

(۱۰) الیکشن کے واسطے قاعدہ مقرر کرنے، اور درصورت اُن الیکشنوں کے جو گریجوایٹوں کی تجویز سے عمل میں آویں، خواہ تو عموما یا بلحاظ کسی خاص الیکشن کے الکٹروں اور اُن شخصوں کی قابلیتوں کے قرار دینے کا جو بطور اُمیدوار کے تجویز کیئے جاویں اختیار دینا چاہیئے — الکٹر پانچ برس کے اور جو شخص منتخب کیئے جاویں وہ دس برس کے گریجوایٹ ہونے چاہیئیں — کسی اُمیدوار کے الیکشن کے منسوخ کرنے کا اختیار ہونا چاہیئے، بشرطیکہ حاکم مجاز کو بعد تحقیقات کامل یہہ بات باور ہوجاوے کہ الیکشن کے وقت اُسکی جانب سے ناواجب کوشش عمل میں آئی تھی •

(۱۱) موجودہ فیلوز جنکو سینٹ نے مقرر نہ کیا ہو فیلو شپ اعزازی امتیاز پر برقرار رہنے چاہیئیں - جہاں کہیں فیلوز کو مقامی قانونی کونسل یا کسی میونسپل بورڈ کے ایک ممبر کے منتخب کرنے کا اختیار حاصل ہو، وہاں تمام موجودہ فیلوز کو الیکشن میں ووٹ دینے کا استحقاق ہونا چاہیئے •

(۱۲) آنریری فیلوشپ کی عزت آیندہ سے مناسب طور پر یونیورسٹی کے محسنوں اور اُن شخصوں کو دیجاسکتی ہی جو یونیورسٹی کی طرف سے عمدہ سلوک کے مستحق ہوں •

(۱۳) آیندہ سے کوئی فیلو شپ صرف بطریق خوشنودی نہ دی جایا کرے •

(۱۴) مجلس سینٹ کی ترتیب اس طرح پر ہونی چاہیئے کہ اُس میں مندرجہ ذیل اشخاص کی راے کی مناسب وقعت کی جاوے •

(الف) یونیورسٹی اور کالجوں کے ٹیچر خصوصاً کالجوں کے افسر (یعنی پرنسپل) •

(ب) وہ اشخاص جو علم کے کسی شعبہ میں بلحاظ اپنی استعداد کے ممتاز ہوں اور یونیورسٹی کے کاروبار میں حصہ لینے کی قابلیت رکھتے ہیں •

(ج) عالمانہ پیشوں کے سربرآوردہ رکن •

(د) گورنمنٹ کے قائمقام •

(۱۵) مجلس سینٹ میں بذریعہ پراکسی (قایم مقام) کے ووٹ دینے کی اجازت نہ ہونی چاہیئے •

(۱۶) کسی قاعدہ کی منسوخی یا تبدیلی کے واسطے محض ایک مجارٹی کافی ہوگی، کیونکہ ایسی صورتوں میں گورنمنٹ کی منظوری بھی درکار ہی •

فیکلٹی

(۱) فیکلٹیوں کی ترتیب میں یکساں طریقہ کی نسبت زور دینا کچھہ ضرور نہیں ہی — اگر آرٹ اور سائنس علحدہ کردیئے جاویں تو پانچ فیکلٹی یعنی آرٹ، سائنس، لا، میڈیسن اور انجنیرنگ کی ہونگی پڑھانا واجبی طور سے فیکلٹی آف آرٹس سے اور زراعت فیکلٹی آف سائنس سے متعلق کی جاسکتی ہی •

(۲) مشرقی علم کی ایک فیکلٹی کا قایم کرنا جس میں ڈگریاں و خطابات سے علحدہ بغیر انگریزی کے دیجاویں، نا مناسب معلوم ہوتا ہی — بلکہ مشرقی خطابات کے امتحانات میں بھی اُمیدواروں کو اس بات کی ترغیب دینی چاہیئے کہوہ اپنی لیاقتوں میں انگریزی کو بھی اضافہ کریں •

(۳) بغیر اس کے کہ تجارت کی ایک فیکلٹی قایم کی جاوے، یونیورسٹیاں تجارتی مجلسوں کے اتفاق سے عمدہ تجارتی تعلیم کی

روز افزوں ضرورت کو پورا کرسکتی ہیں — بالفعل تجارت میں ایک ڈگری عطا کرنے کی بحث پیش کرنا کچھہ ضرور نہیں ہی *

(۴) دینیات کی ایک فیکلٹی کے واسطے انتظام کرنا نہ تو ممکن اور نہ قرین مصلحت ہی *

بورڈ آف اسٹڈی (کتب درسی)

(۱) مجلس سینٹ کو نامزدگی اور الیکشن کے مناسب قواعد کی پابندی کرکے اپنے خاص ممبروں سے اس قسم کے بورڈ آف اسٹڈی جیسے کہ وہ ضروری خیال کرے مقرر کرنے چاہیئیں *

(۲) کسی بورڈ کو کسی کتاب کی نسبت بجز تحریری رپورٹ کسی لائق شخص کے جس نے اُس کو پڑھ لیا ہو سفارش نہیں کرنی چاہیئے *

(۳) جو سوالات کاغذات امتحان سے متعلق ہوں ان کی نسبت بورڈ سے استفسار کیا جا سکتا ہی ' لیکن پنجاب کا یہہ قاعدہ کہ تمام اعتراضات کی نسبت اس طرح پر استفسار کیا جاوے نا مناسب ہی — اس قسم کے اعتراضات مجلس سنڈیکیٹ کے روبرو پیش ہونے چاہیئیں اور اُس کو اختیار ہوگا کہ یا تو اُن کا فیصلہ کرے یا اُن کو بورڈ کے پاس بھیجدے *

مجلس سنڈیکیٹ

(۱) کلکتہ اور مدراس میں جو یہہ قاعدہ جاری ہی کہ کوئی فیلو اگر وہ اُس شہر میں یا اُس کے قریب جہاں یونیورسٹی واقع ہو نہ رہتا ہو مجلس سنڈیکیٹ کی ممبری کے لایق نہیں ہی اس کو منسوخ کرنا چاہیئے *

(۲) سنڈیکیٹ ایک بڑی جماعت نہیں ہونی چاہیئے — کم سے کم تعداد ۹ معہ وایس چینسلر کے ' اور زیادہ سے زیادہ تعداد ۱۵ قرار دی جاسکتی ہی *

(۳) ڈائرکٹر سرشتہ تعلیم باعتبار عہدہ کے مجلس سنڈیکیٹ کا ممبر اور وایس چیرمین ہونا چاہیئے ' اور بجز اس صورت کے کوئی تقررات باعتبار عہدہ کے نہیں ہونے چاہیئیں *

(۴) مجلس سنڈیکیٹ سینٹ کی تجویز سے منتخب ہونی چاہیئے ' اور اُسکے ممبر نامزدگی اور الیکشن کے مناسب قواعد کی پابندی کے ساتھہ متعدد فیکلٹیوں کے ظاہر کرنے کے لیئے کسی مناسبت سے منتخب ہونے چاہیئیں ' ہر ایک فیکلٹی کے قایمقاموں میں کالجوں کے ایک یا زیادہ افسر یا پروفیسر قاعدہ مندرجہ ذیل کے بموجب شامل ہوں — یعنی جہاں کہیں سینٹ کے دو ممبر سے زیادہ کسی فیکلٹی کے لیئے منتخب نہ کیئے گئے ہوں وہاں اُن میں سے بھرکیف ایک ممبر کالج کا افسر یا پروفیسر ہو — اور جہاں کہیں دو سے زیادہ ممبر اس طرح پر منتخب کیئے جاویں اُن میں سے بھر کیف زیادہ تعداد کالج کے افسروں یا پروفیسروں کی اُس فیکلٹی میں ہوگی *

اس قاعدہ سے سنڈیکیٹ کی تعلیم دینے والے ممبروں کی تعداد کا محدود کرنا مقصود نہیں ہی — جو تعداد قرار دی گئی ہی اگر اُس سے تجاوز ہوجاوے تو کچھہ مضایقہ نہیں ہی ' لیکن جو کم سے کم تعداد از روے قاعدہ کے مقرر کی گئی ہی اُس پر ضرور زور دینا چاہیئے *

(۵) سنڈیکیٹ از روے قانون کے یونیورسٹی کی کار پرداز اتھارٹی تسلیم ہونی چاہیئے ' اور اُس کے بعض اختیارات سینٹ سے علحدہ عمل میں آنے چاہیئیں — یہہ امر نا پسندیدہ ہی کہ (الف) جو تقررات سنڈیکیٹ عمل میں لاے (ب) جو فیصلے کالجوں کے ایفلیئیشن (شامل کرنے) اور اُن کے علحدہ کرنے کی نسبت کیئے جاویں اور (ج) جو معافیاں امتحان کے قاعدوں سے کی جاویں اُن پر مجلس سینٹ میں نظر ثانی ہونی چاہیئے *

رجسٹرار و اسٹاف

۱ — رجسٹرار ایک ایسا عہدہ دار ہونا چاہیئے جو اپنا پورا وقت یونیورسٹی کے کاروبار میں صرف کرے ' وہ سینٹ کی تجویز سے بہ منظوری گورنمنٹ مقرر ہونا چاہیئے ' اُس کی خدمات قابل پنشن ہونی چاہیئیں ' اور اس کی تنخواہ اسقدر ہونی چاہیئے کہ ایک اعلی درجہ کی علمی لیاقت رکھنے والے شخص کی خدمات بہم پہونچ سکیں — درصورت بدچلنی یا غفلت کے وہ سنڈیکیٹ کی تجویز سے بہ منظوری گورنمنٹ قابل موقوفی ہونا چاہیئے جبکہ رجسٹرار رخصت پر غیر حاضر ہو تو سنڈیکیٹ کو اُس کی جگہہ بطور قایم مقام کسی شخص کے مقرر کرنے کا اختیار حاصل ہونا چاہیئے — کسی قایمقام تقرر کی نسبت مجلس سینٹ میں نظر ثانی یا بحث نہیں ہونی چاہیئے *

۲ — عملہ متحدت مستقل ہونا چاہیئے ' اور سنڈیکیٹ کو شرائط تقرر اُسی کے لحاظ سے قرار دینی چاہیئیں *

یونیورسٹیوں اور کالجوں کے کتب خانے

یونیورسٹیوں اور کالجوں دونوں کے متعلق عمدہ کتب خانے مہیا کرنے چاہیئیں ' تاکہ طالب علموں کو بطور خود اور سوچ سمجھکر پڑھنے کی عادت ڈالنے کا موقع مل سکے *

یونیورسٹی کے گریجوایٹ

۱ — ہر ایک یونیورسٹی میں گریجوایٹوں کا ایک رجسٹر ہونا چاہیئے — جن شخصوں کے نام اور پتہ اِس رجسٹر میں درج کیئے جاویں اُن کو سالانہ ایک فیس ادا کرنی چاہیئے ' اور ہر ایک گریجوایٹ مندرجہ رجسٹر کو کلنڈرہ کی ایک کاپی ملنی چاہیئے *

۲ — مجلس سنڈیکٹ کو اس بات کا اختیار ہونا چاہیئے کہ وہ رجسٹر سے کسی گریجوایٹ کا نام جس کے ذمہ کوئی ایسا جرم ثابت ہو جسکی وجہ سے وہ یونیورسٹی کا ممبر ہونے کے لایق نہ رہا ہو رجسٹر سے خارج کردے - جو فیلوز موجود ہوں اور ووٹ دیتے ہوں اُن میں سے دو ثلث کی منظوری اس مقصد کے واسطے طلب کرنی چاہیئے *

۳ — جہاں کہیں الیکشن کے حقوق گریجوایٹوں کو دیئے جاویں وہاں اُن شخصوں کو جن کے نام درج رجسٹر نہوں ووٹ دینے کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے *

۴ — گریجوایٹوں کی ایک مجلس مقرر کرنے کے معاملہ پر غور کرنا ہنوز بے موقع ہی *

ایفلیئیشن کے قواعد

ایفلیئیشن کے جدید قواعد ہر ایک یونیورسٹی کے لیئے اس طرح پر مرتب کرنے چاہیئیں کہ اُمور مندرجہ ذیل کی نسبت قرار واقعی اطمینان ہوجاوے *

(الف) جب تک پوری پوری اطلاع حاصل نہو اُس وقت تک کوئی کالج یونیورسٹی کے ساتھہ شامل نہیں کیا جاویگا - ہر ایک صورت میں صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم یا کسی حاکم مجاز کی ایک علحدہ رپورٹ ہونی چاہیئے ' جس سے ظاہر ہو کہ جدید کالج کی کس وجہ سے ضرورت ہی اور اُس کے مالی استحکام کے لیئے کیا کفالتیں ہیں *

(ب) جو کالج ایک مرتبہ داخل ہوجاوے اُس کو قابلیت کے اُس درجہ سے نہیں گرنے دینا چاہیئے جو ایفلئیشن کے لیئے درکار ہی - سنڈیکیٹ کو وقتاً فوقتاً اس امر کی نسبت اپنا اطمینان کرلینا واجب ہی - اکثر صورتوں میں صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتہ تعلیم کے دفتر سے حالات معلوم ہوسکینگے ' اور یونیورسٹی کو ایک انسپکٹر یا بورڈ آف انسپکٹرس مقرر کرنا ضروری نہوگا ' لیکن سنڈیکیٹ کے ممبروں کو یہہ دستور مقرر کرنا چاہیئے کہ وہ وقتاً فوقتاً اُن کالجوں کو جو اُن کے علاقہ کے اندر واقع ہوں معائنہ کیا کریں - سنڈیکیٹ کو کسی وقت پر کسی ایفلیئٹڈ کالج کے باضابطہ معائنہ کرنے کی نسبت حکم دینے کا اختیار ہونا ہیئے *

کالج کی جماعت منتظم

ایک کالج کا دارو مدار ایک شخص واحد کی دلچسپی یا خود رائی پر نہیں ہونا چاہیئے - اگر تنخواہوں اور دیگرضروری اخراجات کے ادا کرنے کے بعد کچھہ ترفیر ہو تو اُس کو کالج کی ترقی میں صرف کرنا چاہیئے - ہرایک کالج کے لیئے ایک منتظم جماعت ہونی چاہیئے جو باقاعدہ مقرر کی جاوے *

کالج کا ٹیچنگ اسٹاف یعنی پڑھانے والا عملہ

۱ — ٹیچنگ اسٹاف اُس سلسلہ خواندگی کے پڑھانے کے لیئے جو اختیار کیاجاوے کافی ہونا چاہیئے *

۲ — ہر ایک کالج میں ایک کونسل روم یا عام کمرہ ہونا چاہیئے جس میں پرنسپل اور پروفیسر اپنے کام کا انتظام کرنے اور اپنے طالب علموں کی نسبت گفتگو کرنے کے لیئے جمع ہوا کریں *

مکانات ، فرنیچر وغیرہ

(۱) سنڈیکیٹ کو ہر ایک کوشش اس بات کے لیئے کرنی چاہیئے کہ ایفلیئٹڈ کالجوں کے مکانات مناسب اور معقول ہوں ' اور طالب علموں کی تندرستی اور آسایش کے واسطے کافی انتظام ہو *

(۲) جہاں کہیں کافی جگہہ موجود ہو پرنسپل اور بعض پروفیسروں کو کالج کے اندر یا بالکل اُس کے قریب رہنا چاہیئے *

(۳) کالج اور اُن کے متعلق مکانات بہ نسبت اُس کے جیسے کہ وہ اب اکثر صورتوں میں ہوتے ہیں زیادہ تر شاندار اور خوشنما ہونے چاہیئیں *

(باقی آیندہ)

جلسہ تہنیت تاج پوشی

از جانب شیروانی افغانان ضلع علیگڈہ و ایٹہ

شیروانی افغان خاندانوں کے جو ضلع علیگڈہ و ایٹہ میں زمیندار ہیں ایک بڑے جلسہ میں جو ۹ اگست سنہ ۱۹۰۲ع کو بمقام بھیکم پور ہز امپیریل مجسٹی حضور قیصر ہند کی جشن تاج پوشی کی خوشی میں منعقد ہوا مندرجہ ذیل رزولیوشنوں کی تحریک کی گئی اور وہ نہایت گرمجوشی کے ساتھہ بالاتفاق منظور ہوئے *

۱ — تجویز ہوئی کہ محمد عبدالشکور خاں صاحب جلسہ کے صدرانجمن منتخب کیئے جاویں *

Coronation-Congratulatory Meeting of the Sharwani Afghans of the Aligarh and Etah Districts.

At a large and influential Meeting of the Sharwani Afghan families, Zemindars o. the Aligarh and Etah Districts, held at Bhikampur, on the 9th August 1902, to celebrate the day o' the Coronation of His Most Gracious and Imperial Majesty the Emperor o' India, the 'ollowing Resolutions were proposed and unanimously and enthusiastically passed :—

1. Resolved that M. Abdul Shakur Khan Sahib be elected Chairman.

2. Resolved that M. Mozammill-ul-lah Khan Sahib be elected Secretary.

3. Resolved that the families of the Sharwani Afghans celebrate at their residences this day as a joyful and happy one and observe it as a special and closed holiday.

4. Resolved that thanks giving services be held in every mosque of every village owned by the Sharwani Afghans for the safe and speedy recovery vouchsafed to His Most Gracious and Imperial Majesty the Emperor.

5. Resolved that charities be distributed to the poor by every Sharwani Afghan Zemindar.

Note.—Just after the above resolution had been duly passed and recorded it was brought to the notice of the meeting that the poor had already in anticipation been fed and that both grain and money had been distributed in charity in the estates noted below, *viz*:

(*i*) M. Mahomed Abdul Shakur Khan, and (*ii*) M. Mozammil-ul-lah Khan both of the Bhikampur Estate; and (*iii*) the Sharwani Afghans of the Datauli Estate.

6. Resolved that a fund be opened to receive monies to be raised and collected for the grant of 2 scholarships to be given to the students and scholars of the Sharwani Afghan School at Charrah and Rs. 500 was subscribed for on the spot.

7. Resolved that copies of the proceedings be sent to the following Government Officials* for their kind information and that copies be sent to all the public English and Vernacular newspapers† for kind insertion in their papers.

A vote of thanks was duly passed at the conclusion of the meeting to the members of the Sharwani Afghan families who had at great personal discomfort undertaken in the trying and inclement season long and distant journeys to attend this meeting and also to the Chairman for so kindly presiding.

* GOVERNMENT OFFICERS

1. Collector of Aligarh.
2. Commissioner of Meerut Division.
3. Collector of Etah.
4. Commissioner of Agra Division.

† PUBLIC NEWSPAPERS.

1. *The Pioneer.*
2. *The Indian Daily Telegraph*
3. *The Aligarh Institute Gazette.*
4. *The Punjab Observer.*

۲ — تجویز هوئي که محمد مزمل‌الله خاں صاحب بطور سکرٹري منتخب کیئے جاویں ●

۳ — تجویز هوئي که شهرواني افغانوں کے خاندان آج کے دن اپنے اپنے مکانوں پر خوشي منائیں اور اُس کو بطور ایک خاص تیوهار کے سمجهیں ●

۴ — تجویز هوئي که شهرواني افغانوں کے هر ایک گانوں کي مسجد میں هز امپیریل مجسٹي حضور قیصر هند کي شفا یابي پر نماز شکرانه ادا کي جاوے ●

۵ — تجویز هوئي که هرایک شهرواني افغان زمیندار محتاجوں کو خیرات تقسیم کرے ●

نوٹ — رزولیوشن مذکورالصدر کے منظور هونے کے بعد جلسه کو اطلاع دي گئي که ریاست هاے مندرجه ذیل میں پہلے هي سے محتاجوں کو کهانا کهلایا گیا اور غله اور روپیه بطور خیرات کے تقسیم هوچکا هی ●

(۱) — محمد عبدالشکور خاں (۲) — محمد مزمل‌الله خاں — دونو ریاست بهیکم پور (۳) — شهرواني افغانان ریاست دتاولي ●

۶ — تجویز هوئي که چهره کے شهرواني افغانوں کے اسکول کے طالب علموں کو دو اسکالرشپ دینے کے لیئے چنده کیا جاوے اور اُس کے وصول کرنے کے لیئے ایک فنڈ کهولا جاوے چنانچه اُسي وقت پانسو روپیه کا چنده کیا گیا ●

۷ — تجویز هوئي که اس روئداد کي نقلیں مندرجه ذیل † حکام کي خدمت میں بغرض اطلاع اور مندرجه ذیل ‡ اخبارات کے مهتمموں کے پاس اس غرض سے بهیجي جاویں که وه براه مهرباني اپنے اخبار میں اس کو درج فرماویں ●

جلسه کے خاتمه پر شهرواني افغان خاندانوں کے شکریه کا جو ایسے سخت موسم میں ذاتي تکلیف گوارا کرکے بغرض شرکت جلسه تشریف لائے تهے اور نیز صاحب صدرانجمن کے شکریه کا ایک ووٹ پاس کیا گیا ●

† ۱ — صاحب کلکٹر بهادر علیگڈه —
۲ — صاحب کمشنر بهادر قسمت میرٹهه —
۳ — صاحب کلکٹر بهادر ایٹه —
۴ — صاحب کمشنر بهادر قسمت آگره —

‡ ۱ — اخبار پایونیر —
۲ — اندین دیلي تیلیگراف —
۳ — علیگڈه انسٹیٹیوٹ گزٹ —
۴ — پنجاب آبزرور —

A CORONATION ODE

BY

KEDAR NATH, B. A., LL. B., *Vakil, High Court, Aligarh.*

Soft on the hoary Thames, this day, the dimpling waters swell,
  And fanned by gales, from north, the rippling waves sweet music tell.
Borne on his bosom blue, the boats in merry dance all glide,
  Full-breasted like the snowy swan against the heaving tide.
Half on the briny deep the bands o' choiring mermaids rise, 5
  And fill the air with siren songs throughout the vaulting skies.
The fairies flap their little wings, now, in the air, unseen.
  Now down they flock to dance, and trip in rings the mountain green.
Green-mantled groves now clap their hands, their leafy cymbals clang,
  As rocked by breezes, to and fro, their flowery garlands hang. 10
Fast fly the fretting falls with fogs and foamy flakes full-flown;
  Slow roll their crystal floods the babbling brooks with bubbles blown.
Dun rolls a cloud with fitful lightning's flash on frowning fort
  Far ring the hill and vale round, at the booming gun's report.
Flutter the flags, in wind, unfurled, and fixed on turrets high, 15
  All rustling wave the Union Jacks full open to the sky.
Up in the air in rainbow dance a host of banners fly,
  Whose motley hues, like evening clouds, rich seem to paint the sky.
White-robed all heaven's heralds fly, and blow their trumpets round;
  Full with the voice of minstrel-angels hill and vale resound. 20
Sweet chime their tiny tinkling bells the churches through the land,
  High sounds, in merry mirth, its joyful notes the piping band.
While Nature keeps this order up, men join in sweet accord,
  Quick from my trance I rise, and touch my lyre's sweet sounding chord.
For honors high and great these notes of heaven and earth proclaim, 25
  That come to crown KING EDWARD'S world-renowned and blessed name.
Full bright he rides, the even star, before a twinkling host
  Like one that led the Wise-Men on, to distant Judah's coast.
True honor't is to win the hearts with all a parents' love,
  To ever do the right and just and fear the God above. 30
Enthroned he sits, more honored yet, in peoples' heart and crowned
  With all the Country's laurels green, and Fortune's wreathes brow-bound.
And thus God save him long to rule, with Heaven's mandates high,
  O'er us, our lord supreme, in whom our hopes all centred lie.

God Save the King.

لا یلتی

هم کسي ایسے اُردو لفظ سے واقف نهیں هیں جو لا یلتي کے معني اور مطلب کو بخوبي ادا کرتا هو — هر چند که لایل کا ترجمه وفا دار کیا جاتا هی مگر اس لفظ کا مترادف انگریزي میں فیتهفل هی نه که لایل— همکو اندیشه هی که اس کا یهه مطلب نه سمجها جاے که چونکه زبان میں لفظ نهیں هی لهذا ملک میں خیال اور فیلنگ هي نهیں هی — عرصه تک ولایت میں بعض تاریک خیال لوگ یهه سمجهتے رهے که هندوستانیوں میں شکر گذاري کا فیلنگ نهیں هی اسي وجه سے اُن کي زبان میں اظهار شکر گذاري کے واسطے کوئي لفظ بهي نهیں هی — غالبا اس خیال کي یهه بنیاد هوگي که جس موقعه پر اهل یورپ تهینکس (شکریه) کا لفظ اثناء ملاقات میں استعمال کرتے هیں هملوگ بالعموم اُس موقع پر تسلیم کہتے هیں یا سلام کرتے هیں — اس سے یهه نه سمجهنا چاهیئے که اس قسم کي غلط فهمیاں صرف اهل یورپ هي کو هوتي هیں—ابتدا میں سیکڑوں غلط فهمیاں هندوستان میں انگلستان کي بابته بهي تهیں — گو اس قسم کي باهمي غلط فهمیاں اب بهي قطعي مفقود نهیں هوئي هیں تاهم بهت کم هوگئي هیں اور روز بروز کم هوتي جاتي هیں — سب سے زیاده خوشي کي بات یهه هی که اب وه زمانه بهت دور گیا جبکه هندوستان کي لا یلتي پر شبهه کیا جاتا تها — بے شک بعض اوقات ایسے افسوسناک واقعات پیش آ جاتے هیں که جن سے بعض اینگلو انڈین اخبارات کو یهه موقعه مل جاتا هی که هندوستانیوں کي لا یلتي پر شک ظاهر کرکے اُن کي آزادي میں خلل ڈالنے کي صورت پیدا کریں لیکن ایسے واقعات کے اصل معني اور مطلب بالکل دوسرے هوتے هیں جن کے سمجهنے والے اور سمجهانے والے روز بروز زیاده هوتے جاتے هیں — چند سال هوئے که پونا میں بعض افسروں کے قتل کا واقعه پیش آیا تو اینگلو انڈین اخبارات اور اینگلو انڈین سرکل کے بعض طبقوں میں بد گمانیاں بکثرت اور بهت بري قسم کي پیدا هوگئیں *

ایک صاحب نے جن کے معزز هونے کا پانیر نے اپنے ناظرین کو یقین دلایا تها صرف اظهار راے پر اکتفا نهیں کیا بلکه اپنے ذاتي علم سے یهه ظاهر کیا که بهت بري قسم کي سازش کا جال پهیلا هوا هی اور سرنگ اُڑنےکي تاریخ تک مقرر هوگئي هی — کیا یهه بات قابل غور نهیں هی که جو لوگ تعلیم و تهذیب اور عقل و دانش میں ایسے اعلی اور برتر هوں وه بعض اوقات ایسي باتوں کو صحیح سمجهیں جو هم لوگوں کي دانست میں محض بے بنیاد بلکه هنسي کے قابل هوتي هیں — حقیقت یهه هی که ایسے واقعات کے اصل معني سمجهنے کے لیئے جس قدر واقفیت کي ضرورت هی وه اب تک حکمران قوم کو حاصل نهیں هوئي — یهه ایک نهایت اندیشه ناک حالت هی خاصکر اس وجه سے که نازک مواقعه پر خود هندوستانیوں کو اس قدر جرأت بهت کم هوتي هی که جو خیالات یوروپین حکام کے ذهن نشین هوگئے هوں اُن کي تردید کریں — هندوستانیوں کو عام طور پر یهه خیال هی که یوروپین اپنے خیالات میں بهت مستحکم هوتے هیں پس ایسے هندوستاني صیغه ملازمت میں بهر کیف بهت زیاده نهیں هیں جو تردید اور مباحثه کي ذمه داري قبول کریں — یهه زیاده آسان هوتا هی که تائید کیجاے — خیالي مشکل پیدا کیجاے پهر خود هي اپني مستعدي

اور بیدار مغزي سے اُس مشکل کو رفع کیاجاے اور ایک خاص گروہ میں نام آوري حاصل کیجاے —

بحث یہہ هی کہ اس مرض کا علاج کیا هی ؟ هم نے تحریر کیا هی کہ اس غلط فہمي کي اصل بنیاد ناواقفیت هی — پس جس ذریعہ سے باهمي واقفیت زیادہ هوگي اُسي کو اس مرض کا علاج سمجھنا چاهیئے — بیشک وقت جوکہ ایک نیچرل فورس هی همارے ساتھہ هی لیکن اگر کوئي دوسري چیز ایسي هی جس سے اس مطلب کے حصول میں مدد مل سکتي هی تو وہ تعلیم هی — تعلیم سے جو تبدیلیاں ظاهري اور باطني انسان میں پیدا هوتي هیں وہ اس بات کي ضرور ممد اور معاون هیں کہ وہ اُس پردہ کو اُتھا دیں جو همارے اور اهل یورپ کے درمیان حاجب هی - تعلیم اس معاملہ میں دو مختلف طریقوں سے اثر کرتي هی — اولا وہ اس واقعہ کے سمجھانے میں مدد دیتي هی کہ واقعي اور بلا تصنع انگریزي حکومت هندوستان کے حق میں اس قدر مفید هی کہ اُس سے بہتر کوئي صورت ممکن نہیں هی — دوم تعلیم ایک ذریعہ اور وسیلہ اسبات کي هوتي هی کہ همارے اصل خیالات اور فیلنگس کو اهل یورپ بہ آساني سمجھہ سکیں — اُس نئي روشني سے جو دل میں ایجاد هوئي هی همارے اکثر ناظرین واقف هونگے — هماري مراد علیگڈہ کي نئي روشني سے نہیں هی گو اثر اُس کا بھي ایسا هي هی — هماري مراد ایکس (x) ایکس ریز سے هی جس سے ڈاکٹر کو جسم کي اندروني حالت دریافت هوتي هی - هماري راے میں تعلیم اسي قسم کي روشني هی *

بعض لوگ یہہ اعتراض کرینگے کہ تعلیم سے پولیٹکل ایجیٹشن پیدا هوتي هی — یہہ دوسري بحث هی جسکو هم اس وقت قطع کرنے پر مجبور هیں - هم صرف اسي قدر کہنا کافي سمجھتے هیں کہ دیکھو همارے کالج کو جو بفضل خدا لا یلتي کا بھي اُسي طرح مرکز هی جسطرح تعلیم اور تہذیب اور ریفارم کا — جو لوگ کالج کي امداد کرتے هیں وہ صرف تعلیم میں هي مدد نہیں کرتے بلکہ اُس لا یلتي کي بیخ اور بنیاد بھي مضبوط کرتے هیں جو اُن کے اور همارے دلوں میں موجزن هی *

—*—

کارونیشن

عطیہ بسلسلہ تاج پوشي

همکو اس بات کے اعلان سے نہایت مسرت هی کہ خان بہادر غلام احمد خاں صاحب نے جو ریاست کشمیر کے اعلی عہدہ دار اور کالج کے ترستي هیں همکو بذریعہ تار اطلاع دي هی کہ رسم تاجپوشي کے سلسلہ میں وہ ایک کارونیشن گولڈ مڈل همارے کالج کے کسي ایسے مسلمان طالب علم کو دینگے جو بي - اے کلاس کے امتحان ریاضي میں اول آے - علاوہ ازیں خان بہادر موصوف نے ایک وظیفہ ۱۰ روپیہ ماهوار کا دوسال کے واسطے بي - اے - کے طالب علم کو دینا منظور کیا هی *

علی هذا

نواب یوسف علي خاں صاحب رئیس چھتاري نے بھي اس سلسلہ میں مبلغ پانسو روپیہ مسجد کے واسطے منظور کیا هی *

نیز جناب نواب صاحب بہادر لہارو سر امیرالدین خاں صاحب ترستي کالج نے مبلغ ۵۰ روپیہ عطا فرمایا هی *

جلسہ مبارکباد کالج میں

بوجہ تعطیل کلاں کے فی الحال کالج اُس زمانہ کو یاد دلاتا هی جبکہ وہ ایک غیر آباد قطعہ تھا — تاهم ترستیان کالج موجودہ علیگڈہ اور بعض مسلمان حکام و عماید نے تاجپوشي کي خوشي اور اپني دلي وفاداري کے اظہار کي غرض سے اسٹریچي هال میں جلسہ کیا اور حضور ویسراے کي خدمت میں تار مبارکباد روانہ کیا — اس تار کا جواب بھي حضور ویسراے نے نہایت مہرباني سے عنایت فرمایا هی *

دیوٹي دیپوٹیشن

—*—

چندہ مدرسۃ العلوم

جیسا کہ قبل ازیں لکھا گیا هی همارے کالج کے طلباء جن میں بعض ایسے هیں کہ جن کو فارغ التحصیل کہا جاسکتا هی جابجا مختلف صوبوں میں بغرض فراهمي چندہ دورہ کر رهے هیں — جو کامیابي اُن کو هوئي اور هو رهي هی اور نیز جو مدارات اور شفقت اُن پر کي جاتي هی اُس کي اطلاع بذریعہ اخبار هم اس خیال سے نہیں دیتے هیں کہ وہ کیفیت بذات خود دلچسپ هی بلکہ حقیقت یہہ هی کہ یہہ همارا فرض هی کہ هم پبلک طور پر اُن حضرات اور معاونان کالج کا شکریہ ادا کریں جن سے همارے طلباء کو مدد ملتي هی - اس سلسلہ میں ایک بات ایسي هی کہ جس کا هم خاص طور پر ذکر کرنا چاهتے هیں اور وہ یہہ هی کہ چھوٹي سے چھوٹي رقوم دینے میں بھي همدردان قوم کو اُس حالت میں تامل نہ کرنا چاهیئے جب کہ دو چار دس پانچ روپیہ دینا بلا سخت تکلیف اُتھانے ممکن نہو - وہ حالت تو بالکل دوسري هی جسکي بابت همارے ایک ممبر نے کچھہ عرصہ هوا همکو لکھا تھا کہ ایک فایق اقبال بزرگ کي خدمت میں اُن کو حاضري کا اتفاق هوا — اول تو کالج کي بابت اُن کو کچھہ شکوک تھے جن کو رفع کرنے کي کوشش میں وقت کثیر صرف هوا بعد ازاں ایک پیسہ سے ابتدا کي گئي اور دو آنہ پر خاتمہ هوا — یہہ نیلام کس چیز کا تھا خود اپني همت اور همدردي کا — ایسے حالات سے قطع نظر کرکے هم پبلک کو یقین دلاتے هیں کہ وہ رقوم جن سے همارا اور هر همدرد قوم کا دل متاثر هوتا هی بسا اوقات بہت

خفیف مالیت کی ہوتی ہیں — ہم نے بارہا کہا ہی اور ہم پھر کہتے ہیں کہ اگر ہر مسلمان صرف پیسہ پیسہ اور دو دو پیسہ بھی اپنے اوپر فرض کر لے تو قوم کا بیڑا پار ہی — یہہ ڈیوٹی یعنی انجمن الفرض جسکے ممبر جا بجا دورہ کر رہے ہیں بالخصوص طلباء کی انجمن ہی اور اس کا خاص مقصد زیادہ تر چھوٹی چھوٹی رقوم کا جمع کرنا اور بڑی رقوم کو بہ ہزار شکر گذاری قبول کرنا ہی اس امر کی صراحت کرنا بھی مفید ہوگا کہ سر سید میموریل فنڈ جس کا محاصل کالج کے سرمایہ میں شامل ہوتا ہی جداگانہ فنڈ ہی — اگرچہ طلبا کے ڈیپوٹیشن ڈیوٹی فنڈ کے صرفہ سے دورہ کر رہے ہیں تاہم اُن کو سر سید میموریل فنڈ کے متعلق چندہ لینے میں بھی عذر نہ ہوگا بشرطیکہ کوئی صاحب ایسی خواہش ظاہر فرمائیں *

اودہ ڈیپوٹیشن

اگر بلحاظ آبادی دیکھا جاے تو اودہ ڈیپوٹیشن کو لکھنؤ میں کوئی نمایاں کامیابی نہیں ہوئی لیکن اس کی وجہ غالبا یہہ ہی کہ اُن لوگوں کا قیام وہاں زیادہ نہ ہوسکا - ہم حکیم عبدالولی صاحب رئیس جھوائی ٹولہ کے شکر گذار ہیں کہ اُن کی مہماں نوازی اور کوشش سے ڈیپوٹیشن کو بہت کچھہ مدد ملی علی ہذا سید ظہور احمد صاحب بی — اے - وکیل اور ڈاکٹر کرم حسین صاحب مالک کارخانہ عینک کی شکر گذاری ہمپر لازم ہی *

مولوی سید نبی‌اللہ صاحب بیرسٹر ایٹ لا اور مولوی محمد نسوم صاحب وکیل کالج کے قدیم معاون ہیں اس موقعہ پر ہر دو صاحبان نے یہہ منظور کیا کہ ہر ایک صاحب ۲۰ روپیہ سالانہ وظائف کے واسطے عنایت فرمایا کرینگے *

ہمکو اسبات کے معلوم ہونے سے بڑی خاص خوشی ہوئی کہ جناب مسٹر سڈنس صاحب پرنسپل کالون اسکول نے خاص توجہ فرمائی اور اُن کے طلبا نے اپنا انٹرسٹ بشکل چندہ ظاہر کیا *

بارہ بنکی میں جو کامیابی ڈیپوٹیشن کو ہوئی وہ کالج کے ایک دوستی اور مشہور معروف دوست یعنی راجہ نوشاد علی خاں صاحب تعلقدار میلا راے گنج کی توجہ کا نتیجہ ہی — مولوی مسیح‌الدین صاحب سرشتہ دار کی مہماں نوازی بھی خاص شکر گذاری کے قابل ہی *

فیض‌آباد میں جو اظہار ہمدردی کیا گیا وہ ہماری توقع سے کسیقدر زیادہ تھا *

ہم منشی امتیاز علی صاحب وکیل کی مہماں نوازی اور نیز محمد اسمعیل صاحب اور سید علی حسن اور خان بہادر شیخ قادر بخش کی اعانت کا شکریہ ادا کرتے ہیں - ہمکو یہہ بھی معلوم ہوا ہی کہ خان بہادر موصوف نے مدرسۃالعلوم کو بطور وقف کچھہ عنایت کرنے کا خیال ظاہر کیا ہی — اگر ایسا ہی تو ہم اُمید کرتے ہیں کہ ہمارے وکلا دوست خان بہادر موصوف کو معقول صلاح قانونی دینگے *

روھیلکھنڈ ڈیپوٹیشن

ممبران روھیلکھنڈ ڈیپوٹیشن کو حکیم محمد اجمل خاں صاحب و جناب مدارالمہام صاحب وچیف انجنیر صاحب و چیف سکرٹری صاحب و دیگر عمائد و اراکین کی توجہ سے رامپور میں کامیابی ہوئی *

محمد عباس خاں سکرٹری ڈیپوٹیشن نے ایک فہرست چندہ ہمارے پاس بھیجی ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ رامپور میں ہمدردان کالج کی کمی نہیں ہی — یقیناً یہہ نتیجہ خود ہزھاینس کی روشن خیالی کا ہی - ہم اُمید کرتے ہیں کہ جو تعلقات درمیان کالج اور اس اسلامی ریاست کے ابتدا سے قایم ہیں اور جن میں ہز ھائینس دام ملکہم کی توجہ سے اور بھی قوت اور پختگی آگئی ہی اُن میں روز افزوں ترقی ہوتی رہیگی *

ہم دیکھتے ہیں کہ فہرست چندہ میں بڑی بڑی رقوم حسب ذیل ہیں *

جناب مولوی محمد عبدالغفور صاحب بہادر مدارالمہام	۲۰۰ روپیہ
جناب مسٹر رائٹ صاحب بہادر چیف انجنیر	۱۰۰ روپیہ
مولوی نبن خاں صاحب جاگیر دار	۵۰ روپیہ

میزان کل اُس روپیہ کی جو وصول ہوچکا ہی ۴۲۳ روپیہ ہی *

رپورٹ پنجاب ڈیپوٹیشن

پنجاب ڈیپوٹیشن ۱۷ ماہ جولائی کو کرنال پہونچا اور نواب رستم علی خاں صاحب و نواب عمر دراز علیخاں صاحب کا مہمان ہوا- ڈیپوٹیشن کے ممبر مسٹر عبدالصمد مظہر، مسٹر غلام نبی اللہ، مسٹر عبدالغنی تھے - علاوہ اِن ممبران کے پروفیسر عبدالقادر صاحب ایم اے بطور امداد اِن کے ساتھہ ہوگئے تھے - شیخ رکن‌الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور منشی عبدالغنی صاحب وکیل کی کوشش سے ایک جلسہ مونسپل ہال میں ۱۹ جولائی کو منعقد ہوا — پنڈت شومدت صاحب ڈسٹرکٹ جج پریسیڈنٹ منتخب ہوئے — ڈیپوٹیشن کی طرف سے منشی غلام نبی صاحب نے اُردو میں اور مسٹر عبدالصمد صاحب نے انگریزی میں تقریریں کیں، جن میں انجمن‌الفرض کے مطالب و مقاصد کا مدلل ومشرح طور پر اظہار کیا گیا - اس کے بعد چندے کی فہرست کھولی گئی اور ڈھائی سو روپیہ کے قریب اُسیوقت وصول ہوگیا - نواب رستم علیخاں و عمر دراز علی خاں صاحبان نے سو روپیہ عنایت کیئے اور نواب محمد ابراھیم علی خاں صاحب رئیس کنجپورہ نے پچاس روپیہ مرحمت فرمائے — علاوہ اس کے جو چندہ اور جمع کیا گیا اُس کی میزان ملاکر کل میزان کرنال سے چار سو باون روپیہ ہوئی *

۲۲ جولائی کو ڈیپوٹیشن انبالہ پہونچا — پروفیسر عبدالقادر صاحب کرنال سے واپس ہوگئے تھے اور یہاں اُن کی بجاے مسٹر مشتاق احمد (اولڈ اسٹوڈنٹ) لاہور سے آکر شامل ہوگئے - ڈیپوٹیشن ایم - عبدالمجید

صاحب پریسیڈنٹ محمڈن کلب چھاونی انبالہ کا مہمان ہوا - شہر انبالہ سے مولوی غلام بھیک صاحب وکیل اور مرزا اعجاز حسین صاحب وکیل و وائیس پریسیڈنٹ کمیٹی نے ڈیپوٹیشن کو چندہ فراہم کرکے دیا جس کی کل تعداد مبلغ اٹھتر روپیہ تھی — چھاونی میں شیخ عبدالمجید صاحب موصوف کی سعی و جانفشانی سے مبلغ دو سو بیالیس روپیہ جمع ہوئے اسطرح سے چھاونی اور شہر کی کل میزان تین سو دس روپیہ ہوئی *

۲۷ کو ڈیپوٹیشن لدھیانہ پہونچا مگر چونکہ یہاں جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے میٹنگ کے لیئے تاریخ ۶ اگست مقرر کی اس لیئے لدھیانہ سے ڈیپوٹیشن ۳۱ کو جالندھر پہونچا اور سردار بہادر غلام حسین خاں صاحب صوبہ دار میجر نے براہ کرم اپنا مہمان کیا - جالندھر شہر میں مولوی غلام محی الدین صاحب وکیل سابق طالبعلم کالج نے ڈیپوٹیشن کی بہت بڑی مدد کی اور اُن کی جانفشانی سے وہاں سے کل ۱۲۶ روپیہ وصول ہوئے — وہاں سے ۵ اگست کو ڈیپوٹیشن واپس لدھیانہ آیا - ۶ کی شام کو ٹون ہال میں ایک جلسہ بصدارت جناب اسٹرن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لدھیانہ منعقد ہوا - مسٹر عبدالصمد صاحب مظہر اور مسٹر عبدالغنی صاحب نے انگریزی اور اُردو میں تقریریں کیں اور انجمن الفرض کے مقاصد و مطالب مفصل طور پر بیان کیئے — مبلغ (دوسو روپیہ) کے قریب اُسیوقت چندہ جمع ہوگیا اور تقریباً اتنی ہی رقم کی اور اُمید ہی - لدھیانہ میں ڈیپوٹیشن جناب خواجہ احد شاہ صاحب رئیس و میونیسپل کمشنر لدھیانہ کی کوٹھی یوسف باغ میں اُنکا مہمان رہا اور جو کچھہ کامیابی یہاں ہوئی وہ سب خواجہ صاحب موصوف کی سعی و کوشش کا نتیجہ ہی — جناب قاضی محتشم الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لدھیانہ نے بھی ڈیپوٹیشن کو مدعو کیا اور ہر طرح سے اُس کی امداد کی چنانچہ میٹنگ کے انویٹیشن بھی آپ کے ہی نام سے جاری ہوئے تھے *

ڈیپوٹیشن لدھیانہ سے ہوشیار پور روانہ ہوگا — اور امرتسر میں بھی ٹھہرنے کی اُمید ہی *

(دستخط) عبدالصمد مظہر

سکرٹری پنجاب ڈیپوٹیشن

ABDUL SAMAD MAZHER,

Secretary to the Punjab Deputation,

Ludhiana.

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس علیگڈہ نے یہہ تجویز کی ہی کہ واسطے اشاعت مقاصد کانفرنس کے ایک اخبار کانفرنس گزٹ کے نام سے جاری کیا جاے — اگرچہ علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ کے ساتھہ اس کا جاری کرنا علیگڈہ میں مناسب تھا مگر بوجہ اسکے کہ انسٹیٹیوٹ گزٹ کی اشاعت بہت زیادہ نہیں ہی کانفرنس گزٹ کا بطور ضمیمہ البشیر کے جاری کرنا امتحاناً منظور کیا گیا ہی چنانچہ پہلا پرچہ کانفرنس گزٹ کا بارھویں اگست کو بطور ضمیمہ البشیر کے جاری ہوا ہی — اُس میں کانفرنس گزٹ شایع کرنے کی وجہ اور ضرورت بیان کی ہی اور رام پور کے اجلاس کانفرنس میں جو رزولیوشن نمبر ۹ پاس کیا گیا تھا اُس کا ذکر کیا ہی کہ " اس رزولیوشن میں یہہ تجویز کی گئی تھی کہ کانفرنس میں ایک تنخواہ دار جائنٹ سکرٹری اور چند تنخواہ دار ایجنٹ بغرض فراہمی چندہ کے مقرر ہوں اور کانفرنس کے مقاصد کی اشاعت کی غرض سے ایک اخبار نکالا جاے اور اُس کے لیئے خاص چندہ کیا جاے لیکن افسوس ہی کہ بوجہ سرمایہ نہونے کے کانفرنس گزٹ اب تک شایع نہ ہوسکا — چونکہ اس سال کانفرنس کا اجلاس دھلی میں ہوگا اور اُنہیں ایام میں اعلی حضرت ملک معظم قیصر ھندوستان کی جشن تاجپوشی کا بے نظیر دربار ہوگا جو اپنی خوبی اور عمدگی میں لاثانی اور ھمیشہ ھمیشہ قابل یادگار ہوگا - خوش نصیب ھیں وہ اشخاص جو ایسے عمدہ دربار اور دوسرے جلوس کو دیکھینگے اور بد قسمت ھیں وہ لوگ جو اس بے نظیر دربار کے دیکھنے سے محروم رھینگے " *

"لہذا اُمید کی جاتی ھی اس سال کانفرنس کا اجلاس مسلمانوں کی قسمت کا فیصلہ ہوگا اگر اس سال کامیابی ہوئی اور جیسا خیال کیا جاتا ھی مسلمان کثرت کے ساتھہ شریک ہوئے تو کچھہ شک نہیں کہ محمڈن یونیورسٹی قایم ھو جاوے اور صرف محمڈن یونیورسٹی بلکہ تمام مسلمانوں کی تعلیم ایک اصول پر قایم ھو جاویگی ان وجوہ سے ضرورت ھی کہ مسلمانوں کو آمادہ کیا جاوے کہ اس سال کانفرنس کے اجلاس میں ضرور شریک ھوں " *

"لہذا ضرورت ھی کہ اس مقصد کے لیئے کانفرنس گزٹ شایع کیا جاوے جس میں دربار کے حالات کانفرنس کے مقاصد و اغراض کی تائید میں جہاں کہیں لوکل کمیٹیاں مقرر ھوں اُن کی روئدادیں مسلمانوں کی تعلیم کے متعلق جہاں جہاں کوششیں ھوں اُن کے حالات نیز کانفرنس دھلی کے لیئے جو صاحب ممبر ھونا منظور کریں یا جو صاحب کہ کانفرنس کے لیئے چندہ دیں اُن کے نام نامی مفصل کانفرنس گزٹ میں شایع ھوتے رھیں- لہذا سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی علیگڈہ کی اجازت سے کانفرنس گزٹ کی ایڈیٹری اور اُس کا انتظام میں نے اپنے ھاتھہ میں لیا ھی- فی الحال یہہ اخبار ۴ صفحے کا ھفتہ وار نکلیگا اگر ضرورت ھوگی تو اس کا حجم بڑھادیا جاویگا - اور ارادہ تو یہہ ھی کہ کانفرنس گزٹ مستقل طور سے جاری رھے لیکن فی الحال ۲ مھینہ کے لیئے امتحاناً جاری کیا جاتا ھی اگر کانفرنس گزٹ کے ذریعہ سے مقاصد و اغراض کانفرنس میں کامیابی ھوئی تو اخبار ھمیشہ جاری رھیگا ورنہ دو مھینے کے بعد افسوس کے ساتھہ بند کردیا جاویگا - فی الحال یہہ تجویز ھوا ھی کہ کانفرنس گزٹ کی

کچھہ قیمت مقرر نہ ہو ممبران کانفرنس کو ہفتہ وار بلا قیمت اور بلا محصول ڈاک روانہ کیا جاوے اور ایجنٹوں کے ذریعہ سے بلا قیمت تقسیم ہو — آیندہ جو کچھہ بھی قرار پاوے چونکہ خریداران البشیر عموماً تعلیم یافتہ حالات زمانہ سے با خبر اور قوم کے ہمدرد ہیں لہذا اُنکی خدمت میں کانفرنس گزٹ بلا قیمت بطور ضمیمہ البشیر بھیجا جاویگا تاکہ وہ آیندہ کانفرنس کے حالات اُس کے انتظام دربار دھلی کی کیفیت اور جو کچھہ نتیجہ مسلمانوں کی قسمت کا ہونے والا ہی اُس سے وقتاً فوقتاً واقف ہوتے رہیں" *

" پس نہایت ادب کے ساتھہ درخواست کرتے ہیں کہ بزرگان قوم آمادہ ہوں اور ہر ایک شہر میں اجلاس کی کامیابی کے لیئے مناسب کوشش کریں لوکل کمیٹیاں بناویں جن کا کام ہو کہ آیندہ اجلاس کانفرنس کے لیئے ممبر بنانا اور چندہ ممبری وصول کرنا — لیکن جو صاحب چندہ ممبری وصول کریں وہ نواب محسن الملک بہادر آنریری سکرتری محمدن ایجوکیشنل کانفرنس سے رسید بک منگالیں - اور ہر ہفتہ اپنی کوششوں کے نتیجہ کی اطلاع اور فہرست ممبران بغرض اشاعت کانفرنس گزٹ بھیج دیا کریں — بہتر یہہ کہ علیگڈہ سنٹرل اِسٹینڈنگ کمیٹی سے وہ نقشے طلب کرلیں جنکی خانہ پوری ہونا اِبتداً تجویز ہوا تھا کہ کس کس جگہہ کسقدر مسلمان ہیں کیا کیا پیشے کرتے ہیں - سرکاری مدارس مشن اِسکولوں اِسلامی مدارس اُردو مدارس اور دیسی مکتب میں کس کس قوم کی کیا کیا تعداد ہی اور نیز یہہ کہ کس کس شہر میں تعلیم پانے والے مسلمان لڑکوں کی کیا تعداد ہی اور وہ کیوں تعلیم نہیں پاتے آیا بوجہ تعصب مذہبی یا غفلت یا ناداری چونکہ تعصب اب بہت کم ہوگیا ہی اور جو لوگ آج بھی اِس خیال کے موجود ہیں جو انگریزی تعلیم کو مذہبی خیال سے اچھا نہیں سمجھتے وہ بہت کم ہیں البتہ غفلت بے تربیتی اور زیادہ تر افلاس مانع تعلیم ہی - بہر حال جب تک نقشے مرتب نہوں اُس وقت تک کانفرنس درحقیقت مسلمانوں کو پورا نفع نہیں پہونچا سکتی - نقشوں کا مرتب کرنا مقامی مسلمانوں کا کام ہی — اگر ایک ایک مقام پر ایک ایک شخص بھی اس کام کو اپنے ذمہ لے تو نقشوں کا مرتب ہوجانا کچھہ مشکل کام نہیں ہی — پس جہاں کہیں جو صاحب نقشوں کی تیاری کا کام اپنے ذمے لیں وہ براہ مہربانی ہمکو اطلاع دیں اور جو نتیجہ اُن کی کوششوں کا نکلے اُس کو لکھکر بھیجدیں - تاکہ کانفرنس گزٹ میں اُس کو شایع کیا جاوے جب نقشے مرتب ہوجاوینگے اُسوقت اس امر پر غور کیا جاویگا کہ کانفرنس کیونکر مسلمانوں کے لیئے زیادہ تر مفید ہوسکتی ہی - جو عارضی ایجنٹ کانفرنس کے مقرر ہوئے ہیں ' اُن کے دورہ کے حالات بھی کانفرنس گزٹ میں شائع ہوتے رہینگے" *

" فی الحال منشی انوار احمد صاحب سب ایڈیٹر البشیر کانفرنس کے عارضی ایجنٹ ممالک متحدہ میں دورہ کرنے کو مقرر ہوئے ہیں — صوبہ بہار کے ایجنٹ غلام مولی صاحب ہیں." *

اسلام پر لکچر

نمبر (۳)

انبیاے کرام کی تعداد اور اُن کی بعثت کے مقامات

انبیاے کرام علیہم الصلوۃ والسلام ' جو دنیا کی ہدایت کے لیئے ابتداے آفرینش سے لیکر خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والتسلیم تک مبعوث ہوئے ہیں ' اُن کی تعداد کی نسبت ایسی بے شمار حدیثیں روایت کی گئی ہیں ' جن سے استناد نہیں کیا جا سکتا ' کیونکہ وہ غالباً ضعیف اور موضوع ہیں - ان میں زیادہ صاف اور واضح وہ حدیث ہی جس کو احمد اور طبرانی اور ابن حبان اور حاکم اور ابن مردویہ اور بیہقی نے اسناد میں ابی امامہ سے روایت کیا ہی — " وہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ انبیا کی تعداد کسقدر ہی ؟ آپ نے فرمایا کہ ایک لاکھہ ۲۴ ہزار ' جن میں تین سو پندرہ رسول ہیں " حاکم اور بیہقی نے جو روایت ابی ذر سے کی ہی اُس میں " مرسلین کی تعداد تین سو تیرہ ہی " حاکم اور ابن سعد کے نزدیک انس کی ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ انبیا کی تعداد آٹھہ ہزار ہی اُس سے سمجھا جاتا ہی کہ اُن سے مراد مرسلین ہیں اور جابر کی ایک حدیث میں ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک ہزار یا زیادہ پیغمبروں کا خاتم ہوں - چونکہ اس قسم کی ضعیف اور موضوع حدیثوں پر کچھہ اعتماد نہیں کیا جا سکتا اس لیئے علماء نے تعداد انبیا کے مسئلہ میں سکوت کا حکم دیا ہی — کیونکہ ایک خاص تعداد کا قائل ہونے والا زیادتی کی نفی کرنے والا ہی — پس جو شخص انبیا کی ایک خاص تعداد کا قائل ہوگا جس میں زیادتی ہونا ممکن ہی تو گویا کہ وہ ان انبیاء کرام کی تکذیب کرنے والا ہوگا جو اِس تعداد سے زیادہ ہیں — سکوت کی وجہ جو ہمارے علما نے بیان کی ہی وہ بھی ہی — مگر اس سے بھی زیادہ قوی حجت یہہ ہی کہ بغیر علم کے خدا کی نسبت کوئی بات کہنا سراسر افترا اور اعتقادی امور میں محض گمان کی پیروی ہی! " وان الظن لا یغنی من الحق شیئا " حالانکہ خداوند تعالی نے اپنے پیغمبر سے فرمایا ہی " منھم من قصصنا علیک و منھم من لم نقصص علیک " پس ہم کو وہی تعداد کافی ہی جس کا بیان خدا نے قرآن مجید میں فرما دیا ہی اور جن انبیا کا قرآن مجید میں ذکر آیا ہی ان پر تفصیلی ایمان لانا واجب ہی — خداوند تعالی فرماتا ہی " اور یہہ ہماری سجھائی ہوئی دلیل تھی جو ہم نے ابراھیم کو اُن کی قوم کے قایل معقول کرنے کے لیئے بتائی ہم جس کو چاہتے ہیں اُس کے مرتبے بلند کردیتے ہیں اے پیغمبر بے شک تمہارا پروردگار حکمت والا اور سب کچھہ جانتا ہی اور ہم نے ابراھیم کو اسحاق بیٹا اور یعقوب پوتا دو فرزند عطا فرمائے ان سب کو ہم نے رہ راست دکھائی اور ان ہی کی نسل میں سے داود اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسی

" و تلک حجتنا آتینٰھا ابراھیم علی قومہ نرفع درجات من نشاء ان ربک حکیم علیم ووھبنا لہ اسحق و یعقوب کلا ھدینا و نوحا ھدینا من قبل و من ذریتہ داود و سلیمان و ایوب و یوسف و موسی و ھرون و کذلک

لنجزي المحسنين و زکریا و یحی و عیسی و الیاس کل من الصالحین و اسماعیل والیسع و یونس و لوطا و کلا فضلنا علی العالمین"

اور ہارون سب کو ہم نے راہ راست دکھائي اور خلوص دل سے نیک کام کرنے والوں کو ہم ایسے هي صلے عطا فرمایا کرتے هیں اور علی هذالقیاس زکریا اور یحی اور عیسی اور الیاس کو کہ یہہ سب همارے نیک بندوں میں سے هیں اور اسمعیل اور یسع اور یونس اور لوط ان سب کو هم نے راہ راست دکھائي اور سب کو دنیا جہان کے لوگوں پر برتري دي " ـ پس نبوت اور رسالت کي یہي وہ تفضیل هی جس کي وجہ سے انبیا تمام لوگوں پر فضیلت رکھتے هیں — انبیاء کرام کے یہہ نام اسي طرح پر ایک دوسرے کے ساتھہ متصل وارد هوئے هیں- اور خدا فرماتا هی " † و اذکر فی الکتاب ادریس انہ کان صدیقا نبیا " اور مرسلین کے قصوں کے بیان میں فرماتا هی "‡ و الی عاد اخاهم هودا " " و الی ثمود اخاهم صالحا " " و الی مدین اخاهم شعیبا " اور نیز فرماتا هی " § واذکر اسماعیل والیسع و ذا الکفل و کل من الاخیار " انبیا کے اس سلسلہ میں ذو الکفل کا ذکر بھي فرمادیا هی اور سوائے حضرت آدم کے جو سلسلہ نبوت کے شروع کرنے والے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جو اس سلسلہ کو ختم کرنے والے هیں سب کا ذکر آ گیا هی — کیونکہ ان دونوں کا ذکر قرآن مجید میں مفصل کیا گیا هی ●

اِن انبیاء کرام کي تاریخ کے دیکھنے سے معلوم هوتا هی کہ وہ تمام یا اُن میں سے اکثر بلاد عرب یا اُس کے متصل شام ' عراق اور فلسطین میں مبعوث هوئے تھے — اور زمین کا یہہ چھوٹا سا ٹکرہ جو جزیرہ نما هی اور بحر هند اور بحر احمر اور بحر متوسط سے محدود هی آدم علیہ السلام کے بعد حضرت نوح سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک انبیا اور مرسلین کي ولادت گاہ رہا هی — گویا کہ خدا نے اپني تمام مخلوق کو گمراهي میں چھوڑ کر صرف اِنھیں ممالک کے باشندوں کو هدایت کے لیئے مخصوص کیا تھا - غرضکہ نبوت اور رسالت کو صرف اسي قطعہ زمین پر محدود کردینے سے مذهب پر ملحدوں کا نہایت سخت شبہہ وارد هوتا هی— چونکہ اُنہوں نے یہود و نصارا کي کتابوں میں دیکھا هی کہ اُن کے نزدیک انبیا کا سلسلہ صرف فلسطین اور شام اور اُس کے قرب و جوار میں محدود هی تو اُنہوں نے اِن ممالک کے باشندوں کي طبایع اور ان کے اخلاق و عادات سے بحث کي اور یہہ شبہہ پیش کیا کہ ان ممالک کے

† اور قرآن میں ادریس کا مذکور بھي لوگوں سے بیان کرو کہ وہ بڑے سچے بندے اور پیغمبر تھے —

‡ " اور هم هي نے قوم عاد کي طرف اُن کے بھائي هود کو بھیجا " " اور هم هي نے قوم ثمود کے بھائي صالح کو اُن کي طرف پیغمبر بناکر بھیجا " — "اور هم هي نے مدین والوں کي طرف اُن کے بھائي شعیب کو پیغمبر بناکر بھیجا —

§ اور اسمعیل اور یسع و ذالکفل کو بھي یاد کرو اور یہہ سب بھي نیک بندوں میں هیں —

باشندوں میں جو خواص هیں ان میں مذهبي دعوت قایم کرنے اور مذهبي حکومت اور روحاني ریاست کی بنیاد ڈالنے کي استعداد هی اور جو عوام هیں ان میں دعوت کے قبول کرنے کي قابلیت هی - اسي وجہ سے ان ملکوں میں بے شمار ادیان اور مذاهب اور فرقے پیدا هوگئے هیں جو دنیا کے کسي دوسرے حصہ میں نہیں پائے جاتے ●

مگر جو شخص قرآن مجید کو سمجھتا هی اُس کے دل میں اس قسم کے شبہات اور خطرات هرگز پیدا نہیں هوسکتے — کیونکہ خداوند تعالی نے قرآن مجید میں صاف فرمادیا هی " فی الواقع هم هي نے تم کو خوش خبري سنانے والا اور عذاب خدا سے ڈرانے والا بناکر بھیجا هی اور کوئي اُمت ایسي نہیں هوئي کہ اُس میں کوئي ڈرانیوالا نہ گذرا هو " ●

"انا ارسلناک بالحق بشیرا و نذیرا و ان من اُمة الا خلا فیها نذیر " —

یہہ آیت اس مسئلہ میں قول فیصل اور نص قطعي هی کہ خدا کي رحمت اور آسماني هدایت ایک عام عطیہ هی جس سے تمام قوموں کو حصہ ملا هی اور روے زمین کي کوئي قوم اُس سے محروم نہیں رهي — اگر یہہ اعتراض کیا جاوے کہ اُس مجمل ذکر میں جو قرآن مجید میں انبیا اور مرسلین کي نسبت کیا گیا هی کسي ایسے پیغمبر کا مذکور نہیں هی جو هندوستان یا چین یا یوروپ یا امریکہ میں مبعوث هوا هو — اُس کے جواب میں هم کہتے هیں کہ ' ان آیات میں انبیاء کرام کا ذکر اس غرض سے نہیں کیا گیا تاکہ اُن کا اجمالي بیان هوجاے - بلکہ ان آیات میں خدا کے ان قوانین کا بیان کرنا مقصود هی جو قوموں میں انبیا کے ساتھہ جاري هیں اور اُس سے غرض یہہ هی کہ مرسلین کے دل مضبوط هوں اور ان کے اُمتیوں کو عبرت حاصل هو — خدا فرماتا هی " † لقد کان فی قصصهم عبرة لاولی الالباب " اور نیز فرماتا هی " ‡ و کلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فوادک " اور یہہ عبرت اور تثبیت صرف انہیں پیغمبروں کے بیان سے حاصل هوسکتي هی جن کا حال کچھہ نہ کچھہ معلوم تھا — یہي وجہ هی کہ ان انبیاء کرام کا ذکر قرآن مجید میں مکرر سہ کرر آیا هی جن کي قوموں اور جن کے ملکوں کا حال تفصیلي معلوم تھا — اور ان کا ذکر اس قدر نہیں آیا جن کا حال صرف بالاجمال معلوم تھا - اس امر کے بیان کرنے کے لیئے کہ خدا کي رحمت اپنے بندوں کي هدایت کے لیئے پیغمبروں کے بھیجنے میں عام هی کیونکہ تمام مخلوق خدا کا کنبہ هی جن پر وہ مہربان هی اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم اپني قوم سے کسي ایسے پیغمبر کا ذکر فرماتے جو مثلا ایک لاکھہ برس پیشتر امریکہ میں مبعوث هوچکا هی اور اُس کے بعض حالات جو اُس کي قوم کے ساتھہ هوئے بیان کرتے تو کیا ایسي عبرت حاصل

† اس میں شک نہیں کہ عقل والوں کے لیئے ان لوگوں کے حالات میں بڑي عبرت هی —

‡ اور اے پیغمبر دوسرے پیغمبروں کے جتنے قصے هم تم سے بیان کرتے هیں اُن کے ذریعہ سے هم تمہارے دل کي ڈھارس بندھاتے هیں —

هوسکتي جو قوم یہود اور صالح کے حالات سے جو ثمود کے ساتھہ گذرے حاصل هوئي ؟ هرگز نهیں — مجهول مطلق کا ذکر کچھہ مفید نهیں هوسکتا بلکہ وہ غالبا تخیل اور اختراع پر محمول کیا جاتا هی •

هم کو کیا معلوم هی شاید کنفشیوس اهل چین میں پیغمبر مبعوث هوا هو کیونکہ اُس کي هدایت اور حکمت کے آثار اب تک بالکل محو اور نیست و نابود نهیں هوئے- یهي بات بودہ کي نسبت کهي جاسکتي هی- اگر یہہ اعتراض کیا جاوے کہ ان قوموں کے عقاید میں ایسي باتیں پائي جا تي هیں جن کي نسبت اسلام قطعي حکم لگاتا هی کہ وہ کسي آسماني مذهب کے عقاید نهیں هیں — خصوصاً بودہ مذهب میں بالکل شرک اور بت پرستي هی- اس کے جواب میں هم کہتے هیں کہ کیا ان لوگوں میں جن کي نسبت قرآن مجید نے تصریح کي هی کہ اُن کا مذهب سچا اور ان کي کتاب آسماني هی ایسے عقاید نهیں پائے جاتے جنکو اسلام شرک اور بت پرستي بتلاتا هی ؟ — پس جسطرح تاویل اور تحریف سے اُن مذاهب کے اُصول و عقاید فاسد هوگئے هیں اسي طرح اُن مذاهب کے اُصول و عقاید بهي فاسد هوگئے هیں - " † الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبهم لذکراللہ و ما نزل من الحق و لا یکونوا کالذین اُوتواالکتاب من قبل فطال علیهم الامد فقست قلوبهم و کثیر منهم فاسقون " چونکہ زمانہ بعثت کو عرصہ دراز گذرا اس لیئے راہ حق سے گمراہ هوجانے کا گمان هوتا هی - عبرت کے نمونے همارے سامنے اور دهنے بائیں موجود هیں •

اگر یہہ کہا جاے کہ جب کہ تم نے ان قوموں کے لیئے جن کے گذشتہ زمانہ میں اخلاق و آداب پاکیزہ اور تهذیب و شایستگي اعلی درجہ کي تهي یہہ بات جائز رکهي هی کہ اُنهوں نے یہہ اپنے آسماني مذهب سے حاصل کیا هی تو ان وحشي قوموں کي نسبت تم کیا کہہ سکتے هو جن میں اور حیوانات میں سواے بالطبع ضاحک هونے کے کچھہ فرق نهیں جیسا کہ بعض افریقہ کے حبشي یا جزائر بحر اعظم کے رهنے والے - اگر یہہ جواب دیا جاوے کہ ان میں پیغمبر مبعوث هوئے هیں تو هم پوچهتے هیں کہ ان کي هدایت کے آثار کهاں هیں اور اگر یہہ کہا جاے کہ ان میں کوئي پیغمبر مبعوث نهیں هوا تو هم دریافت کرتے هیں کہ " و ان من امة الا خلافیها نذیر " کے کیا معني هیں - اس اعتراض کا جواب یہہ هی کہ خداوند جلت حکمۃ نے انسان کو پیدا کیا هی اور اُس کے وجود کا کمال تدریجي ترقي پر منحصر رکها هی — پس وہ اس کمال کے مراتب میں سے جس مرتبہ کا مستحق هوتا هی فورا اُس کو عطا هوتا هی - وہ همیشہ جو کچھہ حاصل کرتا هی بقدر اپني استعداد کے حاصل کرتا هی — فرض کہ اس آیت میں جو عموم هی اُسمیں اُس قید کي رعایت کرنا ضروري هی جو نظام عالم میں عام طور پر دیکهي اور تسلیم کي جاتي هی - جبکہ هم یہہ کہتے هیں کہ هرایک مونث بچہ جنتي هی تو اس سے یہہ مراد هوتي هی کہ وہ سن ولادت میں جنتي هی - پس کم سن مونث کے نہ جننے سے یہہ کلیہ قاعدہ نهیں ٹوٹ سکتا - اس بنا پر اگر یہہ فرض کرلیا جاوے کہ اُن وحشي قوموں میں کوئي پیغمبر مبعوث نهیں هوا جو آسماني الهام کے ذریعہ سے ان کو راہ حق اور طریق اصلاح کي طرف هدایت کرے تو اس میں شک نهیں کہ اس کي وجہ یہہ هی کہ ان میں ابهي تک حق کے سمجهنے اور برائي بهلائي کو پهچاننے کي استعداد اور قابلیت پیدا نهیں هوئي •

اس کے علاوہ تمدن اور شایستگي میں اُن کا ترقي یافتہ نهونا اس بات پر دلالت نهیں کرتا کہ ان میں هدایت کي غرض سے کوئي نذیر مبعوث نهیں هوا — کیونکہ لوگ هر زمانہ میں انبیا کي هدایت سے صرف اُسي قدر فائدہ اُٹهاتے هیں جس قدر کہ ان میں استعداد هوتي هی - بعض انبیا پر صرف چند اشخاص ایمان لائے جیسا کہ نوح علیہ السلام کي نسبت وارد هوا هی — اور بعض انبیا ایسے بهي گذرے هیں جن پر ایک شخص بهي ایمان نهیں لایا جیسا کہ خداوند تعالی نے حضرت نوح کے قصہ کے بعد فرمایا هی " † ثم بعثنا من بعدہ رسلاً الی قومهم فجاؤهم بالبینات فما کانوا لیؤمنوا بما کذبوا بہ من قبل " اکثر انبیاء کرام کے آثار ممالک مشرق سے مٹ چکے هیں حتی کہ ابراهیم علیہ السلام کے صحیفے بهي محفوظ نهیں رهے حالانکہ وہ ابوالانبیا اور خلیل اللہ هیں — تمام مومن قوموں میں اُن کا ذکر خیر صرف اس لیئے محفوظ رها کہ ان قوموں میں شائستگي کي ترقي هوچکي تهي اور ان میں ایسے لوگ پیدا هوگئے تهے جو پیغمبروں اور هادیوں کي قدر پهچانتے تهے اور نیز اس لیئے کہ آپ کے خاندان گرامي میں نبوت کا سلسلہ علی الاتصال جاري رها — پس باوجود اس کے کون شخص انکار کرسکتا هی کہ جو پیغمبر جاهل اور وحشي قوموں میں مبعوث هوتے هیں ان کے آثار کا محفوظ رهنا مشکل هی •

مذهب نے بهي تدریجي ترقي کي هی اور مشرق میں عهد ابراهیم علیہ السلام سے آنحضرت صلے اللہ علیہ و سلم کے زمانہ تک اُس کي تکمیل هوئي هی — پس تمام پیغمبر، قوموں کے عقاید اور اعمال اور آداب اور ان کے قومي تعلقات کي اصلاح کے لحاظ سے برابر نهیں هیں، کیونکہ مختلف قوموں اور امتوں کو اصلاح کي ضرورتیں مختلف هوتي هیں - بدوے بہ نسبت شهریوں کے کم علم هوتے هیں اور ان کے خیالات میں گمراهي بهي کم هوتي اور بوجہ اُن کے سودهے سادے اور عیش و تنعم سے دور هونے کے اُن کے اخلاق و آداب میں فساد بهي کم هوتا هی اور نیز ان میں سوسائیٹیوں

† کیا مسلمانوں کے لیئے ابهي تک اس کا وقت نهیں آیا کہ ذکر خدا اور تلاوت قرآن کے لیئے جو خداے برحق کي طرف سے نازل هوا هی اُن کے دل گداز هوں اور اُن لوگوں کي طرح نہو جائیں جن کو اُن سے پہلے کتاب دي گئي تهي (یعني یهود نصاری) پهر اسي طرح اُن پر ایک مدت دراز گذر گئي اور رفتہ رفتہ اُن کے دل سخت هوگئے اور اب اُن کا حال یہہ هی کہ اُن میں سے اکثر نا فرمان هیں —

† پهر نوح کے بعد هم نے اور رسولوں کو اُن کي اپني اپني قوم کي طرف بهیجا تو یہہ پیغمبر اُن کے پاس معجزے لیکر آئے اس پر بهي یہہ لوگ جس چیز کو پہلے جهٹلاتے تهے اُس پر ایمان نہ لائے —

کے حالات مثل شہریوں کے نہیں ہوتے اس لیئے اُن کو تمدني اور ملکي اور سیاسي قوانین کي ضرورت نہیں ہوتي *

ابتداے آفرینش میں نوع انسان کے افراد بالکل سیدھے سادے اور سلیم الفطرت تھے - ان میں رفتہ رفتہ اور بتدریج فساد پھیلنا شروع ہوا جب ان میں شرک اور دیگر بد اعمالیاں شایع هوجاتي تھیں تو خداوند تعالی اُنھیں میں سے ایک عقلمند اور پاکیزہ نفس شخص کو ان کي هدایت کے لیئے مبعوث کرتا تھا جو خدا کے الهام اور اُس کي وحي کے ذریعہ سے ان کو عذاب سے ڈرانا اور شرک اور بد اعمالیوں سے روکتا اور توحید اور نیک کاموں کا ان کو حکم دیتا تھا اور جو لوگ اُس کي اطاعت کرتے تھے اُن کي حالت درست هوجاتي تھي — کیونکہ اگر ایسا نہوتا تو جو فساد ان کي طبایع پر طاري هوا تھا وہ رفتہ رفتہ فطري نور کو غارت کردیتا اور انسان بالکل شیطان سیرت بن جاتا — دیکھو قرآن مجید میں بعض انبیا کي نسبت صرف توحید کي طرف دعوت کرنا مذکور هی اور بعض کي نسبت کسي ایسے گناہ سے ممانعت کرنے کا بیان کیا گیا هی جو اُسوقت قوم میں شایع تھا جیسا کہ حضرت لوط علیہ السلام کے قصہ سے معلوم هوتا هی اور جیسا کہ خدا نے شعیب علیہ السلام کي نسبت فرمایا هی " † والی مدین اخاهم شعیبا قال یا قوم اعبدوا الله مالکم من اله غیرہ ولا تنقصوا المکیال و المیزان " پھر اس کي نسبت بیان کیا هی " ‡ و یا قوم اوفوا المکیال و المیزان " اس تکرار سے یہہ بات معلوم هوتي هی کہ حضرت شعیب کي رسالت سے اهم مقصد یہہ تھا کہ قوم کو صرف خدا کي عبادت اور پورا تولنے اور پورا ماپنے کي طرف دعوت دیجاے — کیونکہ کم تولنے اور ماپنے کي برائي ان کي قوم میں عام طور پر جاري تھي جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور هی " § ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون و اذا کالوهم اووزنوهم یخسرون " — مگر حضرت موسی کي رسالت اسقدر مختصر نہ تھي بلکہ ان کي شریعت وسیع تھي، جس میں ترک وطن و جنگ و جدل کا بیان تھا — کیونکہ شهري زندگي اور شخصي حکومت نے ایک طرح پر بني اسرائیل کي طبائع کو فاسد کردیا تھا اور دوسري طرح پر ان کو تمدن اور تهذیب و شایستگي کے واسطے آمادہ کر رکھا تھا — اس وجہ سے ان کو هدایت کرنا سخت دشوار کام تھا *

تمام لوگ ایک قوم اور اُس فطرت کے مطابق تھے جس پر ان کو خدا نے پیدا کیا تھا — اور یہہ اُس وقت تھا جبکہ وہ وحشت اور جہالت کي حالت میں تھے جو بہ نسبت قومي زندگي کے شخصي زندگي سے زیادہ تر قریب هی — رفتہ رفتہ جس قدر اُن میں ترقي هوتي گئي اُسي قدر بتدریج اُن کا شیرازہ جمعیت مستحکم هوتا گیا - اول گہر بنے پھر خاندان قائم هوگئے - اور رفتہ رفتہ بڑے بڑے قبیلے بنگئے - اور اُن سے قومیں هوگئیں - وہ اپني جمعیت کے لحاظ سے جسقدر ترقي کرتے تھے اُسي قدر اُن میں خواهشات کے جھگڑے پیدا هوتے جاتے تھے — اور اُن کو مشترکہ منفعتوں اور مصلحتوں کے ایک وسیع علم کي ضرورت داعي هوتي تھي — اور اُس کیئے اُن میں اُن کے هرایک دور زندگي میں ایسے هادي اور رهنما مبعوث هوتے تھے جو اُن کو شخصي اور نوعي مضرتوں کے چھوڑ دینے کي طرف رهنمائي کرتے اور جس چیز سے اُنکي روحیں اعتقادي فساد سے محفوظ رهیں اُس کي طرف هدایت کرتے تھے جو دنیا اور آخرت میں موجب سعادت اور باعث فلاح هی - اس سے معلوم هوتا هی کہ انبیا اور مرسلین کي بعثت سے ایک هي مقصود هی جس کي تفصیل میں بلحاظ قوموں کے حالات اور اُن کي ضرورتوں کے اختلاف واقع هوجاتا هی - اور یہہ هدایت کرنے والے جو قوموں کي اصلاح کے لیئے مبعوث هوتے هیں قوموں کي اصلاح کا علم بذریعہ تعلیم کے اکتسابي طور پر حاصل نہیں کرتے - بلکہ وہ بلحاظ اپني فطرت سلیم کے اپني قوم میں ممتاز هوتے هیں — اور اُن کو اصلاح کا بدیهي طور پر علم هوتا هی جو منخفي هونے اور فوراً نفس میں پیدا هوجانے کي وجہ سے وحي کے ساتھہ تعبیر کیا جاتا هی — اُن کا علم اُن کے نفس پر اثر کرنے والا اور اُس کو کام کرنے کے لیئے مجبور کرنے والا هوتا هی - کیونکہ وہ علم فکر اور خیال کا پیدا کیا هوا نہیں هوتا جس کے ساتھہ تردد اور تذبذب لگا رهتا هی — بلکہ وہ محض وجداني اور خدا کي طرف سے هوتا هی اور اُس کے ساتھہ ایک دوسرا وجداني علم هوتا هی کہ وہ خدا کي طرف سے هی — خواہ وہ بیداري میں قلب پر القا هو یا خواب میں *

اس کا نتیجہ یہہ هی کہ انبیا علیهم السلام کے علوم اور اُن کے اعمال بلحاظ اُن کي قوموں کے حالات کے متفاوت هوتے هیں — اسي وجہ سے خدا نے اُن کو ایک دوسرے پر فضیلت دي هی اور بعض کے مرتبے بلند کیئے هیں اور بعض کو اُن میں سے اولوالعزم فرمایا هی - اسي وجہ سے اور نیز قوموں کي زبانوں کے اختلاف سے کبھي کبھي ایک زمانہ میں متعدد پیغمبر قوموں میں مبعوث هوئے هیں، اگرچہ وہ قریب قریب کے رهنے والے هوں - اور کبھي ایک هي قوم میں متعدد پیغمبر هوئے هیں جیسے موسی اور هارون بني اسرائیل میں تھے — جبکہ پیغمبروں میں ایک دوسرے کي فضیلت بلحاظ اُن قوموں کے حالات کے هی جن میں وہ مبعوث هوتے هیں تو موسی علیہ السلام بہ نسبت صالح اور شعیب کے افضل هونگے اور جو پیغمبر تمام مخلوق کے لیئے مبعوث هو وہ اُس سے افضل هوگا جو صرف ایک خاص قوم کے لیئے مبعوث هو — اس مناسبت سے هم اپنے آیندہ لکچر میں ختم نبوت اور خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والتسلیم کي نسبت گفتگو کرینگے * (المکاز)

---

† اور هم نے مدین والوں کي طرف اُن کے بھائي شعیب کو پیغمبر بناکر بھیجا اُنھوں نے جاکر لوگوں کو سمجھایا کہ بھائیو الله هي کي عبادت کرو کیونکہ اُس کے سوا تمہارا کوئي اور معبود نہیں — اور ماپ تول میں کمي نکیا کرو —

‡ اور اے بھائیو ماپ تول انصاف کے ساتھہ پوري پوري کیا کرو —

§ کم دینے والوں کي بڑي هي تباهي هی کہ لوگوں سے ماپ کرلیں تو پورا پورا لیں — اور جب ماپ کر یا تول کر اُن کو دیں تو کم دیں —

هوسکتي جو قوم یہود اور صالح کے حالات سے جو نمود کے ساتھہ گذرے حاصل هوئي ؟ هرگز نہیں — مجہول مطلق کا ذکر کچھہ مفید نہیں هوسکتا بلکہ وہ غالبا تخیل اور اختراع پر محمول کیا جاتا هی •

هم کو کیا معلوم هی شاید کونفشیوس اهل چین میں پیغمبر مبعوث هوا هو کیونکہ اُس کي هدایت اور حکمت کے آثار اب تک بالکل معدو اور نیست و نابود نہیں هوئے- یہي بات بودہ کي نسبت کہي جاسکتي هی- اگر یہہ اعتراض کیا جاوے کہ ان قوموں کے عقاید میں ایسي باتیں پائي جاي هیں جن کي نسبت اسلام قطعي حکم لگاتا هی کہ وہ کسي آسماني مذهب کے عقاید نہیں هیں— خصوصاً بودہ مذهب میں بالکل شرک اور بت پرستي هی- اس کے جواب میں هم کہتے هیں کہ کیا ان لوگوں میں جن کي نسبت قرآن مجید نے تصریح کي هی کہ اُن کا مذهب سچا اور ان کي کتاب آسماني هی ایسے عقاید نہیں پائے جاتے جنکو اسلام شرک اور بت پرستي بتلاتا هی ؟ — پس جسطرح تاویل اور تحریف سے اُن مذاهب کے اُصول و عقاید فاسد هوگئے هیں اسي طرح اُن مذاهب کے اُصول و عقاید بهي فاسد هوگئے هیں — "† الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبهم لذکرالله و ما نزل من الحق و لا یکونوا کالذین اُوتواالکتاب من قبل فطال علیهم الامد فقست قلوبهم و کثیر منهم فاسقون" چونکہ زمانہ بعثت کو عرصہ دراز گذرا اس لیئے راہ حق سے گمراہ هوجانے کا گمان هوتا هی - عبرت کے نمونے همارے سامنے اور دهنے بائیں موجود هیں •

اگر یہہ کہا جاے کہ جب کہ تم نے ان قوموں کے لیئے جن کے گذشتہ زمانہ میں اخلاق و آداب پاکیزہ اور تہذیب و شایستگي اعلی درجہ کي تهي یہہ بات جائز رکهي هی کہ اُنہوں نے یہہ اپنے آسماني مذهب سے حاصل کیا هی تو ان وحشي قوموں کي نسبت تم کیا کہہ سکتے هو جن میں اور حیوانات میں سواے بالطبع ضاحک هونے کے کچھہ فرق نہیں جیسا کہ بعض افریقہ کے حبشي یا جزائر بحر اعظم کے رهنے والے - اگر یہہ جواب دیا جاوے کہ ان میں پیغمبر مبعوث هوئے هیں تو هم پوچهتے هیں کہ ان کي هدایت کے آثار کہاں هیں اور اگر یہہ کہا جاے کہ ان میں کوئي پیغمبر مبعوث نہیں هوا تو هم دریافت کرتے هیں کہ " و ان من امة الا خلافیها نذیر " کے کیا معني هیں - اس اعتراض کا جواب یہہ هی کہ خداوند جلت حکمۃ نے انسان کو پیدا کیا هی اور اُس کے وجود کا کمال تدریجي ترقي پر منحصر رکها هی — پس وہ اس کمال کے مراتب میں سے جس مرتبہ کا مستحق هوتا هی فورا اُس کو عطا هوتا هی — وہ همیشہ جو کچھہ حاصل کرتا هی بقدر اپني

† کیا مسلمانوں کے لیئے ابهي تک اس کا وقت نہیں آیا کہ ذکر خدا اور تلاوت قرآن کے لیئے جو خداے برحق کي طرف سے نازل هوا هی اُن کے دل گداز هوں اور اُن لوگوں کي طرح نہو جائیں جن کو اُن سے پہلے کتاب دي گئي تهي (یعني یہود نصاری) پهر اسي طرح اُن پر ایک مدت دراز گذر گئي اور رفتہ رفتہ اُن کے دل سخت هوگئے اور اب اُن کا حال یہہ هی کہ اُن میں سے اکثر نا فرمان هیں —

استعداد کے حاصل کرتا هی — غرض کہ اس آیت میں جو عموم هی اُسمیں اُس قید کي رعایت کرنا ضروري هی جو نظام عالم میں عام طور پر دیکهي اور تسلیم کي جاتي هی - جبکہ هم یہہ کہتے هیں کہ هرایک مونث بچہ جنتي هی تو اس سے یہہ مراد هوتي هی کہ وہ سن ولادت میں جنتي هی - پس کم سن مونث کے نہ جننے سے یہہ کلیہ قاعدہ نہیں ٹوٹ سکتا - اس بنا پر اگر یہہ فرض کرلیا جاوے کہ اُن وحشي قوموں میں کوئي پیغمبر مبعوث نہیں هوا جو آسماني الہام کے ذریعہ سے ان کو راہ حق اور طریق اصلاح کي طرف هدایت کرے تو اس میں شک نہیں کہ اس کي وجہ یہہ هی کہ ان میں ابهي تک حق کے سمجهنے اور برائي بهلائي کو پہچاننے کي استعداد اور قابلیت پیدا نہیں هوئي •

اس کے علاوہ تمدن اور شایستگي میں اُن کا ترقي یافتہ نہونا اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ ان میں هدایت کي غرض سے کوئي نذیر مبعوث نہیں هوا — کیونکہ لوگ هر زمانہ میں انبیا کي هدایت سے صرف اُسي قدر فائدہ اُٹهاتے هیں جس قدر کہ ان میں استعداد هوتي هی - بعض انبیا پر صرف چند اشخاص ایمان لائے جیسا کہ نوح علیہ‌السلام کي نسبت وارد هوا هی — اور بعض انبیا ایسے بهي گذرے هیں جن پر ایک شخص بهي ایمان نہیں لایا جیسا کہ خداوند تعالی نے حضرت نوح کے قصہ کے بعد فرمایا هی "† ثم بعثنا من بعدہ رسلاً الی قومهم فجاؤهم بالبینات فما کانوا لیومنوا بما کذبوا بہ من قبل" اکثر انبیاء کرام کے آثار ممالک مشرق سے مٹ چکے هیں حتی کہ ابراهیم علیہ‌السلام کے صحیفے بهي محفوظ نہیں رهے حالانکہ وہ ابوالانبیا اور خلیل الله هیں — تمام مومن قوموں میں اُن کا ذکر خیر صرف اس لیئے محفوظ رها کہ ان قوموں میں شائستگي کي ترقي هوچکي تهي اور ان میں ایسے لوگ پیدا هوگئے تهے جو پیغمبروں اور هادیوں کي قدر پہچانتے تهے اور نیز اس لیئے کہ آپ کے خاندان گرامي میں نبوت کا سلسلہ علی‌الاتصال جاري رها — پس باوجود اس کے کون شخص انکار کرسکتا هی کہ جو پیغمبر جاهل اور وحشي قوموں میں مبعوث هوتے هیں ان کے آثار کا محفوظ رهنا مشکل هی •

مذهب نے بهي تدریجي ترقي کي هی اور مشرق میں عہد ابراهیم علیہ‌السلام سے آنحضرت صلے الله علیہ و سلم کے زمانہ تک اُس کي تکمیل هوئي هی— پس تمام پیغمبر ' قوموں کے عقاید اور اعمال و آداب اور ان کے قومي تعلقات کي اصلاح کے لحاظ سے برابر نہیں هیں ' کیونکہ مختلف قوموں اور امتوں کو اصلاح کي ضرورتیں مختلف هوتي هیں - بدوے بہ نسبت شہریوں کے کم علم هوتے هیں اور ان کے خیالات میں گمراهي بهي کم هوتي اور بوجہ ان کے سودهے سادے اور عیش و تنعم سے دور هونے کے اُن کے اخلاق و آداب میں فساد بهي کم هوتا هی اور نیز ان میں سوسائیٹیوں

† پهر نوح کے بعد هم نے اور رسولوں کو اُن کي اپني اپني قوم کي طرف بهیجا تو یہہ پیغمبر اُن کے پاس معجزے لیکر آئے اس پر بهي یہہ لوگ جس چیز کو پہلے جهٹلاتے تهے اُس پر ایمان نہ لائے —

کے حالات مثل شہریوں کے نہیں ہوتے اس لیئے اُن کو تمدني اور ملکي اور سیاسي قوانین کي ضرورت نہیں ہوتي *

ابتداے آفرینش میں نوع انسان کے افراد بالکل سیدھے سادے اور سلیم‌الفطرت تھے - ان میں رفتہ رفتہ اور بتدریج فساد پھیلنا شروع ہوا جب ان میں شرک اور دیگر بد اعمالیاں شایع ہوجاتي تھیں تو خداوند تعالی اُنھیں میں سے ایک عقلمند اور پاکیزہ نفس شخص کو ان کي ہدایت کے لیئے مبعوث کرتا تھا جو خدا کے الہام اور اُس کي وحي کے ذریعہ سے ان کو عذاب سے ڈراتا اور شرک اور بد اعمالیوں سے روکتا اور توحید اور نیک کاموں کا ان کو حکم دیتا تھا اور جو لوگ اُس کي اطاعت کرتے تھے اُن کي حالت درست ہوجاتي تھي — کیونکہ اگر ایسا نہوتا تو جو فساد ان کي طبایع پر طاري ہوا تھا وہ رفتہ رفتہ فطري نور کو غارت کردیتا اور انسان بالکل شیطان سیرت بن جاتا — دیکھو قرآن مجید میں بعض انبیا کي نسبت صرف توحید کي طرف دعوت کرنا مذکور ہی اور بعض کي نسبت کسي ایسے گناہ سے ممانعت کرنے کا بیان کیا گیا ہی جو اُسوقت قوم میں شایع تھا جیسا کہ حضرت لوط علیہ‌السلام کے قصہ سے معلوم ہوتا ہی اور جیسا کہ خدا نے شعیب علیہ‌السلام کي نسبت فرمایا ہی " † والی مدین اخاہم شعیبا قال یا قوم اعبدوااللہ مالکم من الہ غیرہ ولا تنقصوا المکیال و المیزان " پھر اس کي نسبت بیان کیا ہی " ‡ و یا قوم اوفوا المکیال و المیزان " اس تکرار سے یہہ بات معلوم ہوتي ہی کہ حضرت شعیب کي رسالت سے اہم مقصد یہہ تہا کہ قوم کو صرف خدا کي عبادت اور پورا تولنے اور پورا ماپنے کي طرف دعوت دیجاے — کیونکہ کم تولنے اور ماپنے کي برائي ان کي قوم میں عام طور پر جاري تھي جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہی " § ویل للمطففین الذین اذا کتالوا علی‌الناس یستوفون و اذا کالو ہم اووزنو ہم یخسرون " — مگر حضرت موسیٰ کي رسالت اسقدر مختصر نہ تھي بلکہ ان کي شریعت وسیع تھي ' جس میں ترک وطن و جنگ و جدل کا بیان تھا — کیونکہ شہري زندگي اور شخصي حکومت نے ایک طرح پر بني اسرائیل کي طبائع کو فاسد کردیا تھا اور دوسري طرح پر ان کو تمدن اور تہذیب و شایستگي کے واسطے آمادہ کر رکھا تھا — اس وجہ سے ان کو ہدایت کرنا سخت دشوار کام تھا *

تمام لوگ ایک قوم اور اُس فطرت کے مطابق تھے جس پر ان کو خدا نے پیدا کیا تھا — اور یہہ اُس وقت تھا جبکہ وہ وحشت اور جہالت کي حالت میں تھے جو بہ نسبت قومي زندگي کے شخصي زندگي سے زیادہ تر قریب ہی — رفتہ رفتہ جس قدر اُن میں ترقي ہوتي گئي اُسي قدر بتدریج اُن کا شیرازہ جمعیت مستحکم ہوتا گیا - اول گہر بنے پھرخاندان قائم ہوگئے- اوررفتہ‌رفتہ بڑے بڑے قبیلے بنگئے- اور اُن سے قومیں ہوگئیں - وہ اپني جمعیت کے لحاظ سے جس‌قدر ترقي کرتے تھے اُسي قدر اُن میں خواہشات کے جھگڑے پیدا ہوتے جاتے تھے — اور اُن کو مشترکہ منفعتوں اور مصلحتوں کے ایک وسیع علم کي ضرورت داعي ہوتي تھي — اور اُس لیئے اُن میں اُن کے ہرایک دور زندگي میں ایسے ہادي اور رہنما مبعوث ہوتے تھے جو اُن کو شخصي اور نوعي مضرتوں کے چھوڑ دینے کي طرف رہنمائي کرتے اور جس چیز سے اُنکي روحیں اعتقادي فسادسے محفوظ رہیں اُس کي طرف ہدایت کرتے تھے جو دنیا اور آخرت میں موجب سعادت اور باعث فلاح ہی - اس سے معلوم ہوتا ہی کہ انبیا اور مرسلین کي بعثت سے ایک ہي مقصود ہی جس‌کي تفصیل میں بلحاظ قوموں کے حالات اور اُن کي ضرورتوں کے اختلاف واقع ہوجاتا ہی - اور یہہ ہدایت کرنے والے جو قوموں کي اصلاح کے لیئے مبعوث ہوتے ہیں قوموں کي اصلاح کا علم بذریعہ تعلیم کے اکتسابي طور پر حاصل نہیں کرتے - بلکہ وہ بلحاظ اپني فطرت سلیم کے اپني قوم میں ممتاز ہوتے ہیں — اور اُن کو اصلاح کا بدیہي طور پر علم ہوتا ہی جو مخفي ہونے اور فوراً نفس میں پیدا ہوجانے کي وجہ سے وحي کے ساتھہ تعبیر کیا جاتا ہی — اُن کا علم اُن کے نفس پر اثر کرنے والا اور اُس کو کام کرنے کے لیئے مجبور کرنے والا ہوتا ہی - کیونکہ وہ علم فکر اور خیال کا پیدا کیا ہوا نہیں ہوتا جس کے ساتھہ تردد اور تذبذب لگا رہتا ہی — بلکہ وہ محض وجداني اور خدا کي طرف سے ہوتا ہی اور اُس کے ساتھہ ایک دوسرا وجداني علم ہوتا ہی کہ وہ خدا کي طرف سے ہی — خواہ وہ بیداري میں قلب پر القا ہو یا خواب میں *

اس کا نتیجہ یہہ ہی کہ انبیا علیہم السلام کے علوم اور اُن کے اعمال بلحاظ اُن کي قوموں کے حالات کے متفاوت ہوتے ہیں — اسي وجہ سے خدا نے اُن کو ایک دوسرے پر فضیلت دي ہی اور بعض کے مرتبے بلند کیئے ہیں اور بعض کو اُن میں سے اولوالعزم فرمایا ہی - اسي وجہ سے اور نیز قوموں کي زبانوں کے اختلاف سے کبھي کبھي ایک زمانہ میں متعدد پیغمبر قوموں میں مبعوث ہوئے ہیں ' اگرچہ وہ قریب قریب کے رہنے والے ہوں - اور کبھي ایک ہي قوم میں متعدد پیغمبر ہوئے ہیں جیسے موسی اور ہارون بني اسرائیل میں تھے — جبکہ پیغمبروں میں ایک دوسرے کي فضیلت بلحاظ اُن قوموں کے حالات کے ہی جن میں وہ مبعوث ہوتے ہیں تو موسی علیہ‌السلام بہ نسبت صالح اور شعیب کے افضل ہونگے اور جو پیغمبر تمام مخلوق کے لیئے مبعوث ہو وہ اُس سے افضل ہوگا جو صرف ایک خاص قوم کے لیئے مبعوث ہو — اس‌مناسبت سے ہم اپنے آیندہ لکچر میں ختم نبوت اور خاتم‌النبیین علیہ‌الصلوۃ والتسلیم کي نسبت گفتگو کرینگے * (المنار)

† اور ہم نے مدین والوں کي طرف اُن کے بھائي شعیب کو پیغمبر بناکر بھیجا اُنھوں نے جاکر لوگوں کو سمجھایا کہ بھائیو اللہ ہي کي عبادت کرو کیونکہ اُس کے سوا تمہارا کوئي اور معبود نہیں — اور ماپ تول میں کمي نکیا کرو —

‡ لوگو اے بھائیو ماپ تول انصاف کے ساتھہ پوري پوري کیا کرو —

§ کم دینے والوں کي بڑي ہي تباہي ہی کہ لوگوں سے ماپ کرلیں تو پورا پورا لیں — اور جب ماپ کر یا تول کر اُن کو دیں تو کم دیں —

اشتہار کتاب الکہل

بیہ کتاب بالفعل مطبع مفید عام آگرہ سے چھپکر شایع ہوئي ھی — الکہل سے لیکر (شراب) کے مفصل بیان میں ایسي کتاب آج تک اُردو فارسي اور عربي میں نہیں لکھي گئي — جس تحقیق اور تدقیق کے ساتھہ اُس کے مولف جناب حکیم فضل حسین صاحب نے لکھا ھی اُس کا پتا اس دیباچۂ سے بخوبي لگتا ھی جس کے لکھنے والے سرجن میجر جے سي ڈون صاحب بہادر ھیں *

صاحب موصوف اس دیباچہ میں فرماتے ھیں " یہہ کتاب نہایت جامع اور مفید تعلیم ھی اور متفرق تصنیفات اور مضامین اور ڈاکٹروں کے اُن متفق علیہ آراء سے تالیف کي گئي ھی جن پر آج کل یورپ میں الکہل کے طریقۂ استعمال کا دار و مدار ھی — مصنف کا آخرین کلام اس خصوص میں وهي ھی جو ھم ایک نیک اور دیندار مسلمان سے اُمید کرسکتے ھیں اور یہہ کتاب علی الخصوص ھندوستان اور اُس کے دولتمند متوسط بین العوام والخواص کے لیئے نہایت موزوں ھی جن میں ایسے لوگ بکثرت موجود ھیں جو وائن اور اسپرٹ دار مشروب کا استعمال رکھتے ھیں لیکن اس کي حقیقت سے مطلق واقفیت نہیں رکھتے " *

بڑے بڑے قابل اھل ملک نے اس کتاب کي نسبت راے ظاھر کي ھی کہ اس خصوص میں ایسي کتاب اُردو میں آج تک نہیں لکھي گئي اور اس کا ترجمہ انگریزي بھي شایع کرنا ضروري ھی - چھپائي کي نسبت کچھہ کہنے کي ضرورت ھي نہیں ھی کیونکہ مطبع مفید عام آگرہ کي چھپي ھوئي ھی — کاغذ دو قسم کا ھی گلیز اور سفید سیرام پوري گلیز کاغذ پر جو چھپي ھی وہ مجلد بھي ھی اور غیر مجلد بھي اور ٹائٹل پیج کے بعد تینوں قسم میں مولف کي عکسي تصویر ھی جو بہت خوبي طیار کي گئي ھی — قیمت بنظر رفاہ عام حسب ذیل رکھي گئي ھی — مع محصول و خرچہ بهر حال ذمہ خریدار ھی *

کاغذ سفید سیرام پوري	...	...	عمہ
کاغذ گلیز	...	...	عمہ ۴
ایضا مجلد	...	...	عمہ ۸

پہلے اڈیشن میں کل پانسو جلدیں چھپائي گئي ھیں اور ھاتھوں ھاتھہ بک رھي ھیں — جن حضرات کو خواھش ھو بذریعہ ویلو پے ایبل پارسل یا نقد قیمت بھیجکر مولف سے حسب نشان ذیل منگوالیں ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا *

پتہ یہہ ھی

حکیم فضل حسین — مظفر پور — ترھت اسٹیٹ ریلوے — صوبہ بہار گورنمنٹ بنگال

المشتہر

اودہ بہاري پرشاد پروفسر عربي و فارسي بھومیھار برھمن کالج مظفر پور

اِشتہار

قانون شہادت مولفہ جناب مسٹر سید محمود صاحب چھپ کر طیار ھوگیا ھی — درخواستیں بنام مینیجر ڈیوٹي بک ڈپو مدرسۃ العلوم علیگڈھ آنا چاھیئیں *

ضروري اِطلاع

اِس بات کے اعلان کي خاص ضرورت معلوم ھوتي ھی کہ بموجب قواعد صرف وہ اصحاب منجانب کالج و کانفرنس چندہ جمع کرسکتے ھیں جن کے پاس تحریري اجازت آنریري سکرٹري کي ھو — مفصل قواعد ۳۱ جولائي کے پرچہ میں چھاپے گئے تھے *

اخبارات سے درخواست کي جاتي ھی کہ ضروري معاملہ کے اعلان میں ھمکو پوري مدد دینگے *

(دستخط) محسن الملک

علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ

شرح قیمت اخبار

یہہ اخبار ھفتہ میں ایک بار چھپتا ھی اور ھر پنجشنبہ کو شایع ھوتا ھی *

اخبار کا جاري رھنا معاونین کي اعانت اور قیمت اخبار کے وصول ھونے پر منحصر ھی *

معاونین اخبار وہ حضرات سمجھے جاوینگے جو سالانہ [illegible] یا اس سے زیادہ عنایت کریں *

قیمت سالانہ پیشگي علاوہ محصول	...	...	[illegible]
ایضا ایضا معہ محصول	...	...	[illegible]
قیمت ششماھي علاوہ محصول	...	...	[illegible]
ایضا ایضا معہ محصول	...	...	[illegible]
قیمت سہ ماھي علاوہ محصول	...	...	[illegible]
ایضا ایضا معہ محصول	...	...	[illegible]
قیمت في پرچہ	...	...	۴

اُجرت چھاپہ اشتہارات

اشتہار ماسٹروں اور ٹیچروں کا بغرض حصول نوکري کے کالج یا اسکول میں ھر دفعہ کے لیئے	...	۸
باقي اشتہارات ھر دفعہ کے لیئے في سطر کالم	...	۲

Printed and published by Mahomed Mumtaz-uddin at the Institute Press, Aligarh.

علیگڈھ انسٹیٹیوٹ پریس میں باھتمام محمد ممتاز الدین چھپا اور مشتہر ھوا

REGISTERED No. A. 170

معہ تہذیب الاخلاق

THE ALIGARH INSTITUTE GAZETTE

OF

THE MAHOMEDAN ANGLO-ORIENTAL COLLEGE

WITH WHICH IS INCORPORATED

"THE MAHOMEDAN SOCIAL REFORMER."

HONORARY EDITOR :— *MOULVI SYED MEHDI ALI KHAN.*

New Series VOL. II. No. 34. | THURSDAY, 21st AUGUST 1902. | روز پنجشنبه ۲۱ اگست سنه ۱۹۰۲ ع | سلسلهٔ جدید جلد ۲ نمبر ۳۴

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

هماري ضروريات

جب كوئي قوم بے علمي اور جهالت كي حالت سے نكلكر تعليم اور اور تهذيب كے دايرہ ميں ابتداءً قدم ركهتي هى تو اُسكو سيكڑوں نئي ضروريات ايسي محسوس هوتي هيں جنكا پيشتر گمان تک نہ تها — اس كي مثال بجنسہ ايسي هى جيسي كہ كسي نئے امير كي يعني ايسے شخص كي جو پيشتر مفلس يا تنگدست تها اور بعد كو امير هوگيا ہو — فراخكي - و سايل آمدني كے ساتهہ بسا اوقات انسان فراخ حوصلہ هوجاتا هى — جس مكان ميں پيشتر مدت العمر بلكہ پشت ها پشت رها هو وہ ناكافي نظر آتا هى — سواري اور لباس اور آرايش كے مصرف كي چيزيں خريد كرتا هى - گو گذشتہ تمام عمر ايک هي شهر ميں بسر هوئي هو روپيہ هاتهہ ميں آنے كے بعد كسي قدر سير و سياحت كا شوق بهي پيدا هوتا هى — غرضيكہ اُسكي نظر بالا اور ضروريات زيادہ هوجاتي هيں *

جو اثر دولت كا انسان پر اكثر هوتا هى وهي اثر مغربي تهذيب كا ملک اور هماري قوم پر هى - منجملہ اُن ضروريات كے جو قوم كو محسوس هو رهي هيں سب سے مقدم تو بلاشک تعليم هى — ليكن اس وقت هم ناظرين كو ايک دوسري ضرورت كي طرف متوجہ كرنا چاهتے هيں — يہہ ضرورت ترقي ذرايع آمدني هى *

تعليم اور تهذيب كي ترقي ملک كے واسطے نهايت مفيد اور ضروري هى - ليكن اگر ترقي تهذيب كے ساتهہ ملک كي مالي حالت ميں ترقي

نه هو تو سمجهنا چاهیئے که ایک بهت بڑا نقص باقي هے جس کي اصلاح روشن خیالي اور همدردي کا خاص فرض هے — هندوستان کي حالت في الحال اس لحاظ سے بهت خراب هے — تعلیم کي طرف تو ضرور همارې قوم اور همارا ملک رجوع هے لیکن جهاں تک که مسلمانوں سے تعلق هے هم دیکهتے هیں که ابهي وه شخص پیدا نهیں هوا جو مسلمانوں تو مالي یعني متهریل ترقي کي طرف مایل کرنے کے معامله میں وهي کام کرے جو سر سید احمد مرحوم نے دماغي اور اخلاقي ترقي کے سلسله میں کیا — بلاشک تعلیم ابتدائي زینه هے لیکن غالبا اب وه وقت آگیا هے جس زینه پر چڑهنے کے قابل بنانے پر اکتفا نه کیا جاے بلکه کسي قدر جسماني سهارا بهي دیا جاے — مسلمانوں کو بالخصوص ضرورت اس قسم کي تعلیم اور امداد عملي کي اس وجه سے هے که ایک گروه عظیم صرف ملازمت کو ذریعه آمدني سمجهنے کا عادي هے — اور ملازمت میں کسي طرح اُن سب کي گنجایش نهیں هوسکتي جو اُس میں داخل هونا چاهتے هیں — یهه امر تو مسلمه هے بحث یهه هے که کیا کرنا چاهیئے *

جس معامله کي طرف هم سب سے پیشتر اپني قوم کي توجه مبذول کرنا چاهتے هیں وه اعلی پیشه جات هیں — همارې مراد وکالت — ڈاکٹري — انجنیري سے هے — وکالت کي بابته کها جاتا هے که اُس میں گنجایش نهیں هے اور یهه بات کسي حد تک ضرور صحیح هے — لیکن یاد رکهنا چاهیئے که مسلمانوں کے اس طرف متوجه نه هونے سے جدید وکلا کا سلسله بند نه هوجائیگا مسلمانوں کو اختیار هے که خواه اپنا حصه لیں یا نه لیں — گذشته زمانه کي لا پروائي کا نتیجه اس وقت نظر آرها هے — اگر اس وقت بهي توجه نه کي گئي تو اُس کا نتیجه آینده نظر آئیگا — گو هم مسلمانوں کو به اصرار صلاح دیتے هیں که قانون کي طرف زیاده متوجه هوں لیکن ساتهه هي هم استدعا کرتے هیں که قبل تعلیم قانوني شروع کرنے کے اس امر کي بابته حتی الوسع اطمینان کرلیا جاے که اس پیشه کے واسطے مناسبت طبعي هے یا نهیں — ایسے بد قسمت آدمي کم هوتے هیں جو کسي نه کسي پیشه کي قابلیت نه رکهتے هوں — پس کسي خاص پیشه سے مناسبت نه هونا رنج یا مایوسي یا شرم کي بات نهیں هے — اس معامله کا اندازه سب سے بهتر خود هر شخص کے بزرگ کرسکتے هیں که وه کس کام سے مناسبت رکهتا هے لیکن ایسے خاندان مسلمانوں میں ابهي زیاده نهیں هیں که جن میں دو تین پشتوں سے تعلیم مغربي کا سلسله جاري هو پس اس معامله میں همارے نوجوانوں کو اپنے والدین اور بزرگوں سے زیاده مدد نهیں ملسکتي *

منجمله دیگر فواید کے همارے بورڈنگ کا ایک فایده یهه هے که یهاں کے رهنے والوں کو اس بات کا موقعه ملتا هے که اپني حالت کا دوسروں سے مقابله کریں قابل بهروسه احباب اور همدرد اوستادوں سے مشوره کریں اور بالاخر اس معامله میں کوئي راے قایم کریں که اُن کو کیا کرنا چاهیئے — هم یهه نهیں کهتے که ایسا هوتا هے اور اگر هوتا هے تو جس حد تک هونا چاهیئے اُتنا هوتا هے کیونکه هم دیکهتے هیں که ایک کشش هے که مسلمانوں کو سروس کي طرف کهینچے لیئے جاتي هے — هم ایسي مثالوں سے واقف هیں که خوش حال اور هونهار طالب علم نے بي اے پاس کیا اور اُس کے بعد تین چار سال صرف بتلاش تحصیلداري یا نایب تحصیلداري تکاپو میں صرف کردیئے — اس طرحپر وقت اور بهترین حصه عمر کو صرف کرنا ایک قومي مواخذه میں مبتلا هونا هے — اگر تم وکالت سے مناسبت رکهتے هو تو اپنا وقت قانون پر صرف کرو کیونکه گو وکلا کي کثرت هے مگر لایق وکلاء کي اُتني کثرت نهیں هے جتني هوني چاهیئے — مسلمان انگریزي داں وکلاء کي بالخصوص کمي هے پس همارې یهه خواهش که مسلمان اپنا حصه لیں ضرور واجبي اور قابل لحاظ هے *

گو همارے کالج میں عرصه دراز سے قانوني درس کا سلسله جاري هے لیکن هم اس بات کا خوشي سے اعلان اور اعتراف کرتے هیں که کچهه عرصه سے اسطرف غیر معمولي توجه مبذول هے — بعض قانون داں ٹرسٹیان کالج مقیم علیگڈه نے لاکلاس کو اپنے اهتمام میں لیلیا هے اور اُنکي یهه کوشش اور خواهش هے که آینده به نسبت گذشته کے بهتر نتایج ظهور میں آئیں — یهه کالج کي خاص خوش قسمتي هے که مسٹر آفتاب احمد خاں صاحب بیرسٹر ایٹ لا اور بعض دیگر سابق طلبا کالج نے مثل مولوي بهادر علي ایم — اے اور شیخ عبدالله بي — اے کے خاص علیگڈه میں اپنا قیام تجویز کیا — یهه واقعه نهایت مفید اور نتیجه خیز ثابت هوا اور هوگا *

یهه جو کچهه تحریر کیا گیا محض سلسله تحریر کے تقاضه سے تها — اصل موضوع اس آرٹکل کا نه همارا کالج هے نه کوئي خاص پیشه — هم اپني قوم کو اس اهم مضمون کي طرف متوجه کرنا چاهتے هیں که اپني متهریل یعني مالي حالت کو کیونکر ترقي دیجاے *

علاوه وکالت کے بعض پیشه اور هیں که جن میں دستگاه حاصل کرنیکا انتظام اور سامان مهیا هے — منجمله اُن کے ڈاکٹري — انجنیري — فارسٹري اور عام صنعت اور حرفت هے — قطع نظر ان پیشوں کے اور بهي بعض ذرایع ایسے هیں که جن کو همارې راے میں پیشوں پر بهي ترجیح هے — یهه سچ هے که اس معامله میں عملي کارروائي کي ضرورت هے لیکن عملي کارروائي کا سامان مهیا کرنے کے واسطے تحریري صلاح اور رهنمائي بے سود نهیں هے *

(باقي آینده)

انجمن حمایت الاسلام لاهور

اِس انجمن کے سترهویں سالانه جلسه کي روئداد اِس وقت همارے سامنے هی اور اُسے دیکهکر بے اختیار همارے دل سے اُس کے مربیوں اور بانیوں اور کارکنوں کي بے غرضانه اور همدردانه کوششوں اور اُن کي کامیابي پر مبارک باد اور تحسین و مرحبا کي صدا نکلتي هی - سترہ برس میں جو مسلسل کوششیں اِس انجمن کے بانیوں نے کیں اور جسطرح پر بتدریج اِس انجمن کو ترقي هوئي اور رفته رفته اسکول کے درجه سے ترقي کرکے کالج کے درجه تک پهونچا اور امتحانات کے نتایج سے اسکول اور کالج کے انتظام کو ثابت کیا درحقیقت نهایت تعریف اور قدر کے لایق هی اور اس سے اس امر کي تصدیق هوتي هی که در حقیقت پنجاب پر زنده دلي کا خطاب جو سر سید مرحوم نے دیا تها صادق هی اور پنجاب کے زنده دل مسلمان استقلال اور همت سے کام کرنے میں تمام هندوستان کے مسلمانوں سے افضل اور برتر هیں ٭

یهه بات که اس انجمن کے بانیوں نے اپنے هي اوپر بهروسه کیا اور اپني هي کوششوں سے اس انجمن کو چلایا اور اپني هي سعي سے ادنی درجه سے اُسے اعلی درجه پر پهونچایا ' اسي انجمن سے مخصوص هی اور تمام مسلمان انجمنوں میں اُسے اس باب میں فضیلت حاصل هی — اس کا ثبوت اس سے هوتا هی که سوله برس تک انجمن نے اپني تمام همت اپنے کام کے پورا کرنے اور اسکول اور کالج کے ترقي دینے میں مصروف رکهي اور چپ چاپ بغیر تصنع اور نمایش کے اپنے اغراض اور مقاصد کي تکمیل میں سرگرم رهي نه کبهي حکام کو تکلیف دي اور نه کبهي گورنمنت سے مدد مانگي — اور نه اپنے صوبه کے حاکم کو اپنے کسي جلسه میں بلانے کي کوشش کي لیکن جب اُس نے اپني کار روائیوں کو عملي طور پر ثابت کردیا اور اُس کے مفید نتیجے ظاهر کردیئے اُس وقت اپنے صوبه کے حاکم کو انجمن کے سالانه جلسه میں تشریف لانے کي زحمت دي اور جیسي که توقع تهي سر میکورتهه ینگ لفتننت گورنر بهادر نے اپني تشریف آوري سے تمام هندوستان کے مسلمانوں کو عموماً اور اراکین انجمن کو خصوصاً ممنون و مشکور فرمایا اور انجمن کي شان و شوکت اور اُس کے اعتبار کو بڑهایا اور جیسي که توقع تهي جناب ممدوح نے انجمن کي کار روائي کو پسند کیا اور اُس کي قدر کي ٭

هر انجمن میں سالانه جلسوں کا هونا ایک معمولي بات هی اور لوگوں کا مدعو کرنا اور اِسپیچیں اور لکچر دینا اور دو تین دن تک اپنے بازار کا گرم رکهنا ایک مقرره رسم هوگئي هی — مگر بهت کم ایسي انجمنیں هیں جنمیں ایسي باتیں هوتي هیں جو صرف نمایشي نهیں اور جلسوں کے ختم هونے کے ساتهه هي ختم نه هوجائیں مگر هاں انجمن حمایت اسلام لاهور کو اس کا فخر حاصل هی که اُس کے سالانه اِجلاس کي کار روائي قصیده گوئي اور مرثیه خواني پر محدود نهیں هی بلکه اُس سے مستقل فائدے حاصل هوتے هیں اور مفید نتیجے پیدا هوتے هیں — بڑي بات اُن میں سے ایک یهه هی که عین اِجلاس میں ایک رقم خطیر چنده کي وصول هوجاتي هی اور انجمن کو مالي مدد حاصل هوتي هی اور جو لوگ انجمن میں آتے هیں وه صرف مشاعره کي مجلس کے آنے والے اور هاے اور واے کرنے والے هي نهیں هوتے بلکه اپني جیبوں میں ابیض نوراني بهرکر لاتے هیں اور انجمن کو نذر کرتے هیں — یهه هیں کام کرنے کے طریقے اور همدردي ظاهر کرنے کي سچي علامتیں اور کام کرنے والوں کي همت بڑهانے کے ذریعے اور یهه هی سچے مسلمانوں کي سچي همدردي کا ثبوت — کاش اسي کي پیروي اور انجمنیں بهي کریں اور اِسي طرح اور صوبوں کے مسلمان بهي اپني انجمنوں کو مدد دیں اور اپنے بزرگ مورثوں کے لایق وارث هونے کا ثبوت دیں ٭

اس انجمن کے جلسے حسب معمول ۲۱-۲۲-۲۳ فروري کو کالج کے خوشنما و وسیع صحن میں هونا قرار پائے تهے مگر شایقین کے اصرار سے ایک دن اور بڑهایا گیا جس میں مولوي حبیب الرحمن خاں صاحب شرواني اور شاه سلیمان صاحب سجاده نشین پهلواري اور چودهري خوشي محمد بي اے نے اپني فصیح و بلیغ تقریروں اور نظموں سے انجمن کي رونق بڑهائي اور اپنے بیش قیمت مضمون سناکر حاضرین کو محظوظ کیا اور سب سے زیاده قابل ذکر یهه امر هی که اس دفعه جو چنده هوا وه به نسبت سال گذشته کے چنده کے بهت زیاده تها — پچهلے برس چهه هزار نقد هوا تها اس دفعه آٹهه هزار پانچ سو ستاون روپیه نقد وصول هوئے اور دو هزار روپیه کے وعدے کیئے گئے جو بعده تقریباً سب وصول هوچکے هیں ٭

ایک اور بات اس انجمن کي خصوصیات سے هی جو کسي اور انجمن میں پائي نهیں جاتي — یهه اُصول سب پسند کرتے هیں که چنده تهوڑا تهوڑا مانگا جاے مگر دینے والوں کي تعداد زیاده هو مگر اس پر کهیں عمل نهیں هوتا اور اسبات کي هر جگهه شکایت هی که مانگنے والے نهیں ملتے اور مانگنے کا سسٹم یعني طریقه با قاعده اور منتظم نهیں هی اس انجمن نے اسي اصول کو اختیار کیا مگر عملاً اُس کو کر دکهایا — هم نے چنده کي فهرست جو رپورٹ کے آخري ضمیمه میں درج هی غور سے دیکهي اور اس بات کے دیکهنے سے همکو نهایت خوشي هوئي که بهت چهوٹي چهوٹي رقمیں یهاں تک که ایک پیسه اور دو پیسه کي رقمیں وصول کي گئیں اور چهوٹي چهوٹي رقموں سے آٹهه هزار پانچ سو ستاون روپیه چوده آنه نو پائي کي ایک بڑي رقم هوگئي — یهه چنده تین هزار تین سو اُنیس آدمیوں نے دیا اور وه بذریعه ایجنٹوں کے جنکو نهایت کم تنخواه دي جاتي هی اور بذریعه لوکل ایجنٹوں کے وصول کیا گیا اور اس سے یهه بات ثابت هوگئي که اگر مانگنے کا انتظام اچهي طرح اور بذریعه دیانت دار ایجنٹوں اور خاص خاص همدرد لوگوں کے کیا جاے تو بهت کچهه چنده مل سکتا هی اور بهت بڑي مالي مدد انجمن کو حاصل هوسکتي هی ٭

ہم اس انجمن کی کارروائی اور اُسکی کامیابی پر کار کنان انجمن کو مبارکباد دیتے ہیں اور خدا سے دعا کرتے ہیں کہ اس انجمن کو اپنے اغراض و مقاصد میں روز افزوں کامیابی حاصل ہوتی رہے — ہمکو پنجاب کے زندہ دل مسلمانوں سے اُمید ہی کہ وہ اپنی بے غرضانہ کوششوں سے اس انجمن کو اُس درجہ پر پہونچا سکینگے جس درجہ پر اس کے بانی اور حامی پہونچانا چاہتے ہیں *

خیابان فارس

ہز اکسلنسی لارڈ کرزن ویسراے و گورنر جنرل ہند نے ایران کے حالات پر ایک نہایت عمدہ کتاب لکھی تھی جس کا نام ہی (پرشیا اینڈ دی پرشین کوئسچن) محققین اور مورخین نے اُس کی بہت قدر کی اور بالاتفاق اُس کی نسبت یہہ راے ظاہر کی گئی کہ وہ جامع ترین اور بہترین کتابوں میں سے ہی جو اس وقت تک ایران کے حالات کے متعلق لکھی گئی ہیں — خود مصنف نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہی کہ یہہ کتاب تقریبا تین سال کی لگاتار محنت ، چھہ مہینہ کے سفر ایران و علاقہ جات ملحقہ ، اور اس سفر کے بعد سے لایق و مستند اصحاب مقیم ایران کے ساتھہ مسلسل خط و کتابت کا نتیجہ ہی اور بیجا نہوگا اگر میں یہہ کہوں کہ جب تک اس سے بہتر کوئی کتاب ایران کے حالات کے متعلق نہ لکھی جاے اُس وقت تک انگریزی زبان میں یہہ کتاب مستند سمجھی جائیگی *

خیابان فارس ترجمہ پرشیا اینڈ دی پرشین کوئسچن کا ہی اور ہم کو نہایت خوشی اور فخر ہی کہ یہہ ترجمہ ہمارے مدرسةالعلوم کے ایک لایق اور معزز طالب علم نے کیا ہی جو اپنے زمانہ تعلیم میں بوجہ اپنی لیاقت اور قابلیت کے کالج کے بہترین طالب علموں میں سے تھے اور جن کو مطالعہ اور معلومات بڑھانے کا شوق تھا اور فارسی میں اچھی استعداد رکھنے کی وجہ سے عمدہ مترجم سمجھے جاتے تھے اور شاعری سے بھی اُن کو خاص مذاق تھا اور اب وہ سرکار نظام میں جوڈیشل سکرٹری کے دفتر میں ملازم ہیں *

ظفر علی خاں صاحب نے یہہ بہت بڑا احسان ملک پر کیا کہ ایسی نادر اور عمدہ اور مفید کتاب کا ترجمہ اُردو میں کیا اور جو لوگ انگریزی زبان سے نا واقف تھے اُن کو اس کی کتاب کے مضامین سے مستفید ہونے کا موقع دیا — جس فصاحت سے اصل کتاب لکھی گئی ہوگی اُس کی قدر تو وہی لوگ کرسکتے ہیں جو انگریزی زبان سے ماہر ہیں مگر اُردو جاننے والے خیابان فارس کو دیکھکر تعجب کرینگے کہ ترجمہ ایسی خوبی سے کیا گیا ہی کہ تالیف اور ترجمہ میں کچھہ فرق نہیں معلوم ہوتا ہمنے سواے تمدن عرب کے کسی کتاب کا جو یورپین زبان سے اُردو میں ترجمہ کی گئی ہو ایسا عمدہ اور فصیح ترجمہ نہیں دیکھا - ہم ظفر علی خاں کو اور اپنے کالج کو مبارک باد دیتے ہیں کہ ایسی عمدہ اور مفید کتاب کا ایسا پاکیزہ اور با محاورہ ترجمہ پبلک کے سامنے پیش کیا گیا — ہمکو اسبات کے معلوم ہونے سے نہایت خوشی ہوئی کہ ہز اکسلنسی لارڈ کرزن نے اس ترجمہ کی قدر کی اور اُس کے مترجم کو حضوری اور مکالمہ کی عزت بخشی اور اُس کی محنت کی قدر کی اور ترجمہ کی تعریف فرمائی — ظفر علی خاں نے ایک عمدہ نمونہ اور ایک پاکیزہ نظیر اُن طالب علموں کے لیئے پیدا کی ہی جو بعد تحصیل علم کے اپنے اوقات عزیز علم کی ترقی میں صرف کرتے ہیں اور تصنیف و تالیف سے اپنی عزت و شہرت بڑھانے اور اپنے ملک اور قوم کو فائدہ پہونچانا چاہتے ہیں *

ہز اکسلنسی لارڈ کرزن اپنی علمی قابلیت میں مشہور ہیں اور تحریر و تقریر میں انگلستان کے نامور شخصوں میں سے ہیں — اُن کی یہہ کتاب معمولی کتابوں میں سے نہیں ہی نہ صرف سرسری طور پر لکھی گئی ہی بلکہ ہز اکسلنسی نے اُس کے لکھنے میں بہت توجہ فرمائی ہی اور بہت کچھہ زحمت و محنت اُٹھائی ہی - وہ خود اس کتاب کے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ " یورپین زبانوں میں ایران کے متعلق گذشتہ پانچ صدیوں کے اثنا میں جو دو سو اور تین سو کے درمیان کتابیں لکھی گئی ہیں اُنھیں یا مینے خود شروع سے لیکر آخر تک پڑھا اور یا اُن کا اسی کتاب میں حوالہ دیا اور میں سچائی کے ساتھہ کہہ سکتا ہوں کہ اس کتاب میں جو کئی سو حوالے دیئے گئے ہیں اُن میں سے ایک بھی ایسا نہیں جو بجاے اس کے کہ کسی دوسری کتاب سے نقل کرلیا گیا ہو میرے ذاتی مطالعہ کا نتیجہ نہو - جو ناظرین میری اس محنت پر تبسم کریں اُنھیں میں والتیر کے ان لفظوں میں جواب دونگا - تمھیں یاد رہے کہ مینے بہت سی کتابیں اس لیئے پڑھی ہیں کہ تم اُن کے پڑھنے کی زحمت سے بچو اور اُس کے لیئے میرا شکر ادا کرو " اگرچہ اس تصنیف کا حقیقی موضوع سیاسی قرار دیا جاسکتا ہی تاہم بہت کچھہ تاریخی معلومات بھی اُس کے اوراق میں پائے جائیں گے *

آثار قدیمہ کی تحقیق میں بھی یہہ امر نظر انداز نہیں کیا گیا کہ اگرچہ ایران حقیقی اور اصلی اعتبار سے مدبروں اور تاجروں ہی کی جولانگاہ ہی تاہم اس میں آثار قدیمہ بھی بہ کثرت پائے جاتے ہیں جن پر متبحر اور نامور فاضلوں اور عالموں نے اپنے قلم اور طبیعت کو آزمایا ہی اور ابھی تک اس میدان میں اُن کی کوششیں جاری ہیں اور بقول خود مصنف کے اُن کا روے خطاب اُن لوگوں کی طرف بھی ہی جو ایران کے حالات سے کما حقہ آگاہی رکھتے ہیں اور اُن لوگوں کی طرف بھی جنہیں خود سیاست مدن سے مذاق ہی اور جو ایران کے حالات کے دریافت کرنے کے شایق ہیں *

یہہ کتاب اصلی انگریزی میں ساڑھے تیرہ سو صفحوں کی ضخامت کی ہی اور اُس کا ترجمہ ۴ جلدوں میں شایع کیا جائیگا جن میں سے پہلی جلد جو ساڑھے چھہ سو صفحہ کی ہی پبلک کے سامنے پیش کی

گئي هی همکو أمید هی که اهل ملک أسے استحسان کي نظر سے دیکھینگے اور أس کي قدر کرینگے اور اپنے کتب خانوں کو اس عمدہ اور مفید کتاب کے رکھنے سے رونق دینگے تاکہ مترجم کو أس کي محنت کا صلہ ملے – اور دوسري تیسري اور چوتھي جلدوں کے شایع کرنے کي همت هو – هم پھر اپنے کالج کے عزیز طالب علم ظفر علي خاں بي اے کو مبارکباد دیتے هیں که بادشاہ دکن هز هائنس میر محبوب علي خاں بہادر جي سي ایس آئي نے اس امر کي اجازت مرحمت فرماکر أن کي قدر بڑھائي کہ یہہ ترجمہ حضور ممدوح کے مبارک نام سے مزین کیا جاوے — اور همارا دل مترجم کے دل کي طرح گواهي دیتا هی که جب اس ترجمہ کو شاہ دکن اور ویسراے هند نے پسند کیا اور جبکہ مترجم نے ترجمہ میں اصلي زور قایم رکھنے کي کوشش کي هی تو أنھیں پوري کامیابي حاصل هوگي اور أن کي محنت ضایع نهوگي — ان الله لا یضیع اجرالعاملین *

یونیورسٹي کمیشن

خلاصہ تجویزات کا

(مترجمہ کار پردازان اخبار هذا)

(دیکھو واسطے سلسلہ کے صفحہ ۵۰۸ – مطبوعہ ۱۴ اگست سنہ ۱۹۰۲ ع)

طالب علموں کي تربیت

هندوستاني طالب علم شاذ و نادر هي خلاف ورزي قواعد کے مرتکب هوتے هیں ' لیکن وہ بڑي توجہ کے ساتھہ عنایت آمیز نگراني کے محتاج هیں ' اور هر ایک کالج کو اس بات پر غور کرنا چاهیئے که یہہ ضرورت کس طرحپر رفع هوسکتي هی — جو طریقہ محمدن اینگلو اورینٹنل کالج علیگڈھ میں جاري هی وہ دوسرے رزیڈنشل کالجوں کي توجہ کے لایق هی *

طالب علموں کي سکونت

(۱) طالب علموں کو لازم هوگا که وہ (الف) اپنے والدین یا سرپرستوں کے پاس (ب) أن مکانات میں جن کو یونیورسٹي یا وہ کالج جس سے وہ متعلق هوں پسند کرے یا (ج) ایک هوسٹل میں رهیں جس کي یہہ تعریف بیان کي جاسکتي هی که وہ ایک ایسا مقام هی جو طالب علموں کي سکونت کے واسطے مناسب هی اور یونیورسٹي یا کالج کي نگراني میں هوتا هی *

(۲) کالج اسٹاف کے ایک یا دو ممبروں کو هوسٹل کے اندر یا بالکل أس کے قریب رهنا چاهیئے — سپرنٹنڈنٹ صرف ایک اعلی ملازم هي نهیں ' بلکہ ایک ایسا شخص هونا چاهیئے جو رهنے والوں پر کسیقدر حکومت کرنے کے لایق هو — اگر هر ایک طالب علم کو خاص أس کے لیئے ایک کمرہ [کا دینا ممکن نهو تو سونے کے کمرے بڑے بڑے هونے چاهیئیں ' جنکي نگراني بہ نسبت أن چھوٹے کمروں کے جن میں دو یا تین طالب علم رهتے هیں زیادہ تر آساني کے ساتھہ هوسکتي هی *

(۳) جو هوسٹل کسي کالج سے متعلق هوں وہ براہ راست پرنسپل کي نگراني میں هونے چاهیئیں ' اور هر ایک هوسٹل کالج کے ممبروں کے لیئے مخصوص هونا چاهیئے ' اور غیر شخصوں کو أن میں کچھہ دخل نهونا چاهیئے *

(۴) رفتہ رفتہ أن تمام طالب علموں کے واسطے جو والدین یا سرپرستوں کے پاس نہ رهتے هوں مکانات کا مہیا کرنا ایفلیئیشن کي ایک شرط هوني چاهیئے اور بہر کیف جدید کالجوں کي نسبت تو اس شرط کا قرار دینا ضروري هی *

(۵) هوسٹل بالعموم أن کالجوں سے جن سے وہ متعلق هوں زیادہ فاصلہ پر یا ایک ایسے نواح میں نهیں تعمیر هونے چاهیئیں جو صاف اور شایستہ نهو *

کتب خواندگي

(۱) ایفلیئیشن کي منظوري اور وقتاً فوقتاً أس کي تجدید عام شرایط پر نهیں بلکہ زیادہ تر أن مضامین اور کتب خواندگي کے لحاظ سے هوني چاهیئے جن کے واسطے کالج کافي انتظام کرسکتا هو *

(۲) اس بات پر غور کرتے وقت که جو انتظام کوئي کالج کسي خاص مضمون کے واسطے کرنا چاهتا هی ' آیا وہ کافي هی ' یا نهیں ' أمور مندرجہ ذیل پر لحاظ کرنا واجب هی *

(الف) آیا کالج لکچروں کي کافي تعداد کا بندوبست کرسکتا هی یا نهیں — اکثر صورتوں میں یہہ بات معلوم هوگي که " کافي تعداد " بہ نسبت أس تعداد کے جو اب قرار دي گئي هی بہت کم هی – اس قسم کے لکچروں میں کمي کرنے کے لیئے کوشش کرني چاهیئے ' جن میں صرف طالب علموں کو نوٹ بتائے جاویں – لکچرار کا مقصد یہہ هونا چاهیئے که وہ اپني جماعت کے عقل و دماغ کو بڑھاوے اور أن کي رهنمائي کرے ' نہ یہہ که أن کو اپني کتابوں کے پڑھنے اور بطور خود أن پر غور کرنے کي ضرورت سے باز رکھے *

(ب) آیا کالج اپنے طالب علموں کے واسطے کافي تعداد معلموں کي مہیا کرتا هی یا نهیں – اسباق کو تمام صورتوں میں ایک لازمي حصہ کالج کے کام کا تصور کرنا چاهیئے —

جہاں کہیں کالج میں فیلوز کی ایک جماعت موجود ہو وہاں یہہ امر پسندیدہ ہی کہ ایسے فیلوز اپنے وقت کا ایک حصہ درس و تدریس کے کام میں صرف کریں *

(ج) آیا طالب علموں کو ایک کتب خانہ اور لیبوریٹری وغیرہ تک جب کبھی ضرورت ہو رسائی ہوسکتی ہی یا نہیں — طالب علم کو صرف چند گھنٹے فی یوم جماعت میں صرف کرنے چاہیئیں' اور باقی وقت میں اُسکو پڑھنا ' لکھنا اور بطور خود تحقیقات کرنا ' نہ کہ اپنے لکچر کے نوٹوں کو حفظ یاد کرنا چاہیئے *

(۳) اس بات کا سارٹیفکٹ کہ فلاں طالب علم نے ایک با قاعدہ سلسلہ خواندگی کو پورا کرلیا ہی ' اس طرحپر مرتب ہونا چاہیئے جس سے ظاہر ہو کہ اُس نے ایک سلسلہ خواندگی جسکو یونیورسٹی نے حسب تشریح صدر منظور کرلیا ہو پورا کرلیا ہی — تمام قاعدوں کو جنکی رو سے لکچروں میں صرف فی صدی اوسط حاضری کی ضرورت ہو از سرنو مرتب کرنا یا اُن کو منسوخ کرنا چاہیئے *

فیس

(۱) فیس کے قرار دینے میں سب سے پہلے دو ضروری باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیئے — یعنی اول یہہ کہ فیس اس قدر زیادہ نہیں قرار دینی چاہیئے جس سے تعلیم کی اشاعت رک جاوے - اور دوم یہہ کہ اس قدر کم فیس قرار نہیں دینی چاہیئے جس سے معمولی لیاقت کے ایک غریب طالب علم کو یونیورسٹی کے اُس سلسلہ خواندگی کے پڑھنے کی ترغیب ہو جسکا اختیار کرنا در حقیقت اُس کے حق میں مفید نہیں ہی *

(۲) کسی غریب لیکن در حقیقت لایق طالب علم کو اُس کے افلاس کی وجہ سے اعلی درجہ کی تعلیم کے فواید سے محروم نہیں رکھنا چاہیئے ' لیکن یہہ فواید نہ صرف برائے نام فیس مقرر کرنے ' بلا امتیاز فری اسکالرشپوں کے دینے ' یا فری کالجوں کے مقرر کرنے سے نہیں بلکہ اسکالرشپوں کے ایک وسیع اور فیاضانہ انتظام کے ذریعہ سے اُسکو حاصل ہونے چاہئیں — گورنمنٹ کو ایسی اسکالرشپیں مقرر کرنی چاہیئیں جو بطور نتیجہ امتحانات یونیورسٹی کے عام کمپٹیشن کے لایق ہوں ' اور کسی ایفلیئٹڈ کالج میں اور نیز امدادی اور پرایویٹ مدرسوں کے منیجروں کو اسکالرشپیں اُن طالب علموں کے لیئے جو اُن کے خاص کالجوں میں پڑھتے ہوں مقرر کرنی چاہیئیں — اگر فری اسکالرشپیں دی جاویں تو وہ طالب علموں کی کل تعداد میں جو درج رجسٹر ہوں تین فی صدی سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئیں *

(۳) ہر ایک یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ کو منیجروں کے مشورہ سے مقامی حالات ' اعلی درجہ کی تعلیم کی ضرورت ' اور اس بات پر غور کرنے کے بعد کہ جن طالب علموں کے اُس مدرسہ میں پڑھنے کی اُمید ہو وہ اس قسم کی تعلیم کے لیئے کافی فیس ادا کرنے کا مقدور رکھتے ہوں یا نہیں کم سے کم شرح فیس قرار دینی چاہیئے — یہہ شرح اولا اُن کالجوں سے متعلق ہوگی جنکو گورنمنٹ سے زر نقد کی امداد نہ ملتی ہو — گورنمنٹ کو سرکاری اور امدادی کالجوں دونوں میں فیس کی شرح اُس اقل مقدار سے جو یونیورسٹی نے تجویز کی ہو زیادہ مقرر کرنی چاہیئے ' اور سرکاری مدرسوں میں فیس کی شرح امدادی مدرسوں کی بہ نسبت خواہ نخواہ زیادہ مقرر کرنی چاہیئے *

(۴) یونیورسٹی کو اُن کالجوں کے معاملہ میں خاص طور پر سلوک کرنا چاہیئے جو دولتمند فیاض شخصوں نے اس شرط پر کہ کوئی فیس نہ لی جاوے قایم کیئے ہوں ' یا جنکے معاونین مذہبی خیالات ' حب قومی یا ہمدردی کی وجہ سے بطور معلم کے مفت یا نہایت قلیل معاوضہ پر خاص اس غرض سے کام کرنے پر آمادہ ہوں کہ جو فیس طالب علموں سے لی جاوے اُس میں حتی الامکان نہایت کم مقدار تک تخفیف ہو جاوے — مگر شرط یہہ ہی کہ یونیورسٹی کو اس بات کا اطمینان ہوجاوے کہ اس قسم کے مدرسہ میں مناسب تعداد ٹیچروں کی ہی ' اُس میں کافی سامان تعلیم موجود ہی ' گورنمنٹ سے اُسکو کچھہ امداد نہیں ملتی ہی ' اور اگر وہ آمدنی جو اُس کے معاونین کو میسر ہو ایک معقول عرصہ تک اُسکو بخوبی چلانے کے لیئے کافی ہو تو وہ اُس قاعدہ کے سخت عملدرآمد سے جسکی رو سے فیس کی اقل شرح قرار دی گئی ہی بری ہونا چاہیئے *

اس قسم کے خاص مدرسوں کی نسبت اُن طالب علموں کی تعداد کی جو بغیر فیس کے یا اُس شرح سے کم فیس پر جو یونیورسٹی نے قرار دی ہو داخل کیئے جاویں ایک حد مقرر کرنی چاہیئے ' اور یہہ حد ٹیچنگ اسٹاف اور تعلیم کی سہولتوں کی بنا پر قرار دی جاوے *

طالب علموں کا تبادلہ

(۱) ایک ٹرم کے وسط میں یا در حقیقت ایک سلسلہ خواندگی کے وسط میں کوئی تبادلہ طالب علموں کا بغیر خاص وجوہات کے جن کو حکام کالج قلمبند کردیں اور جن کی اطلاع سنڈیکیٹ کو کیجاوے نہیں ہونا چاہیئے *

(۲) سرکاری اور امدادی مدرسوں کے معاملہ میں سررشتہ تعلیم طالب علموں کے تبادلہ کے متعلق مناسب قواعد بناسکتا اور جاری کرسکتا ہی - اگر یونیورسٹی سرکاری قواعد سے رضامند ہو ' تو اُس کو غیر امدادی ایفلیئٹڈ مدرسوں کو ہدایت کرنی چاہیئے کہ وہ بطور شرط اپنے ایفلیئشن کے اُن کی پابندی کرے — جہاں تک کہ سرکاری قواعد نا کافی ہوں خود یونیورسٹی کو تبادلہ کے قواعد بنانے چاہیئیں جیسا کہ مدراس اور الہ آباد میں کیا گیا ہی *

(۳) فیس بلحاظ ٹرم کے پیشگی ادا کرنی چاہیئے ' اور اسبات کا فیصلہ کہ کسقدر مقدار (اگر کچھہ ہو) کسی طالب علم کے تبادلہ پر واپس کی جاوے کالج کو کرنا چاہیئے *

کالج اور اسکول

جبکہ کسی کالج کو ایک ہائی اسکول سے تعلق ہو ' تو کالج کلاسوں کو ایک علحدہ مکان میں اور علحدہ انتظام کے بموجب پڑھانا چاہیئے *

دوسرے درجہ کے کالج

یونیورسٹیوں کو کسی جدید دوسرے درجہ کے کالج کے ایفلیئت کرنے سے انکار کردینا چاہیئے - جو کالج اب ایفلیٹ کر لیئے گئے ہیں اُن کے معاملہ میں گورنمنٹ اور یونیورسٹی کا مقصد یہہ ہونا چاہیئے کہ وہ رفتہ رفتہ یونیورسٹی سے علحدہ کر دیئے جاویں ' تاکہ یونیورسٹی کے طالب علم اپنی تعلیم اُنہیں کالجوں میں حاصل کریں جو واقعی کالج کہلاتے ہیں - دوسرے درجہ کے اُن کالجوں کو جو اول درجہ تک ترقی کرنے کی اُمید نہیں کرسکتے ہیں پھر ہائی اسکولوں کے درجہ پر واپس جانا چاہیئے — اُس مدت کا تجویز کرنا جس کے اندر یہہ تبدیلی عمل میں لائی جاسکتی ہی ہر ایک یونیورسٹی کی راے پر چھوڑا جاسکتا ہی — جب کہ ایک دوسرے درجہ کے کالج میں تعلیم کا سامان خراب ہو ' یا وہ امتحان انٹرمیجیئٹ کے لیئے کم طالب علم بھیجتا ہو ' تو اُس کو چند روزہ میعاد کی اطلاع دیکر علحدہ کردینا چاہیئے ' اور دوسرے درجہ کے زیادہ تر عمدہ کالجوں سے کہنا چاہیئے کہ وہ ایک معقول مدت کے اندر اور موجودہ مطالب کا کافی لحاظ کرکے خواہ تو کالج یا ایک اسکول کے رتبہ پر رہنا پسند کریں - اس صورت میں اور نیز تمام صورتوں میں اول درجہ کے ایک نئے کالج کے قایم کرنے کے معاملہ کا تصفیہ سب سے پہلے سنڈیکیٹ کی تجویز سے مطابق قواعد ایفلیئیشن کے ہونا چاہیئے *

مدرسوں کا تسلیم کرنا

یونیورسٹی کو صرف مندرجہ ذیل اقسام کے مدرسوں کو تسلیم کرنا چاہیئے — (الف) اُن مدرسوں کو جو اُس کی مقامی حدود کے اندر واقع ہوں اور جن کو سررشتہ تعلیم نے ڈپارٹمنٹل قواعد نافذالوقت کے مطابق تسلیم کرلیا ہو اور (ب) اُن مدرسوں کو جو ہندوستانی ریاستوں کے اندر واقع ہوں اور جن کی نسبت اُس ریاست کی گورنمنٹ جس میں وہ واقع ہوں اس بات کی تصدیق کردے کہ اُن کا انتظام اور اہتمام عموماً اُن قواعد کے مطابق ہوتا ہی جو برٹش انڈیا کے اُس صوبہ میں جاری ہیں جس کے ساتھہ اُن کو پولیٹکل طور پر یا بلحاظ تعلیم کے تعلق ہو *

کالج کی زندگی

(۱) اُس قسم کی سوسئیٹیوں یا مشغلوں کو جن کی وجہ سے طالب علم اپنی جماعت سے باہر ایک جگہہ جمع ہوں ہر طرح پر ترغیب دینی چاہیئے ' اور اس سلسلہ میں کھیل کود زیادہ وقعت رکھتے ہیں *

(۲) یونیورسٹیوں کو مختلف کالجوں کے طالب علموں کے باہم جمع ہونے کے لیئے مقامات اور موقعے مہیا کرنے چاہیئیں — مثلاً اُن کو عمدہ کتب خانہ قایم کرنے چاہیئیں جن میں پڑھنے اور گفتگو کرنے کے کمرے پروفیسروں کے لیئے اور ایسے کمرے بھی موجود ہوں جن میں طالب علم پڑھ سکیں اور مباحثہ کرسکیں *

عام راے پڑھانے کی نسبت

حکام کالج کو ہر طرح پر کی (یعنی تشریح) کا استعمال موقوف کرنا چاہیئے *

انگریزی

(۱) میٹریکولیشن کی جماعتوں کے لیئے انگریزی کی درسی کتابیں نہیں قرار دینی چاہیئیں ' سلسلہ خواندگی عام الفاظ میں بیان ہونا چاہیئے ' اور کتابوں کی فہرست تمثیلاً بیان کرنی چاہیئے — اس فہرست میں خاصکر تشریح اور تواریخ کی کتابیں شامل ہونی چاہیئیں اور وہ اس قدر بڑی ہونی چاہیئیں کہ اُن سب کا حفظ یاد کرلینا ناممکن ہوجاوے *

(۲) اعلی درجہ کے سلسلہ خواندگی میں کتابیں بطور نمونہ زبان اور عبارت کے منتخب کرنی چاہیئیں اور اُن کو کم و بیش غور کے ساتھہ مطالعہ کرنا چاہیئے — جن کتابوں میں تواریخ اور علمی کتابوں کی نکتہ چینی کا ذکر ہو اور جن کے پڑھنے کی طالب علم کو فرصت نہو اُن کو فہرست میں داخل نہیں کرنا چاہیئے *

(۳) ایم اے کی ڈگری کے انگریزی کورس کے ساتھہ دیسی یا مشرقی یا مغربی قدیمی زبان کا ایک کورس شامل ہونا چاہیئے *

(۴) اینگلو سیکسن زبان ایک ہندوستانی یونیورسٹی کے کورس میں شامل نہیں ہونی چاہیئے *

(۵) سائنس میں کسی خاص سائنس کی تحصیل شروع کرنے کے بعد طالب علموں کا علیحدہ امتحان انگریزی میں نہیں ہونا چاہیئے *

زبان لاطینی

(۱) زبان لاطینی کو علم طب کے طالب علموں کے لیئے ایک لازمی ابتدائی شرط قابلیت کی نہیں قرار دینی چاہیئے *

(۲) جہاں کہیں کہ چند چھوٹی چھوٹی جماعتیں اُسی شہر میں ہوں وہاں زبان لاطینی کی تحصیل کے لیئے کالجوں کے درمیان انتظام ہونا چاہیئے *

مشرق کی قدیمی زبانیں

(۱) ایک قدیمی زبان کی تحصیل انٹرمیجیئٹ اور بی اے ڈگری کے فائنل کورس دونوں میں لازمی ہونی چاہیئے — ہندوستان کی ایک دوسری زبان کو بطور دوسری اختیاری زبان کے نہیں تسلیم کرنا چاہیئے *

(۲) لازم هی که سنسکرت کا ٹیچر اس مضمون سے عمدہ واقفیت رکهتا هو اور مغربی طریقه تعلیم سے بهی واقف هو - اُن کی تعلیم اس قسم کی هونی چاهیئے که وہ اُسی رتبه اور تنخواہ کے مستحق هوں جیسے که دوسرے مضامین کے پروفیسر هیں *

(۳) سنسکرت پڑھنے اور لکھنے میں دیو ناگری خط کا استعمال کرنا چاهیئے *

(۴) عربی کی تحصیل کو ترقی دینے کے لیئے مندرجه ذیل اصلاحیں جہاں کہیں که اُن کی ضرورت هو جاری کرنی چاهیئیں *

(الف) صرف و نحو کی عمدہ درسی کتابیں سلسله خواندگی کا ایک لازمی حصه هونی چاهیئیں *

(ب) بغیر دیکھے هوئے فقروں اور عبارت کی اعلی درجه کے تمام امتحانات میں زیادہ وقعت هونی چاهیئے *

(ج) انگریزی کا ایک معقول علم علاوہ عالمانه واقفیت زبان عربی اور اُس کے علم ادب کے ایک لازمی لیاقت عربی پروفیسر کے عہدہ کے لیئے هونی چاهیئے *

(د) عربی پروفیسر کی تنخواہ وغیرہ بشرطیکه اس میں مندرجه صدر لیاقتیں موجود هوں دوسرے هندوستانی پروفیسروں کی تنخواہ سے کم نہیں هونی چاهیئے *

(۵) فارسی کی تحصیل کو ترقی دینے کے لیئے لازم هی که —

(الف) اس مضمون کی تعلیم دینے کے لیئے گریجوایٹ جن کی فارسی کی علمیت پر سوائے آرٹس کی ڈگری کے کسیقدر بهروسه هو اور جنکی دوسری زبان فارسی هو مقرر کیئے جاویں *

(ب) فارسی بجائے خود ایم اے کورس کے واسطے ایک مضمون نه تسلیم کی جاے - اُسکو هندوستان کی کسی دوسری قدیمی یا دیسی زبان کے ساتهه شامل کرنا چاهیئے *

(۶) جو امتحانات مشرقی علم میں خطابات عطا کرنے کے لیئے هوتے هیں اُنکو ترغیب دینی چاهیئے ' لیکن یونیورسٹیوں کو ان امتحانات کا ذمه بجز اُس صورت کے نہیں لینا چاهیئے که اُنکا اهتمام عمدگی کے ساتهه هوسکے ' اور ایک ایسا اسٹینڈرڈ جسکو یونیورسٹیاں پسند کریں قایم رہ سکے اور تبادله سے قدیمی علم کی تحصیل کو فائدہ پهونچے *

هندوستان کی دیسی زبانیں

(۱) یهه سفارش کی جاتی هی که ایم اے کے کورس میں دیسی زبانوں شامل کی جائیں اور کورس اس قسم کا هو جس کے ذریعه سے اُس مضمون سے کامل طور پر واقفیت حاصل هوسکے *

دیسی زبانوں کے پروفیسروں کا مقرر کرنا ایک ایسا کام هی جس میں یونیورسٹی کا فنڈ مناسب طور سے صرف کیا جاسکتا هی *

(۲) بی اے کورس کے هر ایک درجه پر دیسی زبان کی عبارت نویسی لازمی هونی چاهیئے ' لیکن مضمون کا پڑھانا کچهه ضرور نہیں هی *

(۳) یهه اصول قرار دینا چاهیئے که صحت کے ساتهه زبانی ترجمه کرنا خاطر خواہ طور پر ترجمه کے واسطے کافی نہیں هی ' بلکه ضرور هی که وہ با قاعدہ طور پر صرف و نحو کے قواعد کے بموجب لکها جاوے *

(۴) علوم و فنون کی تصنیفات کے عوض میں انعامات دینے سے دیسی زبانوں کی تحصیل کو زیادہ تر ترغیب دینی واجب هی *

(۵) یونیورسٹی پنجاب کے مشرقی صیغه کو جاری رکهنا اور مشرقی علم کے بیچلر اور ماسٹر کی ڈگریوں کے کورس کو بدستور قایم رکهنا چاهیئے - مندرجه ذیل ضروری تبدیلیوں کے ساتهه — انگریزی کو بطور ایک دوسری زبان کے تمام کورس میں لازمی قرار دینا چاهیئے — جہاں کہیں ممکن هو گریجوایٹ جنہوں نے انگریزی صیغه میں اعلی درجه کے اعزاز حاصل کیئے هوں لیکچرار مقرر کیئے جاویں اور اُن سے خواهش کی جاوے که وہ اپنے کورس چهپنے کے لیئے تیار کریں - لیکچروں کے ان کورسوں کے چهاپنے اور جو مضامین اُن میں شامل نہیں اُن پر درسی کتابوں کے تالیف کرنے اور چهاپنے کے لیئے هر سال فنڈ علحدہ کردیا جایا کرے — اوریئنٹل کالج ایفلیئیشن کے اُنہیں قواعد کا تابع هونا چاهیئے جیسے که دوسرے کالج هیں جو پنجاب یونیورسٹی کے ساتهه تعلق رکهتے هیں *

جو نظیر پنجاب یونیورسٹی نے ایک مشرقی صیغه کے قایم کرنے سے قایم کی تهی اُس کی پیروی سردست کسی دوسری یونیورسٹی کو نہیں کرنی چاهیئے *

(۶) جو اسکول اوریئنٹل کالج سے متعلق هی اُس کا کام یونیورسٹی کے مقصد سے خارج هی *

زبان فرانسیسی

سوائے لڑکیوں کے اور کسی کے لیئے فرانسیسی زبان کو بجائے کسی پرانی زبان کے نہیں تسلیم کرنا چاهیئے *

فلسفه

(۱) فلسفه کا مضمون میٹریکیولیشن کے کورس میں شامل نہیں کیا جاسکتا هی ' بلکه وہ آرٹس کے کورس کا ایک لازمی حصه هونا چاهیئے *

(۲) فلسفه کے کورس کی تشریح بذریعه انتخابات کے کرنی چاهیئے- نیز مناسب درسی کتابیں پڑھنے کے لیئے تجویز کرنی چاهیئیں *

(۳) فلسفه کی خواندگی کے لیئے مندرجه ذیل مضامین بطور ایک نمونه کے پیش کیئے جاتے هیں *

(الف) انٹر میجیئٹ کورس ، منطق اور اصول علم روح انسانی ٭

(ب) بی اے کورس ، ڈی ڈکٹو و انڈ کٹولا لاجک ، علم روح انسانی اور علم اخلاق ، نیچرل تھیالوجی اور تاریخ فلسفہ ٭

(ج) ایم اے کے کورس میں یونان اور جرمنی کے فلاسفروں کی کتابوں کے علاوہ ہندوستانی فلسفہ کے بعض بڑے بڑے سلسلوں کے مناسب حصہ شامل ہونے چاہیئیں جو طالبعلم کی مرضی کے موافق انگریزی یا سنسکرت میں پڑھائے جاویں ٭

ریاضی

ریاضی کا مضمون میٹریکیولیشن اور انٹرمیجیئٹ کورسوں میں لازمی ، اور آرٹس اور سائنس کی فیکلٹیوں کے اعلی درجہ کے کورسوں میں اختیاری ہونا چاہیئے ٭

تاریخ اور پولیٹکل اکانومی

(۱) انٹر میجیئٹ کورس میں تواریخ نہیں شامل ہونی چاہیئے ، بلکہ بی اے اور ایم اے کی ڈگریوں کے واسطے وہ ایک اختیاری مضمون ہونا چاہیئے ، پولیٹکل اکانومی کو اُس کے ساتھہ شامل کرنا چاہیئے ٭

(۲) تاریخ کے مطالعہ کے لیئے مضمون از روے زمانوں کے قرار دینا چاہیئے اور کتابوں کی نسبت سفارش کرنی چاہیئے نہ کہ اُن کو مقرر کرنا چاہیئے — اصلی کاغذات کے کسی قدر پڑھنے کا قاعدہ جاری کرنا چاہیئے اور ہمعصر مورخوں کی تصنیفات کسی قدر پڑھنی چاہیئیں — جہاں کہیں تواریخ پڑھائی جاتی ہو وہاں ایک عمدہ کتب خانہ بہم پہونچانا چاہیئے — یہہ کورس بڑی احتیاط کے ساتھہ ہندوستانی طالبعلموں کی ضروریات کے موافق ہونا چاہیئے ٭

(۳) پولیٹکل اکانومی کے پڑھنے میں توجہ اُن تمدنی حالات کی جانب جن سے طالب علم واقف ہیں مصروف کرنی چاہیئے ، اور اُن کو ہندوستان کے تمدنی مسائل کی علمی طریقہ میں تحقیقات کی ترغیب دینی چاہیئے ٭

(باقی آیندہ)

منقولات

رئیس نابھہ کی روشن ضمیری

ہم نے تاریخ میں پڑھا تھا کہ شاہنشاہ اکبر ہر روز مختلف المذاہب علماء کو جمع کرکے ان میں باہم مباحثہ کرایا کرتا تھا – تحقیق حق کا اس سے بہتر اور کیا طریقہ ہوسکتا ہی – ہمکو اس بات کے معلوم کرنے سے بے انتہا مسرت ہوئی کہ ایک چھوٹے سے اسکیل پر مہاراجہ صاحب نابھہ نے اس اکبری سنت کو پھر زندہ کیا ہی – مہاراجہ صاحب ہر روز ایک سبھا جمع کرتے ہیں – اُس میں سکھہ جو مہاراجہ صاحب کے ہم مذہب ہیں اور ویدانتی ، گیانی ، جوگی ، مسلمان ، عیسائی سبب طرح کے چیدہ اور برگزیدہ لوگ جمع ہوتے ہیں — مہاراجہ صاحب ہر ایک مذہب کی مذہبی کتابیں سنتے اور بذات خود اُن پر ریمارک کرتے ہیں – ہمکو مہاراجہ صاحب کے دربار کی یہہ حالت اس طرح پر معلوم ہوئی کہ مہاراجہ صاحب نے قرآن مجید کا اُردو ترجمہ شمس العلماء مولوی حافظ نذیر احمد صاحب کا کیا ہوا اول سے آخر تک پڑھواکر سنا اور چونکہ پڑھنے والا کم سواد سا آدمی تھا – دوبارہ حکیم محمد صدیق صاحب سے سننا شروع کیا – جو شخص درپے تحقیق ہوتا ہی اس کو چار و ناچار شکوک بھی واقع ہوتے ہیں چنانچہ مہاراجہ صاحب ایسے شکوک کے نوٹ کراتے جاتے تھے آخرکار ایک دن حکیم محمد صدیق صاحب نے عرض کیا کہ مترجم زندہ دھلی میں موجود ہیں — تصنیف را مصنف نیکو کند بیان یہہ شکوک اُنہیں پر عرض کیئے جائیں — چنانچہ فارن منسٹر ریاست نے شمس العلماء مولوی نذیر احمد صاحب کو بایماے مہاراجہ صاحب طلبی کا تار دیا اور جناب ممدوح بتقاضاے حمیت اسلامی محض کار دین سمجھکر بلا عذر اپنے مشاغل روز مرہ کو ملتوی فرماکر نابھہ تشریف لے گئے مہاراجہ صاحب کی طرف سے شرایط مہمانداری کا سر انجام بخوبی ہوا چار دن مولانا صاحب نابھہ میں رہے — پہلے ہی دن سبھا میں مہاراجہ صاحب کے شکوک پڑھے گئے اور مولانا صاحب نے فی البدیہہ ان کے جواب شافی دیئے — ازاں بعد تحریری شکوک آتے رہے اور ان کے جواب ادا کیئے جاتے رہے — مولانا صاحب زیادہ دنوں تک دھلی سے غیر حاضر رہ نہیں سکتے تھے — ناچار اُنہوں نے باوجود اصرار مہاراجہ صاحب واپسی کی اجازت چاہی اور مہاراجہ صاحب نے اُن کو خلعت ہفت پارچہ دیکر بمجبوری رخصت کیا — مولانا صاحب نے جس حالت میں مہاراجہ صاحب کو چھوڑا وہ تو یہہ تھی – کہ جس وقت حکیم محمد صدیق قرآن کا ترجمہ لیکر درباری کمرہ میں داخل ہوتے تھے تو دیکھتے کے ساتھہ مہاراجہ صاحب اور اُن کے ساتھہ تمام درباری قرآن مجید کی تعظیم کے لیئے سرو قد کھڑے ہو جاتے تھے اور ترجمہ قرآن کئی ریشمی اور زرین غلافوں میں لپٹا ہوتا تھا اور مہاراج صاحب جسوقت قرآن کا ترجمہ کھولا جاتا تھا – اس کو ڈنڈوت کرتے تھے — اور پڑھواتے وقت پڑھنے والے سے خطاب کرتے تھے کہ مہاراج کی فرماوندے ہیں (یعنی اللہ پاک کیا فرماتے ہیں) اور قرآن کو بابا قرآن کہکر نام لیتے تھے — اس سے معلوم ہوسکتا ہی کہ مہاراجہ صاحب کے خیالات قرآن اور اسلام کے ساتھہ کیسے ہیں ٭ (از دارالعلوم دھلی)

وکٹوریہ میموریل اسکالرشپ فنڈ

لیڈی ریواز نے جو حسب ایماے هز اکسلنسی لیڈی کرزن صاحبہ سرمایہ وظائف یادگار وکٹوریہ کی شاخ پنجاب کی پریسیڈنٹ ہوئی ہیں

مندرجہ ذیل تحریر اس غرض سے مشتہر کي هی کہ پنجاب میں اس کام کے لیئے جو روپیہ جمع ہوا هی اُس کے صرف کے متعلق هز اکسلنسي کي خواهشیں اُن لوگوں کو جو اس معاملہ سے سروکار رکھتے هیں معلوم هوجائیں لیڈي ممدوحہ تحریر فرماتي هیں *

هندوستان بھر میں سب کو معلوم هی کہ علیا حضرت ملکہ قیصرہ وکٹوریہ کو اس ملک کي عورات کي بہبودي کا کس درجہ خیال تھا — آغاز سال گذشتہ میں علیا حضرت ممدوحہ کي وفات کے بعد لیڈي کرزن صاحبہ نے تمام صوبجات هندوستان سے استدعا کي کہ ملک کے تمام مناسب مقامات میں ایک چندہ اس غرض سے وصول کرنے کا بندوبست کیا جاے کہ علیا حضرت کي یادگار قایم کرنے کے لیئے ایک فنڈ قایم کیا جاے اور اس فنڈ کا روپیہ ایسے کاموں میں صرف کیا جاے جو علیا حضرت کو زیادہ پسند هوتے یعني یہہ کہ سرمایہ مذکور سے اس باب میں مدد دي جاے کہ هماري هندوستاني بہنوں کو وہ آسایش اور هنرمندي حاصل هو جو میڈیکل سائنس یعني فن ڈاکٹري اور نرسوں کي معقول تعلیم کي بدولت برسوں سے ان کو حاصل هوتي آئي - اس کام کے لیئے پنجاب میں لوگوں نے بڑي فیاضي سے چندہ دیا اور اب وہ روپیہ کام شروع کرنے کے لیئے مہیا هی — هز اکسلنسي نے قرار دیا هی کہ اس کا سب سے بہتر استعمال یہي هی کہ اس سے فن قابلہ کي تعلیم دي جاے — سرمایہ مذکور کا نام "وکٹوریہ میموریل اسکالرشپ فنڈ" قرار دیا گیا هی اور اب میں آپ لوگوں کي توجہ صرف اس روپیہ کے صرف کے بارہ میں معطوف کرتي هوں- لیڈي کرزن صاحبہ نے قرار دیا هی کہ جہاں تک ممکن هو یہہ روپیہ اُن موروثي دائیوں کا وظیفہ مقرر کرنے میں صرف کیا جاے جو ان وظائف کے فرائض انجام دیں اور ان کے فوائد حاصل کرنے کے لیئے تیار هوں *

هم نے قرار دیا هی کہ لیڈي ایچیسن کالج لاهور میں اس کام کا آغاز کیا جاے بعد کو اُمید هی کہ پنجاب کے دوسرے مقامات میں اس کا بندوبست کیا جاے- شرائط وظیفہ یہہ هیں *

۱ - آٹھہ وظیفے جو لیڈي ایچیسن کالج لاهور میں مل سکینگے - اُن قابلہ عورات کے لیئے قائم کیئے جائینگے جو اس بات کو گوارا کرینگي کہ ان کو ایسي تعلیم دي جاے جس سے وہ اپنے موروثي پیشہ کا کام اُصول صفائي و صحت اور ڈاکٹري تعلیم کے بموجب اس طرح کرسکیں کہ لوگوں کے سوشیل دستورات اور مذهبي خیالات کو ضرر نہ پہونچنے پائے *

۲ — تعلیم دو برس هوگي — پہلے سال وظیفہ پانے والي عورتوں کو آٹھہ روپیہ ماهواري ملیگا اور اگر بعض مقررہ آزمایشي امتحانات کو اُنہوں نے پاس کرلیا اور دوسرے سال بھي تعلیم حاصل کرنے کي ان کو اجازت دي گئي تو دوسرے برس نو روپیہ ماهوار پائینگي *

۳ — اس وظیفہ کي اُمیدوار وہ عورت هوسکیگي جو مشہور معزز خاندان سے تعلق رکھتي هو اور جس کي عمر سترہ برس سے کم اور تیس برس سے زیادہ نہ هو - اور هر اُمیدوار کسي دیسي زبان میں لکھہ پڑہ سکتي هو *

وظائف کے مزید حالات مسز ایف و نسنٹ - ایم - ڈي متعلقہ لیڈي ایچیسن زنانہ اسپتال لاهور سے استفسار کرنے پر معلوم هوسکتے هیں *

جس قدر وظائف خالي هیں فوراً مناسب اُمیدواروں کے نام جاري کردیئے جائینگے اور ان اُمیدواروں کو لازم هی کہ ڈاکٹر ونسنٹ بارنس صاحبہ کو اصالتاً جاکر عرضي دیں *

(اودہ اخبار)

امریکن ٹرسٹ

آجکل امریکن تجارتي دنیا میں ایک عجیب و غریب طریقہ ایجاد هوا هی وہ یہہ هی کہ کسي خاص چیز کے بڑے بڑے تاجر ملکر ایک متحدہ انجمن قایم کرتے هیں اور اپنا کل سرمایہ ایک میں لگادیتے هیں جس کا مطلب یہہ هوتا هی کہ آپس میں مقابلہ بند هوجاوے اور جو تاجر ان کے ساتھہ شریک نہوں وہ فرداً فرداً چونکہ انجمن کي متفقہ قوت کے مقابلہ میں کمزور هیں اس واسطے بازار سے نکال دیئے جائیں - اس مطلب کے حاصل کرنے کے لیئے یہہ انجمن جو وهاں ٹرسٹ کے نام سے مشہور هی پہلے اشیاء فروختني کو ارزاں کرتے هیں اور شروع میں کچھہ اپنا نقصان اُٹھاتے هیں تاکہ تمام تاجروں کي تجارت کو توڑدیں- ظاهر هی کہ جس انجمن کا کروڑوں روپیہ کا سرمایہ هو وہ دس بیس لاکھہ کا نقصان آیندہ فائدہ کے لیئے اُٹھا سکتي هی مگر کوئي ایک تاجر جس کا سرمایہ عموماً دو چار لاکھہ کا هی اسکے مقابلہ کي تاب نہیں لاسکتا - جب اسطرح سے سب تاجر توڑدیئے گئے تو وهي چیزیں جو پہلے مقابلہ کے توڑنے کے لیئے بازار کے بھاو سے ارزاں کردي گئي تھیں مہنگي هوني شروع هوتي هیں کیونکہ اب تو کل تجارت ایک خاص انجمن کے هاتھہ میں هی کوئي خوف مقابلہ کا نہیں هی جس کي وجہ سے مناسب قیمت پر وہ چیزیں فروخت کي جاویں بلکہ تمام خریدار ایک بیچنے والے کے محتاج هیں وہ چاهے جو قیمت لے وہ مجبوراً دیوینگے - امریکہ میں ابھي تک کیئے ٹرسٹ قائم هوچکے هیں مثلاً گوشت کا ٹرسٹ لوهے کا ٹرسٹ وغیرہ اور ان کي وجہ سے وهاں کي غریب رعایا کو یہہ خوف هی کہ گو اس وقت سستا مال مل رها هی مگر چند روز کے بعد وہ دن آویگا جب هم کو شاید دوگني چوگني قیمت دیني پڑیگي - پریسیڈنٹ روزولٹ جو اس وقت یونٹیڈ اسٹیٹس کے حکمراں هیں نہایت بیدار مغز آدمي هیں اور اُنہوں نے اس بلا کا علاج کرنے کي فکر شروع کي هی — یہہ ٹرسٹ صرف امریکہ هي میں اپنا کام نہیں پھیلاتے هیں بلکہ یورپ میں انگلستان اور جرمني سے مقابلہ کو آمادہ هیں - انگلستان میں ان کے خلاف کوشش هو رهي هی چنانچہ ابھي حال میں ایک ٹرسٹ تمباکو کا قایم هوا هی اور

اُس کے منیجر نے کہا هی که هم انگلستان میں تمباکو کي تجارت کو انگریزوں سے چھیننے کے لیئے ایک لاکھہ پونڈ کا نقصان اُٹھانے کو تیار هیں انگلستان میں خود ابھي ایک ٹرسٹ چھتریوں کا قایم هوا هی کیونکه جرمني سے هندوستان میں سستي چھتریاں آنے لگي هیں جرمني سوداگروں کو شکست دینے کے لیئے انگریزي سوداگروں نے ۷½ لاکھه کے سرمایه سے یهه ٹرسٹ قایم کیا هی - ابھي تو اس سے هم کو کچھه فائده نهوگا کیونکه کچھه روز کے لیئے چھتریوں کي قیمت گھٹ جائیگي لیکن اگر اپنے اراده میں انگلستان والے کامیاب هوئے تو چند روز کے بعد قیمت کے بڑھجانے کا البته خوف هی - هندوستان کے تاجروں کي جو ابھي ان باتوں سے اچھي طرح سے واقف نهیں اور جن میں ملکر کام کرنے کي مطلق لیاقت نهیں اُن کي مٹي خراب هوگي اسي وجه سے تو کہا جاتا هی که مشرق کے لیئے بغیر مغرب کا علم اور تهذیب حاصل کیئے هوئے مغرب کا مقابله کرنا نا ممکن هی •

(وکیل)

دربار دھلي کے سرکاری مهمان

مندرجه ذیل فهرست اُن فرمانروا و روسا کي هی جنهوں نے دهلي دربار تاجپوشي کے لیئے حضور ویسرائے کا نیوته منظور کیا هی •

مدراس — راجه صاحب کوچین — مهاراجه صاحب ٹراونکور •

بمبئي — راو صاحب کچھه — میر خیرپور — مهاراجه صاحب کولهاپور •

بنگال - مهاراجه صاحب کوچ بہار — مهاراجه صاحب سکم •

صوبجات متحده ـ مهاراجه صاحب بنارس — نواب صاحب رامپور •

پنجاب ـ نواب صاحب بهاولپور — راجه صاحب جهیند ـ راجه صاحب کپورتھله — راجه صاحب منڈي — راجه صاحب نابھه — مهاراجه صاحب پٹیاله — راجه صاحب دهن *

آسام — راجه صاحب منی پور •

حیدرآباد — نظام عالیمقام •

میسور — مهاراجه صاحب میسور •

بلوچستان — خان قلات •

بڑوده — مهاراجه صاحب بڑوده •

کشمیر — مهاراجه صاحب بهادر کشمیر •

سنٹرل انڈیا و راجپوتانه - نواب بیگم صاحبه بھوپال — مهاراجه صاحب چرکھاري - مهاراجه صاحب چھترپور — مهاراجه صاحب دتیا (کلاں اور خرد) — راجه صاحب دیواس — راجه صاحب دھار - مهاراجه صاحب گوالیار - مهاراجه صاحب اندور — نواب صاحب جاوره - مهاراجه صاحب اورچھه - راجه صاحب رتلام — مهاراجه صاحب ریواں — مهاراجه صاحب سنتھر مهاراجه صاحب الور - مهاراجه صاحب بیکانیر - راجه صاحب بوندي - مهاراجه صاحب ڈھولپور - مهاراجه صاحب جیپور - مهارادل صاحب جیسلمیر - رانا صاحب جھالاوار - مهاراجه صاحب جودھپور - مهاراجه صاحب قرولي - مهاراجه صاحب کشن گڈه - مهاراجه صاحب کوٹه - مهاراو صاحب کروہي - نواب صاحب ٹونک •

(اوده اخبار)

هندوستاني مهمانوں کا مصارف مهماني

مسٹر کین نے سکرٹري اسٹیٹ هند سے سوال کیا که کیا آپ بیان کرینگے که جمعه گذشته کي شام کو انڈیا آفس کے جلسه میں کیا مصارف هوگا اور کیا یهه هندوستان سے لیا جائیگا •

لارڈ جارج هملٹن نے جواب میں کہا که جس جلسه کے باب میں یهه سوال کیا گیا هی وه ایوننگ پارٹي کا جلسه نه تھا بلکه سرکاري رسوم کا جلسه تھا جس سے اس ملک کي تاریخ میں اول مرتبه یهه بات هوئي که جشن تاجپوشي میں فرمانروائے هندوستان کا سب سے اعلی و برتر فرمانروا قرار دیاجاوے — اس رسوم کا مصارف سات هزار پونڈ هی اور جیسا میں پہلے هوس کو مطلع کرچکا هوں یهه آمدني هند سے لیاجائیگا (نعرهٔ خوشي) •

مسٹر کین نے کہا که کیا گورنمنٹ هند سے اس امر کي منظوري حاصل کرلي گئي هی که یهه مصارف هندوستان سے لیا جائیگا یا اُس سے اس باب میں کچھه مشوره لیا گیا هی •

لارڈ جارج هملٹن نے جواب دیا یهه گفتگو نهیں هی که گورنمنٹ هند سے مشوره لیاجائے بلکه انڈیا کونسل ان معاملات میں اعلی اختیارات رکھتي هی *

مسٹر ریڈ منڈ نے کہا که میں سوال کرتا هوں که اس خیال سے که یهه هندوستاني مهمان جشن تاجپوشي کي شرکت کي غرض سے آئے تھے لهذا هندوستان کو یهه مصارف نه دینا چاهیئے - یهه نهایت هي ذلیل بات هی •

اس کا کوئي جواب نهیں دیا •　　(دبدبه سکندري)

رئیسوں سے ویسرائے کي ملاقات

في الحال هم نے بیان کیا تھا که دربار دهلي میں قدیم رواج کے موافق بازدید کي ملاقات کے بجائے ویسرائے خاص خاص ایسے تین رئیسوں سے ملاقات کرینگے جن کو گورنر یا لفٹننٹ گورنر منتخب کرینگے - یهه امر صرف کمي وقت کے خیال سے هی همکو سرکاري طور سے اطلاع ملي هی که چونکه دهلي میں ایک سو سے زیاده حکمران روساء موجود هونگے اور وهاں کي

کارروائی صرف بارہ روز رہیگی اس وجہ سے ویسرائے کو باضابطہ معمولی ملاقات کرنے کی فرصت نہ ملیگی لہذا یہہ امر بالکل موقوف رہیگا - دربار میں عام رئیس ویسرائے کے روبرو پیش ہونگے اور ہز اکسلنسی مختلف اوقات میں تمام صوبہ جات کے روسا سے ملاقات کرینگے ●

سرحدی نفاق

اخبار انڈاشمین کو دریافت ہوا ہی کہ سرحد پر موروثی و ذاتی عداوتوں کا بڑی گرمجوشی سے انتقام لیا جا رہا ہی - روز خاندانوں میں خون ہوتا ہی — صورت معاملات یہاں تک بدل گئی کہ قاضیوں اور ملاؤں کو مداخلت کرنا پڑی — مگر ان جرگوں میں باہمی بہت بڑی عداوت ہی اور کوئی شخص ان کے انتقام کو روک نہیں سکتا ایک فریق کو دوسرے فریق سے ایسی عداوت ہی کہ اُن کو دھمکی دی جاتی ہی کہ وہ چند روز میں بالکل نیست و نابود کرڈالے جائینگے - فی الحال اس فرقہ کے بہت سے لوگ مارے بھی گئے ●

زلزلہ عظیم کی پیشین گوئی

جس زلزلہ کی پیشین گوئی تمام ہندوستان کے لیئے کی گئی اس کے متعلق مسٹر کلکتہ سوامی پلے — جوتشی ٹنڈیکل کا قول بیان کرتے ہیں کہ ۳۰ یا ۳۱ ماہ حال ایک بجے شب کو تمام ہندوستان میں ہمالیہ سے سیلون تک ایک زلزلہ آئیگا - اس وقت لوگوں کو نہایت احتیاط کرنا چاہیئے - بہتر ہی کہ سب اپنے اپنے مکانوں سے باہر چلے جائیں جہاز کے کپتانوں اور انجنوں کے ڈرائیوروں اور اس قسم کی تمام گاڑیوں کے لوگوں کو احتیاط لازم ہی — ایک ہفتہ قبل مطلع سرخ ہوجائیگا اور ہوائے گرم چلیگی اور دن کو تارے نظر آئینگے — یہی علامتیں زلزلہ آنے کی ہیں — اس زلزلہ سے شمالی جانب کی بند یا چل کے پہاڑوں کی عمارتوں کو ضرر پہونچیگا ●

طاعون میں زیادتی

دو ہفتہ سے اموات میں اضافہ شروع ہوا ہی بمبئی کے انہیں اضلاع میں طاعون نے زور پکڑا ہی جن میں ایک بار اُس نے نقصان عظیم پہونچایا تھا - پنجاب میں گو ابھی زیادتی شروع نہیں ہوئی ہی مگر کانپور میں وبانے بہت زور پکڑا ہی اور پچھلے ہفتہ میں ۲۹ موتیں ہوئی ہیں اہل کانپور نے پریشان ہوکر ہر چہار سمت بھاگنا شروع کیا ہی اور بکثرت لکھنو میں آرہے ہیں — کسولی میں روز چہار شنبہ تک ستہرہ آدمی مبتلائے طاعون ہوئے اور سات مریض طاعونی جان بحق ہوئے اور

سہاٹو کے متعلق سرکاری خبروں سے معلوم ہوا کہ فی الحال کیمپ میں دو آدمی مبتلا بطاعون ہوئے جن میں سے ایک فوت ہوگیا - سہاٹو کے تمام مکانات ڈس انفکٹ ہو رہے ہیں اور ان پر چونہ پھیرا جاتا اور ضروری احتیاط کی جاتی ہی ●

دربار دہلی کی فوج

قواعد کے بعد دربار دہلی میں جو فوج جائیگی وہ ویسرائی گارڈ کے طور پر ہوگی اس میں رسالہ کا ایک ڈویژن اور توپخانہ اور گھوڑ چڑھے سپاہیوں کا خاص گروہ اور چھہ برٹش اور چار ہندوستانی کمپنیاں اور پیدل فوج کے دو ڈویژن اور کثیرالتعداد مختلف امپیریل سروس اور والنٹیر فوج ہوگی ●

پولیس دربار دہلی

دربار دہلی میں پولیس کا بہت بڑا انتظام کرنا لازم ہوگا پچیس پولیس افسر اور کم از کم دو ہزار پولیسمینوں کی ضرورت ہوگی - یہہ سب انتظام مسٹر براون پولیس انسپکٹر جنرل پنجاب کے سپرد ہوگا جو کل معاملات کی درستی کے لیئے آغاز ماہ نومبر میں دہلی کو جائینگے ●

پولیس کے افسر اکثر آغاز دسمبر میں دہلی پہونچ جائینگے مگر غالبا ابتدائی انتظام ہونے کے لیئے کچھہ افسر پیشتر سے بھیجے جائینگے ●

بارش

اکثر قسمتوں میں ہفتہ گذشتہ میں بارش بہت کم ہوئی اور ست پورہ کے پہاڑوں اور وسط ہند کی بلند سطح زمین پر سب سے زیادہ کمی ظاہر ہوئی — گجرات سے بارش ہونے کی کوئی خبر نہیں آئی — آغاز مئی سے ۷ اگست تک ہندوستان کی بارش میں جو کوتاہی پائی گئی اس میں راجپوت حیدرآباد دکن اندور راے پور اور جبل پور کا نمبر سب سے بڑھا ہوا ہی — کمی بارش کی فیصدی مقدار بلوچستان میں بہت زیادہ ہی لیکن وہاں بارش بہی معمولی طور پر بہت کم ہوا کرتی ہی ●

قیصر جرمن و لارڈ کچنر

شہنشاہ جرمن نے لارڈ کچنر کو برلن میں آنے کے لیئے نہایت خوشی الفاظ میں مدعو کیا ہی مگر ہمارا خیال ہی کہ اگر جرمنی فوج اپنا مافی الضمیر ظاہر کرنا چاہتی ہی تو وہ لارڈ کچنر کا استقبال اس قدر خوشی سے کرنا نہ چاہتی ہوگی جسقدر شہنشاہ جرمن ظاہر کرتے ہیں

لیکن نہایت خوشی کی بات ہی کہ اُنہوں نے ایسے عمدہ الفاظ میں لارڈ کچنر کی تعریف کی جس کے وہ نہایت مشتاق ہیں — ہمکو یقین ہی کہ شہنشاہ جرمن لارڈ کچنر کی کار روائیوں کو پسند کرتے اور اُنکی نہایت عزت کرتے ہیں ●

قحط زدگان ہند

ہفتہ گذشتہ میں بمبئی پریسیڈنسی میں بیس ہزار ایکسو ستاون قحط زدوں کی زیادتی ہوئی - اب تمام ہندوستان میں اُنکی کل تعداد تین لاکھہ دو ہزار نو سو تینتیس ہی - اور بمبئی کی ہندوستانی ریاستوں میں تیرہ ہزار ساٹھہ کی زیادتی ہوئی مگر اس کے ساتھہ ہی بڑودہ میں پانچ ہزار چھہ سو پچاس کی کمی ہوگئی - اب ہندوستانی ریاستوں میں ایک لاکھہ پندرہ ہزار چار سو بیالیس کل قحط زدہ ہیں ●

دربار دہلی

یہہ خبر جو مشہور تھی کہ امیر کابل کی جانب سے پرنس نصراللہ خاں دربار دہلی میں شریک ہونگے قبل از وقت تھی اور ابھی تک کچھہ قرار نہیں دیا گیا اور سرکاری طور سے اس خبر کی بھی تصدیق نہیں ہوئی کہ ڈیوک آف کناٹ ہندوستان کو آنے والے ہیں ●

دربار دہلی کی تمام آرایش و زیبایش مسٹر پرسی براون پرنسپل اسکول فنون لاہور کو سپرد ہوئی ہی جو ڈاکٹر وائٹ کے ساتھہ متعلقہ نمایشگاہ دربار دہلی خاص کام پر ہیں مسٹر براون ۱۵ — اکتوبر سے دہلی میں رہینگے اور بھائی رام سنگھہ وائس پرنسپل اور چند طلباے اسکول فنون لاہور آراستگی میں اُنکی مدد کرینگے ●

اشیاے نمایش کی ایک فہرست تیار کرنے کے لیئے مسٹر براون سے کہا گیا ہی جو نہایت ہی صنعت کا کام ہی ●

تار برقی کی خبریں

(ماخوذ از پایونیر)

حضور ملک معظم کا ہندوستانی کنٹنجنٹ کو ملاحظہ فرمانا

لندن ۱۳ اگست

حضور ملک معظم نے آج سہ پہر کو ایوان بکنگہم کے صحن میں ہندوستانی فوج کو ملاحظہ فرمایا - فوج نے وکٹوریا سے کونچ کیا اور کولڈ اسٹریم [illegible] کے بینڈ آسے آگے آگے تھے — راستہ میں انبوہ خلایق اُن کو چیرز دیتے اور سلام کرتے تھے — اُن کی رنگ برنگ کی پوشاکوں اور شاہی تخت کی سرخ کاشانی مخمل کا سائبان ہندوستانی راجاؤں اور قایم مقاموں کے زرق برق لباس اور انگریزی بحری اور بری فوج کے درمیان مثل قوس قزح کے عجیب رنگ برنگ کا منظر دکھاتی تھیں ●

حضور ملکہ معظمہ - شاہزادہ ویلز و شاہزادی ویلز اور دوسرے شاہزادے ' لارڈ جارج ہملٹن ' لارڈ لینسڈون ' لارڈ رابرٹس ' لارڈ وولسلی اور لارڈ کچنر تشریف رکھتے تھے — یہہ بات صاف ظاہر تھی کہ لارڈ کچنر اُس فوج کے جس کے وہ عنقریب کمانڈر ہونگے نہایت مداح تھے ●

حضور ملک معظم نے اول تمغہ جات تاجپوشی فوج کو تقسیم فرمائے اور اُس کے بعد شاہزادہ ویلز نے حضور ممدوح کی طرف سے اس کار روائی کو جاری رکھا - اس کے بعد فوج حضور ممدوح کے روبرو ہوکر گذری - اور حضور ممدوح نے اُس سے مخاطب ہوکر چند کلمات ارشاد فرمائے ' اور ایسے عمدہ کنٹنجنٹ کے دیکھنے پر اپنی بڑی رضامندی ظاہر فرمائی — حضور ملک معظم نے اپنی بیماری کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ ہمکو اُمید ہی کہ کنٹنجنٹ اپنی سیر سے محظوظ ہوا ہوگا اور بخیر و عافیت اپنے وطن کو واپس جاویگا ●

لندن ۱۵ فروری

حضور ملک معظم کے حکم سے جنرل ٹرائٹر نے کل تمغہ جات تاجپوشی دو مضروب ہندوستانیوں کو جو اسپتال میں تھے عطا کیئے — ایک عورت جس کے اُسی وقت پر ضرب آئی تھی مرگئی ●

ترپولی سے اس مضمون کی ایک چٹھی آئی ہی کہ شیخ السنوسی نے مقام قانم میں انتقال کیا ●

لندن ۱۵ اگست

لارڈ میو نے اخبارات کو ایک چٹھی بھیجی ہی جس پر کیا ہندوستانی قایم مقاموں اور مہمانوں کے دستخط ہیں اس میں اُنہوں نے بطور ایک وفادار برٹش تخت کے اُس مہمان نوازی اور عنایت کا شکریہ ادا کیا ہی جو اُن کی اُن مقامات میں کی گئی جہاں جہاں وہ گئے تھے چٹھی مذکور میں بیان ہی کہ برٹش لوگوں کی نسبت ہمارا ادب اور التفات پہلے سے بہت کچھہ گہرا ہوگیا ہی ●

لندن ۱۵ اگست

رسالہ برٹش میڈیکل جرنل اس بات سے انکار کرتا ہی کہ ملک معظم کے لیئے ایک اور عمل جراحی تجویز ہوا تھا ہر مجستی کی تندرستی عمدہ ہی اور ایسی صحت پہلے نہ تھی ●

لندن ۱۵ اگست

تین برٹش سپاہی قاہرہ میں مبتلاے ہیضہ ہوئے جن میں سے دو نے قضا کی ●

لندن ۱۶ اگست

ملک معظم نے بجواب ایک ایڈریس کے پورٹسموتھہ میں بیان کیا کہ هم لوگ اِس وقت خوشي سے صلح کي حالت میں هیں اور حال کي مسرتیں هم کو اس بات پر آمادہ کر رهي هیں کہ هم اپنے عمدہ ورثہ کي ترقي اور استحکام کے لیئے بڑي مستعدي کے ساتھہ کار روائي کریں — اُنہوں نے فرمایا کہ هم سلطنت کي فلاح میں ساعي رهینگے اور همکو وہ وفاداري اور اُلفت یاد رهیگي جس نے همارے دل پر عمیق اثر کیا هی *

لندن ۱۶ اگست

بیڑہ جہازات کي قواعد میں ایک سو آٹھہ جہاز تھے جن کي کمان چھہ ایڈمرل کرتے تھے — یہہ قواعد نہایت عمدہ اور پر اثر تھي — سواحل اور دریا میں تماشائیوں کا ایک بہت بڑا مجمع تھا — رایل اور اپر مولتھي یچت دو بجے جہازوں کي قطار میں هوکر گذرے اور هر جہاز نے جسکے قریب سے وہ گذرے سلامي دي اور نعرهٔ خوشي بلند کیا وہ نشان بردار جہاز کے قریب لنگر انداز هوئے جہاں تمام بیڑہ جہازات جمع هوئے جہاں خوشي کا ایک آخري نعرہ بلند هوا *

لندن ۱۶ اگست

خلاف توقع بوبر جنرلوں نے اس قواعد کو نہیں دیکھا اور سوتھہ امپٹن میں داخل هونیکے بعد لندن کو چلے گئے جنرل جہازنگیریا پر سوار هوئے جہاں بڑي شد و مد کے ساتھہ خوشي کا نعرہ بلند کیا گیا اُنہوں نے مسٹر چیمبرلین — لارڈ کچنر اور لارڈ رابرٹس سے مختصر گفتگو کي — جنرل بوتھا کے سکرٹري نے کہا کہ اُنہوں نے قواعد اس لیئے نہیں دیکھي کہ وہ تھکے هوئے تھے لیکن اگر ملک معظم کي خواهش هوگي تو وہ اُن سے ملاقات کرینگے — سوتھہ امپٹن اور لندن دونوں مقامات میں بوبر جنرلوں کے لیئے بڑے جوش و خروش کے ساتھہ مسرت کے نعرے بلند کیئے گئے *

لندن ۱۷ اگست

بیڑہ جہازات کي روشني برق و رعد کے ایک طوفان سے جو نہایت سخت قسم کا تھا خراب هوگئي تھي ایک طوفان آب نے اُس مجمع کو درهم برهم کردیا جو کنارہ پر اس عمدہ منظر کي سیر سے محظوظ هو رہا تھا *

لندن ۱۸ اگست

لارڈ رابرٹس اور کچنر نے سوتھہ امپٹن میں بوبر جنرلوں سے ملاقات کي اور اُن کے همراہ جہاز والنڈ فاٹر پر شاهي یچت کو گئے — لارڈ کچنر نے اُنکو ملک معظم کي حضور میں پیش کیا — ملک معظم کي پذیرائي نہایت مخلصانہ تھي — گفتگو میں ضابطہ ملحوظ نہ تھا — اور جنگي امور کا مطلق ذکر نہیں هوا — لیکن ملک معظم نے بوبروں کي ثابت قدم شجاعت اور اُس لحاظ اور مہرباني کا حوالہ دیا جو اُنہوں نے برٹش قیدیوں اور زخمیوں کے ساتھہ ظاهر کي تھي — یہہ ملاقات ایک چوتھائي گھنٹہ تک رهي *

بوبر جنرلوں نے لارڈ کچنر کے ساتھہ جہاز والمذ کاٹر پر لنچ نوش کیا اور اُس کے بعد بیڑہ جہازات کي چوطرفہ سیر کي *

لندن ۱۸ اگست

اخبار ٹائیمس کا نامہ نگار سنگھائي بذریعہ تاربرقي اطلاع دیتا هی کہ برٹش — امریکن — جرمن اور جاپاني قایم مقاموں نے محصول بحري کے معاهدہ پر بلا کسي شرط کے دستخط کردیئے مگر آسٹریلیا — بیلجیم اور ڈچ کے قایم مقاموں نے شرطیہ دستخط کیئے هیں — چیني کمشنر بغیر شاهي منظوري کے دستخط نہیں کرسکتے هیں — پرتگال کا قایم مقام چاهتا هی کہ ابھي یہہ معاملہ کچھہ دنوں اور ملتوي رهے *

بمبئي ۱۴ اگست

مغربي هند کا میٹریولاجیکل رپورٹر آج رپورٹ کرتا هی کہ شمال میں بہت بڑا بار پڑا هوا اور جنوب میں غیر معمولي طور سے کم هی پننشولہ کے دونوں جانب کوئي موسمي هوا نہیں هی لہذا بارش کي کوئي اُمید نہیں هی *

مغربي هند کي حالت

بمبئي ۱۵ اگست

ایک هفتہ هوا رپورٹ هوئي تھي کہ اگر پندرہ روز کے اندر عمدہ بارش نہوئي تو بہت بڑے رقبہ میں خریف کي زراعت بالکل جاتي رهیگي اور کپاس کي زراعت میں بھي کچھہ ناکامي هوگي — ایک هفتہ تو گذر گیا اور کوئي عام بارش نہیں هوئي — اور وقتاً فوقتاً جو خفیف ترشح هوئي اُس سے کوئي اثر نہیں پڑا اب حالت نہایت نازک هو رهي هی — اگر جلد تر عمدہ بارش نہوئي تو اس پریسیڈنسي کي وهي حالت هوجائیگي جو ستمبر سنہ ۱۸۹۹ع میں تھي — اگر اس هفتہ میں عمدہ بارش هوئي تو خریف کا کچھہ حصہ بچ جائیگا اور کپاس کي زراعت کے متعلق اطمینان هوجائیگا لیکن عرصہ تک نہ برسا تو کوئي ایسي بات نہیں هی جس سے زراعت نا کافي هو — یہہ امر ایسا نہیں هی کہ ایک آدہ ضلع میں هو بلکہ تمام پریسیڈنسي میں یعني بیجاپور سے جیکب آباد تک اس کا اثر پڑے گا — گجرات کي حالت کچھہ دکن سے زیادہ بد تر نہیں هی اور دکن کي حالت بھي ویسي هي هی جیسي جنوبي ڈویژن اور سندھ کي هی *

پنجاب

لاهور ۱۵ اگست

دس روز سے پنجاب میں بارش کم هوئي رهتک و کرنال میں زراعت خشک هونے لگي هی اور دهلي و ملتان میں بھي نہیں برسا اور مقامات پر مزید بارش کي ضرورت هی مگر شمال پنجاب خصوصاً راولپنڈي میں

اچھي طرح برسا خريف کي تخم ريزي هو رهي هى اور مذکورۂ بالا مقامات کے سوا زراعت کي حالت اچھي هى مويشيوں کي حالت بهي اچھي هى اور اکثر اضلاع ميں چارہ بکثرت هى اور نرخ غلہ کو قيام نهيں ●

مچھروں سے جنگ

سهارنپور ۱۳ اگست

هيڈ کوارٹر کے حکم کے بموجب زير کمان ميجر اسمائلهٹ متعلقہ انڈين مڈيکل سروس لوکل بريگيڈ قايم هوا اور کل سے سهارنپور کے مچھروں سے جنگ و جدل کي کارروائي شروع کي جائيگي — ميونسپل بورڈ نے بهي گورنمنٹ کا ساتھہ ديا هى اور بارہ زائد خاکروبوں کي ايک فوج کو مدد ديگي جو ان مچھروں کي نسل دور کرنے پر آمادہ هى جن سے شهر کے نم اور کثيف مقامات پر مليريا بخار پيدا هوتا هى — اس جنگ ميں گولي بارود کے بجاے مٹي کے تيل کا استعمال هوگا — ڈاکٹر راس نے جو مليريا اور مچھروں کے دور کرنے کے بارہ ميں مشهور هيں جو قاعدہ قرار ديا هى اسي قاعدہ سے جنگ و پيکار هوگي — ڈاکٹر بروين بلر جي اسسٹنٹ افسر حفظان صحت دوم کمانڈر هيں — عوام اس جنگ و جدل کے نتيجہ کو نهايت دلچسپي کے ساتھہ ديکهينگے ●

مختلف خبريں

— اميدواران عهدۂ ايکسٹرا اسسٹنٹي کا امتحان مقابلہ گورنمنٹ کالج لاهور ميں ۱۳ اکتوبر کو شروع هوگا - صرف دو آساميان هيں ●

— هندوستاني فوج سوتهمپٹن کو گئي اور جهاز هارڈنگ پر سوار هوئي وہ پهلے بحري قواعد ديکهے گي اور اس کے بعد هندوستان کو روانہ هوگي ●

— انڈيا آفس کا بيان هى کہ ڈيوک آف کينات کے دهلي کي قواعد اور دربار ميں شريک هونے کي نسبت کوئي امر اب تک معلوم نهيں هوا ●

— عالي جناب لارڈ کرزن ميسور کے جنگلوں ميں شکار کهيلتے هوئے ۱۳ اگست کو مع الخير اوٹاکمنڈ ميں پهونچے اور حسب قرار داد سابقہ گورنر مدراس کے مهمان هوئے ●

— جو واليان ملک دهلي کے دربار ميں شريک هونگے وہ پانچ لاکهہ آٹهہ هزار مربع ميل پر حکمراني کرتے هيں جو سلطنت جرمني کے رقبہ سے تهائي گنا زيادہ هى — ان هندسوں سے کچهہ حال اس بات کا معلوم هوگا کہ هندوستان کي ديسي رياستوں کي وسعت کسقدر هى ●

— علاقہ برار کے مسلمانوں نے ايک عام مجلس اپنے صوبہ کي منعقد کرکے نواب سلام الله خاں بهادر اسپيشل مجسٹريٹ ديول گهاٹ کو اس لئے منتخب کيا کہ نواب صاحب موصوف ان کي طرف سے وکالتاً دربار دهلي کے دنوں ميں حاضر هوکر مسلمانان هند کي طرف سے عالي جناب وايسراے کي خدمت ميں ايڈريس پيش کرنے ميں شريک هوں ●

— زين اور وردي - هندوستان سے چلا گيا هى کہ تين هزار خاکي زين کي ورديان اور دس هزار جوڑي پريچز جنوبي افريقہ کے کانسٹبل سواروں کے لئے بهيجے ●

— انعام خدمات چين — اسپتال اسسٹنٹوں کو چين کے جانے کا انعام مندرجہ ذيل حساب سے ديا جائيگا ●

اعلی اسپتال اسسٹنٹ	درجہ اول	...	[illegible]
دوم ايضا	درجہ دوم	...	[illegible]
ايضا ايضا	درجہ سوم	...	[illegible]

— گرمي سے هلاکت - في الحال شدت گرما کے سبب سے لندن ميں پانچ آدمي هلاک هوگئے ●

— دربار دهلي کي تفصيل - دربار دهلي کے متعلق يکم جنوري سے ۱۰ جنوري سنہ ۱۹۰۳ ع تک دس روز کي تعطيل هندوستان ميں هوگي هوم گورنمنٹ اس بارہ ميں سرکاري حکم جاري کرنے والي هى ●

— ليڈي اولر کاڈنکومب - ليڈي اولر کاڈنکومب ويسراے ليڈي کرزن کي ملاقات کے لئے هندوستان کو آنے والي هيں اور دربار جشن تاجپوشي تک يهاں مقيم هونگي ●

— هز هائينس نظام حيدرآباد — اوسط دسمبر ميں دهلي جائينگے - مسٹر ڈنلاپ سي آئي اي اور مسٹر فريدونجي اور کثير التعداد اشخاص همراہ هونگے ●

— ملک معظم نے کالونيل فوج کو ايڈريس کرتے وقت ان کے وطن دوستي طرز عمل جنگ کي تعريف کي اور فرمايا کہ انهوں نے مادري ملک کي جو خدمات انجام دي هيں وہ کبهي فراموش نہونگي ●

— ملک معظم نے قواعد کے قبل کالوني کے وزرا اور گورنروں کو تاجپوشي کے تمغے عنايت کيئے جس ميں سر ويسٹ رجوے مهاراجہ جيپور اور مهاراجہ بيکانير شامل تهے - مهاراجہ جے پور نے شرف حضوري کا ايک موقع حاصل کيا تها جس ميں انهوں نے ملک معظم کو ايک شمشير قيمتي دس هزار اسٹرلنگ پونڈ کي پيش کي ●

— ملک معظم نے ايوان بکنگهم کے ميدان ميں هندوستاني فوج کي قواعد معائنہ کي هندوستاني شاهزادے اور قايم مقام موجود تهے ملک معظم نے اول مڈل کارونيشن عنايت کيا - پرنس آف ويلز نے ان کي جانب سے اور تمغے تقسيم کيئے اس کے بعد ملک معظم نے فوج کو ايڈريس کيا اور ان کي خدمات کي تعريف کي - اور ان کي بخيروعافيت واپسي اوطان کي اميد ظاهر کي ●

— مهاراج کمار ٹاگور نے شنبہ گذشتہ کو مندرجہ ذيل پيغام تاربرقي لندن سے هز آنر سر جان ووڈبرن کي خدمت ميں روانہ کيا تها " ميں يور آنر کي اطلاع کے واسطے عرض کرتا هوں کہ کلکتہ کا قايم مقام هونے کي حيثيت سے ميں اپنے شاهنشاہ کے جشن تاجپوشي ميں شريک هوا اور ايک عجيب ماجرا ميري نظر سے گذرا — هر ايک بات کا انتظام نهايت عمدگي کے ساتهہ کيا گيا تها " اور ايک عظيم الشان رسم کي رونق حضور قيصر هند کي شاهاني اور بارعب صورت اور خوش اخلاقي سے اور بهي دوبالا هوگئي ●

آنریري سکرٹري ٹرسٹیان مدرسۃالعلوم علیگڈھ

نواب محسن‌الملک آنریري سکرٹري ٹرسٹیان مدرسۃالعلوم علیگڈھ ۱۹ اگست سنہ ۱۹۰۲ع کو بمبئي روانہ هوئے اور اپنے عهدہ کا چارج محمد مزمل‌الله خاں صاحب جنٹ سکرٹري ٹرسٹیان رئیس بهیکم پور ضلع علیگڈھ کو دیا - نواب محسن‌الملک کے نام خطوط بذریعہ جنرل پوسٹ آفس بمبئي کے بهیجے جاویں — اور جو خطوط متعلق کالج اور کانفرنس وغیرہ هوں وہ مصطفی خاں صاحب پرسنل اسسٹنٹ سکرٹري کے نام پر بمقام مدرسۃالعلوم علیگڈھ روانہ کیئے جاویں *

ضروري اِطلاع

پبلک کو اِطلاع دي جاتي هی کہ علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ کے متعلق جملہ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ سے کي جاے *

مصطفی خاں صاحب

پرسنل اسسٹنٹ سکرٹري کالج —

مني آرڈر اور هیکو خواہش سے جو روپیہ اخبار یا اشتہارات وغیرہ کي بابتہ بهیجا جاے وہ

مسٹر صاحب کالج

کے پاس آنا چاهیئے مگر بہتر هوگا کہ پرسنل اسسٹنٹ صاحب کو علحدہ تحریر کے ذریعہ سے اطلاع دي جاوے *

بحکم نواب محسن الملک

چیف اڈیٹر

کانفرنس

علاوہ غلام مولی صاحب کے مسٹر عبدالحمید بهي جو کانفرنس کے ایجنٹ هیں فی‌الحال صوبہ بہار میں دورہ کر رهے هیں — حضرات همدردان قوم سے درخواست کي جاتي هی کہ غلام مولی صاحب اور عبدالحمید صاحب کو انجام فرایض قومي میں إمداد دیں *

بحکم نواب محسن الملک

سکرٹري اسٹینڈنگ کمیٹي

رسالۃ التوحید

یہ کتاب عربي زبان میں مصر کے ایک مشہور اور زبردست فاضل شیخ محمد عبدہ المصري کي جدید تصنیف هی جس کي بعض نہایت اهم اور ضروري فصلوں کا ترجمہ مولوي رشید احمد صاحب انصاري نے علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ میں شایع کیا تها جس کي کچهہ جلدیں کتاب کي شکل میں علحدہ بهي چهاپي گئي هیں — قیمت في جلد ایکروپیہ — منیجر ڈیوٹي شاپ مدرسۃالعلوم علیگڈھ سے درخواست کرنے پر مل سکتا هی *

اِشتہار

قانون شہادت مولفہ جناب مسٹر سید محمود صاحب چهپ کر طیار هوگیا هی — درخواستیں بنام منیجر ڈیوٹي بک ڈپو مدرسۃالعلوم علیگڈھ آنا چاهیئیں *

ضروري اِطلاع

اِس بات کے اعلان کي خاص ضرورت معلوم هوتي هی کہ بموجب قواعد صرف وہ اصحاب منجانب کالج و کانفرنس چندہ جمع کرسکتے هیں جن کے پاس تحریري اجازت آنریري سکرٹري کي هو - مفصل قواعد ۳۱ جولائي کے پرچہ میں چهاپے گئے تهے *

اخبارات سے درخواست کي جاتي هی کہ ضروري معاملہ کے اعلان میں همکو پوري مدد دینگے *

(دستخط) محسن‌الملک

علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ

شرح قیمت اخبار

یہ اخبار هفتہ میں ایک بار چهپتا هی اور هر پنجشنبہ کو شایع هوتا هی *

اخبار کا جاري رهنا معاونین کي اعانت اور قیمت اخبار کے وصول هونے پر منحصر هی *

معاونین اخبار وہ حضرات سمجهے جاوینگے جو سالانہ [illegible] یا اس سے زیادہ عنایت کریں *

قیمت سالانہ پیشگي علاوہ محصول	[illegible]
ایضا ایضا معہ محصول	[illegible]
قیمت ششماهي علاوہ محصول	[illegible]
ایضا ایضا معہ محصول	[illegible]
قیمت سہ ماهي علاوہ محصول	[illegible]
ایضا ایضا معہ محصول	[illegible]
قیمت في پرچہ	۴/

أجرت چهاپہ اشتہارات

اشتہار ماسٹروں اور ٹیچروں کا بغرض حصول نوکري کے کالج یا اسکول میں هر دفعہ کے لیئے ...	۸/
باقي اشتہارات هر دفعہ کے لیئے في سطر کالم ...	۲/

Printed and published by Mahomed Mumtaz-uddin at the Institute Press, Aligarh.

علیگڈھ انسٹیٹیوٹ پریس میں باهتمام محمد ممتازالدین چهپا اور مشتہر هوا

REGISTERED No A. 176

معہ تہذیب الاخلاق

THE ALIGARH INSTITUTE GAZETTE

OF

THE MAHOMEDAN ANGLO-ORIENTAL COLLEGE
WITH WHICH IS INCORPORATED
"THE MAHOMEDAN SOCIAL REFORMER."

HONORARY EDITOR :— *MOULVI SYED MEHDI ALI KHAN.*

New Series VOL. II. No. 35. } THURSDAY, 28th AUGUST 1902. روز پنجشنبہ ۲۸ اگست سنہ ۱۹۰۲ ع { سلسلہ جدید جلد ۲ نمبر ۳۵

فہرست مضامین

آنریری سکرٹری ٹرسٹیان مدرسۃالعلوم علیگڈھ

نواب محسن الملک آنریری سکرٹری ٹرسٹیان مدرسۃالعلوم علیگڈہ [illegible] اگست سنہ ۱۹۰۲ع کو بمبئی روانہ ہوئے اور اپنے عہدہ کا چارج محمد [illegible]مل الله خاں صاحب جنٹ سکرٹری ٹرسٹیان رئیس بھیکم پور ضلع [illegible]گڈہ کو دیا – نواب محسن الملک کے نام خطوط بذریعہ جنرل پوسٹ [illegible]ں بمبئی کے بھیجے جاویں — اور جو خطوط متعلق کالج اور کانفرنس [illegible]ہ ہوں وہ مصطفی خاں صاحب پرسنل اسسٹنٹ سکرٹری کے نام پر [illegible]م مدرسۃالعلوم علیگڈہ روانہ کیئے جاویں ●

محمدن ایجوکیشنل کانفرنس

غلط فہمی ؟

ہمارے اخبار مطبوعہ ۱۴ اگست میں ایک مضمون کانفرنس کی بابتہ اخبار البشیر سے نقل کیا گیا تھا جس کا اخر فقرہ یہہ تھا " صوبہ بہار کے ایجنٹ غلام مولی صاحب ہیں " – ہمکو معلوم ہوا ہی کہ اس فقرہ کا صوبہ بہار کے بعض مقامات پر یہہ مطلب سمجھا گیا کہ بجز غلام مولی صاحب اور کوئی ایجنٹ کانفرنس کا صوبہ بہار میں نہیں ہی — ہم اس بات پر بحث کرنا فضول سمجھتے ہیں کہ ایسا تحریر کرنا غلطی تھا یا ایسا سمجھنا غلط فہمی – بہر صورت نتیجہ واحد ہی — اور ہمکو اسبات کا اعلان ہر دو صورتوں میں ضروری ہی کہ علاوہ غلام مولی صاحب کے ایک صاحب اور بھی ایجنٹ کانفرنس ہیں جو فی الحال صوبہ بہار میں دورہ کر رہے ہیں — یہہ صاحب مسٹر عبدالحمید ہیں ●

یہہ پہلا موقعہ نہیں ہی کہ مسٹر عبدالحمید اس صوبہ میں قومی کام پر گئے ہیں پس اُس نواح کے اکثر عماید اُن سے اور اُن کے اعلی کیرکٹر سے واقف ہیں — ہمکو نہایت افسوس ہی کہ ہمارے نوجوان دوست غلط فہمی کا نشانہ بنے جس کی وجہ سے اُنکو رنج پہونچا اور کام بند کرنا پڑا – چونکہ ایسا ہونا محض ایک سہو اور غلط فہمی کا نتیجہ ہی لہذا ہم پبلک غلطی کا پبلک طور سے اعتراف کرتے ہیں ●

یونیورسٹي کمیشن

(۲)

کچهه بهت عرصه نهیں گذرا که معاملات تعلیم میں سر سید احمد کي راے نهایت مستند سمجهي جاتي تهي — گو وه دنیا سے رحلت کرگئه مگر اُن کي بهت سي تحریرات اس قسم کي موجود هیں جن سے ظاهر هوتا هی که کمیشن کي بعض تجویزات کي نسبت وه کس قسم کي راے دیتے — هم اُن کي پالسي کو ایک بیش بها ارث سمجهتے هیں ' اور اُسي پالسي کے مطابق هم فیس کے معامله کي نسبت کمیشن کي راے سے اختلاف کرنے پر مجبور هیں •

یهه بحث صریح اُمورات مالي سے تعلق رکهتي هی ' اور همکو کچهه تعجب نه هوتا اگر فیس کے بڑهانے کي تجویز اس بنا پر که تعلیم کے انتظام میں گورنمنٹ کا صرف کثیر هوتا هی پیش کي جاتي — لیکن کمیشن نے ایسا نهیں کیا ' اور یهه معامله گورنمنٹ کے روبرو بطور ایک ناگوار مالي ضرورت کے نهیں لایا گیا بلکه بطور ایک تدبیر اصلاح یونیورسٹي کے پیش کیا گیا هی — درحقیقت جهانتک که کمیشن سے تعلق هی ' اُن کو یهه امر ظاهرا چنداں قابل لحاظ نهیں معلوم هوتا که فیس بڑها دي جاوے یا کم کردي جاوے — جو بات که کمیشن چاهتي هی وه صرف یهه هی که فیس کے قرار دینے میں دو شرایط پوري هوني چاهیئں — " اول یهه که فیس اس قدر زیاده نه قرار دي جاوے که وه تعلیم کي اشاعت کي مانع هو — اور دویم یهه که وه اس قدر کم بهي نهو که اُس کے باعث سے ایک غریب طالب علم جو صرف معمولي قابلیت رکهتا هو' یونیورسٹي کے سلسله خواندگي کے اختیار کرنے پر مایل هو کیونکه یونیورسٹي کي تعلیم ایسے اشخاص کے لیئے سود مند نهیں هی " •

جو طریقه کمیشن نے اختیار کیا هی وه صاف ظاهر هی — یعني اُسنے دیده و دانسته اس معامله کو محاصل مالي کي بحث سے خارج رکها هی ' اور عام سود مندي کي وسیع بنیاد پر اُس کو قایم کیا هی اس بحث میں چند اهم اُمور تنقیح طلب هیں ' جن میں سے بعض انتظام سلطنت اور ملکي اُمور میں داخل هیں — هم اُن کي نسبت رفته رفته بحث کرینگے — همارا سب سے پهلا اور صریح فرض اس بات کا بتانا هی که اس تجویز سے مسلمانوں کے درمیان تعلیم کي ترقي پر غالباً کیا اثر پیدا هوگا — اس معامله کي نسبت خاص کر اپني قوم کے لحاظ سے بحث کرنے میں همارے دل میں کوئي تنگ یا تفرقه انگیز خیال نهیں هی — هم اسبات کو تسلیم کرتے هیں که یهه ایک ایسا معامله هی جس کا اثر عموما تمام ملک پر پڑتا هی — اور هم کو کچهه شبهه نهیں هی که جو اعتراض ڈاکٹر بانرجي نے اس معامله میں کیا هی ' اُس کي تائید بهت سے تعلیم یافته هندوستاني بلا امتیاز قوم و مذهب کے کرینگے — مگر حقیقت یهي هی که اس تجویز سے

THE UNIVERSITIES' COMMISSION.

(II.)

It is not long since Sir Syed Ahmed was a living authority on matters educational. He is dead but he has left enough on record to show what he would have said as to some of the Commission's proposals. His policy is regarded by us as a precious heritage and it is in conformity with that policy that we are under the necessity of dissenting from the Commission's views on the question of fees.

It is on the face of it a question of finance and we should not have been surprised if the raising of fees had been urged as the sequel of a costly system of education. The Commission have done no such thing. The matter has been represented to the Government not as an unpleasant financial necessity but as a deliberate measure of University reform. So far, indeed, as the Commission are concerned, it is, apparently, immaterial whether the fees are raised or lowered. All they desire is that they should fulfil two conditions :— "Firstly, that they must not be pitched so high as to check the spread of education, and secondly, that they must not be so low as to tempt a poor student of but ordinary ability to follow a University course which it is not to his real interest to follow." The position taken up by the Commission is plain enough. They have deliberately removed the question from the category of finance and placed it on the broad basis of public utility.

The question divides itself into a number of important issues, some of which trench on the domain of statecraft and politics. We shall come to the latter by and by. Our first and most obvious duty is to point out the probable effects of the proposal on the progress of education among Mahomedans. In discussing the question chiefly with reference to our own community we are animated by no narrow or sectarian spirit. We recognise that it is a matter which affects the country at large; and we do not doubt that Dr. Bannerji's protest on this point will be endorsed by the vast majority of educated Indians without distinction of caste and creed. But the fact remains that the proposal will affect the Mahomedan community

مسلمانوں کي قوم پر جسقدر اثر پڑيگا کسي دوسري قوم پر نهيں پڑيگا — معاملات تعليم ميں مسلمان بلا شبهه دوسري بڑي قوموں سے پيچهے هيں ' اور بمقابله اور قوموں کے وہ ايک غريب قوم بهي هيں — پس قبل اس سے که هم کوئي اور بات کريں هم کو اُن کي طرف متوجه هونا چاهيئے *

کچهه بهت، زمانه نهيں گذرا هی که مسلمان انگريزي تعليم کو برا سمجهتے تهے اور اُس سے نفرت کرتے تهے — بدقسمتي سے يهه بات اُن کے ذهن نشين کردي گئي تهي که يا تو وہ اپني اولاد کو تعليم هي دے ليں ' اور يا اپنے مذهب هي کو سنبهالے رهيں ' اور جيسا که اکثر قوميں جنکي حالت اسي قسم کي هو غالبا کرنے پر آمادہ هوجاويںگي اُنهوں نے بهي فيصله کيا که اپنے مذهب هي کو ٹهيک رکهنا مناسب هی — جس شخص نے سب سے پهلے اُن کو يهه بات بتائي که انگريزي تعليم مذهب کي نقيض نهيں هی وہ سر سيد احمد مرحوم هي تهے- ليکن اُنهوں نے ايسا کيا هي تها که مسلمان اُن کو ذات سے خارج سمجهنے لگے — اور يهه فتوی ديا گيا که انگريزي کي تعليم مذهب کے برخلاف اور اُس کا خاص موید مذهب اسلام کا دشمن هی *

مسلمانوں کو اپني بربادي کے راسته سے پهيرنا کچهه آسان کام نه تها ' اور جو مسئله پيش نظر تها اُس کے حل کرنے کے ليئے مثل سر سيد کے ايک عجيب شخص کي ضرورت تهي — ليکن گو سر سيد احمد ايک زبردست شخص تهے ' تاهم همکو يقين کامل هی که وہ بهي اُس کاميابي کے حاصل کرنے ميں جو اُن کو حاصل هوئي قاصر رهتے اگر يهه بات رفته رفته مسلمانوں کے دلوں پر نقش نه هو جاتي که انگريزي تعليم کي واقعي سخت ضرورت هی- جس پيرايه ميں اس معامله پر پچهلے دنوں ميں اُنهوں نے نظر ڈالي اُس کا خلاصه دو لفظوں ميں بيان کيا جاسکتا هی يعني يهه که " هتيار ڈالدو " — لوگوں کو شايستگي کے اثروں کا ذکر کرنے دو — هم ميں سے بعض شخص زيادہ تر صفائي کے ساتهه گفتگو کرنا اور حصول معاش کي قوتوں کا ذکر کرنا پسند کرينگے — بلاشبهه بهت سي باتيں شايستگي کے عمدہ اثر سے منسوب کي جاسکتي هيں ' ليکن آخرالذکر کي قوتوں کا بهي مناسب لحاظ کرنا ضروري هی *

يهه بات که مسلمان کيسي تنگ دستي کي حالت ميں تهے اور اب بهي هيں صرف بعض واقعات کي رفتار پر نظر ڈالنے سے بخوبي معلوم هوسکتي هی — هندوستان ميں مسلمانوں کا کام صرف نئے نئے مقامات کا آباد کرنا يا تجارت کرنا نه تها ' تجارت اور زراعت اُن کو مرغوب نه تهي سرکاري ملازمت هي وہ شے تهي جس ميں وہ خاص کر مصروف تهے نوکري اُن کا مرغوب پيشه اور اُن کا حق تها - يهي وہ وسيله تها جس کے ذريعه سے انگريزوں کي عملداري سے پهلے ملک کي آمدني کا ايک بڑا حصه مسلمانوں کي جيبوں ميں جاتا تها اور تمام ملک ميں هزارها مسلمان خاندانوں کي اُس سے پرورش هوتي تهي — رفته رفته هندوستاني حکومت کے بجاے برٹش حکومت قايم هوئي اور

as it will affect no other. Mahomedans are admittedly lagging behind the other great communities in the matter of education, and they are also, comparatively speaking, a poor community. To them, therefore, we must attend before we do anything else.

It is not long since English education was to Mahomedans an object of hatred and aversion. They had unfortunately been led to believe that the choice lay between education and religion, and as most communities similarly situated will probably do, they decided in favour of religion. The first man to point out to them that English education was not incompatible with religion was the late Sir Syed Ahmed. But no sooner did he do so than he lost caste with Mahomedans. The fiat went forth that English education was opposed to religion and its chief advocate was an enemy of Islam.

To turn Mahomedans from the path of self-destruction was not an easy task. An extraordinary man like Sir Syed was wanted to cope with the problem. But powerful though he was even Sir Syed would, we really believe, have failed to achieve the success he did if it had not gradually been borne in upon Mahomedans that English education was a downright necessity. The light in which the matter appeared to them latterly may be summed up in two words "Hands up." People may talk of the forces of civilisation. Some of us would prefer to be more explicit and talk of the forces of bread and butter. A good deal is certainly due to the elevating influence of the former; but the latter must have their due meed of recognition.

How hard pressed the Mahomedans were, and how hard pressed they now are, can be realised only by following the march of certain events. Their mission to India was not a mission of colonisation or commerce. Trade and agriculture were not their favourite pursuits. Service of the crown was what they were chiefly engaged in. It was at once their favourite occupation and their prerogative. It was the channel through which a considerable portion of the revenue of the country passed in *pre*-British days into the pockets of Mahomedans, and sustained thousands of Mahomedan families all over the country. In due course of events native Government

was superseded by British domination, and higher posts naturally passed into British hands. A considerable number of minor posts still remained open to the natives and of these Mahomedans were at first allotted a large proportion. But as time went on the proportion decreased ; and even to the reduced share a condition was attached later on which Mahomedans were illfitted to fulfil. This condition was high education. Mahomedans have since realised the importance of education, but the accumulated weight of lost opportunities is a mill-stone round their necks.

Change of government usually results in serious consequences to the vanquished. British conquest, however, has features which distinguish it from similar occurrences. It was a conquest of civilisation over barberism and not of brute force over brute force. Its main features consequently were extreme caution and a desire to conciliate where conciliation was possible. Far from being "ushered in lightning, thunder or rain" the conquest of India by the British is perhaps the mildest act of intrusion of which history has record. They strove to gain the results of war by peaceful methods. They kept up the forms of native government till long after the reality had disappeared. For a considerable time after the administration had passed into their own hands they suffered native rulers to retain the semblance of authority.

A more resourceful people than the Mahomedans might have made good use of their opportunity. They might have turned their attention to the numerous avenues of livelihood which were opened up in consequence of the suppression of anarchy and misrule. Certain classes of the people actually did so, but the Mahomedans were wedded to Government posts and upon Government patronage they continued to look as the chief means of support. Matters moved rather slowly up to 1857. But in that year the bubble burst up. The vessel, so to speak, had long been unseaworthy, but it had been taken in tow by British men-of-war. The cruel hands of the Company's misguided sepoyes cut the cable asunder with the result that our ship became a complete wreck. When the storm subsided and people had time to take note of the damage, Mahomedans were found to be of those who had suffered most. And among them the chief sufferers were the very families which in former

اعلی درجہ کے عہدے انگریزوں کو ملنے لگے — پھر بھي بہت سے ادنے عہدے هندوستانیوں کے واسطے کولے رهے اور اُن کا ایک بڑا حصہ اول اول مسلمانوں کو دیا گیا — لیکن جوں جوں وقت گذرتا گیا یہہ حصہ گھٹتا گیا ' اور تخفیف شدہ حصہ میں بھي بعدہ ایک ایسي شرط لگادي گئي جس کے پورا کرنے کے لیئے مسلمان بخوبي طیار نہ تھے — یہہ شرط اعلی درجہ کي تعلیم تھي ' اُس وقت سے مسلمان تعلیم کي ضرورت کو بخوبي سمجھنے لگے هیں ' لیکن جو موقعے هاتھہ سے نکل گئے هیں اُن کا مجموعي اثر مثل ایک چکي کے پاٹ کے هی جو اُنکي گردن میں پڑا هوا هی •

گورنمنت کي تبدیلي سے عموماً مفتوحہ قوم کے حق میں سخت نتیجے پیدا هوتے هیں — لیکن انگریزي فتح میں بعض باتیں ایسي هیں جن کے باعث سے وہ اُس قسم کے واقعات میں ممتاز هی — یعني یہہ ایک فتح شایستگي کي جہالت پر تھي نہ کہ وحشیانہ قوت کي فتح وحشیانہ قوت پر — پس اُس کي خاص صفتیں یہہ تھیں کہ هر ایک امر میں نہایت احتیاط کي جاوے اور جہاں کہیں ممکن هو مصالحت سے کام لیا جاے — بجاے اس کے کہ انگریزي فتح هندوستان میں بطور ایک طوفان کے نازل هو وہ شاید ملایم ترین دست اندازي هی جس کا ذکر تواریخ میں پایا جاتا هی — اُنھوں نے مصالحت آمیز طریقوں میں لڑائي کے نتیجوں کے حاصل کرنے کے لیئے کوشش کي ' اُنھوں نے دیسي حکومت کے طریقوں کو اصلي قوت کے مفقود هونے کے بعد بھي مدت تک قایم رکھا — اور ملک کا انتظام اپنے هاتھہ میں آنے کے بعد عرصہ دراز تک اُنھوں نے هندوستاني حاکموں کو برسر حکومت رهنے دیا •

کوئي دوسري قوم جو مسلمانوں سے زیادہ تر عقلمند اور دور اندیش هوتي اُس موقع سے جو اُن کو حاصل هوا عمدہ فائدہ اُٹھا سکتي تھي وہ اپني توجہ روزگار کے اُن بہت سے ذریعوں کي جانب جو هنگامہ اور بد نظمي کے دور هونے کي وجہ سے پیدا هوگئے تھے معطوف کرسکتي تھي — بعض فرقوں نے واقعي ایسا کیا ' لیکن مسلمان سرکاري نوکري پر جمے هوئے تھے ' اور وہ گورنمنت کي نوکري کو خاص وسیلہ اپني پرورش کا سمجھتے رهے — سنہ ۱۸۵۷ ع تک تو شاید کسیقدر ڈھیل ڈھال رهي — مگر اِس سال میں بلبلا پھوٹ گیا — یعني جہاز ایک مدت سے چلنے کے لایق نہ تھا ' لیکن اِنگریزي جنگي جہاز اُس کو اپنے پیچھے کھینچے هوئے لیئے جاتے تھے — کمپني کے گمراہ سپاهیوں کے بےرحم هاتھوں نے لنگر کو توڑ ڈالا اور اُس کا یہہ نتیجہ هوا کہ همارا جہاز بالکل برباد هوگیا — جب کہ طوفان فرو هوگیا اور لوگوں کو نقصان کے دیکھنے بھالنے کي مہلت ملي ' تو مسلمان هي وہ لوگ پائے گئے جن کو سب سے زیادہ نقصان پھونچا تھا — اور اُن میں خاص نقصان اُٹھانے والے وهي خاندان تھے جو زمانہ سلف میں برسر عروج اور متمول تھے —

times were powerful and opulent. This, then, was the situation when Sir Syed began his work as an educationist. This also, with slight modifications, is the existing situation. Many of the best families, best as regards connections and blood, are poverty stricken, and to want of means is superadded want of education. Assuming that the Government wants to move in the matter two courses are open to it :— 1stly. to place high education beyond the reach of the majority of these people by making it more expensive ; 2ndly. to admit them to the domain of high education by keeping the fees within low limits. The Commission advocate the former course, we, the latter. The Commission think that the real interests of these people require that only the more brilliant of them should receive high education. We, on the contrary, think that the best way to safeguard and promote their interests is to educate as many of them as possible.

Education is *prima facie* a useful thing and the more we have of it the better. The burden of proving that what is good* in most cases is bad in a particular instance, lies on those who make the statement. The case with which we are here concerned is that of poor Mahomedans. We have stated at some length what their position exactly is. Can it be good for them to be kept without high education. ?

The Commission have not specified the particular interests which would in their opinion be served by the exclusion of these people from the domain of high education. But we presume what the Commission were thinking of are material interests. The point round which this particular matter revolves is Government service. Education, it is felt, is resorted to as a means of gaining admittance into Government service. But the supply exceeds the demand, and the majority of them must fail to get what they seek. We shall admit that it is so and we shall concede that the state of things is a fit subject for statesmen's attention. All the same we fail to see that the exclusion of the majority of the poorer Mahomedans from higher courses of study will improve matters in this respect. What they want are means of livelihood, and if education fails to pave the way for them, a state of comparative ignorance can hardly be instrumental in procuring them.

So far at least as the Mahomedans are concerned, high education has not drawn off the industrial classes from their hereditary

پس یہہ حالت تھي جبکہ سر سید نے اپنا کام بطور مصلح تعلیم کے شروع کیا تھا - اور یہي کیفیت خفیف تغیر و تبدل کے ساتھہ اب بھي ہی — بہت سے عمدہ خاندان جو بلحاظ تعلقات اور نسل کے اعلی رتبہ رکھتے ہیں مفلس اور محتاج ہیں ' اور اُس پر بے تعلیمي ایک اور طرہ ہی — اگر بالفرض گورنمنٹ اس باب میں کچھہ کارروائي کرنا چاہتي ہی تو اُس کے لیئے دو طریقے موجود ہیں — یعني اول یہہ کہ اعلی درجہ کي تعلیم کو زیادہ تر گراں کر کے اِن لوگوں کے دسترس سے باہر کردے - اور دویم یہہ کہ فیس تعلیم کو کم رکھکر اُن کو اعلی درجہ کي تعلیم میں شریک کرے - کمیشن طریقہ اول الذکر کي تائید کرتي ہی اور ہم طریقہ آخرالذکر کي — کمیشن کا یہہ خیال ہی کہ اُن لوگوں کي اصلي بہبودي اُس کے مقتضي ہی کہ جو شخص اُن میں زیادہ تر عقیل اور ہوشیار ہوں صرف اُن کو اعلی درجہ کي تعلیم دي جاوے - بخلاف اس کے ہماري یہہ راے ہی کہ اُن کو نفع پہونچانے کا بہترین طریقہ یہہ ہی کہ اُن میں سے جسقدر شخصوں کو تعلیم دي جاسکے دي جاوے •

تعلیم بادي النظر میں ایک مفید چیز ہی اور جس قدر زیادہ ہم اُس کو حاصل کریں اُسیقدر بہتر ہی — اس بات کے ثابت کرنے کا بار کہ جو بات اکثر صورتوں میں اچھي ہوتي ہی وہ ایک خاص صورت میں خراب ہی ' اُن شخصوں کے ذمہ ہی جو ایسا بیان کرتے ہیں — جس معاملہ سے ہمکو اس مقام پر تعلق ہی وہ غریب مسلمانوں کا معاملہ ہی - ہم کسیقدر تفصیل کے ساتھہ بیان کرچکے ہیں کہ اُن کي حالت ٹھیک کیا ہی - کیا یہہ بات اُن کے حق میں مفید ہوسکتي ہی کہ وہ اعلی درجہ کي تعلیم سے محروم رکھے جاویں -؟ •

کمیشن نے اُن خاص فواید کو بیان نہیں کیا ہی جو اُس کي راے میں غربا کو اعلی درجہ کي تعلیم سے محروم رکھنے سے حاصل ہونگے — لیکن ہم گمان کرتے ہیں کہ جن باتوں کا کمیشن کو خیال تھا وہ معاملات مالي ہیں — جو چیز اصل مرکز بحث ہی وہ سرکاري ملازمت ہی — یہہ خیال کیا گیا ہی کہ تعلیم کي جانب لوگ اِس وجہ سے رجوع کرتے ہیں کہ وہ سرکاري ملازمت میں داخل ہونے کا ایک ذریعہ ہی - لیکن خواہشمندوں کي تعداد ضرورت سے زیادہ ہی ' پس ضرور ہی کہ اکثر لوگ اُس شی کے حاصل کرنے میں جس کے وہ جویاں ہیں ناکامیاب ہونگے — ہم تسلیم کرینگے کہ یہي صورت ہی ' اور ہم یہہ بھي تسلیم کرینگے کہ یہہ معاملہ مدبران سلطنت کي توجہ کے لایق ہی — لیکن پھر بھي ہم یہہ نہیں سمجھہ سکتے ہیں کہ بہت سے غریب مسلمانوں کو اعلی درجہ کي تعلیم سے خارج کردینے سے اس معاملہ میں بہبودي کي کوئي صورت پیدا ہوجاویگي - جس بات کي اُن کو ضرورت ہی وہ ذریعہ معاش ہی ' اور اگر تعلیم کے ذریعہ سے وہ حصول معاش میں کامیاب نہیں ہوسکتے ہیں تو بے علمي کے ذریعہ سے وہ شاید ہي اُس کو حاصل کرسکیں •

جہانتک کہ مسلمانوں سے تعلق ہی اعلی درجہ کي تعلیم کے لالچ سے پیشہ وروں نے اپنے موروثي پیشوں کو نہیں چھوڑا ہی - جو لوگ کالجوں

کي جانب مائل هوتے هيں وہ خاص کر جنٹلمين فرقه کے هيں — اُن سے اُن پيشوں کے إختيار کرنے کي توقع کرنا جن کو آزاد قوموں ميں بهي جنٹلمين ناپسند کرتے هيں حد مناسب سے بڑهکر توقع کرنا هی — پس اگر تم کو يهه بات معلوم هو که فلاں پيشه سواے معدودے چند کے سب کے ليئے مسدود هی ' تو تمکو اِس غرض سے که وہ اپنے تئيں دوسرے معزز پيشوں کے لايق بنا سکيں اُن کو مدد دينا واجب هی — هماري راے ناقص ميں صرف يهي ايک ايسا طريقه هی جس ميں اس اهم معامله کا فيصله هوسکتا هی — اور جس بات کي سب سے پهلے اِس طريقه سے اِس معامله کے تصفيه کے ليئے ضرورت هی وہ يهه هی که جن لوگوں کو اِس معامله سے سروکار هی وہ تعليم يافته هوں — هماري راے ميں اعلى درجه کي تعليم سے نهيں بلکه اُس کے نهونے سے لوگ گورنمنٹ پر حد مناسب سے زياده بهروسه رکهنے پر مائل هوتے هيں — جس بات کي ضرورت هی وہ يهه هی که لوگوں کو خواہ وہ هندو هوں يا مسلمان خود اپني ذات پر بهروسه رکهنا سکهايا جاوے — وہ اس بات کے سمجهنے کے لايق هونے چاهيئيں که معاش پيدا کرنے کے بهت سے ذريعوں ميں سے سرکاري نوکري بهي صرف ايک ذريعه هی ' اور اُن ذريعوں کا تلاش کرنا اور جو ذريعه اُن ميں سے نهايت مناسب هو اُس کو اختيار کرنا هر ايک شخص کا ذاتي کام هی — اس قسم کے خيالات کے پهيلنے اور ذاتي بهروسه اور اولوالعزمي کے واسطے جو ان خيالات کو عمل ميں لانے کے ليئے ضروري هی پهلے سے کسي قدر عام روشن خيالي درکار هی — پس ابتدائي تعليم اُس کے واسطے کافي نهيں هی — مقصد مطلوبه ميں تعليم سے عمده نتيجه صرف اُسي حالت ميں حاصل هوسکتا هی جبکه تعليم اعلى درجه کي هو ' اور اُسي کے ساتهه وہ اس قسم کي هو که گروہ کثير کي رسائي اُس تک هوسکے — يهه بات سچ هی که انگلستان ميں يونيورسٹي کي تعليم بهت سي منفعت بخش اور معزز پيشوں کے ليئے ضروري نهيں خيال کي جاتي هی — ليکن جس قسم کي علميت اور فهم و فراست عموما وهاں پائي جاتي هی وہ بمقابله هندوستان کے بهت هي زياده هی — علاوہ اس کے وهاں کسي پيشه ميں داخل هونے سے پهلے عموما اس قسم کي تربيت دي جاتي هی جو في نفسه اکثر صورتوں ميں نعم البدل يونيورسٹي کي تعليم کا هوتي هی — هندوستان ميں حالات موجودہ اس کے بالکل برخلاف هيں — يهاں اعلى درجه کي تعليم اخلاقي اور مالي دونوں قسم کي ترقيوں کے ليئے ضروري و لازمي هی *

يهه کها جا سکتا هی که اعلى درجه کي تعليم کے واسطے پچاس برس سے سهولتيں موجود چلي آتي هيں ' اور پهر بهي اس مدت کے خاتمه پر نتيجے اسقدر ناقابل اطمينان پائے گئے هيں که کل معامله کي نسبت تحقيقات کرنے کے ليئے ايک کميشن مقرر کرني پڑي — هم اس آرٹيکل ميں يونيورسٹيوں کي ناکامیابي کي نسبت بحث نهيں کرسکتے — صرف اسقدر کهنا کافي هی که کسي معامله کي اصلاح کرنا اور اُس کو ختم کرديا ايک بات نهيں هی — اگر تمکو يهه بات معلوم

professions. The classes of people who are attracted to the Colleges are chiefly gentlemen To expect them to adopt professions against which there is a prejudice among gentlemen even in democratic communities is to expect too much. If therefore you find that a certain occupation is closed to all except a small number of them you should help them to qualify themselves for other respectable professions This, we submit, is the only way in which this important matter can be settled. And the first thing requisite for coping with the matter on these lines is that the people concerned should be properly educated. It is, we submit, not high education but the absence of it which leads people to depend too much on the Government. What is wanted is that the people, be they Hindus or Mahomedans, should be taught to rely on themselves. They should be enabled to realise that Government service is only one of the numerous means of earning one's bread and that to seek out those means and adopt the most suitable of them is each individual's own business. The prevalence of such views and the self-reliance and enterprise which are necessary for putting them into practice presuppose a certain amount of general enlightenment. Primary education, therefore, is not the thing for it. To be productive of good in the requisite direction, education must be of a high standard, and it must at the same time be accessible to the majority o the men concerned. University education, it is true, is not deemed necessary, in England, for many lucrative and respectable professions. But, then, the general level of intelligence attained there is incomparably higher than that of India. Moreover entry into professions is there usually preceded by training which is itself in many cases not a bad substitute for University education. In India the prevailing conditions are totally different. Here high education is indispensable for development—both moral and material.

It might be said that facilities for high education have been in existence for half a century, and yet, at the end of that period the results are found to be so unsatisfactory that a Commission has had to be appointed to deal with the whole matter. We cannot undertake to discuss the so called failure of the Universities in this article. Suffice it to say that mending is not quite

هو که موجوده طریقه تعلیم کسي خاص بات میں سود مند نهیں هوا هي تو بهرکیف اُس کي اصلاح کرو — لیکن اگر اپني یونیورسٹیوں کي اصلاح کرتے وقت تم تعلیم کو اسقدر گراں کردو که لوگوں کا ایک بڑا اور با وقعت فرقه اُس سے مستفیض نهوسکے ؛ تو گویا تم اُن حدود سے باهر قدم رکھتے هو جن کے اندر تمکو کام کرنا چاهیئے تها — تم گویا معینه قواعد کو توڑتے هو ؛ اور علاوه اس کے اپنے طریقه تعلیم میں ایک ایسا اُصول داخل کرتے هو جو هماري راے میں اُس کي خوبي کو بالکل بگاڑ دیتا هي •

مسلمان هي صرف وه لوگ نهیں هیں جن پر اُس اُصول کے عمل درآمد کا جو کمیشن نے قرار دیا هي اثر پڑیگا — لیکن بوجوهات چند در چند اُن کو سب سے زیاده نقصان پهونچیگا - اُن کے حق میں ایک سخت ناانصافي اور اُن پر صریح ایک بڑا جبر هوگا - مسلمان مثل دوسري قوموں کے چند فرقوں میں منقسم هیں ، لیکن اُن کے صرف دو عام فرقے ایسے هیں جو در حقیقت قابل لحاظ هیں — یهه فرقے " شریف " اور " رذیل " هیں - امتیاز کا باعث نسل هي ، دولت اور افلاس سوشل معاملات میں کچهه زیاده موثر نهیں هوتے هیں — دولت کے ذریعه سے ایک " رذیل " شخص جنٹلمینوں کے ساتهه ذاتي اختلاط بهم پهونچا سکتا هي ، لیکن اُن کي قوم میں اُس کي شادي نهیں هوسکتي هي اور نه وه اُن کے هم رتبه هوسکتا هي - اِسي طرحپر گو ایک جنٹلمین کے حق میں افلاس اپنے دولتمند بهائیوں کے ساتهه بلا تکلف میل جول کا مانع هو ، لیکن وه اُن کے درمیان شادي هونے اور اُن کي صحبت میں داخل هونے کا مانع نهیں هي — مثلاً ایک بیگم جو والیه ملک هو ایک سیاح عالم کے ساتهه نکاح کرسکتي هي اور اُس کي قوم میں اُس کي ذات نهیں جاسکتي بشرطیکه وه شخص ایک جنٹلمین هو - ایسا بهي اِتفاق هوسکتا هي که جو چپراسي تمهارے دفتر کا بکس لیجاتا هي اُسکي قرابت ایک عهده دار کے ساتهه هو جو ایک اعلی خاندان سے تعلق رکهتا هو - تم شخص آخرالذکر کے لڑکوں کو بلا لحاظ لیاقت کے داخل کرنا چاهتے هو ، لیکن شخص سابق الذکر سے تم کهتے هو که " تم دس روپیه ماهواري دینے کا مقدور رکھتے هو ، پس تمکو اعلی درجه کي تعلیم سے علحده رکھنے کے لیئے هم بارہ روپیه مقرر کرینگے — تمهارا لڑکا کوئي غیر معمولي لیاقت رکهنے والا آدمي نهیں هي اور یونیورسٹي کورس کے پڑهنے سے اُس کو اصلي فائده نه پهونچیگا " جو نا انصافي اس صورت میں هوگي وه اسقدر عیاں اور صاف هي که هم اس خیال سے باز نهیں ره سکتے هیں که کمیشن نے لوگوں کے اُس فرقه کي نسبت جس پر اس کا اثر پڑیگا ایک غلطي کي هي — غالباً کمیشن کو یهه خیال تها که اعلی درجه کي تعلیم نے جولاهے سے اُس کا تانا بانا اور لوهار سے اس کا اهرن چهڑا دیا هي — جهاں تک که همکو معلومات هي هندوں کي یهه حالت کسي محسوس درجه تک نهیں هي - اور جهاں تک که مسلمانوں سے تعلق هي اُس کي

the same thing as ending. If you find that the existing system has failed in any given direction reform it by all means. But if in reforming your Universities you make education too costly for a large and important section of the people you transgress the limits within which you had to work. You at once break the rules of the game and you, moreover, introduce an element into your system which in our judgment wholly vitiates it.

Mahomedans of course are not the only people who will be affected if the principle laid down by the Commission is put into practice. But for many reasons they will be the greatest sufferers. On them will be inflicted a grave injustice and a distinct hardship. Mahomedans like other communities stand grouped into a number of classes, but of these there are only two general divisions which are really important. These are "Sharif" and "Razil". The line of demarcation here is birth, for "Sharif" is equivalent to gentleman while "Razil" means menial. Wealth and poverty at any rate do not play an important part in purely social matters. Wealth may procure for a "Razil" personal intimacy with gentlemen, but not intermarriage or admission into their ranks. Similarly for a gentleman poverty may be a bar to free and easy intercourse with his rich brethren. But it does not stand in the way of intermarriage and social recognition. Thus a Begum who is ruler of a country might marry an itinerent student of divinity and not loose caste with her people provided the man is a gentleman. It may also come to pass that the peon who carries your office box is related to a brother officer belonging to a high family. You propose to admit the sons of the latter irrespective of merit, but to the former you say, "you can pay Rs. 10 per mensem, so just to keep you off, we shall make it Rs. 12. Your son is not a man of extraordinary ability and it is not to his real interest to allow a University course." So plain is the injustice involved that we can not help thinking that the Commission have made a mistake as to the class of people that will be affected. They were probably under the impression that high education has drawn the weaver from his hand-loom and the smith from his anvil. This, so far as we know, is not the case to any appreciable extent with the Hindus. As far as the Mahomedans are concerned we can speak with more certainty. If the votaries of skilled labour among Mahomedans had taken to high educa-

اگرچہ اکثر وہ نقائص جو مضمون نگار نے بیان کئے ہیں کم و بیش
ان تمام مدارس میں پائے جاتے ہیں جن کی درسگاہیں مذہبی اور
اخلاقی تعلیم سے عاری ہوتی ہیں اور جن میں تعلیم کے ساتھہ تربیت
کا کافی انتظام و اہتمام نہیں ہوتا - گو ہندوستان کے مدارس میں بھی
بعض نقائص پائے جاتے ہیں مگر تاہم مصر کے مقابلہ میں ہندوستان
کے سرکاری اور پرایویٹ مدارس کی حالت بسا غنیمت ہی ٭

شاید بعض لوگوں کو یہہ خیال ہی کہ دولت عثمانیہ کے مدارس
کی حالت اچھی ہی — ہم نہایت افسوس کے ساتھہ لکھتے ہیں کہ غالبا
یہہ خیال بھی صحیح نہیں ہی — دولت عثمانیہ کی حدود میں
جس قدر مدارس سرکاری یا اسلامی ہیں اُن کی حالت نہایت خراب
ہی — البتہ دارالسلطنت کے اسکول اور کالج کسی قدر عمدہ اور ترقی
یافتہ ہیں - باقی مفصلات اور علاقجات کے مدارس اور بالخصوص عربی
مدارس کی حالت مصر سے بھی زیادہ بدتر ہی ٭

آرٹیکل مذکور کا اقتباس جو ہم نے المؤید سے لیا ہی حسب
ذیل ہی : —

" روے زمین کے تمام ممالک میں مدارس کی بنیاد دو عظیم الشان
مقصدوں پر قایم کی جاتی ہی — پہلی غرض تربیت اور تہذیب
نفس ہی جو سب سے بڑی غرض ہی اور دوسری غرض علوم و فنون
کی تعلیم ہی ٭

مگر مصر میں سواے اُن خاص مدارس کے جو انگلیوں پر گنے
جاتے ہیں بالعموم اکثر مدارس قایم کرنے سے صرف فخر اور شہرت اور
تجارت یا ناموری مقصود نہیں ہوتی تاہم اُن میں قدیم طریقہ کے
مطابق ایسی تعلیم دیجاتی ہی جس سے ایسے لوگ پیدا نہیں ہوتے
جو اپنے وطن کو فائدہ پہونچائیں اور ملک کی خدمت کریں اور آیندہ
نسلوں کے لیئے ایک عمدہ نمونہ بنیں بلکہ ایسے لوگ نکلتے ہیں
جن کی عقلیں اور دماغ بد اعمالیوں اور عیوب و نقایص سے بھرے
ہوئے ہوتے ہیں اور جو نہ تربیت کے معنی سمجھتے ہیں اور نہ تعلیم
کی اصلی غرض سے واقف ہوتے ہیں نہ اُن میں عالی ہمتی اور اولوالعزمی
کا نام و نشان پایا جاتا ہی اور نہ وہ سلف رسپکٹ کے اصول سے واقف
ہوتے ہیں — غرضکہ اُن کے تمام اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ مسخ
ہوجاتے ہیں — اور یہی وہ صفات ہیں جن سے تعلیم و تربیت یافتہ
اور غیر تعلیم و تربیت یافتہ انسان میں فرق اور امتیاز پیدا ہوتا ہی ٭

طالب علم اُس مدرسہ سے نکلکر ایک دوسرے بڑے مدرسہ میں داخل
ہوتا ہی اور یہہ دنیوی کاروبار کا مدرسہ ہی - اس وقت اُس کی حالت
ایسی ہوتی ہی کہ تمام نالایق خصلتیں اور خراب عادتیں جو اُس نے
گذشتہ دونوں مدرسوں میں یعنی اپنے خاندان اور اپنے ہم مکتبوں
میں سیکھی ہیں اُس میں جمع ہوتی ہیں - مگر وہ خیال کرتا ہی کہ وہ
تمام دنیا کے علوم فنون حاصل کرکے مدرسہ سے نکلا ہی - حالانکہ جو کچھہ
اُس نے حاصل کیا ہی وہ ایک نہایت بے حقیقت چیز ہی جس کی
کچھہ بھی قدر و قیمت نہیں ہوسکتی ٭

وہ مدرسہ سے ایسی حالت میں نکلتا ہی کہ وطن اور اہل وطن کی
اُمیدیں اُسکی طرف لگی ہوئی ہوتی ہیں کہ وہ ملک کی عزت اور
عظمت قایم کرنے ' اُس کی دولت اور ثروت کو ترقی دینے کے لیئے مفید
ہوگا — لیکن افسوس کہ یہہ تمام اُمیدیں پوری نہیں ہوتیں اور وہ اپنے
فرایض کے ادا کرنے میں کوتاہی کرتا اور اپنے عزیزوں اور دوستوں سے قطع
تعلق کرلیتا ہی ٭

مدرسہ میں وہ ایسی حالت میں داخل ہوا تھا جبکہ اُسمیں ادب
اور شرم و حیا اور کسیقدر سکون و وقار اور حسن اخلاق کے ذرے چمکتے تھے
لیکن اب وہ ایسی حالت میں نکلا ہی کہ اُسکو کسیقدر علم اگرچہ وہ
بیکار ہی حاصل ہوگیا ہی لیکن اُس کے اخلاق فاسد ہیں' — دروغ گوئی
اور خود پسندی اُس کی عادت میں داخل ہوگئی ہی ' نہ مذہب
کی عزت کرتا ہی نہ قوم اور ملک اور نہ خاندان کی - تمام برائیاں
اُس کی ذات میں جمع ہیں ٭

اِس کے سواے موجودہ تعلیم کا اور کیا نتیجہ ہوسکتا ہی — اِس
لیئے کہ مدرسوں کی حالت کو دیکھہ تو اُن میں مذہبی تعلیم اور نفسانی
تربیت کے آثار بالکل معدوم ہوگئے ہیں — تہذیب اخلاق اور تاریخ کی
تعلیم اگرچہ براے نام ہوتی ہی مگر وہ صرف مدرسہ کے قوانین اور پروگرام
تک محدود ہی — نہ کوئی معلم اُس کی طرف خیال کرتا ہی اور
نہ کوئی انسپکٹر اُس کی نگرانی کرتا ہی — پس جو اوقات ان علوم کی
تعلیم کے لیئے مقرر ہیں اُن کو مدرسین دوسرے علوم کی تعلیم میں
صرف کرتے ہیں - میں نے سالہا سال مدارس میں تعلیم و تربیت پائی
ہی اور اُس کے بعد مختلف مدارس کی خدمات بطور معلم اور مہتمم
کے انجام دی ہیں - مجھکو اپنی تمام عمر میں یہہ بات یاد نہیں
کہ کبھی کوئی اِنسپکٹر مدرسہ میں آیا ہو اور اُسنے مذہبی اور تاریخی
تعلیم یا تربیت کی نسبت تاکید کی ہو ٭

ہماری بیماری جس میں ہم مبتلا ہیں جہالت ہی اور تربیت اور
تعلیم اُس کی دوا ہی مگر ہمارے مدارس سے تربیت بالکل معدوم ہی -
تعلیم کی حالت نہایت ردی اور پست درجہ میں ہی - امن عامہ میں
فتور واقع ہونا ' چوروں اور ڈاکوؤں کی کثرت ' جرایم کی زیادتی ' دغا
اور جعل سازی کے مقدمات ' طاعون وغیرہ وبائی امراض کی اشاعت '
ان تمام باتوں کا منشاء وہ عام جہالت ہی جو وادی نیل میں پھیلی
ہوئی ہی - اور حاکم محکوم ان حالات کی اصلاح اور اُن کے اسباب کے
زایل کرنے میں پوری کوشش نہیں کرتے - یہہ امر نہایت قبیح اور باعث
شرم ہی جس کو ہم آزادی کے ساتھہ شایع کرتے ہیں ٭

مصر میں ہزاروں آدمی ایسے پائے جاتے ہیں جو معلمی اور مدرسی
کی خدمات انجام دیتے ہیں - لیکن ایسے معلم جو اس کام میں کامل

لیاقت رکھتے ہیں بہت کم ہیں اور مدارس کی تعداد بے شمار ہی لیکن بغیر قابل معلموں کے اُن سے مہتم بالشان فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا — بیشک سرکاری مدارس کا انتظام اچھا ہی اور اُنکے اکثر مہتمم و منتظم اپنے کام میں پوری لیاقت اور اہلیت رکھتے ہیں- لیکن اُنکے پروگرام کی پابندی مذہبی تعلیم اور عمدہ تربیت پھیلانے سے اُن کو باز رکھتی ہی — کیونکہ پروگرام میں ان علوم کی تعلیم اختیاری قرار دی گئی ہی — ہمارے مدارس کے انحطاط کے جو اہم اسباب ہیں اُن کو ہم ذیل میں بیان کرتے ہیں •

اول یہہ کہ معلموں کی تنخواہیں کم ہیں اور جو خدمات اُن کے ذمہ عاید کی گئی ہیں وہ سخت ہیں اور اُن کی تعداد بھی زیادہ ہی — مدرسین کو دیر میں ترقی ملتی ہی ظلم اور سختی کے ساتھہ اُن سے برتاؤ کیا جاتا ہی -انہیں وجوہ سے مصری لوگ اس پیشہ سے نفرت کرنے لگے ہیں — یہی وجہ ہی کہ ٹریننگ کالج کی طرف کوئی طالبعلم توجہ نہیں کرتا اور وہ عنقریب برباد ہوا چاہتا ہی- اب اُسکے طالبعلموںکی تعداد دس سے زیادہ نہیں ہی اسوقت اُس میں جس قدر طالب علم موجود ہیں وہ تعلیم کا فن سیکھنے کے لیئے نہیں داخل ہوئے ہیں مگر وہ صرف وظیفہ حاصل کرنے کے لیئے مدرسہ میں داخل ہوگئے ہیں — حالانکہ اگر اُس تعلیمی اشاعت کی ترقی پرنظر ڈالی جائے جو ملک میں ہو رہی ہی تو ممالک مصر اور سوڈان میں سالانہ کم از کم دو سو معلموں کی مانگ ہی اور صرف یہی ایک مدرسہ ہی جس میں معلمین کو فن تعلیم سکھایا جاتا ہی جس سے کہ غرض مقصود حاصل نہیں ہوتی — یہی وجہ ہی کہ لارڈ کرومر اپنی تقریر میں قلت معلمین کی شکایت کرتے ہیں حالانکہ وہ معلمین کی تنخواہیں بڑھانے اور مدارس کا دائرہ وسیع کرنے اور طالب علموں کی راہ میں جو مشکلات پیدا کی گئی ہیں اُن کے دور کرنے سے اس نقص کا علاج کرسکتے ہیں •

علاوہ ازیں مدارس کے مہتمم اور مدرس ایسے لوگ انتخاب نہیں کیئے جاتے جن کی خوش اخلاقی اور پاکیزہ خصلت اور علم و فضل مشہور و معروف ہی — بلکہ بعض اوقات ایسے جاہل لوگ اس غرض کے لیئے انتخاب کیئے جاتے ہیں جن سے شریف آدمی ہاتھہ ملانا بھی گوارا نہیں کرتا •

دوسری وجہ پرائیویٹ ٹیوشن ہیں — یہہ نہایت سخت مصیبت ہی جس میں ہمارے مدارس مبتلا ہوگئے ہیں اور اُن کے تنزل اور انحطاط کا نہایت اہم سبب ہی — اس کی وجہ یہہ ہی کہ معلمین کی تنخواہیں کم اور اُن کے اخراجات زیادہ ہیں اُن کو اپنے لباس کی درستی کے لیئے زیادہ خرچ کی ضرورت ہوتی ہی تاکہ وہ طالب علموں کے سامنے اچھی حیثیت سے جائیں اور اُن کی نظروں میں ذلیل نہوں — اس کے علاوہ کھانے پینے اور دوا دارو اور اپنی کلاس کے سبق تیار کرنے کے لیئے کتابوں کے خریدنے میں اُن کو اخراجات کثیر برداشت کرنے پڑتے ہیں اور جب کہ مدرسہ کی آمدنی اُن اخراجات کے لیئے کافی نہیں ہوتی تو وہ پرائیویٹ ٹیوشن کی تلاش میں مصروف ہوتے ہیں خواہ وہ اُن کو دولت مند طالب علموں کے یہاں مل جاے یا کسی دوسرے مدرسہ میں — اِس وجہ سے معلمین کے نفوس میں حرص طمع کی آگ بھڑک اُٹھی ہی اور وہ روپیہ جمع کرنے میں مصروف ہوگئے ہیں اور اس کا نتیجہ یہہ ہی کہ وہ مدرسہ اور اُس کے طالب علموں کی طرف توجہ نہیں کرتے •

(۳) تیسری وجہ دیسی مدارس کے قایم کرنے میں نیت کا خالص نہونا ہی — اس لیئے کہ اکثر دیسی مدارس کے بانیوں نے تعلیم و تربیت کی غرض سے نہیں بلکہ تجارت کی غرض سے مدرسے کھولے ہیں — اُن میں غریبوں کے بچوں کی تعلیم و تربیت کا خیال مطلق نہیں کیا جاتا اور امیروں کی رعایت بہر حال کی جاتی ہی — اُن کے بچوں کو بغیر استحقاق مدرسہ میں داخل کرلیا جاتا ہی اور بغیر کافی لیاقت کے اُن کو ترقی دیدی جاتی ہی اور اُنکو امتحان میں شریک کیا جاتا ہی - اس کا نتیجہ یہہ ہی کہ یہہ مدارس فائنل امتحانات میں متواتر ناکام ہو رہے ہیں •

۴ — دیسی مدارس میں قانون کی کوئی پابندی نہیں کی جاتی ہی کوئی طالب علم کسی جرم میں مدرسہ سے خارج نہیں کیا جاتا تاوقتیکہ وہ خود مدرسہ میں آنا نہ چھوڑ دے یا اُس کے ماں باپ مدرسہ میں جانے سے اُس کو منع نکردیں - خواہ اُس نے کیسا ہی برا جرم کیا ہو اُس کو بالکل سزا نہیں دی جاتی — خاصکر جبکہ وہ کسی دولتمند کا لڑکا ہو - پس ایسا مدرسہ بہت سے بد اخلاق بدچلن اور آوارہ لڑکوں کا ملجا و ماوا ہو جاتا ہی اور اُس کی چار دیواری کے اندر بہت سے بد رویہ اور بد چلن لڑکے جمع ہوجاتے ہیں اور یہہ بدچلنی کی وبا پھیل کر تمام طالب علموں میں سرایت کر جاتی ہی •

اس کے علاوہ ماں باپ اپنے بچوں کے چال چلن کی نگرانی میں مدرسہ کے اندر اور باہر بالکل کوتاہی کرتے ہیں اور اُن کی صحت و صفائی اور حاضری کی بابت وہ کبھی پرواہ نہیں کرتے — مدرسہ میں جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہی نہ اُس کے مہیا کرنے کی طرف توجہ کرتے ہیں - اور نہ اس بات کا خیال کرتے ہیں کہ مدرسہ سے جو اُس کو حکم ملتے ہیں اور مدرسہ کے مہتمم جو اُن کو نصیحتیں کرتے ہیں آیا وہ اُن کی تعمیل کرتے ہیں یا نہیں •

(۵) طالب علموں کی صحت اور جسمانی ریاضت کی طرف بے اعتنائی ہی ' خصوصا دیسی مدرسوں میں - تمام وقت جو مدرسہ کی تعلیم کے لیئے مقرر ہی وہ بیفائدہ باتوں میں ضایع ہوجاتا ہی اور سواے اس کے کہ طالب علموں کا ذہن کند ہو اور کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا — مدرسہ میں کام کرنے کی اوقات میں کوئی خاص انتظام و ترتیب موجود نہیں ہی — ایسے طالب علم بھی مدرسوں میں داخل کرلیئے جاتے ہیں جو متعدی امراض میں مبتلا ہوتے ہیں اور باوجود معترضہ کا

مکان تنگ ہونے کے طالبعلموں کي زیادہ تعداد قبول کرلي جاتي هی — خصوصاً دیسي مدارس میں اکثر مکانات تنگ اور گندے ہوتے ہیں جنمیں طالب علموں کا هجوم ہوتا ہی کوئي طبیب طالب علموں کي صحت کي نگراني کرنے والا اگرچہ هفتہ میں ایک هي بار ہو مقرر نہیں ہوتا — یہہ لوگ اس بات کو بھول گئے ہیں کہ عقل اور خیالات کو تقویت دینا جسم کي تقویت پر منحصر هی کیونکہ عقل سلیم صرف جسم سلیم میں ہوسکتي هی *

(۶) مہتمم مدرسہ اور مدرسین و معلمین کے درمیان همیشہ جھگڑوں اور مناقشوں کا برپا رہنا — اُس سے همیشہ کے لیئے اُن میں دشمني اور عداوت کي بنیاد قایم ہوجاتي هی — اور غیبت اور حسد اور چغلخوري کا بازار خوب گرم ہوتا هی اور طالب علم گروہوں اور پارٹیوں میں تقسیم ہوجاتے ہیں- ہر ایک معلم اپنے دشمن کي برائي کرتا هی — اور اُس کے ساتھہ طالب علموں کے سامنے سخت کلامي اور گالي گلوچ سے پیش آتا هی — یہہ تمام لوگ خود اپني نظروں میں ذلیل ہوتے ہیں اور مدرسہ بغاوت اور جنگ و جدل کا میدان بن جاتا هی اور یہي باتیں بعض اوقات اُس کي تباهي و بربادي کا سبب ہو جاتي ہیں *

(۷) جو معلم اپنے فرایض کو عمدگي اور دیانت داري کے ساتھہ انجام دیتے ہیں اُن کو کوئي صلہ نہیں ملتا هی اور جو اُس میں کوتاهي کرتے ہیں اُن سے نہ کوئي باز پرس کي جاتي هی اور نہ اُن کو سزادي جاتي هی — سب معلموں کے ساتھہ خواہ وہ لایق ہوں یا نالایق کوشش کرنے والے ہوں یا کوتاهي سب کے ساتھہ یکساں سلوک کیا جاتا هی اس وجہ سے قابل معلموں کي همتیں پست ہوگئیں ہیں — اور اُنہوں نے بھي کوشش کے ساتھہ اپني خدمات انجام دینا چھوڑ دیا هی ماتحتوں کے دل میں افسروں کي هیبت باقي نہیں رهي *

۸ — اکثر جدید مدارس سررشتہ تعلیم کے بوسیدہ پروگرام کي تقلید بغیر کسي قسم کے تغیر اور تبدل کے کرتے ہیں - حالانکہ ان کو معلوم هی کہ یہہ پروگرام ناقص هی اور ملک کو مفید علوم و فنون کي روشني سے منور نہیں کرسکتا اور نہ ایسے جوانمرد پیدا کرسکتا هی جو ان کارآمد علوم سے مسلح ہوں جو زندگي کي کشمکش میں کامیابي حاصل کرنے کے لیئے ضروري ہیں نہ اُن میں استقلال اور خود داري ' ثابت قدمي اور الوالعزمي پیدا کرتا هی - بلکہ وہ ایسے بہائم صفت انسان پیدا کرتا هی جو همیشہ هانکنے والے کے محتاج ہوتے ہیں - ان لوگوں میں ملکي خدمات کے انجام دینے کي مطلق قابلیت نہیں ہوتي بلکہ جب وہ برسر حکومت ہوتے تو ظلم کرتے اور جب کسي خدمت پر مامور ہوتے تو اُس کو خراب کرتے اور جب تجارت کرتے تو نقصان اُٹھاتے ہیں اور جب کوئي امانت اُن کے سپرد کي جاتي هی تو خیانت کرتے ہیں - بیشک موجودہ تعلیم کي یہي غرض و غایت هی اور یہي اُس کے بعض ناگوار نتایج ہیں" *

یونیورسٹي کمیشن

خلاصہ تجویزات کا

(مترجمہ کار پردازان اخبار هذا)

(دیکھو واسطے سلسلہ کے صفحہ ۵۲۷ - مطبوعہ ۲۱ اگست سنہ ۱۹۰۲ع)

سائنس کورس

(۱) طالب علموں سے یونیورسٹي کورس کے شروع کرنے سے پہلے سائنس میں پاس کرنے کي خواهش نہیں کرني چاهیئے *

(۲) طبعیات اور کیمیا انٹرمیجئٹ کورس میں اختیاري ہونے چاهیئیں *

(۳) ان مضامین کي تعلیم میں ایک باقاعدہ کورس عملي تجربہ کا شامل ہونا چاهیئے - یونیورسٹي کو بطور جزو امتحان انٹرمیجئٹ کے عملي جانچ نہیں کرني چاهیئے — بلکہ ہر ایک اُمیدوار کو اپنے کالج کے حکام کي طرف سے اس مضمون کا ایک سارٹیفکٹ پیش کرنا چاهیئے ' کہ اُس نے مقررہ عملي کورس کالج کي لیبوریٹریوں میں پورا کرلیا هی ' اور نیز اُس نے کورس کے عملي حصہ میں کالج کا امتحان جانچ پاس کرلیا هی — تحریري امتحان اس طرح پر ہونا چاهیئے جس سے یہہ بات معلوم ہوجاوے کہ اُمیدوار یہہ تعلیم حاصل کرچکا هی ' اور یونیورسٹي کو اپنا اطمینان نسبت اس امر کے کرلینا چاهیئے کہ جس کالج میں اُس نے تعلیم پائي هی وهاں اُس کو عملي تعلیم حاصل کرنے کے لیئے کافي سہولتیں ملي ہیں *

(۴) بیچلر آف سائنس کي ڈگري کے کورس میں مضامین کے مندرجہ ذیل دو مجموعوں میں سے ایک مجموعہ شامل ہونا چاهیئے *

ریاضي ' طبعیات و کیمیا - یا *

طبعیات ' کیمیا و نیچرل سائنس *

نیچرل سائنس سے مراد مندرجہ ذیل سائنس میں سے ایک سائنس سے هی — (الف) علم نباتات (ب) فزیالوجي (ج) زوالوجي (علم حیوانات) (د) جیالوجي (علم طبقات الارض) معہ منرالوجي (معدنیات) و پلنٹالوجي *

منجملہ ان تین مضامین کے ایک مضمون کو طالب علم کا خاص مضمون تصور کرنا چاهیئے ' اور اس میں زیادہ تر سختي کے ساتھہ اُس کي جانچ کرني چاهیئے — جو اُمیدوار مضامین کا دوسرا مجموعہ پڑھتے ہوں اُن کے واسطے خاص مضمون انتخاب نیچرل سائنس ہونا چاهیئے *

(۵) جو اُميدوار لٹريري اور سائنٹفک کورس پڑهتے هوں اُن کے خطاب عليحدہ عليحدہ بيچلر آف آرٹس اور بيچلر آف سائنس هونے چاهئيں *

(۶) بي ايس سي کي ڈگري کے واسطے تمام امتحانات ميں عملي صيغه پر به نسبت اُس کے جيساکه اب تک عمل ميں آيا هی زيادہ تر زور دينا چاهيئے — عملي امتحانات تحريري امتحان سے عليحدہ پاس کرنے چاهئيں — اور اُن کي بابت جدے نمبر دينے چاهيئيں؟ — عملي امتحان کو بخوبي اور عمدہ طور سے دينے کے ليئے کافي مهلت دبني چاهيئے *

(۷) مدت تعليم کي تخفيف يا تعداد مضامين کي کمي کے طور پر کوئي خاص سهولتيں اس غرض سے نه ديني چاهيئيں که کوئي بيچلر آف آرٹس بي ايس سي کي ڈگري کے واسطے يا بي ايس سي ڈگري والا بيچلر آف آرٹس کي ڈگري کے واسطے جاسکے *

(۸) سائنس کے ايک گريجوايٹ کو اسبات کي اجازت ديني چاهيئے که وہ اعلی درجه کي ڈگري ماسٹر آف سائنس کے واسطه جاوے اور جو مضامين بي ايس سي کورس ميں داخل هيں اُن ميں سے ايک مضمون ميں خاص لياقت پيدا کرے اور بي ايس سي کي ڈگري حاصل کرکے ايک مدت معينه کے بعد اپنے تئيں مضمون مذکور ميں امتحان دينے کے ليئے پيش کرے *

(۹) ڈاکٹر کي ڈگري محض ازروے امتحان نهيں دبني چاهيئے ' بلکه خاصکر اُس خاص سائنس ميں جس ميں اُميد وار نے اپني ماسٹر کي ڈگري حاصل کي هو کسي قدر مدت مثلاً پانچ برس تک اصلي تحقيقات کرنے کي بنا پر ديني چاهيئے *

علم ذوفنه نمب خواندگي کا

آرٹس اور سائنس کے مختلف کورسوں کے ليئے مندرجه ذيل مضامين کا اشارہ کيا جاتا هی *

انٹر ميجيٹ کورس —

۱ — انگريزي *

۲ — قديمي زبان *

۳ — رياضي *

۴ — مضامين ذيل ميں سے ايک مضمون *

(۱) طبعيات و کيميا - يا *

(۲) ڈي ڈکٹو لاجک و اصول علم روح انساني *

بي اے کورس —

۱ — انگريزي *

۲ — قديمي زبان *

۳ — فلسفه *

۴ — مضامين ذيل ميں سے ايک مضمون *

(۱) رياضي *

(۲) تواريخ و پوليٹکل اکانومي *

بي ايس سي کورس —

مضامين کے مجموعه هاے ذيل ميں سے ايک مضمون *

(۱) رياضي ' طبعيات و کيميا *

(۲) طبعيات ' کيميا و نيچرل سائنس *

ايم اے کورس —

مضامين ذيل ميں سے ايک مضمون *

(۱) زبانيں — کورس ميں يا تو انگريزي معه ايک قديمي يا هندوستان کي ايک ديسي زبان کے ' يا هندوستان کي ايک قديمي زبان معه ايک هندوستاني ديسي زبان کے *

(۲) فلسفه *

(۳) تواريخ ' پوليٹکل اکانومي و پوليٹکل فلاسفي *

(۴) رياضي *

ايم ايس سي کورس —

کوئي ايک مضمون اُن مضامين ميں سے جو بي ايس سي کورس ميں داخل ميں *

ڈاکٹر آف لٹريچر اور ڈاکٹر آف سائنس کي ڈگرياں ماسٹر آف آرٹس و سائنس کو بعد چند برس کے جو اصلي تحقيقات ميں صرف کيئے جاويں ديني چاهيئيں *

قانون

(۱) قانون کي تحصيل اُس وقت تک که طالب علم آرٹس يا سائنس ميں معمولي ڈگري کے واسطے اپنا کورس ختم نه کرلے ملتوي رکهني چاهيئے — اگر يهه منظور هو که وہ اس پيشه کے کسي ادني درجه ميں کام کرے ' تو اُس کو انٹر ميجيٹ کورس کے بعد قانون کي تحصيل شروع کرني چاهيئے — اگر وہ بارسٹري کا امتحان دينا يا لا کي ڈگري حاصل کرنا چاهتا هی تو اُس کو گريجوايٹ هونے کے بعد شروع کرنا چاهيئے — جيورس پروڈنس (اصول قانون) کو بي اے ڈگري کے کسي کورس ميں بطور ايک اختياري مضمون کے داخل نهيں کرنا چاهيئے *

(۲) قانون کے طریقہ تعلیم کي اصلاح اس طرح پر کرني چاهیئے که مقدمات سے تعلیم حاصل کرنے کا قاعدہ اُس میں داخل کیا جاوے *

(۳) قانون کي ڈگري کے لیئے رومن لا کو ایک ضروري مضمون نهیں قرار دینا چاهیئے *

(۴) قانون کے ایک عمدہ سنٹرل اسکول قایم کرنے یا اُس کو جاري رکھنے اور ترقي دینے کے معاملہ پر هر ایک یونیورسٹي میں فورا توجه هوني چاهیئے - اس قسم کے اسکول کے پروفیسر معه کسي یونیورسٹي پروفیسروں کے جن کو اُس سے تعلق هو جج یا وکیل هوسکتے هیں جو عدالت کے وقت سے باهر صبح یا شام اپني جماعتوں سے ملا کریں — ایک اسٹاف معلموں کا جو طالب علموں کو اُن کے پڑھنے میں مدد دینے کے بخوبي لایق هو اور ایک عمدہ کتب خانہ قانوني کتابوں کا هونا چاهیئے- جماعت منتظم میں لوکل هائي کورٹ کي بنچ اور بار کے بهت سے ممبر شریک هونے چاهیئیں *

میڈیسن (طبابت)

(۱) جس قاعدہ کے بموجب میڈیسن کي تعلیم سرکاري کالجوں پر محدود هی اُس کو جاري رکھنا چاهیئے *

(۲) میڈیکل کالجوں کے سامان کو خاصکر بلحاظ انتظام عملي کام اور کلاس روم اور هوسٹلوں کے ترقي دینا چاهیئے *

(۳) ممالک متحدہ میں ایک میڈیکل کالج قایم کرنا چاهیئے *

(۴) کسي شخص کو کسي خاص مضمون میں لکچر دینے کے لیئے اُس وقت تک که اُس نے اُس کي جانب خاص توجه نکي هو اور اُس سے خاص واقفیت ظاهر نه کي هو نهیں مقرر کرنا چاهیئے — کسي میڈیکل افسر کي نسبت جو کسي خاص مضمون میں خواہ تو مستقل یا عارضي طور پر لکچر دینے کے واسطے منتخب کیا گیا هو یهه نهیں تصور کرنا چاهیئے که وہ اپنے منصب کي وجه سے کسي دوسري پروفیسري پر جو خالي هو تبدیل کیئے جانے کا استحقاق رکھتا هی *

(۵) بمبئي کي یونیورسٹي میں علم طب کے طالب علموں کو بطور ابتدائي شرط داخله میڈیکل کورس کے بجاے امتحان (داخله) کے امتحان انٹر میجیئٹ پاس کرنا چاهیئے — لاهور میں ایم بي کي ڈگري کے واسطے آرٹ یا سائنس میں کسي زاید لیاقت کي ضرورت نهیں هی *

(۶) علم طب کے طالب علموں کو زبان لاطیني میں لیاقت پیدا کرنے کي ضرورت نهیں هی *

(۷) یونیورسٹیوں کو میڈیسن اور سرجري (جراحي) میں اُن شخصوں کو جو اُس کي قابلیت پیدا کریں بدستور لیسنس اور نیز بیچلر و ڈاکٹر آف میڈیسن کي ڈگریاں دیني چاهیئیں — یهه لیسنس ڈپلومه هونا چاهیئے نه که ایک ڈگري ' اور وہ اُن شخصوں کو دیا جا سکتا هی جو ڈگري ایم بي کے امتحان میں بلحاظ علمیت کسیقدر کم درجه اُن شخصوں کي به نسبت حاصل کریں جو ڈگري مذکور کے پانے کے مستحق هوں *

(۸) هر ایک یونیورسٹي کو اپنے سلسله خواندگي و امتحانات کي ترمیم اس طرح پر کرني چاهیئے که ایک ابتدائي سائنٹیفک کورس جس کو طبعیات ' کمسٹري اور جنرل بیالوجي تک وسعت هو قایم هوجاوے ' اور اس کے بعد اول ایک انٹر میجیئٹ کورس اناٹمي ' فزیا لوجي اور مضامین متعلقه کا اور دویم میڈیسن ' سر جري اور دوسرے اسي قسم کے مضامین کا ایک اخیر کورس پڑھایا جاوے *

(۹) بیچلر کي ڈگري کے درجه پر میڈیسن اور سرجري کا علحدہ کرنا مناسب معلوم هوتا هی لیکن یهه مناسب هی که ڈاکٹر کي ڈگري کسي خاص مضمون کے عوض میں دي جاوے اور اُمید وار کو اپنا خاص مضمون پیش کرنے کي اجازت دي جاوے اور یونیورسٹي جس طرحپر مناسب خیال کرے خواہ بذریعه امتحان کے یا اور طرح پر اُس کو جانچے ڈاکٹر کي ڈگري کے اُمید وار کے لیئے ضرور نهیں هی که وہ آرٹس یا سائنس میں ایک ڈگري حاصل کرے *

(۱۰) هرایک یونیورسٹي کو چاهیئے که جسوقت بیکٹي ریالوجي ' حفظان صحت اور سنیٹري انجنیرنگ کي مناسب تعلیم کے واسطے کافي انتظامات هوجاویں تو فورا سنیٹري سائنس کا ایک ڈپلومه جاري کردے *

انجنیرنگ

(۱) امتحان انٹرمیجیئٹ تمام یونیورسٹیوں میں ایک ابتدائي جانچ اُن طالب علموں کے لیئے جو انجنیري کا کورس پڑھنا چاهیں هوني چاهیئے *

(۲) خود یونیورسٹي کو انجنیري کي تعلیم کا ذمه نهیں لینا چاهیئے *

(۳) اس قسم کي تعلیم کا انتظام جسکي ضرورت طالب علموں کو ریاضي ' طبعیات اور کمسٹري میں امتحان انٹرمیجیئٹ پاس کرنے کے بعد هو انجنیري کے کالجوں میں هونا چاهیئے *

(۴) اسي قسم کے کورسوں کے قرار دینے اور مختلف یونیورسٹیوں میں اسٹینڈرڈ کے مساوي کرنے کے واسطے بڑي احتیاط عمل میں لاني چاهیئے *

(۵) کان کھودنے اور برقي انجنیرنگ میں تعلیم دینے کیواسطے زاید اهتمام کي ضرورت هی *

(۶) یهه تعلیم ابتدا سے انتها تک کامل عملي طور کي هوني چاهیئے *

زراعت

جہانتک ممکن ہو یونیورسٹیوں کو فن زراعت کي تعلیم کو ترقي دینا اور اس امر کي مصلحت پر غور کرنا چاهیئے کہ ایک ایگریکلچرل کورس کے عملي حصہ کے مقابلہ میں اصول اور علمي حصہ کي استعداد کے عوض میں ڈپلومی عطا کیئے جاویں*

تجارت

جہانتک ممکن ہو یونیورسٹیوں اور گورنمنٹ دونوں کو اُن کلاسوں کے پڑھنے کي جو تجارتي کاموں کے لیئے مفید ہوں ترغیب دیني چاهیئے — یونیورسٹیاں شاید لندن چیمبر آف کامرس کے امتحانات میں یا کسي دوسرے امتحانات میں جو لوکل گورنمنٹیں مقرر کریں مدد دے سکیں *

پڑھانا

یونیورسٹیوں کو چاهیئے کہ حتي المقدور ہر طریقہ میں ہر قسم کے ٹیچروں کو پڑھانے کے اصول اور طریقہ کو عمدہ طور سے سکھاویں ' اور جہاں کہیں ایسا نہ کیا گیا ہو وہاں فن تعلیم لیسنسوں کے ادا کرنے کي غرض سے امتحانات کے لیئے انتظامات کیئے جاویں - یونیورسٹي کو ٹیچروں کے لیکچروں کے مناسب کورس تجویز کرنے چاهیئیں *

عام قاعدہ امتحانات کا

(۱) یونیورسٹي بمبئي کا پریویس امتحان (ماقبل) موقوف ہونا چاهیئے *

(۲) امتحان میٹریکیولیشن کے اسٹینڈرڈ کو بڑھانا چاهیئے *

(۳) مختلف یونیورسٹیوں میں آرٹس اور سائنس کے امتحانات اور ڈگریوں کے ناموں میں مطابقت ہوني چاهیئے — جو تین امتحان آرٹس اور سائنس کي ڈگریوں کے واسطہ ہوتے ہیں وہ بنام امتحان میٹري کیو لیشن ' امتحان انٹر میڈیئیٹ اور امتحان ڈگري بي اے یا بي ایس سي موسوم ہونے چاهئیں *

میٹریکیولیشن (داخلہ)

(۱) کالجوں کو اسبات کي اجازت نہیں ہوني چاهیئے کہ وہ خاص اپني رائے سے طالب علموں سے امتحان داخلہ دلاویں *

(۲) امتحان داخلہ میں ایسي طرح پر اصلاح کرني چاهیئے کہ جن اُمیدواروں کو امتحان مذکور میں شریک نہیں ہونا چاهیئے وہ اُس سے خارج کردیئے جاویں اور اسٹینڈرڈ بڑھا دیا جاوے *

(باقي آیندہ)

M. A.-O. COLLEGE.

DUTY DEPUTATIONS.

THE latest of the deputations to take the field is the Central Provinces and Berar deputation. As we are more interested in successes than in failures, we shall leave out Gwalior which was the first place they visited. From Gwalior they went to Jhansi which seems to have yeilded something like Rs. 300. After all Jhansi is not quite so barren a country as people would have us believe. The greatest success met with by this deputation so far was at Hoshangabad. This place seems to be so fortunate as to have for its Commissioner and Deputy Commissioner, gentlemen who take keen interest in the progress of education. The whole country has already learned through the *Pioneer* of the meeting which was held there on the 26th instant. We understand that the Commissioner Mr. H. A. Crump was to take the chair but was prevented from conferring the honour on us by sudden illness. His able lieutenant Mr. C. E. Low presided in his absence. The chairman expressed his sympathy and contributed Rs. 100 by way of practically demonstrating it.

The meeting will probably result in a gain of Rs. 600 or thereabouts. But when a Commissioner writes a letter of sympathy aud a Deputy Commissoner commends, the College, we judge of the success achieved by a totally different standard. European Government officers are constantly placing us under a deep debt of gratitude. We wish we could tell them. how deeply we really are touched.

As for Central India and Bombay deputation our information mainly derived from extraneous sources is to the effect that some members were discovered a few days ago at Bombay wistfully gazing at the sea. Since they left Jaora, they have been keeping a discreet silence. We invite them to take us into their confidence.

واقعات اور رائیں

ندوۃالعلما کا سالانہ جلسہ امرت سر میں ۹ - ۱۰ - ۱۱ اکتوبر آیندہ کو قرار پایا ہی شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ امرت سر ناظم معین الندوہ کی درخواست ہی کہ جو صاحب ارادہ شرکت رکھتے ہوں قبل از یکم اکتوبر صاحب موصوف کو مطلع کردیں — ناظم صاحب سے سارٹیفکٹ لینے پر درجہ دویم و انٹرمیڈیٹ و سویم کے کرایہ میں پنجاب ریلوے پر بقدر نصف کے تخفیف ہوسکتی ہی بشرطیکہ پچاس میل سے زیادہ سفر کیا جاے *

اِس خبر سے ہندوستان میں عام خوشی ہوئی کہ بالاخر یہہ فیصلہ ہوا ہی کہ جو مہمان شاہی ہندوستان سے اِنگلستان گئے تھے اُن کے مصارف اِمپیریل خزانہ سے ادا کیئے جائینگے نہ کہ ہندوستان سے — اِس معاملہ میں جو کسیقدر بد دلی جابجا تھی اُس کی خاص وجہ یہہ تھی کہ اوایل میں جو تجویز ہوئی تھی اُس کے بموجب ہندوستان اور کالونیز کے درمیان برتاو میں صاف فرق کیا جاتا تھا - گو ہندوستانی حکمران قوم سے نہیں ہیں تاہم اُن کو اِس بات کا خاص شوق ہی کہ شاہی مراعات اور الطاف خسروانہ کے معاملہ میں اُن کے اور دیگر رعایا تخت برطانیہ کے درمیان تمیز نہ کی جاے — ہم اِس فیصلہ پر وزراے سلطنت کو صدق دل سے مبارک باد دیتے ہیں *

بہت کم اخبار ہماری نظر سے ایسے گذرے ہیں جن میں اُس اِنتخاب پر کچھہ نہ کچھہ نکتہ چینی نہ ہو جو شرکت دربار کے معاملہ میں ہندوستانی اخبارات کا ہوا ہی — ہمکو اِس نکتہ چینی کے ایک جزو سے اِتفاق ہی اور دوسرے سے اِختلاف - ہمکو اِس بات سے کچھہ تعرض نہیں ہی کہ بعض اخبارات کس بنیاد پر شریک کیئے گئے — اگر ہمارے کسی ہمعصر کی عزت افزائی کی جاے تو ہمکو کوئی موقعہ اعتراض کا نہیں ہی - ممکن ہی کہ اِس عزت افزائی کی وجہ سے اُسکو آیندہ ترقی کرنے میں مدد ملے - البتہ اِس قدر ضرور ہم کہنا چاہتے ہیں کہ فہرست مطبوعہ میں بعض اخبارات ایسے شامل نہیں ہیں جو ہماری راے میں ہر طرحپر اس عزت کے مستحق تھے *

جو مہربانی اور ہمدردی اِس سلسلہ میں بالعموم ہمارے ساتھہ اخبارات نے کی ہی ہم اُس کے شکرگذار ہیں لیکن یہہ امر قابل لحاظ ہی کہ اِس اخبار کے چیف اِیڈیٹر کو دوسری حیثیت سے مدعو کیا گیا ہی *

امروہہ ضلع مرادآباد کا بلوہ جو گذشتہ محرم میں ہوا تھا منجملہ اُن افسوس ناک واقعات کے ہی جو گاہے ماہے پیش آجاتے ہیں - اِس کا مقدمہ عرصہ سے دایر تھا مگر ۲۳ اگست کو عدالت سشن سے فیصل ہوگیا - (۱۶) ملزم سزایاب ہوئے - منجملہ اُن کے سید حسین ممبر میونیسپل بور کو ڈھائی سال کی قید سخت اور پانچ سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی *

ہمکو اِس بات سے خوشی ہوئی کہ اعجاز حسین صاحب آنریری مجسٹریٹ بری ہوگئے *

پایونیر میں ایک چٹھی دستخطی حمیداللہ خاں بابت نایب تحصیلداران ممالک ہذا شایع ہوئی ہی جس میں شکایت کی گئی ہی کہ جو لوگ سنہ ۱۸۹۷ع میں نامزد ہوئے تھے اب تک مستقل نہیں ہوئے - ہمکو ان صاحبوں سے ہمدردی ہی لیکن اِس بحث کا دوسرا پہلو بہی ہی - نایب تحصیلداروں کی تعداد غیر معین نہیں ہی، پس تاوقتیکہ کوئی مستقل جگہہ خالی نہ ہو منجملہ جدید اُمیدواران کوئی مستقل نہیں ہوسکتا — کارسپانڈنٹ کو یہہ شکایت بہی ہی کہ ایسی حالت میں جدید اُمیدواروں کی منظوری مسدود نہیں کی گئی بلکہ سلسلہ جاری ہی — ہم نہیں سمجھہ سکتے کہ جدید اشخاص کی نامزدگی سے اُمیدواران سابق کا کیا نقصان ہوسکتا ہی *

جو کچھہ نقصان ہی وہ اُن کا ہی جو ایسی حالت میں اُمیدوار ہونا پسند کرتے ہیں جب کہ اُن کے اوپر اِس قدر زیادہ اُمیدوار ہیں - اس معاملہ میں گورنمنٹ کا کوئی قصور نہیں ہی جو کچھہ قصور ہی وہ خود اُن صاحبان کا ہی جو باوجود واقفیت حالات اُمیدوار ہونا پسند کرتے ہیں *

دربار تاجپوشی

مکان موسوم بہ پیلی کوٹھی واقع فیض بازار ملحق گرجا گھر جس میں ایک قطعہ مردانہ و ایک قطعہ زنانہ و ہر دو قطعات میں کئی کئی کمرے اور دالان در دالان معہ دو بالا خانہ و تین صحن و جائے [illegible] و غسل خانہ وغیرہ ہیں موقع تاجپوشی میں کرایہ پر دینا منظور ہی جس صاحب کو ضرورت ہو وہ تحریر سے کرایہ طے کریں یہہ پیلی کوٹھی لب سڑک قلعہ کے سامنے میدان قواعد کے پاس جامع مسجد سے قریب ایک فرلانگ کے واقع ہی جو صاحب دیکھنا چاہیں وہ دیکھہ سکتے ہیں — خط کتابت شمس العلما مولوی محمد ذکاءاللہ صاحب خان بہادر دہلی یا مولوی احمد علی خاں صاحب بہادر سب جج علیگڈہ سے کی جائے *

NOTICE is hereby given that the undermentioned plots of land situated in the Aligarh district, the property of Government, will be sold by public auction on Tuesday, the 9th September 1902, at 12 P. M., in the Court of the Collector of Aligarh Persons desiring to bid for the property should attend at the auction sale on the said date personally or by duly authorised Agent. The purchaser whose bid is accepted by the Collector shall at once deposit one-sixth of the sale price offered as earnest money.

The sale shall not be final until sanctioned by the Commissioner. In default of payment of the balance of the sale proceeds on confirmation of the sale the earnest money will be forfeited and the property resold.

The Collector may refuse to accept the highest, or any, bid for reasonable cause.

Particulars of the property to be sold. —

Name of Tehsil.	Name of village.	Measurement of the land to be sold.	Government Revenue.			Annual rental.		
Iglas.	Mauza Gailau.	5 Big. 13 Bis.	8	6	0	15	0	0
Iglas.	Mauza Dhaunu.	1 „ 13 „	1	11	0	4	8	0

WALTER LUPTON,
Collector,
Aligarh.

23rd August 1902.

Printed and published by Mahomed Mumtaz-uddin at the Institute Press, Aligarh.

علیگڈہ انسٹیٹیوٹ پریس میں باہتمام محمد ممتازالدین چھپا اور مشتہر ہوا

REGISTERED No A. 176

معہ تہذیب الاخلاق

THE ALIGARH INSTITUTE GAZETTE

OF

THE MAHOMEDAN ANGLO-ORIENTAL COLLEGE

WITH WHICH IS INCORPORATED

"THE MAHOMEDAN SOCIAL REFORMER."

HONORARY EDITOR :— *MOULVI SYED MEHDI ALI KHAN.*

New Series VOL. II. No. 36. } THURSDAY, 4th AUGUST 1902. روز پنجشنبه ۴ ستمبر سنه ۱۹۰۲ ع { سلسله جدید جلد ۲ نمبر ۳۶

فہرست مضامین

NOTICE is hereby given that the undermentioned plots of land situated in the Aligarh district, the property of Government, will be sold by public auction on Tuesday, the 9th September 1902, at 12 P. M., in the Court of the Collector of Aligarh. Persons desiring to bid for the property should attend at the auction sale on the said date personally or by duly authorised Agent. The purchaser whose bid is accepted by the Collector shall at once deposit one-sixth of the sale price offered as earnest money.

The sale shall not be final until sanctioned by the Commissioner. In default of payment of the balance of the sale proceeds on confirmation of the sale the earnest money will be forfeited and the property resold.

The Collector may refuse to accept the highest, or any, bid for reasonable cause.

Particulars of the property to be sold :—

Name of Tehsil.	Name of village.	Measurement of the land to be sold.	Government Revenue.			Annual rental.		
Iglas.	Mauza Gailau.	5 Big. 13 Bis.	8	6	0	15	0	0
Iglas.	Mauza. Dhaunu.	1 „ 13 „	1	11	0	4	8	0

WALTER LUPTON,

Collector,

Aligarh.

23rd August 1902.

OUR DIVINES.

A CORRESPONDENT wrote to us, the other day, from southern India, calling our attention to a certain statement which seems to have been going the round of the Urdu press in the Madras presidency. It is to the effect that a meeting was held some time ago at Mecca to consider the present condition of the Mahomedans. The meeting, it is said, was attended by a number of eminent divines from various countries who fully discussed the present unsatisfactory condition of their co religionists and finally came to certain conclusions. In calling our attention to the statement our correspondent expressed the opinion that the meeting was in a social sense most significant. The question of reform had been taken up at the centre of Islam. He, therefore, expected that other Mahomedan countries would follow suit and similarly devise means of improving their social condition.

Now, a meeting for the purpose of considering social matters is an every day occurrence in India, but we had never before heard of any such meeting having been held at Mecca. We therefore had a natural disinclination to accept the statement without enquiry and ultimately we turned for guidance and information to our file of Arabic newspapers. They did not disappoint us—for we had never expected anything like confirmation of the news. A meeting at Mecca to consider social reform had never been heard o' before and it need not be heard of now, for, we have good reasons to believe that no such meeting ever took place in the holy city.

How, then, is the statement to be accounted for? The fact is that a series of very well written articles is being published in a well-known Egyptian Magazine, the "*Almanar*" under the following heading "Proceedings of the Mecca Association." The proceedings are purely imaginary—it is only a literary device adopted by the author, M. Abdul Rahman of Halab. The author's name was not revealed for some time. But he having died recently the Editor of *Almanar* reviewd his li e and work and attributed the articles to him. It is believed that these articles originally formed part of a book which went

ہمارے علما

——oo——

جنوبي هندوستان سے حال میں ایک کارسپانڈنت نے همارے پاس ایک تحریر بهیجي تهي اور هماري توجه ایک خبر کي جانب مایل کي تهي جو معلوم هوتا هی که پریزیڈنسي مدارس کے اُردو اخبارات میں فی الحال چهپ رهي هی یعني یهه که تهوڑا عرصه هوا که مکه معظمه میں ایک میٹنگ مسلمانوں کي موجوده حالت پر غور کرنے کے لیئے منعقد هوئي تهي — یهه بیان کیا جاتا هی که اس میٹنگ میں مختلف ملکوں کے مشهور و معروف علما شریک هوئے تهے اور اُنهوں نے اپنے هم مذهبوں کي موجوده نا قابل اطمینان حالت کي نسبت شرح و بسط کے ساتهه گفتگو کي ' اور آخرکار بعض نتیجے قرار دیئے - اس خبر کي جانب هماري توجه مایل کرتے وقت همارے کارسپانڈنت نے یهه راے ظاهر کي تهي که یهه میٹنگ سوشل لحاظ سے نهایت پر معني تهي — اسلام کے مرکز میں سوشل اصلاح کے معامله پر توجه شروع هوگئي هی ' اور اس وجه سے کارسپانڈنت موصوف نے یهه اُمید ظاهر کي که دوسرے مسلمان ملک بهي اس کي پیروي کرینگے اور اپني سوشل حالت کو ترقي دینے کے لیئے اِسي قسم کي تدابیر سوچینگے •

اس خبر سے هم پر عجب اثر هوا — سوشل معاملات پر غور کرنے کي غرض سے هندوستان میں هر روز میٹنگ هوا کرتي هیں ' مگر هم نے سابق میں کبهي مکه معظمه میں اس قسم کي میٹنگ کے هونے کا ذکر نهیں سنا تها — پس همارا میلان بالطبع اس خبر پر اعتبار کرنے کي جانب نه تها ' اور آخرکار همنے رهنمائي اور آگاهي کي غرض سے اپنے دفتر کے عربي اخبارات کے فیل کو دیکها - چنانچه همکو اُن اخبارات کے پڑهنے سے کچهه مایوسي نهیں هوئي کیونکه هم کو هرگز یهه توقع نه تهي که ان اخبارات کے پڑهنے سے اس خبر کي تصدیق هوجاویگي — هم نے سابق میں کبهي یهه نهیں سنا تها که مکه معظمه میں سوشل اصلاح پر غور کرنیکے لیئے کوئي میٹنگ منعقد کي گئي هو ' اور اب بهي یهه خبر سننے میں آنا ضرور نهیں هی ' کیونکه هم اس بات پر یقین کرنے کے لیئے معقول وجه رکهتے هیں که اس قسم کي کوئي میٹنگ اس مقدس شهر میں منعقد نهیں هوئي •

پهر یهه خبر کس وجه سے مشهور هوئي ؟ حقیقت یهه هی که مصر کے ایک رساله موسومه " المنار " میں نهایت عمده آرٹیکلوں کا ایک سلسله اس عنوان سے چهپ رها هی - " روئداد ایسوسي ایشن مکه معظمه " یهه روئدادیں محض فرضي هیں - یهه صرف ایک علمي پیرایه سخن هی جو مولوي عبدالرحمن مصنف ساکن حلب نے اختیار کي هی ابتدا میں مصنف کا نام کچهه عرصه تک ظاهر نهیں هوا - لیکن جبکه حال میں اُن کا انتقال هوگیا تو المنار کے ایڈیٹر نے اُن کي سوانح عمري اور تصنیفات پر ریویو لکها اور ان آرٹیکلوں کو جو روئداد کے پیرایه میں هیں اُن سے منسوب کیا یهه یقین کیا جاتا هی که یهه مضامین ابتدا میں ایک کتاب کا حصه تهیں جو اُن حدود سے تجاوز کرگئي تهي

جہاں تک کہ ترکی اور اُن ملکوں میں جو سلطان کے زیر حکومت ہیں مصنفوں کو تحریر کرنے کی اجازت ہی — اسی وجہ سے کتاب مذکور کی اشاعت سلطان ممدوح کے حکم سے روک دی گئی - المنار کے ایڈیٹر نے اب اُن آرٹیکلوں کو جو خالی از مضرت ہیں قابل اعتراض آرٹیکلوں سے جدا کرکے ماہ اپریل گذشتہ سے اُن کو اپنے رسالہ میں چھاپنا شروع کیا ہی اور وہ اُن کی بڑی تعریف و توصیف کرتا ہی - وہ خیال کرتا ہی کہ یہہ مضامین اپنی عمدگی میں لاثانی ہیں ' اور اُن سے تمام دنیا کے مسلمان ریفارمروں کی رائیں ظاہر ہوتی ہیں — چنانچہ ہم پہلی آرٹیکل کا اُردو ترجمہ جو جلسہ اول کی روئداد ہی اس اخبار میں چھاپتے ہیں •

ہم یقین کرتے ہیں کہ ہمارے اخبار کے اکثر پڑھنے والوں کو اس خبر کے سننے سے کہ مکہ کی ایسوسی ایشن کی درحقیقت کوئی اصلیت نہ تھی مایوسی ہوگی ' اور خود ہمکو بہی اس بات کے دیکھنے سے کہ وہ کچھہ اصلیت رکھتی ہی بڑی خوشی حاصل ہوتی - لیکن اصل حقیقت صاف صاف یہہ ہی کہ خالص دنیوی امور کے لحاظسے ہمارے علماے دین عموما اسقدر ترقی یافتہ نہیں ہیں کہ وہ ایسوسی ایشنیں قائم کرسکیں اور مسلمانوں کی حالت پر غور کرنے کی غرض سے میٹنگ منعقد کرسکیں — ہندوستان ہی غالبا صرف وہ ملک ہی جہاں کہ اس قسم کی ایک ایسوسی ایشن موجود ہی - ہماری مراد ندوۃالعلما سے ہی جس کا اجلاس ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ اکتوبر آیندہ کو امرتسر (پنجاب) میں ہونے والا ہی - اگرچہ وہ خاصکر ایک ایسی ایسوسی ایشن ہی جس کا تعلق مذہب سے ہی ' تاہم اس بات کے بیان کرنے سے ہم نہایت خوش ہیں کہ امورات متعلقہ معاشرت و تعلیم و تربیت بہی اُس کے دایرہ کار روائی میں داخل ہیں — ہم یقین کرتے ہیں کہ یہہ انجمن ہمارے کالج اور ہمارے تعلیمی کام کو بخوبی پسند کرتی ہی اور ہمکو بھروسہ ہی کہ وہ ہماری ناچیز کوششوں میں جو ہم ہندوستان کے مسلمانوں کی حالت کی اصلاح کے واسطے کر رہے ہیں ہماری تائید اور اعانت کرے گی •

ہم اس بات پر یقین کرنے کی وجہ رکھتے ہیں کہ ندوۃالعلما کو ایک بات پر بڑا افسوس ہی — یعنی وہ اس بات کی شکایت کرتی ہی کہ اُس کے مقاصد کی نسبت بعض اوقات غلط فہمی کی جاتی ہی اور حال ہی میں بعض اعلی حکام کی طرف سے ایک بڑے موقع پر نکتہ چینی کی نوبت مذمت تک پہونچ گئی — اس باب میں ہم انجمن موصوف کی تشفی کرسکتے ہیں اور بطور صلاح کے چند الفاظ عرض کرسکتے ہیں - یعنی اُسکو اسبات سے کسیقدر تسلی ہونا چاہیئے کہ ایک زمانہ ایسا تہا جبکہ ہمارے مقاصد کی نسبت اسی طرح پر غلط فہمی کی جاتی تہی اور ہماری کارروائی پر سخت اعتراضات کیئے گئے تہے - لیکن اِن نکتہ چینیوں سے ہمارے کام کو کچھہ نقصان نہیں پہونچا ' اعتراضات کے بعد ہمارا کالج قایم رہا کیونکہ ہم راہ راست پر تہے اور ہمارے نکتہ چین غلطی پر تہے - جو صلاح ہم دینا چاہتے ہیں وہ یہہ ہی کہ انجمن موصوف کو پہر باضابطہ اپنی پالسی کا اعلان کرنا چاہیئے اور صاف صاف ظاہر کردینا چاہیئے کہ یہہ پالسی روشن خیالی پر مبنی ہی اور زمانہ اور حالت زمانہ کے مطابق ہی •

beyond the limits permitted to authors in Turkey and in countries under the Sultan's suzerainty. It was consequently suppressed at His Majesty's initiative. The Editor of *Almanar* has now separated harmless articles from objectionable ones and has been publishing the former in his journal since April last. He speaks very highly of them. He thinks they are of an altogether unparalleled excellence, and reflect the opinions of Mahomedan reformers all over the world. We publish an Urdu translation of the first article—proceedings of the first meeting.

The announcement that the Mecca association never had any foundation in fact will, we feel sure, disappoint not a few of our readers. We should ourselves have been glad if it were something real. But the plain truth is that from a purely secular point of view our divines are not, generally speaking, advanced enough to form associations and hold meetings, for the purpose of considering the conditions of Mahomedans. India is probably the only country in which such an association exists. We refer, of course, to the Nudwat-ul-ulma which is to meet at Amritsar (Punjab) on 10th, 11th and 12th of October next. Mainly an association which is concerned with religion, we are glad to say that social and educational matters are also within its sphere. We are under the impression that our College and our educational work is fully approved by this association and we can count on their countenance and support in our humble efforts for the amelioration of the condition of Indian Mahomedans.

We have reason to believe that the Nudwa are rather sore on one point. They complain that their objects are sometimes misunderstood and on a recent notable occasion, criticism even took the form of more or less authoritative denunciation. On this point we have both consolation and advice for them. It may be some consolation to them that there was a time when our objects were similarly misunderstood and our work subjected to violent attacks. We have survived the latter because we were in the right and our critics were in the wrong. The advice we would offer is that they should again formally announce their policy and make it quite clear that the policy is an enlightened policy in harmony with the times and the surroundings.

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

گو ممبروں کي تعداد میں ترقي هوتي جاتي هی تاهم جس رفتار سے ترقي هو رهي هی وه کافي نهیں هی اور همکو یهه پس و پیش هی که اگر آخر وقت پر ممبروں کا هجوم یکبارگي هوا تو کیا انجام هوگا •

اس مرتبہ جلسہ کا انتظام نہایت دشوار هی اور اُس کے سر انجام کے واسطے یهه لازمي هی که جو کچهه کرنا هی وه چند مهینه پیشتر سے کرلیا جاے - اگر ایسا نه هوا تو انواع اقسام کي مشکلات پیش آئینگي جن کا عین وقت پر حل هونا دشوار هوگا — جب دهلي میں کوئي تقریب شاهي اس قسم کي هوتي هی جیسا که دربار هی تو تهوڑے عرصه کے واسطے دهلي کي حالت اور حیثیت تبدیل هوجاتي هی — پس دسمبر میں دهلي وه دهلي نه هوگي جو اگست میں هی - اُس وقت وه ایک امپیریل شهر هوگا اور امپیریل شهر میں ایک افلاس زده قوم کا جلسه کرنا نهت بڑي جرأت کا کام هی — اگر یهه جلسه خوش اسلوبي سے انجام پاگیا تو من حیث القوم ضرور مسلمانوں کے وقعت میں بیشي اور عزت میں افزایش هوگي — برخلاف اس کے اگر جلسه صفائي اور کافي شان و شوکت اور پورے انتظام کے ساتهه نهوا تو هنسي اور بد نامي بهي پوري هوگي — هم کو اس بات میں مطلق شبهه نهیں هی که ممبروں کي تعداد کافي هوگي — جس بات میں شبهه اور تردد هی وه یهه هی که حسب معمول هر معامله آخر وقت تک ملتوي رکها جائیگا جس کا نتیجه یهه هوگا که عین وقت پر کثرت کام سے کار پردازان کانفرنس سخت پریشان هونگے اور پهر بهي ممبران کو کافي آسایش نه هوگي اور اخراجات بهي دس گنا هونگے •

جس امر پر باقي مانده کل امور کا دار و مدار هی وه یهه هی که جن صاحبوں کو شرکت قبول هو وه فوراً بلا تامل نه صرف فیس ممبري بلکه اُس کے ساتهه فیس قیام بهي بحساب پانچ روپیه یومیه همارے پاس روانه کردیں خواه کسي اجنٹ کو حواله کریں یا مولوي عبدالاحد صاحب سکرٹري لوکل کمیٹي کے پاس دهلي بهیجدیں — جس مقام پر روپیه بهیجا جائیگا وهیں سے رسید ملیگي — دهلي روپیه بهیجکر هم سے رسید طلب کرنا لا حاصل هی — بعض حضرات نے هم کو لکها هی که اُن کو فیس قیام پیشتر سے بهیجنے میں تامل هی که مبادا کسي وجه سے بعد کو اُن کا قصد فسخ هوجاے — اس معامله کو کمیٹي نے پیشتر طے کردیا هی اور یهه قرار پایا هی که اگر کسي صاحب کا آنا نه هوا اور ۱۵ دسمبر تک اپنے نه آنے کي اطلاع لوکل کمیٹي دهلي کو دیدي تو بعد وضع پانچ روپیه فیس ممبري اور چار یوم کے کرایه کے باقیمانده روپیه جو بهیجا تها واپس کردیا جائیگا - جو حضرات اس بابت پس و پیش کرتے هیں اُن کو یهه بهي خیال فرمانا چاهیئے که اگر پیشتر سے روپیه هاتهه میں نه آئے تو هزارها روپیه کے جو اخراجات هو رهے هیں اور درپیش هیں وه کیونکر ادا هوسکتے هیں •

شک و شبهه و تامل و پس و پیش جن کو هوگا اُن کو هوگا — زنده دلان پنجاب کو کام سے کام هی — خان بهادر برکت علي خان صاحب نے هم کو اطلاع دي هی که انجمن حمایت اسلام سر گرمي کے ساتهه کارروائي کر رهي هی — انجمن کے بعض ممبران نے یهه راے ظاهر کي که جو میعاد داخل هونے چنده کي هی وه کافي نهیں هی پس بجاے آخر اگست یکم اکتوبر تک مهلت هونا چاهیئے — اس معامله کا تعلق زیاده تر لوکل کمیٹي دهلي سے هی کیونکه مقامي انتظام کا کل بار اُن پر هی - چونکه انجمن حمایت اسلام کي راے کي تصدیق اُن خطوط سے بهي هوتي هی جو همارے پاس مختلف مقامات سے آئے هم نے اس باره میں سکرٹري صاحب لوکل کمیٹي سے استفسار کیا اور اُن کي تحریر اس مضمون کي همارے پاس آئي که لوکل کمیٹي کو کوئي عذر توسیع مدت مجوزه میں نهیں هی — اس راے کو بالعموم پسند کیا جائیگا — بعض صوبه جات میں جیسا که سنده هی کسیقدر عرصه کے بعد کارروائي شروع هوئي پس اگر تاریخ تبدیل نه کي جاتي تو سینکڑوں خواهشمند حضرات شرکت سے معذور رهتے — هم اُمید کرتے هیں که اب سنده میں اور دیگر صوبه جات میں نهایت سرگرمي کے ساتهه کوشش کي جائیگي کام زیاده هی اور مهلت کم هی کیونکه اکتوبر کے پہلے دن کو قطعي طور سے مهلت کا آخري دن سمجهنا چاهیئے — اُس کے بعد شاید ممبر هو جانا تو ممکن هو لیکن قیام اور مهمانداري کا انتظام کسي صاحب کے واسطے بجز کسي خاص حالت کے غالباً ممکن نهوگا - جابجا سے دریافت کیا جاتا هی که گهوڑا گاڑي جو بعض مهمان اپنے همراه لائینگے اُن کے واسطے کیا انتظام هوگا — اس کي بابت لوکل کمیٹي نے ابهي کوئي قطعي راے قرار نهیں دي کیونکه جگهه کا انتظام آسان نهیں هی - یهه امر بهر کیف یقیني هی که گهوڑا گاڑي کے واسطے گنجایش زیاده نهوگي •

انجمن حمایت اسلام نے اپنے اهتمام سے قواعد کانفرنس طبع کراکے اپني ماتحت انجمنوں کے ذریعه سے پنجاب میں تقسیم کرائے هیں - هم اُمید کرتے هیں که سنده میں اور نیز دیگر صوبه جات میں جهاں جهاں اسلامي انجمنیں هیں یهه هي کارروائي عمل میں آئیگي •

ضروري قومي کام

علاوه کانفرنس کے مسلمانوں کو من حیث القوم ایک دوسرا ضروري کام درپیش هی جس کي جانب ابهي پوري توجه نهیں هوئي - وه کام یهه هی که تمام مسلمانان هند کي جانب سے ایک متحده ایڈریس مبارکباد دربار دهلي کے موقعه پر بوساطت هز اکسلنسي ویسراے شهنشاه معظم کے حضور میں پیش کیا جاوے — گذشته سرما میں هر چهار طرف سے همارے کان میں یهه صدا آئي که مسلمانوں کو متحده ایڈریس دینا چاهیئے - ایسا نهو که هر صوبه اور هر صوبه میں هر اسلامي انجمن علحده علحده کار روائي کرے - هم نے اُس صدا کو قوم کي صدا اور قوم کا حکم سمجها اور اُسوقت سے اس مبارک تجویز کو عملي شکل میں لانے کي

تدابیر شروع کردیں — سب سے پیشتر جو کچھہ ہمکو کرنا تھا وہ یہہ تھا کہ با ضابطہ طور پر اس تجویز کی منظوری مختلف صوبہ جات سے بوساطت ریپریزینٹیٹو عماید اور انجمنوں کے حاصل کریں — جب یہہ کام انجام پا چکا تو دوسرا کام یہہ کیا گیا کہ دھلی میں ایک شاندار اور متعدد جلسہ ہوا جس میں شرکت کی غرض سے اور صرف اسی غرض سے کہ اُن کی شرکت عملی طور پر عیاں ہوجاے دور دراز مقامات سے مسلمان عماید تشریف لائے - اس جلسہ میں جو اُمور طی ہوئے منجملہ اُن کے پریزیڈنٹ کا تجویز ہونا تھا—چنانچہ اسکی بابت قبل ازیں اعلان کردیا گیا ہی کہ ہز ہائینس نواب صاحب بہادر والی رام پور نے بخوشی پریزیڈنٹ ہونا قبول فرمالیاہی طیاری ایڈریس کے واسطے بہی ایک مختصر کمیٹی اس جلسہ میں قرار پائی تہی— اس کمیٹی نے بہی اپنا فرض ادا کردیا ہی مگر یہہ قرار پایا ہی کہ تا منظوری گورنمنٹ اڈریس کا مضمون با ضابطہ طور پر شایع نہ کیا جاے— بعد حصول منظوری جو غالبا عنقریب حاصل ہو جاویگی یہہ اڈریس شایع کیا جائیگا اور مختلف صوبہ جات میں دستخطوں کے لیئے بہیجا جائیگا - اس حد تک کارروائی ہو چکی ہی اور شاید بعض ناظرین خیال کرینگے کہ سب کچھہ ہوگیا اب باقی کیا ہی — مگر معلوم ہونا چاہیئے کہ اظہار وفاداری کے واسطے یہہ کافی نہیں ہی کہ اڈریس طیار کرلیا جاے — اڈریس کے واسطے کاسکٹ جس میں رکہکر وہ پیش کیا جائیگا اسی طرح لازمی ہی جس طرح عالم اسباب میں روح کے واسطے قالب — مسلمانوں کا کاسکٹ کس وضع کا ہونا چاہیئے ؟ کیا اُس پر جامع مسجد دھلی یا تاجگنج یا کسی دوسری اسلامی عمارت کی تصویر ہونا چاہیئے ؟ کم از کم کسقدر اور زیادہ سے زیادہ کہاں تک طیاری کاسکٹ میں صرف کرنا چاہیئے ؟ یہہ سوالات ابہی طی نہیں ہوئے ہیں—اور ان کے علاوہ ایک سوال اور بہی طی ہونے کو ہی وہ یہہ ہی کہ صرفہ کہاں سے آئے ؟ ہمکو قوی اُمید ہی کہ جملہ بزرگان قوم بہت جلد ہمکو اپنی راے رزین سے مطلع فرماوینگے — اور اس اُمید قوی سے قوی تر اُمید یہہ ہی کہ رزین کو زرین پڑھکر موقع اور ضرورت کا خیال کرینگے - زیادہ لکہنا فضول ہی — عاقلاں را اشارہ کافی است •

پریزیڈنٹ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس
اِجلاس آیندہ

یقیناً ہمارے ناظرین ہم سے اِتفاق کرینگے کہ ہماری عین خوش نصیبی ہی کہ اِجلاس آیندہ ایک ایسی فرمان روا کی صدارت میں ہوگا جو بلحاظ اعزاز و نیز بلحاظ لیاقت ذاتی کے ہماوے واسطے باعث فخر و ناز ہی — ہز ہائینس سر سلطان محمد شاہ آغا خان، کے. سی. آئی. ای. وغیرہ کسی

خاص گروہ یا کسی خاص صوبہ پر محدود نہیں ہی بلکہ ہز ہائینس کے ذاتی اوصاف نے تمام ہندوستان اور نیز انگلستان و یورپ کو یکساں متاثر کر رکہا ہی — قطع نظر ذاتی خوبیوں کے آپ کو جو خاص مرتبہ مذہبی طور پر حاصل ہی وہ خود ایسا ہی کہ جسکی مثال اِس ملک میں بہرکیف غالباً نہیں ہی — یورپ میں اُس کی مثال ہزہولینس پوپ سے اور ملک تبت میں لاما اعظم سے البتہ دی جاسکتی ہی — بعض اوقات یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ صرف خوجہ گان بمبئی آپ کو اپنا پیشواے دین مانتے ہیں حالانکہ خوجگان بمبئی اُس کثیرالتعداد گروہ کا ایک خفیف جزو ہیں جو آپ کی پیروی کرتے ہیں — آپ تمام فرقہ اِسماعیلیہ کے رہنما ہیں اور اِس لحاظ سے آپ کو علاوہ ہمارے شہنشاہ معظم کے دیگر سلاطین سے بہی بہت بڑا واسطہ و سروکار ہی — آپ کے پیرو وسط و جنوبی مغربی افریقہ میں نہایت کثرت سے ہیں — اِس زمانہ میں جب کہ مردم شماری کا رواج ہی یہہ کہنا بیفائدہ ہوگا کہ آپ کے پیروں کی تعداد بیشمار ہی — اس کے صرف یہہ معنی سمجہے جائینگے کہ شمار نہیں کیئے گئے - لیکن اِس میں مطلق شبہہ نہیں ہی کہ ایسے اشخاص کی نوبت لاکہوں پر نہیں بلکہ کروڑوں پر ہی جو آپ کے احکام کو واجب التعمیل سمجہکر آپ کی اطاعت کرتے ہیں - آپ کی یہہ پالسی ہی کہ ہر ملک کے بادشاہ کو امن و امان قایم کرنے میں اور مفید قوانین کے اِجرا میں مدد دیں — چنانچہ اِس قسم کی خدمات کے عوض شہنشاہ جرمن نے جن کو افریقہ کے بعض حصوں پر حکومت حاصل ہی آپ کو تہوڑا عرصہ ہوا کہ ایک خاص تمغہ عطا فرمایا تہا •

ہندوستان سے ہز ہائینس کے خاندان کا تعلق کچھہ بہت قدیم نہیں ہی — آپ کا سلسلہ خلفاء بنی فاطمہ سے ہی لیکن جس سلسلہ کی وجہ سے موجودہ شہرت اور اعزاز و اقتدار ہی — اُس کی بنیاد زیادہ تر ایران میں قایم ہوئی ہی — چنانچہ آپ کے دادا صاحب جن کا اسم گرامی آغا حسن علیشاہ تہا ابتداءً بعہد فتح علیشاہ شاہ ایران نہایت معزز رکن سلطنت تہے اور خود شاہ ممدوح کی دختر سے عقد ہوا تہا — کچھہ عرصہ کے بعد شاہ ایران آپ کے دادا صاحب سے بد ظن ہوگئے جسکی وجہ سے اُن کو ترک وطن کرکے ہندوستان آنا ہوا — بمبئی میں پیشتر سے اُن کے معتقد اور نیز کچھہ جائداد موجود تہی علاوہ ازیں ایران کی پولیٹکل قیود کے بعد انگریزی حکومت کی آزادی اُن کو بہت خوشگوار معلوم ہوئی — " قدر عافیت کسی داند کہ بہ مصیبتے گرفتار آید " - پس آغا حسن علیشاہ صاحب نے بمبئی میں مستقل سکونت اختیار کرلی — کچھہ زیادہ زمانہ نہیں گذرنے پایا تہا کہ اول جنگ کابل اور نیز جنگ سندہ ہوئی - ان مواقع پر آغا صاحب موصوف سے خدمات نمایاں ہوئیں اور بالاخر صاحب ممدوح کو منجانب برٹش گورنمنٹ پینشن ملی اور نیز ہز ہائینس کا معزز خطاب عطا ہوا کہ جو صرف فرمانروایان کو ملتا رہا ہی - ہز ہائینس آغا حسن علیشاہ نے سنہ ۱۸۸۱ ع میں

جبکہ آن کا سن تقریبا نوے سال تھا قضا کی - اور بجاے آن کے جناب آغا علی شاہ صاحب صدر نشین ہوئے - چار سال کے بعد آغا علی شاہ صاحب نے قضا کی اور دس سال کی عمر میں ہز ہائینس سلطان محمد شاہ کو صدارت حاصل ہوئی ●

ہز ہائینس کی مثال بھی منجملہ آن بیشمار واقعات کے ہی جن سے ثابت ہوتا ہی کہ لایق ماں بھی عجیب و غریب نعمت ہی - آپ کی والدہ ایران کی مشہور عالم اور فلاسفر نظام الدولہ کی دختر تھیں - اور جس خوبی کے ساتھہ ممدوحہ نے اپنا فرض در بارہ تعلیم و تربیت ادا فرمایا آس سے معلوم ہوتا ہی کہ علاوہ جوہر شرافت کے ممدوحہ نے لیاقت پدری کی میراث بھی پائی تھی — یقینا آسیکا نتیجہ ہی کہ ہز ہائینس کی تعلیم مشرقی و مغربی ہر دو علوم کے لحاظ سے اتنی مکمل ہی کہ فی زمانہ ہندوستان میں شاذ و نادر ہی ہوتی ہی ●

گو ہز ہائینس ایک فرقہ کے مذہبی پیشوا ہیں آپ کے دیکھنے سے یا معمولی طرز زندگی سے ہرگز یہہ مترشح نہیں ہوتا کہ مذہبی اثر قایم رکھنے کے واسطے کوئی خاص وضع یا انداز اختیار کیا گیا ہی — آپ بحیات سر سید مرحوم علیگڈہ تشریف لائے تھے اور دو روز سر سید کے مہمان رہے تھے — گو آس وقت آپ اور میں کم عمر تھے تاہم آسوقت بھی آپ نے ظاہری نمایش کو مطلق جایز نہ رکھا تھا — اور دیکھنے والا جو واقف نہ ہو ہرگز نہیں سمجھتا تھا کہ آپ ایک معمولی تعلیم یافتہ نوجوان جنٹلمین نہیں ہیں بلکہ کروڑوں آدمیوں کے سردار اور پیشوا مذہبی اور دنیوی خزاین اور دولت کے مالک ہیں ●

واقعی فرقہ اسمٰعیلیہ نہایت خوش قسمت ہی کہ آسکو ایسے روشن خیال پیشوا سے تعلق ہی — ہز ہائینس اپنی کثیر آمدنی کا بڑا حصہ اس فرقہ کی دینی اور دنیوی بہبود کے واسطے صرف کرتے ہیں لیکن آنکی ہمدردی اسبات کی اجازت نہیں دیتی کہ عام مسلمانان کی حالت زار پر متوجہ نہ ہوں — جو احسان ہز ہائینس نے ہمارے کالج پر کیا ہی آس کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہی — دوسرا احسان عظیم یہہ ہی کہ ایسے موقعہ پر جبکہ ہر طرح کے سامان دلچسپی موجود ہونگے جناب نے اپنے بیش بہا وقت کا ایک حصہ کانفرنس کی نذر کرنا قبول فرمایا ہی ●

یہہ پہلا موقعہ نہ ہوگا کہ تمام مسلمانوں کے بلا لحاظ فرقہ و ملت ہز ہائینس صدر انجمن و ریپریزنٹیٹو ہوں گے - کیونکہ سنہ ۱۸۹۷ع میں بھی بسلسلہ جوبلی آپ ہی جملہ مسلمانان صوبہ بمبئی کے سرگروہ قرار پائے تھے اور ویسراے کے ذریعہ سے ملکہ معظمہ کی حضور میں اڈریس پیش کرنے کی غرض سے شملہ تشریف لیگئے تھے - پھر سنہ ۱۸۹۸ع میں آپ ولایت تشریف لیگئے اور وہاں خود ملکہ معظمہ کے دربار میں بمقام ونڈسر کیسل باریاب ہوئے - اس موقعہ پر ہز ہائینس کو موجودہ شہنشاہ سے ملنے کا بھی موقعہ ملا اور بالاخر ملاقات دوستی کی حد تک پہونچگئی

آسی سنہ میں ہز ہائینس کو نایٹ گرینڈ کمانڈر کا تمغہ عطا ہوا تھا اور سال حال میں بہ سلسلہ تاجپوشی نایٹ گرینڈ کمانڈر کا خطاب ملا ہی - یہہ بات عام طور پر لندن میں مشہور ہی کہ اس موقعہ تاجپوشی پر آپ کو دربار شاہی میں خاص مرتبہ اور رسوخ حاصل رہا ●

سجل جمعیۃ أم القری

یعنی

روئداد انجمن مکۂ معظمہ

چونکہ ہمارا زمانہ یعنی چودھویں صدی کا آغاز ایک ایسا زمانہ ہی جس میں عام طور پر مسلمانوں کی حالت میں ضعف اور اختلال پیدا ہوگیا ہی - اور چونکہ خدا نے دنیا میں ہر چیز کے لیئے کوئی نہ کوئی سبب بنایا ہی اس لیئے ضرور ہی کہ اس ضعف و اختلال کا بھی جو تمام دنیا کے مسلمانوں پر طاری ہی کوئی سبب ہوگا - کچھہ عرصہ سے ہمارے علماء و فضلا ، مولفوں اور مصنفوں اور مدبروں نے اس اختلال کے اسباب پر غور کرنا اور مسلمانوں کی حالت کو ترقی دینے کے لیئے بہترین وسائل کی نسبت بحث کرنا شروع کیا — وہ ہندوستان ، مصر ، شام اور تاتار کے اخباروں میں اپنی رائیں شائع کرنے لگے جن میں سے اکثر مضامین میری نظر سے گذرے — اور میں نے بھی ان کی تقلید کرکے اس اہم مسئلہ میں جو کچھہ میری راے تھی آس کو بعض اخبارات میں شایع کیا ●

اس کے بعد میں نے اپنی کوشش کے دائرہ کو زیادہ وسیع کرنا چاہا اور مکہ مکرمہ میں جو روحانی ہدایت کا سر چشمہ ہی مختلف ممالک کے علماء و فضلا کی ایک انجمن منعقد کرنے کا ارادہ کیا — اور خدا کی ذات پر بھروسہ کرکے عرب کے مشہور شہروں کی سیر و سیاحت کی غرض سے میں نے قدم بڑھایا — تاکہ وہاں کے علماء کے خیالات پر اطلاع حاصل ہو اور آیندہ حج کے موقع پر جلسہ کا انتظام ہوسکے - میں اوائل محرم سنہ ۱۳۱۶ ہجری میں اپنے وطن سے جو فرات کے کنارہ پر واقع ہی روانہ ہوا - میں نے اسکندرون سے بحری رستہ اختیار کیا اور بیروت ، دمشق ، یافا اور بیت المقدس کو ہوتا ہوا اسکندریہ پہونچا - پھر مصر میں آیا - اس کے بعد سویز کی راہ سے حدیدہ ، صنعاء اور عدن ہوکر بصرہ پہونچا اور یہاں سے واپس ہوکر حائل اور مدینہ منورہ میں ٹھہرتا ہوا اوائل ذیقعدہ میں مکہ مکرمہ میں داخل ہوا — ان شہروں کے جن حضرات علماء اور فضلا نے میری دعوت قبول کی تھی اور جلسہ میں شریک ہونے کا وعدہ کیا تھا ان میں سے اکثر مجھہ سے پیشتر ہی مکہ معظمہ میں پہونچ چکے تھے - اور ۱۵ تاریخ سے پیشتر ہی جو اجلاس کی تاریخ قرار دی گئی تھی باقی لوگ بھی آگئے — البتہ اسکا افسوس ہی کہ بعض تقدیری اسباب سے فاضل بیروتی تشریف نہیں لاسکے — انہوں نے اپنی غیر حاضری کی وجوہات سے مجھکو تحریری اطلاع دی اور در حقیقت وہ معذور تھے ●

اس اثنا میں که هم جلسه کي مقررة تاریخ کا انتظار کر رهے تھے میں نے بعض دوستوں کي مدد سے نهایت تلاش اور جستجو کے بعد جلسه میں شریک کرنے کے لیئے ۱۲ ممبر اور بهم پهونچائے ' جو مراکش ' ٹیونس ' قسطنطنیه ' بغچه سراے ' تفلس ' تبریز ' کابل ' کاشغر ' کازان ' پیکن ' دهلي ' کلکته اور لیورپول کے رهنے والے تھے — چونکه میں نے هي اس جلسه کو دعوت دي تھي اور مجهه هي کو اُسکا تمام انتظام و اهتمام کرنا تھا اس لیئے میں نے فوراً مکه کي آبادي سے علحده کنارہ پر ایک ایسا مکان تجویز کیا جس میں مخفي طور پر اجلاس هوسکیں اور یهه مکان بنظر احتیاط ایک روسي شخص کے نام سے کرایه پر لیا گیا تاکه کوئي تعرض نکرسکے — ۱۵ تاریخ سے مهینه کے خاتمه تک سواے الوداعي اجلاس کے ۱۲ اجلاس هوئے جن میں نهایت ضروري اور اهم مسائل کي نسبت نهایت آزادي کے ساتهه مباحثے هوئے اور نهایت پر جوش تقریریں کي گئیں — اور اُن کي روئداد نهایت احتیاط کے ساتهه قلمبند کي گئي جیسا که اُس کے مطالعه سے معلوم هوگا — اس روئداد میں سواے اُن باتوں کے جن کو انجمن نے ازراہ مصلحت پوشیدہ رکھنا چاها تمام بحثیں اور تقریریں هو بهو درج هیں *

پهلا اجلاس

یوم دوشنبه — ۱۵ ذیقعده سنه ۱۳۱۶ هجري

دوشنبه کے روز ۱۵ تاریخ کو هماري انجمن کا پهلا اجلاس هوا جس میں مختلف ممالک اسلامیه کے ۲۲ علماء اور فضلا شریک تھے — یهه تمام علماء عربي زبان کے سمجھنے اور اُس میں تحریر و تقریر کرنے پر بخوبي قادر تھے — جس وقت تمام ممبر جمع هوگئے تو میں نے ان کو ایک دوسرے کے ساتهه انٹروڈیوس کیا — اس کے بعد تمام ممبروں کو ایک مطبوعه پروگرام تقسیم کیا گیا جو پهلے هي سے چھپا هوا تیار تھا — یهه پروگرام جلاٹین (Gelatine) کے چھاپے میں چھاپا گیا تھا جو انجمن کے کاغذات چھاپنے کے لیئے میں نے ایک هندوستاني تاجر سے چند روز کے لیئے مستعار مانگ لیا تھا — اس میں هر ممبر کا نام ' سکونت ' مذهب اور خاص قابلیت اور اُس کے مختصر حالات لکھے هوئے تھے — اور نیز اس میں وہ اشارات درج تھے جو انجمن کے ممبروں کو استعمال کرنے تھے *

ممبران جو اجلاس میں شریک تھے حسب ذیل هیں *

سید فراتي ' فاضل شامي ' بلیغ قدسي ' کامل اسکندري ' علامه مصري ' محدث یمني ' حافظ بصري ' عالم نجدي ' محقق مدني ' اُستاد مکي ' حکیم تونسي ' مرشد فارسي ' سعید انگریزي ' مولاے رومي ' عالم کردي ' مجتهد تبریزي ' عارف تاتاري ' خطیب کازاني ' مدقق ترکي ' فقیه افغاني ' فاضل هندي ' شیخ سندهي ' امام چیني *

پروگرام تقسیم هونے کے بعد تمام ممبروں نے پکار کر کہا " لانعبد الاالله " یهه کلمه هماري باهمي انجمن کا شعار تھا اور اُس کو پهلے هي تمام ممبر جانتے تھے — اس کے بعد تمام ممبروں سے اسلام اور مسلمانوں کي بهبودي اور بهي خواهي میں حتی المقدور کوشش کرنے اور اس مبارک انجمن کے معاملات میں امانت اور دیانت پر ثابت قدم رهنے کا عهد لیا گیا *

ان تمهیدي اُمور کے ختم هونے کے بعد میں نے ممبروں کي خدمت میں عرض کیا که اس جلسه کے لیئے ایک صدر کا انتخاب کرنا ضروري هے جو اجلاس کے تمام مباحثوں اور تقریروں کي نگراني اور رهنمائي کرسکے اور ایک سکرٹري هونا چاهیئے جو اجلاس کي روئداد قلمبند کرتا رهے — اس کے جواب میں علامه مصري نے کہا که هماري واقفیت ایک دوسرے کے ساتهه بالکل نئي هے اور آپ پیشتر هي سے هم سب سے واقف هیں پس میں دونوں انتخاب آپ هي کي راے پر منحصر کرتا هوں — علامه مصري کي یهه تقریر ختم بهي نهونے پائي تھي که تمام ممبروں نے اس سے اتفاق کیا — اُس وقت میں نے جلسه کے سامنے اعلان کیا که میں اُستاذ مکي کو صدارت کے لیئے انتخاب کرتا هوں اور سکرٹري کي خدمت میں بذات خود انجام دونگا — کیونکه جو کام میں خود انجام دے سکتا هوں اُس کے لیئے میں اپنے کسي دوست کو تکلیف دینا پسند نهیں کرتا — جب میري گفتگو ختم هوئي تو جناب صدر انجمن کي افتتاحي تقریر کے انتظار میں تمام جلسه پر سکوت اور خاموشي کا عالم طاري هوگیا — جناب ممدوح نے اپني افتتاحي تقریر شروع کي اور بعد حمد و صلوۃ کے فرمایا *

حضرات !

هم میں سے هر شخص کو معلوم هے که هم آج کیوں اس مقام پر جمع هوئے هیں — سکرٹري صاحب جن کي دعوت پر یهه جلسه جمع هوا هے ان کي کوششوں کا هم کو مشکور هونا چاهیئے — میرے نزدیک اس امر کي ضرورت نهیں نه میں اس جلسه کے جمع هونے کا سبب بیان کروں اور نه میں آپ کي همت کو بڑهانے اور آپ کي غیرت اور حمیت کي آگ کو بهڑکانے کي ضرورت دیکھتا هوں — مگر میں آپ کے سامنے اجمالي طور پر اس مسئله کي تاریخ بیان کر دینا مناسب خیال کرتا هوں *

اسلام کے تنزل اور انحطاط کا مسئله کوئي نیا مسئله نهیں هے جو زمانه حال کي پیداوار هو — بلکه اُسکي عمر ایک هزار سال یا اس سے بهي زیادہ هے — اِن متواتر صدیوں میں اسلام کي عزت اور عظمت کے محفوظ رهنے کا صرف یهه باعث هے که اس مذهب کي بنیاد نهایت استحکام کے ساتهه قایم هوئي تھي اور تمام قومیں بلحاظ جمله حالتوں کے مسلمانوں کے مقابله میں پیچھے تھیں — مگر بعض قومیں رفته رفته مفید اور کارآمد علوم و فنون میں جو انسان کے خیالات کو روشن کرنے والے هیں هم سے فایق هوگئیں اور بتدریج اپني قوت کو تربیت کرکے دنیا کي اکثر قوموں اور ملکوں پر مسلط هوگئیں — اور مسلمان بدستور غفلت کي گهري نیندمیں سوتے رهے — حتی که ممالک اسلامیه کے جسم کے اطراف

شل اور بے حس و حرکت ہوگئے اور قلب یعني جزیرۂ عرب کي حالت
خطرہ کے قریب پہونچ گئي — یہہ حالت دیکھکر بعض صاحب بصیرت
اشخاص جن کو خدا نے عاقبت اندیشي کي توفیق دي تھي متنبہ اور
بیدار ہوئے — اُنہوں نے اپنے مواعظ اور نصائح کے ذریعہ سے جو بے شمار
اخباروں اور رسالوں میں شائع ہوتے رہے خواب غفلت میں سونے والے
مسلمانوں کو جھنجھوڑنا شروع کیا جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ اکثر
مسلمان چونک اُٹھے اور عام طور پر دلوں میں ایک قوم کي تحریک
پیدا ہوگئي — مگر نہایت افسوس ہی کہ اس تحریک کے لیئے کوئي
خاص سمت مقرر نہیں اور چاروں طرف منتشر ہونے سے اُس کي قوت
ضایع ہو رہي ہی — اُمید ہی کہ خداوند تعالی ہماري انجمن کو
توفیق دے کہ وہ تمام مسلمانوں کے لیئے ایک خاص سمت قرار دیکے
اور ان کي منتشر اور پراگندہ قوت کو ایک مرکز پر جمع کرنے میں
کامیاب ہو *

اس موضوع میں جس قدر مضامین اور آرٹیکل ہمارے علماء اور فضلا
کے قلم سے نکلے ہیں ان پر اگر عمیق اور گہري نظر ڈالي جاے تو معلوم
ہوتا ہی کہ ان کي بنیاد صرف چار ابتدائي مقاصد پر رکھي گئي ہی *

اول موجودہ حالت کا بیان اور عام طور پر اُس کے اعراض اور متعلقات
کي تشریح کرنا جس کا لوگوں پر اثر پڑے اور ان کو غور و فکر کرنے پر
آمادہ کرے، حالانکہ یہہ اثر چند مدت سے زیادہ عرصہ تک باقي نہیں رہتا۔
دوم اس امر کا بیان کہ جو ضعف و اختلال مسلمانوں پر طاري ہی اُس
کا سبب عام جہالت ہی — اس کي تشریح میں صرف اجمال اور
تلمیح سے کام لیا جاتا ہی، حالانکہ ضرورت اس بات کي ہی کہ قوم کي
جہالت تفصیل اور تشریح کے ساتھہ بیان کي جاے اور اپنے عیوب اور نقائص
کے ظاہر کرنے میں شرم و لحاظ کو بالکل بالاے طاق رکھدیا جاے — تیسرے
قوم کو موجودہ حالت کے ناگوار نتایج سے نہایت ہولناک پیرایہ میں
ڈرانا، حالانکہ اب نوبت، یہاں تک پہونچ گئي ہی کہ ڈرانے سے کچھہ فائدہ
نہیں ہوسکتا — چوتھے قوم کے امراء یا علماء یا تمام قوم کو ملامت کرنا
اور ان کے ذمہ الزام لگانا کہ وہ متحد اور متفق ہوکر ترقي نہیں کرتے،
حالانکہ ایسي حالت میں جب کہ وہ باہمي اختلافات اور خصومتوں میں
مصروف ہیں اتحاد و اتفاق صرف مشکل ہي نہیں بلکہ قریب قریب
ناممکن ہی *

پس یہہ چار مقاصد ہیں جن میں نہایت فصاحت و بلاغت صرف
کي گئي ہی اور جو مختلف اسالیب اور پیرایوں میں پوري طرح بیان
ہوچکے ہیں، اور اب اُن سے فائدہ اُٹھانے اور ثمرہ حاصل کرنے کا وقت
آ گیا ہی — اور یہہ اُس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ مرض
یا مشترک امراض کي پوري طرح تشخیص نہ ہو جاے کہ مرض کا مقام
کہاں ہی اُس کے مائکروب کیا ہیں — اور اُس کے بعد ایسي دوا تجویز
نہ کي جاے جو سہل الوصول ہونے کے علاوہ سریع الاثر اور قابل اطمینان ہو،
اور پھر وہ دوا ایسي حکمت کے ساتھہ قوم کے جسم میں داخل کي نہ جاے
کہ وہم اور عناد کو اپنا کام کرنے کا موقع نہ ملے اور اعضاے قوت شامہ اور
ذائقہ اُس کي مخالفت پر آمادہ نہوں *

حضرات ! میرا خیال ہی کہ ہمارے علماء اور فضلا اور مضمون نگاروں
نے اس موضوع میں اپني راے ظاہر کرتے وقت اپنا نام پوشیدہ رکھنے کي
جو پالیسي اختیار کي ہی غالبا آپ بھي اُس کو پسند کرتے ہونگے —
کیونکہ اس میں بہت سي خوبیاں بلکہ اِس کے متعدد اسباب ہیں —
ہماري انجمن کو بھي یہي پالیسي اختیار کرني چاہیئے اور ہر ایک ممبر
کو جب کہ وہ اس موضوع کے متعلق اپني راے پبلک میں شائع کرے
تو حتي الوسع اپنا نام پوشیدہ رکھنے کي کوشش کرنا چاہیئے — کیونکہ اِس
سے یہہ فائدہ ہوگا کہ ہم میں سے ہرشخص خلیفہ ثاني حضرت عمر رضي اللہ
عنہ کا طریقہ اختیار کرسکیگا — یعني مذہبي اور قومي بہبودي کي نسبت
جو اُس کي راے ہوگي وہ بغیر شرم و لحاظ اور ریا کے اور بغیر عوام الناس
کے مذاق کے رعایت اور ان کي ناراضي کے خیال کے صاف صاف اور کھلم کھلا
ظاہر کرسکیگا - کیونکہ مریض کے لیئے شرم کرنا موجب ہلاکت اور مرض
کا چھپانا سراسر حماقت اور ناداني ہی — قوم کي بہي خواہي عین
مذہب ہی اور مذہبي امور میں کوئي شرم کي بات نہیں ہی — نام کے
پوشیدہ رکھنے کا ایک فائدہ یہہ بھي ہی کہ اس موضوع کے متعلق جو
باتیں خیال میں گذرتي ہیں اُن کو اکثر لوگ جانتے ہیں مگر وہ منتشر
اور پراگندہ ہیں اور اُنکے لحاظ سے افراد قوم کئي طبقوں پر منقسم ہیں ؛
علماء کا ایک طبقہ ایسا ہی جو نہایت ڈرپوک اور بزدل ہی وہ اس
قسم کے مسائل کي نسبت غور و خوض کرنے میں عوام کي شورش سے
ڈرتا ہی - ایک فرقہ علماء کا ایسا ہی جو ریاکار اور اپني ضرورتوں
اور مصلحتوں کي پیروي کرنے والا ہی - ان دونوں فرقوں کے علاوہ باقي
افراد قوم کي یہہ حالت ہی کہ وہ ایسے ناصحوں کي نصیحت قبول کرنے
کو اپني کسر شان سمجھتے ہیں جو معصوم نہیں ہیں — پس اس
وجہہ سے وہ اقوال جنکا قائل معلوم نہیں ہوتا زیادہ تر موثر اور زیادہ تر
مقبول ہوتے ہیں *

حضرات ! میرا خیال ہی کہ آپ اسبات کو پسند کرینگے کہ ہم ان
مذاہب کے باہمي اختلاف کو جنکي ہم بطور تقلید کے پیروي کرتے ہیں
اور جنکے اکثر احکام کے ماخذ بھي ہم کو معلوم نہیں ہیں الگ رکھیں —
اور جو کچھہ ہم کو قرآن مجید اور سنت نبوي اور اجماع اُمت سے ثابت
ہو صرف اُسي پر ہم اعتماد کریں — تاکہ ہماري آراء میں باہم تفرقہ
اور اختلاف واقع نہو اور نیز تاکہ جو کچھہ ہم قرار دیں وہ تمام اہل
قبلہ کے نزدیک مسلم اور مقبول ہو — کیونکہ مذہب سلف ہي تمام
موجود مذاہب کي اصل ہی جسکو کسي فرقہ کا کوئي شخص رد نہیں
کرسکتا اور نہ قوم اُسکي طرف رجوع کرنے اور بعض اہم مسائل میں اُس
پر اعتماد کرنے سے انکار کرسکتي ہی — کیونکہ وہ مذہب تمام موجودہ
مذاہب سے یکساں نسبت رکھتا ہی — پس کسي شخص کو ایک

مسئلہ میں جو قرآن مجید اور صحیح حدیث سے صریحاً مخالف ہو تقلید کا ترک کرنا ہرگز ناگوار نہوگا •

یہہ راے جو میں نے اس وقت پیش کی ہی آپ میں سے بعض صاحبوں کو ناگوار نہونی چاہیئے — کیونکہ یہہ کوئي جدید خیال نہیں ہی جو مسلمانوں میں بالفعل پیدا ہوگیا ہی — بلکہ سواے حرمین کے جزیرہ نماے عرب کے تمام باشندوں کي جن کي تعداد سات اور آٹھہ ملین کے درمیان ہی یہي راے ہی — یہہ تمام مسلمان سلف کے عقیدے اور فروعي مسائل میں حنبلي یا زیدي یا شافعي مذہب پر ہیں — مذہب اسلام اُنہیں کي زبان میں نازل ہوا اور اُنہیں میں اُس نے نشو و نما پائي - پس وہ لوگ اُس مذہب کے اہل اور اُس کي حفاظت اور حمایت کرنے والے ہیں - ان کو غیروں کے ساتھہ مخالطت اور میل جول کا بہت کم اتفاق ہوا ہی اور مذہبي تفنن جس کا منشا فخر و مباہات ہی ان میں بہت کم پایا گیا ہی — آپ صاحبان کو یہہ خیال نہونا چاہیئے کہ اس قدر عرصہ دراز گذرنےکے بعد ہم ان ائمہ کرام کي تقلید کو ترک کرکے جو بلحاظ علم و فضل اور جامعیت کے ہم سے بدرجہا افضل اور زیادہ تر محتاط اور متورع تھے ' کس طرح اپنے فہم اور اپني ذاتي تحقیق پر بھروسہ کرسکتے ہیں — غالبا ہم میں کوئي ایسا شخص موجود نہیں ہی جس کے دل میں یہہ سخت شبہہ نہو کہ ائمہ اور علماء میں کون شخص سب سے افضل اور کس کي تحقیق زیادہ تر اعتبار و اعتماد کے قابل ہی ؟ کیونکہ ان میں بلحاظ نفي و اثبات کے سخت اختلافات چلے آتے ہیں - حتی کہ یہہ اختلافات اکثر اُن فعلي اُمور میں بھي پائے جاتے ہیں جن کا ماخذ ہزاروں دفعہ کا مشاہدہ ہی : مثلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جمہور صحابہ کرام وتر ایک سلام سے پڑھتے تھے یا دو سلام سے ؟ کیا وہ وتروں میں دعاء قنوت پڑھتے تھے یا صبح کے فرضوں میں ؟ مقتدي قرات پڑھتے تھے یا خاموش رہتے تھے ؟ تکبیرات انتقالي کے وقت وہ ہاتھہ اُٹھاتے تھے یا نہیں ؟ ہاتھہ باندھکر نماز پڑھتے تھے یا ہاتھہ چھوڑ کر ؟ پس جبکہ ایک فعلي عبادت یعني نماز کي کیفیت کي تحقیق میں جو عظیم‌الشان مجمعوں میں ادا کي جاتي ہی اور ہر شخص کو جس کے مشاہدہ کا ہزار ہا بار اتفاق ہوتا ہی ہمارے علما و ائمہ میں اسقدر اختلاف اور تباین ہی تو ایسے احکام میں کیا نوبت ہوگي جو کسي ایسے قول یا فعل یا سکوت کي طرف منسوب ہیں جو ایک یا چند بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صادر ہوا - اور جس کو صرف ایک شخص یا چند اشخاص نے دیکھا •

اس بنا پر میرے نزدیک کوئي مانع موجود نہیں ہی کہ ہم ان باہم متخالف اور متناقض نقول کو اور خصوصا ان کو جو بعض اصول سے متعلق ہیں ترک کریں- اور جو کچھہ ہم قرآن و سنت سے سمجھتے ہیں جو ہمارے نزدیک حتی‌الوسع تحقیق اور تدقیق کے بعد ثابت ہوجاوے وہ سلف صالحین کا مسلک ہی ہم سب بالاتفاق اُس کي طرف رجوع کریں — اس طرح پر ہماري تمام قوم کے لیئے ایک خاص سمت معین ہوسکتي ہی اور باہمي اتفاق کے ساتھہ ہم قوم کي بہبودي کي مناسب تجویزیں قرار دے سکتے ہیں — ایسي حالت میں قوي اُمید ہی کہ قوم کو ہم جس بات کي طرف دعوت کرینگے وہ فوراً اُس کو قبول کریگي •

حضرات ! میں ایک نہایت اہم امر کے لیئے خاص طور پر آپ کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہہ ہی کہ مسلمانوں کے قومي تنزل اور انحطاط کے خطرناک حالات اور انکے بیشمار اسباب جو ہماري انجمن میں بیان کیئے جائینگے ان‌کو دیکھکر آپ کو گھبرانا اور خوف زدہ ہونا نہ چاہیئے- ایسا نہ ہو کہ ہم خدا کي رحمت سے مایوس نہوجائیں- اور نہ ہمکو اس قول کي صحت پر اعتبار کرنا چاہیئے کہ مسلمانوں کي قوم ایک مردہ قوم ہی اُس کے دوبارہ زندہ ہونے کي کوئي اُمید نہیں ہوسکتي — اور نہ ہمکو اس راے کے صائب ہونے پر یقین کرنا چاہیئے کہ جب کسي ملک یا قوم پر ضعف و انحطاط طاري ہوجاتا ہی ' تو وہ رفع نہیں ہو سکتا - روماني ' یوناني ' امریکن اور جاپاني قوموں کي مثال ہماري آنکھوں کے سامنے موجود ہی — اُنہوں نے ضعف و اختلال کے انتہائي درجہ پر پہونچ جانے اور اپنے تمام اخلاقي اور سیاسي ضروریات کو ضائع کردینے کے بعد دوبارہ از سرنو زندگي حاصل کي ہی — ہمارے اور ان عظیم‌الشان زندہ قوموں کے درمیان جو ہماري ہمعصر ہیں علم اور اعلی اخلاق کے سوا کوئي بڑا فرق نہیں مگر علمي تربیت کي مدت صرف بیس سال اور اخلاقي تربیت کي مدت چالیس سال ہی — ہمارا فرض ہی کہ ہم خدا کي عنایت پر جس کے سوا کوئي معبود نہیں اور اُس دین مبین پر بھروسہ کریں جس کي عزت و عظمت کا پرچم ایک عالم پر اُڑتا رہا ہی اور بلحاظ حکمت اور نظام اور استحکام بنیاد کے کوئي مذہب اُس کا مقابلہ نہیں کرسکتا •

حضرات ! آپ یقین کریں کہ ہماري مشکلیں عنقریب آسان ہونے والي ہیں — ظاہري اسباب اور قدرتي دلائل اس بات کي بشارت دے رہے ہیں کہ اب زمانے نے پلٹا کھایا ہی - اور اسلام میں ایسے پر جوش اور اور آزاد خیال مدبر پیدا ہوگئے ہیں جن میں سے ایک شخص ہزار کي برابر ہی اور ان کي ایک جماعت ایک لاکھہ کي برابر ہی - پس ان عقلا کي ایک منتظم جماعت اس امر کے لیئے کافي ہی کہ وہ اپني آواز قوم کے کانوں تک پہونچادے خواہ وہ کیسي ہي گہري نیند میں ہو اور اُس میں چستي اور چالاکي کي روح پہونکدے خواہ وہ کیسي ہي سستي اور کاہلي میں گرفتار ہو — آپ خیال کرسکتے ہیں کہ ہماري اس انجمن کا اس مقدس مقام پر منعقد ہونا منجملہ ان بشارتوں کے ایک عظیم‌الشان بشارت ہی خصوصا جبکہ اُسکو خداوند تعالی اپني مہرباني سے ایک مستقل اور باقاعدہ انجمن قایم کرنے کي توفیق دے — مستقل اور باقاعدہ انجمنیں اپنے اغراض و مقاصد کے لیئے اس قدر عرصہ دراز تک کوشش جاري رکھہ سکتي‌ہیں جسکے لیئے ایک شخص کي عمر وفا نہیں کرسکتي- اور اپنے تمام کام ایسے مستحکم اور سچے ارادوں کے ساتھہ انجام دے سکتي

هیں جن میں مطلق تردد اور تذبذب نهیں هوسکتا — یهي بهید هی که حدیث میں وارد هوا هی که " جماعت کے ساتهه خدا کا هاتهه هی " اور یهي بهید هی که انجمنیں نهایت عظیم‌الشان اور اهم کام جو معجزات سے کم نهیں هیں انجام دیتي هیں — اور نیز مغربي قوموں کي ترقي بلکه هر ایک مهتم بالشان کام میں کامیابي کا یهي راز هی - کیونکه خدا کي سنت جو اُس کي مخلوقات میں جاري هی ' یهه هی که کوئي کام خواه وه خاص هو یا عام ' بغیر ایک ایسي قوت اور ایسے زمانه کے سر انجام نهیں پا سکتا جو بلحاظ اهمیت کے اُس سے تناسب رکهتے هوں — یعني کسي کام میں کامیابي حاصل هونے کے لیئے اُس کي مناسب قوت اور مناسب زمانه کا موجود هونا ایک ضروري شرط هی - اور جو کام تهوڑي قوت کے ذریعه سے عرصه دراز میں انجام پاتا هی وه اُس کام کي نسبت زیاده تر مضبوط اور مستحکم اور دیر پا هوتا هی جو زیاده قوت کي مدد سے تهوڑے عرصه میں اختتام کو پهونچایا جاتا هی — هم میں سے هر شخص کو معلوم هی که همارا مسئله ایسا نهیں هی جس کے حل کرنے کے لیئے ایک شخص کي چند روزه عمر وفا کر سکے ' یا کوئي ایسا جبري طریقه جس کي مزاحمت امکان سے خارج هو اُس کے انجام دینے میں استعمال کیا جاسکے ' یا کوئي ایسي احمقانه قوت جس کا جوش و خروش جلد ترقي کرتا اور جلد زایل هوتا هی اُس کے لیئے مفید هوسکے •

جب که هم خیال کرتے هیں که بڑے سے بڑے عدد کي بنیاد † دو هی ' یهي حال انجمنوں کا سمجهنا چاهیئے - هر ایک انجمن ابتدا میں دو شخصوں سے شروع هوتي هی پهر رفته رفته اُس کے ممبروں کي تعداد بڑهتي جاتي هی اور وه مختلف صورتیں بدلکر آخر کار مکمل هوتي اور پورا استحکام حاصل کرتي هی - اس بنا پر کچهه بعید نهیں اگر هم ایک ایسي مستقل اور با قاعده انجمن قایم کرسکیں جس کے ساتهه هماري قومي اُمیدیں وابسته هوں — همکو اس قسم کے اوهام میں مبتلا نهونا چاهیئے که مشرقي ممالک میں انجمنوں کي حالت بوجه پولیٹکل پیچیدگیوں کے معرض خطر میں هی اور وه زیاده عرصه تک زنده نهیں ره سکتیں — خصوصا جب که ان کي مالي حالت اچهي نهو اور وه مثل یوروپ کي علمي جماعتوں کے کسي سلطنت کے زیر حمایت نهوں — بلکه هم کو مناسب یهه هی که هم نهایت حزم و احتیاط ' استقلال اور ثابت قدمي کے ساتهه حصول مقاصد کے لیئے اپني کوششیں مسلسل جاري رکهیں •

همارا ملک مشرق عظیم‌الشان کاموں کا مطلع هی اور زمانه میں همیشه عجائبات ظاهر هوتے هیں - قدرت کے نزدیک کچهه مشکل نهیں هی که وه همکو ایک ایسي مستقل اور با قاعده انجمن قایم کرنے کي توفیق دے جسکي آواز اس قدر بلند هو که جب اُس کا موذن راس گڈ هوپ پر کهڑا هوکر " حي علي الفلاح " کي آواز لگاوے تو اُس کي صدا اقصاے چین کے مسلمانوں کے کانوں میں گونج اُٹهے •

هم کو اُمید هی که اسلامي سلطنتیں اِس انجمن کو پسند کرینگي بلکه اُس کي حمایت پر آماده هونگي ' اگرچه کچهه عرصه کے بعد ایسا هو — کیونکه اِس انجمن کا بنیادي مقصد جو صرف قوم کو جهالت کے گڑهے سے نکالنا اور علم و فضل کي بلندي پر پهونچانا هی سیاسي رنگ سے بالکل پاک صاف هی - اِس کے متعلق مفصل بحث بعد میں کي جاویگي •

اب هم ضعف و اختلال کے اُس مرض کو جو بالعموم قوم پر مسلط هو رها هی نهایت تحقیق اور تدقیق کےساتهه سیاسي طور پر تشخیص کرنا شروع کرتے هیں - پس اے حضرات مجهکو اُمید هی که آپ صاحبان اس عام اختلال کا سبب دریافت کرنے کے لیئے حتي‌الوسع غور و فکر کرینگے اور اس مسئله میں جو کچهه آپ کي راے قایم هو اُس کو آینده اجلاس میں بیان کرینگے انجمن کا اجلاس سواے سه شنبه اور جمعه کے روزانه منعقد هوگا — وقت اجلاس طلوع آفتاب کے ایک گهنٹه بعد سے قبل ظهر تک هوگا — اول گذشته اجلاس کي کارروائي پڑهي جائیگي اس کے بعد آینده کارروائي شروع کي جاویگي •

میں آج کے اجلاس کو صرف ان ابتدائي مسائل کي فهرست پر ختم کرتا هوں جن کي نسبت هماري انجمن میں بحث کي جاویگي - هر ایک ممبر کو مناسب هی که وه ان مسائل پر پهلے هي سے کافي غور کرلیں — یهه ابتدائي مسائل دس هیں •

(۱) مرض کا مقام (۲) مرض کے اعراض (۳) مرض کے مائکروب (۴) کیا مرض هی ؟ (۵) دوا استعمال کرنے کے کون سے وسائل هیں ؟ (۶) مذهب اسلام کیا هی ؟ (۷) اس پر کس طرح عمل هونا چاهیئے ؟ (۸) شرک خفي کیا هی (۹) بدعتوں کا مقابله کس طرح کیا جا سکتا هی ؟ (۱۰) ایک تعلیمي انجمن قایم کرنے کے لیئے قانون بنانا •

جب صدر انجمن کي تقریر ختم هوچکي تو سکرٹري نے اجلاس کے ختم هونے کا اعلان کیا اور کها که میں مناسب خیال کرتا هوں که ممبر صاحبان ان مسائل جن پر آینده اجلاس میں بحث هوگي یادداشت کي غرض سے قلمبند کرلیں تاکه سهو کا احتمال باقي نه رهے • چنانچه سب نے ایسا هي کیا اور جلسه برخاست هوا اور تمام ممبروں نے ساتهه بیٹهکر کهانا کهایا - اس کے بعد وه اپنے اپنے قیام گاه کو روانه هوئے • کیونکه ظهر کي اذان هوچکي تهي اور نماز کا وقت قریب تها •

(باقي آینده)

† مهندسین عرب نے عدد کي تعریف اس طرح کي هی که وه مجموعه طرفین کا نصف هی - اس بنا پر اکائي ان کے نزدیک عدد کي تعریف سے خارج هی •

یونیورسٹی کمیشن

خلاصه تجویزات کا

(مترجمه کار پردازان اخبار هذا)

(دیکهو واسطے سلسله کے صفحه ۵۲۹ - مطبوعه ۲۸ اگست سنه ۱۹۰۲ ع)

امتحان داخله کے واسطے عمر کی قید

(۱) لازم هی که هر ایک اُمیدوار نے اُس تاریخ پر جبکه وه امتحان میں شریک هو اپنی عمر کا پندرهواں سال ختم کرلیا هو ॰

(۲) کسی اُمیدوار کو امتحان داخله کے واسطے خواه تو ایک یونیورسٹی میں یا متعدد یونیورسٹیوں میں تین مرتبه سے زیاده شریک هونے کی اجازت نهیں هونی چاهیئے — مجلس سنڈیکیٹ کو خاص وجوهات سے جو هر ایک صورت میں قلمبند کی جاویں اُمیدواروں کے مستثنی کرنے کا اختیار دینا چاهیئے ॰

پرایویٹ طالب علم

(۱) امتحان داخله کے هر ایک اُمیدوار کو ایک سارٹیفکٹ جو صرف خاص صورتوں میں دینا چاهیئے اُس حلقه کے انسپکٹر سے جس کے اندر وه رهتا هو بابت مضمون حاصل کرنا لازم هوگا که جو امتحان صاحب انسپکٹر نے لیا اُسکے نتیجے یا کسی هائی اسکول کے معمولی امتحان جانچ کے نتیجه کے لحاظ سے بوجهه معقول اسباب کا گمان هوتا هی که وه امتحان داخله میں پاس هوجاویگا ॰

(۲) جن طالب علموں کو ایک مسلمه اسکول سے آنا چاهیئے تها ' مگر وه قواعد کی پابندی کرنے سے قاصر رهے هوں اُنکو بطور پرایویٹ طالب علموں کے امتحان میں شریک هونے کی اجازت نهیں دینی چاهیئے ॰

(۳) بجز خاص حکم سینٹ کے جو ازروے اُن وجوهات کے واجب و مناسب هو جو وقت نفاذ حکم کے هر ایک صورت میں قلم بند کی جاوینگی کسی پرایویٹ طالب علم کو امتحان انٹرمیجیٹ میں یا بی اے یا بی ایس سی کی ڈگری کے امتحان میں شریک هونے کی اجازت نهیں هونی چاهیئے ॰

امتحان داخله و ملازمت سرکاری

(۱) امتحان اسکول فائنل یا اسکول کے کسی دوسرے امتحان کا اهتمام یونیورسٹی کے کام سے خارج تصور کرنا چاهیئے ॰

(۲) یونیورسٹیوں کے حق میں نهایت مفید هوگا اگر گورنمنت یهه هدایت کردے که سرکاری ملازمت میں کسی نوکری کے لیئے امتحان داخله بطور ایک ابتدائی یا پوری جانچ کے تسلیم نهیں کیا جاویگا — جن صورتوں میں امتحان داخله کے ذریعه سے پیشه کے کسی امتحان میں داخل هونے کی قابلیت پیدا هوتی هو اُن میں امتحان مذکور کی جگهه امتحان اسکول فائنل قایم کرنا چاهیئے ॰

(۳) یهه بات مفید هوگی اگر امتحان اسکول فائنل اُن لڑکوں کے معامله میں جو یونیورسٹی کورس پڑهنا چاهتےهوں یونیورسٹی میں داخل هونے کے لیئے قابلیت کی ایک کافی جانچ قرار دیا جاوے ' ورنه سب سے زیاده عمده انتظام یهه معلوم هوتا هی که امتحان داخله کا اُمیدوار امتحان اسکول فائنل کے بعض مضامین میں پاس کرلے ' اور کسی زاید قابلیت کی نسبت جو ضروری تصور کی جاوے یونیورسٹی اُس کا امتحان لیلے ॰

مضامین امتحان

(۱) امتحان داخله کے اُمید واروں کا امتحان انگریزی ' ایک قدیمی زبان ' ریاضی ' تواریخ اور جغرافیه میں هونا چاهیئے ॰

(۲) انگریزی کے امتحان میں بے دیکهی هوئی عبارت ' صرف و نحو اور انشاء پردازی اور دیسی زبان سے انگریزی میں ترجمه شامل هونا چاهیئے ' اور اگر نمبروں کے کم کرنے سے گنجایش هو تو ایک زبانی امتحان بهی هونا چاهیئے ॰

(۳) کسی اُمید وار کو پاس نهیں کرنا چاهیئے جو انگریزی میں ۴۰ فی صدی اور دیگر مضامین میں سے هر ایک میں ۳۵ فی صدی نمبر حاصل نه کرے — هر ایک انگریزی مضمون میں کم سے کم ۳۰ فی صدی نمبر حاصل کرنے چاهیئیں ॰

امتحان آنرز

بیچلر کی ڈگری کے واسطے کوئی علحده امتحان آنرز نهیں هونا چاهیئے بلکه امتحان ایم اے کو امتحان آنرز تصور کرنا چاهیئے — اس تجویز کی وجه سے کلکته میں امتحان کے اِسٹینڈرڈ کا بڑهانا لازم آئیگا ॰

هندوستانی یونیورسٹیوں کو ایک دوسرے کے امتحانات کا تسلیم کرنا

جو ایک هی قسم کے امتحانات مختلف یونیورسٹیوں میں هوتے هیں اُنکے اسٹینڈرڈ کو حتی الامکان مساوی کرنا چاهیئے ' اور جبکه قریب قریب ایک مساوی اسٹینڈرڈ قرار دے دیا جاویگا اور اُمید وار معقول وجه ظاهر کردیگا ' تو یهه امر پسندیده هی که ایک یونیورسٹی دوسری یونیورسٹی کے امتحانات کو ایم اے کی ڈگری اور دوسری فیکلٹیوں میں اُسی قسم کی ڈگریوں کے امتحانات کے مساوی تسلیم کرے ॰

امتحان کي تاريخين

امتحانات کو ايسي تاريخوں میں مقرر کرنا چاهيئے که وه قريب قريب خواندگي کے ٹرم کے بعد واقع هوں' اور اُن کے بعد فورا تعطيل ديدي جاوے ' اور خواندگي حتي الامکان باقي مانده درسي سال پر تقسيم کردي جاوے *

مقامات امتحان

(۱) مجلس سينڈيکيٹ کو امتحانات کے لينے کے ليئے مناسب مقامات تجويز کرنے کي جانب توجه کرني چاهيئے ' اور اس معامله کو لوکل حکام پر نهيں چھوڑنا چاهيئے *

(۲) اس بات کا فيصله هرايک يونيورسٹي پر چھوڑنا چاهيئے که آيا اُس کو امتحانات کے ليئے ايک يا بهت سے سنٹر قرار دينے چاهيئيں *

ممتحنوں کا تقرر

(۱) ممتحن مجلس سينڈيکيٹ کي تجويز سے مقرر هونے چاهيئيں جيسے که ابتک هوتے تهے *

(۲) درخواستوں کي خواهش نهيں کرني چاهيئے ' اور جس حالت ميں که سينڈيکٹ کو بعض اُن درخواستوں کو جو اُس کے روبرو پيش کي جاويں قبول کرنا اور اُن پر التفات کرنا ضروري معلوم هوتا هی ' تو اُس کو خواه تو اُن تحقيقاتوں کے ذريعه سے جو وه خود براه راست يا کالجوں کے پرنسپلوں کي معرفت کرے نهايت لائق ممتحنوں کي خدمات کے بهم پهونچانے کے ليئے کوشش کرني چاهيئے *

(۳) ٹيچروں کو اُن مضامين ميں جو وه پڑهاتے هوں امتحان لينے کي اجازت ديني چاهيئے — ليکن جب کبهي کوئي ٹيچر کسي مضمون ميں جو اُس نے کسي طالب علموں کو جو امتحان ميں شريک هو پڑهايا هو ممتحن مقرر کيا جاوے ' تو کم سے کم ايک دوسرا ممتحن جو اُس مضمون کے پڑهانے ميں شريک نه هوا هو اُس کے ساتھ شريک کرنا چاهيئے — اور اُس وقت ممتحنوں کو بطور ايک بورڈ کے کام کرنا اور بالاتفاق سوالات مرتب کرنے چاهيئيں *

(۴) جس قاعده کے بموجب سنڈيکيٹ کا ايک ممبر ممتحن نهيں هوسکتا هی جهاں کهيں وه جاري هو اُس کو منسوخ کرنا چاهيئے *

(۵) جبکه ايک سے زياده ممتحن مقرر کيئے جاويں ' تو ممتحنوں کا ايک بورڈ قايم هونا چاهيئے — ان ميں سے ايک ممبر چيرمين مقرر کيا جاوے اور بورڈ کو سوالات کے مرتب کرنے اور امتحان کے نتيجوں کے طی کرنے کے ليئے جمع هونا چاهيئے *

(۶) جب کبهي ممکن هو سوالات اُنهيں شخصوں کو مرتب کرنے اور اُنهيں کو اُن کي نگراني کرني چاهيئے جبکه ممتحنوں کي تعداد زياده هو ' تو بورڈ کي ايک سب کميٹي کو سوالات مرتب کرنے چاهيئيں *

امتحان کے طريقے

(۱) جو سوالات مرتب کيئے جاويں اُن کا طرز اکثر صورتوں ميں بدلنا چاهيئے تاکه رٹنے کي ترغيب نهو ' اور طالب علموں کو بغور مطالعه کرنے کا پورا فائده حاصل هوسکے — آسان سوالات اس مقصد کے ليئے نهايت مناسب هيں — رياضي کے پرچوں ميں اس قسم کے سوالات جو اسٹينڈرڈ کے مناسب هوں کتابي سوالات کے ساتھ بطور ضميمه کے شامل کرنے چاهيئيں * صرف کتابي جوابات کے ليئے زياده نمبر نهيں مقرر کرنے چاهيئيں *

(۲) هر ايک سوال کے متعلق نمبروں کے درج کرنے کا طريقه قابل اعتراض هی — يهه امر پسنديده هی که اُميد وار کو هر ايک مضمون ميں چند سوالات کے پسند کرنے کا اختيار ديا جاوے ' اور اُس کو اُن سوالات ميں سے جو تجويز کيئے گئے هوں صرف بعض سوالات کا جواب دينے کي هدايت کي جاوے — ليکن تمام اعلى درجه کے امتحانات ميں اس قسم کے جزئيات کو ممتحن کي صوابديد پر چھوڑنا چاهيئے *

(۳) جبکه مختلف ممتحن سوالات پر نمبر ڈال ديں ' تو وه هيڈ ممتحن کے پاس واپس بهيجديئے جاويں ' اور ممتحن کو سرسري طور پر بعض سوالات کو جانچنا چاهيئے تاکه اُس کو اس بات کا اطمينان هوجاوے که ممتحن ايک هي اسٹينڈرڈ پر عمل کر رهے هيں *

(۴) نتيجوں کي نسبت فيصله کرنے کے ليئے بورڈ ممتحنان کو جمع هونا چاهيئے *

(۵) جبکه کوئي اُميد وار صرف ايک مضمون ميں فيل هو اور جو پورے نمبر اُس کے واسطے ديئے گئے هيں ' اُن ميں سے پانچ فيصدي سے زياده ميں فيل نهوا هو اور جس نے دوسرے مضامين کے مجموعه ميں لياقت ظاهر کي هو (جس سے يهه مراد هی که اُس نے ۵۰ فيصدي نمبر حاصل کيئے هوں) تو يهه تصور کرنا چاهيئے که وه امتحان ميں پاس هوگيا — گريس (رعايتي) مارک کے دينے اور اسي قسم کي دوسري کارروائيوں کي صاف ممانعت هوني چاهيئے *

(۶) بمبئي کے امتحان داخله ميں اول انگريزي کے پرچے ديکهے جاتے هيں ' اور جو اُميد وار اس مضمون ميں پاس هوتے هيں اُن کے نمبر رجسٹرار کے پاس بهيج ديئے جاتے هيں — باقي مضامين ميں ممتحنوں کو صرف اُن اُميدواروں کے پرچوں کے ديکهنے اور اُن پر نمبر دينے کي هدايت کي جاتي هی جو انگريزي ميں پاس هوگئے هوں — مناسب هی که يهي طريقه عموما اختيار کيا جاوے *

(۷) اُميدواروں کو اُن نمبروں کے معلوم کرنے کي جو اُنهوں نے حاصل کيئے هوں اجازت هوني چاهيئے ' اور اس اطلاع کي بابت اُن سے کچهه فيس ليني چاهيئے — امتحانات کے نتيجوں کے سرکاري طور پر شائع کرنے ميں اُميد واروں کو اُس درجه ميں جس سے وه متعلق هوں تهجي کي ترتيب سے درج کرنا چاهيئے *

اِمتحان بذریعہ سیکشنوں کے

کسي امتحان کا پروگرام تیار کرتے وقت اس بات کا بخوبي لحاظ رکھنا چاهیئے که مضامین اس قدر کثرت سے نهوں که اُمیدواروں کے دماغوں پر ناواجب بوجهه پڑے ' لیکن اگر اس شرط کي تعمیل کي جاوے تو امتحان کو یکجائي لینا چاهیئے اور سیکشنوں میں نهیں توڑنا چاهیئے *

اُمیدوار جو پاس نهوں

هر ایک اُمیدوار کے معاملہ پر جداگانه غور کرنا چاهیئے ' اور یهه امر که آیا وه کالج کو واپس جاوے اور پهر کتب خواندگي یا اُس کے ایک حصه کو پرهے کالج پر چهوڑنا چاهیئے — جس سارٹیفکٹ کي بنا پر وه پهر حاضر هو وه جدید هونا چاهیئے ' اور اُس سے یهه بات معلوم هوني چاهیئے که آیا اپني ناکامیابي کے بعد اُس نے کوئي زاید کورس پڑها هی یا نهیں - اگر کوئي طالب علم جو کسي امتحان میں پاس یا فیل هوا هو کسي دوسرے کالج کو جانا چاهے ' تو قواعد ٹرانسفر (تبادله) کے بموجب اُس کو اپنے پہلے کالج کے چهوڑنے کي بابت ایک سارٹیفکٹ حاصل کرنا لازم هی *

اوسط فیصدي

نقشه جات اوسط فیصدي سے صرف اُن اُمیدواروں کي تعداد هي ظاهر نهیں هوني چاهیئے جو امتحان کے لیئے بهیجے جاویں ' بلکه اُن طالب علموں کي تعداد بهي ظاهر هوني چاهیئے جو سکنڈ یا فورتهه ایر کلاس میں (یعني جیسي که صورت هو) داخل هوں *

یونیورسٹي کے فنڈ

(۱) اس اصول کو تسلیم کرنا چاهیئے که اگر یونیورسٹیوں کو اپنے طالب علموں کي تعلیم کو ترقي دینے کي غرض سے زاید خرچ کا برداشت کرنا لازم هی ' تو یهه بات کچهه ناواجب نهیں هی که وه بهي زیادہ فیس چارج کریں ' اور هر ایک یونیورسٹي کو اسبات پر غور کرنا چاهیئے که وه بذریعه اُس آمدني کے جو پہلے هي سے اُس کے تصرف میں هی اور نیز اپني فیس میں اضافه کر کے کہاں تک جدید خرچ کے واسطے نقد بهم پهونچا سکتي هی *

(۲) جس پیمانه پر گورنمنٹ کالجوں کي امداد و اعانت کرني هی اُس پر بلحاظ اضافه خرچ کے جو مذکوره بالا سفارشوں کے منظور کیئے جانے سے عاید هوگا نظر ثاني کي جاسکتي هی - جبتک که سرکاري [illegible]ند سے یا اور طرح پر یونیورسٹیوں کي مالي حالت کو بخوبي استحکام ([illegible] نهو ' اُس وقت تک بلحاظ بهتري کے کسي کامل تبدیلي کي اهتمام پر [illegible] محدود عرصه تک نهیں کرني چاهیئے *

قانوني بنانا

ایک خاکه اُس قانون کا جو ان تجویزات کي تکمیل کے لیئے ضروري هی اس رپورٹ کي دفعه ۱۹۵ میں بیان کیا گیا هی *

ٹي ریلے -
پریزیڈنٹ

گرو داس بانر جي †
سید حسین بلگرامي —
جے پي هیوایٹ —
الکزانڈر پیڈلر -
ڈي میکیچون -
اے جي بورن —
آرنائون — سکرٹري

شمله ۹ جون سنه ۱۹۰۲ ع

(ختم شد)

واقعات اور رائیں

چند روز هوئے که لندن سے یهه تار انگریزي اخبارات میں شایع هوا تها که روسي اخبار موسومه نووا‌وریمیا لکهتا هی که روس اُن شرایط کا اب پابند نهیں رهسکتا جو درباره مداخلت معاملات کابل سنه ۱۸۷۳ ع میں درمیان روس اور انگلستان طی پائي تهیں *

آج (روز پنجشنبه) پهر اُسي مضمون کي خبر شایع هوئي هی اور اس مرتبه اُس کو ایک دوسرے نامي اخبار روسي سے بهي منسوب کیا جاتا هی — ناظرین کو معلوم هی کہ روس میں اخبار صرف ایک خاص حد تک آزاد هوں ایسي خبریں جن سے پولیٹکل پیچیدگیوں کا اندیشه هو بلا اشاره حاکم بالا نهیں چهاپ سکتے پس معلوم هوتا هی که روس کو یهه منظور هی که یهه پیچیده بحث تازه کیجاوے — جن شرایط کي جانب اشاره کیا گیا هی اُن کي تائید اور تصدیق اُس سال بهي هوئي تهي جب سرحدي کمیشن نے اپنا کام ختم کیا تها — اُس موقعه پر روس نے صاف الفاظ میں تسلیم کرلیا تها که اُس کو کابل سے کوئي واسطه اور سروکار نه هوگا — اب تک اس قول پر روس قایم رها لیکن اب کسي وجه سے اُسکو یهه خواهش پیدا هوئي هی که افغانستان کے ساتهه تعلقات پیدا کرے - مختصر الفاظ میں غالبا اس کے معني سمجهنے چاهیئیں که روس بهي اپنا سفیر کابل میں رکهنا چاهتا هی *

اس بحث سے تین سلطنتوں کو تعلق هی یعني برٹش گورنمنٹ اور کابل گورنمنٹ کو برخلاف روس کے - بموجب معاهده گورنمنٹ

---

† یه ملحوظي اُس یادداشت کے دستخط لیئے گئے جو نسبت اختلاف راے کے قلم بند کي گئي هی *

گروداس بانرجي

افغانستان بلا منظوري برتش گورنمنت کسي سلطنت غیر سے پولیٹکل تعلقات پیدا نہیں کرسکتي پس جہاں تک که تعلق تحریرات اور مباحثه کا هی ایک طرف هندا فارن آفس هی اور دوسري جانب روس کا - همکو اُمید نہیں هی که برتش فارن آفس اس معامله میں اپني موجوده پالسي سے سر مو تجاوز کرے - گمان غالب هی بلکه تار سے بهي ایسا پایا جاتا هی که اس معامله میں مراسلت هو رهي هی ایسي حالت میں اس خبر کا روسي اخبارات میں شایع هونا صاف یهه معني رکهتا هی که روس تمام دنیا کو مطلع کرکے اپني راے کي پختگي کا اظہار کرنا چاهتا هی — ممکن هی که کچهه عرصه تک یهه بحث پبلک کے خیالات کا مرکز رهے — لیکن مطلق شبهه نہیں هی که جس خوبي کے ساتهه اس قسم کي پیچیدگیاں اب تک سلجهتي رهیں اسي طرح یهه بهي سلجهه جائینگي *

مانرو ڈاکٹرن کا ذکر بسلسله اخبار امریکه اکثر شایع هوتا هی چنانچه تازه تار یورپ سے جو آئے هیں اُن سے بهي پایا جاتا هی که پریزیڈنت روز والت نے اس پولیٹکل اصول کي پختگي سے پابندي کرنے کا اراده ظاهر کیا هی - ایسا اراده ظاهر کرنا تعجب کي بات نہیں هی البته اُس کے برخلاف ظاهر کرنا ضرور تعجب خیز هوتا — مانرو ڈاکٹرن یهه هی که جو کچهه هونا تها وه هوگیا مگر اب اور آینده کوئی یورپین سلطنت امریکه کے کسي حصه میں جدید قبضه نہیں کرسکتي - هم نہیں سمجهه سکتے که کوئي پریزیڈنت امریکه اسکے برخلاف یورپین سلاطین کا عمل دخل کسي نئي جگهه امریکه میں پسند کرے - در اصل یهه مقوله جو مسٹر مانرو کے نام سے منسوب هی امریکه میں وهي رتبه رکهتا هی جو انگلستان میں في زمانه امپریلزم اور اُسیطرح هر دلعزیز اور عام پسند بهي هی *

مولوي انوار احمد صاحب ایجنٹ کانفرنس نے ایک فهرست همارے پاس بهیجي هی جس سے معلوم هوتا هی که کانپور میں اس وقت تک چالیس ممبر هوئے هیں - اُن کي تحریر سے معلوم هوتا هی که في الحال اس شہر کي آب و هوا نہایت خراب هورهي هی - هم صدق دل سے اهل شہر کے ساتهه همدردي ظاهر کرتے هیں *

کانفرنس ایجنٹ نے کلکته سے لکها هی که اُس نواح میں لوگوں کو یهه تردد هی که جو تاریخ شرکت مقرر تهي وه منقضي هوگئي - هم ان حضرات کي توجه اُس آرٹیکل کي جانب مبذول کرتے هیں جو دوسرے کالم میں کانفرنس کي بابته شایع کیا جاتا هی اور جس سے معلوم هوگا که یکم اکتوبر تک مهلت هی *

اس وقت جبکه همارا اخبار چهپنے کو طیار تها لارڈ کان مارا کي وفات کي خبر معلوم هوئي - آپ سنه ۱۸۸۶ع میں مدراس کے گورنر مقرر هوکر آئے تهے *

کانپور وار ڈیوٹي ڈیپوٹیشن اپنا فرض ادا کرنے کے بعد واپس آگیا — اس ڈیپوٹیشن کي سعي سے تقریبا آٹهه هزار روپیه وصول هوا *

تاربرقي کي خبریں

(ماخوذ از پایونیر)

لندن ۳۱ اگست

گورنمنت ٹرکي نے روس کي اس درخواست کو که چار جدید مسلح تار پیڈو کشتیوں کو ابنائے ڈار ڈنلز سے گذرنے کي اجازت دي جاوے اس بنا پر نامنظور کیا هی که یهه ایک خلاف ورزي عهدنامه برلن سے هوگي *

لندن یکم ستمبر

لارڈ ملنر نے ایک اشتهار جاري کیا هی جس کي روسے ایک پونڈ سالانه محصول کي بجاے جو قوم کافر کے جهونپڑوں پر لگایا جاتا هی نوجوان مردوں پر ۲ پونڈ محصول جزیه قرار دیا گیا هی - یهه محصول جنوري میں واجب الادا هوگا اور اُمید کي جاتي هی که اس کے باعث سے مزدوري کے مسئله کے طے کرنے میں بڑي مدد ملے گي *

لندن یکم ستمبر

اخبار مارننگ پوسٹ نے مسٹر چیمبرلین کي اسپیچ پر تردد اور غصه ظاهر کیا هی — اخبار مذکور نے ایک آرٹیکل میں یهه بیان کیا هی که اگر صاحب موصوف کا اُصول تسلیم کرلیا جاوے تو اُس سے مراد سلطنت کے خاتمه سے هی *

اخبار ٹائمز کا گمان هی که مسٹر چیمبرلین کي یهه مراد تهي که ڈهائي لاکهه آدمیوں کا مسلح و تیار رکهنا ناممکن هی - مگر اُس نے یهه اندیشه ظاهر کیا هی که صاحب موصوف کي گفتگو کي نسبت یهه غلط تعبیر کي جاویگي که لوگوں کي حب وطني پر اس بات کا بهروسه کرنے میں که تمام محکمه جنگ کے نقصوں کو گو وه کیسے هي بڑے کیوں نہوں پورا کردینگے کچهه خطره نہیں هی *

اس کے بعد یهه خبر آئي که مسٹر چیمبرلین نے وقت ملاقات کے یهه بیان کیا که ملک اس بات کو منظور نہیں کریگا که امن کے وقت ڈهائي لاکهه آدمیوں کي ایک فوج رکهي جاوے جیسي که جنوبي ایفریقه میں درکار هوئي تهي *

لندن ۲ ستمبر

پیرس میں اس مضمون کا ایک غیر سرکاري تاربرقي آیا هی که مارٹینک کي آتش فشاني کي وجه سے ایک هزار آدمي هلاک هوئے هیں - دو جهاز مفروروں کو سوار کراکر لیئے جاتے هیں *

لندن ۲ ستمبر

اخبار سینٹ جیمس گزٹ اس بات کو تسلیم نہیں کرتا هی که خلیج فارس میں ایک روسي بندرگاه کا هونا سخت اندیشه کا باعث هوگا - روسیوں

کا جہازي بیڑہ پہلے هي سے تین جداگانہ حصوں میں منقسم هی جن کا باهم متفق هونا نا ممکن هی *

آگرہ ۲ ستمبر

یہاں ایک سنگین واردات وقوع میں آئي - یعني کسي نامعلوم شخص نے شہر کے ایک هندوستاني بیوپاري کے تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالے اور وہ اس طور پر غایب هوگیا هی کہ اُس کا کچھہ پتہ معلوم نہیں هوتا- صدر بازار کي پولس اب تک مجرم کا سراغ لگانے میں کامیاب نہیں هوئي هی *

امیر کابل اور هندوستانیوں کي تعلیم

پنجاب کے ایک کالج کے لیئے چندہ

لاهور - یکم ستمبر

امیر حبیب‌اللہ‌خاں والي کابل نے اپني جیب خاص سے انجمن حمایت اسلام لاهور کے واسطے چھہ هزار روپیہ سالانہ کا چندہ مقرر فرمایا هی - اور هز هائینس نے وعدہ کیا هی کہ وہ اپنے حین حیات اس امداد کو جاري رکھینگے - نیز هز هائینس نے ایک وظیفہ ایکسو پندرہ روپیہ ماهواري کا شیخ غلام محي‌الدین وکیل انجمن موصوف کو عطا کیا هی - امیر مرحوم کي بیوہ یعني سردار محمد عمر خاں کي والدہ نے بھي یتیم خانہ کے لیئے ایک هزار روپیہ کا ڈونیشن دیا هی ' اور سردار محمد امین‌اللہ خاں نے جو امیر صاحب کے چھوٹے بھائي هیں دس دس روپیہ کي دو اسکالرشپیں اُن یتیموں کے لیئے مقرر کي هیں جو امتحان داخلہ کے پاس کرنے کے بعد مدرسہ اسلامیہ میں اپني تعلیم جاري رکھیں *

ایم اے او کالج علیگڈہ

مقام برهان پور — یکم ستمبر

جو ڈیپوٹیشن محمدن اینگلو اورینٹل کالج علیگڈہ کي انجمن‌الفرض کي جانب سے اضلاع متوسطہ اور برار کو گیا هی اُس نے خان بہادر قاضي سراج‌الرحمن آنریري مجسٹریٹ کے مکان پر خاص خاص مسلمان باشندوں کا ایک جلسہ منعقد کیا - مسٹر طرفدار حسین اور سید محمد ادریس نے کالج کے اغراض اور مقاصد بیان کیئے اور سات سو روپیہ سے زیادہ کا چندہ هوگیا - یہہ تمام نتیجہ خان بہادر ممدوح کي عنایت آمیز اور همدردانہ کوششوں کا هی *

مختلف واقعات

(ماخوذ از پاینیر)

— کلکتہ کے ایک اخبار میں جو یہہ خبر چھپي تھي کہ امیر افغانستان دهلي کے دربار تاجپوشي میں سرکاري طور پر مدعو کیئے گئے هیں وہ بے اصل هی — کچھہ بعید نہیں هی کہ امیر حبیب‌اللہ اس دربار میں اپنا ایک ایلچي بھیجیں — مگر نہ تو هز هائینس سے اس وقت پر اپنے ملک کے چھوڑنے کي استدعا کي گئي هی اور نہ وہ غالباً اُس کو پسندیدہ خیال کرینگے *

— هز اکسلنسي حضور وایسرائے بہادر اپنے موسم سرما کے دورہ میں جو ۲۵ اکتوبر کو شروع هوگا ۸ نومبر کے قریب اندور میں رونق افروز هونگے — اس کے بعد حضور ممدوح کے راجپوتانہ کے دورہ میں تمام بڑي بڑي ریاستیں شامل هونگي اور اجمیر کو بھي تشریف لیجاوینگے — شروع دسمبر میں هز اکسلنسي متھرا کو تشریف لیجاوینگے اور ۵ ماہ مذکور کے قریب آگرہ میں رونق افروز هونگے - یہاں چند روز قیام فرماکر هز اکسلنسي کلکتہ کو تشریف لیجاوینگے *

— جو تہلکہ حال میں زلزلہ کي پیشینگوئي کي وجہ سے پیدا هوا تھا وہ اُن شخصوں کے غور و تحقیقات کے لیئے جو زیالوجي کے مسئلوں کے حل کرنے میں مصروف هیں ایک دلچسپ مضمون هوگا—صرف مسٹر ایم کندا سوامي پلے ساکن تندیکل اس تہلکہ کے جوابدہ تھے ' کیونکہ چند دوسرے منجموں نے فوراً اُنکي پیشینگوئي کي تردید کردي تھي — تاهم یہہ افواہ تمام اطراف و جوانب میں پھیل گئي اور دور دور کے دیہات میں تہلکہ پڑ گیا - شادیاں ملتوي کردي گئیں بچے مدرسوں سے طلب کرلیئے گئے اور بعض مقامات میں تمام باشندوں پر ایک هیبت ناک اثر پڑا - اکثر قصبوں میں لوگ ۳۰ و ۳۱ اگست کي شب کو میدان میں سوئے اور هر چند اُن کو سمجھایا گیا لیکن کسي طرح پر اُن کا اطمینان نہیں هوا *

— همارا سرحدي کارسپانڈنٹ بیان کرتا هی کہ هدي ملا کي سفارش پر امیر کابل نے سید اکبر کو جو قوم اکاخیل کا مشہور و معروف ملا هی هندوستان کو واپس جانے کي اجازت دیدي هی — هز هائینس نے سید اکبر کو تعریف دیکر رخصت کیا اور یہہ وعدہ کیا کہ اگر وہ افریدیوں کو اس بات پر مایل کریگا کہ وہ ملک افغانستان میں تاخت و تاراج کرنے سے باز رهیں تو وہ اُس کو سالانہ کچھہ وظیفہ دیا کرینگے — اس سے بلاشبہہ اُن حملوں سے مراد تھي جو قوم ذکاخیل ضلع ڈاکہ میں کیا کرتے هیں — یہہ بیان کیا جاتا هی کہ تھوڑہ میں پہونچنے پر بڈھے ملا کي بڑي مدارات کي گئي ' اور مقام باغ میں اُس کے پاس قوموں کے سرگروهوں کي ایک بڑي جماعت موجود هی - اس مقام پر اُس نے اپني مسجد میں امیر صاحب کي سلامتي کے واسطے علانیہ دعا مانگي *

— صاحب مجسٹریٹ الهآباد آج کل الزام سوامی سنیاسی کے مقدمه میں بموجب دفعه ۱۰۸ مجموعه ضابطه فوجداری تحقیقات کر رهی هیں یهه دفعه اُن شخصوں کی نیک چلنی کی ضمانت سے متعلق هی جو اس قسم کی باتوں کو شهرت دیں جن سے بلوه کے پیدا هونے کا گمان هو — یهه بیان کیا جاتا هی که سوامی مذکور نے آریه سماج کی نسبت فحش کلمات استعمال کیۓ تهے — یهه سوامی بڑے مذهب کے هندو هیں اور وه اپنے جواب میں بیان کرتے هیں که اُنهوں نے آریه سماج کے مسایل کی اسوجه سے مذمت کی تهی که اُن سے سرکار کی بدخواهی پائی جاتی هی هندوستانی سوسائیٹی میں اس مقدمه کا جو کسیقدر غیر معمولی طور کا هی بڑا چرچا هورها هی *

ضروری اِطلاع

پبلک کو اِطلاع دی جاتی هی که علیگڈه انسٹیٹیوٹ گزٹ کے متعلق جمله خط و کتابت مندرجه ذیل پته سے کی جاے *

مصطفی خاں صاحب

پرسنل اسسٹنٹ سکرٹری کالج —

منی آرڈر اور دیگر ذرایع سے جو روپیه اخبار یا اشتہارات وغیره کی بابته بهیجا جاے وه

بورسر صاحب کالج

کے پاس آنا چاهیئے مگر بهتر هوگا که پرسنل اسسٹنٹ صاحب کو علحده تحریر کے ذریعه سے اطلاع دی جاوے *

بحکم نواب محسن الملک

چیف اڈیٹر

کانفرنس

علاوه غلام مولی صاحب کے مسٹر عبدالحمید بهی جو کانفرنس کے ایجنٹ هیں فی الحال صوبه بهار میں دوره کر رهے هیں — حضرات همدردان قوم سے درخواست کی جاتی هی که غلام مولی صاحب اور عبدالحمید صاحب کو انجام فرایض قومی میں اِمداد دیں *

بحکم نواب محسن الملک

سکرٹری اسٹینڈنگ کمیٹی

رسالة التوحید

یهه کتاب عربی زبان میں مصر کے ایک مشهور اور زبر دست فاضل شیخ محمد عبده المصری کی جدید تصنیف هی جس کی بعض نهایت اهم اور ضروری فصلوں کا ترجمه مولوی رشید احمد صاحب انصاری نے علیگڈه انسٹیٹیوٹ گزٹ میں شایع کیا تها جس کی کچهه جلدیں کتاب کی شکل میں علحده بهی چهاپی گئی هیں — قیمت فی جلد ایکروپیه — منیجر ڈیوٹی شاپ مدرسة العلوم علیگڈه سے درخواست کرنے پر مل سکتا هی *

اِشتہار

قانون شهادت مولفه جناب مسٹر سید محمود صاحب چهپ کر طیار هوگیا هی — درخواستیں بنام منیجر ڈیوٹی بک ڈپو مدرسة العلوم علیگڈه آنا چاهیئیں *

ضروری اِطلاع

اِس بات کے اعلان کی خاص ضرورت معلوم هوتی هی که بموجب قواعد صرف وه اصحاب منجانب کالج و کانفرنس چنده جمع کرسکتے هیں جن کے پاس تحریری اجازت آنریری سکرٹری کی هو — مفصل قواعد ۳۱ جولائی کے پرچه میں چهاپے گئے تهے *

اخبا ات سے درخواست کی جاتی هی که ضروری معامله کے اعلان میں همکو پوری مدد دینگے *

(دستخط) محسن الملک

علیگڈه انسٹیٹیوٹ گزٹ

شرح قیمت اخبار

یهه اخبار هفته میں ایک بار چهپتا هی اور هر پنجشنبه کو شایع هوتا هی *

اخبار کا جاری رهنا معاونین کی اعانت اور قیمت اخبار کے وصول هونے پر منحصر هی *

معاونین اخبار وه حضرات سمجهے جاوینگے جو سالانه [illegible] یا اس سے زیاده عنایت کریں *

قیمت سالانه پیشگی علاوه محصول	...	[illegible]
ایضا ایضا معه محصول	...	[illegible]
قیمت ششماهی علاوه محصول	...	[illegible]
ایضا ایضا معه محصول	...	[illegible]
قیمت سه ماهی علاوه محصول	...	[illegible]
ایضا ایضا معه محصول	...	[illegible]
قیمت فی پرچه	...	۳/

اُجرت چهاپه اشتهارات

اشتہار ماسٹروں اور ٹیچروں کا بغرض حصول نوکری کے کالج یا اسکول میں هر دفعه کے لیۓ	...	۸/
باقی اشتہارات هر دفعه کے لیۓ فی سطر کالم	...	۲/

Printed and published by Mahomed Mumtaz-uddin at the Institute Press, Aligarh.

علیگڈه انسٹیٹیوٹ پریس میں باهتمام محمد ممتازالدین چهپا اور مشتهر هوا

REGISTERED No. A. 176

معه تہذیب الاخلاق

THE ALIGARH INSTITUTE GAZETTE

OF

THE MAHOMEDAN ANGLO-ORIENTAL COLLEGE
WITH WHICH IS INCORPORATED
"THE MAHOMEDAN SOCIAL REFORMER."

HONORARY EDITOR :— *MOULVI SYED MEHDI ALI KHAN.*

New Series VOL. II. No. 35. } THURSDAY, 28th AUGUST 1902. روز پنجشنبه ۲۸ اگست سنه ۱۹۰۲ ع { سلسله جدید جلد ۲ نمبر ۳۵

فہرست مضامین

آنریري سکرٹري ٹرسٹیان مدرسة العلوم علیگڈہ

نواب محسن الملک آنریري سکرٹري ٹرسٹیان مدرسة العلوم علیگڈہ ۱۹ اگست سنه ۱۹۰۲ع کو بمبئي روانه ہوئے اور اپنے عہدہ کا چارج محمد مزمل الله خاں صاحب جنٹ سکرٹري ٹرسٹیان رئیس بھیکم پور ضلع علیگڈہ کو دیا - نواب محسن الملک کے نام خطوط بذریعه جنرل پوسٹ آفس بمبئي کے بھیجے جاویں — اور جو خطوط متعلق کالج اور کانفرنس وغیرہ ہوں وہ مصطفی خاں صاحب پرسنل اسسٹنٹ سکرٹري کے نام پر مقام مدرسة العلوم علیگڈہ روانه کیئے جاویں ٭

محمدن ایجوکیشنل کانفرنس

غلط فہمي ؟

ہمارے اخبار مطبوعه ۱۴ اگست میں ایک مضمون کانفرنس کي بابته اخبار البشیر سے نقل کیا گیا تھا جس کا اخر فقرہ یہه تھا " صوبه بہار کے ایجنٹ غلام مولی صاحب ہیں " - ہمکو معلوم ہوا ہی که اس فقرہ کا صوبه بہار کے بعض مقامات پر یہه مطلب سمجھا گیا که بجز غلام مولی صاحب اور کوئي ایجنٹ کانفرنس کا صوبه بہار میں نہیں ہی — ہم اس بات پر بحث کرنا فضول سمجھتے ہیں که ایسا تحریر کرنا غلطي تہا یا ایسا سمجھنا غلط فہمي - بہر صورت نتیجه واحد ہی — اور ہمکو اسبات کا اعلان ہر دو صورتوں میں ضروري ہی که علاوہ غلام مولی صاحب کے ایک صاحب اور بہي ایجنٹ کانفرنس ہیں جو فی الحال صوبه بہار میں دورہ کر رہے ہیں — یہه صاحب مسٹر عبدالحمید ہیں ٭

یہه پہلا موقعه نہیں ہی که مسٹر عبدالحمید اس صوبه میں قومي کام پر گئے ہیں پس اُس نواح کے اکثر عماید اُن سے اور اُن کے اعلی کیرکٹر سے واقف ہیں — ہمکو نہایت افسوس ہی که ہمارے نوجوان دوست غلط فہمي کا نشانه بنے جس کي وجه سے اُنکو رنج پہونچا اور کام بند کرنا پڑا - چونکه ایسا ہونا محض ایک سہو اور غلط فہمي کا نتیجه ہی لہذا ہم پبلک غلطي کا پبلک طور سے اعتراف کرتے ہیں ٭

THE UNIVERSITIES' COMMISSION.

(II.)

It is not long since Sir Syed Ahmed was a living authority on matters educational. He is dead but he has left enough record to show what he would have said as to some of the Commission's proposals. His policy is regarded by us as a precious heritage and it is in conformity with that policy that we are under the necessity of dissenting from the Commission's views on the question of fees.

It is on the face of it a question of finance and we should not have been surprised if the raising of fees had been urged as the sequel of a costly system of education. The Commission have done no such thing. The matter has been represented to the Government not as an unpleasant financial necessity but as a deliberate measure of University reform. So far, indeed, as the Commission are concerned, it is, apparently, immaterial whether the fees are raised or lowered. All they desire is that they should fulfil two conditions :— "Firstly, that they must not be pitched so high as to check the spread of education, and secondly, that they must not be so low as to tempt a poor student of but ordinary ability to follow a University Course which it is not to his real interest to follow." The position taken up by the Commission is plain enough. They have deliberately removed the question from the category of finance and placed it on the broad basis of public utility.

The question divides itself into a number of important issues, some of which trench on the domain of statecraft and politics. We shall come to the latter by and by. Our first and most obvious duty is to point out the probable effects of the proposal on the progress of education among Mahomedans. In discussing the question chiefly with reference to our own community we are animated by no narrow or sectarian spirit. We recognise that it is a matter which affects the country at large; and we do not doubt that Dr. Bannerji's protest on this point will be endorsed by the vast majority of educated Indians without distinction of caste and creed. But the fact remains that the proposal will affect the Mahomedan community

یونیورسٹی کمیشن

(۲)

کچھ بہت عرصہ نہیں گذرا کہ معاملات تعلیم میں سر سید احمد کی رائے نہایت مستند سمجھی جاتی تھی — گو وہ دنیا سے رحلت کرگئے مگر اُن کی بہت سی تحریرات اس قسم کی موجود ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ کمیشن کی بعض تجویزات کی نسبت وہ کس قسم کی رائے دیتے — ہم اُن کی پالسی کو ایک بیش بہا اِرث سمجھتے ہیں ' اور اُسی پالسی کے مطابق ہم فیس کے معاملہ کی نسبت کمیشن کی رائے سے اختلاف کرنے پر مجبور ہیں *

یہہ بحث صریح اُمورات مالی سے تعلق رکھتی ہے ' اور ہمکو کچھہ تعجب نہ ہوتا اگر فیس کے بڑھانے کی تجویز اس بناپر کہ تعلیم کے انتظام میں گورنمنٹ کا صرف کثیر ہوتا ہے پیش کی جاتی — لیکن کمیشن نے ایسا نہیں کیا ' اور یہہ معاملہ گورنمنٹ کے روبرو بطور ایک ناگوار مالی ضرورت کے نہیں لایا گیا بلکہ بطور ایک تدبیر اصلاح یونیورسٹی کے پیش کیا گیا ہے — درحقیقت جہانتک کہ کمیشن سے تعلق ہے ' اُن کو یہہ امر ظاہرا چنداں قابل لحاظ نہیں معلوم ہوتا کہ فیس بڑھا دی جاوے یا کم کردی جاوے — جو بات کہ کمیشن چاہتی ہے وہ صرف یہہ ہے کہ فیس کے قرار دینے میں دو شرایط پوری ہونی چاہیئیں — " اول یہہ کہ فیس اس قدر زیادہ نہ قرار دی جاوے کہ وہ تعلیم کی اشاعت کی مانع ہو — اور دویم یہہ کہ وہ اس قدر کم بھی نہو کہ اُس کے باعث سے ایک غریب طالب علم جو صرف معمولی قابلیت رکھتا ہو، یونیورسٹی کے سلسلہ خواندگی کے اختیار کرنے پر مایل ہو کیونکہ یونیورسٹی کی تعلیم ایسے اشخاص کے لیئے سود مند نہیں ہے " *

جو طریقہ کمیشن نے اختیار کیا ہے وہ صاف ظاہر ہے — یعنی اُسنے دیدہ و دانستہ اس معاملہ کو معاملہ مالی کی بحث سے خارج رکھا ہے ' اور عام سود مندی کی وسیع بنیاد پر اُس کو قایم کیا ہے اس بحث میں چند اہم اُمور تنقیح طلب ہیں ' جن میں سے بعض انتظام سلطنت اور ملکی اُمور میں داخل ہیں — ہم اُن کی نسبت رفتہ رفتہ بحث کرینگے — ہمارا سب سے پہلا اور صریح فرض اس بات کا بتانا ہے کہ اس تجویز سے مسلمانوں کے درمیان تعلیم کی ترقی پر غالباً کیا اثر پیدا ہوگا — اس معاملہ کی نسبت خاص کر اپنی قوم کے لحاظ سے بحث کرنے میں ہمارے دل میں کوئی تنگ یا تفرقہ انگیز خیال نہیں ہے — ہم اسبات کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کا اثر عموما تمام ملک پر پڑتا ہے — اور ہم کو کچھہ شبہہ نہیں ہے کہ جو اعتراض ڈاکٹر بانرجی نے اس معاملہ میں کیا ہے ' اُس کی تائید بہت سے تعلیم یافتہ ہندوستانی بلا امتیاز قوم و مذہب کے کرینگے — مگر حقیقت یہی ہے کہ اس تجویز سے

مسلمانوں کي قوم پر جسقدر اثر پڑیگا کسي دوسري قوم پر نہیں پڑیگا — معاملات تعلیم میں مسلمان بلا شبہہ دوسري بڑي قوموں سے پیچھے ہیں ' اور بمقابلہ اور قوموں کے وہ ایک غریب قوم بھي ہیں — بس قبل اس سے کہ ہم کوئي اور بات کریں ہم کو اُن کي طرف متوجہ ہونا چاہیئے *

کچھہ بہت، زمانہ نہیں گذرا ہی کہ مسلمان انگریزي تعلیم کو برا سمجھتے تھے اور اُس سے نفرت کرتے تھے — بدقسمتي سے یہہ بات اُن کے ذہن نشین کردي گئي تھي کہ یا تو وہ اپني اولاد کو تعلیم ہي دے لیں ' اور یا اپنے مذہب ہي کو سنبھالے رہیں ' اور جیسا کہ اکثر قومیں جنکي حالت اسي قسم کي ہو غالبا کرنے پر آمادہ ہوجاویلگي اُنہوں نے یہي فیصلہ کیا کہ اپنے مذہب ہي کو ٹھیک رکھنا مناسب ہی — جس شخص نے سب سے پہلے اُن کو یہہ بات بتائي کہ انگریزي تعلیم مذہب کي نقیض نہیں ہی وہ سر سید احمد مرحوم ہي تھے- لیکن اُنہوں نے ایسا کیا ہي تھا کہ مسلمان اُن کو ذات سے خارج سمجھنے لگے — اور یہہ فتوی دیا گیا کہ انگریزي کي تعلیم مذہب کے برخلاف اور اُس کا خاص موید مذہب اسلام کا دشمن ہی *

مسلمانوں کو اپني بربادي کے راستہ سے پھیرنا کچھہ آسان کام نہ تھا ' اور جو مسئلہ پیش نظر تھا اُس کے حل کرنے کے لیئے مثل سر سید کے ایک عجیب شخص کي ضرورت تھي — لیکن گو سر سید احمد ایک زبردست شخص تھے ' تاہم ہمکو یقین کامل ہی کہ وہ بھي اُس کامیابي کے حاصل کرنے میں جو اُن کو حاصل ہوئي قاصر رہتے اگر یہہ بات رفتہ رفتہ مسلمانوں کے دلوں پر نقش نہ ہو جاتي کہ اِنگریزي تعلیم کي واقعي سخت ضرورت ہی- جس پیرایہ میں اس معاملہ پر پچھلے دنوں میں اُنہوں نے نظر ڈالي اُس کا خلاصہ دو لفظوں میں بیان کیا جاسکتا ہی یعني یہہ کہ " ہتیار ڈالدو " — لوگوں کو شایستگي کے اثروں کا ذکر کرنے دو — ہم میں سے بعض شخص زیادہ تر صفائي کے ساتھہ گفتگو کرنا اور حصول معاش کي قوتوں کا ذکر کرنا پسند کرینگے — بلاشبہہ بہت سي باتیں شایستگي کے عمدہ اثر سے منسوب کي جاسکتي ہیں ' لیکن آخرالذکر کي قوتوں کا بھي مناسب لحاظ کرنا ضروري ہی *

یہہ بات کہ مسلمان کیسي تنگ دستي کي حالت میں تھے اور اب بھي ہیں صرف بعض واقعات کي رفتار پر نظر ڈالنے سے بخوبي معلوم ہوسکتي ہی - ہندوستان میں مسلمانوں کا کام صرف نئے نئے مقامات کا آباد کرنا یا تجارت کرنا نہ تھا ' تجارت اور زراعت اُن کو مرغوب نہ تھي سرکاري ملازمت ہي وہ شے تھي جس میں وہ خاص کر مصروف تھے نوکري اُن کا مرغوب پیشہ اور اُن کا حق تھا - یہي وہ وسیلہ تھا جس کے ذریعہ سے انگریزوں کي عملداري سے پہلے ملک کي آمدني کا ایک بڑا حصہ مسلمانوں کي جیبوں میں جاتا تھا اور تمام ملک میں ہزارہا مسلمان خاندانوں کي اُس سے پرورش ہوتي تھي — رفتہ رفتہ ہندوستاني حکومت کے بجاے برٹش حکومت قایم ہوئي اور

as it will affect no other. Mahomedans are admittedly lagging behind the other great communities in the matter of education, and they are also, comparatively speaking, a poor community. To them, therefore, we must attend before we do anything else.

It is not long since English education was to Mahomedans an object of hatred and aversion. They had unfortunately been led to believe that the choice lay between education and religion, and as most communities similarly situated will probably do, they decided in favour of religion. The first man to point out to them that English education was not incompatible with religion was the late Sir Syed Ahmed. But no sooner did he do so than he lost caste with Mahomedans. The fiat went forth that English education was opposed to religion and its chief advocate was an enemy of Islam.

To turn Mahomedans from the path of self-destruction was not an easy task. An extraordinary man like Sir Syed was wanted to cope with the problem. But powerful though he was even Sir Syed would, we really believe, have failed to achieve the success he did if it had not gradually been borne in upon Mahomedans that English education was a downright necessity. The light in which the matter appeared to them latterly may be summed up in two words "Hands up." People may talk of the forces of civilisation. Some of us would prefer to be more explicit and talk of the forces of bread and butter. A good deal is certainly due to the elevating influence of the former; but the latter must have their due meed of recognition.

How hard pressed the Mahomedans were, and how hard pressed they now are, can be realised only by following the march of certain events. Their mission to India was not a mission of colonisation or commerce. Trade and agriculture were not their favourite pursuits. Service of the crown was what they were chiefly engaged in. It was at once their favourite occupation and their prerogative. It was the channel through which a considerable portion of the revenue of the country passed in *pre*-British days into the pockets of Mahomedans, and sustained thousands of Mahomedan families all over the country. In due course of events native Government

was superseded by British domination, and higher posts naturally passed into British hands. A considerable number of minor posts still remained open to the natives and of these Mahomedans were at first allotted a large proportion. But as time went on the proportion decreased ; and even to the reduced share a condition was attached later on which Mahomedans were illfitted to fulfil. This condition was high education. Mahomedans have since realised the importance of education, but the accumulated weight of lost opportunities is a mill-stone round their necks.

Change of government usually results in serious consequences to the vanquished. British conquest, however, has features which distinguish it from similar occurrences. It was a conquest of civilisation over barberism and not of brute force over brute force. Its main features consequently were extreme caution and a desire to conciliate where conciliation was possible. Far from being "ushered in lightning, thunder or rain" the conquest of India by the British is perhaps the mildest act of intrusion of which history has record. They strove to gain the results of war by peaceful methods. They kept up the forms of native government till long after the reality had disappeared. For a considerable time after the administration had passed into their own hands they suffered native rulers to retain the semblance of authority.

A more resourceful people than the Mahomedans might have made good use of their opportunity. They might have turned their attention to the numerous avenues of livelihood which were opened up in consequence of the suppression of anarchy and misrule. Certain classes of the people actually did so, but the Mahomedans were wedded to Government posts and upon Government patronage they continued to look as the chief means of support. Matters moved rather slowly up to 1857. But in that year the bubble burst up. The vessel, so to speak, had long been unseaworthy, but it had been taken in tow by British men-of-war. The cruel hands of the Company's misguided sepoyes cut the cable asunder with the result that our ship became a complete wreck. When the storm subsided and people had time to take note of the damage, Mahomedans were found to be of those who had suffered most. And among them the chief sufferers were the very families which in former

اعلی درجہ کے عہدے انگریزوں کو ملنے لگے — پھر بھی بہت سے ادنے عہدے هندوستانیوں کے واسطے کہلے رهے اور اُن کا ایک بڑا حصہ اول اول مسلمانوں کو دیا گیا — لیکن جوں جوں وقت گذرتا گیا یہہ حصہ گھٹتا گیا ' اور تخفیف شدہ حصہ میں بھی بعدہ ایک ایسي شرط لگادي گئي جس کے پورا کرنے کے لیئے مسلمان بخوبي طیار نہ تھے — یہہ شرط اعلی درجہ کي تعلیم تھي ' اُس وقت سے مسلمان تعلیم کي ضرورت کو بخوبي سمجھنے لگے ھیں ' لیکن جو موقعے ہاتھہ سے نکل گئے ھیں اُن کا مجموعي اثر مثل ایک چکي کے پاٹ کے ھے جو اُنکي گردن میں پڑا ھوا ھے •

گورنمنٹ کي تبدیلي سے عموماً مفتوحہ قوم کے حق میں سخت نتیجے پیدا ہوتے ھیں — لیکن انگریزي فتح میں بعض باتیں ایسي ھیں جن کے باعث سے وہ اُس قسم کے واقعات میں ممتازھے – یعني یہہ ایک فتح شایستگي کي جہالت پر تھي نہ کہ وحشیانہ قوت کي فتح وحشیانہ قوت پر — پس اُس کي خاص صفتیں یہہ تھیں کہ ھر ایک امر میں نہایت احتیاط کي جاوے اور جہاں کہیں ممکن ھو مصالحت سے کام لیا جاے — بجاے اس کے کہ انگریزي فتح هندوستان میں بطور ایک طوفان کے نازل ھو وہ شاید ملایم ترین دست اندازي ھے جس کا ذکر تواریخ میں پایا جاتا ھے — اُنہوں نے مصالحت آمیز طریقوں میں لڑائي کے نتیجوں کے حاصل کرنے کے لیئے کوشش کي ' اُنہوں نے دیسي حکومت کے طریقوں کو اصلي قوت کے مفقود ھونے کے بعد بڑي مدت تک قایم رکہا – اور ملک کا انتظام اپنے ہاتھہ میں آنے کے بعد عرصہ دراز تک اُنہوں نے هندوستاني حاکموں کو برسر حکومت رهنے دیا •

کوئي دوسري قوم جو مسلمانوں سے زیادہ تر عقلمند اور دور اندیش ھوتي اُس موقع سے جو اُن کو حاصل ھوا عمدہ فائدہ اُٹھا سکتي تھي وہ اپني توجہ روزگار کے اُن بہت سے ذریعوں کي جانب جو ھنگامہ اور بد نظمي کے دور ھونے کي وجہ سے پیدا ھوگئے تھے معطوف کرسکتي تھي — بعض فرقوں نے واقعي ایسا کیا ' لیکن مسلمان سرکاري نوکري پر جمے ھوئے تھے ' اور وہ گورنمنٹ کي نوکري کو خاص وسیلہ اپني پرورش کا سمجھتے رهے — سنہ ۱۸۵۷ ع تک تو شاید کسیقدر ڈھیل ڈھال رهي – مگر اِس سال میں بلبلا پھوٹ گیا – یعني جہاز ایک مدت سے چلنے کے لایق نہ تھا ' لیکن انگریزي جنگي جہاز اُس کو اپنے پیچھے کھینچے ھوئے لیئے جاتے تھے — کمپني کے گمراہ سپاھیوں کے بیرحم ہاتھوں نے لنگر کو توڑ ڈالا اور اُس کا یہہ نتیجہ ھوا کہ ھمارا جہاز بالکل برباد ھوگیا — جب کہ طوفان فرو ھوگیا اور لوگوں کو نقصان کے دیکھنے بھالنے کي مہلت ملي ' تو مسلمان ھي وہ لوگ پائے گئے جن کو سب سے زیادہ نقصان پہونچا تھا — اور اُن میں خاص نقصان اُٹھانے والے وھي خاندان تھے جو زمانہ سلف میں برسر عروج اور متمول تھے •

times were power ul and opulent. This, then, was the situation when Sir Syed began his work as an educationist. This also, with slight modifications, is the existing situation. Many o' the best families, best as regards connections and blood, are poverty stricken, and to want of means is superadded want of education. Assuming that the Government wants to move in the matter two courses are open to it :— 1stly. to place high education beyond the reach o' the majority of these people by making it more expensive ; 2ndly. to admit them to the domain of high education by keeping the fees within low limits. The Commission advocate the former course, we, the latter. The Commission think that the real interests of these people require that only the more brilliant of them should receive high education. We, on the contrary, think that the best way to safeguard and promote their interests is to educate as many of them as possible.

Education is *prima facie* a useful thing and the more we have of it the better. The burden of proving that what is good in most cases is bad in a particular instance, lies on those who make the statement. The case with which we are here concerned is that of poor Mahomedans. We have stated at some length what their position exactly is. Can it be good for them to be kept without high education. ?

The Commission have not specified the particular interests which would in their opinion be served by the exclusion of these people from the domain of high education. But we presume what the Commission were thinking of are material interests. The point round which this particular matter revolves is Government service. Education, it is felt, is resorted to as a means of gaining admittance into Government service. But the supply exceeds the demand, and the majority of them must fail to get what they seek. We shall admit that it is so and we shall concede that the state of things is a fit subject for statesmen's attention. All the same we fail to see that the exclusion of the majority o' the poorer Mahomedans from higher courses of study will improve matters in this respect. What they want are means of livelihood, and if education fails to pave the way for them, a state of comparative ignorance can hardly be instrumental in procuring them.

So far at least as the Mahomedans are concerned, high education has not drawn off the industrial classes from their hereditary

پس یہہ حالت تھی جبکہ سر سید نے اپنا کام بطور مصلح تعلیم کے شروع کیا تھا - اور یہي کیفیت خفیف تغیر و تبدل کے ساتھہ اب بھي ھی — بہت سے عمدہ خاندان جو بلحاظ تعلقات اور نسل کے اعلی رتبہ رکھتے ھیں مفلس اور محتاج ھیں ' اور اُس پر بے تعلیمي ایک اور طرہ ھی — اگر بالفرض گورنمنٹ اس باب میں کچھہ کارروائي کرنا چاھتي ھی تو اُس کے لیئے دو طریقے موجود ھیں — یعني اول یہہ کہ اعلی درجہ کي تعلیم کو زیادہ تر گراں کر کے اِن لوگوں کے دسترس سے باھر کردے - اور دویم یہہ کہ فیس تعلیم کو کم رکہکر اُن کو اعلی درجہ کي تعلیم میں شریک کرے - کمیشن طریقہ اول الذکر کي تائید کرتي ھی اور ھم طریقہ آخرالذکر کي — کمیشن کا یہہ خیال ھی کہ اُن لوگوں کي اصلي بہبودي اس کے مقتضي ھی کہ جو شخص اُن میں زیادہ تر عقیل اور ھوشیار ھوں صرف اُن کو اعلی درجہ کي تعلیم دي جاوے - بخلاف اس کے ھماري یہہ راے ھی کہ اُن کو نفع پہونچانے کا بہترین طریقہ یہہ ھی کہ اُن میں سے جسقدر شخصوں کو تعلیم دي جاسکے دي جاوے *

تعلیم بادي النظر میں ایک مفید چیز ھی اور جس قدر زیادہ ھم اُس کو حاصل کریں اُسیقدر بہتر ھی — اس بات کے ثابت کرنے کا بار کہ جو بات اکثر صورتوں میں اچھي ھوتي ھی وہ ایک خاص صورت میں خراب ھی ' اُن شخصوں کے ذمہ ھی جو ایسا بیان کرتے ھیں — جس معاملہ سے ھمکو اس مقام پر تعلق ھی وہ غریب مسلمانوں کا معاملہ ھی - ھم کسیقدر تفصیل کے ساتھہ بیان کرچکے ھیں کہ اُن کي حالت ٹھیک کیا ھی - کیا یہہ بات اُن کے حق میں مفید ھوسکتي ھی کہ وہ اعلی درجہ کي تعلیم سے محروم رکھے جاویں -؟ *

کمیشن نے اُن خاص فوائد کو بیان نہیں کیا ھی جو اُس کي راے میں غربا کو اعلی درجہ کي تعلیم سے محروم رکھنے سے حاصل ھونگے — لیکن ھم گمان کرتے ھیں کہ جن باتوں کا کمیشن کو خیال تھا وہ معاملات مالي ھیں — جو چیز اصل مرکز بحث ھی وہ سرکاري ملازمت ھی — یہہ خیال کیا گیا ھی کہ تعلیم کي جانب لوگ اِس وجہ سے رجوع کرتے ھیں کہ وہ سرکاري ملازمت میں داخل ھونے کا ایک ذریعہ ھی - لیکن خواھشمندوں کي تعداد ضرورت سے زیادہ ھی ' پس ضرور ھی کہ اکثر لوگ اُس شی کے حاصل کرنے میں جس کے وہ جویاں ھیں ناکامیاب ھونگے — ھم تسلیم کرینگے کہ یہي صورت ھی ' اور ھم یہہ بھي تسلیم کرینگے کہ یہہ معاملہ مدبران سلطنت کي توجہ کے لایق ھی — لیکن پھر بھي ھم یہہ نہیں سمجھہ سکتے ھیں کہ بہت سے غریب مسلمانوں کو اعلی درجہ کي تعلیم سے خارج کردینے سے اس معاملہ میں بہبودي کي کوئي صورت پیدا ھوجاویگي - جس بات کي اُن کو ضرورت ھی وہ ذریعہ معاش ھی ' اور اگر تعلیم کے ذریعہ سے وہ حصول معاش میں کامیاب نہیں ھوسکتے ھیں تو بے علمي کے ذریعہ سے وہ شاید ھي اُس کو حاصل کرسکیں *

جہانتک کہ مسلمانوں سے تعلق ھی اعلی درجہ کي تعلیم کے لالچ سے پیشہ ور فرقوں نے اپنے موروثي پیشوں کو نہیں چھوڑا ھی - جو لوگ کالجوں

professions. The classes of people who are attracted to the Colleges are chiefly gentlemen. To expect them to adopt professions against which there is a prejudice among gentlemen even in democratic communities is to expect too much. If therefore you find that a certain occupation is closed to all except a small number of them you should help them to qualify themselves for other respectable professions. This, we submit, is the only way in which this important matter can be settled. And the first thing requisite for coping with the matter on these lines is that the people concerned should be properly educated. It is, we submit, not high education but the absence of it which leads people to depend too much on the Government. What is wanted is that the people, be they Hindus or Mahomedans, should be taught to rely on themselves. They should be enabled to realise that Government service is only one of the numerous means of earning one's bread and that to seek out those means and adopt the most suitable of them is each individual's own business. The prevalence of such views and the self-reliance and enterprise which are necessary for putting them into practice presuppose a certain amount of general enlightenment. Primary education, therefore, is not the thing for it. To be productive of good in the requisite direction, education must be of a high standard, and it must at the same time be accessible to the majority of the men concerned. University education, it is true, is not deemed necessary, in England, for many lucrative and respectable professions. But, then, the general level of intelligence attained there is incomparably higher than that of India. Moreover entry into professions is there usually preceded by training which is itself in many cases not a bad substitute for University education. In India the prevailing conditions are totally different. Here high education is indispensable for development—both moral and material.

It might be said that facilities for high education have been in existence for half a century, and yet, at the end of that period the results are found to be so unsatisfactory that a Commission has had to be appointed to deal with the whole matter. We cannot undertake to discuss the so called failure of the Universities in this article. Suffice it to say that mending is not quite

کي جانب مائل هوتے هيں وہ خاص کر جنٹلمين فرقہ کے هيں — اُن سے اُن پيشوں کے اِختيار کرنے کي توقع کرنا جن کو آزاد قوموں ميں بهي جنٹلمين ناپسند کرتے هيں حد مناسب سے بڑهکر توقع کرنا هی - پس اگر تم کو يہہ بات معلوم هو کہ فلاں پيشہ سواے معدودے چند کے سب کے ليئے مسدود هی ' تو تمکو اِس غرض سے کہ وہ اپنے تئيں دوسرے معزز پيشوں کے لايق بنا سکيں اُن کو مدد دينا واجب هی — هماري راے ناقص ميں صرف يهي ايک ايسا طريقہ هی جس ميں اس اهم معاملہ کا فيصلہ هوسکتا هی — اور جس بات کي سب سے پهلے اِس طريقہ سے اِس معاملہ کے تصفيہ کے ليئے ضرورت هی وہ يہہ هی کہ جن لوگوں کو اِس معاملہ سے سروکار هی وہ تعليم يافتہ هوں — هماري راے ميں اعلی درجہ کي تعليم سے نهيں بلکہ اُس کے نهونے سے لوگ گورنمنٹ پر حد مناسب سے زيادہ بهروسہ رکهنے پر مائل هوتے هيں — جس بات کي ضرورت هی وہ يہہ هی کہ لوگوں کو خواہ وہ هندو هوں يا مسلمان خود اپني ذات پر بهروسہ رکهنا سکهايا جاوے - وہ اس بات کے سمجهنے کے لايق هونے چاهيئيں کہ معاش پيدا کرنے کے بہت سے ذريعوں ميں سے سرکاري نوکري بهي صرف ايک ذريعہ هی ' اور اُن ذريعوں کا تلاش کرنا اور جو ذريعہ اُن ميں سے نهايت مناسب هو اُس کو اختيار کرنا هر ايک شخص کا ذاتي کام هی - اس قسم کے خيالات کے پهيلنے اور ذاتي بهروسہ اور اولوالعزمي کے واسطے جو ان خيالات کو عمل ميں لانے کے ليئے ضروري هی پهلے سے کسي قدر عام روشن خيالي درکار هی - پس ابتدائي تعليم اُس کے واسطے کافي نهيں هی — مقاصد مطلوبہ ميں تعليم سے عمدہ نتيجہ صرف اُسي حالت ميں حاصل هوسکتا هی جبکہ تعليم اعلی درجہ کي هو ' اور اُسي کے ساتهہ وہ اس قسم کي هو کہ گروہ کثير کي رسائي اُس تک هوسکے - يہہ بات سچ هی کہ انگلستان ميں يونيورسٹي کي تعليم بهت سي منفعت بخش اور معزز پيشوں کے ليئے ضروري نهيں خيال کي جاتي هی — ليکن جس قسم کي علميت اور فهم و فراست عموما وهاں پائي جاتي هی وہ بمقابلہ هندوستان کے بهت هي زيادہ هی — علاوہ اس کے وهاں کسي پيشہ ميں داخل هونے سے پهلے عموما اس قسم کي تربيت دي جاتي هی جو في نفسہ اکثر صورتوں ميں نعم‌البدل يونيورسٹي کي تعليم کا هوتي هی — هندوستان ميں حالات موجودہ اس کے بالکل برخلاف هيں — يهاں اعلی درجہ کي تعليم اخلاقي اور مالي دونوں قسم کي ترقيوں کے ليئے ضروري و لازمي هی *

يہہ کہا جا سکتا هی کہ اعلی درجہ کي تعليم کے واسطے پچاس برس سے سهولتيں موجود چلي آتي هيں ' اور پهر بهي اس مدت کے خاتمہ پر نتيجے اسقدر ناقابل اطمينان پائے گئے هيں کہ کل معاملہ کي نسبت تحقيقات کرنے کے ليئے ايک کميشن مقرر کرني پڑي — هم اس آرٹيکل ميں يونيورسٹيوں کي ناکاميابي کي نسبت بحث نهيں کرسکتے — صرف اسقدر کهنا کافي هی کہ کسي معاملہ کي اصلاح کرنا اور اُس کو ختم کرديتا ايک بات نهيں هی - اگر تمکو يہہ بات معلوم

the same thing as ending. If you find that the existing system has failed in any given direction reform it by all means. But if in reforming your Universities you make education too costly for a large and important section of the people you transgress the limits within which you had to work. You at once break the rules of the game and you, moreover, introduce an element into your system which in our judgment wholly vitiates it.

Mahomedans of course are not the only people who will be affected if the principle laid down by the Commission is put into practice. But for many reasons they will be the greatest sufferers. On them will be inflicted a grave injustice and a distinct hardship. Mahomedans like other communities stand grouped into a number of classes, but of these there are only two general divisions which are really important. These are "Sharif" and "Razil". The line of demarcation here is birth, for "Sharif" is equivalent to gentleman while "Razil" means menial. Wealth and poverty at any rate do not play an important part in purely social matters. Wealth may procure for a "Razil" personal intimacy with gentlemen, but not intermarriage or admission into their ranks. Similarly for a gentleman poverty may be a bar to free and easy intercourse with his rich brethren. But it does not stand in the way of intermarriage and social recognition. Thus a Begum who is ruler of a country might marry an itinerent student of divinity and not loose caste with her people provided the man is a gentleman. It may also come to pass that the peon who carries your office box is related to a brother officer belonging to a high family. You propose to admit the sons of the latter irrespective of merit, but to the former you say, "you can pay Rs. 10 per mensem, so just to keep you off, we shall make it Rs. 12. Your son is not a man of extraordinary ability and it is not to his real interest to follow a University course." So plain is the injustice involved that we can not help thinking that the Commission have made a mistake as to the class of people that will be affected. They were probably under the impression that high education has drawn the weaver from his hand-loom and the smith from his anvil. This, so far as we know, is not the case to any appreciable extent with the Hindus. As far as the Mahomedans are concerned we can speak with more certainty. If the votareis of skilled labour among Mahomedans had taken to high educa-

ہو کہ موجودہ طریقہ تعلیم کسی خاص بات میں سود مند نہیں ہوا ہی تو بہرکیف اُس کی اصلاح کرو — لیکن اگر اپنی یونیورسٹیوں کی اصلاح کرتے وقت تم تعلیم کو اسقدر گراں کردو کہ لوگوں کا ایک بڑا اور با وقعت فرقہ اُس سے مستفیض نہوسکے، تو گویا تم اُن حدود سے باہر قدم رکھتے ہو جن کے اندر تمکو کام کرنا چاہیئے تھا — تم گویا معینہ قواعد کو توڑتے ہو، اور علاوہ اس کے اپنے طریقہ تعلیم میں ایک ایسا اُصول داخل کرتے ہو جو ہماری راے میں اُس کی خوبی کو بالکل بگاڑ دیتا ہی ٭

مسلمان ہی صرف وہ لوگ نہیں ہیں جن پر اُس اُصول کے عمل درآمد کا جو کمیشن نے قرار دیا ہی اثر پڑیگا — لیکن بوجوہات چند در چند اُن کو سب سے زیادہ نقصان پہونچیگا — اُن کے حق میں ایک سخت ناانصافی اور اُن پر صریح ایک بڑا جبر ہوگا — مسلمان مثل دوسری قوموں کے چند فرقوں میں منقسم ہیں، لیکن اُن کے صرف دو عام فرقے ایسے ہیں جو در حقیقت قابل لحاظ ہیں — یہہ فرقے "شریف" اور "رذیل" ہیں — امتیاز کا باعث نسل ہی، دولت اور افلاس سوشل معاملات میں کچھہ زیادہ موثر نہیں ہوتے ہیں — دولت کے ذریعہ سے ایک "رذیل" شخص جنٹلمینوں کے ساتھہ ذاتی اختلاط بہم پہونچا سکتا ہی، لیکن اُن کی قوم میں اُس کی شادی نہیں ہوسکتی ہی اور نہ وہ اُن کے ہم رتبہ ہوسکتا ہی — اِسی طرح پر گو ایک جنٹلمین کے حق میں افلاس اپنے دولتمند بھائیوں کے ساتھہ بلا تکلف میل جول کا مانع ہو، لیکن وہ اُن کے درمیان شادی ہونے اور ان کی صحبت میں داخل ہونے کا مانع نہیں ہی — مثلاً ایک بیگم جو والیہ ملک ہو ایک سیاح عالم کے ساتھہ نکاح کرسکتی ہی اور اُس کی قوم میں اُس کی ذات نہیں جاسکتی بشرطیکہ وہ شخص ایک جنٹلمین ہو — ایسا بہی اِتفاق ہوسکتا ہی کہ جو چپراسی تمہارے دفتر کا بکس لیجاتا ہی اُسکی قرابت ایک عہدہ دار کے ساتھہ ہو جو ایک اعلی خاندان سے تعلق رکھتا ہو — تم شخص آخرالذکر کے لڑکوں کو بلا لحاظ لیاقت کے داخل کرنا چاہتے ہو، لیکن شخص سابق الذکر سے تم کہتے ہو کہ "تم دس روپیہ ماہواری دینے کا مقدور رکھتے ہو، پس تمکو اعلی درجہ کی تعلیم سے علحدہ رکھنے کے لیئے ہم بارہ روپیہ مقرر کرینگے — تمہارا لڑکا کوئی غیر معمولی لیاقت رکھنے والا آدمی نہیں ہی اور یونیورسٹی کورس کے پڑھنے سے اُس کو اصلی فائدہ نہ پہونچیگا" جو نا انصافی اس صورت میں ہوگی وہ اسقدر عیاں اور صاف ہی کہ ہم اس خیال سے باز نہیں رہ سکتے ہیں کہ کمیشن نے لوگوں کے اُس فرقہ کی نسبت جس پر اس کا اثر پڑیگا ایک غلطی کی ہی — غالباً کمیشن کو یہہ خیال تھا کہ اعلی درجہ کی تعلیم نے جولاہے سے اُس کا تانا بانا اور لوہار سے اس کا اہرن چھڑا دیا ہی — جہاں تک کہ ہمکو معلومات ہی ہندوں کی یہہ حالت کسی محسوس درجہ تک نہیں ہی — اور جہاں تک کہ مسلمانوں سے تعلق ہی اُس کی

نسبت هم زیادہ تر بهروسه کے ساتهه گفتگو کرسکتے هیں — اگر وہ اشخاص جو پیشه ور هیں اعلی درجه کي تعلیم کي جانب رجوع کرتے تو اُن میں سے بہت سوں کو اُس اُصول کے عمل درآمد سے جو اب زیر تجویز هی کچهه خوف و هراس نهوتا ' کیونکه حقیقت یهه هی که اُن کي حالت عموما شرفا کي به نسبت زیادہ تر عمدہ هی •

مسلمانوں کا وہ فرقه جسپر خاصکر اثر پڑیگا متوسط درجه کا فرقه هی — وہ اپني حیثیت کے مطابق تین بڑے بڑے گروهوں میں منقسم هوسکتے هیں - یعني دولتمند ' خوشحال اور غریب - ان میں سے پہلے گروہ کي تعداد سب سے زیادہ قلیل هی - بلکه هم میں سے بعض یهه خیال کرتے هیں که وہ بالکل مفقود هی - گو کچهه هي صورت کیوں نهو لیکن همارا دعوے یهه هی که جو مسلمان در اصل محتاج هیں صرف وهي ایسے نهیں هیں جنپر اثر پڑیگا ' بلکه جو فرقه ایک درجه اُن سے اوپر هی اُس کو بهي نقصان پهونچیگا - هم سب جانتے هیں که بلحاظ آمدني کے فرقه آخرالذکر کي کیا حالت هی — کسي شخص پر واجب تها که اُن کي حالت کي تشریح کمیشن کے یوروپین ممبروں کے روبرو کرتا - بلاشبهه اُن کے حالات کے دیکهنے سے اُن میں تمول کے اثار ظاهري پائے جاتے هیں' لیکن بد قسمتي سے اُن کے پیچهے ایک بلا لگي هوئي هی جس سے اُن کي جیب کو بڑا نقصان پهونچتا هی ' یعني هماري مراد اُن مفت خوروں سے هی جنکي تعداد کثیر هر ایک خاندان میں هوتي هی — کمانے والوں کو ظاهري وجاهت قایم رکهنے کے لیئے سخت مشقت اُٹهاني پڑتي هی ' اگر وہ اپني آمدني خاص اپنے بچوں کي پرورش میں صرف کرسکتے ' تو بلاشبهه وہ اُن کے واسطے بخوبي کافي هوتي — لیکن في الواقع ایسے متعلقین کي اوسط تعداد کو هرایک کمائي کرنے والے کے ساتهه وهي نسبت هوتي هی جو دس کو ایک کے ساتهه هی — همنے کمانے والے کے خاص متعلقین کو اس سے خارج کردیا هی — هماري مراد صرف اُن شخصوں سے هی جو بشرطیکه زمانه اُنکے نا موافق نهوتا اپني معاش خود پیدا کرلیتے - لوگ تعلیم کے بارہ میں مسلمانوں کي بے پروائي کا ذکر کرتے هیں ' لیکن یهه پوري طرح ٹهیک نهیں هی - حقیقت یهه هی که صرف امراء کا فرقه بیخبر هی اور اوسط درجه کے آدمي اِس قدر تنگ حال اور غریب اور اِسقدر بے زر هیں که جو بات وہ کرنا چاهتے هیں اُس کے کرنے سے معذور هیں •

پس هم پوچهتے هیں که جس قوم کي ایسي حالت هو اُس کي خاص ضروریات کیا کیا هیں ؟ کیا اعلی درجه کي تعلیم اُن میں شامل هی ؟ اگر هی تو کیا وہ زیادہ خرچ کرانے والي یا حتی الامکان نهایت کم خرچ هوني چاهیئے — اگر یهه سوالات حل نهیں هوچکے تو سر سید احمد ناحق زندہ رهے اور اُنهوں نے بیفائدہ کوشش کي اور قوم نے اپني قوتیں اور اپنا روپیه ناحق صرف کیا •

همارے نزدیک یهه معامله صاف هی — حالت یهه هی که افلاس کے ساتهه بے علمي بهي هی ' اور یهه اجتماع خراب هی قوم کے لیئے '

tion a considerable proportion of them would not have been deterred by the operation of the principle under consideration, for the truth is that they are better off than the majority of their peers.

The class of Mahomedans who will be chiefly affected are the middle class. They are divisible into three main groups according to their means:— the rich, the well-off and the poor. The first of these groups is the smallest of all. Some of us even think it is no more than a myth. Be that as it may our contention is that the really poor Mahomedans of the middle class are not the only people who will feel the pinch. The class that is just above them will also suffer. We all know how the latter are situated financially. It was some body's business to explain their position to the European Members of the Commission. There is undoubtedly an air of opulence about them, but there is unfortunately a pest at work in their midst which contrives to make a big hole into their pockets. We refer to the drones of which every family has a large contingent. The bees are hard put to it to keep up appearances. Had they been free to devote their earnings to their own children their means would no doubt have been amply sufficient. But as things stand, the average proportion of dependents to each bread-winner is, we think, 10 to 1. We have excluded the bread-winner's own immediate dependents We refer to those only who would have been earning their own livelihood had they not been out of joint with the times. People talk of the apathy of Mahomedans with respect to education; but this is not quite correct. The fact is that the aristocracy only are callous, while the middle classes are too hard up and the poor too poor, to do all they would like to do.

What are the chief wants of a community so situated? Is high education among them? If so should it be expensive or as inexpensive as possible? In vain did Sir Syed Ahmed live and work, in vain has the community been spending its energies and its money if these questions have not been answered.

To our mind the case is clear. It is a case of poverty being joined on to ignorance. The combination is a bad one—bad for the community, the country and the Empire.

ملک کے لیئے اور سلطنت کے لیئے - هم ان دونوں سے مخلصي چاهتے هیں - هم بے تعلیم کے ذریعه سے افلاس سے بري هونیکے لیئے کوشش کر رهے هیں - اگر کمیشن کوئي اس سے سهل ترکیب بتاتي تو هم نهایت خوشي سے عمل کرتے لیکن کمیشن نے ایسا نهیں کیا هی •

" پس معلوم هوا که تم معمولي کام والے آدمیوں کے تیار کرنے کے لیئے کوشش کر رهے هو نه که بڑے بڑے دانشمندوں ' اهل هنر اور مصنفوں کے تیار کرنے کے لیئے " - همکو اس قسم کا اعتراف کرنے کي کچهه ضرورت نهیں هی ' لیکن هم یهه بات کهینگے که تاوقتیکه کسي ملک میں ایسے اشخاص بکثرت نه پیدا هوجائیں جو تعلیم یافته اور معمولي امور دنیوي کے سر انجام کي قابلیت نه رکهتے هوں اُس وقت تک اُس ملک میں بڑے بڑے دانشمند اور مدبر اور مصنف پیدا نهیں هوسکتے - جو شخص سمجهتا هو که دفعتاً بڑے بڑے آدمي پیدا هوسکتے هیں وه شخص خواه کمیشن کا ممبر هو یا نه هو بڑي غلطي میں مبتلا هی - اگر تم یهه بات چاهتے هو که تمهاري یونیورسٹیوں سے لایق آدمي تیار هوکر نکلیں تو همارے نزدیک تمکو اول هندوستان کي قوموں کي عام قابلیت بڑهانے کے لیئے کوشش کرني چاهیئے ' اور یهه نتیجه اُس صورت میں نهیں حاصل هوسکتا هی که تم دیده و دانسته قوموں کے ایک بڑے حصه کو اعلی درجه کي تعلیم کے فواید سے محروم رکهو •

کوئي شخص هم سے زیاده زبردست یا زیاده تر سر گرم موید عمده لیاقت کا نهیں هوسکتا — لیکن جبکه هم علیگڈه میں یهه بات کهتے هیں که هم کثرت تعداد پر عمده لیاقت کو ترجیح دیتے هیں تو اس سے هماري صرف یهه مراد هی که هم یهه بات پسند نهیں کرتے که ملک میں ایسے ایم اے اور بي اے والوں کي بهرمار هوجاوے جنهوں نے امتحانات اپنے دماغوں میں درسي مضامین ٹهونس کر پاس کیئے هوں نه که اُنکو بخوبي سوچ سمجهه کر — پس یهه ایک بحث قاعده و انتظام و سسٹم کي هی نه که تحکمانه قیود قرار دینے کي •

ایم - کے -

We want to get rid of both. We are striving to get at the former through the latter. If the Commission had pointed out a short cut we would have joyfully followed the lead. But they have done no such thing.

"So you are aiming at the production of ordinary men of business and not great thinkers, scientists and writers"? We need make no such confession; but we shall say this that if any body believes that a country can produce really great men, before it has produced a considerable number of ordinary, up-to-date, good all round men, whom the deeply learned would call mediocre and the half-educated would consider learned—that man, be he a member of the Commission or not, is sadly mistaken. If you desire that your universities should produce good men, you must, we think, first try to raise the general level of the Indian communities, and this result can not be achieved if you deliberately shut out a considerable portion of the communities from the benefits of high education.

There can be no stauncher or more earnest advocates of quality than we are. But when we at Aligarh declare that, we prefer quality to numbers, all we mean is that we do not approve of flooding the country with M. A.'s and B. A.'s who have passed their examinations by stuffing up their mind with texts and not by assimilating them. It is, thus, a question of system and not of arbitrary restrictions.

M. K.

مصر میں تعلیم کي افسوس ناک حالت

گذشته هفته کے مصري اخبارالموید میں مصر کي تعلیمي حالت کي نسبت ایک طویل آرٹیکل شایع هوا هی جس کا اقتباس ناظرین کي اطلاع کے لیئے درج اخبار کیا جاتا هی — یهه آرٹیکل ایک ایسے شخص کے قلم کا نکلا هوا هی جسکي تمام عمر تعلیمي خدمات میں صرف هوئي هی اور جو مدراس اور ان کے طریقه تعلیم سے پوري طرح واقفیت رکهتا هی پس جو کچهه اُس نے مدارس کي نسبت لکها هی اور تعلیم کے جسقدر عیوب اور نقائص بیان کیئے هیں ان کي صحت میں شک و شبهه کي مطلق گنجایش نهیں هی •

مصر میں سرکاري مدارس کے علاوه فرانسیسي ' امریکن ' انگریزي اور یهودي مدارس بهي هیں جن سے مسلمانوں کو کوئي فائده نهیں پهونچ سکتا - اس لیئے که وه خاص خاص مذهبي یا سیاسي اصول پر قایم هوئے هیں اور اپني خاص مقرره اغراض اور مقاصد کے مطابق تعلیم دیتے هیں - اسلامي مدارس جو شخصي فیاضیوں کے نتائج هیں اُن کي حالت تمام قوموں کے مدارس سے زیاده بدتر اور افسوس ناک هی مصري اخبارات میں همیشه اُن کي شکایتیں چهپتي رهتي هیں — جامع ازهر جو ایک نهایت قدیم اور عظیم‌الشان مذهبي درسگاه هی اُس کي تعلیم بهي موجوده زمانه کي ضروریات کے لیئے نا کافي هی — سخت تعجب اور افسوس هی که جو لوگ تیس برس اپني عمر کے ازهر میں صرف کرتے هیں اُن کو صحت کے ساتهه عربي زبان میں تحریر اور تقریر کرنے کي پوري قدرت نهیں هوتي — قطع نظر اُن مسجدوں کے جهاں بعض معلم مذهبي کتابوں کا درس دیتے هیں تمام مصر میں مذهبي علوم و فنون کي تعلیم کے لیئے صرف یهي ایک درس گاه هی جس کي یهه نوبت هورهي هی - غرضکه مصر کي تعلیمي حالت نه دیني تعلیم کے لحاظ سے اچهي هی اور نه دنیوي —

اگرچہ اکثر وہ نقائص جو مضمون نگار نے بیان کیئے ہیں کم و بیش ان تمام مدارس میں پائے جاتے ہیں جن کی درسگاہیں مذہبی اور اخلاقی تعلیم سے عاری ہوتی ہیں اور جن میں تعلیم کے ساتھہ تربیت کا کافی انتظام و اہتمام نہیں ہوتا - گو ہندوستان کے مدارس میں بھی بعض نقائص پائے جاتے ہیں مگر تاہم مصر کے مقابلہ میں ہندوستان کے سرکاری اور پرائیویٹ مدارس کی حالت بسا غنیمت ہی •

شاید بعض لوگوں کو یہہ خیال ہی کہ دولت عثمانیہ کے مدارس کی حالت اچھی ہی — ہم نہایت افسوس کے ساتھہ لکھتے ہیں کہ غالبا یہہ خیال بھی صحیح نہیں ہی — دولت عثمانیہ کی حدود میں جس قدر مدارس سرکاری یا اسلامی ہیں اُن کی حالت نہایت خراب ہی — البتہ دارالسلطنت کے اسکول اور کالج کسی قدر عمدہ اور ترقی یافتہ ہیں - باقی مفصلات اور علاقجات کے مدارس اور بالخصوص عربی مدارس کی حالت مصر سے بھی زیادہ بدتر ہی •

آرٹیکل مذکور کا اقتباس جو ہم نے المؤید سے لیا ہی حسب ذیل ہی : —

" روے زمین کے تمام ممالک میں مدارس کی بنیاد دو عظیم‌الشان مقصدوں پر قایم کی جاتی ہی — پہلی غرض تربیت اور تہذیب نفس ہی جو سب سے بڑی غرض ہی اور دوسری غرض علوم و فنون کی تعلیم ہی •

مگر مصر میں سوائے اُن خاص مدارس کے جو انگلینڈ پر گئے جاتے ہیں بالعموم اگر مدارس قایم کرنے سے صرف فخر اور شہرت اور تجارت یا ناموری مقصود نہیں ہوتی تاہم اُن میں قدیم طریقہ کے مطابق ایسی تعلیم دیجاتی ہی جس سے ایسے لوگ پیدا نہیں ہوتے جو اپنے وطن کو فائدہ پہونچائیں اور ملک کی خدمت کریں اور آیندہ نسلوں کے لیئے ایک عمدہ نمونہ بنیں بلکہ ایسے لوگ نکلتے ہیں جن کی عقلیں اور دماغ بد اعمالیوں اور عیوب و نقائص سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں اور جو نہ تربیت کے معنی سمجھتے ہیں اور نہ تعلیم کی اصل غرض سے واقف ہوتے ہیں نہ اُن میں عالی ہمتی اور اولوالعزمی کا نام و نشان پایا جاتا ہی اور نہ وہ سلف ریسپکٹ کے اصول سے واقف ہوتے ہیں — غرضکہ اُن کے تمام اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ مسخ ہوجاتے ہیں - اور یہی وہ صفات ہیں جن سے تعلیم و تربیت یافتہ اور غیر تعلیم و تربیت یافتہ انسان میں فرق اور امتیاز پیدا ہوتا ہی •

طالب علم اس مدرسہ سے نکلکر ایک دوسرے بڑے مدرسہ میں داخل ہوتا ہی اور یہہ دنیوی کاروبار کا مدرسہ ہی - اس وقت اُس کی حالت ایسی ہوتی ہی کہ تمام نالایق خصلتیں اور خراب عادتیں جو اُس نے گذشتہ دونوں مدرسوں میں یعنی اپنے خاندان اور اپنے ہم مکتبوں میں سیکھی ہیں اُس میں جمع ہوتی ہیں - مگر وہ خیال کرتا ہی کہ وہ تمام دنیا کے علوم فنون حاصل کرکے مدرسہ سے نکلا ہی - حالانکہ جو کچھہ

اُس نے حاصل کیا ہی وہ ایک نہایت بے حقیقت چیز ہی جس کی کچھہ بھی قدر و قیمت نہیں ہوسکتی •

وہ مدرسہ سے ایسی حالت میں نکلتا ہی کہ وطن اور اہل وطن کی اُمیدیں اُسکی طرف لگی ہوئی ہوتی ہیں کہ وہ ملک کی عزت اور عظمت قایم کرنے ' اُس کی دولت اور ثروت کو ترقی دینے کے لیئے مفید ہوگا — لیکن افسوس کہ یہہ تمام اُمیدیں پوری نہیں ہوتیں اور وہ اپنے فرایض کے ادا کرنے میں کوتاہی کرتا اور اپنے عزیزوں اور دوستوں سے قطع تعلق کرلیتا ہی •

مدرسہ میں وہ ایسی حالت میں داخل ہوا تھا جبکہ اُسمیں ادب اور شرم و حیا اور کسیقدر سکون و وقار اور حسن اخلاق کے ذرے چمکتے تھے لیکن اب وہ ایسی حالت میں نکلا ہی کہ اُسکو کسیقدر علم اگرچہ وہ بیکار ہی حاصل ہوگیا ہی لیکن اُس کے اخلاق فاسد ہیں' - دروغ گوئی اور خود' پسندی اُس کی عادت میں داخل ہوگئی' ہی ' نہ مذہب کی عزت' کرتا ہی نہ قوم اور ملک اور نہ خاندان کی - تمام برائیاں اُس کی ذات میں جمع ہیں •

اِس کے سوائے موجودہ تعلیم کا اور کیا نتیجہ ہوسکتا ہی — اِس لیئے کہ مدرسوں کی حالت کو دیکھہ لو اُن میں مذہبی تعلیم اور نفسانی تربیت کے آثار بالکل معدوم ہوگئے ہیں — تہذیب اخلاق اور تاریخ کی تعلیم اگرچہ برائے نام ہوتی ہی مگر وہ صرف مدرسہ کے قوانین اور پروگرام تک محدود ہی — نہ کوئی معلم اُس کی طرف خیال کرتا ہی اور نہ کوئی انسپکٹر اُس کی نگرانی کرتا ہی — پس جو اوقات ان علوم کی تعلیم کے لیئے مقرر ہیں اُن کو مدرسین دوسرے علوم کی تعلیم میں صرف کرتے ہیں - میں نے سالہا سال مدارس میں تعلیم و تربیت پائی ہی اور اُس کے بعد مختلف مدارس کی خدمات بطور معلم اور مہتمم کے انجام دی ہیں — مجھکو اپنی تمام عمر میں یہہ بات یاد نہیں کہ کبھی کوئی انسپکٹر مدرسہ میں آیا ہو اور اُسنے مذہبی اور تاریخی تعلیم یا تربیت کی نسبت تاکید کی ہو •

ہماری بیماری جس میں ہم مبتلا ہیں جہالت ہی اور تربیت اور تعلیم اُس کی دوا ہی مگر ہمارے مدارس سے تربیت بالکل معدوم ہی - تعلیم کی حالت نہایت ردی اور پست درجہ میں ہی - امن عامہ میں فتور واقع ہونا ' چوروں اور ڈاکوؤں کی کثرت ' جرایم کی زیادتی ' دغا اور جعل سازی کے مقدمات ' طاعون وغیرہ وبائی امراض کی اشاعت ' ان تمام باتوں کا منشاء وہ عام جہالت ہی جو وادی نیل میں پھیلی ہوئی ہی - اور حاکم محکوم ان حالات کی اصلاح اور اُن کے اسباب کے زایل کرنے میں بھی کوشش نہیں کرتے - یہہ امر نہایت قبیح اور باعث شرم ہی جس کو ہم آزادی کے ساتھہ شایع کرتے ہیں •

مصر میں ہزاروں آدمی ایسے پائے جاتے ہیں جو معلمی اور مدرسی کی خدمات انجام دیتے ہیں - لیکن ایسے معلم جو اس کام میں کافی

لیاقت رکھتے ھیں بہت کم ھیں اور مدارس کي تعداد بے شمار ھی لیکن
بغیر قابل معلموں کے اُن سے مہتم بالشان فائدہ حاصل نہیں ھوسکتا —
بیشک سرکاري مدارس کا انتظام اچھا ھی اور اُنکے اکثر مہتمم و منتظم اپنے
کام میں پوري لیاقت اور اھلیت رکھتے ھیں- لیکن اُنکے پروگرام کي پابندي
مذھبي تعلیم اور عمدہ تربیت پھیلانے سے اُن کو باز رکھتي ھی — کیونکہ
پروگرام میں ان علوم کي تعلیم اختیاري قرار دي گئي ھی - ھمارے
مدارس کے انحطاط کے جو اھم اسباب ھیں اُن کو ھم ذیل میں بیان
کرتے ھیں •

اول یہہ کہ معلموں کي تنخواھیں کم ھیں اور جو خدمات اُن کے
ذمہ عاید کي گئي ھیں وہ سخت ھیں اور اُن کي تعداد بھي زیادہ
ھی — مدرسین کو دیر میں ترقي ملتي ھی ظلم اور سختي کے ساتھہ
اُن سے برتاؤ کیا جاتا ھی -انھیں وجوہ سےمصري لوگ اس پیشہ سےنفرت
کرنے لگے ھیں — یہي وجہ ھی کہ ٹریننگ کالج کي طرف کوئي طالبعلم
توجہ نہیں کرتا اور وہ عنقریب برباد ہوا چاھتا ھی- اب اُسکے طالبعلمونکي
تعداد دس سے زیادہ نہیں ھی اسوقت اُس میں جس قدر طالب علم
موجود ھیں وہ تعلیم کا فن سیکھنے کے لیئے نہیں داخل ہوئے ھیں مگر وہ
صرف وظیفہ حاصل کرنے کے لیئے مدرسہ میں داخل ھوگئے ھیں -حالانکہ
اگر اُس تعلیمياشاعت کيترقي پرنظرڈالي جاے جو ملکمیں ھو رھي ھی
تو ممالک مصر اور سوڈان میں سالانہ کم از کم دو سو معلموں کي مانگ
ھی اور صرف بھي ایک مدرسہ ھی جس میں معلمین کو فن تعلیم
سکھایا جاتا ھی جس سے کہ غرض مقصود حاصل نہیں ھوتي — یہي
وجہ ھی کہ لارڈ کرومر اپني تقریر میں قلت معلمین کي شکایت کرتے
ھیں حالانکہ وہ معلمین کي تنخواھیں بڑھانے اور مدارس کا دائرہ وسیع
کرنے اور طالب علموں کي راہ میں جو مشکلات پیدا کي گئي ھیں اُن
کے دور کرنے سے اس نقص کا علاج کرسکتے ھیں •

علاوہ ازیں مدارس کے مہتمم اور مدرس ایسے لوگ انتخاب نہیں کیئے
جاتے جن کي خوش اخلاقي اور پاکیزہ خصلت اور علم و فضل مشہور
و معروف ھی — بلکہ بعض اوقات ایسے جاھل لوگ اس غرض کے لیئے
انتخاب کیئے جاتے ھیں جن سے شریف آدمي ھاتھہ ملانا بھي گوارا
نہیں کرتا •

دوسري وجہ پرائیویٹ ٹیوشن ھیں — یہہ نہایت سخت مصیبت
ھی جس میں ھمارے مدارس مبتلا ھوگئے ھیں اور اُن کے تنزل اور
انحطاط کا نہایت اھم سبب ھی — اس کي وجہ یہہ ھی کہ معلمین کي
تنخواھیں کم اور اُن کے اخراجات زیادہ ھیں اُن کو اپنے لباس کي درستي
کے لیئے زیادہ خرچ کي ضرورت ھوتي ھی تاکہ وہ طالب علموں کے سامنے
اچھي حیثیت سے جائیں اور اُن کي نظروں میں ذلیل نہوں —
اس کے علاوہ کھانے پینے اور دوا دارو اور اپني کلاس کے سبق
تیار کرنے کے لیئے کتابوں کے خریدنے میں اُن کو اخراجات کثیر
برداشت کرنے پڑتے ھیں اور جب کہ مدرسہ کي آمدني اُن اخراجات
کے لیئے کافي نہیں ھوتي تو وہ پرائیویٹ ٹیوشن کي تلاش میں مصروف
ھوتے ھیں خواہ وہ اُن کو دولت مند طالب علموں کے یہاں مل جاے یا
کسي دوسرے مدرسہ میں — اِس وجہ سے معلمون کے نفوس میں
حرص طمع کي آگ بھڑک اُٹھي ھی اور وہ روپیہ جمع کرنے میں مصروف
ھوگئے ھیں اور اس کا نتیجہ یہہ ھی کہ وہ مدرسہ اور اُس کے
طالب علموں کي طرف توجہ نہیں کرتے •

(۳) تیسري وجہ دیسي مدارس کے قایم کرنے میں نیت کا
خالص نہونا ھی — اس لیئے کہ اکثر دیسي مدارس کے بانیوں نے تعلیم و
تربیت کي غرض سے نہیں بلکہ تجارت کي غرض سے مدرسے کھولے ھیں —
اُن میں غریبوں کے بچوں کي تعلیم و تربیت کا خیال مطلق نہیں
کیا جاتا اور امیروں کي رعایت بہر حال کي جاتي ھی — اُن کے بچوں
کو بغیر استحقاق مدرسہ میں داخل کرلیا جاتا ھی اور بغیر کافي
لیاقت کے اُن کو ترقي دیدي جاتي ھی اور اُنکو امتحان میں شریک کیا
جاتا ھی — اس کا نتیجہ یہہ ھی کہ یہہ مدارس فائنل امتحانات
میں متواتر ناکام ھو رھے ھیں •

۴ — دیسي مدارس میں قانون کي کوئي پابندي نہیں کي جاتي
ھی کوئي طالب علم کسي جرم میں مدرسہ سے خارج نہیں کیا جاتا
تاوقتیکہ وہ خود مدرسہ میں آنا نہ چھوڑ دے یا اُس کےماں باپ مدرسہ
میں جانے سے اُس کو منع نکردیں — خواہ اُس نے کیسا ھي برا جرم
کیا ھو اُس کو بالکل سزا نہیں دي جاتي — خاصکر جبکہ وہ کسي
دولتمند کا لڑکا ھو — پس ایسا مدرسہ بہت سے بد اخلاق بدچلن اور آوارہ
لڑکوں کا ملجا و ماوا ھو جاتا ھی اور اُس کي چار دیواري کے اندر بہت
سے بد رویہ اور بد چلن لڑکے جمع ھوجاتے ھیں اور یہہ بدچلني کي وبا پھیل
کر تمام طالب علموں میں سرایت کر جاتي ھی •

اس کے علاوہ ماں باپ اپنے بچوں کے چال چلن کي نگراني میں
مدرسہ کے اندر اور باھر بالکل کوتاھي کرتے ھیں اور اُن کي صحت و
صفائي اور حاضري کي بابت وہ کبھي پرواہ نہیں کرتے — مدرسہ میں
جن چیزوں کي ضرورت ھوتي ھی نہ اُس کے مہیا کرنے کي طرف توجہ
کرتے ھیں — اور نہ اس بات کا خیال کرتے ھیں کہ مدرسہ سے جو اُس کو
حکم ملتے ھیں اور مدرسہ کے مہتمم جو اُن کو نصیحتیں کرتے ھیں
آیا وہ اُن کي تعمیل کرتے ھیں یا نہیں •

(۵) طالب علموں کي صحت اور جسماني ریاضت کي طرف
بے اعتنائي ھی ، خصوصا دیسي مدارس میں — تمام وقت جو مدرسہ کي
تعلیم کے لیئے مقرر ھی وہ بیفائدہ باتوں میں ضایع ھوجاتا ھی اور سواے
اس کے کہ طالب علموں کا ذھن کند ھو اور کوئي فائدہ حاصل نہیں
ھوتا — مدرسہ میں کام کرنے کي اوقات میں کوئي خاص انتظام و ترتیب
موجود نہیں ھی — ایسے طالب علم بھي مدرسوں میں داخل کرلیئے
جاتے ھیں جو متعدي امراض میں مبتلا ھوتے ھیں اور باوجود مدرسہ کا

مکان تنگ ہونے کے طالبعلموں کي زیادہ تعداد قبول کرلي جاتي ہی — خصوصاً دیسي مدارس میں اکثر مکانات تنگ اور گندے ہوتے ہیں جنمیں طالب علموں کا ہجوم ہوتا ہی کوئي طبیب طالب علموں کي صحت کي نگراني کرنے والا اگرچہ ہفتہ میں ایک ہي بار ہو مقرر نہیں ہوتا — یہہ لوگ اس بات کو بھول گئے ہیں کہ عقل اور خیالات کو تقویت دینا جسم کي تقویت پر منحصر ہی کیونکہ عقل سلیم صرف جسم سلیم میں ہوسکتي ہی •

(۶) مہتمم مدرسہ اور مدرسین و معلمین کے درمیان ہمیشہ جھگڑوں اور مناقشوں کا برپا رہنا — اُس سے ہمیشہ کے لیئے اُن میں دشمني اور عداوت کي بنیاد قایم ہوجاتي ہی — اور غیبت اور حسد اور چغلخوري کا بازار خوب گرم ہوتا ہی اور طالب علم گروہوں اور پارٹیوں میں تقسیم ہوجاتے ہیں- ہر ایک معلم اپنے دشمن کي برائي کرتا ہی— اور اُس کے ساتھہ طالب علموں کے سامنے سخت کلامي اور گالي گلوچ سے پیش آتا ہی — یہہ تمام لوگ خود اپني نظروں میں ذلیل ہوتے ہیں اور مدرسہ بغاوت اور جنگ و جدل کا میدان بن جاتا ہی اور یہي باتیں بعض اوقات اُس کي تباہي و بربادي کا سبب ہو جاتي ہیں •

(۷) جو معلم اپنے فرایض کو عمدگي اور دیانت داري کے ساتھہ انجام دیتے ہیں اُن کو کوئي صلہ نہیں ملتا ہی اور جو اُس میں کوتاہي کرتے ہیں اُن سے نہ کوئي باز پرس کي جاتي ہی اور نہ اُن کو سزادي جاتي ہی — سب معلموں کے ساتھہ خواہ وہ لایق ہوں یا نالایق کوشش کرنے والے ہوں یا کوتاہي سب کے ساتھہ یکساں سلوک کیا جاتا ہی اس وجہ سے قابل معلموں کي ہمتیں پست ہوگئیں ہیں — اور اُنہوں نے بھي کوشش کے ساتھہ اپني خدمات انجام دینا چھوڑ دیا ہی ماتحتوں کے دل میں افسروں کي ہیبت باقي نہیں رہي •

۸ — اکثر جدید مدارس سررشتہ تعلیم کے بوسیدہ پروگرام کي تقلید بغیر کسي قسم کے تغیر اور تبدل کے کرتے ہیں - حالانکہ ان کو معلوم ہی کہ یہہ پروگرام ناقص ہی اور ملک کو مفید علوم و فنون کي روشني سے منور نہیں کرسکتا اور نہ ایسے جوانمرد پیدا کرسکتا ہی جو ان کارآمد علوم سے مسلح ہوں جو زندگي کي کشمکش میں کامیابي حاصل کرنے کے لیئے ضروري ہیں نہ اُن میں استقلال اور خود داري ، ثابت قدمي اور اولوالعزمي پیدا کرتا ہی - بلکہ وہ ایسے بہائم صفت انسان پیدا کرتا ہی جو ہمیشہ ہانکنے والے کے محتاج ہوتے ہیں - ان لوگوں میں ملکي خدمات کے انجام دینے کي مطلق قابلیت نہیں ہوتي بلکہ جب وہ بر سر حکومت ہوتے تو ظلم کرتے اور جب کسي خدمت پر مامور ہوتے تو اُس کو خراب کرتے اور جب تجارت کرتے تو نقصان اُٹھاتے ہیں اور جب کوئي امانت اُن کے سپرد کي جاتي ہی تو خیانت کرتے ہیں - بیشک موجودہ تعلیم کي یہي غرض و غایت ہی اور یہي اُس کے بعض ناگوار نتایج ہیں" •

یونیورسٹي کمیشن

خلاصہ تجویزات کا

(مترجمہ کار پردازان اخبار ہذا)

(دیکھو واسطے سلسلہ کے صفحہ ۵۲۷ - مطبوعہ ۲۱ اگست سنہ ۱۹۰۲ ع)

سائنس کورس

(۱) طالب علموں سے یونیورسٹي کورس کے شروع کرنے سے پہلے سائنس میں پاس کرنے کي خواہش نہیں کرني چاہیئے •

(۲) طبعیات اور کیمیا انٹرمیجئٹ کورس میں اختیاري ہونے چاہیئیں •

(۳) ان مضامین کي تعلیم میں ایک با قاعدہ کورس عملي تجربہ کا شامل ہونا چاہیئے - یونیورسٹي کو بطور جزو امتحان انٹرمیجئٹ کے عملي جانچ نہیں کرني چاہیئے — بلکہ ہر ایک اُمیدوار کو اپنے کالج کے حکام کي طرف سے اس مضمون کا ایک سارٹیفکٹ پیش کرنا چاہیئے ، کہ اُس نے مقررہ عملي کورس کالج کي لیبوریٹریوں میں پورا کرلیا ہی ، اور نیز اُس نے کورس کے عملي حصہ میں کالج کا امتحان جانچ پاس کرلیا ہی — تحریري امتحان اس طرح پر ہونا چاہیئے جس سے یہہ بات معلوم ہوجاوے کہ اُمیدوار یہہ تعلیم حاصل کرچکا ہی ، اور یونیورسٹي کو اپنا اطمینان نسبت اس امر کے کرلینا چاہیئے کہ جس کالج میں اُس نے تعلیم پائي ہی وہاں اُس کو عملي تعلیم حاصل کرنے کے لیئے کافي سہولتیں ملي ہیں •

(۴) بیچلر آف سائنس کي ڈگري کے کورس میں مضامین کے مندرجہ ذیل دو مجموعوں میں سے ایک مجموعہ شامل ہونا چاہیئے •

ریاضي ، طبعیات و کیمیا - یا *

طبعیات ، کیمیا و نیچرل سائنس •

نیچرل سائنس سے مراد مندرجہ ذیل سائنس میں سے ایک سائنس سے ہی — (الف) علم نباتات (ب) فزیا لوجي (ج) زولوجي (علم حیوانات) (د) جیالوجي (علم طبقات الارض) معہ منرالوجي (معدنیات) و پلنٹا لوجي •

منجملہ ان تین مضامین کے ایک مضمون کو طالب علم کا خاص مضمون تصور کرنا چاہیئے ، اور اس میں زیادہ تر سختي کے ساتھہ اُس کي جانچ کرني چاہیئے — جو اُمیدوار مضامین کا دوسرا مجموعہ پڑھتے ہیں اُن کے واسطے خاص مضمون انتخاب نیچرل سائنس ہونا چاہیئے •

(٥) جو اُمیدوار لٹریري اور سائنٹیفک کورس پڑھتے هوں اُن کے خطاب علیحدہ علیحدہ بیچلر آف آرٹس اور بیچلر آف سائنس هونے چاهئیں *

(٦) بي ایس سي کي ڈگري کے واسطے تمام امتحانات میں عملي مهنه پر بہ نسبت اُس کے جیساکه اب تک عمل میں آیا هی زیادہ تر زور دینا چاهیئے— عملي امتحانات تحریري امتحان سے علیحدہ اس کرنے چاهئیں — اور اُن کي بابت جدے نمبر دیئے چاهئیں؟— عملي امتحان کو بخوبي اور عمدہ طور سے دینے کے لیئے کافي مهلت دیني چاهیئے *

(۷) مدت تعلیم کي تخفیف یا تعداد مضامین کي کمي کے طور پر کوئي خاص سہولتیں اس غرض سے نه دیني چاهیئیں که کوئي بیچلر آف آرٹس بي ایس سي کي ڈگري کے واسطے یا بي ایس سي ڈگري والا بیچلر آف آرٹس کي ڈگري کے واسطے جاسکے *

(۸) سائنس کے ایک گریجوایٹ کو اسبات کي اجازت دیني چاهیئے که وہ اعلی درجه کي ڈگري ماسٹر آف سائنس کے واسطے جاوے اور جو مضامین بي ایس سي کورس میں داخل هیں اُن میں سے ایک مضمون میں خاص لیاقت پیدا کرے اور بي ایس سي کي ڈگري حاصل کرکے ایک مدت معینه کے بعد اپنے تئیں مضمون مذکور میں امتحان دینے کے لیئے پیش کرے *

(۹) ڈاکٹر کي ڈگري محض ازروے امتحان نہیں دیني چاهیئے ، بلکه خاصکر اُس خاص سائنس میں جس میں اُمیدوار نے اپني ماسٹر کي ڈگري حاصل کي هو کسي قدر مدت مثلاً پانچ برس تک اصلي تحقیقات کرنے کي بنا پر دیني چاهیئے *

عام ذیوڈہ نصب خواندگي کا

آرٹس اور سائنس کے مختلف کورسوں کے لیئے مندرجه ذیل مضامین تجویز کیا جاتا هی *

انٹر میڈیٹ کورس —

۱ — انگریزي *

۲ — قدیمي زبان *

۳ — ریاضي *

۴ — مضامین ذیل میں سے ایک مضمون *

(۱) طبعیات و کیمیا - یا *

(۲) ڈي ڈکٹو لاجک و اصول علم روح انساني *

بي اے کورس —

۱ — انگریزي *

۲ — قدیمي زبان *

۳ — فلسفه *

۴ — مضامین ذیل میں سے ایک مضمون *

(۱) ریاضي *

(۲) تواریخ و پولیٹکل اکانومي *

بي ایس سي کورس —

مضامین کے مجموعه هاے ذیل میں سے ایک مضمون *

(۱) ریاضي ، طبعیات و کیمیا *

(۲) طبعیات ، کیمیا و نیچرل سائنس *

ایم اے کورس —

مضامین ذیل میں سے ایک مضمون *

(۱) زبانیں — کورس میں یا تو انگریزي معه ایک قدیمي یا هندوستان کي ایک دیسي زبان کے ، یا هندوستان کي ایک قدیمي زبان معه ایک هندوستاني دیسي زبان کے *

(۲) فلسفه *

(۳) تواریخ ، پولیٹکل اکانومي و پولیٹکل فلاسفي *

(۴) ریاضي *

ایم ایس سي کورس —

کوئي ایک مضمون اُن مضامین میں سے جو بي ایس سي کورس میں داخل هیں *

ڈاکٹر آف لٹریچر اور ڈاکٹر آف سائنس کي ڈگریاں ماسٹر آف آرٹس و سائنس کو بعد چند برس کے جو اصلي تحقیقات میں صرف کیئے جاویں دیني چاهیئیں *

قانون

(۱) قانون کي تحصیل اُس وقت تک که طالب علم آرٹس یا سائنس میں معمولي ڈگري کے واسطے اپنا کورس ختم نه کرلے ملتوي رکھني چاهیئے — اگر یہه منظور هو که وہ اس پیشه کے کسي ادني درجه میں کام کرے ، تو اُس کو انٹر میجیئٹ کورس کے بعد قانون کي تحصیل شروع کرني چاهیئے — اگر وہ بارسٹري کا امتحان دینا یا لا کي ڈگري حاصل کرنا چاهتا هی تو اُس کو گریجوایٹ هونے کے بعد شروع کرنا چاهیئے - جیورس پروڈنس (اصول قانون) کو بي اے ڈگري کے کسي کورس میں بطور ایک اختیاري مضمون کے داخل نہیں کرنا چاهیئے *

(۲) قانون کے طریقہ تعلیم کي اصلاح اس طرح پر کرني چاهیئے که مقدمات سے تعلیم حاصل کرنے کا قاعدہ اُس میں داخل کیا جاوے *

(۳) قانون کي ڈگري کے لیئے رومن لا کو ایک ضروري مضمون نہیں قرار دینا چاهیئے *

(۴) قانون کے ایک عمدہ سنٹرل اسکول قایم کرنے یا اُس کو جاري رکھنے اور ترقي دینے کے معاملہ پر هر ایک یونیورسٹي میں فوراً توجه هوني چاهیئے – اس قسم کے اسکول کے پروفیسر معه کسي یونیورسٹي پروفیسروں کے جن کو اُس سے تعلق هو جج یا وکیل هوسکتے هیں جو عدالت کے وقت سے باهر صبح یا شام اپني جماعتوں سے ملا کریں — ایک اسٹاف معلموں کا جو طالب علموں کو اُن کے پڑھنے میں مدد دینے کے بخوبي لایق هو اور ایک عمدہ کتب خانہ قانوني کتابوں کا هونا چاهیئے- جماعت منتظم میں لوکل هائي کورٹ کي بنچ اور بار کے بہت سے ممبر شریک هونے چاهیئیں *

میڈیسن (طبابت)

(۱) جس قاعدہ کے بموجب میڈیسن کي تعلیم سرکاري کالجوں پر محدود هی اُس کو جاري رکھنا چاهیئے *

(۲) میڈیکل کالجوں کے سامان کو خاصکر بلحاظ انتظام عملي کام اور کلاس روم اور هوسپٹلوں کے ترقي دینا چاهیئے *

(۳) ممالک متحدہ میں ایک میڈیکل کالج قایم کرنا چاهیئے *

(۴) کسي شخص کو کسي خاص مضمون میں لکچر دینے کے لیئے اُس وقت تک که اُس نے اُس کي جانب خاص توجه نکي هو اور اُس سے خاص واقفیت ظاهر نه کي هو نہیں مقرر کرنا چاهیئے — کسي میڈیکل افسر کي نسبت جو کسي خاص مضمون میں خواہ تو مستقل یا عارضي طور پر لکچر دینے کے واسطے منتخب کیا گیا هو یہه نہیں تصور کرنا چاهیئے که وہ اپنے منصب کي وجه سے کسي دوسري پروفیسري پر جو خالي هو تبدیل کیئے جانے کا استحقاق رکھتا هی *

(۵) بمبئي کي یونیورسٹي میں علم طب کے طالب علموں کو بطور ابتدائي شرط داخلہ میڈیکل کورس کے بجاے امتحان (داخلہ) کے امتحان انٹر میجیئٹ پاس کرنا چاهیئے — لاهور میں ایم بي کي ڈگري کے واسطے آرٹ یا سائنس میں کسي زاید لیاقت کي ضرورت نہیں هی *

(۶) علم طب کے طالب علموں کو زبان لاطیني میں لیاقت پیدا کرنے کي ضرورت نہیں هی *

(۷) یونیورسٹیوں کو میڈیسن اور سرجري (جراحي) میں اُن شخصوں کو جو اُس کي قابلیت پیدا کریں بدستور لیسنس اور نیز بیچلر و ڈاکٹر آف میڈیسن کي ڈگریاں دیني چاهیئیں — یہه لیسنس ڈپلومہ هونا چاهیئے نه که ایک ڈگري ' اور وہ اُن شخصوں کو دیا جاسکتا هی جو ڈگري ایم بي کے امتحان میں بلحاظ علمیت کسیقدر کم درجه اُن شخصوں کي به نسبت حاصل کریں جو ڈگري مذکور کے پانے کے مستحق هوں *

(۸) هر ایک یونیورسٹي کو اپنے سلسله خواندگي و امتحانات کي ترمیم اس طرح پر کرني چاهیئے که ایک ابتدائي سائنٹیفک کورس جس کو طبعیات ' کمسٹري اور جنرل بیالوجي تک وسعت هو قایم هوجاوے ' اور اس کے بعد اول ایک انٹر میجیئٹ کورس اناٹمي ' فزیالوجي اور مضامین متعلقه کا اور دوہم میڈیسن ' سرجري اور دوسرے اسي قسم کے مضامین کا ایک اخیر کورس پڑھایا جاوے *

(۹) بیچلر کي ڈگري کے درجه پر میڈیسن اور سرجري کا علحدہ کرنا مناسب معلوم هوتا هی لیکن یہه مناسب هی که ڈاکٹر کي ڈگري کسي خاص مضمون کے عوض میں دي جاوے اور اُمید وار کو اپنا خاص مضمون پیش کرنے کي اجازت دي جاوے اور یونیورسٹي جس طرحپر مناسب خیال کرے خواہ بذریعہ امتحان کے یا اور طرح پر اُس کو جانچے ڈاکٹر کي ڈگري کے اُمید وار کے لیئے ضرور نہیں هی که وہ آرٹس یا سائنس میں ایک ڈگري حاصل کرے *

(۱۰) هرایک یونیورسٹي کو چاهیئے که جسوقت بیکٹي ریالوجي ' حفظان صحت اور سنیٹري انجنیرنگ کي مناسب تعلیم کے واسطے کافي انتظامات هوجاویں تو فوراً سنیٹري سائنس کا ایک ڈپلومہ جاري کردے *

انجنیرنگ

(۱) امتحان انٹرمیجیئٹ تمام یونیورسٹیوں میں ایک ابتدائي جانچ اُن طالب علموں کے لیئے جو انجنیري کا کورس پڑھنا چاهیں هوني چاهیئے *

(۲) خود یونیورسٹي کو انجنیري کي تعلیم کا ذمه نہیں لینا چاهیئے *

(۳) اس قسم کي تعلیم کا انتظام جسکي ضرورت طالب علموں کو ریاضي ' طبعیات اور کمسٹري میں امتحان انٹرمیجیئٹ پاس کرنے کے بعد هو انجنیري کے کالجوں میں هونا چاهیئے *

(۴) اسي قسم کے کورسوں کے قرار دینے اور مختلف یونیورسٹیوں میں اسٹینڈرڈ کے مساوي کرنے کے واسطے بڑي احتیاط عمل میں لاني چاهیئے *

(۵) کان کھودنے اور برقي انجنیرنگ میں تعلیم دینے کیواسطے زاید اهتمام کي ضرورت هی *

(۶) یہه تعلیم ابتدا سے انتہا تک کامل عملي طور کي هوني چاهیئے *

تدابیر شرو[illegible] — سب سے پیشتر جو کچھہ همکو کرنا تها وہ یہہ تها کہ با[illegible] اس تجویز کي منظوري مختلف صوبہ جات سے بوساط[illegible] عمايد اور انجمنوں کے حاصل کریں — جب یہہ کام ا[illegible] دوسرا کام یہہ کیا گیا کہ دهلي میں ایک شاندار اور [illegible] جس میں شرکت کي غرض سے اور صرف اسي غرض سے [illegible] شرکت عملي طور پر عیاں هوجاے دور دراز مقامات سے [illegible] تشریف لائے — اس جلسہ میں جو امور طی هوئے منجملہ [illegible] گورنمنت کا تجویز هونا تها — چنانچہ اسکي بابت قبل ازیں اعلان [illegible] کہ هز هائینس نواب صاحب بهادر والي رام پور نے بخوشي [illegible] هونا قبول فرما لیا هی طیاري ایڈریس کے واسطے بهي ایک مختصر کمیٹي اس جلسہ میں قرار پائي تهي — اس کمیٹي نے بهي اپنا فرض ادا کردیا هی مگر یہہ قرار پایا هی کہ تا منظوري گورنمنت اڈریس کا مضمون باضابطہ طور پر شایع نہ کیا جاے — بعد حصول منظوري جو غالبا عنقریب حاصل هو جاویگي یہہ اڈریس شایع کیا جائیگا اور مختلف صوبہ جات میں دستخطوں کے لیئے بهیجا جائیگا — اس حد تک کارروائي هو چکي هی اور شاید بعض ناظرین خیال کرینگے کہ سب کچھہ هوگیا اب باقي کیا هی — مگر معلوم هونا چاهیئے کہ اظهار وفاداري کے واسطے یہہ کافي نہیں هی کہ اڈریس طیار کرلیا جاے — اڈریس کے واسطے کاسکٹ جس میں رکهکر وہ پیش کیا جائیگا اسي طرح لازمي هی جس طرح عالم اسباب میں روح کے واسطے قالب — مسلمانوں کا کاسکٹ کس وضع کا هونا چاهیئے ؟ کیا اُس پر جامع مسجد دهلي یا تاجگنج یا کسي دوسري اسلامي عمارت کي تصویر هونا چاهیئے ؟ کم از کم کسقدر اور زیادہ سے زیادہ کہاں تک طیاري کاسکٹ میں صرف کرنا چاهیئے ؟ یہہ سوالات ابهي طی نہیں هوئے هیں — اور ان کے علاوہ ایک سوال اور بهي طی هونے کو هی وہ یہہ هی کہ صرفہ کہاں سے آئے ؟ همکو قوي اُمید هی کہ جملہ بزرگان قوم بہت جلد همکو اپني راے رزین سے مطلع فرماوینگے — اور اس اُمید قوي سے قوي تر اُمید یہہ هی کہ رزین کو رزین پڑهکر موقع اور ضرورت کا خیال کرینگے — زیادہ لکهنا فضول هی — عاقلاں را اشارہ کافي است ●

[illegible]نڈنٹ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس
اجلاس آیندہ

یقیناً هم[illegible] گی کہ همارے عین خوش نصیبي
هی [illegible]ندہ ا[illegible] صدارت میں هوگا جو
بلحا[illegible] بلحاظ لیاقت [illegible] باعث فخر و ناز
[illegible] سر سلطان محمد [illegible]ت کسي

خاص گروہ یا کسي خاص صوبہ پر محدود نہیں هی بلکہ هز هائینس کے ذاتي اوصاف نے تمام هندوستان اور نیز انگلستان و یورپ کو یکساں متاثر کر رکها هی — قطع نظر ذاتي خوبیوں کے آپ کو جو خاص مرتبہ مذهبي طور پر حاصل هی وہ خود ایسا هی کہ جسکي مثال اس ملک میں بهرکیف غالباً نہیں هی — یورپ میں اُس کي مثال هزهولینس پوپ سے اور ملک تبت میں لاما اعظم سے البتہ دي جاسکتي هی — بعض اوقات یہہ خیال کیا جاتا هی کہ صرف خوجہ گان بمبئي آپ کو اپنا پیشواے دین مانتے هیں حالانکہ خوجگان بمبئي اُس کثیرالتعداد گروہ کا ایک خفیف جزو هیں جو آپ کي پیروي کرتے هیں — آپ تمام فرقہ اسماعیلیہ کے رهنما هیں اور اس لحاظ سے آپ کو علاوہ همارے شهنشاہ معظم کے دیگر سلاطین سے بهي بہت بڑا واسطہ و سروکار هی — آپ کے پیرو وسط و جنوبي مغربي افریقہ میں نہایت کثرت سے هیں — اس زمانہ میں جب کہ مردم شماري کا رواج هی یہہ کہنا بیفائدہ هوگا کہ آپ کے پیروں کي تعداد بیشمار هی — اس کے صرف یہہ معني سمجهے جائینگے کہ شمار نہیں کیئے گئے — لیکن اس میں مطلق شبہہ نہیں هی کہ ایسے اشخاص کي نوبت لاکهوں پر نہیں بلکہ کروڑوں پر هی جو آپ کے احکام کو واجب التعمیل سمجهکر آپ کي اطاعت کرتے هیں — آپ کي یہہ پالسي هی کہ هر ملک کے بادشاہ کو امن و امان قایم کرنے میں اور مفید قوانین کے اجرا میں مدد دیں — چنانچہ اس قسم کي خدمات کے عوض شهنشاہ جرمن نے جن کو افریقہ کے بعض حصوں پر حکومت حاصل هی آپ کو تهوڑا عرصہ هوا کہ ایک خاص تمغہ عطا فرمایا تها ●

هندوستان سے هز هائینس کے خاندان کا تعلق کچھہ بہت قدیم نہیں هی — آپ کا سلسلہ خلفاء بني فاطمہ سے هی لیکن جس سلسلہ کي وجہ سے موجودہ شهرت اور اعزاز و اقتدار هی — اُس کي بنیاد زیادہ تر ایران میں قایم هوئي هی — چنانچہ آپ کے دادا صاحب جن کا اسم گرامي آغا حسن علیشاہ تها ابتداءً بعهد فتح علیشاہ شاہ ایران نہایت معزز رکن سلطنت تهے اور خود شاہ ممدوح کي دختر سے عقد هوا تها — کچھہ عرصہ کے بعد شاہ ایران آپ کے دادا صاحب سے بد ظن هوگئے جسکي وجہ سے اُن کو ترک وطن کرکے هندوستان آنا هوا — بمبئي میں پیشتر سے اُن کے معتقد اور نیز کچھہ جائداد موجود تهي علاوہ ازیں ایران کي پولیٹکل قیود کے بعد انگریزي حکومت کي آزادي اُن کو بہت خوشگوار معلوم هوئي — " قدر عافیت کسی داند کہ بہ مصیبتے گرفتار آید " — پس آغا حسن علیشاہ صاحب نے بمبئي میں مستقل سکونت اختیار کرلي — کچھہ زیادہ زمانہ نہیں گذرنے پایا تها کہ اول جنگ کابل اور نیز جنگ سندہ هوئي — ان مواقع پر آغا صاحب موصوف سے خدمات نمایاں هوئیں اور بالآخر صاحب ممدوح کو منجانب برٹش گورنمنت پینشن ملي اور نیز هز هائینس کا معزز خطاب عطا هوا کہ جو صرف فرمانروایان کو ملتا رها هی — هز هائینس آغا حسن علیشاہ نے سنہ ۱۸۸۱ ع میں

جبکہ اُن کا سن تقریبا نوے سال تھا قضا کي - اور بجاے اُن کے جناب آغا علي شاہ صاحب صدر نشین ہوئے - چار سال کے بعد آغا علي شاہ صاحب نے قضا کي اور دس سال کي عمر میں ہز ہائینس سلطان محمد شاہ کو صدارت حاصل ہوئي *

ہز ہائینس کي مثال بھي منجملہ اُن بیشمار واقعات کے هی جن سے ثابت ہوتا هی کہ لایق ماں بھي عجیب و غریب نعمت هی - آپ کي والدہ ایران کي مشہور عالم اور فلاسفر نظام الدولہ کي دختر تھیں - اور جس خوبي کے ساتھہ ممدوحہ نے اپنا فرض در بارۂ تعلیم و تربیت ادا فرمایا اُس سے معلوم ہوتا هی کہ علاوہ جوہر شرافت کے ممدوحہ نے لیاقت پدري کي میراث بھي پائي تھي — یقینا اُسیکا نتیجہ هی کہ ہز ہائینس کي تعلیم مشرقي و مغربي ہر دو علوم کے لحاظ سے اتني مکمل هی کہ في زمانہ ہندوستان میں شاذ و نادر هي ہوتي هی *

گو ہز ہائینس ایک فرقہ کے مذہبي پیشوا ہیں آپ کے دیکھنے سے یا معمولي طرز زندگي سے ہرگز یہہ مترشح نہیں ہوتا کہ مذہبي اثر قایم رکھنے کے واسطے کوئي خاص وضع یا انداز اختیار کیا گیا هی — آپ بدعوات سر سید مرحوم علیگڈہ تشریف لائے تھے اور دو روز سر سید کے مہمان رهے تھے — گو اُس وقت آپ اور میں کم عمر تھے تاہم اُسوقت بھي آپ نے ظاہري نمایش کو مطلق جایز نہ رکھا تھا — اور دیکھنے والا جو واقف نہ ہو ہرگز نہیں سمجھتا تھا کہ آپ ایک معمولي تعلیم یافتہ نوجوان جنٹلمین نہیں ہیں بلکہ کروڑوں آدمیوں کے سردار اور پیشوا مذہبي اور دنیوي خزاین اور دولت کے مالک ہیں *

واقعي فرقہ اسمٰعیلیہ نہایت خوش قسمت هی کہ اُسکو ایسے روشن خیال پیشوا سے تعلق هی — ہز ہائینس اپني کثیر آمدني کا بڑا حصہ اس فرقہ کي دیني اور دنیوي بہبود کے واسطے صرف کرتے ہیں لیکن اُنکي ہمدردي اسبات کي اجازت نہیں دیتي کہ عام مسلمانان کي حالت زار پر متوجہ نہ ہوں — جو احسان ہز ہائینس نے ہمارے کالج پر کیا هی اُس کے اعادہ کي ضرورت نہیں هی — دوسرا احسان عظیم یہہ هی کہ ایسے موقعہ پر جبکہ ہر طرح کے سامان دلچسپي موجود ہونگے جناب نے اپنے بیش بہا وقت کا ایک حصہ کانفرنس کي نذر کرنا قبول فرمایا هی *

یہہ پہلا موقعہ نہ ہوگا کہ تمام مسلمانوں کے بلا لحاظ فرقہ و ملت ہز ہائینس صدر انجمن و ریپریزینٹیٹو ہوں گے - کیونکہ سنہ ۱۸۹۷ ع میں بھي بسلسلہ جوبلي آپ هي جملہ مسلمانان صوبہ بمبئي کے سرگروہ قرار پائے تھے اور ویسرائے کے ذریعہ سے ملکہ معظمہ کي حضور میں اڈریس پیش کرنے کي غرض سے شملہ تشریف لیگئے تھے - پھر سنہ ۱۸۹۸ ع میں آپ ولایت تشریف لیگئے اور وہاں خود ملکہ معظمہ کے دربار میں بمقام ونڈسر کیسل باریاب ہوئے - اس موقعہ پر ہز ہائینس کو موجودہ شہنشاہ سے ملنے کا بھي موقعہ ملا اور بالاخر ملاقات دوستي کي حد تک پہونچگئي اُسي سنہ میں ہز ہائینس کو نایٹ گرینڈ کمانڈر کا تمغہ عطا ہوا تھا اور سال حال میں بہ سلسلہ تاجپوشي نایٹ گرینڈ کمانڈر کا خطاب ملا هی - یہہ بات عام طور پر لندن میں مشہور هی کہ اس موقعہ تاجپوشي پر آپ کو دربار شاهي میں خاص مرتبہ اور رسوخ حاصل رہا *

سجل جمعیۃ اُم القریٰ

یعني

روئداد انجمن مکہ معظمہ

چونکہ ہمارا زمانہ یعني چودھویں صدي کا آغاز ایک ایسا زمانہ هی جس میں عام طور پر مسلمانوں کي حالت میں ضعف اور اختلال پیدا ہوگیا هی - اور چونکہ خدا نے دنیا میں ہر چیز کے لیئے کوئي نہ کوئي سبب بنایا هی اِس لیئے ضرور هی کہ اِس ضعف و اختلال کا بھي جو تمام دنیا کے مسلمانوں پر طاري هی کوئي سبب ہوگا - کچھہ عرصہ سے ہمارے علماء و فضلا ، مولفوں اور مصنفوں اور مدبروں نے اس اختلال کے اسباب پر غور کرنا اور مسلمانوں کي حالت کو ترقي دینے کے لیئے بہترین وسائل کي نسبت بحث کرنا شروع کیا — وہ ہندوستان ، مصر ، شام اور تاتار کے اخباروں میں اپني رائیں شائع کرنے لگے جن میں سے اکثر مضامین میري نظر سے گذرے — اور میں نے بھي ان کي تقلید کرکے اِس اہم مسئلہ میں جو کچھہ میري راے تھي اُس کو بعض اخبارات میں شایع کیا *

اِس کے بعد میں نے اپني کوشش کے دائرہ کو زیادہ وسیع کرنا چاہا اور مکہ مکرمہ میں جو روحاني ہدایت کا سر چشمہ هی مختلف ممالک کے علماء و فضلا کي ایک انجمن منعقد کرنے کا اِرادہ کیا — اور خدا کي ذات پر بھروسہ کرکے عرب کے مشہور شہروں کي سیر و سیاحت کي غرض سے میں نے قدم بڑھایا — تاکہ وہاں کے علماء کے خیالات پر اطلاع حاصل ہو اور آیندہ حج کے موقع پر جلسہ کا انتظام ہوسکے - میں اوائل محرم سنہ ۱۳۱۶ ہجري میں اپنے وطن سے جو فرات کے کنارہ پر واقع هی روانہ ہوا - میں نے اسکندرون سے بحري رستہ اختیار کیا اور بیروت ، دمشق ، یافا اور بیت المقدس کو ہوتا ہوا اسکندریہ پہونچا - پھر مصر میں آیا - اس کے بعد سویز کي راہ سے حدیدہ ، صنعاء اور عدن ہوکر بصرہ پہونچا اور یہاں سے واپس ہوکر حائل اور مدینہ منورہ میں ٹھیرتا ہوا اوائل ذیقعدہ میں مکہ مکرمہ میں داخل ہوا — اِن شہروں کے جن حضرات علماء اور فضلا نے میري دعوت قبول کي تھي اور جلسہ میں شریک ہونے کا وعدہ کیا تھا ان میں سے اکثر مجھہ سے پیشتر هي مکہ معظمہ میں پہونچ چکے تھے - اور ۱۵ تاریخ سے پیشتر هي جو اجلاس کي تاریخ قرار دي گئي تھي باقي لوگ بھي آگئے — البتہ اسکا افسوس هی کہ بعض تلادیوني اسباب سے فاضل بیروتي تشریف نہیں لاسکے — انہوں نے اپني عدم حاضري کي وجوہات سے مجھکو تحریري اطلاع دي اور درحقیقت وہ معذور تھے

اس اثنا میں کہ ہم جلسہ کی مقررہ تاریخ کا انتظار کر رہے تھے میں نے بعض دوستوں کی مدد سے نہایت تلاش اور جستجو کے بعد جلسہ میں شریک کرنے کے لیئے ۱۲ ممبر اور بہم پہونچائے ' جو مراکش ' ٹیونس ' قسطنطنیہ ' بغچہ سرائے ' تفلس ' تبریز ' کابل ' کاشغر ' کازان ' پیکن ' دہلی ' کلکتہ اور لیورپول کے رہنے والے تھے — چونکہ میں نے ہی اس جلسہ کو دعوت دی تھی اور متجہہ ہی کو اُسکا تمام انتظام و اہتمام کرنا تھا اس لیئے میں نے فورا مکہ کی آبادی سے علحدہ کنارہ پر ایک ایسا مکان تجویز کیا جس میں مخفی طور پر اجلاس ہوسکیں اور یہہ مکان بنظرِ احتیاط ایک روسی شخص کے نام سے کرایہ پر لیا گیا تاکہ کوئی تعرض نہوسکے — ۱۵ تاریخ سے مہینہ کے خاتمہ تک سوائے الوداعی اجلاس کے ۱۲ اجلاس ہوئے جن میں نہایت ضروری اور اہم مسائل کی نسبت نہایت آزادی کے ساتھہ مباحثے ہوئے اور نہایت پر جوش تقریریں کی گئیں — اور اُن کی روئداد نہایت احتیاط کے ساتھہ قلمبند کی گئی جیسا کہ اُس کے مطالعہ سے معلوم ہوگا — اس روئداد میں سوائے اُن باتوں کے جن کو انجمن نے ازراہ مصلحت پوشیدہ رکھنا چاہا تمام بحثیں اور تقریریں ہو بہو درج ہیں ●

پہلا اجلاس

یوم دوشنبہ — ۱۵ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۶ ہجری

دوشنبہ کے روز ۱۵ تاریخ کو ہماری انجمن کا پہلا اجلاس ہوا جس میں مختلف ممالک اسلامیہ کے ۲۲ علماء اور فضلا شریک تھے — یہہ تمام علماء عربی زبان کے سمجھنے اور اُس میں تحریر و تقریر کرنے پر بخوبی قادر تھے — جس وقت تمام ممبر جمع ہوگئے تو میں نے ان کو ایک دوسرے کے ساتھہ انٹرڈیوس کیا — اس کے بعد تمام ممبروں کو ایک مطبوعہ پروگرام تقسیم کیا گیا جو پہلے ہی سے چھپا ہوا تیار تھا — یہہ پروگرام جلاٹین (Gelatine) کے چھاپے میں چھاپا گیا تھا جو انجمن کے کاغذات چھاپنے کے لیئے میں نے ایک ہندوستانی تاجر سے چند روز کے لیئے مستعار منگ لیا تھا — اس میں ہر ممبر کا نام ' سکونت ' مذہب اور خاص قابلیت اور اُس کے مختصر حالات لکھے ہوئے تھے — اور نیز اس میں وہ اشارات درج تھے جو انجمن کے ممبروں کو استعمال کرنے تھے ●

ممبران جو اجلاس میں شریک تھے حسب ذیل ہیں ●

سید فراتی ' فاضل شامی ' بلیغ قدسی ' کامل اسکندری ' علامہ مصری ' محدث یمنی ' حافظ بصری ' عالم نجدی ' محقق مدنی ' اُستاد مکی ' حکیم تونسی ' مرشد فارسی ' سعید انگریزی ' مولائے رومی ' عالم کردی ' مجتہد تبریزی ' عارف تاتاری ' خطیب کازانی ' مدقق ترکی ' فقیہ افغانی ' فاضل ہندی ' شیخ سندھی ' امام چینی ●

پروگرام تقسیم ہونے کے بعد تمام ممبروں نے پکار کر کہا " لانعبد الا اللہ " یہ کلمہ ہماری باہمی اخوت کا شعار تھا اور اُس کو پہلے ہی تمام ممبر جانتے تھے — اس کے بعد تمام ممبروں سے اسلام اور مسلمانوں کی بہبودی اور بہی خواہی میں حتی المقدور کوشش کرنے اور اس مبارک انجمن کے معاملات میں امانت اور دیانت پر ثابت قدم رہنے کا عہد لیا گیا ●

ان تمہیدی اُمور کے ختم ہونے کے بعد میں نے ممبروں کی خدمت میں عرض کیا کہ اس جلسہ کے لیئے ایک صدر کا انتخاب کرنا ضروری ہی جو اجلاس کے تمام مباحثوں اور تقریروں کی نگرانی اور رہنمائی کرسکے اور ایک سکرٹری ہونا چاہیئے جو اجلاس کی روئداد قلمبند کرتا رہے — اس کے جواب میں علامہ مصری نے کہا کہ ہماری واقفیت ایک دوسرے کے ساتھہ بالکل نئی ہی اور آپ پیشتر ہی سے ہم سب سے واقف ہیں پس میں دونوں انتخاب آپ ہی کی رائے پر منحصر کرتا ہوں — علامہ مصری کی یہہ تقریر ختم بھی نہونے پائی تھی کہ تمام ممبروں نے اس سے اتفاق کیا — اُس وقت میں نے جلسہ کے سامنے اعلان کیا کہ میں اُستاد مکی کو صدارت کے لیئے انتخاب کرتا ہوں اور سکرٹری کی خدمت میں بذات خود انجام دونگا — کیونکہ جو کام میں خود انجام دے سکتا ہوں اُس کے لیئے میں اپنے کسی دوست کو تکلیف دینا پسند نہیں کرتا — جب میری گفتگو ختم ہوئی تو جناب صدر انجمن کی افتتاحی تقریر کے انتظار میں تمام جلسہ پر سکوت اور خاموشی کا عالم طاری ہوگیا — جناب ممدوح نے اپنی افتتاحی تقریر شروع کی اور بعد حمد و صلوۃ کے فرمایا ●

حضرات !

ہم میں سے ہر شخص کو معلوم ہی کہ ہم آج کیوں اس مقام پر جمع ہوئے ہیں — سکرٹری صاحب جن کی دعوت پر یہہ جلسہ جمع ہوا ہی ان کی کوششوں کا ہم کو مشکور ہونا چاہیئے — میرے نزدیک اس امر کی ضرورت نہیں کہ میں اس جلسہ کے جمع ہونے کا سبب بیان کروں اور نہ میں آپ کی ہمت کو بڑھانے اور آپ کی غیرت اور حمیت کی آگ کو بھڑکانے کی ضرورت دیکھتا ہوں — مگر میں آپ کے سامنے اجمالی طور پر اس مسئلہ کی تاریخ بیان کر دینا مناسب خیال کرتا ہوں ●

اسلام کے تنزل اور انحطاط کا مسئلہ کوئی نیا مسئلہ نہیں ہی جو زمانہ حال کی پیداوار ہو — بلکہ اُسکی عمر ایک ہزار سال یا اس سے بھی زیادہ ہی — اِن متواتر صدیوں میں اسلام کی عزت اور عظمت کے محفوظ رہنے کا صرف یہہ باعث ہی کہ اس مذہب کی بنیاد نہایت استحکام کے ساتھہ قایم ہوئی تھی اور تمام قومیں بلحاظ جملہ حالتوں کے مسلمانوں کے مقابلہ میں پیچھے تھیں مگر بعض قومیں رفتہ رفتہ مفید اور کارآمد علوم و فنون میں جو انسان کے خیالات کو روشن کرنے والے ہیں ہم سے فایق ہوگئیں اور بتدریج اپنی قوت کو ترقی دے کر دنیا کی اکثر قوموں اور ملکوں پر مسلط ہوگئیں — اور مسلمان بدستور غفلت کی گہری نیند میں سوتے رہے — حتی کہ ممالک اسلامیہ کے جسم کے اطراف

دل اور بے حس و حرکت ہوگئے اور قلب یعني جزیرہ عرب کي حالت خطرہ کے قریب پہونچ گئي — یہہ حالت دیکھکر بعض صاحب بصیرت اشخاص جن کو خدا نے عاقبت اندیشي کي توفیق دي تھي متنبہ اور بیدار ہوئے — اُنھوں نے اپنے مواعظ اور نصائح کے ذریعہ سے جو بے شمار اخباروں اور رسالوں میں شائع ہوتے رہے خواب غفلت میں سونے والے مسلمانوں کو جھنجھوڑنا شروع کیا جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ اکثر مسلمان چونک اُٹھے اور عام طور پر دلوں میں ایک قوم کي تحریک پیدا ہوگئي — مگر نہایت افسوس هی کہ اس تحریک کے لیئے کوئي خاص سمت مقرر نہیں اور چاروں طرف منتشر ہونے سے اُس کي قوت ضایع ہو رہي هی — اُمید هی کہ خداوند تعالی ہماري انجمن کو توفیق دے کہ وہ تمام مسلمانوں کے لیئے ایک خاص سمت قرار دیئے اور ان کي منتشر اور پراگندہ قوت کو ایک مرکز پر جمع کرنے میں کامیاب ہو •

اس موضوع میں جس قدر مضامین اور آرٹیکل ہمارے علماء اور فضلا کے قلم سے نکلے ہیں ان پر اگر عمیق اور گہري نظر ڈالي جاے تو معلوم ہوتا هی کہ ان کي بنیاد صرف چار ابتدائي مقاصد پر رکھي گئي هی •

اول موجودہ حالت کا بیان اور عام طور پر اُس کے اعراض اور متعلقات کي تشریح کرنا جس کا لوگوں پر اثر پڑے اور ان کو غور و فکر کرنے پر آمادہ کرے، حالانکہ یہہ اثر چند مدت سے زیادہ عرصہ تک باقي نہیں رہتا - دوم اس امر کا بیان کہ جو ضعف و اختلال مسلمانوں پر طاري هی اُس کا سبب عام جہالت هی — اس کي تشریح میں صرف اجمال اور ایہام سے کام لیا جاتا هی ' حالانکہ ضرورت اس بات کي هی کہ قوم کي جہالت تفصیل اور تشریح کے ساتھہ بیان کي جاے اور اپنے عیوب اور نقائص کے ظاہر کرنے میں شرم و لحاظ کو بالکل بالاے طاق رکھدیا جاے — تیسرے قوم کو موجودہ حالت کے ناگوار نتائج سے نہایت ہولناک پیرایہ میں ڈرانا ' حالانکہ اب نوبت، یہاں تک پہونچ گئي هی کہ ڈرانے سے کچھہ فائدہ نہیں ہوسکتا - چوتھے قوم کے امراء یا علماء یا تمام قوم کو ملامت کرنا اور ان کے ذمہ الزام لگانا کہ وہ متحد اور متفق ہوکر ترقي نہیں کرتے ' حالانکہ ایسي حالت میں جب کہ وہ باہمي اختلافات اور خصومتوں میں مصروف ہیں اتحاد و اتفاق صرف مشکل هي نہیں بلکہ قریب قریب ناممکن هی •

پس یہہ چار مقاصد ہیں جن میں نہایت فصاحت و بلاغت صرف کي گئي هی اور جو مختلف اسالیب اور پیرایوں میں پوري طرح بیان ہوچکے ہیں ' اور اب اُن سے فائدہ اُٹھانے اور ثمرہ حاصل کرنے کا وقت آ گیا هی — اور یہہ اُس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ مرض یا مشترک امراض کي پوري طرح تشخیص نہ ہو جاے کہ مرض کا مقام کہاں هی اُس کے مائکروب کیا ہیں — اور اس کے بعد ایسي دوا تجویز نہ کي جاے جو سہل الوصول ہونے کے علاوہ سریع الاثر اور قابل اطمینان ہو، اور پھر وہ دوا ایسي حکمت کے ساتھہ قوم کے جسم میں داخل کي نہ جاے کہ وہم اور عناد کو اپنا کام کرنے کا موقع نہ ملے اور اعضاے قوت شامہ اور ذائقہ اُس کي مخالفت پر آمادہ نہوں •

حضرات ! میرا خیال هی کہ ہمارے علماء اور فضلا اور مضمون نگاروں نے اس موضوع میں اپني راے ظاہر کرتے وقت اپنا نام پوشیدہ رکھنے کي جو پالیسي اختیار کي هی غالبا آپ بھي اُس کو پسند کرتے ہونگے — کیونکہ اس میں بہت سي خوبیاں بلکہ اِس کے متعدد اسباب ہیں — ہماري انجمن کو بھي یہي پالیسي اختیار کرني چاہیئے اور ہر ایک ممبر کو جب کہ وہ اس موضوع کے متعلق اپني راے پبلک میں شائع کرے تو حتی الوسع اپنا نام پوشیدہ رکھنے کي کوشش کرنا چاہیئے — کیونکہ اِس سے یہہ فائدہ ہوگا کہ ہم میں سے ہرشخص خلیفہ ثاني حضرت عمر رضي اللہ عنہ کا طریقہ اختیار کرسکیگا - یعني مذہبي اور قومي بہبودي کي نسبت جو اُس کي راے ہوگي وہ بغیر شرم و لحاظ اور ریا کے اور بغیر عوام الناس کے مذاق کے رعایت اور ان کي ناراضي کے خیال کے صاف صاف اور کھلم کھلا ظاہر کرسکیگا - کیونکہ مریض کے لیئے شرم کرنا موجب ہلاکت اور مرض کا چھپانا سراسر حماقت اور ناداني هی — قوم کي بہي خواہي عین مذہب هی اور مذہبي امور میں کوئي شرم کي بات نہیں هی — نام کے پوشیدہ رکھنے کا ایک فائدہ یہہ بھي هی کہ اس موضوع کے متعلق جو باتیں خیال میں گذرتي ہیں اُن کو اکثر لوگ جانتے ہیں مگر وہ منتشر اور پراگندہ ہیں اور اُنکے لحاظ سے افراد قوم کئي طبقوں پر منقسم ہیں : علماء کا ایک طبقہ ایسا هی جو نہایت ڈرپوک اور بزدل هی وہ اس قسم کے مسائل کي نسبت غور و خوض کرنے میں عوام کي شورش سے ڈرتا هی - ایک فرقہ علماء کا ایسا هی جو ریاکار اور اپني ضرورتوں اور مصلحتوں کي پیروي کرنے والا هی - ان دونوں فرقوں کے علاوہ باقي افراد قوم کي یہہ حالت هی کہ وہ ایسے ناصحوں کي نصیحت قبول کرنے کو اپني کسر شان سمجھتے ہیں جو معصوم نہیں ہیں — پس اس وجہہ سے وہ اقوال جنکا قائل معلوم نہیں ہوتا زیادہ تر موثر اور زیادہ تر مقبول ہوتے ہیں •

حضرات ! میرا خیال هی کہ آپ اسبات کو پسند کرینگے کہ ہم ان مذاہب کے باہمي اختلاف کو جنکي ہم بطور تقلید کے پیروي کرتے ہیں اور جنکے اکثر احکام کے ماخذ بھي ہم کو معلوم نہیں ہیں الگ رکھیں — اور جو کچھہ ہم کو قرآن مجید اور سنت نبوي اور اجماع اُمت سے ثابت ہو صرف اُسي پر ہم اعتماد کریں — تاکہ ہماري آراء میں باہم تفرقہ اور اختلاف واقع نہو اور نیز تاکہ جو کچھہ ہم قرار دیں وہ تمام اہل قبلہ کے نزدیک مسلم اور مقبول ہو - کیونکہ مذہب سلف هي تمام موجود مذاہب کي اصل هی جسکو کسي فرقہ کا کوئي شخص رد نہیں کرسکتا اور نہ قوم اُسکي طرف رجوع کرنے اور بعض اہم مسائل میں اُس پر اعتماد کرنے سے انکار کرسکتي هی — کیونکہ وہ مذہب تمام موجودہ مذاہب سے یکساں نسبت رکھتا هی — پس کسي شخص کو ایک ایسے

مسئله میں جو قرآن مجید اور صحیح حدیث سے صریحا مخالف هو قلید کا ترک کرنا هرگز ناگوار نهوگا ●

یهه راے جو میں نے اس وقت پیش کي هی آپ میں سے بعض احبوں کو ناگوار نهوني چاهیئے — کیونکه یهه کوئي جدید خیال نهیں ی جو مسلمانوں میں بالفعل پیدا هوگیا هی — بلکه سواے حرمین کے جزیرہ نماے عرب کے تمام باشندوں کي جن کي تعداد سات اور آٹھه ملین کے درمیان هی یهي راے هی — یهه تمام مسلمان سلف کے عقیدے اور روعي مسائل میں حنبلي یا زیدي یا شافعي مذهب پر هیں — مذهب اسلام انهیں کي زبان میں نازل هوا اور انهیں میں اس نے نشو و نما پائي - پس وہ لوگ اس مذهب کے اصل اور اس کي حفاظت اور حمایت کرنے والے هیں - ان کو غیروں کے ساتهه مخالطت ور میل جول کا بهت کم اتفاق هوا هی اور مذهبي تفنن جس کا منشا خر و مباهات هی ان میں بهت کم پایا گیا هی — آپ صاحبان کو یهه خیال نهونا چاهیئے که اس قدر عرصه دراز گذرنے کے بعد هم ان ائمه کرام کي قلید کو ترک کرکے جو بلحاظ علم و فضل اور جامعیت کے هم سے بدرجها فضل اور زیادہ تر محتاط اور متورع تهے ' کس طرح اپنے فهم اور اپني ذاتي حقیق پر بهروسه کرسکتے هیں — غالبا هم میں کوئي ایسا شخص موجود نهیں هی جس کے دل میں یهه سخت شبهه نهو که ائمه اور علماء میں ون شخص سب سے افضل اور کس کي تحقیق زیادہ تر اعتبار و اعتماد کے ابل هی ؟ کیونکه ان میں بلحاظ نفي و اثبات کے سخت اختلافات چلے تے هیں - حتی که یهه اختلافات اکثر ان فعلي امور میں بهي پائے جاتے یں جن کا ماخذ هزاروں دفعه کا مشاهده هی : مثلا آنحضرت صلی الله لیه وسلم اور جمهور صحابه کرام وتر ایک سلام سے پڑهتے تهے یا دو سلام ے ؟ کیا وہ وتروں میں دعاء قنوت پڑهتے تهے یا صبح کے فرضوں میں ؟ قتدي قرات پڑهتے تهے یا خاموش رهتے تهے ؟ تکبیرات انتقالي کے وقت ہاتهه اٹهاتے تهے یا نهیں ؟ هاتهه باندهکر نماز پڑهتے تهے یا هاتهه چهوڑ کر ؟ پس جبکه ایک فعلي عبادت یعني نماز کي کیفیت کي حقیق میں جو عظیم الشان مجمعوں میں ادا کي جاتي هی اور ر شخص کو جس کے مشاهده کا هزار ها بار اتفاق هوتا هی همارے علما ر ائمه میں اسقدر اختلاف اور تباین هی تو ایسے احکام میں کیا نوبت وگي جو کسي ایسے قول یا فعل یا سکوت کي طرف منسوب هیں جو یک یا چند بار آنحضرت صلی الله علیه وسلم سے صادر هوا - اور جس کو رف ایک شخص یا چند اشخاص نے دیکها ●

اِس بنا پر میرے نزدیک کوئي مانع موجود نهیں هی که هم اِن باهم نخالف اور متناقض نقول کو اور خصوصا ان کو جو بعض اصول سے تعلق هیں ترک کریں - اور جو کچهه هم قرآن و سنت سے سمجهتے هیں ا جو همارے نزدیک حتی الوسع تحقیق اور تدقیق کے بعد ثابت هوجاوے ہ وہ سلف صالحین کا مسلک هی هم سب بالاتفاق اس کي طرف جوع کریں — اِس طرح پر همارے تمام قوم کے لیئے ایک خاص سمت معین هوسکتي هی اور باهمي اتفاق کے ساتهه هم قوم کي بهبودي کي مناسب تجویزیں قرار دے سکتے هیں — ایسي حالت میں قوي امید هی که قوم کو هم جس بات کي طرف دعوت کرینگے وہ فورا اس کو قبول کریگي ●

حضرات ! میں ایک نهایت اهم امر کے لیئے خاص طور پر آپ کو متنبه کرنا چاهتا هوں اور وہ یهه هی که مسلمانوں کے قومي تنزل اور انحطاط کے خطرناک حالات اور انکے بیشمار اسباب جو هماري انجمن میں بیان کیئے جائینگے ان کو دیکهکر آپ کو گهبرانا اور خوف زدہ هونا نه چاهیئے - ایسا نه هو که هم خدا کي رحمت سے مایوس نهوجائیں - اور نه همکو اس قول کي صحت پر اعتبار کرنا چاهیئے که مسلمانوں کي قوم ایک مردہ قوم هی اس کے دوبارہ زندہ هونے کي کوئي امید نهیں هوسکتي — اور نه همکو اس راے کے صائب هونے پر یقین کرنا چاهیئے که جب کسي ملک یا قوم پر ضعف و انحطاط طاري هوجاتا هی ' تو وہ رفع نهیں هو سکتا - روماني ' یوناني ' امریکن اور جاپاني قوموں کي مثال هماري آنکهوں کے سامنے موجود هی — انهوں نے ضعف و اختلال کے انتهائي درجه پر پهونچ جانے اور اپنے تمام اخلاقي اور سیاسي ضروریات کو ضائع کردینے کے بعد دوبارہ از سرنو زندگي حاصل کي هی — همارے اور ان عظیم الشان زندہ قوموں کے درمیان جو هماري همعصر هیں علم اور اعلی اخلاق کے سوا کوئي بڑا فرق نهیں مگر علمي تربیت کي مدت صرف بیس سال اور اخلاقي تربیت کي مدت چالیس سال هی — همارا فرض هی که هم خدا کي عنایت پر جس کے سوا کوئي معبود نهیں اور اس دین مبین پر بهروسه کریں جس کي عزت و عظمت کا پرچم ایک عالم پر اڑتا رها هی اور بلحاظ حکمت اور نظام اور استحکام بنیاد کے کوئي مذهب اس کا مقابله نهیں کرسکتا ●

حضرات ! آپ یقین کریں که هماري مشکلیں عنقریب آسان هونے والي هیں - ظاهري اسباب اور قدرتي دلائل اس بات کي بشارت دے رهے هیں که اب زمانے نے پلٹا کهایا هی - اور اسلام میں ایسے پر جوش اور اور آزاد خیال مدبر پیدا هوگئے هیں جن میں سے ایک شخص هزار کي برابر هی اور ان کي ایک جماعت ایک لاکهه کي برابر هی - پس ان عقلا کي ایک منتظم جماعت اس امر کے لیئے کافي هی که وہ اپني آواز قوم کے کانوں تک پهونچادے خواہ وہ کیسي هي گهري نیند میں هو اور اس میں چستي اور چالاکي کي روح پهونکدے خواہ وہ کیسي هي سستي اور کاهلي میں گرفتار هو — آپ خیال کرسکتے هیں که هماري اس انجمن کا اس مقدس مقام پر منعقد هونا منجمله ان بشارتوں کے ایک عظیم الشان بشارت هی خصوصا جبکه اسکو خداوند تعالی اپني مهرباني سے ایک مستقل اور باقاعدہ انجمن قایم کرنے کي توفیق دے — مستقل اور باقاعدہ انجمنیں اپنے اغراض و مقاصد کے لیئے اس قدر عرصه دراز تک کوشش جاري رکهه سکتي هیں جسکے لیئے ایک شخص کي عمر وفا نهیں کرسکتي - اور اپنے تمام کام ایسے مستحکم اور سچے ارادوں کے ساتهه انجام دے سکتي

ہیں جن میں مطلق تردد اور تذبذب نہیں ہوسکتا — یہی بہید ہی کہ حدیث میں وارد ہوا ہی کہ " جماعت کے ساتھہ خدا کا ہاتھہ ہی " اور یہی بہید ہی کہ انجمنیں نہایت عظیم‌الشان اور اہم کام جو عجوبات سے کم نہیں ہیں انجام دیتی ہیں — اور نیز مغربی قوموں کی ترقی بلکہ ہر ایک مہتم بالشان کام میں کامیابی کا یہی راز ہی - کیونکہ خدا کی سنت جو اُس کی مخلوقات میں جاری ہی ' یہہ ہی کہ کوئی کام خواہ وہ خاص ہو یا عام ' بغیر ایک ایسی قوت اور ایسے زمانہ کے سر انجام نہیں پا سکتا جو بلحاظ اہمیت کے اُس سے تناسب رکھتے ہوں — یعنی کسی کام میں کامیابی حاصل ہونے کے لیئے اُس کی مناسب قوت اور مناسب زمانہ کا موجود ہونا ایک ضروری شرط ہی - اور جو کام تہوڑی قوت کے ذریعہ سے عرصہ دراز میں انجام پاتا ہی وہ اُس کام کی نسبت زیادہ تر مضبوط اور مستحکم اور دیر پا ہوتا ہی جو زیادہ قوت کی مدد سے تہوڑے عرصہ میں اختتام کو پہونچایا جاتا ہی — ہم میں سے ہر شخص کو معلوم ہی کہ ہمارا مسئلہ ایسا نہیں ہی جس کے حل کرنے کے لیئے ایک شخص کی چند روزہ عمر وفا کر سکے ' یا کوئی ایسا جبری طریقہ جس کی مزاحمت امکان سے خارج ہو اُس کے انجام دینے میں استعمال کیا جاسکے ' یا کوئی ایسی احمقانہ قوت جس کا جوش و خروش جلد ترقی کرتا اور جلد زایل ہوتا ہی اُس کے لیئے مفید ہوسکے ●

جب کہ ہم خیال کرتے ہیں کہ بڑے سے بڑے عدد کی بنیاد † دو ہی ' یہی حال انجمنوں کا سمجہنا چاہیئے - ہر ایک انجمن ابتدا میں دو شخصوں سے شروع ہوتی ہی پہر رفتہ رفتہ اُس کے ممبروں کی تعداد بڑہتی جاتی ہی اور وہ مختلف صورتیں بدلکر آخر کار مکمل ہوتی اور پورا استحکام حاصل کرتی ہی - اس بنا پر کچھہ بعید نہیں اگر ہم ایک ایسی مستقل اور با قاعدہ انجمن قایم کرسکیں جس کے ساتھہ ہماری قومی اُمیدیں وابستہ ہوں — ہمکو اس قسم کے اوہام میں مبتلا نہونا چاہیئے کہ مشرقی ممالک میں انجمنوں کی حالت بوجہ پولیٹکل پیچیدگیوں کے معرض خطر میں ہی اور وہ زیادہ عرصہ تک زندہ نہیں رہ سکتیں - خصوصاً جب کہ ان کی مالی حالت اچھی نہو اور وہ مثل یوروپ کی علمی جماعتوں کے کسی سلطنت کے زیر حمایت نہوں — بلکہ ہم کو مناسب یہہ ہی کہ ہم نہایت حزم و احتیاط ' استقلال اور ثابت قدمی کے ساتھہ حصول مقاصد کے لیئے اپنی کوششیں مسلسل جاری رکہیں ●

ہمارا ملک مشرق عظیم‌الشان کاموں کا مطلع ہی اور زمانہ میں ہمیشہ عجائبات ظاہر ہوتے ہیں - قدرت کے نزدیک کچھہ مشکل نہیں ہی کہ وہ ہمکو ایک ایسی مستقل اور با قاعدہ انجمن قایم کرنے کی توفیق دے جسکی آواز اس قدر بلند ہو کہ جب اُس کا موذن راس گڈ ہوپ پر کہڑا ہوکر " حی علی الفلاح " کی آواز لگاے تو اُس کی صدا اقصاے چین کے مسلمانوں کے کانوں میں گونج اُٹھے ●

ہم کو اُمید ہی کہ اسلامی سلطنتیں اِس انجمن کو پسند کرینگی بلکہ اُس کی حمایت پر آمادہ ہونگی ' اگرچہ کچھہ عرصہ کے بعد ایسا ہو — کیونکہ اِس انجمن کا بنیادی مقصد جو صرف قوم کو جہالت کے گڑہے سے نکالنا اور علم و فضل کی بلندی پر پہونچانا ہی سیاسی رنگ سے بالکل پاک صاف ہی - اس کے متعلق مفصل بحث بعد میں کی جاویگی ●

اب ہم ضعف و اختلال کے اُس مرض کو جو بالعموم قوم پر مسلط ہو رہا ہی نہایت تحقیق اور تدقیق کے ساتھہ سیاسی طور پر تشخیص کرنا شروع کرتے ہیں - پس اے حضرات مجہکو اُمید ہی کہ آپ صاحبان اس عام اختلال کا سبب دریافت کرنے کے لیئے حتی‌الوسع غور و فکر کرینگے اور اس مسئلہ میں جو کچھہ آپ کی راے قایم ہو اُس کو آیندہ اجلاس میں بیان کرینگے - انجمن کا اجلاس سواے سہ شنبہ اور جمعہ کے روزانہ منعقد ہوگا — وقت اجلاس طلوع آفتاب کے ایک گہنٹہ بعد سے قبل ظہر تک ہوگا — اول گذشتہ اجلاس کی کارروائی پڑہی جائیگی اس کے بعد آیندہ کارروائی شروع کی جاویگی ●

میں آج کے اجلاس کو صرف ان ابتدائی مسائل کی فہرست پر ختم کرتا ہوں جن کی نسبت ہماری انجمن میں بحث کی جاویگی - ہر ایک ممبر کو مناسب ہی کہ وہ ان مسائل پر پہلے ہی سے کافی غور کرلیں — یہہ ابتدائی مسائل دس ہیں ●

(۱) مرض کا مقام (۲) مرض کے اعراض (۳) مرض کے مائکروب (۴) کیا مرض ہی ؟ (۵) دوا استعمال کرنے کے کون سے وسائل ہیں ؟ (۶) مذہب اسلام کیا ہی ؟ (۷) اس پر کس طرح عمل ہونا چاہیئے ؟ (۸) شرک خفی کیا ہی (۹) بدعتوں کا مقابلہ کس طرح کیا جا سکتا ہی ؟ (۱۰) ایک تعلیمی انجمن قایم کرنے کے لیئے قانون بنانا ●

جب صدر انجمن کی تقریر ختم ہوچکی تو سکرٹری نے اجلاس کے ختم ہونے کا اعلان کیا اور کہا کہ میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ ممبر صاحبان ان مسائل جن پر آیندہ اجلاس میں بحث ہوگی یادداشت کی غرض سے قلمبند کرلیں تاکہ سہو کا احتمال باقی نہ رہے - چنانچہ سب نے ایسا ہی کیا اور جلسہ برخاست ہوا اور تمام ممبروں نے ساتھہ بیٹھکر کہانا کہایا - اس کے بعد وہ اپنے اپنے قیام گاہ کو روانہ ہوئے - کیونکہ ظہر کی اذان ہوچکی تہی اور نماز کا وقت قریب تہا ●

(باقی آیندہ)

---

† مہندسین عرب نے عدد کی تعریف اس طرح کی ہی کہ وہ مجموعہ طرفین کا نصف ہی - اس بنا پر اکائی ان کے نزدیک عدد کی تعریف سے خارج ہی ●

یونیورسٹی کمیشن

خلاصہ تجویزات کا

(مترجمہ کار پردازان اخبار ہذا)

(دیکھو واسطے سلسلہ کے صفحہ ۵۴۹ - مطبوعہ ۲۸ اگست سنہ ۱۹۰۲ع)

امتحان داخلہ کے واسطے عمر کی قید

(۱) لازم ہی کہ ہر ایک اُمیدوار نے اُس تاریخ پر جبکہ وہ حان میں شریک ہو اپنی عمر کا پندرھواں سال ختم کرلیا ہو *

(۲) کسی اُمیدوار کو امتحان داخلہ کے واسطے خواہ تو ایک ورسٹی میں یا متعدد یونیورسٹیوں میں تین مرتبہ سے زیادہ شریک کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے — مجلس سنڈیکیٹ کو خاص ہات سے جو ہر ایک صورت میں قلمبند کی جاویں اُمیدواروں کے ثنی کرنے کا اختیار دینا چاہیئے *

پرایویٹ طالب علم

(۱) امتحان داخلہ کے ہر ایک اُمیدوار کو ایک سارٹیفکٹ رف خاص صورتوں میں دینا چاہیئے اُس حلقہ کے انسپکٹر سے جس ر وہ رہتا ہو بایں مضمون حاصل کرنا لازم ہوگا کہ جو امتحان ب انسپکٹر نے لیا اُسکے نتیجے یا کسی ہائی اسکول کے معمولی امتحان کے نتیجہ کے لحاظ سے بوجہہ معقول اسباب کا گمان ہوتا ہی کہ تحان داخلہ میں پاس ہوجاویگا *

(۲) جن طالب علموں کو ایک مسلمہ اسکول سے آنا چاہیئے تھا ' ہ قواعد کی پابندی کرنے سے قاصر رہے ہوں اُنکو بطور پرایویٹ علموں کے امتحان میں شریک ہونے کی اجازت نہیں دینی *

(۳) بجز خاص حکم سینٹ کے جو ازروے اُن وجوہات کے واجب ب ہو جو وقت نفاذ حکم کے ہر ایک صورت میں قلم بند کی ی کسی پرایویٹ طالب علم کو اِمتحان اِنٹرمیڈیٹ میں یا بی بی ایس سی کی ڈگری کے اِمتحان میں شریک ہونے کی اجازت ہونی چاہیئے *

اِمتحان داخلہ و ملازمت سرکاری

(۱) امتحان اسکول فائنل یا اِسکول کے کسی دوسرے امتحان کا یونیورسٹی کے کام سے خارج تصور کرنا چاہیئے *

(۲) یونیورسٹیوں کے حق میں نہایت مفید ہوگا اگر گورنمنٹ یہہ ہدایت کردے کہ سرکاری ملازمت میں کسی نوکری کے لیئے امتحان داخلہ بطور ایک ابتدائی یا پوری جانچ کے تسلیم نہیں کیا جاویگا — جن صورتوں میں امتحان داخلہ کے ذریعہ سے پیشہ کے کسی امتحان میں داخل ہونے کی قابلیت پیدا ہوتی ہو اُن میں امتحان مذکور کی جگہہ امتحان اسکول فائنل قایم کرنا چاہیئے *

(۳) یہہ بات مفید ہوگی اگر امتحان اسکول فائنل اُن لڑکوں کے معاملہ میں جو یونیورسٹی کورس پڑھنا چاھتےھوں یونیورسٹی میں داخل ہونے کے لیئے قابلیت کی ایک کافی جانچ قرار دیا جاوے ' ورنہ سب سے زیادہ عمدہ انتظام یہہ معلوم ہوتا ہی کہ امتحان داخلہ کا اُمیدوار امتحان اسکول فائنل کے بعض مضامین میں پاس کرلے ' اور کسی زاید قابلیت کی نسبت جو ضروری تصور کی جاوے یونیورسٹی اُس کا امتحان لیلے *

مضامین امتحان

(۱) امتحان داخلہ کے اُمید واروں کا امتحان انگریزی ' ایک قدیمی زبان ' ریاضی ' تواریخ اور جغرافیہ میں ہونا چاہیئے *

(۲) انگریزی کے امتحان میں بے دیکھی ہوئی عبارت ' صرف نحو اور انشاء پردازی اور دیسی زبان سے انگریزی میں ترجمہ شامل ہونا چاہیئے ' اور اگر نمبروں کے کم کرنے سے گنجایش ہو تو ایک زبانی امتحان بھی ہونا چاہیئے *

(۳) کسی اُمید وار کو پاس نہیں کرنا چاہیئے جو اِنگریزی میں ۴۰ فی صدی اور دیگر مضامین میں سے ہر ایک میں ۳۵ فی صدی نمبر حاصل نہ کرے — ہر ایک انگریزی مضمون میں کم سے کم ۳۰ فی صدی نمبر حاصل کرنے چاہیئیں *

امتحان آنرز

بیچلر کی ڈگری کے واسطے کوئی علحدہ امتحان آنرز نہیں ہونا چاہیئے بلکہ امتحان ایم اے کو امتحان آنرز تصور کرنا چاہیئے - اس تجویز کی وجہ سے کلکتہ میں امتحان کے اِسٹینڈرڈ کا بڑھانا لازم آویگا *

ہندوستانی یونیورسٹیوں کو ایک دوسرے کے اِمتحانات کا تسلیم کرنا

جو ایک ہی قسم کے امتحانات مختلف یونیورسٹیوں میں ہوتے ہوں اُنکے اسٹینڈرڈ کو حتی الامکان مساوی کرنا چاہیئے ' اور جبکہ قریب قریب ایک مساوی اسٹینڈرڈ قرار دے دیا جاویگا اور اُمید وار معقول وجہ ظاہر کردیگا ' تو یہہ امر پسندیدہ ہی کہ ایک یونیورسٹی دوسری یونیورسٹی کے امتحانات کو ایم اے کی ڈگری اور دوسری فیکلٹیوں میں اُسی قسم کی ڈگریوں کے اِمتحانات کے مساوی تسلیم کرے *

امتحان کی تاریخیں

امتحانات کو ایسی تاریخوں میں مقرر کرنا چاہیئے کہ وہ قریب قریب خواندگی کے ٹرم کے بعد واقع ہوں، اور اُن کے بعد فوراً تعطیل دیدی جاوے، اور خواندگی حتی الامکان باقی ماندہ درسی سال پر تقسیم کردی جاوے •

مقامات امتحان

(۱) مجلس سینڈیکیٹ کو امتحانات کے لینے کے لیئے مناسب مقامات تجویز کرنے کی جانب توجہ کرنی چاہیئے، اور اس معاملہ کو لوکل حکام پر نہیں چھوڑنا چاہیئے •

(۲) اس بات کا فیصلہ ہرایک یونیورسٹی پر چھوڑنا چاہیئے کہ آیا اُس کو امتحانات کے لیئے ایک یا بہت سے مقرر قرار دینے چاہیئیں •

ممتحنوں کا تقرر

(۱) ممتحن مجلس سینڈیکیٹ کی تجویز سے مقرر ہونے چاہیئیں جیسے کہ اب تک ہوتے تھے •

(۲) درخواستوں کی خواہش نہیں کرنی چاہیئے، اور جس حالت میں کہ سینڈیکیٹ کو بعض اُن درخواستوں کو جو اُس کے روبرو پیش کی جاویں قبول کرنا اور اُن پر التفات کرنا ضروری معلوم ہوتا ہی، تو اُس کو خواہ تو اُن تحقیقاتوں کے ذریعہ سے جو وہ خود براہ راست یا کالجوں کے پرنسپلوں کی معرفت کرے نہایت لائق ممتحنوں کی خدمات کے بہم پہونچانے کے لیئے کوشش کرنی چاہیئے •

(۳) ٹیچروں کو اُن مضامین میں جو وہ پڑھاتے ہوں امتحان لینے کی اجازت دینی چاہیئے — لیکن جب کبھی کوئی ٹیچر کسی مضمون میں جو اُس نے کسی طالب علموں کو جو امتحان میں شریک ہو پڑھایا ہو ممتحن مقرر کیا جاوے، تو کم سے کم ایک دوسرا ممتحن جو اُس مضمون کے پڑھانے میں شریک نہ ہوا ہو اُس کے ساتھہ شریک کرنا چاہیئے — اور اُس وقت ممتحنوں کو بطور ایک بورڈ کے کام کرنا اور بالاتفاق سوالات مرتب کرنے چاہیئیں •

(۴) جس قاعدہ کے بموجب سنڈیکیٹ کا ایک ممبر ممتحن نہیں ہوسکتا ہی جہاں کہیں وہ جاری ہو اُس کو منسوخ کرنا چاہیئے •

(۵) جبکہ ایک سے زیادہ ممتحن مقرر کیئے جاوین، تو ممتحنوں کا ایک بورڈ قایم ہونا چاہیئے — اُن میں سے ایک ممبر چیرمین مقرر کیا جاوے اور بورڈ کو سوالات کے مرتب کرنے اور امتحان کے نتیجوں کے طی کرنے کے لیئے جمع ہونا چاہیئے •

(۶) جب کبھی ممکن ہو سوالات اُنہیں شخصوں کو مرتب کرنے اور اُنہیں کو اُن کی نگرانی کرنی چاہیئے جبکہ ممتحنوں کی تعداد زیادہ ہو، تو بورڈ کی ایک سب کمیٹی کو سوالات مرتب کرنے چاہیئیں •

امتحان کے طریقے

(۱) جو سوالات مرتب کیئے جاوین اُن کا طرز اکثر صورتوں میں بدلنا چاہیئے تاکہ رٹنے کی ترغیب نہو، اور طالب علموں کو بغور مطالعہ کرنے کا پورا فائدہ حاصل ہوسکے — آسان سوالات اس مقصد کے لیئے نہایت مناسب ہیں — ریاضی کے پرچوں میں اس قسم کے سوالات جو اسٹینڈرڈ کے مناسب ہوں کتابی سوالات کے ساتھہ بطور ضمیمہ کے شامل کرنے چاہیئیں • صرف کتابی جوابات کے لیئے زیادہ نمبر نہیں مقرر کرنے چاہیئیں •

(۲) ہر ایک سوال کے متعلق نمبروں کے درج کرنے کا طریقہ قابل اعتراض ہی — یہہ امر پسندیدہ ہی کہ اُمید وار کو ہر ایک مضمون میں چند سوالات کے پسند کرنے کا اختیار دیا جاوے، اور اُس کو اُن سوالات میں سے جو تجویز کیئے گئے ہوں صرف بعض سوالات کا جواب دینے کی ہدایت کی جاوے — لیکن تمام اعلی درجہ کے امتحانات میں اس قسم کے جزئیات کو ممتحن کی صوابدید پر چھوڑنا چاہیئے •

(۳) جبکہ مختلف ممتحن سوالات پر نمبر ڈال دیں، تو وہ هیڈ ممتحن کے پاس واپس بھیجدیئے جاویں، اور ممتحن کو سرسری طور پر بعض سوالات کو جانچنا چاہیئے تاکہ اُس کو اس بات کا اطمینان ہوجاوے کہ ممتحن ایک ہی اسٹینڈرڈ پر عمل کر رہے ہیں •

(۴) نتیجوں کی نسبت فیصلہ کرنے کے لیئے بورڈ ممتحنین کو جمع ہونا چاہیئے •

(۵) جبکہ کوئی اُمید وار صرف ایک مضمون میں فیل ہو اور جو پورے نمبر اُس کے واسطے دیئے گئے ہوں، اُن میں سے پانچ فیصدی سے زیادہ میں فیل نہوا ہو اور جس نے دوسرے مضامین کے مجموعہ میں لیاقت ظاہر کی ہو (جس سے یہہ مراد ہی کہ اُس نے ۵۰ فیصدی نمبر حاصل کیئے ہوں) تو یہہ تصور کرنا چاہیئے کہ وہ امتحان میں پاس ہوگیا — گریس (رعایتی) مارک کے دینے اور اسی قسم کی دوسری کارروائیوں کی خاص ممانعت ہونی چاہیئے •

(۶) بمبئی کے امتحان داخلہ میں اول انگریزی کے پرچے دیکھے جاتے ہیں، اور جو اُمید وار اس مضمون میں پاس ہوتے ہیں اُن کے نمبر رجسٹرار کے پاس بھیج دیئے جاتے ہیں — باقی مضامین میں ممتحنوں کو صرف اُن اُمیدواروں کے پرچوں کے دیکھنے اور اُن پر نمبر دینے کی ہدایت کی جاتی ہی جو انگریزی میں پاس ہوگئے ہوں — مناسب ہی کہ یہی طریقہ عموماً اختیار کیا جاوے •

(۷) اُمیدواروں کو اُن نمبروں کے معلوم کرنے کی جو اُنہوں نے حاصل کیئے ہوں اجازت ہونی چاہیئے، اور اس اطلاع کی بابت اُن سے کچھہ فیس لینی چاہیئے — امتحانات کے نتیجوں کے سرکاری طور پر مشتہر کرنے میں اُمیدواروں کو اُس درجہ میں جس سے وہ متعلق ہوں حروف تہجی کی ترتیب سے درج کرنا چاہیئے •

امتحان بذریعہ سیکشنوں کے

کسی امتحان کا پروگرام تیار کرتے وقت اس بات کا بخوبی لحاظ رکھنا چاھیئے کہ مضامین اس قدر کثرت سے نہوں کہ اُمید واروں کے دماغوں پر ناواجب بوجھہ پڑے ' لیکن اگر اس شرط کی تعمیل کی جاوے تو امتحان کو یکبجائی لینا چاہیئے اور سیکشنوں میں نہیں توڑنا چاھیئے *

اُمید وار جو پاس نہوں

ہر ایک اُمیدوار کے معاملہ پر جداگانہ غور کرنا چاھیئے ' اور یہہ امر کہ آیا وہ کالج کو واپس جاوے اور پہر کتب خواندگی یا اُس کے ایک حصہ کو پڑھے کالج پر چھوڑنا چاھیئے — جس سارٹیفکٹ کی بنا پر وہ پہر حاضر ہو وہ جدید ہونا چاھیئے ' اور اُس سے یہہ بات معلوم ہونی چاھیئے کہ آیا اپنی ناکامیابی کے بعد اُس نے کوئی زائد کورس پڑھا ھی یا نہیں - اگر کوئی طالب علم جو کسی امتحان میں پاس یا فیل ہوا ہو کسی دوسرے کالج کو جانا چاھے' تو قواعد ٹرانسفر (تبادلہ) کے بموجب اُس کو اپنے پہلے کالج کے چھوڑنے کی بابت ایک سارٹیفکٹ حاصل کرنا لازم ھی *

اوسط فیصدی

نقشہ جات اوسط فیصدی سے صرف اُن اُمیدواروں کی تعداد ھی ظاہر نہیں ہونی چاھیئے جو امتحان کے لیئے بہیجے جاویں' بلکہ اُن طالب علموں کی تعداد بھی ظاہر ہونی چاھیئے جو سکنڈ یا فورتھہ ایر کلاس میں (یعنی جیسی کہ صورت ہو) داخل ہوں *

یونیورسٹی کے فنڈ

(۱) اس اصول کو تسلیم کرنا چاھیئے کہ اگر یونیورسٹیوں کو اپنے طالب علموں کی تعلیم کو ترقی دینے کی غرض سے زاید خرچ کا برداشت کرنا لازم ھی' تو یہہ بات کچھہ ناواجب نہیں ھی کہ وہ بھی زیادہ فیس چارج کریں ' اور ہر ایک یونیورسٹی کو اسبات پر غور کرنا چاھیئے کہ وہ بذریعہ اُس آمدنی کے جو پہلے ھی سے اُس کے تصرف میں ھی اور نیز اپنی فیس میں اضافہ کر کے کہاں تک جدید خرچ کے واسطے فنڈ بہم پہونچا سکتی ھی *

(۲) جس پیمانہ پر گورنمنٹ کالجوں کی امداد و اعانت کرتی ھی اُس پر بلحاظ اضافہ خرچ کے جو مذکورہ بالا سفارشوں کے منظور کیئے جانے سے عاید ہوگا نظر ثانی کی جاسکتی ھی - جبتک کہ سرکاری امداد سے یا اور طرح پر یونیورسٹیوں کی مالی حالت کو بخوبی استحکام حاصل نہو ' اُس وقت تک بلحاظ بہتری کے کسی کامل تبدیلی کی توقع غیر محدود عرصہ تک نہیں کرنی چاھیئے *

قانون بنانا

ایک خاکہ اُس قانون کا جو ان تجویزات کی تکمیل کے لیئے ضروری ھی اس رپورٹ کی دفعہ ۱۹۵ میں بیان کیا گیا ھی *

ٹی ریلے —
پریزیڈنٹ
گورو داس بانرجی †
سید حسین بلگرامی —
جے ڈی ہیوایٹ —
الکزانڈر پیڈلر —
ڈی مکنچن —
اے جی بورن —
آر ناتھن — سکرٹری

شملہ ۹ جون سنہ ۱۹۰۲ ع

(ختم شد)

واقعات اور رائیں

چند روز ہوئے کہ لندن سے یہہ تار انگریزی اخبارات میں شایع ہوا کہ روسی اخبار موسومہ نوواوریمیا لکھتا ھی کہ روس اُن شرایط کا اب پابند نہیں رہسکتا جو دربارہ مداخلت معاملات کابل سنہ ۱۸۷۳ع میں درمیان روس اور انگلستان طی پائی تہیں *

آج (روز پنجشنبہ) پھر اُسی مضمون کی خبر شایع ہوئی ھی ا اس مرتبہ اُس کو ایک دوسرے نامی اخبار روسی سے بھی منسوب جاتا ھی — ناظرین کو معلوم ھی کہ روس میں اخبار صرف ایک خاص حد تک آزاد ھیں ایسی خبریں جن سے پولیٹکل پیچیدگیوں ک اندیشہ ہو بلا اشارہ حاکم بالا نہیں چھاپ سکتے پس معلوم ہوتا ھی کہ روس کو یہہ منظور ھی کہ یہہ پیچیدہ بحث تازہ کیجاوے — جن شرایط کی جانب اشارہ کیا گیا ھی اُن کی تائید اور تصدیق اُس سال ہوئی تھی جب سرحدی کمیشن نے اپنا کام ختم کیا تھا — اُس موقعہ پر روس نے صاف الفاظ میں تسلیم کرلیا تہا کہ اُس کو کابل سے کوئی واسطہ اور سروکار نہ ہوگا — اب تک اسی قول پر روس قایم رہا لیکن اب کسی وجہ سے اُسکو یہہ خواھش پیدا ہوئی ھی کہ افغانستان کے ساتھہ تعلقات پیدا کرے مختصر الفاظ میں غالبا اس کے معنی سمجھنے چاھیئیں کہ روس بھی اپنا سفیر کابل میں رکھنا چاھتا ھی *

اس بحث سے تین سلطنتوں کو تعلق ھی یعنی برٹش گورنمنٹ اور کابل گورنمنٹ کو برخلاف روس کے - بموجب معاھدہ گورنمنٹ

† یہہ ملحوظی اُس یادداشت کے دستخط کیئے گئے جو نسبت اختلاف رائے کے قلم بند کی گئی ھی *

گورو داس بانرجی

افغانستان بلا منظوری برٹش گورنمنٹ کسی سلطنت غیر سے پولیٹکل تعلقات پیدا نہیں کرسکتی پس جہاں تک کہ تعلق تحریرات اور مباحثہ کا ہی ایک طرف ہمارا فارن آفس ہی اور دوسری جانب روس کا - ہمکو اُمید نہیں ہی کہ برٹش فارن آفس اس معاملہ میں اپنی موجودہ پالسی سے سر مو تجاوز کرے - گمان غالب ہی بلکہ تار سے بھی ایسا پایا جاتا ہی کہ اس معاملہ میں مراسلت ہو رہی ہی ایسی حالت میں اس خبر کا روسی اخبارات میں شایع ہونا صاف یہہ معنی رکھتا ہی کہ روس تمام دنیا کو مطلع کرکے اپنی راے کی پختگی کا اظہار کرنا چاہتا ہی — ممکن ہی کہ کچھہ عرصہ تک یہہ بحث پبلک کے خیالات کا مرکز رہے — لیکن مطلق شبہہ نہیں ہی کہ جس خوبی کے ساتھہ اس قسم کی پیچیدگیاں اب تک سلجھتی رہیں اسی طرح یہہ بھی سلجھہ جائینگی *

مانرو ڈاکٹرین کا ذکر بسلسلہ اخبار امریکہ اکثر شایع ہوتا ہی چنانچہ تازہ تار یورپ سے جو آئے ہیں اُن سے بھی پایا جاتا ہی کہ پریزیڈنٹ روز والٹ نے اس پولیٹکل اصول کی پختگی سے پابندی کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہی - ایسا ارادہ ظاہر کرنا تعجب کی بات نہیں ہی البتہ اُس کے برخلاف ظاہر کرنا ضرور تعجب خیز ہوتا — مانرو ڈاکٹرین یہہ ہی کہ جو کچھہ ہونا تھا وہ ہوگیا مگر اب اور آیندہ کوئی یورپین سلطنت امریکہ کے کسی حصہ میں جدید قبضہ نہیں کرسکتی- ہم نہیں سمجھہ سکتے کہ کوئی پریزیڈنٹ امریکہ اسکے برخلاف یورپین سلاطین کا عمل دخل کسی نئی جگہہ امریکہ میں پسند کرے - در اصل یہہ مقولہ جو مسٹر مانرو کے نام سے منسوب ہی امریکہ میں وہی رتبہ رکھتا ہی جو انگلستان میں فی زمانہ امپریلزم اور اُسیطرح ہر دلعزیز اور عام پسند بھی ہی *

مولوی انوار احمد صاحب ایجنٹ کانفرنس نے ایک فہرست ہمارے پاس بھیجی ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ کانپور میں اس وقت تک چالیس ممبر ہوئے ہیں - اُن کی تحریر سے معلوم ہوتا ہی کہ فی الحال اس شہر کی آب و ہوا نہایت خراب ہورہی ہی - ہم صدق دل سے اہل شہر کے ساتھہ ہمدردی ظاہر کرتے ہیں *

کانفرنس ایجنٹ نے کلکتہ سے لکھا ہی کہ اُس نواح میں لوگوں کو یہہ تردد ہی کہ جو تاریخ شرکت مقرر تھی وہ منقضی ہوگئی - ہم ان حضرات کی توجہ اُس آرٹیکل کی جانب مبذول کرتے ہیں جو دوسرے کالم میں کانفرنس کی بابتہ شایع کیا جاتا ہی اور جس سے معلوم ہوگا کہ یکم اکتوبر تک مہلت ہی *

اس وقت جبکہ ہمارا اخبار چھپنے کو طیار تھا لارڈ کانمارا کی وفات کی خبر معلوم ہوئی - آپ سنہ ۱۸۸۶ع میں مدراس کے گورنر مقرر ہوکر آئے تھے *

کاٹھیا واڑ ڈیوٹی ڈیپوٹیشن اپنا فرض ادا کرنے کے بعد واپس آگیا — اس ڈیپوٹیشن کی سعی سے تقریباً آٹھہ ہزار روپیہ وصول ہوا *

تاربرقی کی خبریں

(ماخوذ از پاینیر)

لندن ۳۱ اگست

گورنمنٹ ٹرکی نے روس کی اس درخواست کو کہ چار جدید مسلح تار پیڈو کشتیوں کو ابناے ڈار ڈنلز سے گذرنے کی اجازت دی جاوے اس بنا پر نامنظور کیا ہی کہ یہہ ایک خلاف ورزی عہدنامہ برلن سے ہوگی *

لندن یکم ستمبر

لارڈ ملنر نے ایک اشتہار جاری کیا ہی جس کی روسے ایک پونڈ سالانہ محصول کی بجاے جو قوم کافر کے جھونپڑوں پر لگایا جاتا ہی نوجوان مردوں پر ۲ پونڈ محصول جزیہ قرار دیا گیا ہی - یہہ محصول جنوری میں واجب الادا ہوگا اور اُمید کی جاتی ہی کہ اس کے باعث سے مزدوری کے مسئلہ کے طے کرنے میں بڑی مدد ملے گی *

لندن یکم ستمبر

اخبار مارننگ پوسٹ نے مسٹر چیمبرلین کی اسپیچ پر تردد اور غصہ ظاہر کیا ہی — اخبار مذکور نے ایک آرٹیکل میں یہہ بیان کیا ہی کہ اگر صاحب موصوف کا اُصول تسلیم کرلیا جاوے تو اُس سے مراد سلطنت کے خاتمہ سے ہی *

اخبار ٹائمز کا گمان ہی کہ مسٹر چیمبرلین کی یہہ مراد تھی کہ ڈھائی لاکھہ آدمیوں کا مسلح و تیار رکھنا ناممکن ہی - مگر اُس نے یہہ اندیشہ ظاہر کیا ہی کہ صاحب موصوف کی گفتگو کی نسبت یہہ غلط تعبیر کی جاویگی کہ لوگوں کی حب وطنی پر اس بات کا بھروسہ کرنے میں کہ عوام محکمہ جنگ کے نقصوں کو گو وہ کیسے ہی بڑے کیوں نہوں پورا کردینگے کچھہ خطرہ نہیں ہی *

اس کے بعد یہہ خبر آئی کہ مسٹر چیمبرلین نے وقت ملاقات کے یہہ بیان کیا کہ ملک اس بات کو منظور نہیں کریگا کہ امن کے وقت ڈھائی لاکھہ آدمیوں کی ایک فوج رکھی جاوے جیسی کہ جنوبی ایفریقہ میں درکار ہوئی تھی *

لندن ۲ ستمبر

پیرس میں اس مضمون کا ایک غیر سرکاری تاربرقی آیا ہی کہ مارٹینک کی آتش فشانی کی وجہ سے ایک ہزار آدمی ہلاک ہوئے ہیں- دو جہاز مجروحوں کو سوار کراکر لیئے جاتے ہیں *

لندن ۲ ستمبر

اخبار سینٹ جیمس گزٹ اس بات کو تسلیم نہیں کرتا ہی کہ خلیج فارس میں ایک روسی بندرگاہ کا ہونا سخت اندیشہ کا باعث ہوگا - روس

progress. At the outset the Commission have made a sad confession of weakness respecting their scheme. From their own showing it is not capable of improving certain classes. The latter, it is said, have undone the existing system and unless they are kept off they will undo the new one. Their exclusion is said to be essential for improvement. In other words we are to understand that the new born system is a weakling which must be maintained by means of Melin's food and Mother Sygel's syrup. It is a hot-house system. It may be a good system or a bad system, but so long as it is not intended to improve the vast majority of the people of India, the people of India cannot approve of it. We live in an age when utilitarianism is in the ascendant. Let your system be such as will effect the greatest good of the greatest number.

Apart from the fact that the Commission had no right to devise a system an essential feature of which is the exclusion of the poorer students, there is no warrant for believing that poverty militates against sound education.

The whole weight of our local experience is opposed to the theory, for if our College proves any thing it proves that poorer students are at least as good as the other ones. From one's own experience one can cite numerous cases which prove that students who had to be supported by the College while they were here are now prosperous and useful members of the community. Supposing we also had placed obstacles in the way of poorer students. Would that have been good for any body or anything? Education would certainly have been less common among Mahomedans, but then high quality is not synonymous with rare. The idea that education will be improved if it becomes less abundant seems to be based on the analogy of precious articles. It may hold good with respect to commodity. With regard to education it cannot be accepted without protest. Education is just at present well nigh rare among the aristocracy. In their case, too, public education is often supplemented and sometimes replaced by private arrangements. But do we on that account see better results among them than we do in the poorer section of the middle class? On a point like this it is not good to be dogmatic, but taking quality for our standard, the proportion of successes is comparatively smaller among the wealthier class. Some of us believe it is in an inverse ratio to worldly means. It

کی قدرشناسی کرتے ہیں۔ ابتدا ہی سے کمیشن نے اپنی تجاویز کی نسبت کمزوری کا قابل افسوس اعتراف کیا ہے، کیونکہ خود اُس کے بیان کے بموجب یہہ تجاویز بعض فرقوں کی اصلاح کی قابلیت نہیں رکھتیں - یہہ بیان کیا گیا ہے کہ ان فرقوں نے موجودہ انتظام کو بگاڑ دیا ہے، اور اگر وہ علحدہ نہیں رکھے جاوینگے تو وہ جدید انتظام کو بھی بگاڑ دینگے — یہہ بیان کیا گیا ہے کہ اُن کا خارج کرنا اصلاح کے لیئے ضروری ہے — یعنی دوسرے لفظوں میں ہمکو یہہ سمجھنا چاہیئے کہ نیا طریقہ اسقدر کمزور ہے کہ اُسکی پرداخت میلنس فوڈ اور مدرسیگل سرپ کے ذریعہ سے ضروری ہے۔ وہ ایک طریقہ ہاٹ ہوس کا ہے جس میں نازک پھول بیرونی ہوا اور روشنی سے محفوظ رکھے جاتے ہیں — گو وہ طریقہ عمدہ ہو یا خراب، لیکن جب تک کہ اُس سے باشندگان ہندوستان کی ایک جماعت کثیر کی ترقی متصور نہو اُس وقت تک ہندوستان کے باشندے اُس کو پسند نہیں کرسکتے ہیں — یہہ ایک ایسا زمانہ ہے جبکہ ہر بات کی عام سود مندی کا سب سے زیادہ خیال کیا جاتا ہے - پس تمہارا طریقہ ایسا ہونا چاہیئے جس سے مطابق اُصول فلاسفر مل گروہ عظیم کو فائدہ عظیم پہنچے *

قطع نظر اس بات سے کہ کمیشن کو ایک ایسے طریقہ کے تجویز کرنے کا کوئی استحقاق حاصل نہ تھا جس کا خاص اصول غریب طالب علموں کو تعلیم سے محروم رکھنا ہے، اس بات پر یقین کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ افلاس عمدہ تعلیم کا مانع ہے — ہمارے مقامی تجربہ کا کل نتیجہ اس مسئلہ کے مخالف ہے، کیونکہ اگر ہمارا کالج کسی بات کو ثابت کرتا ہے تو وہ یہہ ثابت کرتا ہے کہ غریب طالب علم بھی کمسے کم ایسے ہی عمدہ ہوتے ہیں جیسیکہ دوسرے طالب علم ہوتے ہیں - ہر ایک شخص اپنے تجربہ سے بہت سے ایسے واقعات کا حوالہ دے سکتا ہے جن سے ثابت ہوتا ہے، کہ جن طالب علموں کو اُس زمانہ میں جبکہ وہ یہاں تھے کالج سے امداد دینی پڑتی تھی وہی اب آسودہ حال اور قوم کے کار آمد رکن ہیں - فرض کرو کہ ہم بھی غریب طالب علموں کے حق میں مزاحمتیں قائم کردیتے، تو کیا اُس سے کسی شخص یا چیز کو کچھہ فائدہ پہونچتا؟ — مسلمانوں کے درمیان تعلیم کا رواج یقینا کم ہوتا، مگرکسی شی کا عمدہ قسم کا ہونا اور اُس کا کمیاب ہونا ایک بات نہیں ہے - معلوم ہوتا ہے کہ یہہ خیال کہ اگر تعلیم کی افراط نہ ہوگی تو وہ زیادہ تر عمدہ ہو جاویگی اشیاء بیش قیمتی کی تمثیل پر مبنی ہے - گو یہہ تمثیل بازاری چیزوں کے معاملہ میں ٹھیک ہو، لیکن تعلیم کے معاملہ میں وہ بغیر حرف زنی کے تسلیم نہیں کی جاسکتی ہے — مثلاً دیکھو کہ فی زمانہ تعلیم امیروں میں قریب قریب کمیاب کے ہے - اُن کے گروہ میں عام تعلیم کو اکثر اوقات پرایویٹ انتظامات کے ذریعہ سے مدد دی جاتی ہے، بلکہ بعض اوقات عام تعلیم کی جگہہ پرایویٹ انتظامات ہی کیئے جاتے ہیں۔ لیکن کیا اس کی وجہ سے ہم اُن کے درمیان متوسط فرقہ کے غریب حصہ کی بہ نسبت زیادہ تر عمدہ نتیجے دیکھتے ہیں؟ — ایک ایسے معاملہ میں جیسا کہ یہہ ہے ہمارا خود رائی کرنا اچھا نہیں ہے، لیکن یہہ انصاف کی بات ہے کہ اگر ہم لیاقت کی عمدگی کو اپنا معیار قرار دیں تو کامیابیوں کی تعداد دولتمند فرقہ میں نسبتاً کم ہے - ہم میں سے بعض شخصوں کو یہہ یقین ہے کہ یہہ تعداد دنیوی مقدور سے بالکل معکوس

is, at all events, their belief that if the same amount of time and attention be devoted to average members of the two classes, namely the wealthy and the poor, better results can be obtained with the latter than with the former class. We do not think it necessary to press this view. We are not concerned with crying down the rich. We only desire to protect the interests of the poor.

The idea that there is any incompatiblity between poverty and education of a superior quality should not, in our opinion, have found vent in the Commission's report. It should not at all events have been foisted upon us in the shape of a self-evident truth. It may be a European idea but it is opposed to Oriental notions. If there is any right which among orientals has always been ungrudgingly conceded to the poor it is the right of worshipping at the shrine of learning. We can go still further. We can say that in Oriental countries learning is regarded as a privilege of the poor. It is at all events undeniable that poverty and learning have been matched together since times immemorial, and that with the happiest of results. Poverty has enriched learning; learning has ennobled poverty. The system to which we have referred is credited with having produced eminent men in various branches of oriental learning. Indeed, the truth is, that most of the eminent men of whom we orientals are proud, are the products of that system. Like all things oriental the system which enabled impecunious students to pursue their studies at the expense of their wealthier brethren is just at present in a state of decay. But it still exists. It is to this system that we owe numerous funds, and almost numberless *Patshalas*, *Madrasas* and *Maktabs*. One of the most important institutions where the system is in force is the well known "*Azhar*" of Egypt. It affords shelter to a vast number of students who are fed and taught at the expense of the state.

Why should we go elsewhere in search of examples when the spirit which upholds the system is at work in our own College. We have stated what we are doing in this matter. People may say we are pauperising education. We deny the impeachment. In a previous article we have explained the present position of the community. We submit that the course we have adopted is the best we could adopt. We shall go further and say that conditions being what they are we had no alternative. To have worked on different lines would not

نسبت رکھتي هی - بهرکیف اُن کا یهه عقیدہ هی که اگر اُسیقدر وقت اور توجه دونوں فرقوں یعني دولتمند اور غریب فرقه کي معمولي لیاقت والے شخصوں کي جانب صرف کي جاوے ' تو دولتمندوں کي به نسبت غریبوں کے درمیان زیادہ تر عمدہ نتیجے حاصل هوسکتے هیں - هم اس راے پر زور دینا ضروري نهیں خیال کرتے هیں - هم کو دولتمندوں کي نسبت شکایت کرنے سے کنچهه سروکار نهیں هی - هم صرف غریبوں کے حقوق کي حفاظت کرنا چاهتے هیں •

هماري راے میں اس خیال کا اظهار که افلاس اور عمدہ قسم کي تعلیم کے درمیان کسي قسم کي نقیض هی کمیشن کي رپورٹ میں نهیں هونا چاهیئے تها ' اور بهرکیف ایک بدیهي امر کي صورت میں هم سے اُس کا اظهار نهیں کرنا چاهیئے تها - گو یهه خیال اهل یورپ کا هو ' لیکن مشرقي طبیعتوں کے وہ بالکل برخلاف هی - اگر کوئي حق ایسا هی جو مشرقي ملکوں میں بلا وسوسه همیشه غریبوں کو دیا گیا هی تو وہ علم کي درگاہ پر پرستش کرنے کا حق هی - بلکه هم اس سے بڑهکر یهه بات کهه سکتے هیں که مشرقي ملکوں میں علم غریب آدمیوں کا ایک خاص حصه سمجها جاتا هی — بهرکیف اس امر میں کنچهه کلام نهیں هی که افلاس اور علم کا زمانه قدیم سے ساتهه چلا آتا هی اور اُس سے نهایت فیض بخش نتیجے پیدا هوئے هیں — افلاس نے علم کے خزاین کو پر کردیا ' اور علم نے افلاس کو شرف بخشا — جس طریقه کا هم نے حواله دیا هی اُس کي بدولت مشرقي علم کے مختلف شعبوں میں نامور شخص پیدا هوئے هیں — حقیقت تو یهه هی که اکثر نامور شخص جنپر هم مشرقي ملکوں کے رهنے والے فخر کرتے هیں اُسي طرز کي بدولت پیدا هوئے هیں — مثل تمام مشرقي چیزوں کے وہ طریقه جس کے ذریعه سے مفلس طالب علم اپني تحصیل علم کي تکمیل کرسکتے تهے اور اُن کے دولتمند بهائي اُن کي مدد کرتے تهے بالفعل معرض زوال میں هی — مگر وہ پهر بهي جاري هی - اِسي طریقه کي بدولت بهت سے فنڈ اور قریباً بیشمار پات شالا — مدرسے اور مکتب جاري هیں — چنانچه ایک نهایت با وقعت اور کار آمد اِنسٹیٹیوشن جهاں که یهه طریقه جاري هی مصر کا مشهور و معروف مدرسه " ازهر " هی - اس مدرسه میں طالب علموں کے ایک گروہ کثیر کو رهنے کے لیئے جگهه ' کهانا اور تعلیم منجانب گورنمنٹ دي جاتي هی •

جس حالت میں که وہ اِسپرٹ (خیال) جسپر یهه طریقه مبني هی ' خاص همارے کالج میں اپنا عمل کر رها هی تو همکو اور جگهه مثالوں کے تلاش کرنے کي کیا ضرورت هی — هم بیان کرچکے هیں که اس باب میں هم یهاں کیا کر رهے هیں - گو لوگ یهه بات کهیں که هم تعلیم کو بیقدر کر رهے هیں ' لیکن هم اِس اِلزام کو تسلیم نهیں کرتے هیں - قبل اس سے هم ایک آرٹیکل میں قوم کي موجودہ حالت کي تشریح کرچکے هیں — هم عرض کرتے هیں که جو طریقه همنے اِختیار کیا هی وہ بهترین طریقه هی جو هم اختیار کرسکتے تهے - بلکه هم یهه بهي کهه سکتے هیں که جب که

حالات اِس قسم کے هیں جیسے که بیان کیئے گئے تو همکو بجز اِس کے اور کوئي چارہ کار نه تها - اگر هم اسکے برخلاف دوسرے طریقه پر عمل کرتے تو وہ صرف ایک سخت غلطي نہوتي ' بلکه وہ ایک گناہ هوتا - یهه پالسي هماري ایجاد کي هوئي نهیں هی - اُس کو ایک ایسے شخص نے جاري کیا تها جو مسلمانوں میں تعلیم کا سب سے بڑا حامي تها - یهه اُسي کي پالسي هی ' اور چونکه باعتبار اصول کے وہ کمیشن کي پالسي کے مطابق نهیں هی ' اِس لیئے همارے نزدیک اِس سے واجبي طور پر یهه نتیجه نکالا جا سکتا هی که سر سید مرحوم قبر میں سے اپنا هاتهه نکال کر اِس مضرت ناک اصول کے برخلاف خاموشي سے ووٹ دے رهے هیں ٭

هم نے اِس اصول کو مضرت ناک ظاهر کیا هی - هم نے کچهه از راہ غصه ایسا نهیں کیا هی بلکه زیادہ تر از راہ افسوس یهه کلمه اُس کي نسبت استعمال کیا هی - افسوس یهه هی که کمیشن نے ایک نهایت نازک موقع پر غلطي کي هی - یهه بات مسلمه هی که عملي نتیجے ناقابل اطمینان هیں ' خاصکر اِس وجه سے که طالب علم عموماً امتحانات کے پاس کرنے کے واسطے کوشش کرتے هیں ' عمدہ لیاقت کے حاصل کرنے کي اُن کو بهت کم فکر هوتي هی — پس هم کو دیکهنا چاهیئے که جس تجویز پر هم غور کر رهے هیں آیا وہ اِس باب میں مفید هوگي یا نهیں - یهه بات یاد هوگي که کمیشن نے اپني اِس مشهور تجویز کے ساتهه که فیس کي شرح اسقدر هوني چاهیئے که غریب فرقے اعلی درجه کي تعلیم کے حاصل کرنے سے باز رهیں ' ایک قسم کي رعایت بهي تجویز کي هی — یعني اُس نے یهه راے دي هی که لائق غریب آدمیوں کو سرکاري اسکالرشپیں دیني چاهیئیں - لیکن وہ معیار کیا هی جس کے ذریعه سے مستحق لوگ غیر مستحق شخصوں سے تمیز کیئے جائیں - مطابق تجویز کمیشن یهه امتیاز بجز کامیابي امتحان کے اور کچهه نهیں هی — پس یهه بات بخوبي ظاهر هی که امتحان اپنے پرانے رتبه پر قایم رهیگا اور اُس کا غلبه بدستور قایم رهیگا — وہ اب بهي طالب علموں کے لیئے بطور رهنمائي کرنے والے ستارہ کے هوگا ' اور وہ اُسي میں کامیابي حاصل کرنے کے لیئے کوشش کرینگے - چونکه امتحان کي کامیابي اور کامیاب اُمیدواروں کي فهرست میں عمدہ نمبروں کا آنا مطابق جدید تجویز کے خاص ذریعه کالج میں داخل هونے کا هی ' اِس لیئے غریب طلباء کے گروہ کثیر میں سے هر ایک شخص بالطبع اُس میں کامیاب هونے کے لیئے کوشش کریگا - کوشش نهایت سرگرمي کے ساتهه هوگي ' غالبا اِس سے زیادہ جیسي که بالفعل کي جاتي هی — اور جبکه هر ایک شخص منزل مقصود پر پهونچنا چاهیگا ' تو اُس کا میلان خواہ نخواہ سب سے زیادہ سهل اور سیدها راسته اختیار کرنے کي جانب هوگا — اِس سے مراد رٹنے اور اُن تمام خرابیوں سے هی جو رٹنے سے تعلق رکهتي هیں پس پرانا نقص قایم و برقرار رهیگا ٭

ایک دوسرا عمدہ مقصد اور هی جو غالبا کمیشن کي تجویز سے حاصل نہوگا - هم نے رٹنے کي خراب عادت کا ذکر کیا هی ' اسي کے ساتهه ایک دوسري خرابي لگي هوئي هی ' یعني یهه که اکثر طالب علم کالج کو دفتروں میں نوکري حاصل کرنے کا ایک ذریعه سمجهتے هیں — کمیشن کو بحیثیت علم دوست هونے کے بالطبع اُس کي نسبت اعتراض هی ' اور یهي دوسري وجه اِس بات کي هی که وہ غریب طالب علموں کي تعداد میں کمي چاهتے هیں - کمیشن کي تجویز کا نتیجه بلاشبهه

have been a mistake. If blunder is the stronger word it would have been that and something more. It would have been a sin. The policy is not an innovation of our own. It was initiated by the greatest educationist Mahomedans have had. It is his policy, and in as much as from its inception and in its essence it is not in accord with the Commission's policy it is, we believe, a legitimate inference that the late Sir Syed stretches his hand across the grave and against this pernicious principle records a silent vote.

We have characterised the principle a pernicious one. We have done so "more in pity than in wrath" The pity of it is that the Commission have missed their footing at a critical juncture in their course. It is an admitted fact that practical results are unsatisfactory mainly because students generally aim at passing the examinations and not at acquiring sound merit. Let us see whether the recommendation we are considering will be useful in this matter. It will be remembered that side by side with their famous suggestion that fees should operate as a deterrent for the majority of the poorer classes, the Commission have recommended a certain concession. They have suggested that the *deserving* poor should be granted state scholarships. But what is the test by which the deserving are to be distinguished from the undeserving? It is nothing more nor less than success in the examination. It is thus perfectly clear that examination will retain its old position. It will continue to exercise its old sway. It will still be the guiding star of the student, his aim and his object. As success in the examination and position on the list is to be the main avenue for entry into the College every one of the vast crowd of poorer students will naturally try to get through it. The struggle will be a keen one, probably much keener than it is at present. And in his desire to arrive at the port which in plain language means position on the list, every one will be tempted to take the shortest course. This means cramming and all the evils which pertain to cramming.

There is another desirable object which is not likely to be promoted by the Commission's proposal. We have referred to the evil habit of cramming. There is an allied evil namely that the college is looked upon by most students as a stepping stone for the office. As friends of learning, the Commission naturally object to this. This is another reason why they would reduce the number of poorer students. The Commission's pro-

posal will, no doubt, result in this that there will be only fifty students in the college where there now are a hundred. But is it likely that the squad that has crossed the bridge will be actuated with higher motives than the comrades they left behind? At the start thery all belonged to the same regiment. Their having outstripped their comrades will make little difference with regard to their qualifications and ideals. Their motto was education for the sake of livelihood. It was dictated to them by social and economical conditions. These conditions will remain unaltered. Consequently the motto of the few will be the same as that of the many. There is another consideration. The few who will pass under the new conditions will still be far too many to be provided for by the Government. May be that to some extent tension will be relaxed so far as the demand for Government service is concerned. But so far as the demand for bread is concerned the position will remain unchanged. And if any change took place at all, we fear it would be for the worse and not for the better.

We do not wish to play the part of a seer. Still less do we desire to be prophets of evil. We have offered these remarks in a spirit of diffidence. They proceed from careful study and deep convictions. Independently of the present occasion we have devoted some thought to the question of fostering love of learning. But we believe that the pursuit of knowledge for its own sake is uncommon not because the poor have swarmed into our Colleges but because the wealthy have held aloof from them. While, therefore, no good will result from keeping the poor out of it, much benefit will accrue from bringing the rich into the arena. Encourage the poor and persuade the wealthy: this we submit is the least that can be expected of a true friend of the country. This is the least and not all, for there is a further course open to him. He might *help* the poor and *coerce* the rich. Coercion! Yes coercion. No society can do without it. If coercion in other directions why not in this. We confess the Commission have disappointed us in this matter. They might have left the middle classes to pursue their course under improved conditions and they might have submitted proposals with a view to quickening the pulse of the wealthy.

یہہ ہوگا کہ جس کالج میں بالفعل سو طالب علم ہیں اُس میں صرف پچاس طالب علم رہ جاوینگے — لیکن کیا اس بات کا گمان ہوسکتا ہی کہ جو جماعت قلیل پل کو عبور کرلیگی اُس کے دل میں بہ نسبت اُن کثیر ساتھیوں کے جو اُس نے پیچھے چھوڑے ہیں زیادہ تر بلند حوصلے پیدا ہونگے ؟ وقت روانگی کے وہ سب ایک ہی رجمنٹ سے متعلق تھے — اگر وہ اپنے ساتھیوں سے آگے نکل جاوینگے تو اُس کے باعث سے اُن کی لیاقت اور ارادوں میں بہت کم تبدیلی ہوگی اُن کی اصلی غرض یہی تھی کہ روزگار کی خاطر تعلیم و تربیت حاصل کریں ' یہہ خواہش اُن کے دل میں سوشل اور تمدنی حالات کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی ' یہہ حالات بدستور قایم رہینگے ' اور اسی وجہ سے جو غرض گروہ کثیر کی ہوگی وہی غرض قلیل التعداد آدمیوں کی بھی ہوگی — ایک امر اور قابل لحاظ ہی — جو تھوڑے سے آدمی جدید شرایط کے بموجب پاس ہونگے وہ پھر بھی اِس قدر کثرت سے ہونگے کہ گورنمنٹ اُن کے واسطے روزگار مہیا نہ کرسکیگی — ممکن ہی کہ جہاں تک سرکاری نوکری کی خواہش سے تعلق ہی اُس کے لحاظ سے زور کسی قدر کم ہوجاوے ' لیکن جہاں تک روزگار کی ضرورت سے تعلق ہی حالت بدستور قایم رہیگی — اور اگر کوئی تبدیلی بھی واقع ہو ' تو ہمکو اندیشہ ہی کہ وہ برائی کی جانب راجع ہوگی نہ کہ بہتری کی ●

ہم دور اندیش ہونے کا دعوی نہیں کرتے ہیں اور نہ ہم خرابیوں کی نسبت پیشین گوئی کرنا چاہتے ہیں — ہم نے یہہ باتیں کسی قدر تامل کے ساتھہ بیان کی ہیں — یہہ خیالات غور کامل اور دلی اعتقادات سے پیدا ہوئے ہیں — موقعہ موجودہ سے بھی قطع نظر ہم نے کسی قدر توجہ علم کے شوق کا رواج دینے کے معاملہ کی جانب مصروف کی ہی — لیکن ہم یقین کرتے ہیں کہ خالص علم کی نیت سے علم کے تحصیل کرنے کا رواج کچھہ اس وجہ سے اسقدر کم نہیں ہی کہ غریب طالب علم ہمارے کالجوں میں کثرت سے جمع ہوگئے ہیں ' بلکہ اُس کے رواج نے کی نہو یہہ وجہ ہی کہ دولتمند آدمی کالجوں سے اب تک علحدہ رہے ہیں — پس گو غریب آدمیوں کو علم سے محروم رکھنے سے کچھہ فائدہ نہوگا ' مگر دولتمند آدمیوں کو اُس میں شریک کرنے سے ضرور بڑا فائدہ حاصل ہوگا — غریب آدمیوں کی ہمت بڑھائے اور دولت مندوں کو ترغیب دے — ہمارے نزدیک ملک کے ایک سچے بہی خواہ سے کم از کم اسی بات کی توقع ہوسکتی ہی — یہہ بات تو کم از کم ہی لیکن صرف اسی پر خاتمہ نہیں ہی ' کیونکہ ایک دوسرا طریقہ اُس کے واسطے موجود ہی — یعنی وہ غربا کو مدد دیسکتا ہی اور دولتمندوں پر دباو ڈال سکتا ہی — بیشک دباو کا لفظ سنکر بعض صاحب چونکینگے مگر کسی سوسئیٹی کا کام بغیر دباو کے نہیں چل سکتا ہی — اگر دوسری باتوں میں دباو ڈالا جاسکتا ہی تو اس بات میں کیوں نہیں دباو ڈالنا چاہیئے — ہم اقرار کرتے ہیں کہ کمیشن نے اس باب میں ہمکو مایوس کیا ہی ' کمیشن متوسط درجہ کے لوگوں کو اپنی حالت پر چھوڑ سکتی تھی کہ وہ اصلاح یافتہ حالتوں میں تحصیل علم کریں ' اور دولتمند آدمیوں کی نبض کو تیز کرنے کے لیئے تجاویز پیش کرسکتی تھی ●

MR. T. MORISON AND THE INDIAN HOSTEL IN LONDON.

WE publish a letter received by the last English Mail from Mr. Theodore Morison with regard to his share in the scheme of building a hostel in London for Indian students. It will be seen that Mr. Morison was induced to prepare a scheme on the strength of a statement that it would be favourably received by the Benchers of Inns of Court and that a large sum of money would be available for putting it into execution. The idea did not apparently originate with Mr. Morison and he certainly had no intention of putting his hands into the pockets of Indian magnates.

A perusal of Mr. Morison's letter would show that the scheme made much quicker progress in India than it did in England. Some of our respected contemporaries presented it to their readers, some six weeks ago, in fairly complete outlines. The central figure of course was the Secretary of State for India, but Mr. Morison was not far from him. The other members of the group were retired Anglo-Indians. These latter had plenty of leisure and most of it was devoted to devising plans for repressing young India. The occasion of the present meeting was a new scheme. It was intolerable that young men from India should move freely in the high circles of London society. If they were not speedily checked they would soon become as civilised as Englishmen themselves. That would be disasterous. For this reason they had put their heads together and evolved a scheme for shutting up every young Indian as he came down. It was of course necessary to proceed with caution and under the guise of philanthropy and friendship. In this latter respect Mr. Morison could make himself particularly useful. He had earned a reputation for sympathy with the natives. If he were placed in charge of a hostel for Indians, all suspicions would be laid at rest.

That was the idea of Anglo Indians, but they were sadly mistaken. There is a gentleman in India who is very clever. He at once divined their real object. He took up his pen and wrote out articles showing up the conspirators. It is true, he was mistaken in point of fact, but facts should carry little weight where national interests are concerned. If he had not taken energetic action there is no knowing what would have happened. As it is, India has been saved.

مسٹر ٹي ماريسن اور ھندوستاني ھوسٹل لندن ميں

ھم ذيل ميں ايک چٹھي چھاپتے ھيں جو ولايت کي پچھلي ڈاک ميں مسٹر تھيو ڈور ماريسن کے پاس سے آئي ھى جس سے معلوم ھوتا ھى کہ ھندوستاني طالب علموں کے لیئے لندن ميں ايک ھوسٹل تعمير کرنے کي تجويز ميں وہ کس حد تک شريک ھوئے – چٹھي سے واضح ھوگا کہ مسٹر ماريسن نے يہہ تجويز اس بيان کي بناء پر کي تھي کہ قانوني کالجوں کے افسر اُس پر التفات کرينگے اور اس کے جاري کرنے کے لیئے ايک رقم کثير فراہم ھو جاويگي – يہہ خيال ظاھرا خود مسٹر ماريسن کے ذھن ميں پيدا نہيں ھوا تھا ، اور اُن کا ارادہ بلا شبہہ ھندوستاني روساء کي جيب ميں ھاتھہ ڈالنے کا نہ تھا جيساکہ بعض اخبارات نے لکھا تھا *

مسٹر ماريسن کي چٹھي کے پڑھنے سے معلوم ھوگا کہ انگلستان کي بہ نسبت ھندوستان ميں اس تجويز کو زيادہ تر جلد ترقي ھوئي — قريب چھہ ھفتہ کا عرصہ ھوا کہ ھمارے بعض معزز ھمعصر اخباروں نے اس تجويز کو کسيقدر مکمل صورت ميں اپنے ناظرين کے روبرو پيش کيا تھا — اُن کي تجويز سے معلوم ھوتا تھا کہ خاص محرک بلا شبہہ سکرٹري آف اسٹيٹ ھندوستان تھے ، ليکن مسٹر ماريسن اُن سے کچھہ دور نہ تھے — اور اس مجمع کے دوسرے شرکاء پنشن يافتہ اينگلو انڈين تھے – گويا ان شخصوں کو کافي فرصت رھتي ھى جس کا ايک بڑا حصہ نوجوان ھندوستانيوں کي روک تھام کے لیئے تجاويز کے سوچنے ميں صرف کيا کرتے ھيں – اس مرتبہ ايک جديد تجويز پر غور کرنے کے لیئے سب جمع ھوئے تھے يہہ بات گويا اُن کو ناگوار تھي کہ نوجوان ھندوستاني لندن کي اعلى درجہ کي سوسئيٹي ميں بلا تکلف چلیں پھريں وہ سمجھے کہ اگر وہ جلد نہ روکے جاوينگے تو وہ چند روز ميں ايسے ھي شايستہ ھوجاوينگے جيسےکہ انگريز ھيں اور اس کا نتيجہ خراب ھوگا – اسي وجہ سے وہ باھم مشورہ کرنے کے لیئے جمع ھوئے اور جو ھندوستاني ولايت کو آويں اُن کے مقيد کرنے کے لیئے ايک تجويز سوچي — اس بات کي بلا شبہہ ضرورت تھي کہ احتياط کے ساتھہ اور ھمدردي اور دوستي کے پردہ ميں کارروائي کي جاوے – اس باب ميں مسٹر ماريسن اپنے تئيں خاصکر کارآمد بنا سکتے تھے – کيونکہ يہہ بات مشہور ھوگئي تھي کہ وہ ھندوستانيوں کے ساتھہ ھمدردي کرتے ھيں — اگر وہ اس ھوسٹل کے جو ھندوستانيوں کے واسطے قايم کيا جاوے ، منتظم مقرر کیئے جاتے تو ھر قسم کا شبہہ رفع دفع ھوجائيگا *

يہہ خيال اُن شخصوں کا تھا جو جلسہ ميں شريک ھوئے تھے ، ليکن اُنہوں نے افسوسناک غلطي کي – ھندوستان ميں ايک جنٹلمين ھى — جو بہت ھوشيار ھى – اُس نے اُن کے اصلي مقصد کو فورا سمجھہ ليا – اُس نے قلم اُٹھاکر آرٹيکليں لکھنا شروع کيں ، جن ميں سازش کرنے والوں کي قلعي کھولي گئي — يہہ سچ ھى کہ واقعات کے لحاظ سے اُس نے غلطي کي ، ليکن جہاں کہيں کہ قومي مطالب سے تعلق ھو وھاں واقعات پر کم لحاظ ھونا چاھيئے – اگر صاحب موصوف مستعدي کے ساتھہ کارروائي نہ کرتے تو يہہ معلوم کہ کيا ظہور ميں آتا – بہر کيف اُن کي بدولت ھندوستان بچ گيا *

We are not well up in the history of Greece and Rome. Will some scholarly person tell us whether they furnish any parellels.

Mr. Morison writes as follows :—

TO THE EDITOR.

SIR,

As curiously incorrect accounts of my attitude towards the proposed Hostel in London for Indian students seem to be in circulation will you permit me to give you the facts of the case.

I learned from Mr. Richards, K. C., that a very large sum would probably be forthcoming to found such a Hostel, if a good scheme could be brought forward, and that the Benchers of the Inns of Court would look favourably upon such a proposal. I accordingly made inquiries as to the way in which Indian students generally lived in London and was convinced that they generally live narrow and uninteresting lives. They are almost destitute of friends or even acquaintances and are not infrequently imposed upon: many of them spend more money than their parents can afford. If a really good man were put in charge of the Hostel who made it his business to introduce the Indian lads in his charge to nice families in London and who could put them up to the ways of English life upon their arrival, I thought that the Hostel might be of real service to Indians in England. But my inquiry also convinced me that the Indians now in England would not surrender their present liberty; they fear that the Superintendent of such a Hostel would attempt to control their expenditure and their goings out and comings in, and they prefer the freedom of their present mode of life. I therefore drew up a short report upon the subject in which I sketched the kind of Hostel or chambers which I thought needed. I proceeded to say that the financial success of this scheme was extremely problematical as it did not seem to meet a genuine demand and I argued that if this large sum was to be had for the asking it should be spent upon education in India itself. Education in India itself so urgently needs to be strengthened and improved, and existing institutions are so crippled by want of money that I could not recommend that so large a sum should be risked upon a hazardous chance if by any means it could be secured for use in India.

Believe me,

Yours truly,

TEHODORE MORISON.

همکو یونان اور روم کي تواریخ سے بخوبي معلومات نہیں هی - کیا کوئي عالم شخص همکو بتا سکتا هی کہ آیا اس کي کوئي نظیر ان تاریخوں میں پائي جاسکتي هی ؟ *

مسٹر ماریسن کي چٹھي حسب ذیل هی :-

بخدمت اڈیٹر صاحب —

جناب من

هندوستاني طلبہ کے لیئے لندن میں مجوزہ بورڈنگ هوس کي طرف جو پہلو میئے اختیار کیا هی چونکہ اس کي نسبت نہایت عجیب و غریب غلط بیانیاں پھیل رهي هیں اس لیئے اس امر کے متعلق چند واقعات کے پیش کرنے کي اجازت چاهتا هوں *

مسٹر رچرڈس کے. — سي — سے مجھکو معلوم هوا کہ اگر ایسے هاسٹل کے لیئے کوئي عمدہ اسکیم پیش کي جاے تو غالبا بہت سا روپیہ اس بورڈنگ کے لیئے مل سکیگا — اور یہہ کہ انز آف کورٹ کے بینچرز بھي اس قسم کي تجویز کو پسند کرینگے — چنانچہ میں نے اس امر کے متعلق تحقیقات شروع کي کہ لندن میں هندوستاني طلبہ عموما کس طرح رهتے هیں — مجھکو یقین هو گیا کہ وہ عموما نہایت محدود اور بے لطف زندگي بسر کرتے هیں — نہ وهاں اُنکا کوئي دوست هوتا هی اور نہ کوئي آشنا اکثر حالتوں میں اُن کے ساتھہ چالاکیاں کیجاتي هیں — اور اُن میں سے بہت سے ایسے هوتے هیں جو اپنے والدین کي حیثیت سے بڑھکر روپیہ خرچ کرتے هیں - اگر اس بورڈنگ هوس کو کسي ایسے قابل آدمي کي سپردگي میں رکھا جاے جو اپنے زیر نگراني طلبہ کو لندن کے اعلی خاندانوں سے ملاے اور جو اُن کے انگلینڈ پہنچنے پر اُنکو انگریزي طرز معاشرت سے اچھي طرح آگاہ کرے تو میں خیال کرتا هوں کہ اس قسم کا بورڈنگ هوس انگلستان میں هندوستاني طلبہ کي اعلی خدمت کریگا *

لیکن اس تجسس سے مجھکو یہہ بھي یقین هوا کہ وہ هندوستاني جو کہ آج کل انگلستان میں هیں کسي طرح اپني موجودہ آزادي کو کھونا پسند نہ کرینگے - اُنکو خوف هی کہ اس قسم کے بورڈنگ هوس کا سپرنٹنڈنٹ ان کے اخراجات اور اُن کي آمد رفت کي سخت نگراني کریگا - اور اس لیئے وہ اپني موجودہ طرز زندگي کي آزادي کو قایم رکھنا پسند کرتے هیں — اس لیئے میں نے اس مضمون پر ایک مختصر سي رپورٹ تیار کي جس میں میں نے ایسے بورڈنگ هوس کا کچھہ نقشہ دکھایا جسکي میرے خیال میں ضرورت هی — میں نے اس میں یہہ بھي بتایا کہ اس قسم کي اسکیم کي مالي کامیابي نہایت مشکوک هی - کیونکہ بظاهر یہہ کسي موجودہ ضرورت کو پورا کرتي هوئي معلوم نہیں هوتي - میں نے یہہ بھي بیان کیا کہ اگر کوئي بڑي رقم مل جائے تو اسکو هندوستان میں هي تعلیم پر صرف کرنا چاهیئے - خود هندوستان میں تعلیم کو تقویت اور ترقي دینے کي اسقدر ضرورت هی اور وهاں کي درسگاهیں بوجہ کمي روپیہ کے اسقدر معذور هو رهي هیں کہ میں اسقدر بڑي رقم کو جو کسي نہ کسي طرح حاصل هوجاے ایک مخدوش اور مشکوک کام پر صرف کرنے کي سفارش نہیں کرسکتا *

آپکا مخلص

تھیوڈور ماریسن

تعلیم و تربیت

(مصر میں)

اخبار اجپشین گزٹ مطبوعہ مصر میں اس عنوان کے تحت میں ایک نہایت عمدہ آرٹیکل شایع ہوا ہی – چونکہ اس موضوع کے متعلق نہایت مفید اور بیش بہا رائیں ظاہر کی ہیں اور بالکل ہندوستان کے حسب حال ہیں لہذا ہم اُس کا ترجمہ بجنسہ اخبار علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ میں درج کرتے ہیں —

و ھو ہذا

تربیت اور تعلیم کو ترقی دینے کی نسبت جو آواز ہمارے کانوں میں ہمیشہ گونجتی رہتی ہی وہ بیشک اس قابل ہی کہ ہر شخص اُسکی طرف متوجہ ہو – یہہ بات ظاہر ہی کہ خواستگاران ترقی تعلیم و تربیت کا یہہ مقصد نہیں ہی کہ مبتدی کے نوٹ لکھانے اور امتحانات کے پاس کرنے میں ترقی ہو – بلکہ اُن کا اصلی منشا یہہ ہی کہ تعلیم و تربیت کے جو اصلی نتایج ہیں یعنی اعلی خصلتوں کا نشو و نما ہونا اخلاق و آداب کا درست ہونا اُن کے لحاظ سے ترقی ہو *

جب کہ ہم اس مسئلہ پر اس حیثیت سے غور کرتے ہیں تو ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ مصر اور دیگر ممالک میں تعلیم و تربیت کی اشاعت سے کوئی ایسا اعلی نتیجہ اور مفید ثمرہ حاصل نہیں ہوا جیسی کہ ملک کی خواہش ہی — مثال کے طور پر مصر کو لو — ہم پوچھتے ہیں کہ تعلیم و تربیت کا کیا نتیجہ حاصل ہوا – اس ملک میں یا یورپ میں جن لوگوں نے تعلیم سے حصہ لیا ہی کیا وہ سوسائٹی میں عقلی ترقی کے لحاظ سے اس درجہ پر پہونچ گئے ہیں کہ اُنگلیوں سے اُن کی طرف اشارہ کیا جاتا ہی ؟ کیا اُن کی تعلیم و تربیت دینے والے اُن پر فخر کرسکتے ہیں ؟ کیا اُن کو قوم میں ایسا ہی رسوخ حاصل ہی جیسا کہ اُمید تھی ؟ کیا اُنہوں نے ملک کی وہ خدمتیں انجام دی جن کی اُمید تھی ؟ کیا اُن کی کوئی ایسی جماعت اس ملک میں موجود ہی جنکو اُستاد اپنے طالب علموں کے سامنے بطور مثال کے پیش کرسکیں ؟ کیا ان سوالات کا حقیقی جواب دینے میں ہم میں سے کسی کو شک و شبہہ ہوسکتا ہی ؟ *

اس سے انکار نہیں ہوسکتا کہ مصر میں بعض تعلیم یافتہ افراد ایسے بھی موجود ہیں جن پر اُن کے اُستاد اور اُن کا ملک فخر کرسکتا ہی — لیکن بد قسمتی سے تعلیم و تربیت یافتہ جماعت میں اُن کی تعداد نہایت قلیل ہی – اور اس سے لا محالہ یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ ان لوگوں کا علم و فضل موروثی اور فطری ہی اور تعلیم سے اُنہوں نے بہت ہی کم فائدہ حاصل کیا ہی اس سے انکار نہیں ہوسکتا کہ یہہ حالت اکثر ممالک میں پائی جاتی ہی — یورپ کے مدارس سے ہر سال کامیاب اُمیدواروں کی بڑی تعداد نکلتی ہی لیکن اُن میں سے کتنے ایسے ہوتے ہیں جو اپنے آثار دنیا میں چھوڑ جاتے ہیں جو آیندہ نسلوں کے لیئے ذریعہ ہدایت ہوں – اگرچہ یہہ شکایت تمام ممالک میں عام طور پر پائی جاتی ہی اور اکثر لوگ تعلیم و تربیت کو امتحانات پاس کرنے اور سارٹیفکٹ حاصل کرنے کا ذریعہ خیال کرنے لگے ہیں لیکن مصر میں یہہ حالت نہایت افسوس ناک ہی – کتب فروشوں کی دوکانوں کو دیکھہ لو بالکل ویران پڑی ہیں اور عام لوگ صرف ناولوں اور ہزلیات کی خریداری کی طرف متوجہ ہیں — اور جو لوگ اخلاق اور مفید علمی کتابوں کے خواہشمند ہیں اُن کی تعداد نہایت ہی کم ہی جو اُنگلیوں پر گنی جاسکتی ہی *

ایسی تربیت سے کیا فائدہ ہوسکتا ہی – اُس کی نسبت راے قایم کرنے کے لیئے صرف اُس کے نتائج اور ثمرات کا دیکھہ لینا کافی ہی – جو تربیت ایسی ہو کہ انسان پر ایک سطحی پردہ ڈال دے جسکے نیچے جہالت اور کمینہ اخلاق نہ چھپ سکیں اُسکے ناقص ہونے میں کون شخص شک و شبہہ کرسکتا ہی – جب کہ انسان ان لوگوں کی آزمایش کرتا ہی جنہوں نے یہہ سطحی تعلیم و تربیت پائی ہی تو اُس کو معلوم ہوتا ہی کہ اُن کے اخلاقی خیالات اور عقلی استعداد اُن کے درجہ کے مناسب ہی — وہ دیکھتا ہی کہ وہ مذہب کی حقارت اور نہایت مہتم بالشان مباحث کے ساتھہ تمسخر کرتے ہیں اور اپنے اوقات ایسی بے معنی گفتگو میں ضائع کرتے ہیں جو عوام الناس اور جہال کے طبقہ سے صرف بقدر اُن عامیانہ نکات کے بالا تر ہوتی ہی جو ان کو حفظ ہوتے ہیں اور جن سے وہ اپنے خیال میں اپنے کلام کو زینت دیتے ہیں – اسی طرح پر وہ اپنی زندگی کے اوقات بسر کرتے ہیں ، نہ اُن کو کوئی آیندہ اُمید ہوتی ہی اور نہ ان کے سامنے کوئی غرض و غایت ہوتی ہی – وہ اپنی زندگی کے دن پورے کر کے مرجاتے ہیں گویا کہ پیدا ہی نہیں ہوئے تھے اور اپنے مثل ان بہت سے لوگوں سے جا ملتے ہیں جنکی قبروں پر زمانہ نے اس سے زیادہ کچھہ نہیں لکھا کہ " یہہ لوگ نسیم کی طرح دنیا میں آئے اور چلے گئے ، نہ اُنہوں نے دنیا میں کچھہ اثر کیا اور نہ دنیا نے ان میں " *

زیادہ سے زیادہ یہہ ہی کہ ایسی تربیت صرف ادنے درجہ کی خدمتوں کے معمولی کاروبار کے لایق بنا دیتی ہی — مگر کیا یہہ امر ممکن نہیں ہی کہ محل و موقع اور بہترین وسائل کی رعایت کر کے اس حالت کی اصلاح کی جاے ؟ کیا یہہ ممکن نہیں ہی کہ اہل مصر کو لکھنے پڑھنے کے علاوہ ایک ایسی چیز سکھلائی جاے جو اُن کی عقلوں کو ترقی دے اور اُن کے دلوں میں ایک ایسا شعور پیدا کردے جو اُن کو اپنی آیندہ زندگی کے لیئے ایک اعلی غرض و غایت کے قرار دینے پر مجبور کرے ؟ کیا یہہ ممکن نہیں ہی کہ اُن کے دلوں میں بڑی بڑی اُمیدیں پیدا کی جائیں جو اُن کو اہم اُمور کی طرف مائل کریں ؟ کیا ایک ایسی نسل پیدا کرنا ممکن نہیں جو زندگی کے معنی اور اُسکی قدر و قیمت پہچانتی ہو اور یہہ بات جانتی ہو کہ اپنے سادہ لوح بھائیوں کو تعجب میں ڈالنے سے بڑھکر اور برتر زندگی کی ایک اور غایت ہی – اور کیا

کم از کم یہہ ممکن نہیں کہ یہہ لڑکے اعلی وطنیت اور حقیقي جوانمردي کے اُصول پر تربیت کیئے جاویں اور اُنکو ایسا جوانمرد بنایا جاوے جو تمام برائیوں کو اپنے قدموں سے پامال کرڈالیں اور سچائي کي عزت کریں اور اُن کا فکر اور خیال اُس شخص کي مانند ہو جو اس امر کا یقین کرتا هی کہ اُس سے اُسکي زندگي کے کاروبار کا حساب لیا جاویگا - کیا یہہ ممکن نہیں کہ هم اُن کو ایسي طرح پر تربیت کریں کہ وہ یہہ بات سمجھنے لگیں کہ کوئي انسان ایسا نہیں پایا جاتا خواہ وہ کتنا هي حقیر اور ضعیف اور ادنے درجہ کا هو جو اپنے بھائیوں اور اپنے ابناء جنس کي خدمت کرنے پر قدرت نہ رکھتا هو (بشرطیکہ وہ چاهے) - هم یقین کرتے هیں کہ یہہ تمام باتیں ممکن هیں بلکہ همارے نزدیک اُن کا عمل میں لانا ضروري هی جیسا کہ دیگر ممالک میں کیا گیا هی - پس کوئي وجہ مانع موجود نہیں هی کہ دیگر ممالک کے تجربہ سے فائدہ نہ اُٹھایا جاوے *

جامع ازهر باوجودیکہ اُس کے طریقہ تعلیم میں بہت سے عیب اور نقص پائے جاتے هیں تاهم اُس میں ایک ایسي چیز موجود هی جو سرکاري مدارس کے لیئے ایک مفید سبق هوسکتا هی - نظام تعلیم اور طریقہ تعلیم کے لحاظ سے ازهر میں کوئي ایسي بات نہیں هی کہ جس کي تقلید سرکاري مدارس کرسکیں - لیکن اگرچہ سرکاري مدارس کے طالب علم اپنے دلوں میں غور و فکر کرنے اور اپني راے پر بھروسہ کرنے اور اپنے اصول پر ثابت قدم رهنے کي ضرورت کو سمجھیں تو یہہ اُن کے لیئے ایک مفید سبق هوسکتا هی — یہي وہ صفات هیں جو ازهر کے بعض طالب علموں کے دلوں میں راسخ کي جاتي هیں — علاوہ ازیں هم یہہ بات کہتے هیں کہ ازهر کي تعلیم میں باوجود نقص اور اختلال کے صرف ایک مفید پہلو بھي موجود هی- اور وہ یہہ هی کہ طالب علموں کے دلوں میں زندگي کا ایک اصول اور مذهبي مستحکم اعتقاد راسخ کیا جاتا هی- باوجودیکہ اکثر لوگ اُن کو حقارت کي نظر سے دیکھتے هیں مگر وہ اپنے اصول اور عقاید پر بدستور ثابت قدم رهتے هیں— دوسري عبارت میں هم کہہ سکتے هیں کہ ازهر کي تعلیم اُن کي زندگي کو ایک خالص قالب میں ڈهال دیتي هی اور آیندہ زمانہ میں اُن کو اس ملک اور تمام ممالک اسلامیہ میں صاحب رسوخ بنا دیتي هی *

پس کیا وجہ هی کہ همارے مدارس اِس طرف التفات نہیں کرتے اور کیا وجہ هی کہ سال ها سال گذرتے چلے جاتے هیں اور مدارس سے صرف ایسے لڑکے نکلتے هیں جن کے نفس میں نہ قوت هوتي هی نہ اُن کي عقلیں کچھہ ترقي یافتہ هوتي هیں نہ اُن کے اخلاق اعلی هوتے هیں نہ وہ اپني زندگي کي قدر و قیمت کا اندازہ کرسکتے هیں — اور نہ وہ اپنے گرد و پیش کے حالات کي طرف خیال کرتے هیں اور نہ وہ اپنا مرتبہ اپنے هم قوموں کے درمیان سمجھتے هیں اور نہ دنیا میں اُن کے لیئے کوئي غرض و غایت هی بلکہ نہ اُنھیں ایسا شعور هوتا هی جو اُن کو غرور اور برائیوں میں مبتلا هونے سے محفوظ رکھے *

اِس میں شک نہیں کہ هم کو ایسے لڑکوں کي ضرورت نہیں جو آسان یا مشکل امتحانات میں کامیابي حاصل کرسکیں — بلکہ ایسے جوان مردوں کي ضرورت هی جو قومي زندگي میں ایک شریف اور اعلی تحریک پیدا کردیں - ایسے لوگوں کي ضرورت نہیں هی جو اُس طریقہ کے مطابق تربیت کیئے جاویں جو سیسل روڈس نے اپني وصیت میں ایسے لوگوں کے لیئے قرار دیا هی ' جو دولت یا جھوٹي شہرت حاصل کرنے کے لیئے کوشش کرتے هیں - بلکہ ایسے لوگوں کي ضرورت هی جو اپنے بھائیوں کي فلاح و بہبودي میں کوشش کریں - اگر همارے مدارس سے یہہ نتیجہ حاصل نہو تو یہہ اُن میں سخت عیب هوگا *

THE AMIR'S FIRMAN.

امیر کابل کا فرمان

The following is the *Firman* of Amir Habib Ullah Khan sent to the Anjuman Himayat Islam Lahore through Shaikh Ghulam Mohy-ud Din :—

امیر کابل نے جو امداد انجمن حمایت اسلام لاهور کي منظور کي هی اُسکي بابت مندرجہ ذیل فرمان بھیجا هی *

عالي جاهان صداقت و ارادت نشانان مولوي عبداللہ خان ٹونکي صدر و منشي شمس الدین خان دبیر و منشي نظام الدین خان خزانہ دار و دیگر اراکین انجمن حمایت اسلام را واضح خاطر باد — شیخ غلام محي الدین خان وکیل انجمن را بحضور خود طلب فرمودہ از کیفیت کار هاے انجمن جویا شدیم - اگرچہ سابق ازیں هم از مقاصد و اغراض و کار هاے تعلیمي انجمن واقف بودیم اما از زبان شیخ موصوف اغراض پسندیدہ انجمن و سلسلۂ تعلیم مروجہ مدرسۃ العلوم انجمن و تربیت و تعلیم بچہ هاے یتیم اہل اسلام بشرح و بسط معلوم شدہ است - الحمد للہ شما ها در تقویم دین متین اسلام ساعي هستید - از خداوند میخواهیم کہ درین کار هاے خیر توفیق زیادہ رفیق شما باشد — چونکہ قبل ازین شنیدہ بودیم کہ شما براے مصارف مدرسۃ العلوم وجہ بسیار بکار دارید و مشت مشت آرد جمع کردہ اجراے کار خیر خود مي کنید بنابران بطور یکمشت آرد وظیفہ سالانہ مستمري بقدر شش هزار (۶۰۰۰) روپیہ کلدار از عین المال خود از ابتداے هذہ السنہ مبارکہ بازین یل سال پلنگ مطابق سنہ ۱۳۲۰ هجري براے انجمن مقرر فرمودہ ایم تاکہ در کارخیر انجمن شریک شدہ اُمید ثواب عاقبت از جناب باري تعالی جل شانہ داشتہ باشیم و سلسلہ این عطیہ معینہ انشاء اللہ تعالی مادامیکہ حیات مستعار باقي است از عین المال خود براے انجمن جاري داشتہ براے حصول مقاصد شما از بارگاہ ایزدي دعا می خواهیم — و بعالي جاہ محمد اسمعیل خان سفیر دولت خدا داد امر فرمودہ ایم کہ وظیفہ مذکورہ را در هر سال سہ قسط بشما برساند و رسید وجہ را بدستخطي سر کردگان

انجمن و به مهر انجمن گرفته بحضور ارسال دارد — نیز اکنون
که وعدهٔ توفیهٔ قسط اول می باشد به نامبرده تاکید فرموده ایم
که مبلغ دو هزار (۲۰۰۰) روپیه کلدار از بابت قسط اول فی‌الفور
به شما برساند — یقین است که انشاء الله ازین وظیفه در اجرای
ر هاے پسندیده و حصول مقاصد حمیده انجمن قدرے سهولت
ست خواهد داد — و براے سبکدوشی بار مصارف شما وظیفه
هیه غلام محي‌الدین خان بقدر یک صد و پانزده روپیه کلدار ماهانه
م از بیت‌المال مقرر فرموده ایم — باقی خیریت است — فقط —
ی یوم شنبه ربیع‌الثانی سنه ۱۳۲۰ هجری —

انزده سطر متن و چهارده و نیم خط حاشیهٔ بدون تراش و لئون
حریر شده است — فقط •

His Highness's Seal —

امیر حبیب الله خان

دربار دهلی کا مفصل حال

۵ ستمبر شمله — هز اکسلنسی ویسراے آج کے جلسه امپیریل
وس لوتو کونسل میں صدر نشین تھے — هز اکسلنسی نے دربار جشن
لی کے متعلق ایک ضروری دلچسپ اسپیچ دی یعنی بیان کیا که —
ں چاهتا هوں که دهلی میں جو رسم یا مراسم ادا هونگی اُن کے
علق کچھه حال بیان کروں — چند ماه آینده میں همارے خیال کا ایک
ت بڑا حصه اُن پر مبذول رهیگا — اس دربار کی وجه سے قدیم
السلطنت مغلیه میں ماه جنوری آینده میں لاثانی لوگ جمع
ے هزمجسٹی شاه کی تو انگلستان میں تاجپوشی هوچکی اور وه
ے هی همارے شاه و شهنشاه هیں جیسے ارتحال جناب ملکه قیصره
ومه کے بعد تھے — کسی رسم سے اُن کے خطابات میں ترقی
ن کے جائز درجے میں عمدگی پیدا نہیں هوسکتی هی — پس اس
ت میں یهه سوال کرنے کا موقع هی که هم اُن کی تاجپوشی کا
ن هندوستان میں کیوں کرتے هیں — میرا تو یهه خیال هی که
سوال کا قابل تسکین جواب عام راے سے مل چکا هی مگر اس کے
ب میں میں بھی چند الفاظ کہنا چاهتا هوں —
مشرق میں کوئی نئی اور عجیب بات نہیں هی مگر وهاں کے لوگ
امر کے عادی هیں که جب شاه حکمرانی پر قایم هو تو وه اور اُس کی
خوشی کرے — زمانه گذشته میں هندوستان کا هر شاه اسی رسم
ا کرتا تھا — اور نظیراً کہا جا سکتا هی که خطاب یافته سردار
اگیردار بھی ایسا هی برتاؤ کرتے تھے اب بھی وهی لازم هی — پس دربار
شی ایک منظور و مقبول رسم هی جو ایک حصه ملک سے دوسرے
ملک تک قبول و منظور هوگی — جب تمام درجوں اور طبقوں میں
ی رسم هی تو اعلی درجه و طبقه میں اُس کا برتاؤ کس قدر
ی هی — میں اپنی جانب سے دیکھتا هوں که یهه رسم اسی پر

مکتفی نہیں هی که جب ایک شاه انتقال کرے تو سرکاری طور سے
دوسرا شاه تسلیم کیا جاوے — دور دراز مقامات کے رهنے والے لکھوکھا
آدمیوں کو اس سے بہت کم تعلق هوگا مگر ایسے جلوس سے شاه و
رعایا میں بہت کچھه دلچسپی پیدا هوتی هی جس سے بڑی بڑی
ضروری باتیں قایم رهتی هیں — تمام زمانه کی آدمیوں نے همیشه
یہی خواهش ظاهر کی هی که اُن کا ایک افسر اعلی هو جسکی
وه تعظیم و تکریم کریں اور عوام نے تسلیم کیا هی که یهه امر شاهی
کے لیئے مناسب و موزوں هی — مگر اس مسلمه کا درجه جب هی
قایم هوتا هی جب عوام اس امر پر راضی و خوشنود هوں اس کے بعد
سرکاری مسلمه ختم هو جاتا هی اور جو تعلقات پیدا هوتے هیں اُن سے
شاه و رعایا کو فائده پہونچتا هی — ایک قوم کی بقا و قوت دنیا کو اُس کے
شاه کی قوت سے معلوم هوتی هی جو یکدلی و اتحاد کے نمونه هیں —
هندوستان میں برٹش تاج کے لیئے یهه اتحاد اول مرتبه قایم هوا هی اور
تمام بر اعظم نے ایک هی حکمراں کو تسلیم کیا — اس قسم کے اتفاق
و اتحاد سے قوم کی پولیٹکل قوت اور حشمت و جلال کو بہت ترقی
هوتی هی اور اس سے دنیا کی نظر میں شاه و رعایا دونوں کی بڑی
قدر و منزلت هوتی هی •

ایک اور سبب سے بھی میں اس اظهار کو زیاده تر قیمتی سمجھتا
هوں یعنی ملک کی مختلف تقسیمیں جو هیں یعنی قوم و فرقه
و مذهب اور رواج کا اختلاف اس کا اثر همپر صرف اس وجه سے نہیں
پڑتا که هم ایک سرغنه کے خیر خواه و فرماں بردار کے تابع اور ایک هی
پولیٹکل جسم کے عضو اور ایک هی سلطنت کے باشندے هوں — جسقدر
هم اسے تسلیم کرینگے اُسیقدر همارے علی‌الافراد فائدے کا سبب هوگا — لهذا
میں ایک اعلی سنجیدگی کی ایسی کارروائی سمجھکر جس سے هماری
قوت کا اظهار هوگا دربار دهلی کی رسم ادا کرونگا اور یهه رسم ایسی نهوگی
که جو چند گھنٹه یا چند روز دیکھنے کے بعد فراموش هوجاے — میرے
خیال میں برٹش زمانے میں لارڈ لٹن هی اول ویسراے تھے جنهوں نے
دربار شهنشاهی جمع کیا گو وه دربار مختلف حالتوں اور چھوٹے درجے کا
تھا مگر اُنهوں نے اپنے مدبرانه خیالات سے اس بات کی نظیر قایم کی که
ایسے دربار نهایت ضروری و لابدی هیں — مجھکو شک نہیں که اُس
شهنشاهی دربار جنوری سنه ۱۸۷۷ ع میں بہت کچھه عمدگیاں پیدا
هوئی تھیں اور خداوند کریم کے فضل وکرم سے مجھکو اُمید قوی هی که
اس دربار سے بھی جو جنوری سنه ۱۹۰۳ ع میں هوگا بڑی بڑی عمدگیاں
پیدا هونگی •

بیشک و شبهه یهه موقع نهایت هی متبرک و تاریخی هوتا اگر اس
میں شاه و شهنشاه بلفس نفیس موجود هوتے اور تمام هندوستان کا تاج
شهنشاهی اپنے سر پر رکھتے — اس تجویز کے قبل میں نے جرات کرکے
هز مجسٹی کے روبرو اس معامله کی صورت پیش کی تھی —
هز مجسٹی کو یهه خیال نهایت خوشگوار تھا اور وه اسکو بطیب خاطر

انجام دیتے کیونکہ اُنکو ہمیشہ اس ملک سے نہایت اُنس و محبت رہی ہی – اور میں اسبات کی تصدیق کی جرات کرتا ہوں کہ وہ اس بات پر اسی طرح نازاں ہیں کہ وہ اول اول شہنشاہ ہندوستان قرار پائے جس طرح ملکہ وکٹوریہ اول مرتبہ قیصر ہندوستان ہونے پر نازاں تھیں – مگر ہز مجسٹی ضروری امور سلطنت و کارہاے مملکت میں ایسے مصروف و منہمک ہیں کہ اسقدر زمانہ یعنی چند ہفتہ تک انگلستان سے غیر موجود نہیں رہ سکتے اور اسی لیئے اُنہوں نے اپنی اُس خوشی و مسرت کو پورا کیا جو ہز مجسٹی کے لیئے نہایت دلچسپ تھی — اس مقام پر لوگ اس خبر کو سنکر نہایت خوش ہونگے کہ اس دربار میں شریک ہونے کے لیئے ہز مجسٹی نے شاہی خاندان کی طرف سے اپنے بھائی ڈیوک آف کینات کو مقرر کیا ہی – ڈیوک ڈچز تو مدت تک ہندوستان میں رہ چکے ہیں اور کل فرقہ کے لوگ اُن سے نہایت مانوس ہیں – اُن کی تشریف آوری سے ہماری اس کارروائی میں ایسی نمود ہو جائیگی جو قبل ازیں نہ ہوتی اور تمام ہندوستان کو معلوم ہوجائیگا کہ شاہ کو اس سے کیسی دلچسپی ہی اور ہم خیال کرلینگے کہ شاہ اپنے بھائی کے ذریعہ سے خود بنفس نفیس یہاں رونق افروز ہیں – شاہ کے قابو میں یہہ بات نہیں ہی کہ وہ خود تشریف لاتے یا اپنے ولیعہد کو بھیجتے گو ہمیں اُمید ہی کہ ہم کسی زمانہ آیندہ میں ولیعہد کا استقبال کریں ہز مجسٹی نے ہندوستان کو اس بات کی تصدیق کرانے کا نہایت عمدہ ذریعہ حاصل کیا کہ اُن کو ہندوستان سے کس قدر ہمدردی اور کس قدر اس کا پاس و لحاظ ہی •

میرا خیال ہی کہ دہلی کا یہہ مجمع ایک اور سبب سے بھی قیمتی ہوگا – میرا خیال ہی کہ قاعدہ انتظام ہندوستان کی وجہ سے ہر صوبہ اور ہر ہندوستانی ریاست کا اپنے ہمسایہ سے کم و بیش تعلق بالکل نہیں رہتا مگر ترقی ریلوے اور سوشل قواعد میں کمی ہونے سے تفاوت دور ہو رہا ہی لیکن اب بھی بہت ہی – جنوب کے رہنے والے شہزادے اپنی زندگی میں بھی شمال میں نہیں گئے ہیں اور شمالی روسا بھی بہت کم اپنے گھروں سے باہر نکلے ہیں – اگر یہہ آپس میں ملیں جلیں اور ایک دوسرے سے واقف ہوں اور ایک کے دوسرے پر باہمی خیالات ظاہر ہوں تو ہمدگی پیدا ہو – اور ایسے ہی سرکاری موقع کے سوا ایک دوسرے سے ملنے کا کوئی موقع نہیں ہی – اگر ہم بر اعظم یورپ کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ جب یورپین فرمانروا ایک دوسرے سے ملنے جلنے لگے ہیں اُس زمانہ سے کیسی دلچسپ ترقی صلح کن کاموں میں ہوئی ہی – زمانہ سابق میں تو وہ ذرا سے شک و گمان پر اپنی فوجوں کو نقل و حرکت دیتے تھے مگر اب وہ آپس میں ملتے جلتے اور ایک دوسرے کا جام تندرستی نوش کرتے ہیں – یونان میں بھی سابقہ خیالات کے موافق ایک عجیب و غریب طریقہ سے کار روائی ہوتی تھی اور اسی وجہ سے تمام چھوٹی چھوٹی سلطنتیں یکدل اور بڑی بڑی سلطنتوں کی فوج سے محفوظ تھیں اس یکجائی کا باعث وہ بازیاں تھیں جو اولمپک کے نام سے مشہور ہیں •

پھر میرا خیال ہی کہ اس ملک کے برٹش منتظموں کے لیئے مختلف صوبجات کے لوگوں کا آپس میں ملنا بہت بڑے فائدہ کا باعث ہی – مدراس کے بہت سے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے پنجاب و بمبئی کو نہیں دیکھا اور بنگال سے بالکل ہی ناواقف ہیں — ویسراے ہی ایک شخص ہی جو تمام ملک سے واقف ہی اور اُس کی جانچ کرسکتا ہی - بعض بعض اشخاص انتظام یکسوئی کے شاکی ہیں مگر میں اُن کو یقین دلاتا ہوں کہ ہندوستان کے مختلف قواعد اور مختلف تجاویز نہایت ہی حیرت انگیز ہیں اور میں وہ شخص نہیں ہوں جو ان باتوں کو مٹا دینا چاہتا ہوں مگر میں باطمینان تمام کہتا ہوں کہ دربار دہلی ہی کا ایسا موقع ہی جس میں اطراف ہندوستانی کی سویلین و سپاہی چند گھنٹہ یا ایک دن کے لیئے نہیں بلکہ دو ہفتہ تک ایک دوسرے سے ملینگے اور وہ اس زمانہ میں باہم ایک دوسرے پر اپنے اپنے خیالات ظاہر کرسکتے ہیں اور اس سے صرف بذات خاص انہیں کو استفادہ نہوگا بلکہ جس انتظام کے وہ ملازم ہیں اُس کو بھی فائدہ پہونچیگا •

مجھے تو معلوم ہوتا ہی کہ شاہ کے آداب و اظہار فرمان برداری کے علاوہ اس دربار سے تمام ہندوستان کو فائدہ پہونچیگا – میں نے تو جیسا کہ سب کو معلوم ہی کہ ایک اور کار روائی سے اس موقع کے حاصل کرنے کی کوشش کی ہی یعنی بندوبست کیا ہی کہ اس شاہانہ دربار میں تمام صنعتی اشیاے ہندوستان کی ایک نمایش دہلی میں ہو اور میں عوام کو قطعاً یقین دلاتا ہوں کہ ان کو اس نمایش گاہ میں وسیع طریقہ سے خوبصورت خوبصورت اشیاء دیکھکر حیرت ہوگی – آیا یہہ بات صحیح ہی کہ مقابلہ یورپ کی وجہ سے قدیم ہندوستانی صنعت وحرفت مٹی جاتی ہی اور یہہ الزام اکثر وہی لوگ لگاتے ہیں جو اُن کے قائم رکھنے کی بالکل کوشش نہیں کرتے یا جنکی بے پروائی کے ذریعہ سے قدیم دستکاری کو ضرر پہونچتا ہی یا ہندوستان دنیا کے اس قاعدہ کا برتاؤ کرتا ہی کہ جیسی مانگ ہوتی ویسی ہی اشیاء تیار ہوتی ہیں – حقیقت امر یہہ ہی کہ اس صنعت و حرفت کے معدوم ہونے کی ویسی کار روائی تو نہیں ہوئی ہی جیسی لوگ خیال کرتے ہیں اب بھی ہندوستان میں ایسے قابل صناع موجود ہیں کہ اگر مانگ ہو تو وہ لاثانی صنعت و حرفت کی اشیاء تیار کرسکیں — میں یہہ دعوی نہیں کرتا کہ ایک ہی نمایش میں یہہ بات پیدا ہوجائیگی بلکہ اگر صنعت و حرفت قائم ہی جیسا کہ میرا خیال ہی تو ہم اُسکو زندہ کرکے اور اس کو ترقی دیکر بہت کچھہ فائدہ پہونچائینگے — کیونکہ ہم تمام دنیا میں اس بات کو مشتہر کردینگے کہ ہم کن کن چیزوں کے بنانے کے لائق ہیں اور سب سے زیادہ یہہ بات ہی کہ ہم صناعوں کو حوصلہ دینگے اور اپنے لوگوں کو بھی تعلیم دینگے کہ وہ کن کن چیزوں کو پسند کریں •

اب میں ایک امر ضروری کے بارہ میں چند باتیں کہنا چاہتا ہوں وہ یہہ کہ آمدنی ہندوستان پر مصارف کا بار کسقدر ڈالا جائیگا میں نے دیکھا ہی کہ اس بارہ میں ایسے بیانات کیئے گئے ہیں جن سے مجھہ ایسے سنگدل شخص کو بھی تشویش ہوئی ہی – میں دیکھتا ہوں کہ بعض بعض اشخاص

علی العموم بیان کرتے ھیں کہ اس دربار میں ھندوستان کا کم از کم
ایک کروڑ روپیہ صرف ھوگا — اور ایک اخبار میں میںنے پڑھا کہ لارڈ کرزن
بے عقلی کے ساتھہ تزک و احتشام میں دو ملین پونڈ ضائع و برباد
کرنے والے ھیں اور نھاورا میں نیرو کے مثل قرار دیا گیا ھوں جس کی
نسبت یوں ھی کہ جب شہر روم جل رھا تھا اس وقت وہ بیٹھا ھوا اپنا
چکارہ بجایا کیا — میں بذات خود ھرگز یہہ بات پسند نہیں کرتا کہ
ھر چھوٹی بڑی سرکاری کار روائی کی جانچ پیسوں اور آنوں اور روپیوں
میں کی جاوے — بعض بعض سرکاری کار روائیاں ایسی ھیں جن میں
جس قدر صرف کیا جاوے وہ کم ھی اور چند کار روائیاں ایسی ھیں جن
میں بہت ھی کم صرف کیا جاوے — میں کامل طور سے اس امر کو تسلیم
کرتا ھوں کہ یہہ خیالات ھر شخص کو پسند نہ آئینگے مگر نہایت صدق
دل سے یہہ دلیل کرتا ھوں اور یہہ امر نہایت قابل غور ھی کہ گو یہہ
کام کیسا ھی قابل خواھش اور ضروری ھو مگر سرکاری روپیہ اُس میں
فضول طریقے سے نہ اُڑانا چاھیئے اور یہہ بات ایسی ضروری و لابدی
معلوم ھوتی ھی کہ میں اس کا جواب دینا چاھتا ھوں ●

یہہ خیالات دو قسم کے لوگوں کی جانب سے ظاہر کیئے گئے — ایک
قسم کے لوگ تو یہہ کہتے ھیں کہ درحالیکہ اکثر حصص ھند میں امساک
باران اور گرانی پھیلی ھوئی ھی تو دھلی میں کسی قسم سے روپیہ نہ صرف
کرنا چاھیئے اور دوسری صف کے اشخاص کا قول ھی کہ ھاں دھلی میں
کچھہ روپیہ نہ کہ زر کثیر صرف کرنا چاھیئے ●

قسم اول کے لوگوں کو میں جواب دیتا ھوں کہ چند ھفتے
ھوئے کہ ھمکو یہہ تشویش لاحق تھی کہ دیکھیئے گجرات و دکن
اجمیر و حصص وسط ھند و پنجاب میں کیا صورت پیدا ھوتی ھی مگر
میں سچ کہتا ھوں کہ اودھر تین ھفتہ میں مجھہ کو ایسی خوشی ھوئی
کہ جب سے میں ھندوستان میں آیا ھوں کبھی مجھکو ایسی خوشی
نہیں ھوئی — کیونکہ جن مقامات پر پانی کی بہت بڑی ضرورت تھی
وھاں باران رحمت کا نزول ھوا اور میں یقینی کرتا ھوں کہ جسقدر
احتمال قحط تھا وہ سب دفع ھوگیا — شاید کسی جگہہ کوئی خفیف
گرانی ھو مگر عام قحط کا احتمال اب نہیں ھی — اگر لو فرضاً یہہ
بارش نہوتی اور میں اپنی پشینگوئی میں غلطی کرتا ھوں تو کیا کوئی
شخص ایک لمحہ بھی یہہ خیال کرسکتا ھی کہ ھم جو چند لاکھہ دھلی
میں صرف کرنے والے ھیں اس سے تکلیف میں؟ کمی ھوجاتی جسکی
کسی حصہ ھندوستان میں ضرورت ھوتی سنہ ۱۸۹۸ ع کے آغاز قحط
میں میں نے گورنمنٹ کی جانب سے اطمینان دلایا تھا کہ جہاں تک
رفع تکلیف اور جان بچانے کے لیئے درکار ھوگا وھاں تک ایک روپیہ دینے
میں بھی خست نہوگی — ھم اسی وعدہ پر برابر قایم ھیں اور اگر
زمانہ دربار میں ھم کو قحط پیش آیا تو ھم اُس سرکاری کیسہ سے ایک
آنہ بھی نہ لینگے جو محتاجوں کی امداد میں صرف کیا جاتا — سب سے
پہلے اُن کا استحقاق ھمیں ھی اور ھم استحقاق کو ادا کرنا اپنا فرض
سمجھتے ھیں ●

یہہ دوسری قسم کے نکتہ چین ھیں جو یہہ بات بیان کرتے ھیں
کہ دربار میں کچھہ نہ کچھہ صرف ضرور ھوگا مگر اُن کو احتمال ھی کہ
کہیں صرف کثیر نہو — جب لارڈلٹن نے سنہ ۱۸۷۷ ع کے آغاز موسم سرمامیں
جلسہ جمع کیا تھا تو میری عمر اسقدر تھی کہ مجھکو بخوبی یاد ھی
کہ اس زمانہ میں قحط پھیلا ھوا تھا اور ان کی فضول خرچی اور غلطی کے
بارے میں ھندوستان کے اخبارں اور پارلیمنٹ لندن میں سخت اعتراض
ھوا تھا — مگر میں نے لارڈ لٹن کی تیار کردہ فرد حساب میں دیکھا کہ دھلی
کے جشن میں پچاس ھزار پونڈ اور تمام ھندوستان کے اظہار مسرت میں
ایک لاکھہ پونڈ صرف ھوئے تھے — لیکن ایک طریقے سے تو ھماری اب
اور ھی حالت ھی — سنہ ۱۸۷۷ ع کا جلسہ صرف ایک سرکاری
جلسہ تھا مگر میں نے کوشش کی ھی کہ ھر حصہ ھندوستان سے
اعلی درجہ کے درباری جمع کیئے جائیں اور یہہ جشن مسرت صرف
افسروں ھی کا نہیں بلکہ عوام کا جلسہ ھوگا اور اس کے یہہ معنی ھیں
کہ آیندہ موسم سرما میں دھلی میں بہت سے کمپ اور بہت سے
مہمان ھونگے اور اس وجہ سے سنہ ۱۸۷۷ ع کی نسبت اس میں زیادہ
صرف ھوگا — ھمارے اس ذاتی انتظام کے علاوہ راستے درست ھوجاتے
اور پچیس برس سے سوشل حالتیں سنبھل جانے کی وجہ سے بہت سے
لوگ جمع ھونگے اور ھر شخص یہاں آنا چاھیگا اور جسقدر لوگ یہاں
موجود ھونگے واقعی انکی تعداد بہت زیادہ ھوگی — ان تمام امور سے مقدار
کار روائی زیادہ ھوجائیگی — ھرچند یہہ امر ھی مگر جو عوام اس امر کی
واقفیت کے مستحق ھیں میں اُن کو مطمئن کرتا ھوں کہ یہہ کل انتظام
نہایت کفایت شعاری کے ساتھہ ھوگا ●

مجھکو یاد ھی کہ قبل روانگی ھندوستان میں نے میںشن ھوس
انگلستان میں لارڈ سالسبری کی اسپیچ سنی تھی اُس میں اُنہوں نے آیندہ
کمانڈرانچیف ھند لارڈ کچنر کی اِس بات کی تعریف کی کہ ان
میں نہایت کفایت شعاری کے ساتھہ تجارتی اصول پر جنگ کرنے
کی قابلیت موجود ھی میرا خیال ھی کہ ھر دربار کے بارہ
میں اِس بات کو یاد رکھنا چاھیئے — دھلی میں؟ جو تمام مکانات
و عمارات بغرض خاص تیار ھو رھی ھیں وہ ایسی چیزوں سے تیار ھو رھی
ھیں کہ جب ان مکانوں کی حاجت نرھیگی تو اُن اشیاء کی قیمت
قایم رھیگی اور وہ فروخت کردالی جائینگی اور اکثر ساتھہ یا آسی
فی صدی تک مصارف وصول ھوجائینگا — مہمانان تاج پوشی کے آرام و
آسائش کے لیئے خیمے اور گھوڑے وغیرہ جمع کیئے گئے ھیں وہ بھی اسیطرح
فروخت کردالے جائینگے اور میں اُمید کرتا ھوں کہ اکثر ان کی قیمت
پوری پوری ملیگی — تمام کہربائی روشنی کا سامان جس سے کمپ اور قلعہ
روشن ھوگا وہ اُن کلوں کا ایک جزو ھی جس کا فوجی محکمہ کے لیئے
حکم دیا گیا ھی اور اس سے پنکھا کھینچنے اور بارکوں میں روشنی کرنیکی
آزمایش ھوگی ●

ادنی ادنی تفصیلات میں ھم ایسا بندوبست و انتظام کر رھے ھیں کہ
کسیطرح روپیہ ضائع نہو بلکہ کسی نہ کسی طریقہ سے پھر واپس مل جاے —

اس ملک کی گورنمنٹ کی ریلوے ملکیت پر جب میں خیال کرتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ خواہ ہم خود اُنکی کار روائی کریں یا دوسروں کے ہاتھوں سے کرائیں مگر ان کا تمام منافع یا اُسکا بڑا حصہ ہمارے ہی ہاتھہ میں آئیگا لہذا میں خیال کرتا ہوں کہ نکتہ چینوں کو چاہیئے کہ انتظار کرکے اس بات کو دیکھیں کہ دسمبر و جنوری و فروری کی آمدنی کیا ہوتی ہی اسکے بعد واویلا مچائیں – گورنمنٹ نے جو کچھہ صرف کیا ہی اگر اس کا بیشتر حصہ واپس نہ ملا تو مجھکو حیرت ہوگی *

ڈاک تار برقی کی آمدنی بہت اچھی ہوگی اور وہ سرکاری خزانہ میں داخل ہوگی *

بالاخر میں ان لوگوں سے جو کہتے ہیں کہ بیفائدہ و بے سود مصارف کثیر ہو رہا ہی چاہتا ہوں کہ وہ اپنی آنکھیں کھولکر دیکھیں کہ مہینوں سے ہندوستان میں کیا کار روائی ہو رہی ہی — میں بیان کرتا ہوں کہ لکھوکہا ہندوستانی مزدور اور صناع اپنے اپنے کام میں مصروف ہیں اور دربار کی تیاری کر رہے ہیں – کانپور و جبلپور و لاہور کی کاٹن ملوں کو جاکر دیکھنا چاہیئے جہاں خیمے تیار ہو رہے ہیں اور زمین و ساز اور گاڑی سازی کے کارخانوں کو دیکھنا چاہیئے کہ وہاں کس طرح کام ہو رہا ہی اور صدہا لینڈا وکٹوریہ گاڑیاں تیار ہو رہی ہیں پھر دری کے کارخانوں کو دیکھنا چاہیئے جہاں دریاں اور قالین بنے جا رہے ہیں اور آرائش ساز کارخانوں میں کیمپوں کی آرائش کا تمام سامان تیار ہو رہا ہی ہندوستانی ریاستوں میں نظر کرنا چاہیئے کہ خیاط اور زر دوز دن رات اپنے اپنے کام میں مصروف و مشغول ہیں اس کے بعد ہندوستانی قصبوں اور موضعوں کو دیکھنا چاہیئے جہاں کسیرے اور زرگر و منبت کار و سنگتراش و رنگ ساز اور لاکھہ کا کام بنانے والے اپنا اپنا کام بنا رہے ہیں ان سب مقامات کو دیکھنے کے بعد یہہ راے قائم کرنا چاہیئے کہ دربار دہلی کے سبب سے ان لوگوں کے کاموں کو کس قدر ترقی ہوگئی — اگر اپنے بعض دوستوں کی مشورت کے مطابق ہم کار روائی کریں اور کل ان تمام کاموں کے ملتوی کردینے کے لیئے اِشتہار جاری کریں تو میں پیشنگوئی کرتا ہوں کہ تمام ملک میں واویلا مچ جاے اور بغیر کسی شخص کو فائدہ پہونچے صناعوں اور دستکاروں کو جو موقع ہاتھہ آیا ہی وہ اُن کے ہاتھہ سے جاتا رہے اور گویا اُن پر بڑا ظلم ہوا *

میں نے یہہ دلیل اس غرض سے کی ہی کہ یہہ بات ظاہر کروں کہ دہلی میں جو کچھہ مصارف ہوگا وہ محض براے نام ہوگا اور آمدنی ہندوستان جو ہم ایک ہاتھہ سے صرف کر رہے ہیں وہ پھر دوسرے ہاتھہ سے واپس دینگے ہمنے اس دربار کے لیئے مارچ گذشتہ کے بجٹ میں چھبیس لاکھہ روپیہ کے مصارف کا اِنتظام کیا تھا — اس مقدار کو بعض بعض اشخاص نے اپنی راے سے زیادہ کرکے ایک کروڑ روپیہ بلکہ دو ملین اسٹرلنگ تک قرار دیا ہی اس مصارف میں میں وہ چار لاکھہ روپیہ شریک نہیں کرتا ہوں جو نمائش گاہ کے لیئے ہیں — کوئی ایسا شخص نہیں ہی جو یہہ دلیل کرسکے کہ یہہ روپیہ جشن تاج پوشی کے متعلق صرف ہو رہا ہی – اسمیں کا بیشتر روپیہ وصول ہوجائیگا اور میرا خیال ہی کہ خواہ تاجپوشی ہوتی یا نہوتی مگر سرکاری روپیہ ایسے کام میں صرف کرنا عقلمندی اور فائدے کی بات ہی — میں اُس حساب میں فوجی مصارف کا آٹھہ لاکھہ پچاس ہزار روپیہ بھی شامل نہیں کرتا — ہم صرف دربار کے لیئے دہلی میں فوج لانے میں اسقدر روپیہ تو کبھی نہ صرف کرتے یہہ روپیہ فوجی قواعد اور جنگ مصنوعی میں صرف ہوگا اس زمانے کی فوجی تعلیم و تربیت کی وجہ سے ایسا فوجی صرف ضروری ہی اور یہہ قواعد و جنگ مصنوعی دربار کے قبل ہوگی — یہہ صرف ویسا ہی ہی جیسا لارڈ ڈفرن نے سنہ ۱۸۸۶ ع میں اسی مقام پر اُس زمانے میں کیا تھا جب نہ تو کوئی دربار تھا نہ کوئی جشن تاجپوشی تھا — اب چھبیس لاکھہ پچاس ہزار روپیے باقی رہے اور وہ لوکل مصارف رہا جو لوکل گورنمنٹیں اپنی اپنی تیاری کریں اس کی نسبت میں بیان کرچکا ہوں کہ اسکا بیشتر حصہ وصول ہوجائیگا دربار دہلی میں جو خاص مصارف ہوگا فی الحال اُسکا تخمینہ غیر ممکن ہی اور میں اُمید کرتا ہوں کہ میں اس بات کو کافی طور سے بیان کرچکا ہوں کہ یہہ مصارف اُس مقدار سے کہیں کم ہوگا جو لوگوں نے خیال کی ہی اور ہندوستان میں کوئی سرکاری رسم ایسی کفایت شعاری سے نہوئی ہوگی جس کفایت شعاری سے یہہ انجام پائیگی *

میرا خیال ہی کہ مصارف کے متعلق جو بہت بڑا خیال ہوا تھا اور جسکی نسبت مجھے اُمید ہی کہ میں نے اُسکی تشویش کو دور کردیا اُسکو اس خیال سے بھی کسیقدر ترقی ہوئی کہ ہندوستان کو ہندوستانی رؤسا اور فوج کنٹنجنٹ جشن تاجپوشی انگلستان کی دعوت مہمانی وغیرہ کا ایک حصہ ہندوستان کو دینا پڑیگا ہمنے اس باب میں ہوم گورنمنٹ سے خط و کتابت کی اور اُسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ ہمنے نہایت خوشی کے ساتھہ کہ سکرٹری اسٹیٹ ہند نے سرکاری خزانہ کو اس بات پر راضی کیا کہ ہندوستانی مہمانوں کا کل مصارف مہمانداری وہ خود یعنی امپیریل خزانہ ادا کریگا اس میں ہندوستانی روسا اور قایم مقاموں اور فوج کنٹنجنٹ اور والنٹیروں کی دعوت اور انڈیا آفس کی رسومات کا تمام مصارف شریک ہی یہہ اُصول کہ ہر ملک اپنے مہمانوں کا مصارف ادا کرے میری راے میں نہایت صحیح و درست ہی اور میں اُمید کرتا ہوں کہ یہہ اُصول تسلیم کیا جائیگا اور آیندہ اسکے مطابق برتاو کیا جائیگا *

میں اُمید کرتا ہوں کہ میں نے کافی طور سے ظاہر کردیا کہ روم جلتا نہیں ہی (اس کے برعکس سرسبزی کا ایک بہت بڑا زمانہ پیش ہی) اور نیروچکارہ بجا رہا ہی *

میں ہندوستان کے بارہ میں بہت کچھہ پیشینگوئی نہیں کرتا ہوں نہ میں یہہ کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے لیئے اندرونی یا بیرونی کیا کیا خرابیاں پیش آئیں مگر بحیثیت بھری میں کہہ سکتا ہوں کہ کوئی صورت ایسی نہیں معلوم ہوتی کہ اب سے جنوری تک کوئی ایسا واقعہ

پیش آئی جس سے ہم دہلي میں جمع نہوسکیں اور دل سے خوشي نہ کریں — اب ہمارے لیئے یہہ بات باقي ہی کہ اپنے جشن ہندوستان میں کوشش کرکے وہي کامیابي حاصل کریں جو انگلستان میں حاصل ہوئي ہی - کرہ ارض کي جانب سے آیندہ جنوري میں بہت سي آنکھیں دہلي کي طرف نگراں ہونگي اور ہم کو ایک موقع ملیگا کہ شاہ سے ہندوستان کي خیر خواہي کي جانچ کریں بلکہ تمام دنیا کو اس بات کا ثبوت پہونچائیں کہ ہندوستان خواب خرگوش یا کاہل وجودي میں مبتلا نہیں ہی بلکہ یہہ ہر طرح چست و چالاک ہی اور اپني مستعدي و آمادگي کے سبب سے یوما فیوما ترقي کرتا جاتا ہی ●

میري دلي خواہش تو یہي ہی کہ تمام ہندوستان کے لوگ ایک دل اور ایک طبیعت اور ہم آہنگ ہوکر ان رسوم کو انجام دیں اور جو لوگ جشن دہلي میں شریک نہیں ہوسکتے ہیں وہ اپنے گہروں پر اور حوالي میں اسي طرح کے جلسے اور دعوتیں کریں اور مجہکو اُمید ہی کہ ایسا ہي انتظام کیا جائیگا ●

ایک مختصر معاملہ میرے ذاتي تعلق کا ہی اور اس کو اپني تقریر ختم کرنے کے قبل میں بیان کرنا چاہتا ہوں اور اس کے بیان کرنے کا زیادہ تر سبب یہہ ہی کہ اس کو بہت کچھہ شہرت ہوئي ہی میں نے دیکھا کہ بہت سي اطراف میں یوں کہا جاتا ہی کہ جب دربار ختم ہوجائیگا اور اُس کے متعلقہ تقریرات موقوف ہو جائینگے تو میں ذاتي اور پولیٹکل اولعزمي کي وجہ سے استعفا دے کر انگلستان چلا جاؤنگا — میں نہیں جانتا کہ دو برس کے عرصہ میں ایسي خبریں کتني بار مشہور ہوئیں — ان خبروں کے باني مباني اور جو لوگ ان کو یقین کرتے ہیں وہ میرے بارہ میں بے سوچے سمجہائے اس بات کے خیال کرنے میں بے انصافي کرتے ہیں کہ میں اپنا پورا پورا کام انجام دینے کے قبل ہل کے مٹھیا سے اپنا ہاتھہ اُٹھالونگا ●

جب سے میں ہندوستان کو آیا ہوں اُس زمانہ سے میري طبیعت میں کبھي ایسا خیال نہیں پیدا ہوا اور باستثناے اُمور نا معلوم ایسي کار روائي کرنے کا ہرگز میرا ارادہ نہیں ہی — وہ بہت سا کام جو میں نے اور میرے مشیروں نے انجام دینا چاہا تہا وہ بالکلیہ انجام پذیر نہیں ہوا اور جب تک مجہکو اُس سے مدد ملیگي جس میں ابهي تک کمي نہیں ہوئي ہی اور جب تک اِس کام کي انجام دہي کے لایق مجہکو تندرستي و طاقت حاصل ہی میں خیال کرتا ہوں کہ اِگر میں اس کام کو ترک کروں تو گویا اپنے فرض منصبي سے گریز کرتا ہی - یہہ امر کہ بہبودي ملک کے لیئے کام کرنے کے قابل ہی ایسا نہیں ہی جسے میں ابهي بیان کرسکوں مگر میں تو خیال کرتا ہوں کہ نہایت ہي متبرک امانت مجہکو سپرد کي گئي ہی اور اُس کو میں نہایت خوشي و خوبي کے ساتھہ انجام دوں ●

واقعات اور رائیں

آج ہم اپنے اخبار میں حضور ویسراے کي اسپیچ کا ترجمہ چھاپتے ہیں جو حضور ممدوح نے چند روز ہوئے کہ شملہ پر دربار دہلي کي بابت ارشاد فرمائي ہی — قطع نظر اس کے کہ خود ہندوستان میں بھي بفضلہ سب خیالات کے حضرات موجود ہیں انگلستان میں بعض صاحبوں نے دربار کو غیر ضروري اور نا مناسب تصور کیا ہی اور اُس کي بابت مضامین لکھے ہیں - منجملہ ان کے ایک صاحب مسٹر میکلین ہیں جو زمانہ گذشتہ میں عرصہ تک ممبر پارلیمنٹ بھي تھے — اُن کے مضمون کا ماحصل یہہ ہی کہ ایسے دربار میں خود بادشاہ کا رونق افروز ہونا لازمي ہی چونکہ وہ تشریف نہ لاسکینگے دربار محض بے سود بلکہ نا مناسب ہی — ہم ضرور یہہ سمجہتے ہیں کہ اگر خود شہنشاہ ہند دہلي میں جلوہ افروز ہوتے تو ہندوستان کي عین خوش نصیبي تھي اور واقعي نہایت عمدہ پولیٹکل نتیجہ حاصل ہوتا تاہم مجبوري بھي دنیا میں ایک چیز ہی — یہہ ضرور نہیں ہی کہ اگر خود شہنشاہ تشریف نہ لاسکیں تو اُن کا جانشین دربار نہ کرے — اس دربار کے متعلق یہہ امر خاص قابل لحاظ ہی کہ حضور ویسراے کا دلي منشا ہی کہ ہر فرقہ کے لوگ اُس میں شریک ہوں — اگر لارڈ کرزن کي طاقت میں ایسا شامیانہ نصب کرنا ہوتا جس میں تمام ہندوستان بیٹھہ سکے تو وہ یقینا دریغ نہ کرتے ●

یہہ امر بھي بعض تعلیم یافتہ فرقوں میں نہایت شکر گذاري کي نظر سے دیکھا جائیگا کہ حضور ویسراے پردہ نشین لیڈیز کے واسطے دربار میں خاص انتظام کرنے والے ہیں — یہہ اپني قسم کا سب سے پہلا واقعہ ہندوستان کي تواریخ میں ہوگا اور یقینا اس کا ایک خاص اثر ہوگا جس کو اپنے اپنے خیال کے موافق ہر شخص اچھا یا خراب خیال کریگا — ہم یقین کرتے ہیں کہ جن لوگوں کا رسم و رواج اور ذاتي خیال اس کے موافق ہو وہ شکر گذاري کے ساتھہ اس مہرباني سے مستفید ہونگے ●

دربار میں جو کار روائي ہوگي اُس کا خلاصہ تازہ اخبار سے کہا جاتا ہی — جب معمولي درباري ہندوستاني اور یورپین اپني اپني جگہہ بیٹھہ جائینگے تو والیان ملک کي سواریاں آنا شروع ہونگي مگر بوجہ تنگي وقت سلامیاں فیر نہ کي جائینگي — بعد والیان ملک نے گورنران اور لفٹننٹ گورنران کي سواریاں آئینگي — چونکہ دربار پنجاب کي سر زمین پر ہوگا لہذا لفٹننٹ گورنر پنجاب کا حق سب پر مرجح ہوگا — پھر کمانڈرانچیف آئینگے اور بالاخر خود حضور ویسراے کي سواري نہایت کروفر سے آئیگي گو پائیونیر نے کچھہ نہیں لکھا مگر گمان غالب ہی کہ شہزادہ ڈیوک آف کناٹ جو شہنشاہ کے مرسلہ تشریف لائینگے خود

ویسراے کے جلوس میں شریک ہوں گے — بعد ازاں نقیب بہ آواز بلند حضور ایڈورڈ ہفتم کے شہنشاہ ہونے کا اعلان کرے گا — حاضرین نعرہ خوشي بلند کرینگے - اور سلامي فیر ہوگي - اس کے بعد حضور ویسراے حاضرین دربار سے مخاطب ہوکر اسپیچ کرینگے - اور شہنشاہ کا پیغام جو یقینا اُس موقعہ پر بذریعہ تار آئیگا سنایا جائیگا — بعد اختتام اسپیچ والیان ملک فرداً فرداً ویسراے کي حضور میں پیش ہونگے اور ہر والي ملک کا نام اور خطاب بہ آواز بلند ادا ہوگا — بوقت پیش ہونے کے ہر والي ملک کو اختیار ہوگا کہ اگر اظہار وفاداري کي غرض سے کچھہ کہنا چاہیں تو کہیں واضح ہو کہ اس پروگرام میں ترمیم ہونا بھي ممکن ہے *

کچھہ عرصہ ہوا کہ روس نے سلطان سے چار تار پیڈو جہازوں کے ڈارڈنالز سے گذرنے کي اجازت طلب کي تھي مگر سلطان نے اجازت [illegible] دي — تازہ تار سے معلوم ہوتا ہی کہ روس کو اس معاملہ میں اصرار ہی اور سلطان دیگر سلاطین یورپ سے اپیل کرنے والے ہیں — تار سے معلوم ہوا کہ یورپ میں یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ روس کا یہہ مطالب ہی کہ سلطان کو قرضہ کے یکجائي کرنے اور بغداد ریلوے کي تکمیل کرنے میں دقت واقع ہو *

آج (پنجشنبہ) کے تاروں سے معلوم ہوتا ہی کہ روس میں نشکي ریلوے کي خبر سے بھي بہت ہلچل ہی ناظرین کو معلوم ہوگا کہ یہہ ریل بہ سر پرستي گورنمنٹ ہند بنے والي ہی اور اس کا مقصد یہہ ہی کہ ہندوستان اور ایران کے درمیان تجارت کو ترقي ہو — روس کو اندیشہ ہی کہ یہہ ریل بالاخر بغداد ریلوے سے ملجائیگي - نقشہ سے معلو ہوگا کہ اگر شاہ ایران اور سلطان اور گورنمنٹ آف انڈیا ہم صلاح ہو جائیں تو ایسا ہونا ممکن ہی مگر اس لین کو تقریبا کل ملک ایران شرقا و غربا طے کرنا ہوگا روسي اخبار زور دیتے ہیں کہ روس فورا اپني ریل بنانا شروع کردے *

عین قبل طیاري اخبار یہہ خبر بذریعہ تار معلوم ہوکر افسوس ہوا کہ سر جان ووڈ برن بعارضہ پیچش بمقام دار جلنگ سخت علیل ہیں اور خاص پرچہ خبر (بلیٹن) جاري ہوتا ہی *

کانفرنس

علاوہ غلام مولی صاحب کے مسٹر عبدالحمید بھي جو کانفرنس کے ایجنٹ ہیں في الحال صوبہ بہار میں دورہ کر رہے ہیں — حضرات ہمدردان قوم سے درخواست کي جاتي ہی کہ غلام مولی صاحب اور عبدالحمید صاحب کو انجام فرایض قومي میں امداد دیں *

بحکم نواب محسن الملک
سکرٹري انتظامنگ کمیٹي

اِشتہار

قانون شہادت مولفہ جناب مسٹر سید محمود صاحب چھپ کر طیار ہوگیا ہی — درخواستیں بنام منیجر ڈپوٹي بک ڈپو مدرسۃالعلوم علیگڈہ آنا چاہئیں *

رسالۃ التوحید

یہہ کتاب عربي زبان میں مصر کے ایک مشہور اور زبر دست فاضل شیخ محمد عبدہ المصري کي جدید تصنیف ہی جس کي بعض نہایت اہم اور ضروري فصلوں کا ترجمہ مولوي رشید احمد صاحب انصاري نے علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ میں شایع کیا تہا جس کي کچھہ جلدیں کتاب کي شکل میں علحدہ بھي چھاپي گئي ہیں - قیمت في جلد ایکروپیہ - منیجر ڈپوٹي شاپ مدرسۃالعلوم علیگڈہ سے درخواست کرنے پر مل سکتا ہی *

علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ

شرح قیمت اخبار

یہہ اخبار ہفتہ میں ایک بار چھپتا ہی اور ہر پنجشنبہ کو شایع ہوتا ہی *

اخبار کا جاري رہنا معاونین کي اعانت اور قیمت اخبار کے وصول ہونے پر منحصر ہی *

معاونین اخبار وہ حضرات سمجھے جاوینگے جو سالانہ عـــہ یا اس سے زیادہ عنایت کریں *

قیمت سالانہ پیشگي علاوہ محصول	عللہ
ایضا ایضا معہ محصول	عـــہ
قیمت ششماہي علاوہ محصول	صہ
ایضا ایضا معہ محصول	ســہ
قیمت سہ ماہي علاوہ محصول	ــعہ
ایضا ایضا معہ محصول	للعہ
قیمت في پرچہ	۴/

اُجرت چھاپہ اشتہارات

اشتہار ماسٹروں اور ٹیچروں کا بغرض حصول نوکري کے کالج یا اسکول میں ہر دفعہ کے لیئے ...	۸/
باقي اشتہارات ہر دفعہ کے لیئے في سطر کالم ...	۲/

Printed and published by Mahomed Mumtaz-uddin at the Institute Press, Aligarh.

علیگڈہ انسٹیٹیوٹ پریس میں باہتمام محمد ممتازالدین چھپا اور مشتہر ہوا

REGISTERED No. A. 178

معہ تہذیب الاخلاق

THE ALIGARH INSTITUTE GAZETTE

OF

THE MAHOMEDAN ANGLO-ORIENTAL COLLEGE

WITH WHICH IS INCORPORATED

"THE MAHOMEDAN SOCIAL REFORMER."

HONORARY EDITOR :— *MOULVI SYED MEHDI ALI KHAN.*

New Series. VOL. II. No. 38. | THURSDAY, 18th SEPT. 1902. روز پنجشنبہ ۱۸ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ ع | سلسلہ جدید جلد ۲ نمبر ۳۸

فہرست مضامین

کانفرنس

ہمارا خیال اس طرف رجوع کیا گیا ہی کہ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس آیندہ میں مشہور و معروف مسٹر ٹاٹا کو مدعو کیا جاے اور اگر ممکن ہو تو بعد معمولی کارروائی کے اُن کی خدمت میں ایک خاص اڈریس پیش کیا جاے — اس میں مطلق شبہہ نہیں ہوسکتا کہ اس فیاض دل پارسی جنٹلمین نے تعلیم کے معاملہ میں جو کچھہ کیا ہی اُس کی مثال اس ملک میں نہیں ہی — اگر کانفرنس اُن کا خاص اعزاز کرے تو خود کانفرنس کی عزت ہی — ہم خوش ہونگے اگر اس معاملہ میں اظہار راے کیا جائیگا ●

لوکل کمیٹی دھلی نے چند جدید قواعد مرتب کیئے ہیں — معمولی فیس قیام و طعام عہ روپیہ یومیہ ہی اور ایک درجہ عہ روپیہ روز اور دوسرا عہ۸ یومیہ کا بھی قرار دیا گیا ہی — اول الذکر درجہ کے ممبروں کے واسطے آراستہ کمرے (اور شاید بعض حالتوں میں آراستہ خیمہ) مہیا کیئے جائینگے اور کل انتظام اُن کے آرام کا اسی پیمانہ پر ہوگا — اس درجہ میں غالبا یورپین ممبروں کے واسطے بھی انتظام ہوگا — عہ۸ یومیہ کے درجہ میں قیام کا بندوبست شہر میں کیا جائیگا — طعام کا انتظام بھی اس میں داخل ہی — عہ یومیہ ادا کرنے والے ممبروں کی ذاتی گاڑیاں اور گھوڑے کانفرنس کے اصطبل میں رہ سکینگے ●

شرح فیس یہہ ہی

ایک گھوڑا اور ایک دوپیہ گاڑی فی یوم ... عہ۸ر

ایک گھوڑا اور ایک چوپیہ گاڑی فی یوم ... عہ

جوڑی اور گاڑی ... عہ۸ر

ملازموں کے کھانے کی بابت ۸ یومیہ لیا جائیگا — بحالت قیام کوئی دوسری جگہہ کھانے سے فیس میں کمی نہیں ہوسکتی — طعام اور قیام لازم ملزوم ہیں — کم از کم ۷ یوم کی فیس ادا کرنا لازم ہی — صرف ممبروں کو قیام کا حق ہوگا نہ کہ وزیٹروں کو ●

OU . MAIL BAG.

EDUCATIONAL CONFERENCE.

AN editor's mail bag may be his own property but its contents are not meant exclusively for him. We therefore propose to share some of the contents o' our mail bag with our readers. Some o the contents? Why not all? Well, or a very simple reason. Our mail bag is neither steel-plated nor iron-clad. It is consequently ill-fitted to afford us shelter against irrate readers. We are far from hinting that the contents are partly directed against individuals. Our mail bag is much too small to afford space for such contributions. Moreover the best of bags is not fire proof. Ours at all events is not, and it would be a pleasure to us to burn it down the day it came to us containing personal attacks. It is apparently well-known that we are very touchy on this point. So one o' the following things is certain. Either such contributions never start on their journey or if they do they drop away be'ore coming into our hands.

But personal attacks are not the only attacks that give offence. If you attack a popular institution—a College, a Congress, a Conference—you are quite as liable to be stoned to death as in the other case. We have not mentioned the Conference at random. We have of late been the unwilling recipients of letters about the Mahomedan Educational Conference. Some of these have postal and other marks shewing unmistakeably that they had travelled some distance—long or short—before reaching us. Others show no such marks. We simply find them on our table. The incident greatly puzzled us when it first happened. Could it be that we were surrounded by agents of some secret society? We live under the special protection of law. Should we invoke its aid? Could it be that some of the *Mahatmas* had been interesting themselves in the affairs of the Educational Conference and wanted to use our columns for the dissemination of their views. Such incidents, be it remembered, have happened before. Many of our readers

ہمارا میل بیگ

—— oo ——

نوٹ مترجم — اس قسم کے مضامین کا ایسا ترجمہ ہونا کہ اصل کا لطف باقي رهے نہایت مشکل هی -

—— * ——

ایجوکیشنل کانفرنس

گو ایک ایڈیٹر کا میل بیگ (ڈاک کا تھیلہ) اُس کي خاص ملکیت هو ' لیکن جو چیزیں اُس کے اندر هوتے هیں وہ صرف اُس کے واسطے نہیں هوتے هیں - اِسي وجه سے هم اپنے میل بیگ کي چٹھیوں کے بعض مضامین میں اپنے ناظرین کو شریک کرنا چاهتے هیں — شاید یهه سوال کیا جاوے که هم صرف بعض میں اُن کو کیوں شریک کرتے هیں ' سب میں کیوں نہیں کرتے تو اِس کي ایک نہایت معقول وجه هی — همارے میل بیگ پر نه تو فولاد کي چادر چڑهي هوئي هی اور نه وہ لوهے سے منڈها هوا هی ' اور اِسوجه سے وہ همکو غضبناک اشخاص سے پناہ دینے کے لایق نہیں هیں — اِس سے هماري یهه مراد هرگز نہیں هی که اُسکي بعض چٹھیاں کسي گروہ یا کسي متنفس کي ذاتیات سے متعلق هوتي هیں — همارا میل بیگ اِس قدر چھوٹا هی که اِس قسم کي خبروں کے واسطے اُس میں کافي جگهه نہیں هوسکتي هی — علاوہ بریں گو کوئي بیگ کیسا هي عمدہ کیوں نه هو لیکن وہ فائر پروف نہیں هوسکتا هی (یعني ایسا که اُس پر آگ اثر نه کرے) اور بہرکیف همارا میل بیگ تو فائر پروف نہیں هی اور جس روز وہ ذاتیات سے متعلق چٹھیاں لیکر همارے پاس آویگا تو هم نہایت خوشي سے اُس کو جلا دینگے — یهه بات ظاهرا بخوبي معلوم هی که هم کو اِس معامله میں نہایت احتیاط هی — پس مندرجه ذیل باتوں میں سے ایک بات تحقیق هی یا تو اس قسم کے مضامین کبھي روانه نہیں هوتے هیں' یا اگر وہ روانه بھي هوتے هیں تو وہ همارے هاتهه میں آنے سے پہلے راستے میں رہ جاتے هیں *

ذاتي اعتراضات صرف اِس قسم کے نہیں هوتے هیں جن سے کوئي شخص ناراض هو — بلکه اگر تم کسي عام پسند اِنسٹیٹیوشن ' مثلاً ایک کالج ' یا کانگریس یا کانفرنس پر حمله کرو تو تم کو اِسي طرح سنگسار هونے کا اندیشه هی جیسے که دوسري صورت میں - همنے کانفرنس کاذکر کچھه اتفاقیه نہیں کیا — چند روز سے محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کي نسبت همارے پاس بغیر هماري خواهش کے چٹھیاں آ رهي هیں - اُنمیں سے بعض چٹھیات پر ڈاک خانه کي مهر اور دوسرے نشانات هوتے هیں جن سے صاف ظاهر هوتا هی که همارے پاس پہونچنے سے پہلے یهه چٹھیاں کسیقدر فاصله طی کرکے آتي هیں - مگر بعض چٹھیات پر اِس قسم کي کوئي نشانیاں نہیں هوتي هیں — هم ان کو اپني میز پر رکھا هوا پاتے هیں همکو اِس ماجرہ سے جبکه وہ اول ظہور میں آیا نہایت حیرت هوئي — هم نے کہا کیا یهه هوسکتا هی که همکو کسي خفیه سوسائیٹي کے ایجنٹوں نے گھیر لیا هو ؟ هم قانون کي خاص حمایت میں رهتے هیں — کیا همکو قانون کي مدد طلب کرني چاهیئے ؟ کیا یهه هوسکتا هی که بعض مهاتما کانفرنس کے معاملات کیجانب توجه ظاهر کرتے هوں' اور اپني خبروں کے مشتہر کرنے کے لیئے همارے اخبار کے کالموں سے کام لینا چاهتے هوں ؟ — واضح رهے که اس قسم کے واقعات سابق میں بھي ظہور میں آ چکے هیں -

یا ایک ملک کے دو صوبوں یا ایک صوبہ کے دو شہروں یا ایک شہر کے دو گھروں کو دیکھا جاتا ہی جن میں ایک کے باشندے مسلمان اور دوسرے کے غیر مسلمان ہیں تو معلوم ہوتا ہی کہ مسلمان اپنے ہمسایوں کی نسبت بلحاظ چستی اور چالاکی اور اپنے ذاتی اور قومی حالات میں انتظام کے بہت پیچھے ہیں — اسی طرح وہ ہر ایک فن اور صنعت میں بہ نسبت اپنے حریفوں کے ادنی درجہ پر ہیں - حالانکہ شہروں کے اکثر اور دیہات کے تمام مسلمان اپنی اُن صفات کی بخوبی حفاظت کرتے ہیں جو ان میں اور ان کے ہمسایوں میں موجب امتیاز اور خصوصیت ہیں اور اکثر اخلاقی فضائل مثلاً امانت اور سخاوت اور شجاعت ان میں پائے جاتے ہیں *

ایسی حالت میں کیا سبب ہی کہ اختلال ان کے لیئے ایسا لازمی ہوگیا ہی جیسے معلول کے لیئے علت - جہاں کہیں اسلام کا وجود ہی وہاں یہہ بیماری ضرور پائی جاتی ہی حتی کہ بعض حکماء نے یہہ خیال کیا ہی کہ اسلام اور شایستگی دونوں جمع نہیں ہوسکتے - یہی وہ سخت مشکل ہی جس کی نسبت نہایت تحقیق اور تدقیق کے ساتھہ بالاستیعاب بحث کرنا ہماری انجمن کا پہلا فرض ہی - تاکہ ہم کو اس بیماری کی اصل معلوم ہوجاوے اور اُس کے دفعیہ کی کوشش کرسکیں - اور مرض کے دفعیہ بعد مریض کے تندرست ہونے میں کیا شبہہ ہوسکتا ہی *

فاضل شامی نے کہا کہ میں جناب صدرانجمن کی اس راے کے ساتھہ اتفاق کرتا ہوں کہ اُنہوں نے مسلمانوں کے موجودہ تنزل کو عام اختلال کے ساتھہ تعبیر کیا ہی - میرے نزدیک یہہ اختلال عام اور روے زمین کے تمام مسلمانوں کو محیط ہی *

فاضل ہندی نے فرمایا کہ اگرچہ میں بلحاظ علم و فضل کے اپنے معزز دوستوں کی برابر نہیں ہوں مگر مجھکو اسلامی ممالک میں سیر و سیاحت کا زیادہ تر اتفاق ہوا ہی — میں نے اکثر ممالک اور اِن کے باشندوں کے حالات کو بنظر غائر مطالعہ کیا ہی ' میرے نزدیک کچھہ شک نہیں کہ یہہ اختلال جو مسلمانوں پر طاری ہی عام ہی - اگرچہ وہ اُن ایسے مقامات میں جہاں مسلمانوں کے سوا کوئی دیگر قوم آباد نہیں ہی (مثلاً وسط جزیرہ عرب یا بعض سواحل افریقہ) پوری طرح ظاہر نہیں ہوتا اور نہ ایسے مقامات میں ظاہر ہوتا ہی جہاں مسلمانوں کے ہمسایہ اُن ایسے بت پرست فرقے ہیں جو مذہب میں نہایت سخت تشدد اور غلو رکھتے ہیں — مثلاً وہ فرقہ جو قدیم زمانہ کے صائبین کی یادگار ہی اور دجلہ کے دونوں کناروں پر آباد ہی — اُس فرقہ کے لوگ عبادت کی غرض سے پانی میں ڈوبے رہتے ہیں اور اپنے اوقات کا اکثر حصہ اسیطرح ضائع کرتے ہیں — اور حبشیوں میں کونگو اور ہندوں میں بودہ جنکا اعتقاد یہہ ہی کہ تمام مصیبتیں اور بلائیں حتی کہ موت بھی ساحروں اور جادوگروں کے اعمال کی تاثیر سے واقع ہوتی ہی — کہ اس قسم کے لوگوں کی حالت مسلمانوں سے بھی زیادہ مختل ہی - اس سے یہہ لازم نہیں آتا کہ مسلمانوں کا اختلال عام نہیں ہی *

صاحب صدرانجمن نے فرمایا کہ فاضل ہندی نے جو تفصیل اور ترمیم کی ہی وہ بالکل ٹھیک ہی — اس لیئے میں اپنی اس راے کو واپس لیتا ہوں کہ مسلمان مطلقاً سب سے زیادہ پست ہیں اور یہہ کہتا ہوں کہ مسلمان سواے اُن فرقوں کے جو دین میں نہایت سخت تشدد اور غلو رکھتے ہیں سب سے زیادہ پست درجہ میں ہیں *

حافظ بصری نے کہا کہ میرے نزدیک دہریین اور طبعیین وغیرہ کو بھی استثنا کرنا ضروری ہی جن کا کوئی مذہب نہیں ہوتا - کیونکہ نہ وہ کسی خاص نظام کے پابند ہوتے ہیں اور نہ ان کے اخلاق کسی اُصول پر مبنی ہوتے ہیں ان کی تمام زندگی تکلیف اور کدورت میں گذرتی ہی — ان کی حالت مذہب کے ماننے والوں کے مقابلہ میں نہایت پست ہوتی ہی جیسا کہ وہ خود اقرار کرتے ہیں کہ ہم دنیوی زندگی کے لحاظ سے تمام لوگوں میں زیادہ بد بخت اور بد نصیب ہیں *

فاضل ہندی نے جواب دیا کہ پیشتر میرا بھی یہی خیال تھا کہ نوع انسان میں ایسے افراد بھی پائے جاتے ہیں جن کا کوئی مذہب نہیں ہی - مگر میرے وسیع تجربہ نے یہہ بات ثابت کردی ہی کہ دین اپنے عام معنوں میں (یعنی نفس کا ایک ایسی زبردست قوت کے وجود کو تسلیم کرنا جو کائنات میں تصرف کرتی ہی اور اُس کے آگے گردن جھکانا) انسان کے لیئے ایک فطری امر ہی — رہی یہہ بات کہ لوگ کہتے ہیں کہ فلاں شخص دہری یا طبیعی ہی اس کا مطلب یہہ ہی کہ اُس کے نزدیک وہ زبردست قوت دہر یا طبیعت ہی - پس میرے نزدیک علماے اخلاق کا یہہ قول بالکل صحیح ہی کہ انسان کا کوئی فرقہ بے دینی کی صفت سے متصف نہیں کہا جا سکتا - بلکہ ہر ایک انسان کوئی نکوئی مذہب رکھتا ہی ' خواہ وہ صحیح ہو یا فاسد ہو - اور فاسد یا کسی صحیح اصل سے ماخوذ ہو یا اُسکی اصل بھی فاسد ہو - اور دونوں قسم کے فاسد میں موجب فساد خواہ کمی ہو یا زیادتی یا خلط ملط — غرضکہ اسطرح پر مذہب کی آٹھہ قسمیں ہوتی ہیں *

پس صحیح مذہب دنیوی ترقی اور کامیابی اور اُخروی بہبودی اور فلاح کا کفیل ہی — دونوں قسم کے فاسد مذہب جن میں موجب فساد کمی اور نقصان ہوتا ہی بعض اوقات ان کے پیرو ایک خاص نظام معیشت کے پابند ہوتے رہیں اور دنیوی ترقی میں بہ مراتب مختلفہ کامیاب ہوتے ہیں - مگر جن مذاہب میں باعث فساد زیادتی یا خلط ملط ہوتا ہی وہ مذہب اپنے پیروں کے لیئے قطعاً موجب تباہی اور بربادی ہوتے ہیں — اب میں صرف اسقدر اور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس مبحث کے متعلق میری یہہ تقریر نئی قسم کی ہی — پس التماس یہہ ہی کہ اس کی تائید یا تردید بطور کچھہ کی جاے وہ بعد غور کامل کی جاے *

صاحب صدرانجمن نے فرمایا کہ حضرات علما و فضلا ! میں آپکا مرتبہ اس سے بالا تر سمجھتا ہوں کہ آپ کے سامنے آداب مناظرہ کی تفصیل

کرنے کي ضرورت هو - مگر میں ایک خاص امر کي طرف آپ کو توجه دلاتا هوں جو یقینا آپ کے خیال میں بهي هوگا یا جس کي تصریح هوجانا آپ پسند کرتے هونگے - اور وہ یہہ هی کہ کسي شخص کو اپني ذاتي راے پر اصرار نہونا چاهیئے — هم میں سے هر شخص کو یہہ سمجهنا چاهیئے کہ جو راے وہ ظاهر کرتا هی وہ صرف ایک خیال هی جو اُس کے دل میں پیدا هوا هی جو بسا اوقات صحیح هوتا هی اور بعض اوقات اُس میں غلطي هونا ممکن هی - اگرچہ وہ بظاهر اجلاس میں بهروسہ کے ساتهہ بیان کیا جاتا هی لیکن در حقیقت اُس کي تصحیح اور دوسرے ممبروں کي رایوں پر اطلاع حاصل کرنا مقصود هوتا هی — پس کسي شخص کے لیئے اپني راے کا پابند هونا لازمي نہیں هی اور اگر وہ اُس سے رجوع کرکے کسي دوسرے شخص کي راے سے اتفاق کرے اس صورت میں بهي کسي قسم کي ملامت اُس کے ذمہ عاید نہیں هوسکتي - کیونکہ درحقیقت مناظرہ اور مجادلہ کرنا همارا مقصود نہیں هی - بلکہ هم مباحثہ کر رهے هیں اور تحقیق حق همارا اصلي مقصود هی - اگر همکو کسي مقرر کي کوئي راے نہایت پسند آئے تو کچهہ مضائقہ نہیں کہ هم لفظ "† مرحبا" پکار کر کہیں اور اس طرح پر اپني خوشي اور پسندیدگي کا اظہار کریں — ان اصولوں کو مد نظر رکهکر اب هم کو مسلمانوں کے عام اختلال کے اسباب کي نسبت بحث کرنا چاهیئے *

فاضل شامي نے کہا کہ میرے نزدیک اس اختلال کا منشا بعض اعتقادي اور اخلاقي امور هیں مثلا جبریت کا عقیدہ جس نے باوجود اُس اعتدال کے جو اُس میں پیدا کیا گیا تها تمام قوم کو باطن میں جبریہ اور ظاهر میں قدریہ بنادیا هی (مرحبا) اور مثلا زهد اور نفس کشي اور قوت لایموت پر قناعت کرنے کي ترغیب دینا اور دولت و ثروت ' عزت اور برتري حاصل کرنے کے شوق کو دلوں سے محو کردینا اور عظیم الشان کاموں کي طرف پیش قدمي کرنے کا خیال مٹا دینا اور مسلمانوں کو مرنے سے پیشتر مثل مردوں کے زندگي بسر کرنے کي ترغیب دینا یہہ تمام اصول جو دماغ کو بے حس و حرکت کرنے والے اور همتوں کو پست کرنے والے اور سستي اور کاهلي کي روح پهونکنے والے هیں سراسر افترا اور بالکل بهتان هیں نہ اُن کو عقل قبول کرسکتي هی اور نہ شریعت نے اُنکا حکم دیا هی - بعض ایسے هي امور کي وجہ سے حضرت عثمان نے ابوذر غفاري کو جلاوطن کردیا تها *

بلیغ قدسي نے اس کے جواب میں کہا کہ یہہ جبریت اور زهد و قناعت کے اصول جو هماري قوم کے عقاید کے ساتهہ مخلوط هورهے هیں اور نیز وہ اصول جو ان سے بهي بڑهکر اسباب کو معطل کرنے والے اور زندگي کو غارت کرنے والے رهیں تمام مذاهب میں موجود هیں - تاکہ وہ ایک حیثیت سے انساني طبیعت کي حرص و طمع کے ساتهہ مل جلکر طلب مقاصد میں توسط اور اعتدال کي حالت پیدا کردیں اور دوسري حیثیت سے عاجزوں اور مفلسوں اور فلاکت زدوں کے لیئے باعث تسلي اور فقیروں اور دولتمندوں کے درمیان حصول تعلقات کا ایک ذریعہ هوں *

تقدیر کے عقیدہ پر تمام مذاهب کا اتفاق هی - هر قسم کي برائي بهلائي خدا کي طرف سے مانی جاتي هی - یا بهلائي خدا کي طرف سے اور برائي نفس یا شیطان کي طرف سے تسلیم کي جاتي هی - مگر تا[illegible] هر ایک انسان کسي واقعہ کو تقدیر کي طرف صرف اُسي وقت منسوب کرتا هی جبکہ وہ اُس کے سبب سے جاهل هوتا یا حصول منفعت اور رفع مضرت میں ناکام رهتا هی - اور اسطرح پر وہ اپني جہالت اور نادانی یا کمزوري اور ناکامي کو خوبصورتي کے ساتهہ تقدیر کے پردہ میں چهپانا چاهتا هی — چونکہ اِن اخیر صدیوں میں مسلمان بالعموم دینا[illegible] کے واقعات اور نتائج کے اسباب سے جاهل اور هر قسم کے دنیوي کار و بار کے انجام دینے سے عاجز هوگئے اس لیئے اُنہوں نے تقدیر اور زهد کے زیر سایہ پناہ لي جسکي وجہ دینداري نہیں هی بلکہ محض ملمع سازي هی — دیکهو رهبانیت اختیار کرنا اور دولت و ثروت پر لات مارنا عیسائیت میں اعلی درجہ کي عبادت اور ذریعہ قرب الهي هی تو کیا اس سے شارع کا یہہ مقصد تها کہ نوع انسان ایک هي نسل کے بعد صفحہ هستي سے نیست و نابود هوجاوے یا اُس کا یہہ مقصد تها کہ اس حکم کي تعمیل صرف چند افراد تک محدود رهیگي ؟ اس مقام پر چند افراد کي تخصیص کو عقل هرگز نہیں قبول کرسکتي — اس سے یہہ نتیجہ نکلتا هی کہ اس قسم کے جبریت اور زهد و قناعت کے اصول کو عام اختلال کا سبب قرار دینا صحیح نہیں هی — بلکہ یہ اصول انسان کي حرص و طمع اور اُس کي بلند پروازیوں میں اعتدال پیدا کرتے هیں *

خلفاے راشدین اور صحابہ کرام نے دنیوي دولت و ریاست [illegible] اُخروي اجر و ثواب کے حاصل کرنے میں جسقدر مشقتیں برداشت کی[illegible] هیں ان پر غور کرنے سے صاف معلوم هوتا هی کہ اس وقت قوم عملی طور پر زاهد تهي اور اِس وقت همارا زهد جس کا هم دعوی کرتے هیں سراسر جهوٹا اور بالکل ریائي هی — (مرحبا) *

میرا خیال یہہ هی کہ اس عام اختلال کا سبب وہ تغیر تبدل [illegible] جو اسلامي طرز سیاست میں باوقات مختلف هوتا رهامی - اسلامي سیاست ابتداءً بالکل جمهوري اور ریپبلک تهي اور خلفاے راشدین کے مبارک زمانہ کے بعد ملک کي اندروني شورشوں اور خانہ جنگیوں کے متواتر جاري رهنے سے اسلامي طرز سیاست نے شاهي رنگ بدلا مگر تاهم شریعت بنیادي اُصول کي قید اُس کے ساتهہ لگي رهي - اور اس کے بعد وہ بالکل آزادانہ اور شخصي هوگیا — اس تغیر تبدل کي نسبت جو اسلامي طرز سیاست میں واقع هوا جب غور کیا جاتا هی تو معلوم هوتا هی کہ اُس کا اصلي سبب حسب ذیل هی *

چونکہ صحابہ کرام فتوحات میں مصروف تهے اور مختلف ملکوں شهروں میں پهیلے هوئے تهے اس وجہ سے شرعي قواعد صدر اول میں نہ لکهے گئے اور نہ اُن کي تدوین هوسکي - اور جب زمانہ مابعد میں [illegible]

---

† یہہ لفظ بجاے چیرز کے استعمال کیا گیا ہے

تحریر و تدوین شروع ہوئی تو علماء میں سخت اختلافات اور تناقض پیدا ہوئے — مختلف قوموں کے جو لوگ مذہب اسلام میں داخل ہوئے تھے اُن کی رائیں حد اعتدال سے تجاوز کرنے لگیں — انہوں نے اصولی اور فروعی اختلافات میں اُنہیں پہلوؤں کو ترجیح دی جو ان کے سابقہ مشرکانہ خیالات سے مناسبت رکھتے تھے — سیاسی حکام اور مدبران ممالک نے اس اختلاف کو گروہ بندی اور پولیٹکل خود مختاری اور مطلق العنانی کا بہترین ذریعہ خیال کرکے اُس سے فائدہ اُٹھایا — جس کا یہہ نتیجہ ہوا کہ اسلامی سلطنت ایسے گروہوں پر منقسم ہوگئی جو بلحاظ مذہبی اصول کے باہم مختلف اور بلحاظ سیاست کے ایک دوسرے کے دشمن اور خون کے پیاسے تھے ' ان میں ہمیشہ جنگ و جدل اور خوں ریزی کا سلسلہ برابر جاری رہتا تھا — یہہ حالت دیکھکر دشمنوں کو بھی حرص و طمع دامنگیر ہوئی اور اسلامی گروہوں کو ایک ہی وقت میں اندرونی اور بیرونی لڑائیوں کی مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑا — ان لڑائیوں سے کبھی کبھی بہت تھوڑے عرصہ کے لیئے فرصت ملتی تھی اور بقدر اُس فرصت کے علوم اور شایستگی کو ترقی ہوتی تھی — چونکہ ان لڑائیوں کا سلسلہ صدیوں تک جاری رہا اس لیئے مسلمانوں کی قوم بلحاظ پیشہ اور اخلاق کے ایک جنگی قوم ہوگئی اور علوم و فنون اور صنعت و حرفت سے بہت دور جا پڑی — کچھہ عرصہ کے بعد جب لایق سپہ سالاروں اور سامان حرب و ضرب میں کمی واقع ہوئی تو کامیاب لڑائیوں کا سلسلہ بکلخت منقطع ہوگیا اور قوم صرف مدافعت پر قناعت کرنے لگی — اور خصوصاً دو صدیوں سے یعنی جب سے کہ مغرب میں فن جنگ ترقی کرکے ایک وسیع علمی فن ہوگیا ہی جو ہمارے خواب و خیال میں نہیں یہی حالت جاری ہی — اور مسلمان آپس میں کٹتے مرتے اور اپنی قوت کو غارت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی اعانت اور ہمدردی نہیں کرتے — یہی حالت ہی جس نے مسلمانوں کی مستعدی اور چستی و چالاکی کو برباد کرکے ان میں عام اختلال اور افسردگی پیدا کردی ہی •

حکیم تھونسی نے اس کے جواب میں کہا کہ مسلمانوں کے سوا بعض دیگر قوموں مثلاً جرمن میں بھی خود مختار اور مطلق العنان حکومتیں موجود تھیں ' جو مذہبی اصول میں باہم مختلف اور سیاسی گروہوں پر منقسم تھیں • اور اُن میں ہمیشہ جنگ و جدل کا سلسلہ برابر جاری رہتا تھا — مگر تاہم ان میں عام طور پر اختلال پیدا نہیں ہوا — پس ضرور ہی کہ مسلمانوں کے عام اختلال کا کوئی دوسرا سبب ہوگا •

میں خیال کرتا ہوں کہ ہماری موجودہ مصیبت اُس سخت جہالت کے باعث سے ہی جو ہمارے امراء کے گروہ کثیر کی طبائع میں راسخ اور مستحکم ہوگئی ہی — یہہ فرقہ خود بھی گمراہ ہوا اور اپنی بداعمالیوں سے تمام قوم کو سیدھے راستہ سے گمراہ کیا — اس گروہ کی جہالت چوروں اور چوپایوں سے بھی زیادہ ترقی کرگئی ہی — جانور اُن قدرتی وسائل سے جو نیچر نے اُن کو عطا کئے ہیں اپنی ذاتی حفاظت کرتے ہیں — مگر یہہ گروہ اپنے گھروں کو خود اپنے ہاتھوں سے تباہ اور برباد کررہا ہی — اس گروہ میں بعض افراد ایسے بھی موجود ہیں جو دیدہ دانستہ گمراہی میں مبتلا ہیں — وہ قوم کی بدحالی کو دیکھکر روتے اور افسوس کرتے ہیں تاکہ یہہ خیال کیا جاوے کہ وہ قومی بہبودی کے کاموں کے انجام دینے سے مجبور ہیں — وہ اپنے آپ کو مسلمانوں کی سماجی اصلاح کا خواستگار ظاہر کرتے ہیں حالانکہ جو کچھہ وہ اپنی زبان سے کہتے ہیں ان کے دل پر اُس کا مطلق اثر نہیں ہوتا — وہ بظاہر اصلاح کی طرف اپنی رغبت ظاہر کرتے ہیں مگر باطن میں اپنے دین و دنیا کو غارت کرنے ' اپنی رفعت اور برتری کی عمارت کو ڈھانے ' اپنی عزت کو برباد کرنے اور مسلمانوں کو ذلیل کرنے کے لیئے بدستور ہر وقت آمادہ رہتے ہیں — یہہ ایک ایسا مہلک مرض ہی جو امراء سے علماء کے گروہ میں سرایت کر گیا ہی اور اُن سے رفتہ رفتہ قوم کے ہر درجہ و ہر طبقہ میں پھیل گیا ہی •

مولانے رومی نے اِس کے جواب میں کہا کہ بالخصوص امراء کے ذمہ الزام لگانا صحیح نہیں ہی — کیونکہ ہمارے امراء ہماری ہی قوم کا ایک گروہ ہی اور ہر طرح ہماری ہی مثل ہی — یہہ ایک مشہور ضرب المثل ہی کہ " جیسے تم ہوگے ویسے ہی تمہارے حاکم ہونگے " پس اگر ہم مریض نہ ہوتے تو ہمارے امراء و حکام کی یہہ نوبت نہوتی —

میرے نزدیک ہماری موجودہ مصیبت کا سبب یہہ ہی کہ ہم آزادی کو ہاتھہ سے کھو بیٹھے ہیں ' ہم اُس کے معنی فراموش کرچکے اور اُس کے فوائد سے محروم ہوگئے ہیں — اب اِس وقت آزادی کا لفظ بھی ہمارے لیئے ایک موجب وحشت چیز بن گیا ہی — آزادی کی یہہ تعریف کی گئی ہی کہ انسان اپنے قول و فعل میں مختار ہو کوئی شخص ظلم اور نا انصافی کی راہ اُس کے ساتھہ تعرض نکرسکے — یہہ بھی آزادی کا ایک شعبہ ہی کہ حقوق میں مساوات کا لحاظ رکھا جاوے اور حکام سے جو درحقیقت رعایا کے وکیل ہیں محاسبہ کیا جاوے اور حق کے مطالبہ اور نصیحت کے کرنے میں خوف و ہراس کو مطلقاً راہ ندی جاوے — ما سوا اس کے تعلیم کی آزادی ' تحریر و تقریر کی آزادی ' پریس کی آزادی ' علمی مباحثات کی آزادی ہی — آزادی کا ایک شعبہ عدالت معہ اپنے تمام اقسام کے ہی تاکہ کسی شخص کو کسی ظالم اور غاصب ' عیار اور فریب باز کا کھٹکا باقی نرہے — اُس کا ایک شعبہ امن ہی — مثلاً مذہبی امن ' جان و مال کا امن ' عزت و آبرو کا امن ' علم اور اُس کے فوائد کا امن — پس آزادی در حقیقت مذہب کی روح ہی — حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ کی طرف ایک شعر منسوب ہی جسمیں اُنہوں نے دین کو شرعی احکام اور امن قایم کرنے پر محدود کیا ہی — وہ شعر حسب ذیل ہی —

وما الدین الا ان تقام شرائع • و تومن سبل بیننا و هضاب

اس میں شک نہیں کہ انسان کے لیئے زندگی کے بعد آزادی سب سے زیادہ قیمتی اور عزیز چیز ہی - اُس کے معدوم ہونے سے تمام اُمیدیں خاک میں مل جاتی ہیں ' اعمال باطل ہو جاتے ہیں ' انسانی نفوس جیتے جی مرجاتے ہیں ' شریعتیں معطل اور قوانین مختل ہو جاتے ہیں - ہماری قوم میں بکریاں چرانے والا بھی بالکل آزاد تھا ' وہ بادشاہ کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتا تھا اور امیرالمومنین کو یا عمر اور یا عثمان کہکر پکارتا تھا - مگر اب ہماری یہہ نوبت پہونچ گئی ہی کہ ہم بچہ کو اُس کی ماں کی گود میں قتل کرتے اور اُس کی ماں کو سکوت پر مجبور کرتے ہیں اور اُس کو ہرگز اتنی جرأت نہیں ہوتی کہ وہ اپنے نالہ و فریاد سے ہمارے کانوں کو اذیت پہونچاۓ — ہماری قوم کا ایک ادنی سپاہی دشمن کے ایک بڑے لشکر کو پناہ دیتا تھا اور سب لوگ اُس کے عہد کو تسلیم کرتے تھے — مگر اب ہماری یہہ حالت ہوگئی ہی کہ ہم ایک بڑے لشکر کو جمعہ اور عیدین کی نماز سے روکتے ہیں حالانکہ سواۓ جھوٹی شان و شوکت کے اِس کی کوئی ضرورت داعی نہیں ہوتی (موحی) *

ایسی حالت میں اگر قوم اپنی زندگی سے اُکتا جاۓ اور اُس پر عام اختلال اور افسردگی طاری ہوجاۓ تو کچھہ تعجب کی بات نہیں ہی - صدیاں گذرچکی اور بہت سی نسلیں بدل چکی ہیں کہ ہم اِسی مصیبت میں مبتلا ہیں - اس لیئے نا اُمیدی اور بیکاری ' سستی اور ناهنجاری ' محنت اور کوشش سے نفرت اور لہو و لعب سے الفت ہماری طبیعتوں میں مستحکم ہوگئی ہی - لہو و لعب سے ہمارے نفوس کو جو مفقود ہیں اپنی تکالیف میں تسکین حاصل ہوتی ہی اور بیکاری ہمارے فکر کے لیئے جو چاروں طرف سے محصور ہورہا ہی موجب راحت ہوتی ہی - ہم ان تمام باتوں سے جو محنت اور کوشش سے تعلق رکھتے ہیں نفرت کرنے لگ ہیں حتی کہ نہ ہم مفید کتابوں کا مطالعہ کرسکتے ہیں اور نہ کسی نصیحت کا سننا گوارا کرسکتے ہیں - کیونکہ اس سے ہمارے دلوں میں اُس عزیز چیز کی یاد تازہ ہوجاتی ہی جسکو ہم غارت کرچکے ہیں اور ہماری روح کو سخت تکلیف اور صدمہ ہوتا ہی — اگر ہم ہزلیات اور خرافات میں مصروف ہوکر اُس خیال کو فراموش نکردیں تو عجب نہیں کہ ہمارا طائر روح قفس عنصری سے پرواز کرجاۓ - اسیطرح رفتہ رفتہ ہمارے احساس ضعیف ہوگئے اور ہماری غیرت فنا ہوگئی اور جو شخص ہم کو ہمارے فرائض کی یاد دلاتا ہی اُسپر ہم غصہ کرتے ہیں - اس کی وجہ صرف یہی ہی کہ ہم اُن کے ادا کرنے سے قاصر ہیں *

ہماری قوم میں بعض ایسے گروہ بھی پاۓ جاتے ہیں جو صدہا سال سے غلامی اور ذلت و خواری کے ساتھہ مالوف ہوگئے ہیں — پس انحطاط اُن کے لیئے ایک امر طبعی بن گیا ہی جسکی مفارقت اُن کو ایک نہایت تکلیف دہ چیز ہی - یہی وجہ ہی کہ ہندوستان ' مصر اور تیونس کے مسلمان جن کو امن و آزادی کی نعمت عطا ہوئی ہی اپنے اُن مسلمان بھائیوں کی حالت پر جو اِسلامی ممالک میں رہتے ہیں رحم نہیں کرتے بلکہ اُن میں سے جو لوگ اپنے مسلمان حاکموں کے برخلاف ایجیٹیشن پھیلاتے ہیں اُن کو وہ بری نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور اکثر اوقات وہ اِصلاح کے خواستگاروں کو ملحد اور بے دین اور باغی خیال کرتے ہیں — گویا کہ اُن کے نزدیک محض مسلمان حاکم کا وجود ہی تمام چیزوں سے حتی کہ عدل وانصاف سے بھی مستغنی کردیتا ہی - اور گویا کہ ہر حالت میں اُس کی اطاعت مسلمانوں پر واجب ہی اگرچہ وہ اُن کے ملکوں کو برباد کرتا اور اُن کی اولاد کو قتل کرتا ہو — غرض کہ آزادی کا کھو بیٹھنا مسلمانوں کے عام اختلال کا اصلی سبب ہی *

مجتہد تبریزی نے اِس کے جواب میں کہا کہ یہہ حالت عام نہیں ہی — حالانکہ ہمارا قومی اختلال روز بروز بڑھتا اور مستحکم ہوتا جاتا ہی — پس لا محالہ اُس کے لیئے کوئی دوسرا سبب ہوگا *

مجھکو معلوم ہوتا ہی کہ ہمارا موجودہ تنزل اور انحطاط خود ہماری طرف سے ہی — کیونکہ ہماری قوم دنیا میں بہترین اقوام تھی جو لوگوں کے لیئے ظاہر ہوئی تھی - ہم صرف خداۓ وحدہ لا شریک کی عبادت کرتے اور صرف اُسی کے سامنے اپنے عجز و انکسار کا اظہار کرتے تھے - جو شخص جس وقت تک اُس کی اطاعت کرتا تھا اُسی وقت تک ہم اُس کی اطاعت کرتے تھے — ہم نیک کاموں کا حکم دیتے اور بری باتوں سے منع کرتے تھے - خلافت اور حکومت کے معاملات ہمارے باہمی مشورہ سے طی ہوتے تھے - ہم نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کرتے اور گناہ اور نافرمانی میں باہمی اعانت نکرتے تھے — یہہ تمام باتیں ہم نے چھوڑ دی ہیں — حالانکہ ہماری شریعت میں بری باتوں سے روکنا عملاً ہونا چاہیئے — اور اگر یہہ ممکن نہو تو زبان سے اور اگر یہہ بھی ممکن نہو تو دل سے - تیسرے درجہ سے یہہ مقصود ہی کہ خائنوں اور فاسقوں سے اعراض کرنا چاہیئے اور دلوں میں ان کی طرف سے نفرت ہونی چاہیئے *

اس میں شک نہیں کہ اس مذہبی فرض کی تعمیل اُن کے متنبہ کرنے کے لیئے کافی ہوگی اور اس حکم کی تعمیل کسی شخص کے لیئے ناممکن نہیں ہی - خدا نے فرمایا ہی "† ولو لا دفع الله الناس بعضهم ببعض لفسدت الارض" پس یہی سبب ہی کہ قوم اپنے حکام کی پرستش اور

† اور اگر الله بعض لوگوں کے ذریعہ سے بعض کو کوسی حکومت سے نہ ہٹاتا رہے تو ملک کا انتظام درہم برہم ہوجاۓ

خواہشات اور اوہام کی پیروی میں گرفتار ہے اور ہم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک کرکے فاسقوں اور اور نافرمانوں کی اطاعت میں مصروف ہیں- خداوند تعالی نے فرمایا ہے " † و لتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینہون عن المنکر و اولئک ہم المفلحون" حدیث میں وارد ہوا ہے کہ " ‡ تم کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہئیے ورنہ خدا تمہاری قوم کے شریر لوگوں کو تم پر مسلط کریگا اور پھر تم میں سے اچھے لوگ دعا کرینگے مگر قبول نہوگی "- اس کے علاوہ بہت سی آیتیں اور حدیثیں ایسی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ترک کرنے سے لامحالہ ذلیل و خوار ہوتے ہیں- پس میرے نزدیک یہی سبب ہے جس سے موجودہ عام اختلال پیدا ہوا ہے *

واقعات اور رائیں

گذشتہ ہفتہ میں یورپ سے کوئی ایسی خاص خبریں نہیں آئیں جنکی جانب ناظرین کی توجہ بالخصوص مبذول کرنا مناسب ہو — البتہ مابین روس اور سلطان جو چار تارپیڈو جہازوں کے ڈارڈینلز سے گذرنے کی بابت بحث تھی وہ طے ہوگئی- جس تار میں یہہ خبر تھی کہ روس نے اپنا دعوی واپس لیلیا اُس میں یہہ ذکر بھی تھا کہ سلطان نے روس کو صوبہ البانیا میں ایک نیا کانسل کا دفتر کھولنے کی اور وہاں اپنا کانسل رکھنے کی اجازت دیدی - اس سے خواہمخواہ خیال ہوتا ہے کہ جہازوں کی بابتہ جو فیصلہ ہوا وہ کس بنیاد پر ہوا — ناظرین کو معلوم ہوگا کہ گو کانسل بھی ایک قسم کا سفیر ہوتا ہے لیکن در اصل کانسل کا خاص فرض اسقدر ہے کہ اپنے ملک کی تجارت کو ترقی دینے کی تدابیر عمل میں لائے اور اپنے تجاران کے حقوق کی موقعہ پر حفاظت کرے — البانیا ایسا صوبہ ہے کہ جہاں تجارت کے مواقعہ بہت کم ہیں لیکن جو سلطنت سائبیریا اور وسط ایشیا کے غیر آباد بیابانوں میں لاکھوں روپیہ صرف کرکے ریل نکال سکتی ہے اُس [illegible] کانسل رکھنا کیا دشوار ہے *

ہمارا گذشتہ پرچہ نکلنے کے بعد ہندوستان میں جو سب [illegible] پیش آیا وہ ایک حادثہ ریل کا ہے جو درمیان مدراس اور بمبئی [illegible] ۳ بجے شب بروز شنبہ پیش آیا — یہہ حادثہ جو کڈاپا کے قریب [illegible] آیا اسقدر سنگین قسم کا تھا کہ شاید ہندوستان میں پیشتر کوئی [illegible] اتنا عظیم نہ گذرا ہوگا — ناظرین خود خیال کرسکتے ہیں کہ اس [illegible] زیادہ سنگین واقعہ کیا ہوسکتا ہے کہ ریل پل پر سے دریا میں گرجائے [illegible] مزید برآں شب کا وقت ہو اور بارش نہایت شدت سے ہورہی ہو — (پنجشنبہ) کے تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک ساٹھہ (۶۰) لاشیں برآمد ہوچکی ہیں مگر اسکا صحیح اندازہ ہونا نہایت دشوار ہے کہ در اصل کتنی جانیں ضائع ہوئی ہیں — اس ٹرین میں دو بشپ بھی تھے — وہ بچگئے مگر دو یورپین لیڈیاں جو ایک مذہبی فرقہ سے متعلق تھیں ہلاک ہوگئیں اور چند یورپین اور بھی ضایع ہوئے — منجملہ ان کے ایک یورپین ایجنٹ تھا جو مدراس سے لکھنؤ بیش قیمت جواہرات لیکر آرہا تھا مگر چہار شنبہ کے تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جواہرات جو تخمینا ایک لاکھہ ستر ہزار کی قیمت کا تھا باز یافت ہوگیا *

ولایت کے اخباروں سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ ایران نے انگلستان میں بہت اچھا اثر نہیں چھوڑا اور بعض حرکات شہنشاہ ممدوح کی بالخصوص باعث ناگواری ہوئیں- ایک روز حضور ممدوح بمقام وولوچ افسران توپخانہ کے ساتھہ اُن کی مسکوت میں لنچ نوش کر رہے تھے - ہنوز نصف کھانا بھی ختم نہ ہوا تھا کہ شاہ میز پر سے اُٹھکر ایک کمرہ میں جو اُن کے واسطے علیحدہ آراستہ کیا گیا تھا تشریف لے گئے اور وہاں جاکر آرام کرنے لگے — پانیر کے کارسپانڈنٹ نے یہہ بھی سنا ہے کہ خود شاہ بھی لندن سے کسیقدر ناخوش گئے- ہمارے شہنشاہ نے اپنی تصویر مرصع بطور نشانی شاہ کے پاس قبل اُن کی مراجعت کے بھیجی تھی مگر شاہ نے تصویر واپس کردی- کیونکہ شاہ جس شی کے خواہاں تھے وہ ایک تمغہ ہے جسکو گارٹر کہتے ہیں اور جو سب سے اعلی برٹش تمغہ ہے — ہمارے شہنشاہ کو شاہ ایران کی خواہش پیشتر سے بھی معلوم ہوگی- لیکن اس واقعہ کے بعد بھی وہ خاص تمغہ دینا مناسب نہیں سمجھا گیا *

جدید ایجاد

یورپ کے تازہ تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک جدید چیز ایجاد ہوئی ہے جسکے ذریعہ سے ڈاک کی چٹھیاں ایک الومینم کے بکس میں بند ہوکر بوساطت تار کے ایک مقام سے دوسرے مقام کو بحساب ۲۵۰ میل فی گھنٹہ جاسکتی ہیں لندن میں بھی آزمایش ہو رہی ہے *

---

† اور تم میں ایک گروہ ایسا بھی ہونا چاہیئے جو لوگوں کو نیک کاموں کی طرف بلائیں اور اچھے کام کرنے کو کہیں اور برے کاموں سے منع کریں اور ایسے ہی لوگ اپنی مراد کو پہونچینگے -

‡ اس حدیث کو بزار نے عمر سے اور طبرانی نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے ان دونوں کی سندیں ضعیف ہیں - ترمذی میں بھی بہ تبدیل بعض الفاظ یہہ حدیث روایت کی گئی ہے — ابو عیسی کہتے ہیں کہ یہہ حدیث حسن ہے —

تقرر

پانیر کی تحریر سے معلوم ہوتا ھی کہ سوما میں ھمارے ھردل عزیز جمع مسٹر بروں رک صاحب اپنے اصلی عہدہ کلکٹری علیگڈہ پر واپس ہونگے *

دربار تجپوشی

مکان موسومہ بہ پیلی کوٹھی واقع فیض بازار ملحق گرجا گھر جس میں ایک قطعہ مردانہ و ایک قطعہ زنانہ و ھر دو قطعات میں کئی کئی کمرے اور دالان در دالان معہ دو بالا خانہ و تین صحن و چار پاخانہ وغسل خانہ وغیرہ ھیں موقع تاجپوشی میں کرایہ پر دینا منظور ھی جس صاحب کو ضرورت ھو وہ تحریر سے کرایہ طے کریں یہہ پیلی کوٹھی لب سڑک قلعہ کے سامنے میدان قواعد کے پاس جامع مسجد سے قریب ایک فرلانگ کے واقع ھی جو صاحب دیکھنا چاھیں وہ دیکھہ سکتے ھیں — خط کتابت شمس العلما مولوی محمد ذکاءالله صاحب خان بہادر رئیس دھلی سے کیجائے *

ضروری اِطلاع

پبلک کو اِطلاع دی جاتی ھی کہ علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ کے متعلق جملہ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ سے کی جاے *

مصطفی خاں صاحب

پرسنل اسسٹنٹ سکرٹری کالج —

منی آرڈر اور دیگر ذرایع سے جو روپیہ اخبار یا اشتہارات وغیرہ کی بابتہ بھیجاجاے وہ

پرسنل صاحب کالج

کے پاس آنا چاھیئے مگر بہتر ھوگا کہ پرسنل اسسٹنٹ صاحب کو علحدہ تحریر کے ذریعہ سے اطلاع دی جاوے *

بحکم نواب محسن الملک

چیف اڈیٹر

ضروری اِطلاع

اِس بات کے اعلان کی خاص ضرورت معلوم ھوتی ھی کہ بموجب قواعد صرف وہ اصحاب منجانب کالج و کنفرنس چندہ جمع کرسکتے ھیں جن کے پاس تحریری اجازت آنریری سکرٹری کی ھو – مفصل قواعد ۳۱ جولائی کے پرچہ میں چھاپے گئے تھے *

اخبارات سے درخواست کی جاتی ھی کہ ضروری معاملہ کے اعلان میں ھمکو پوری مدد دینگے *

(دستخط) محسن الملک

اِشتہار

قانون شہادت مؤلفہ جناب مسٹر سید محمود صاحب کا چھپ طیار ھوگیا ھی — درخواستیں بنام منیجر ڈیپوٹی بک ڈپو مدرسۃالعلوم علیگڈہ آنا چاھیئیں *

رسالۃ التوحید

یہہ کتاب عربی زبان میں مصر کے ایک مشہور اور زبردست فاضل شیخ محمد عبدہ المصری کی جدید تصنیف ھی جس کی بعض نہایت اھم اور ضروری فصلوں کا ترجمہ مولوی رشید احمد صاحب انصاری نے علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ میں شایع کیا تھا جس کی کچھہ جلدیں کتاب کی شکل میں علحدہ بھی چھاپی گئی ھیں – قیمت فی جلد ایکروپیہ – منیجر ڈیپوٹی شاپ مدرسۃالعلوم علیگڈہ سے درخواست کرنے پر مل سکتا ھی *

علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ

شرح قیمت اخبار

یہہ اخبار ہفتہ میں ایک بار چھپتا ھی اور ھر پنجشنبہ کو شایع ہوتا ھی *

اخبار کا جاری رھنا معاونین کی اعانت اور قیمت اخبار کے وصول ھونے پر منحصر ھی *

معاونین اخبار وہ حضرات سمجھے جاوینگے جو سالانہ [illegible] یا اس سے زیادہ عنایت کریں *

قیمت سالانہ پیشگی علاوہ محصول	... ...	[illegible]
ایضا ایضا معہ محصول	... ...	[illegible]
قیمت ششماھی علاوہ محصول	... ...	[illegible]
ایضا ایضا معہ محصول	... ...	[illegible]
قیمت سہ ماھی علاوہ محصول	... ...	[illegible]
ایضا ایضا معہ محصول	... ...	[illegible]
قیمت فی پرچہ	... ...	۲/

اُجرت چھاپہ اشتہارات

اشتہار ماسٹروں اور ٹیچروں کا بغرض حصول نوکری کے کالج یا اسکول میں ھر دفعہ کے لیئے	...	۸/
باقی اشتہارات ھر دفعہ کے لیئے فی سطر کالم	...	[illegible]

Printed and published by Mahomed Mumtaz-uddin at the nstitute Press, Aligarh.

علیگڈہ انسٹیٹیوٹ پریس میں باھتمام محمد ممتازالله ... چھاپا ... [illegible]

REGISTERED No A. 176

معہ تہذیب الاخلاق

THE ALIGARH INSTITUTE GAZETTE

OF

THE MAHOMEDAN ANGLO-ORIENTAL COLLEGE

WITH WHICH IS INCORPORATED

"THE MAHOMEDAN SOCIAL REFORMER."

HONORARY EDITOR :— *MOULVI SYED MEHDI ALI KHAN.*

New Series VOL. II. No. 39. THURSDAY, 25th SEPT. 1902. روز پنجشنبہ ۲۵ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ ع سلسلہ جدید جلد ۲ نمبر ۳۹

فہرست مضامین

مدرسۃالعلوم اور کرکٹ

طلبا کو ولایت بھیجنے کے معاملہ میں بہت کم هندوستان کے کالج ایسے خوش قسمت اور کامیاب هونگے جیسا کہ همارا کالج هی - مگر باوجودیکہ بکثرت طلبا ولایت گئے اور وهاں سے کسي نہ کسي صیغہ میں کامیاب هوکر واپس آئے ، ایک صیغہ اُن سے ابتک باقي رهگیا تھا اور وہ کرکٹ کا صیغہ هی جس میں همارا کالج اس ملک میں بالخصوص ممتاز هی — همکو نہایت مسرت هی کہ همارے دوست اور عزیز مستر احسان الحق نے اس صیغہ میں بھي اس درجہ کمال دکھلایا کہ دیکھنے والوں کو جو اُن سے نا واقف هیں ولایت میں بسا اوقات یہہ گمان هوا کہ وہ مشہور معروف رنجیت سنگھہ جي هیں — اس پرچہ میں ناظرین کو ایک ارٹکل اس عنوان کے تحت میں ملیگا ، وہ ایک ارٹکل کا ترجمہ هی جو بمبئي گزت کے ایک کارسپانڈنت نے مستر احسان الحق سے ملاقات کرنے کے بعد ولایت سے لکھکر بھیجا هی — یہہ ارٹکل صرف دلچسپ هي نہیں هی بلکہ پر نصائح بھي هی — اُس میں جو ایک کم سن لڑکے کا واقعہ درج هی اُس سے ناظرین اندازہ کرینگے کہ انگلستان میں قدرداني کا مادہ کس قدر هی *

مستر احسان الحق جالندھر کے ایک معزز خاندان سے هیں - اُن کے والد صوبہ دار میجر بہادر غلام حسین صاحب هیں جن کي روشن خیالي اور الوالعزمي محتاج ثبوت نہیں هی اُن کے بھائي مستر محمد امین صاحب همارے کالج کے سابق طالب علم هیں جو خود بھي کرکٹ میں اس قدر دستگاہ رکھتے هیں کہ چند سال تک اس کالج میں کرکٹ کے کپتان تھے — في الحال وہ بریلي میں کورٹ انسپکٹر هیں *

مستر احسان الحق نے بیرستري کا امتحان پاس کرلیا هی — وہ غالبا آیندہ مہینہ میں واپس آجائینگے *

هم صدق دل سے مبارکباد دیتے هیں اُن کے خاندان کو مگر اُن سے زیادہ هم اپنے کالج کو مبارکباد دیتے هیں *

POLICE REFORM.

We beg most sincerely to congratulate the Viceroy on the zeal and energy which characterise his administration. No one who has watched the course o public events during his tenure o the Viceroyalty can fail to realise that Lord Curzon wishes to make the most of his opportunity. It is possible that His Excellency will not be remembered like Lord Cornwallis as the author of a particular administrative measure; but there is no doubt that he will leave the impress o his remarkable personality on most o the departments which deal with our affairs.

It was almost inevitable under the existing circumstances that the police department should engage His Excellency's attention. But apart from the act that improvement in the working of the department will be most welcome we are not aware of any special reasons why a Commission should have been set to work at this juncture. The police is not the only department with which the people of India come into contact, nor is it the only department in which there is room for improvement. The Putwari, for example, is of no less importance to the "teeming millions" than the policeman. But while the latter and his department have, in recent times, formed the subject of inquiry more than once, the former has been suffered to continue his career almost unnoticed and unchecked. There again is the subordinate executive branch of the irrigation department. So far as the cultivators and landlords are concerned these officials stand in almost the same position as the Putwari and so ar as we know they share with the Putwari his immunity from formal inquiry and public criticism.

We are far rom contending that reform should not be attempted unless it can be introduced at one andthe same time into all departments. But we do desire to point out that the police department appears to occupy a somewhat unenviable position in this respect. In the first place it attracts more attention officially than most of the other departments similarly circumstanced, and secondly most men seem to think they know all about the police. The provincial police Committee must have had opportunities of forming a correct estimate of the information possessed by the general public on the subject. We ourselves have attentively followed their proceedings and have been carefully reading the evidence which has been published. We

پولس کی اصلاح

هم صدق دل سے هز اکسلنسي حضور ویسراے کو اُس سرگرمي اور مستعدي پر مبارکباد دیتے هیں جو هز اکسلنسي کے انتظام کي ایک خاص صفت هی — جس شخص نے هز اکسلنسي کے زمانہ حکومت میں عام واقعات کي رفتار پر غور سے توجہ کي هوگي وہ ضرور اس بات کو سمجھہ سکتا هی کہ جو موقع لارڈ کرزن کو اس وقت حاصل هی اُس سے وہ نہایت فایدہ اُٹھانا چاهتے هیں — ممکن هی کہ لوگ هز اکسلنسي کو مثل لارڈ کارنوالس کے بطور موجد ایک خاص انتظامي تجویز کے یاد نکریں ' لیکن اس امر میں کچھہ کلام نہیں هی کہ هز اکسلنسي اپني عجیب و غریب لیاقت کا نقش اکثر سررشتوں پر جن سے همارے معاملات کا انتظام متعلق هی چھوڑ جاوینگے •

موجودہ صورتوں میں یہہ بات لازمي تهي کہ هز اکسلنسي کي توجہ سررشتہ پولس کي جانب مایل هو — مگر قطع نظر اس بات سے کہ سررشتہ مذکور کے انتظام کي اصلاح سے لوگ نہایت خوش هونگے ' هم کو کوئي خاص وجہ اس بات کي معلوم نہیں هی کہ اس وقت پر ایک کمیشن کس لیئے مقرر کي گئي هی — صرف پولس هي ایسا سررشتہ نہیں هی جس سے هندوستان کے باشندوں کو کام پڑتا هو ' اور نہ وهي صرف ایسا محکمہ هی جس میں اصلاح کي گنجایش هو — مثلا هندوستان کے " کروڑوں باشندوں " کے نزدیک گانوں کا پٹواري پولسمین کي بہ نسبت کچھہ کم وقعت نہیں رکھتا هی لیکن جس حالت میں کہ پچھلے زمانہ میں پولسمین اور سررشتہ پولس کي نسبت چند مرتبہ تحقیقات هو چکي هی ' تو پٹواري کي جانب مطلق توجہ نہیں کي گئي هی اور یہہ گوارا کرلیا گیا هی کہ وہ اپني کارروائي کو بغیر کسي قسم کي خبرگیري اور روک ٹوک کے جاري رکھے — علاوہ اس کے سررشتہ آبپاشي کا سب ارڈینیٹ انتظامي شعبہ اس قسم کا هی جسکي جانب کچھہ توجہ نہیں کي گئي هی — جہاں تک کہ کاشتکاروں اور زمینداروں سے تعلق هی ' اُس کے لحاظ سے ان ماتحت عہدہ داروں کو اُسي قسم کے اختیارات حاصل هیں جو پٹواري کو هیں ' اور جہاں تک هم کو معلوم هی وہ بهي مثل پٹواري کے باضابطہ تحقیقات اور پبلک کي نکتہ چیني سے بالکل آزاد هیں •

هماري هرگز یہہ مراد نہیں هی کہ جب تک اصلاح ایک هي وقت پر تمام سررشتوں میں جاري نہوسکے ' اُس وقت تک اُس کا ارادہ هي نہ کیا جاے — بلکہ هم یہہ بات ظاهر کرنا چاهتے هیں کہ اس باب میں پولس کي حالت کسقدر خراب اور نا قابل رشک معلوم هوتي هی — اول یہہ کہ پولس کي جانب دوسرے اکثر سررشتوں کي بہ نسبت جنکي حالت اسي قسم کي هی سرکاري طور پر زیادہ توجہ کي جاتي هی ' اور دویم یہہ کہ اکثر شخصوں کا یہہ خیال معلوم هوتا هی کہ پولس کي نسبت وہ کل حالات سے واقف هیں پراونشل پولس کمیٹي کو اُس واقفیت کي نسبت جو اِس معاملہ میں عوام کو حاصل هی ایک صحیح اندازہ کرنے کے بہت سے موقعے حاصل هوئے هونگے — هم خود کمیٹي مذکور کي کارروائیوں کو بڑي توجہ کے ساتھہ دیکھہ رهے هیں '

find that one witness after another came forward and said the police were in a bad way. Each witness illustrated his remarks according to his own range of knowledge, but here the evidence of most witnesses apparently ended. The sum total of the evidence, then, is: the police do this and the police do that. This shows rather a limited range of vision and even in this limited range there seemingly was want of variety. For example we are not aware that sufficient prominence has been given to the fact that the police officers in outlying places very often levy a fixed sum annually from each and every village in their respective circles. It is not considered a bribe. It has the sanction of custom and is thus one of the numerous *Huqs* which people have often to pay in this conservative country. Let any one who wishes to examine the matter take up the accounts of a village head-man. There in all probability he will find a certain sum under the heading of village expenses or "Mulba" as it is sometimes called. Let him ask for details and in nine cass out of ten he will find that it consists partly, indeed, mostly of payments made to the minor officials of the revenue and police departments.

There are more things, it is said, in heaven and earth than are dreamt of by philosophy. Similarly one might say there are more taxes in this country than the officials are, at least officially, cognisant of. We can assure the reader from our personal knowledge that they constitute a heavy charge on the resources of the peasantry and have an important bearing on his poverty and its dire consequences. Let us confine ourselves to the police though as we have indicated they are by no means the only people to blame. The Committee have, for obivous reasons, had a pretty full exposition of what we shall call the urban evils. We have indicated a rural evil and there are other such evils which are equally common. The police, for example, constantly meddle with private affairs. They often pretend that they have authority to investigate matters of domestic morality and such occurrence as a scuffle or simple *mar pit.* You can examine the *Roznamcha*, and even if you do so with powerful lenses, you will not find a trace of such doings. Well, there are the evils. There are many more evils. Where is the remedy?

اور همنے شہادت کو جو مشتہر کي گئي هى بڑے غور سے پڑها هى — همکو معلوم هوتا هى که تمام گواهوں نے یکے بعد دیگرے کمیٹي کے روبرو یہي بیان کیا که پولس کي حالت خراب هى اور هرایک گواه نے مطابق اپني معلومات کے اپنے بیان کي تشریح کي ' لیکن اس پر اکثر گواهوں کي شہادت ظاهرا ختم هوگئي — پس شہادت کا خلاصه یہه هى که پولس یہه کرتي هى اور پولس وه کرتي هى — اس سے کسیقدر ایک محدود واقفیت ظاهر هوتي هى ' اور اس محدود دائرہ میں بهي ظاهرا مختلف باتوں سے لا علمي ظاهر هوتي تهي — مثلاً همکو معلوم نہیں هى که آیا اِس بات پر کافي زور دیا گیا هى یا نہیں که بیرونجات میں پولس اکثر هر سال هر ایک گانوں سے جو اُس کے حلقه کے اندر واقع هو ایک رقم معینه وصول کیا کرتي هى — یہه رشوت نہیں خیال کي جاتي هى — وه بموجب دستور کے واجب هى اور اس طرحپر وه منجمله اُن بہت سے حقوق کے هى جو رعایا کو اس ملک میں جو پرانے رسم و رواج کا نہایت پابند هى اکثر اوقات ادا کرنے پڑتے هیں — اگر کوئي شخص اس معامله کو تحقیق کرنا چاهے تو اُس کو ایک گانوں کے مکهیا کے حساب کو دیکهنا چاهیئے — ظن غالب هى که اس حساب میں اُس کو ایک رقم خرچ دیہه یا " ملبه " کے نام سے (جیساکه بعض اوقات کہا جاتا هى) ملیگي — اگر وه اُس کي تفصیل دریافت کریگا تو دس میں سے نو صورتوں میں اُس کو معلوم هوگا که اُس میں کسیقدر بلکه بیشتر وه رقومات شامل هیں جو محکمه مال اور پولس کے ادنی اهلکاروں کو دي گئي هیں *

یہه کہا گیا هى که آسمان اور زمین پر اِس قدر چیزیں هیں جن کا فلسفي میں خواب و خیال بهي نہیں هى — اسي طرحپر هم یہه کہه سکتے هیں که جن محصولات کا علم بحیثیت سررشته کے طور پر افسروں کو هى اُن سے بہت زیاده محصولات اس ملک میں جاري هیں — هم اپني ذاتي واقفیت سے ناظرین اخبار کو اس بات کا یقین دلا سکتے هیں که کسانوں کي آمدني پر ان محصولات کا ایک بڑا بهاري بار هى ' اور اُن کے افلاس اور اُسکے هولناک نتیجوں پر اُس کا بڑا اثر هوتا هى — هم صرف پولس کي نسبت لکهنے پر اکتفا کرتے هیں ' گو فقط وهي لوگ ایسے نہیں هیں (جیسا که هم سابق میں بیان کرچکے هیں) جو قابل الزام هوں — کمیٹي پر صریح وجوهات سے اُن خرابیوں کا بخوبي حال کهل گیا هى جنکو هم دیہاتي خرابیاں کہتے هیں ' اور اسي قسم کي دوسري خرابیاں بهي هیں جو اسي طرح پر عموما جاري هیں مثلا پولیس همیشه لوگوں کے ذاتي معاملات میں دست اندازي کرتي هى — اکثر اوقات وه یہه حیله کرتے هیں که اُن کو لوگوں کے ذاتي چال چلن اور اس قسم کے معاملات کي نسبت جیسي که ایک تکرار یا محض مار پیٹ هى اُن کو تحقیقات کرنے کا اختیار حاصل هى — تم پولس کے روز نامچه کو دیکهه سکتے هو ' اور گو تم نہایت زبردست شیشه کے ذریعه سے بهي اُسکو دیکهو ' تاهم اُس میں تم کو اس قسم کي کارروائیوں کا مطلق نشان نه ملیگا — پس یہي خرابیاں هیں ' اور علاوہ ان کے اور بہت سي خرابیاں هیں — لیکن اُن کا علاج کیا هى *

اِس بات کا خیال کرنا غلطی ہوگی کہ جو کچھہ ہو رہا ہی سرکاری عہدہ دار اُس سے واقف نہیں ہیں — اور یہہ خیال کرنا کہ اکثر عہدہ دار سچے دل سے اِن خرابیوں کی انسداد کے خواہاں نہیں ہوتے ہیں اور بہی زیادہ بڑی غلطی ہوگی لیکن خرابیاں پہر بہی موجود ہیں ' اور ہمارے عہدہ دار اُن کو گرفت نہیں کرسکتے ہیں — یہہ ایک فال بد ہی — اُس سے ظاہر ہوتا ہی کہ گو سرکاری کار روائی کتنی ہی مستعدی اور سرگرمی کے ساتھہ کیوں نہو' مگر جب تک کہ ملک کے باشندے شایستگی کے ایک اعلی درجہ تک نہ پہونچیں گے اُس وقت تک اُس میں پوری کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی ہی •

جو امور ضابطہ کی کارروائی سے تعلق رکھتے ہیں اور جنکی نسبت صرف واقف کار شخص معقول راے دے سکتے ہیں قطع نظر اُن سے پولس کی اصلاح کے معاملہ کا دار مدار ہماری دانست میں اس سوال پر ہی کہ ہم کو اعلی قسم کے آدمی کیونکر بہم پہونچ سکتے ہیں ؟ - جس درجہ تک شایستگی بالفعل اس ملک میں پہونچ گئی ہی اُس کو صرف کسی حکم کے ذریعہ سے بلاشبہہ ترقی نہیں دی جاسکتی ہی - اسی طرح اس قسم کا انتظام جاری کرنا بہی نا ممکن ہی جس سے خرابیوں کا کلیتاً انسداد ہوجاوے — جو کچھہ گورنمنٹ بالفعل کرسکتی ہی وہ در اصل صرف یہی ہی کہ نہایت عمدہ شخصوں کو جو ہندوستان کی سرکاری سروس کے لیئے دستیاب ہوسکتے ہیں بہم پہونچاوے — اس میں کچھہ شبہہ نہیں ہی کہ حکام بالا دست کی طرف سے بڑی توجہ کے ساتھہ نگرانی ہونے سے زیادہ تر عمدہ نتیجے پیدا ہونگے ' لیکن زیادہ تر دار و مدار ہمیشہ اُن شخصوں پر ہوگا جو سب آرڈینیٹ درجوں میں نوکر رکھے جائیں — سرکاری ملازمت کے ایگزیکٹو اور جوڈیشل شعبوں میں صرف نوجوان تعلیم یافتہ شخص چند سال سے نوکر رکھے گئے ہیں ' اور اُس کے نتیجے عمدہ بلکہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ نہایت عمدہ ہیں — پس کیا وجہ ہی کہ جو شخص پولس پر حکمراں ہیں وہ اسی قسم کی پالیسی اختیار نکریں — گو پالیسی میں بلاشبہہ حسب دلخواہ کسیقدر تبدیلی ہوئی ہی ' لیکن جو کچھہ اب تک کیا گیا ہی وہ کافی وافی نہیں ہی - ہم جانتے ہیں کہ اعلی طبقوں میں لوگوں کو عموماً یہہ خیال ہی کہ شریف تعلیم یافتہ نوجوان آدمیوں کو پولس کی نوکری پسند نہیں ہوتی ہی — یہہ یوں قطعی غلط نہیں ہی ' لیکن ہماری راے میں بلاشبہہ مبالغہ کیا گیا ہی - اگر ضرورت واقع ہو تو اس معاملہ کی آزمایش ہوسکتی ہی — حکام کو چاہیئے کہ وہ شرایط ملازمت قرار دیں اور اس بات کا اعلان کردیں کہ اس قدر اُمیدواروں کی ضرورت ہی — اور ہم کو نہایت تعجب ہوگا اگر اِشتہار چھپنے کے بعد ایک عرصہ قلیل کے اندر اُمیدواروں کی تعداد مطلوبہ بہم نہ پہونچ جاوے - گو تعلقہ داروں کے لڑکے اور دوسرے مقامات میں اُن کے بھائی بند پولس کی جانب مائل نہیں ' لیکن ہندو اور مسلمان جنٹلمینوں کے لڑکے جو ضروری علمی اور جسمانی قابلیتیں رکھتے ہیں ایسے موجود ہیں جو ہمارے نزدیک یقیناً پولس میں

It would be a mistake to suppose that the officers of Government do not know what goes on. It would be a still greater mistake to think that most of the officers are not actuated with a sincere desire to put down the evils. The evils, however, exist. They elude the grasp of our officers. This is an ominous fact. It shows that however energetic official action may be, it cannot be wholly successful until the people of the country attain a higher standard of civilisation.

Apart from matters of routine on which experts only can express a sound opinion, the matter of police reform in our judgment resolves itself into this question — How can we obtain the best men available? The prevailing standard of civilisation in the country cannot, of course, be raised by order. It is equally impracticable to introduce a system which will wholly eradicate corruption. To obtain the best men procurable in the Indian service market is practically all the Government can do at present. Closer supervision on the part of higher officers will, of course, be productive of better results, but much must always depend on the men you employ in comparatively subordinate grades. Educated young men only have of late been enlisted in the executive and judicial branches of the service. The results are good, extremely good, we should say. Why is it that a similar policy has not been adopted by those who rule over the police. There has certainly been some change of policy in the desired direction, but what has up till now been done is not enough. We know that there is an idea abroad in the highest circles that young men of position and education do not care for the police. The statement is not incorrect, but in our opinion it certainly is an exaggeration. The matter can be tested if occasion arises. Let the authorities lay down their conditions; and let them notify that so many candidates are wanted. We should be greatly surprised, if within a short time after the notification is published, the requisite number of applicants is not forthcoming. The police may not attract the scions of Taluqdars and their brethren elsewhere. But there are sons of gentlemen, Hindus and Mahomedans, possessing the requisite educational and physical qualifications who will, we believe, readily enlist in

the police. The police has a special attraction for *Pathans* and similar nationalities. If the matter is tested it will probably be found that many of the best families among these people are already represented in the police.

We are unable to accept the prevailing idea on this point as wholly correct. Our own idea is that the police authorities have not hitherto been sufficiently sympathetic in their dealing with educated young men. There is apparently a strain of prejudice respecting education. The idea exists in certain quarters that education is incompatible with the kind of work the police have to do. Failures do occasionally occur, but for that education is not wholly responsible. So long as they do not receive more encouragement, success for educated men, must be uncommonly difficult in the police. Such is actually the case, and there is another reason why it is so. We refer to the existence of a similar prejudice among the rank and file. Want of sympathy up above, and existence of antipathy among coadjutors—this is what educated men have often to face. We speak with some knowledge of the facts when we say that educated young men when they get into the police, are beset with difficulties which arise in consequence of their being men of a comparatively superior type. There is a similar prejudice in existence against the training school men. The verdict of the majority apparently is that they are no good. Time will undoubtedly bring about the desired change of attitude. We mention the matter now because the authorities are, most properly, unwilling to trust to time only.

We have already said that apart from details with which most outsiders must be incompetent to deal, the question of police reform is a question of importing into the department men of a higher calibre. We have no doubt that the matter will be viewed in this light by the Commission itself. And when they come to consider this matter they will also consider the question of pay and of *izzat*. If a suggestion be permitted we would say that there should be some decentralisation in the matter of recruiting. We are not in

فورا بھرتی ھوجاوینگے - پٹھان اور ایسی ھی دوسری قومیں پولس کو خاص کر پسند کرتی ھیں- اگر اس معاملہ کی آزمایش کی جاوے تو غالباً معلوم ھوجاویگا کہ ان قوموں کے اکثر معزز خاندانوں کے لوگ پہلے ھی سے پولس میں نوکر ھیں *

جو خیال لوگوں کا عموماً اسکی نسبت ھی اُس کو ھم کلیتاً صحیح تسلیم نہیں کوسکتے ھیں - خاص ھمارا یہہ خیال ھی کہ حکام پولس نے تعلیم یافتہ نوجوان آدمیوں کے ساتھہ اپنے برتاو میں اب تک کافی ھمدردی نہیں کی ھی - تعلیم کی نسبت ظاھرا کسیقدر تعصب معلوم ھوتا ھی - یعنی بعض شخصوں کا یہہ خیال ھی کہ تعلیم کو اُس کام سے مناسبت نہیں ھی جو پولس کو انجام دینا پڑتا ھی — گو اکثر اوقات ناکامیابی ھوتی ھی ' لیکن اُس کا الزام سراسر تعلیم کے ذمہ عاید نہیں ھوسکتا — جب تک کہ تعلیم یافتہ شخصوں کو زیادہ تر ترغیب نہ دی جاویگی اُس وقت تک اُن کے حق میں پولس میں کامیابی کا ھونا نہایت دشوار ھوگا — یہہ دقت واقعی پیش آتی ھی ' اور سواے اِس کے اس کی ایک دوسری دقت بھی ھی - یعنی ھماری مراد عوام‌الناس میں اسی قسم کے تعصب کے موجود ھونے سے ھی — اپنے سے اوپر کے درجہ والوں کا ھمدرد نہونا اور اپنے ھم عصروں کے درمیان نفرت کا ھونا — یہہ وہ باتیں ھیں جو تعلیم یافتہ آدمیوں کو اکثر اوقات برداشت کرنی پڑتی ھیں — ھم اصلی واقعات کی نسبت کسی قدر واقفیت کے ساتھہ یہہ بات کہتے ھیں کہ تعلیم یافتہ نوجوان آدمیوں کو پولس میں بھرتی ھونے کے بعد بعض مشکلات پیش آتی ھیں جو اسوجہ سے پیدا ھوتی ھیں کہ وہ نسبتاً اعلی درجہ کی لیاقت رکھنے والے ھوتے ھیں -- اُن شخصوں کی نسبت بھی جو ٹریننگ اسکول میں تعلیم پاتے ھیں لوگوں کو اسی قسم کا تعصب ھی - مجاریتی کا فتوی ظاھرا یہہ ھی کہ وہ لایق اور ھوشیار نہیں ھوتے ھیں- وقت کے اثر سے بلاشبہہ رفتہ رفتہ مطلوبہ تبدیلی خیالات میں پیدا ھوجاویگی - ھم اس وقت اس معاملہ کا ذکر اس وجہ سے کرتے ھیں کہ حکام صرف وقت پر بھروسہ کرنا نہیں چاھتے ھیں اور یہہ بالکل واجب ھی *

ھم سابق میں بیان کرچکے ھیں کہ قطع نظر جزئیات سے جنکو اکثر شخص جو پولس سے تعلق نہیں رکھتے ھیں بخوبی نہیں سمجھہ سکتے ھیں پولس کی اصلاح کی بحث گویا اسبات کی ایک بحث ھی کہ زیادہ تر اعلی درجہ کی لیاقت کے لوگ سررشتہ مذکور میں بھرتی کیئے جاویں — ھم کو کچھہ شبہہ نہیں ھی کہ خود کمیشن اسی پرتو میں اس معاملہ پر نظر کرے گی — اور جبکہ وہ اس معاملہ پر غور کرے گی تو وہ تنخواہ اور عزت کے معاملہ پر بھی غور کرے گی — اگر ھم راے دینے کے مجاز ھیں تو ھم یہہ بات کہتے ھیں کہ بھرتی کرنے کے معاملہ میں اور شخصوں کو بھی کسیقدر اختیار دینا چاھیئے - ھم امتحان مقابلہ

کو پسند نہیں کرتے ہیں ' لیکن ہم یہہ راے دیتے ہیں کہ کالجوں کے پرنسپلوں کو اُمیدواروں کے نامزد کرنے کا اختیار دیاجاوے - یہہ صرف ایک طریقہ مقصد مطلوبہ کے حاصل کرنے کا هی ' ممکن هی که سواے اس کے اور طریقے اور غالبا اس سے بهي زیادہ تر عمدہ طریقے کمیشن کے خیال میں گذریں ●

favour o' competitive examinations. We would suggest, however, that principals of Colleges may be allowed to nominate candidates. This is only one way of attainingthe object. Other and possibly better courses will suggest themselves to the Commission.

مدرسۃالعلوم اور کرکٹ

ایک هندوستاني کریکٹر

مسٹر احسان الحق

بمبئي گزٹ کا کارسپانڈنٹ همارے ایک سابق طالب علم کي بابت ولایت سے لکهتا هی —

"اگرچه مسٹر احسان الحق کو انگلستان میں آئے هوئے صرف دو یا تین سال کا عرصه هوا هی ' مگر کرکٹ کهیلنے میں اُن کي بڑي شهرت هوگئي هی — اور یهه بات نهایت افسوس کے لایق معلوم هوتي هی که اُنهوں نے مڈل سکس کي طرف سے اول درجه کے کرکٹ کے لیئے اپني تیاري شروع کي تهي که اُن کو اپنے پیشه بیرسٹري کي وجه سے (وہ جون میں بیرسٹر مقرر هوئے تهے) هندوستان کے جانے کي ضرورت پیش آئي — مسٹر ڈبلیو اے بیٹسورتهه ماہ اگست کے اخبار " کرکٹ " میں لکهتے هیں که قریب ایک مهینے کے عرصه میں وہ انگلستان سے روانه هونگے ' اور غالب هی که اُن کو کرکٹ کهیلنے کا بهت کم موقع ملیگا کیونکه اُن کا مکان جلندهر میں هی ' جهانکه سواے ملیٹري ٹیم کے بهت کم آدمي کرکٹ کهیلتے هیں - جب سے وہ انگلستان میں آئے هیں اُس وقت سے بحیثیت کریکٹر هونے کے اُن کي کارگذاري بلا شبهه نهایت عمدہ هی — کیونکه اُنهوں نے اپني پهلي سال (سیزن) سنه ۱۹۰۰ع میں هیمپ اسٹیڈ کي طرف سے ۱۱۲۰ رن کیئے تهے ' اور تمام میچوں میں اُن کے رنوں کا مجموعه ۱۴۵۹ تها جن کا اوسط قریب ۳۸ کے تها — سال گذشته میں اُنهوں نے کل ۱۹۵۵ رن کیئے جن کا اوسط ۴۸ تها ' اور گیند پهینکنے میں ۸۵ وکٹ لیئے اور بحساب اوسط صرف ۱۵ رن هر ایک کهیلنے والے کو دیئے هندوستان میں اُن کے سب سے زیادہ عمدہ رن ۵۲ هر ایک اننگس میں بمقابله پٹیاله کے ۹۲ بمقابله آگرہ کلب کے اور ۵۳ بمقابله الهآباد کلب کے تهے - بلحاظ بیٹسمین هونے کے اُن کي نگاہ نهایت عمدہ هی ' اور وہ بے شمار هٹ کرتے هیں — اُن کي ڈرایونگ جو وہ ظاهرا بغیر کسي دشواري کے کرتے هیں نهایت زبردست هی — اگر وہ انگلستان میں زیادہ تر عرصه تک ٹهیر سکتے تو اُن کي ذات سے بڑي بڑي باتوں کي توقع کي جاسکتي تهي ●

ایسا اکثر هوا که جب کبهي مسٹر احسان الحق ایک کرکٹ بیگ لیجاتے هوئے دیکهے گئے هیں تو لوگوں کو بعض اوقات اُن پر رنجیت سنگهه کا دهوکا هوا هی - اُن کا بیان هی که " بسا اوقات ایسا وقوع میں آیا هی ' لیکن مجهکو اس بات کے کهنے کي ضرورت نهیں هی که بیٹنگ کے وقت لوگوں نے میري نسبت ایسا خیال نهیں کیا ' بلکه صرف اُس وقت جبکه میں میدان کرکٹ کے قریب پهونچتا تها یا وهاں سے واپس آتا تها — ایک روز میں لور پول اسٹریٹ میں تها — اُس وقت ایک چهوٹا لڑکا میرے پاس آیا اور کها که میں آپ کا بیگ اُٹهاکر لے چلونگا - میں نے جواب دیا که وہ اس لایق نه تها لیکن اُس نے اسقدر منت و سماجت کي که میں نے اپنا بیگ اُس کو دیدیا - جبکه هم اُس پلیٹ فارم پر پهونچے جهاں سے میري ٹرین روانه هونے کو تهي تو میں نے اپني جیب میں هات ڈالکر کچهه پیسے اُس کو دینا چاها ' مگر اُس نے اُن کے لینے سے انکار کیا اور یهه کها که وہ بجز میرے دستخط کے اور کچهه نهیں چاهتا - اس پر مجهکو بهت تعجب هوا ' کیونکه میں اپنے تئیں هرگز اسقدر مشهور نهیں خیال کرتا تها که کوئي شخص میرے دستخط حاصل کرنے کي تمنا کرے - لیکن اُس لڑکے کو خوش کرنے کے لیئے میں نے اُس کتاب میں جو اُس نے پیش کي اپنے دستخط کردیئے - اُس نے دستخط کي طرف دیکها اور متعجب هوکر کها که " کیا تم رنجیت سنگهه نهیں هو — تم نے کرکٹ کهاں سیکهي " - میں نے جواب دیا که علیگڈہ کالج میں جو هندوستان میں مسلمانوں کا سب سے بڑا کالج هی ' مسٹر احسان الحق کا بیان هی که گو اس سے پهلے میرے بهائي نے جو تین چار برس تک کرکٹ ٹیم کے کپتان رهے تهے اس کهیل کا مجهه سے اول اول ذکر کیا تها - کالج میں خوش قسمتي سے مسٹر شوکت علي جو اُسوقت ٹیم کے کپتان تهے میرے پرسان حال هوئے اور اُنهوں نے مجهکو کرکٹ کے سکهانے میں بڑي محنت کي - اُنهوں نے مجهکو الیون میں داخل کیا لیکن پهلے سال میں میرا کهیل نهایت خراب رها ' اور میں نے کل موسم میں صرف قریب بیس رن اوسط کے حساب سے کیئے — مگر با این همه میں ٹیم سے نهیں نکالا گیا ' اور اگلے دو برس میں اوسط سے زیادہ بڑہ گیا - مجهکو ایک مرتبه دوسرے اسکول کے مقابله میں ایک عجیب تجربه

حاصل ہوا ـ قبل کھیل شروع کرنے کے میں وکٹ کا فاصلہ اپنے (بلہ) بیٹ سے ناپا کرتا تہا ، اور اس میچ میں میرے فاصلہ کے ناپتے وقت اتفاقاً ایک بل گرادیا ـ اِس پر فیلڈ نے فورا ہي استغاثہ کیا اور امپائر نے مجہکو اوٹ قرار دیا ـ میري خوش نصیبي سے فریق مخالف کے کپتان نے کہا کہ یہہ سب واہیات ہی اور اُسنے میرے گوانگ اوٹ کا کچھہ خیال نہیں کیا " *

" علیگڈہ کالج میں کرکٹ مشق کے لیئے کیا اِنتظامات کیئے گئے ہیں ؟ " ـ

" ہم سال بہر ہر روز چار بجے سہ پہر سے لیکر ساڑھے چھہ بجے شام تک کہیلتے تہے لیکن ہمکو کسي قسم کي تعلیم لفظ کوچنگ کے معني کے لحاظ سے جیسا کہ وہ اِنگلستان میں اِستعمال کیا جاتا ہی نہیں دي گئي ـ مگر لڑکے کسي لڑکے کي ہنسي کرتے جو خراب اِسٹروک کرتا تہا ایک دوسرے کو تعلیم دیتے تہے ، اور جب کبہي ہم کسي اِنگریزي ٹیم کے مقابلہ میں کہیلتے تہے ، اور کسي عمدہ بیٹسمین سے ہمارا مقابلہ ہوتا تہا ، تو اُس کي اِسٹروک کو بنظر غور دیکہتے رہتے تہے اور اُسکے بعد اُس کي نقل کرتے تہے — آج کل علیگڈہ کالج کرکٹ میں ہندوستان میں سب سے زیادہ زبردست ہی سال گذشتہ میں ٹیم نے مدراس اور بنگلور تک دورہ کیا تہا ، اور کل فاصلہ جو اُسنے طی کیا تہا قریب پانچ ہزار میل کے تہا ـ اُنہوں نے دو مرتبہ پارسیوں کو ، اور دو مرتبہ پٹیالہ والوں کو شکست دي ہی (پٹیالہ کي ایک ٹیم میں چہ ٹي ہوں اور بڑا ٹوپل شامل ہیں) — اُمید ہی کہ وہ کارونیشن کے ہفتہ میں بمقام دہلي آل انڈیا یعني تمام ہندوستان کے ساتہہ کہیلیں گے " *

" کیا تم ہمیشہ اسي طرز پر ہٹ کرتے تہے جیسے کہ تم اب کرتے ہوئے " *

" جس وقت میں نے کرکٹ شروع کي تہي تو میرا طرز نہایت خراب تہا اور میں بلہ پر بہت کچھہ جہکتا تہا — آخر کار ایک جنٹلمین ڈاکٹر نیپیر نام [illegible] جو عمدہ ہٹ کرنے والے تہے اور جو (مجہہ سے بیان کیا گیا) انگلستان میں کسي کونٹي کي طرف سے کہیل چکے تہے ، مجہکو سکہایا [illegible] کو ایک ٹہیک کس طرح پر کہڑا ہونا اور اپني اونچائي [illegible] اور کسي [illegible] اُٹہانا چاہیئے — سنہ ۱۸۹۸ع میں میں نے کالج سے بغرض [illegible] جس میں مجہکو کہیلنے کا مطلق کوئي موقع نہیں [illegible] نے تہوڑوں کي [illegible] والد نے مجہہ سے کہا کہ مجہکو انگلستان جانا ہو کو کہانے لگا — اور ت خوش ہوا کیونکہ وہاں مجہکو کثرت سے کرکٹ کي طرح پہرنے لگاہی میرے ایک دوست نے جو مسٹر شوکت علي کپتان [illegible] سول کے زفرمائي کي تہا میرا تذکرہ مسٹر اسٹاڈرٹ سے کیا ، جنکي وساطت [illegible] ٹیڈ کلب میں داخل ہوگیا — میرا وقت بحیثیت اس کا تمام [illegible] ایت مسرت و خوشي کے ساتہہ گذرا ہی " *

" جب [illegible] یورپ کو اپنے [illegible] کہیلے تو انگلستان میں آپ نے کرکٹ کي نسبت کیا ترقي دینے کا خیال " *

" مجہہ [illegible] وجہ ہوئے — اس [illegible] معلوم ہوئي کہ وہ زیادہ تر اعلی درجہ کي تہي — بولن [illegible] ہ تہا ، اور مجہکو بہت جلد معلوم ہوا کہ گو کوئي شخص کتني ہي مرتبہ رن کیوں نہ کرے لیکن بولر ہمیشہ اُس کو اوٹ کرنے کے لیئے کوشش کرتے ہینگے ـ برخلاف اسکے ہندوستان میں لوگوں کو اُسوقت مایوسي ہوجاتي ہی جبکہ اُن کے مقابلہ میں قریب ۵۰ رن ہو جاتے ہیں ـ حالانکہ اس بات میں وہ ترقي کرتے جاتے ہیں ، اور مجہکو یقین ہی کہ آیندہ برابر ترقي کرتے رہینگے ـ میں نے کہیل میدانوں کو زیادہ تر عمدہ پایا کیونکہ ہندوستان میں در اصل عمدہ فیلڈ نہایت کمیاب ہوتے ہیں علي گڈہ کالج میں ہمارے خاص کرکٹ کے فیلڈ عمدہ تہے لیکن نرم تہے ـ مجہکو معلوم ہوا کہ انگلستان کا فیلڈنگ ہندوستان کي بہ نسبت زیادہ تر عمدہ ہی ، اور مجہکو اس بات کا اقرار کرنا واجب ہی کہ جس وقت میں اول مرتبہ انگلستان میں آیا ، تو میں میدان میں نہایت سست تہا گو میں عموما کیچ کرسکتا تہا — لیکن مسٹر اسٹاڈرڈ نے اس کا مجہہ سے ذکر کیا اور میں اب اُمید کرتا ہوں کہ میں نے بڑي ترقي کي ہی " *

" کیا آپ انگلستان کو آنے سے پہلے بولنگ کر سکتے تہے " *

" صرف کسیقدر ـ بلکہ درحقیقت میں علیگڈہ کالج ٹیم کے نزدیک صرف ایک چینج بولر تہا یعني جب اصل بالر خستہ ہوگیا تو میں بہیجدیا گیا ـ لیکن میں نے انگلستان میں بڑي مشق کي ، کیونکہ مجہکو اُس کا نہایت شوق تہا اور مجہکو اپني اُمید سے زیادہ کامیابي حاصل ہوئي ـ بعض اوقات میں ایک گیند پر جبکہ وہ نئي ہوتي ہی تو میں اُسکو Swerve کرسکتا ہوں یعني خم دے سکتا ہوں ـ لیکن میں مطلق نہیں جانتا کہ میں کیونکر اور کس لیئے ایسا کرتا ہوں ـ میں بارہا اِسکي وجہ دریافت کرنے میں سرگرداں رہا ہوں لیکن میں اِس کا خاطر خواہ جواب حاصل کرنے میں کبہي کامیاب نہیں ہوا — میں نے مسٹر اسٹیفورتھہ سے بہي اِس کا اکثر ذکر کیا ہی ، لیکن ہم نے کوئي راے قرار نہیں دي ہی — جو کچھہ میں جانتا ہوں وہ صرف یہہ ہی کہ بعض اوقات جب کہ میں بولنگ کے لیئے جاتا ہوں میں دیکہتا ہوں کہ گیند سوئیرو کرتي ہی اور بعض اوقات نہیں کرتي ہی ـ ہوا کي ضرورت نہیں معلوم ہوتي ہی ، ایک مرتبہ رچمنڈ کے مقابلہ میں جب کہ دن عمدہ اور صاف تہا میرے سوئیرو کي وجہ سے چند رن میں پانچ وکٹ لے لیئے ـ جس وقت گیند گہس جاتي ہی تو سوئیرو پہر باقي نہیں رہتي ہی ، *

" اِنگلستان میں آپ کو کون سے کہیل سے سب سے زیادہ خوشي حاصل ہوئي ہی " *

" اِس میں ذرابہي شبہہ نہیں ہوسکتا ہی کہ وہ میري اننگس ۱۳۵ رن کي تہي جو میں نے مڈل سکس سیکنڈ الیون کي طرف سے سسکس سکنڈ الیون کے مقابلہ میں برائیٹن میں کي تہي ـ مسٹر وبپ نے مسٹر ہیمن کے اِشارہ پر مجہہ سے کہیلنے کي خواہش کي تہي " *

مسٹر احسان الحق نے ایک واقعہ کي نسبت جو ہندوستان میں اُن کے ایک میچ کے درمیان ظہور میں آیا ایک نہایت دلچسپ قصہ بیان کیا ہی وہ اب زبان انگریزي نہایت درستي کے ساتہہ بولتے اور لکہتے ہیں ، لیکن چونکہ ہرایک شخص کے لیئے کسي بات کا آغاز ہونا

لازمي هى اسلوقت كه كوئي زمانه ايسا نها جبكه أنكي اوقت ايسي نه تهي — چنانچه وه بيان كرتے هيں كه مجهكو اپنے ابتدائي زمانه ميں انگريزي الفاظ كا تلفظ ادا كرنا نهايت مشكل معلوم هوا اور لفظ " How is that " كا بولنا ميري قوت سے باهر تها — پس بجاے اس كے كه ميں پوري بات كهوں ، جيسا كه قاعده هى ميں نے صرف لفظ إمپائر كے كهنے پر اكتفا كيا — فريق مخالف كا كپتان اِس بات كو جانتا تها ، اور أس نے إمپائر كو متنبه كيا اگر ميں هنوز دبت نه كهوں تو وه كسيكو آوت نه قرار دے ، كيونكه قانون ميں حكم هى كه الفاظ هاوز دبت إمپائر استعمال كرنے چاهيئيں — وقت دولانگ كے هر چند ميري منت و سماجت كي ليكن أسكا كچهه اثر نهوا اور إمپائر نے ميرے كهنے كا كچهه لحاظ نه كيا — ليكن وقت بيٹ كرنے كے ميري باري آئي — هم بغير بيلس (Brils) كے كهيل رهے تهے كيونكه يهه ماجرا أس وقت كا هى جبكه ميں نهايت كم سن تها تهوڑي دير بعد ايك گيند ميرے ڈنڈے كے قريب هوكر گذري اور آف اسٹمپ سے جاكر لگي ، ليكن ميں نے جانيكا اراده نهيں كيا — مجهه سے بيان كيا گيا كه ميں اوت هوگيا ، ليكن ميں نے جواب ديا كه قانون ميں يهه حكم هى كه جس وقت بيلس نهو — تو ايك اسٹمپ كو زمين سے گواديناً چاهيئے اور ايسا نهيں كيا گيا تها — ميري دليل لاجواب تسليم كي گئي ، اور اگرچه ميں بعده دو مرتبه بولڈ هوا تاهم ميں أسوقت تك كه كاٹ كيا جاوں اوت نهيں هوا " •

ذيل ميں ايك فهرست أن سنچوريوں يعني صديوں كي هى جو مسٹر احسان الحق نے كهئے هيں •

۵ جنوري سنه ۱۸۹۷ ع بمقام آگره بمقابله ميرٹهه كالج ... † ۱۰۴
۲۵ نومبر سنه ۱۸۹۷ ع بمقام بريلي بمقابله بريلي كلب ... † ۱۰۱
۲۳ فروري سنه ۱۸۹۸ ع بمقام بلند شهر بمقابله بلند شهر ... † ۱۰۳
۵ نومبر سنه ۱۸۹۸ ع بمقام عليگڈه بمقابله ٹونڈله كلب ... † ۱۲۵

انگلستان ميں

۲ جون سنه ۱۹۰۰ ع بمقام وات فورڈ بمقابله ويسٹ هرٹس ... ۱۵۳
۳ جون سنه ۱۹۰۰ ع بمقام هيمپ اسٹوڈ ... ۱۰۹
۲۱ جولائي سنه ۱۹۰۰ ع بمقام هيمپ اسٹيڈ بمقابله اولڈ ويسٹ منسٹر ... ۱۳۷
۱۱ مئي سنه ۱۹۰۱ ع بمقام سربيٹن بمقابله سربيٹن ... ۱۰۰
۱۰ جون سنه ۱۹۰۱ ع بمقام برائيٹن بمقابله سسكس (دويم) ... ۱۳۵
۲۱ جون سنه ۱۹۰۱ ع بمقام هيمپ اسٹوڈ بمقابله گائيز هاسپٹل ... ۱۰۹
۹ جولائي سنه ۱۹۰۱ ع بمقام هيمپ اسٹيڈ بمقابله سينٹ بارتهلو ميوهاسپٹل ... ۱۸۰
۲۸ اگست سنه ۱۹۰۱ ع بمقام چارلٹن پارك بمقابله چارلٹن پارك ... † ۱۳۳
۱۵ جولائي سنه ۱۹۰۲ ع بمقام هوامس فيلڈ بمقابله ارٹكس † ۱۳۵

† اس سے مراد ناٹ اوٹ سے هى —

اسلام اور عورتوں كا مسئله

" † الرجال قوامون على النساء بما فضل الله بعضهم من بعض و بما انفقوا من اموالهم " " و لهن مثل الذي عليهن بالمعروف و للرجال عليهن درجة " •

يهه خداوند عالم نے فرمايا هى جو زمين و آسمان و تمام مخلوقات كا پيدا كرنے والا اور دين فطرت كا قايم كرنے والا هى تاكه أس كے ذريعه سے أس كے بندے عورتيں اور مرد اپنے فطري كمال تك جو أن كے نفوس ميں وديعت كيا گيا هى پهونچ سكيں — علمي اور تاريخي شهادتوں سے ثابت هوچكا هى كه مردوں كي سرداري عورتوں پر جس كي طرف قرآن مجيد نے رهنمائي كي هى سراسر حق اور واقعي اور ٹهيك فطرت كے مطابق هى — ليكن مردوں نے ظلم كيا اور اپني أس سرداري كے اختيارات كو بري طرح استعمال كيا — اور عورتوں كو غلام بناليا ، لڑكيوں كو زنده دفن كيا — اور اگر أن كي ضرورت نه هوتي تو وه أن كو فنا كركے نوع انساني كو صفحه هستي سے نيست و نابود كرديتے — دنيا ميں كوئي شريعت ايسي موجود نهيں هى جس نے عورتوں كے ساتهه انصاف كيا هو اور مردوں اور عورتوں كو أن كے حقوق عطا كيئے هوں اگر كوئي مذهب ايسا هى تو وه صرف مذهب اسلام اور شريعت اسلام هى ليكن افسوس مسلمانوں نے پوري طرح أس كي رعايت نه كي •

خداوند تعالى نے فرمايا هى كه مرد كے ذمه عورت كے ويسے هي حقوق هيں جيسے كه مرد كے حقوق عورت كے ذمه هيں — مرد كو صرف اسقدر امتياز حاصل هى كه وه خاندان كا سرپرست اور گهر كا رئيس هى — كيونكه خاندان قوم كا نمونه هى پس جس طرح پر قوم كے معاملات بغير منصف رئيس كے درست نهيں هوتے [illegible] طرح خاندان كے ليئے بهي ايك رئيس كا هونا ضروري هى جس كو [illegible] ـدان كے ممبروں پر امتياز اور اقتدار حاصل هو •

انساني سوسائٹي ميں يهه ايك معمولي [illegible] هميشه حق پر غالب هوتي هى — رسول الله صلى الله [illegible] سنتوں كو جو نوع انساني ميں جاري هيں تمام لوگوں [illegible] ـتے تهے — يهي وجه هى كه آپ نے نوع و سكوات [illegible] عورتوں اور

---

† " مرد عورتوں كے سر دهرے هي[illegible] هيں ايك يهه كه آدميوں ميں الله نے بعض يعني [illegible] عورتوں پر برتري دي هى اور دوسرا سبب يهه كه [illegible] پر اپنا مال خرچ كيا هى " — " اور جيسے مردوں كا [illegible] ويسے هي دستور كے مطابق عورتوں كا حق مردوں [illegible] كو عورتوں پر فوقيت هى " •

غلاموں کے ساتھہ نرمی اور انصاف سے معاملہ کرنے کی وصیت فرمائی اور اپنی قبر کی اور نیز دیگر انبیا اور صالحین کے قبروں کی تعظیم کی ممانعت فرمائی - کیونکہ جو وصیت ایسی حالت میں کی جاتی ہی اُس کی نسبت پیروں کو زیادہ تر خیال ہوتا ہی — اِس لیئے کہ ایسے وقت کا کلام زیادہ تر موثر ہوتا ہی اور نیز اِس لیئے کہ یہہ امر بدیہی طور پر معلوم ہی کہ اِنسان موت کے وقت وہی باتیں کرتا ہی جو اہم اور نہایت ضروری ہوتی ہیں - اِس میں شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تہا کہ نہایت سخت فتنہ جو امت کو اعتقاد اور عبادت کی راہ میں پیش آنے والا ہی وہ قبروں کی تعظیم اور انبیا صلحاء کے وسیلہ سے خواہش منفعت و دفع مضرت ہی اور سخت فتنہ جو امت کو سوشل معاملات میں پیش آنے والا ہی وہ عورتوں کا مسئلہ ہی بلکہ اِس فتنہ کی بابت تصریح آئی ہی — اور ان دونوں معاملوں میں ایسا ہی ہوا عورتوں کا فتنہ اِس طرح پر پیش آیا کہ مردوں نے بلحاظ حقوں کے اپنے ساتھہ اُن کی مساوات ترک کردی اور اُن کی کفالت کا فرض ادا نہیں کیا - شریعت نے ہر ایک عورت کے لیئے کفیل قرار دیئے ہیں: پہلا کفیل اُس کا باپ ہی جو اُس کی تربیت کی دیکہہ بہال نہیں کرتا ہی اور اُس کی عقل خرافات اور اوہام میں گرفتار ہوجاتی ہی اس کے بعد وہ دوسرے کفیل کے سپرد ہوتی ہی یہہ اُس کا شوہر ہی وہ اُسی کا مال کہا جاتا ہی اور کسی حالت میں اُس کو اپنے ساتھہ مساوات کا مرتبہ نہیں دیتا ہی — پہر جب شوہر مرجاتا ہی — تو وہ آخری زندگی میں تیسرے کفیل کے سپرد ہوتی ہی یہاں اُس کا انجام سب سے زیادہ برا ہوتا ہی - اگرچہ وہ کفیل اُس کا بیٹا ہی ہو — یہہ مردوں کی کفالت عورتوں پر وہ ہی جس کو شریعت نے سوشل امور کے ساتھہ مخصوص کیا ہی - مساوات حقوق کے ساتھہ قیود بہی ہیں — عورت کو حق نہیں ہی کہ وہ سواے اپنے محرم کی معیت کے سفر کرسکے اور اگر اُس کا نکاح ہوچکا ہی تو شوہر کی اجازت اور اُس کی رضامندی بہی ضروری ہی اگرچہ سفر حج ہی کے لیئے ہو عورت کو اپنے مال میں تصرف کرنے کا پورا حق دیا گیا ہی شوہر یا اور کسی کفیل کو کوئی حق نہیں ہی کہ وہ اُس کے مال میں سے بغیر رضامندی کے ایک حبہ بہی لے سکے — مگر مسلمانوں نے عورتوں کی دولت میں بغیر کسی حق کے تصرف کیا اور اُس کو کہانے لگے — اور اُن کو آزاد چہوڑ دیا - اور وہ زمانہ جاہلیت کی طرح پہرنے لگیں - اُنہوں نے نماز پڑہنا اور زکوٰۃ دینا چہوڑ دیا اور خدا رسول کے نافرمانی کی اور پہر اپنے خاوندوں کی نافرمانی کرنے لگیں اس کا تمام گناہ مردوں پر ہی ●

جب اہل یورپ کو اپنے سوشل معاملات کی اصلاح اور اپنی تمدنی معیشت کو ترقی دینے کا خیال ہوا تو وہ عورتوں کی تعلیم و تربیت کی طرف متوجہ ہوئے — اس سے اُن معاملات میں بڑی ترقی ظاہر ہوئی — لیکن عورت سواے اِسلامی تربیت کے درجہ کمال کو نہیں پہونچ سکتی - اسلامی تربیت سے ہماری مراد وہ تربیت ہی جو اِسلام نے فرض کی ہی نہ وہ جس پر چند صدیوں سے مسلمان عمل کر رہے ہیں - میں اوپر بیان کر چکا ہوں کہ اُنہوں نے اپنے مذہب کی تعلیم اور اپنے پیغمبر کی وصیت پر عمل نہیں کیا یہی وجہ ہی کہ یورپین تربیت میں فساد کے اجزا موجود تہے جن کے بڑہنے سے سوشل بیماریاں اور تمدنی امراض پیدا ہوگئے — اور فرانس میں اُن کا نہایت سخت اثر نمایاں ہوا اُس کی نسل ضعیف ہوگئی اُس کی پیدایشوں کی تعداد اس قدر گہٹ گئی کہ قوم کے فنا ہوجانے کا اندیشہ ہوگیا — اس کا تمام گناہ مردوں پر ہی ●

اس مرض اور اُس کے ناگوار نتائج سے یورپ کے عقلاء نے قوم کو ڈرایا اور جو شخص مذہب اسلام سے کسیقدر واقف تہا اُس نے تصریح کی کہ اِسلام کی پسندیدہ تعلیم اور اُس کے حقیقی فضائل کیطرف رجوع کرنا چاہیئے - اُنہوں نے بیان کیا کہ مردوں ہی نے عورتوں کو گمراہ کیا ہی اُن کی تربیت کو فاسد کیا ہی — اور یورپ کی بعض صاحب فہم عورتوں نے صراحت کے ساتھہ تعدد زوجات کی تمنا ظاہر کی ہی تاکہ ہر عورت کے لیئے کفیل ہوسکے - " ویکلی ریکرڈ " نے اخبار لندن ٹروتہہ سے ایک مضمون نقل کیا ہی جو ایک عورت کا لکہا ہوا ہی اُس کا خلاصہ حسب ذیل ہی ●

" ہمارے ملک میں آوارہ لڑکیوں کی کثرت ہی اور یہہ بلا عام طور پر دیکہی جاتی ہی - اور بہت کم لوگ اُس کے اسباب کی نسبت بحث کرتے ہیں — میں اُن لڑکیوں کی طرف نظر کرتے ہوں تو میرا دل رنج و غم سے پارہ پارہ ہوجاتا ہی - حالانکہ میرا غم و اندوہ اگرچہ تمام لوگ میرے ساتھہ اُس میں شریک ہوں اُن کے لیئے کچہہ مفید نہیں ہوسکتا ہی — صرف اسی کام سے فائدہ ممکن ہی جو اس نازک حالت کو روکنے والا ہو — در حقیقت فاضل ٹومسن کی راے نہایت صائب ہی — اُنہوں نے اس مرض کو پوری طرح تشخیص کرلیا ہی اور ایسی دوا تجویز کی ہی جو بلحاظ شافی ہونے کے قابل اطمینان ہی اور وہ یہہ ہی کہ مرد کے لیئے جائز ہونا چاہیئے کہ وہ ایک سے زیادہ نکاح کرسکے — اس طرح پر یہہ مصیبت یقیناً رفع ہوجائیگی - اور ہماری بہت سی لڑکیاں صاحب خانہ ہوجائینگی - سخت مصیبت یہہ ہی کہ یوروپین مرد صرف ایک عورت پر اکتفا کرنے کے لیئے مجبور کیا جاتا ہی - بس یہی روک ہی جس نے ہماری لڑکیوں کو آوارہ بنادیا ہی اور اُن کو مردوں کے زمرہ میں شریک ہونے پر مجبور کیا ہی — اگر مرد کے لیئے ایک نکاح سے زیادہ جائز نہ کیا گیا تو اس میں شک نہیں کہ یہہ مصیبت اور بہی زیادہ سخت اور خطرناک ہوجائیگی - اُن بیاہے ہوئے مردوں کی تعداد گمان اور تخمینہ کے احاطہ سے باہر ہی جنکی غیر شرعی اولاد ہی جو

نوع انساني کے لیئے ایک وبال اور باعث ننگ و عار هی - اگر تعدد زوجات جائز هوتا تو یهه اولاد اور اُن کي مائیں موجودہ مصیبت اور ذلت میں مبتلا نهوتیں - اور اُنکي عزت اور اُنکي اولاد کي آبرو قایم رهتي — کیونکه مرد کے کاموں میں عورت کا مزاحمت کرنا همارے لیئے موجب بربادي هونے والا هی — دیکھو عورت کي خلقت پکار کر کهه رهي هی که جو اُس کے فرائض هیں وہ مرد کے نهیں هیں — اور جو مردوں کے فرائض هیں وہ عورتوں کے نهیں هیں - تعدد زوجات کے جائز هونے سے هر ایک عورت صاحب خانه اور شرعي اولاد کي ماں بن سکتي هی " - مس اینی روڈ نے جو ایک مشهور انشا پرداز هی اخبار ایسٹرن میل میں ایک نهایت مفید آرٹیکل شائع کیا هی جس میں سے هم حسب ذیل اقتباس درج کرتے هیں *

" همارې لڑکیوں کا گھروں میں خدمت گاري کے کار و بار میں مشغول رهنا بهتر اور کار خانوں کے کار و بار انجام دینے کي نسبت کم خطر ناک هی جهاں که اُن کي عفت کے دامن پر ایسا دهبه لگتا هی جو عمر بھر کے لیئے اُن کي زندگي کي رونق کو برباد کر دیتا هی - کاش همارے ملک مسلمانوں کے ملکوں کي مانند هوتے جہاں حشمت اور وقار اور عفت اور پاکیزگي اور پاکدامني پائي جاتي هی - خدمتگارنیاں اور لونڈیاں نهایت آرام کے ساتهه زندگي بسر کرتي هیں اور مثل گھر کي اولاد کے اُن کے ساتهه معامله کیا جاتا هی - اُن کي عزت پر بري نظر نهیں ڈالي جاتي - بیشک یهه بات انگلستان کے لیئے باعث عار هی که اُس کي لڑکیاں نالایق خصلتوں اور مردوں کے ساتهه میل جول میں ضرب المثل هیں — هم کیوں اس بات کي کوشش نهیں کرتے که لڑکي صرف وهي کام انجام دے جو اُس کي طبعي فطرت کے موافق هی اور مردوں کے کام اُنهیں کے لیئے چھوڑدے اور اپني آبرو کو محفوظ رکھے " — لیڈی کوک نے اخبار ایکو میں لکھا هی جس کا ترجمه حسب ذیل هی — " مرد عورتوں کے ساتهه اختلاط کي طرف مانوف هیں — اسي وجه سے عورت کو اُن کاموں کي جرات پیدا هوئي هی جو اُس کي فطرت کے مخالف هیں اور جس قدر اختلاط بڑھتا جاتا هی اُسي قدر غیر شرعي اولاد کي کثرت هوتي جاتي هی — عورت کو سخت مصیبت کے ساتهه مقابله کرنا پڑتا هی کیونکه جس مرد سے وہ حامله هوئي هی وہ اُس کو چھوڑ دیتا هی اور اُس کو فقر و فاقه کي تکلیفیں اور ذلت و رسوائي کي مصیبتیں جھیلني پڑتي هیں — بلکه بعض اوقات اُس کا انجام موت هوتا هی — فقه کي یهه وجه هی که حمل اور اُس کے عوارض کي وجه سے وہ کام کرنے سے معذور رهتي هی جس کے ذریعه سے اپني قوت حاصل کرتي — ذلت و رسوائي اس سے زیادہ اور کیا هوسکتي هی که اکثر عورتیں خود کشي کرلیتي هیں — مرد کو ان میں سے کوئي تکلیف نهیں هوتي هی - ان تمام باتوں کے علاوہ سارا الزام اور تمام جوابدهي عورت هي کے ذمه هوتي هی — حالانکه اختلاط کا سبب زیادہ تر مرد هی — کیا وہ وقت نهیں آیا که هم اُن وسایل کي نسبت بحث کریں جو اس مصیبت میں کسیقدر کمي کرنے والے هوں جو مغربي تهذیب کے لیئے ایک بد نما دهبه هی ؟ کیا وہ وقت نهیں آیا هی که هم ایسے طریقے اختیار کریں که لاکھوں بےگناہ بچے قتل سے محفوظ رهیں ؟ اس کا گناہ صرف مرد کے ذمه هی جو عورت کو اغوا کرتا هی اور وہ بوجه اپنے رقیق القلب هونے کے مرد کے وعدوں کا یقین کرلیتي هی اور جب وہ اپني ضرورت رفع کرلیتا هی تو اُس کو چھوڑ دیتا هی اور وہ سخت عذاب کي مصیبت میں مبتلا هوتي هی *

اے لوگو ! ! تم چند آنوں کے فریب میں مت آو جو تمهاري لڑکیاں کار خانوں میں کام کرکے حاصل کرتي هیں — اُن کا انجام وهي هونا هی جو هم نے اوپر بیان کیا هی - اُن کو مردوں سے الگ رهنے کي تعلیم دو - اُن کو اُن فریبوں کے انجام سے خبردار کرو جو مخفي طور پر اُن کي تاک میں لگے هوئے هیں — مردم شماري سے ثابت هوتا هی که ولدالزناؤں کي تعداد بڑھتي جاتي هی — کیونکه عورتوں کا اختلاط مردوں کے ساتهه ترقي کرتا جاتا هی - کیا تم نے نهیں دیکھا که اکثر حرامي اولاد کي مائیں وهي عورتیں هیں جو کارخانوں میں کام کرتي یا گھروں میں خدمتگاري کے کار و بار انجام دیتي هیں - اور نیز اکثر اعلی سوسائیٹي کي وہ عورتیں هیں جن پر مردوں کي نگاهیں زیادہ تر پڑتي هیں — اگر ایسے ڈاکٹر موجود نهوتے جو اسقاط کي دوائیں دیتے هیں تو اولاد زنا کي تعداد موجودہ حالت سے کهیں زیادہ هوتي - همارې ذلت اور کمینه پن کي حالت اس حد تک ترقي کرگئي هی جس کا امکان خیال میں بھي نه آسکتا تھا — حتی که همارے ملک کے بعض حصوں کے مرد کسي لڑکي کو اپني زوجه بنانا منظور نهیں کرتے جبتک که اُس کا تجربه نهوچکا هو یعني اُس کے پاس کوئي زنا کي اولاد نه هو جس کے ساتهه وہ اپنا دل بہلائیں - یهه سوسائیٹي کي حالت کا انتهائي تنزل هی " *

غرض که تمام ممالک میں مردوں هي نے عورتوں کو اغوا کیا هی اور اُن کے اخلاق و ادب کو فاسد کیا هی - کیونکه فطري طور پر وهي اُس کے کفیل اور سرپرست هیں — اهل یورپ زندہ هیں اور اُن کے افراد اپني سوسائٹي اور قوم کے امراض کا شعور اور احساس رکھتے هیں - اسلیئے وہ چلاتے اور افسوس کرتے هیں رفته رفته اُن پر تمدني امراض کے ایسے حملے هوں گے جو اسلامي اصول اور فروع کے معلوم کرنے پر مجبور کرینگے " † سنریهم آیاتنا في الآفاق و في انفسهم حتی یتبین لهم انه الحق " وہ ابھي تک اُن پر ظاهر نهیں هوا کیونکه اُس پر بہت سے کثیف پردے پڑے هوئے هیں اور جو پردہ سب سے زیادہ کثیف هی وہ اس مذهب کے موجودہ پیرو اور اُن کے رسوم و رواج هیں جن کو اسلام سے کچھه تعلق نهیں بلکه وہ اُس کے منافي هیں * (المنار)

† عنقریب هم ان کو اپني قدرت کي نشانیاں دنیا کے اطراف میں بھي دکھلائینگے اور ان کے اپنے درمیان میں بھي یهاں تک که ان پر ظاهر هوجائیگا که یهه (قرآن) بر حق هی -

ڈیوٹی ڈیپوٹیشن

ممبران ڈیوٹی ڈیپوٹیشن متعینہ روھیلکھنڈ (ماسٹر محمود حسن صاحب و عبدالحمید خاں صاحب و خاکسار راقم) ۲ ستمبر کو مرادآباد سے قصبہ بچھراایوں کو روانہ ھوئے - روسا اور عماید قصبہ کو ھملوگوں کے آنے کی پہلے سے اطلاع تھی - مولوی قیام‌الدین صاحب نے گجرولہ اسٹیشن پر سواری بھیجدی تھی - دن کے دو بجے ھم لوگ پہنچکر مولوی صاحب موصوف کے دولت خانہ پر مقیم ھوئے — منشی محمد احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر مرادآباد بھی وھاں تشریف رکھتے تھے — چنانچہ اُن سے مل کر یہہ راے قرار پائی کہ یہاں کوئی میٹنگ نہ کی جاوے بلکہ سب صاحبان سے علحدہ علحدہ ملنا چاھیئے اور چندہ کے واسطے درخواست کرنا چاھیئے - ڈپٹی صاحب موصوف نے خود ایک اشرفی قیمتی عصہ ۲. نقد عطا فرمائی اور مبلغ ما ؏ (سو روپیہ) بذریعہ اقساط عہ فی ماہ دینے کا وعدہ فرمایا — ھم لوگ ڈپٹی صاحب موصوف کے نہایت ممنون ھیں کہ اُنھوں نے علاوہ ذاتی چندہ کے دیگر طور سے بھی ھماری اعانت فرمائی - مولوی فضل حق صاحب رئیس قصبہ جو کالج کے سچے دوست اور خیر خواہ ھیں ھم لوگوں کے ساتھہ مرادآباد سے تشریف لیگئے تھے اور وھاں پہونچکر مولوی صاحب موصوف نے مولوی عبداللطیف صاحب و مولوی عظمت علی صاحب رئیسان قصبہ سے تحریک کی کہ وہ مولوی خلیل‌الرحمن صاحب و مولوی جمیل‌الرحمن صاحب و مولوی مقبول‌الرحمن صاحب صاحبزادگان مولوی ابراھیم علی صاحب سے چندہ کے واسطے درخواست کریں — مولوی صاحبان موصوف قصبہ میں سب سے بڑے جاگیر دار ھیں مگر افسوس کہ بوجہ قرضہ ریاست بہت زیربار ھی اور اس وجہ سے مولوی صاحبان موصوف نے مبلغ ما ؏ (دو سو روپیہ) کا وعدہ فرمایا جس میں سے مبلغ صہ روپیہ وصول ھوگیا اور بقیہ ماصہ انشا اللہ ماہ دسمبر تک وصول ھوجاویگا - ھم لوگ مولوی صاحبان کی اس ھمدردی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ھیں — جو ممبران بچھراایوں گئے تھے اُن کی تعداد اس قصبہ پر اثر ڈالنے کے واسطے بالکل ناکافی تھی اس لیئے فوراً تار دے کر محمد اسلم صاحب و رشید محمد خاں صاحب کو مرادآباد سے بلایا گیا - مولوی عبدالحفیظ صاحب نے جو قصبہ کے بہت لایق اور بڑے رئیس ھیں مہنت پریومن صاحب رئیس سلیم پور کو ایک خط لکھا جس میں اُن سے ڈیپوٹیشن کے چندے کے واسطے درخواست کی — مہنت صاحب نے صہ روپیہ کا وعدہ فرمایا اور یہہ رقم ۱۵ نومبر تک مولوی صاحب موصوف کے ذریعہ سے وصول ھو جاویگی — مولوی صاحب نے خود ایک رقم عصہ کی عطا فرماکر ھمکو مرھون منت فرمایا — ھم لوگ مولوی عبدالواحد صاحب سابق طالب علم کالج و مولوی قیام‌الدین صاحب کے تہ دل سے مشکور ھیں کیونکہ ایسے قصبہ میں جو کچھہ کامیابی ھوئی وہ آپ صاحبان ھی کی مدد اور صلاح مفید اور کوشش بلیغ سے ھوئی — پانچ یوم کے عرصہ میں قصبہ بچھراایوں سے کل مبلغ صما عہ (پانچسو پچیس) کا وعدہ ھوا اور اُس میں سے مبلغ ما عہ (دو سو بیس) وصول ھوگئے — مولوی عظمت علی صاحب و مولوی عبداللطیف صاحب و مولوی فضل حق صاحب و مولوی عبدالحفیظ صاحب و مولوی قیام‌الدین صاحب و مولوی عبدالواحد صاحب کا خاص طور سے شکریہ ادا کیا جاتا ھی *

۱۱ ستمبر کو بوقت صبح ڈیپوٹیشن بہمراھی مولوی فضل حق صاحب و مولوی قیام‌الدین صاحب حسن پور کو روانہ ھوا — حسن پور پہونچکر نواب عبدالکریم خاں صاحب کے دولت خانہ پر مقیم ھوئے - نواب صاحب نے ایک مکان پہلے سے ھم لوگوں کے واسطے طیار کر رکھا تھا جس کی وجہ سے ھم لوگوں کو حد سے زیادہ آرام ملا - نواب صاحبان کا خاندان ضلع مرادآباد میں اپنی فیاضی عالی حوصلگی اور قومی ھمدردی کے واسطے مشہور اورفی الحقیقت جو کچھہ تعریف سنی گئی وہ بجا اور درست نکلی *

نواب عبدالمجید خاں صاحب و نواب عبدالرحیم خاں صاحب و نواب عبدالوحید خاں صاحب و نواب عبدالعلی خاں صاحب نے علاوہ اپنی ذات خاص سے ایک معقول رقم عطا فرمانے کے بہت زیادہ مدد کی اور ھمارے ڈیپوٹیشن کے ساتھہ بہت ھمدردی ظاھر فرمائی — نواب ابراھیم خاں صاحب و نواب احمد حسین صاحب کے بھی ھم لوگ بہت مشکور ھیں - ڈیپوٹیشن نواب صاحبان موصوف کا حد سے زیادہ مشکور ھے - کیونکہ خاطر تواضع جو آپ صاحبان سے ظاھر ھوئی وہ احاطہ تحریر سے باھر ھی *

بڑی بڑی رقمیں جو وصول ھوئیں وہ حسب ذیل ھیں *

حسن پور

۱	نواب عبدالکریم خاں صاحب ...	ما ؏
۲	نواب عبدالمجید خاں صاحب و نواب عبدالرحیم خاں صاحب و نواب عبدالوحید خاں صاحب و نواب عبدالعلی خاں صاحب	ما ؏

۳ نواب ابراهیم خاں صاحب ...	عـــہ	
۴ نواب احمدحسین خاں صاحب نے مبلغ	صہ }	کا وعدہ فرمایا
ابراهیم خاں صاحب مختار ...	عـــہ	
نواب محمد حسین خاں صاحب ...	عـہ	
محمد خاں صاحب سب انسپکٹر ...	عـہ	
علي محمد خاں صاحب رئیس سیهوالي ...	عـــہ	
کریم داد خاں صاحب رئیس منوته ...	عـہ	

بچهرایوں

مولوي خلیل الرحمن صاحب و مولوي جمیل الرحمن صاحب و مولوي مقبول الرحمن صاحب ...	صہ
مولوي قیام الدین صاحب ...	عـــہ
مولوي فضل حق صاحب ...	عـــہ
مولوي عبدالحفیظ صاحب ...	عـہ
مولوي محمد علي صاحب ...	عـــہ
دپٹي محمد احمد صاحب	} ایک اشرفي عـہ ۲ ر

ڈیپوٹیشن ۱۵ ستمبر کو حسن پور سے روانه هوا - اور مرادآباد پهونچکر کام ختم کیا گیا - مگر مرادآباد سٹي میں کچهه وعدے باقي رهگئے تھے جنکو محمد اکرم صاحب و محمد اسلم صاحب و ماسٹر محمود حسن صاحب وصول کر رهے هیں — اس ڈیپوٹیشن نے ابتک کل روپیه قریب ستره سو کے جمع کیا هے - صحیح رقم مرادآباد کا کام ختم هونے پر انشاءالله شایع کي جاویگي •

عباس خاں
سکرتري روهیلکهنڈ ڈیپوٹیشن

اولڈ بوائز ڈنر مدرسة العلوم علیگڈھ

جناب اڈیٹر صاحب — تسلیم - جو جلسه که اولڈ بوائز ڈنر کا مدرسة العلوم علیگڈه میں هر سال هوا کرتا هے اور جس کے لیئے سب سے زیاده موزوں زمانه تعطیلات دسهره کا هے اُس میں اس سال یهه مشکل پیش آئي هے که تعطیلات دسهره من ابتداے ۹ لغایت ۱۲ اکتوبر هیں اور کالج اس زمانه میں بند هوگا - اور ۱۵ اکتوبر سے پیشتر نهیں کهلیگا - ایسي صورت میں دسهره کي تعطیل میں ڈنر کي تاریخ مقرر کرنا محض بے سود هے — جو فوائد که اس سالانه مجمع سے مقصود هیں وه کالج کي تعطیل کے زمانه میں جبکه بورڈنگ هوس بالکل سنسان هوتا هے هرگز حاصل نهیں هوسکتے — اس لیئے اس وقت تک یهه امر مشوره طلب رها که علاوه تعطیلات دسهره کے اور کون سي تعطیلوں میں ڈنر کي تاریخ مقرر کیجاوے - بعض اولڈ بوائز کا یهه خیال تها که حالت موجوده میں ڈنر بمقام دهلي کانفرنس و کارونیشن کے موقعه پر هونا چاهیئے مگر بعض پرانے طلبا نے بذریعه خطوط و مضامین اخبار اس سے اختلاف کیا هے اور اُن کي وجوهات اختلاف بلا شبهه معقول هیں — جو اصلي غرض اولڈ بوائز ڈنر کي هے وه کسي اورمقام پر سواے کالج کے حاصل نهیں هوسکتي - اور هر شخص کا دهلي جاکر شریک هونابهي مشکل هے - اور نه اولڈ بوائز ایسوسي ایشن دهلي میں اس موقعه پر اپنے کل ممبروں کو دعوت عام دیسکتي هے اور نه اُن کي مدارات کا اهتمام کرسکتي هے — مگر جن صاحبوں نے که عجلت کے ساتهه بغیر دریافت کیئے هوئے یهه راے قائم کرلي هے که سنٹرل کمیٹي علي گڈه اس کا فیصله کرچکي هے که دهلي میں ڈنر هوگا اور اُنهوں نے اپنے حقوق کے اتلاف کي شکایت کي هے که کل اولڈ بوائز سے دریافت کیئے بغیر اس قسم کا فیصله کیوں کرلیا گیا — افسوس هے که اُنهوں نے اس پر غور کرنے کي تکلیف گوارا نهیں کي که جب دسهره کي تعطیل میں کالج بند رهیگا اور کوئي تعطیل دسمبر تک مثل دسهره کے نهیں هے جس میں عام دفاتر سرکاري بند هوں اور هر اولڈ بوائز کو شرکت کا موقعه مل سکے تو پهر اس سال ڈنر کے لیئے کون سي تاریخ مقرر کي جاے - في الحقیقت اولڈ بوائز کي یهه شکایت درست هے که پرنسپل صاحب کالج نے ایسي تاریخیں تعطیلات کالج کي کیوں مقرر کیں جس سے اس سالانه جلسه میں هرج واقع هوا اور میرے نزدیک ایک رزولیوشن منجانب اولڈ بوائز سکرتري و پرنسپل کالج کي خدمت میں بهیجنا مناسب هوگا که آینده کالج کي سالانه تعطیل کي تاریخوں مقرر کرنے میں اس امر کا ضرور لحاظ رکها جاے که ایام تعطیل دسهره میں کالج کهلا رهے — مگر سوال تو یهه هے که اس سال کیا کیا جاے — دهلي میں کانفرنس و کارونیشن کے موقعه پر جس قدر اولڈ بوائز جمع هونگے ان کا ایک اجلاس ضرور هوگا مگر وه اجلاس ڈنر کا قائم مقام نهیں هوسکتا هے - پس اس وقت یهه امر فیصله طلب هے که اس سال ڈنر هو یا نه هو — اور اگر هو تو کب هو •

سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹي اولڈ بوائز نے اپنے اجلاس منعقده ۱۴ ستمبر سنه ۱۹۰۲ع میں بلحاظ تمام مشکلات مذکوره بالا کے یهه تجویز کیا هے که اس سال کا ڈنر ۱۵ نومبر سنه ۱۹۰۲ع کو بروز شنبه هونا چاهیئے —

اس تاریخ پر کاتکي اشنان اور نیز شب برات کي تعطیل ھی اور دوسرے روز یکشنبہ ھی اس طرح سے دو روز کي فرصت ملسکتي ھی — اگرچہ اُن صاحبوں کو جو دور دراز سے سفر کرکر تشریف لانا چاھینگے ۱۴ نومبر کو مقامي تعطیل حاصل کرنے یا رخصت لینے کي تکلیف گوارا کرني ھوگي— مگر سواے اس تاریخ کے اور کوئي موقعہ ایسا بھي نہیں ھی کہ دو روز کي تعطیل جمع ھوسکے — ۱۵ نومبر کے سہ پہر کو اجلاس اولڈ بوائز ایسوسي ایشن کا ھوسکیگا اور اگر ضرورت رھي تو یکشنبہ کي صبح کو دوسرا اجلاس بھي ھو جاویگا *

اُمید ھی کہ اولڈ بوائز براہ مہرباني اپني راے سے مطلع فرمائینگے کہ موجودہ حالت میں یہہ تجویز اسٹینڈنگ کمیٹي کي قابل منظوري ھی یا نہیں — اگر کوئي اعتراض اس تاریخ میں بھي ھو تو ھمارے پر جوش نکتہ چیں دوست محمد یعقوب صاحب جنھوں نے اس معاملہ میں مہرباني سے اپني راے آزادانہ طور سے ظاھر کي ھی اور اگرچہ اُنھوں نے قبل از وقت منقول اسٹینڈنگ کمیٹي پر اعتراض کیا ھی مگر با اینہمہ ھم ان کي مہرباني کے مشکور ھیں ، صرف اعتراض کرنے پر اکتفا نکرینگے بلکہ ھم کو بتلا دینگے کہ ایسي صورت میں اور کونسي تاریخ مقرر کي جاوے *

اگر اسٹینڈنگ کمیٹي کي اس تجویز سے کسي اولڈ بوائز نے اختلاف کر کے کوئي دوسري معقول تدبیر بتائي تو سمجھا جاوے گا کہ اس تجویز کو کل اولڈ بوائز پسند کرتے ھیں اور اُس کے موافق خطوط دعوت جاري کردئے جائینگے— اس موقعہ پر یہہ بھي درخواست کي جاتي ھی کہ جن اولڈ بوائز کي خدمت میں سال گذشتہ میں بسبب غلطي یا نہ معلوم ھونے پتہ و نشان کے خطوط دعوت نہ پہونچے ھوں یا جن صاحبوں کے مقامات بعد پہونچنے خطوط سال گذشتہ کے بدل گئے ھوں وہ براہ مہرباني اپنے مفصل پتہ سے مطلع فرماویں — آج کل تمام اولڈ بوائز کے اسماء گرامي کا رجسٹر تیار ھورھا ھی اور بہت سے صاحبوں کا پتہ صحیح نہیں معلوم ھی — اگر خود اولڈ بوائز اس بارے میں ھماري مدد کرینگے تو بہت آساني ھوگي — صرف ایک پوسٹ کارڈ پر اپنا صحیح پتہ معہ سنہ کالج چھوڑنے کے پراکٹر بورڈنگ ھوس مدرسۃالعلوم علي گڈہ کے پاس لکھکر بھیجدیں *

بہادر علي سکرٹري اولڈ بوائز ایسوسي ایشن

علي گڈہ ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ ع

مکرمي جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم !

محمد علي حاتم صاحب ٹریولنگ ایجنٹ سر سید احمد میموریل فنڈ کي رپورٹ ارسال خدمت ھی — ایسي رپورٹوں کا اخبار میں شایع ھونا بہت ضروري ھی *

مجھکو آپ کي قومي ھمدردي سے اُمید ھی کہ آپ اس رپورٹ کو اپنے اخبار میں شایع فرماکر مجھکو ممنون فرماوینگے *

العبد ——————— د

S. ABDULLAH

بي - اے - ایل - ایل - بي

سکرٹري سر سید احمد میموریل فنڈ

علیگڈہ

۱۷ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ ع

رپورٹ محمد علي حاتم ٹریولنگ ایجنٹ سر سید احمد میموریل فنڈ

بخدمت شریف جناب شیخ محمد عبداللہ صاحب بي - اے ایل - ایل - بي سکرٹري سر سید احمد میموریل فنڈ *

جنابعالي !

میں حسب الارشاد ۴ جولائي سنہ ۱۹۰۲ ع کو بغرض وصول چندہ موعودہ علیگڈہ سے سہارنپور گیا بعدہ میرٹھہ اور میرٹھہ کے بعض قصبوں میں بغرض اشاعت مقاصد یونیورسٹي و وصول سرمایہ میموریل فنڈ دورہ کیا — ۲۹ اگست سنہ ۱۹۰۲ ع تک ضلع میرٹھہ میں مقیم رھا — ۲۹ اگست سنہ ۱۹۰۲ ع کو بغرض انجام دینے ایک ضروري پرائیویٹ کام کے اپنے مکان کو گیا — مکان پر جانے کے بعد میں علیل ھوگیا تھا لہذا ترتیب رپورٹ میں تاخیر ھوئي — زمانہ سفر میں ھمیشہ بذریعہ پرچہ جات ڈایري آفس کو اطلاع دیتا رھا ھوں *

سہارنپور !

چندہ موعودہ سابق میں مبلغ عصہ اور مبلغ عصہ چندہ حال میں جملہ مبلغ للعہ وصول ھوئے — لوکل کمیٹي سہارنپور نے وعدہ کیا ھی کہ چندہ موعودہ باحتیاط ماھواري وصول کرکے روانہ کیا جاوے گا — اُمید ھی کہ بہت جلد بقایا وصول ھوجاویگي — اصحاب ذیل نے یہاں لوکل کمیٹي وغیرہ قائم کرنے و نیز دیگر امور میں مجھکو مدد دي *

مولوي عبداللہ جان صاحب وکیل *

مولوي سخاوت حسین صاحب بي - اے ھیڈ ماسٹر *

مولوي نیاز احمد خاں صاحب بي — اے وکیل *

مولوي شہاب الدین صاحب بي - اے - ایل ایل بي *

حافظ منظور احمد صاحب جنرل مرچنٹ *

سید نورالحسن صاحب سب رجسٹرار *

یہانکے بعد میں بموجب آپ کي تحریر کے میرٹھہ آیا —

میرٹھہ !

یہاں متفرق تاریخوں میں بہ ہمراہي منشي نیاز احمد صاحب سابق طالب علم و منشي حامد حسین صاحب و منشي مشیر احمد صاحب وصول یابي ہوئي کل تعداد زر وصول شدہ مبلغ [illegible] ۱۲ / ہی جس میں سے مبلغ [illegible] چندہ موعودہ سابقہ اور مبلغ [illegible] ۱۲ / چندہ حال میں وصول ہوئے — منشي جانعالم صاحب سب انسپکٹر لال کرتي نے جنپر مبلغ [illegible] چندہ موعودہ سابق باقي ہے وعدہ کیا ہی کہ وہ باقساط اپنا چندہ ادا کرینگے — قسط کي تعداد [illegible] ماہوار ظاہر فرمائي ہی *

یہاں صاحبان ذیل نے مجھکو وقتاً فوقتاً ہر قسم کي مدد دي *

مولوي سید اصغر علي صاحب بہادر ڈپٹي کلکٹر *

مولوي سید محمد ہاشم صاحب بہادر ڈپٹي کلکٹر *

مسٹر عبدالقادر خاں صاحب بیرسٹر ایٹ لا *

خواجہ غلام الثقلین صاحب بي اے - ایل ایل بي *

سید ظہورالحسنین صاحب نائب کورٹ انسپکٹر *

منشي محمد عمر علي صاحب پرسنل اسسٹنٹ *

بابو منظور حسین صاحب کلرک کمسریٹ آفس *

سید اظہر علي صاحب طالب علم *

قصبہ سردھنہ !

اِس قصبہ میں میں کئي مرتبہ بغرض وصول چندہ گیا مگر کوئي کامیابي نہوئي — البتہ وعدہ کیا گیا ہی کہ ستمبر کي کسي تاریخ میں یہاں ایک جلسہ بغرض فراہمي چندہ منعقد ہو — صاحبان ذیل نے کوشش کا وعدہ فرمایا ہی *

نواب سید احمد شاہ صاحب رئیس قصبہ مذکور *

منشي امیر علي صاحب رئیس و سکرٹري میونسپل بورڈ *

منشي اولاد علي صاحب تحصیلدار قصبہ مذکور *

منشي وزیر خاں صاحب پینشنر انسپکٹر پولیس *

قصبہ باغپت !

اِس قصبہ میں بھي کوئي کامیابي نہوئي — منشي رحمت علي صاحب تحصیلدار قصبہ مذکور نے وعدہ فرمایا ہی کہ جسوقت منشي خورشید علي خاں صاحب رئیس قصبہ مذکور اپنے وطن کلانور سے واپس آوینگے اُس وقت ایک جلسہ بغرض فراہمي چندہ منعقد ہوگا صاحبان ذیل نے کوشش کا وعدہ فرمایا ہی *

منشي رحمت علي صاحب تحصیلدار *

منشي نعمت اللہ خاں صاحب سب انسپکٹر *

آغا شجاع الحسن صاحب سب انسپکٹر *

منشي نیاز احمد خاں صاحب قرق امین *

منشي امین الدین خاں صاحب محرر رجسٹري *

منشي ابراہیم خاں صاحب *

قصبہ غازي آباد !

منشي علي حسن خاں صاحب تحصیلدار نے جن کے ذمہ چندہ موعودہ سابق [illegible] ہیں وعدہ فرمایا کہ میں اِس رقم کو باقساط بشرح [illegible] ماہوار ادا کرونگا — چندہ حال میں اِس قصبہ سے بہ نگراني منشي محمد حیات صاحب نایب تحصیلدار و بہ ہمراہي منشي محمد وصي صاحب نایب واصل باقي نویس مبلغ [illegible] وصول ہوئے — چونکہ مجھکو سردھنہ جانا ضروري تھا اِس وجہ سے یہاں صرف ایک یوم قیام کیا - اُمید ہی کہ اس قصبہ سے قریب ایک سو روپیہ متفرق وصول ہوجاویگا *

قصبہ ھاپوڑ !

اِس قصبہ سے بہ امداد و بہمراہي منشي معشوق علي صاحب اطہر و حافظ عبدالقدیر صاحب ایڈیٹر " الملک " مبلغ [illegible] ۸ - ۳ پائي وصول ہوئے — صاحبان ذیل نے مقاصد یونیورسٹي کے ساتھہ پوري پوري ہمدردي ظاہر فرمائي اور یہہ بھي اُمید ہی کہ یہہ حضرات وقتاً فوقتاً ہر قسم کي رعایت و ہمدردي فرماتے رہینگے *

سید محمد محسن صاحب رئیس و ممبر میونسپل بورڈ *

منشي مستحسن خاں صاحب سب رجسٹرار *

آغا شیر علي صاحب سب اِنسپکٹر *

سید ابن حسن صاحب رئیس و ممبر میونسپل بورڈ *

سید محمد خلیل صاحب *

سید سجاد حسین صاحب رئیس و ممبر میونسپل بورڈ *

یہاں چندہ موعودہ حال میں قریب مبلغ [illegible] کے باقي ہیں جس کے وصول کا کام لوکل کمیٹي نے اپنے ذمہ لیا ہی - یہاں ایک لوکل کمیٹي قایم کي گئي جس کے سکرٹري منشي معشوق علي صاحب اطہر و پریسیڈنٹ سید محمد محسن صاحب ہیں *

لوکل کمیٹي کے سکرٹري نے ایک مفصل رپورٹ معہ کیفیت وصول چندہ وغیرہ اکثر اخبارات میں بغرض اشاعت روانہ کردي ہی *

العبد ——————— د

محمد علي حاتم ٹریولنگ ایجنٹ

سر سید احمد میموریل فنڈ

واقعات اور رائیں

هفتہ گذشتہ

ناظرین نے خیال فرمایا هوگا کہ اس عنوان کے تحت میں هم بالعموم ایسے کل واقعات کا ذکر کیا کرتے هیں جنکي بابت گذشتہ هفتہ کے انگریزي اخباروں میں تار کي خبریں یا مضامین شایع هوئے هیں - همارا مطلب یہہ هوتا هی کہ اگر کوئي صاحب انگریزي اخبار نہ دیکھتے هوں تو اُن کو خاص خاص واقعات کي اطلاع صرف همارے پرچہ سے هوجاے — یہہ مضامین صرف انگریزي اخبارات سے لیئے جاتے هیں اور اکثر ایسے هوتے هیں کہ جن کے ترجمہ کي نوبت اُردو اخباروں میں اس وقت تک نہیں آئي هوتي *

آج (پنجشنبہ) پائنیر نے یہہ خبر شایع کي هی کہ ولایت سے جو ایک زبردست کرکٹ ٹیم آنے والا هی وہ همارے کالج ٹیم سے بمقام علیگڈہ آخر جنوري میں کھیلیگا - همکو یقین تھا کہ کوئي نہ کوئي میچ ضرور وہ همارے الیون سے کھیلینگے ' کیونکہ اب همارا الیون اس رتبہ کا هی کہ کوئي اعلی درجہ کا ٹیم جو ولایت سے یہاں تک آنے کي تکلیف گوارا کرے اُس سے بازي کھیلے بغیر واپس جانا پسند نہیں کرسکتا — تاهم هماري خواهش پوري نہیں هوئي ' کیونکہ هم یہہ چاهتے تھے کہ خاص دربار کے ایام میں دهلي میں همیں میدان و همیں چوگان کا مضمون هو — همکو معلوم هوا هی کہ ولایت کا الیون اُس وقت دهلي هوگا بلکہ ایک میچ بھي کھیلیگا جس میں دوسري طرف تمام هندوستان کے چیدہ چیدہ کھیلنے والے هونگے — بعض همدردان کالج نے جو خواب بھي دیکھتے هیں تو کالج اور چندہ کا همکو خیال دلایا تھا کہ جس طرح ولایت میں خاص خاص مقامات پر بیٹھکر دیکھنے کا ٹکٹ لگتا هی اُسي طرح دهلي میں بھي چند شامیانے اس غرض سے مخصوص کیئے جائیں ' اور پھر همارا کالج ولایت کے الیون سے کھیلے *

رومینیا جو منجملہ اُن صوبہ جات کے هی جو پیشتر سلطنت عثمانیہ کا حصہ تھے اور اب خود مختار سلطنتیں هیں في الحال یہودرعایا کے ساتھہ سختي کر رها هی - اس پر امریکہ اور نیز بعض دیگر سلطنتوں کو سخت اعتراض هی - چنانچہ امریکہ نے تجویز کیا هی کہ تمام سلاطین هم صلاح هوکر رومینیا کو سبق دیں — تازہ تاروں سے معلوم هوتا هی کہ غالبا اس پر عمل نہ کیا جائیگا - سلاطین یورپ بالعموم اسقدر توجہ صرف سلطنت عثمانیہ پر مبذول فرماتے هیں - چنانچہ اس هفتہ کے تاروں سے معلوم هوتا هی کہ سفیر روس نے سلطان سے ملاقات کي اور صوبہ البینیا کي حالت درست کرنے کا تقاضا کیا *

* مولوي انوار احمد صاحب ایجنٹ محمدن ایجوکیشنل کانفرنس تقریبا ایک مہینہ سے اس صوبہ میں دورہ کر رهے هیں مولوي صاحب کي جانفشاني کا یہہ نتیجہ هی کہ جن مقامات سے پیشتر صدا تک نہیں آئي تھي وهاں سے اب زر نقد آ رها هی — تقرر اجنٹان تجربہ سے مفید بلکہ بہت مفید ثابت هوا ' چنانچہ عنقریب چند اجنٹ اور بھیجے جائینگے — تا هم چونکہ وقت تنگ هی اور کام زیادہ هم اُمید کرتے هیں کہ همدردان قوم کسي اجنٹ کے منتظر نہ رهینگے — هم بالخصوص صوبہ اودہ سے ملتجي هیں کہ زیادہ توجہ کي جاے *

پائنیر سے معلوم هوتا هی کہ دهلي دربار کے متعلق یہہ انتظام بھي هوگا کہ وہ مشین مہیا کي جاے جس سے تصاویر رواں لي جاتي هیں — یہہ ایک جدید ایجاد هی جس نے عالم تصویر کے معني ترمیم کردیئے ' کیونکہ تصاویر چلتي پھرتي نظر آتي هیں *

الہ آباد هائي کورٹ میں ایک مقدمہ پیش هوا جس میں بحث یہہ تھي کہ نعش کے متعلق جرم سرقہ هوسکتا هی یا نہیں — مسٹر جسٹس برکت نے فیصلہ کیا کہ خواہ زندہ هو یا مردہ جسم انساني کے متعلق چوري کا جرم مطابق پینل کوڈ نہیں هوسکتا *

انگلستان کے ایک اخبار نے یہہ خبر شائع کي هی کہ چین اور روس میں ملک تبت کي بابت معاهدہ هوا هی — جسکا مفہوم یہہ هی کہ اگر کوئي تیسري سلطنت مداخلت کرے تو دونوں سلطنتیں باهمي اتفاق سے اُسکي مزاحمت کرینگي - روس تبت کي فوج درست کریگا اور چین اُس کي تجارت کو ترقي دیگا *

لارڈ سالسبري سابق وزیر اعظم کا مزاج ناساز هی ' مگر بیان کیا جاتا هی کہ اندیشہ کا موقعہ نہیں هی *

في الحال خدیو مصر قسطنطنیہ تشریف رکھتے هیں *

سنٹرل پراونسز کے عہدہ چیف کمشنري کا چارج مسٹر فریزر صاحب نے بتاریخ ۱۶ ستمبر مسٹر هیوٹ کو دیدیا اور خود شملہ روانہ هوئے — مسٹر فریزر پولیس کمیشن کے پریزیڈنٹ هیں اور چونکہ وہ شملہ آ گئے هیں سمجھنا چاهیئے کہ اب اصل کام پولیس کمیشن کا شروع هونے والا هی *

جنرل بوتھا وڈلاري وغیرہ مشاهیر جنگ ٹرنسوال آج کل یورپ میں جا بجا اس غرض سے لکچر دے رهے هیں کہ ٹرنسوال کے برباد شدہ خاندانوں کي امداد کے واسطے ایک فنڈ قایم کیا جاے - حالانکہ انگلستان نے نہایت فیاضي کي ' مگر نقصان اسقدر عظیم هوا هی کہ انگلستان کي امداد کافي نہیں هوسکتي - آج کے تاروں سے معلوم هوتا هی کہ ایک فیاض دل امریکن نے ایک رقم کثیر عطا کي هی *

نہایت افسوس هی کہ کانپور میں پلیگ کي اسقدر شدت هی کہ اُس کي وجہ سے بکثرت آدمي شہر چھوڑ کر چلے گئے - في الحال یورپین

باشندگان شہر پلیگ کے ٹیکہ کي جانب بالخصوص متوجہ ھیں' اور اس امر پر بھي غور کیا جاتا ھی کہ باشندگان شہر کو کیونکر ٹیکہ کي جانب راغب کیا جاے — ایک فوجي افسر نے یہہ راے ظاھر کي ھی کہ جب تک مفت ٹیکہ لگایا جائیگا اھل شہر کبھي قدر نہ کرینگے' پس تھوڑي فیس قایم کي جاے — ایک کمپني (وولن مل) نے اشتہار دیدیا ھی کہ منجملہ اُس کے ملازمین یا مزدوروں کے اگر بعد ٹیکہ لگنے کے کوئي شخص پلیگ سے ضایع ھوگا تو اُس کے ورثا کو ایکسو روپیہ دیئے جائینگے *

لارڈ کچنر جدید کمانڈر انچیف ۱۸ اکتوبر کو دھلي تشریف لے آئینگے *

فیاضي اور روشن خیالي فی زمانہ اس ملک میں پارسي کمیونٹي کا حصہ ھوگئي ھیں گذشتہ ھفتہ میں یہہ خبر معلوم ھوئي کہ کسي پارسي صاحب نے پچاس لاکھہ روپیہ مصارف خیر کے واسطے گورنمنٹ کو تفویض کیا ھی ابھي مقاصد کي پوري تفصیل معلوم نہیں ھوئي اور اس دریا دل پارسي جنٹلمین نے اپنا نام بھي پبلک سے پوشیدہ رکھا ھی مگر قیاس کیا جاتا ھی کہ مسٹر واڈیا — سي — آئي — اي — نے یہہ رقم عطا کي ھی *

ھم اس بات کا اعلان کرنا چاھتے ھیں کہ جدید تجاویز کے بموجب ھم خاص خاص مضامین کي بابت جو ھمارے پاس بنابر اشاعت بحوالہ اِس اعلان کے بھیجے جائیں کارسپانڈنٹوں کي خدمت میں معقول رقم بلحاظ مضمون پیش کرنے پر آمادہ ھیں جو مضامین قبول نہ کیئے جائینگے وہ واپس کیئے جائینگے *

دربار تاجپوشي

مکان موسومہ بہ پیلي کوٹھي واقع فیض بازار ملحق گرجا گھر جس میں ایک قطعہ مردانہ و ایک قطعہ زنانہ و ھر دو قطعات میں کئي کئي کمرے اور دالان در دالان معہ دو بالا خانہ و نون صحن و چار پاخانہ و غسل خانہ وغیرہ ھیں موقع تاجپوشي میں کرایہ پر دینا منظور ھی جس صاحب کو ضرورت ھو وہ تحریر سے کرایہ طے کریں یہہ پیلي کوٹھي اب سڑک قلعہ کے سامنے میدان قواعد کے پاس جامع مسجد سے قریب ایک فرلانگ کے واقع ھی جو صاحب دیکھنا چاھیں وہ دیکھہ سکتے ھیں — خط کتابت شمس العلما مولوي محمد ذکاءاللہ صاحب خان بہادر رئیس دھلي سے کیجائے *

علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ

شرح قیمت اخبار

یہہ اخبار ھفتہ میں ایک بار چھپتا ھی اور ھر پنجشنبہ کو شایع ھوتا ھی *

اخبار کا جاري رھنا معاونین کي اعانت اور قیمت اخبار کے وصول ھونے پر منحصر ھی *

معاونین اخبار وہ حضرات سمجھے جاوینگے جو سالانہ [illegible] یا اس سے زیادہ عنایت کریں *

قیمت سالانہ پیشگي علاوہ محصول	[illegible]
ایضا ایضا معہ محصول	[illegible]
قیمت ششماھي علاوہ محصول	[illegible]
ایضا ایضا معہ محصول	[illegible]
قیمت سہ ماھي علاوہ محصول	[illegible]
ایضا ایضا معہ محصول	[illegible]
قیمت في پرچہ	۴/

اُجرت چھاپہ اشتہارات

اشتہار ماسٹروں اور ٹیچروں کا بغرض حصول نوکري کے کالج یا اسکول میں ھر دفعہ کے لیئے ...	۸/
باقي اشتہارات ھر دفعہ کے لیئے في سطر کالم ...	۲/

Printed and published by Mahomed Mumtaz-uddin at the Institute Press, Aligarh.

علیگڈہ انسٹیٹیوٹ پریس میں باھتمام محمد ممتازالدین چھپا اور مشتہر ھوا

REGISTERED No A. 176

معه تہذیب الاخلاق

THE ALIGARH INSTITUTE GAZETTE

OF

THE MAHOMEDAN ANGLO-ORIENTAL COLLEGE

WITH WHICH IS INCORPORATED

"THE MAHOMEDAN SOCIAL REFORMER."

HONORARY EDITOR :— *MOULVI SYED MEHDI ALI KHAN.*

سلسله جدید
جلد ۲ نمبر ۴۰ } روز پنجشنبه ۲ اکتوبر سنه ۱۹۰۲ ع THURSDAY, 2nd OCT. 1902. { New Series
VOL. II. No. 40.

فہرست مضامین

لوکل

پچہلے هفته کے لوکل واقعات میں ایک خاص قابل ذکر واقعه یهه هی که آنریبل ممتازالدوله نواب محمد فیاض علي خاں بهادر رئیس پہاسو و پریسیڈنٹ ٹرسٹیان مدرسةالعلوم علیگڈه کالج جو بحیثیت قیم مقام صوبجات متحده جشن تاجپوشي ملک معظم میں شریک هونے کي غرض سے انگلستان تشریف لے گئے تھے ' خیروعافیت کے ساتھه مراجعت فرماے علیگڈه هوئے - ریلوے پلیٹ فارم پر علیگڈه و بلند شہر کے معزز اور مقتدر رؤسا ' شرفاء ' وکلا اور بعض مقامي عهده داران کا ایک گروه کثیر اور هر درجه و هر طبقه کے مسلمان اور هندو صاحبان کا ایک جم غفیر جناب ممدوح کے استقبال کي غرض سے موجود تها •

جس وقت ٹرین ٹہیري اور آنریبل ممدوح گاڑي سے اُترے تو بعض هندو اور مسلمان رؤساء کي طرف سے کچہه روپئے نواب صاحب پر نثار کیئے گئے اور اس کے بعد اُن کے گلے میں پہولوں کے هار ڈالے گئے اور بکثرت پہول برسائے گئے — جب نواب صاحب اسٹیشن سے باهر تشریف لائے تو سونے اور چاندي کے پہول جو نهایت نازک اور خوشنما بنے هوئے تهے اُن پر برسائے گئے- حاضرین نے مع‌الخیر واپسي اور اُس اعزاز پر جو انگلستان میں اُنکا هوا مبارکباد دي - اور نواب صاحب ممدوح اپنے کوٹهي کو روانه هوئے •

کنور محمد عبدالغفور خاں صاحب رئیس دهرم پور - راجه جعفر علي خاں صاحب رئیس پنڈراول - میر احمد حسن صاحب - کنور غفور علي خاں صاحب رئیس دانپور - نواب یوسف علي خاں صاحب رئیس چهتاري اور منشي کنور پرشاد صاحب اور لاله نرایندااس صاحب وغیره رؤساء کي طرف سے نهایت پرتکلف دعوتیں هوئیں اور هو رهي هیں - جس بات سے همکو خاص خوشي هوئي وه یهه هی که کنور محمد عبدالغفور خاں صاحب رئیس دهرم پور نے بعد اختتام دعوت ڈهائي سو روپیه کسي نیک کام میں صرف کرنے کے لیئے نواب صاحب کي نذر کیئے - نواب صاحب نے ان میں ڈهائي سو روپیه اور اپني طرف سے اضافه کر کے پانسو روپیه محمدن کالج کي مسجد میں بهجوادیئے — چونکه دعوتوں کا سلسله ابهي ختم نهیں هوا اور بعض رؤساء کي ابهي دعوتیں باقي هیں اس لیئے مدرسةالعلوم کي مسجد میں اور بهي رقمیں وصول هونے کي اُمید هی •

روس کا خواب

حال میں روس کی نسبت ایک دلچسپ آرٹیکل ایک روسی صاحب کا لکھا ہوا ہماری نظر سے گذرا — اس آرٹیکل میں قابل لحاظ بات یہہ ہی کہ روس کے آیندہ عروج کا اُس میں کسیقدر مبالغہ کے ساتھہ اندازہ کیا گیا ہی — راقم آرٹیکل کو بہروسہ ہی کہ وہ زمانہ آنے والا ہی جبکہ روس تمام دنیا پر حکمرانی کریگا - اپنے ملک کی موجودہ حالت کا ذکر اُس نے دوسرے انداز سے کیا ہی - یعنی وہ اس بات کو تسلیم کرتا ہی کہ روس میں سخت بد انتظامی ہی ' اُس کی زمین کے پوشیدہ خزانوں کی نسبت شاید ہی تحقیقات کی جاتی ہی اور اُس کے باشندے جہالت میں ڈوبے ہوئے ہیں — خاص اُس کے بیان کے بموجب روس اپنی موجودہ حالت پر فخر کرنے کے لیئے بڑی وجہ نہیں رکھتا ہی — پس یہہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ وہ صرف عظیم‌الشان ترقی ہی نکریگا بلکہ وہ اُن ملکوں سے بہی سبقت لیجاویگا جو اب اُس سے برتر تسلیم کیئے جاتے ہیں ؟ - اس امر کی نسبت راقم آرٹیکل نے نہایت صفائی قلب اور ایسے بہروسہ کے ساتھہ گفتگو کی ہی جو عموماً ایک پیغمبر کا خاصہ ہوتا ہی نہ کہ ایک فلاسفر کا — اُس کی راے میں اسبات کا ظاہر کرنا ضروری نہیں ہی کہ آیندہ صرف وہی سلطنت جسکی آبادی سب سے زیادہ ہوگی دنیا پر حکمرانی کریگی - وہ کہتا ہی کہ اس میں کچھہ شک نہیں ہی کہ جو تاثیرات آج کل اپنا عمل کر رہی ہیں' اُن کے باعث سے دنیا کے ملک رفتہ رفتہ بالکل ایک دوسرے کی برابر ہوجاوینگے ' اور جبکہ وہ برابر ہوجاوینگے اور خاصکر فوجی تیاری اور ساز و سامان میں' تو صرف آبادی کی تعداد کثیر میزان کے پلہ کو جھکادیگی — اور اس طرح پر یقین کامل ہی کہ روس باقی تمام ملکوں سے فوق لیجاویگا - اگر کوئی شخص اس بات کو نہ سمجھہ سکے تو یہہ اُس کا قصور ہی - راقم مذکور بیان کرتا ہی کہ روس پہلے ہی سے ایک اول درجہ کی سلطنت ہی اور پہر بہی برخلاف دوسری سلطنتوں کے جو اس امر کا دعوی کرتی ہیں کہ وہ صرف بچپن کی حالت میں ہی - روس کا پیچھے ہٹنا ناممکن ہی - وہ ضرور پہیلیگا اور ترقی کریگا — آج کل اُس کی کل آبادی چودہ کروڑ سے زیادہ ہی — وہ زمانہ آویگا (اور یہہ زمانہ اُسی مدت زندگی کے اندر آسکتا ہی جو بنی نوع انسان کے لیئے مقرر کی گئی ہی) جبکہ اُس کی آبادی قریب تیس کروڑ کے ہوگی - اور جبکہ وہ اس تعداد تک پہونچ جاویگی تو راقم چٹہی کے بیان کے بموجب اُس کی ترقی غالبا کسیقدر سست ہوجاویگی — لیکن یہہ رکاوٹ صرف چند روزہ ہوگی کیونکہ سائنٹیفک اصول کے لحاظ سے روس کا ملک بالکل اس لایق ہی کہ اُس کی آبادی اسی یا نوہ کروڑ کی حد تک پہونچ سکے — جو مرتبہ روس کا اُس وقت ہوگا جبکہ اُس کی آبادی اس تعداد تک پہونچ جاویگی وہ بآسانی خیال میں آسکتا ہی — چونکہ دنیا پر صرف وہی سلطنت حکمراں ہوگی جسکی آبادی سب سے زیادہ ہوگی '

RUSSIA'S DREAM.

THE other day we came across an interesting article on Russia from the pen of a Russian. The chief feature of the article is a somewhat sanguinary estimate of Russia's future greatness. The writer is convinced that the time will come when Russia will dominate the world. Of the present condition of his country he speaks in a different strain. He admits that it is shockingly misgoverned, the resources of its soil are scarcely exploited, its population is plunged in ignorance. On his own showing Russia has not much reason to be proud of its present condition. How will it come about, then, that it will not only improve immensely but will out-strip countries which are now admittedly its superiors? On this point the writer speaks with the utmost frankness, and with that confidence which usually characterises the prophet, rather than the philosopher. In his opinion it is scarcely necessary to demonstrate that henceforward numbers will govern the world. The levelling influences which are at work cannot fail to place the countries of the universe on a footing of complete equality. And when they have become equal, specially in military equipment, numbers only will turn the scales. The superiority of Russia over all other countries is thus assured. If any one fails to realise that fact it must be his own fault. Russia, says the writer, is already a first class power and yet unlike the other powers which play that role, it is only in its infancy. Retrogression on its part is impossible. It is bound to expand and to grow. Its total population at the present day is well over 140,000,000. The time will come—and that within the span of life allotted to man—when its population will stand at 300,000,000. When it has reached that figure, its speed will, according to the writer, probably slacken a bit, but the check will be only a temporary one; for Russia is perfectly capable, from a scientific point of view, of attaining the limit of eight or nine hundred million souls. It is easy to imagine the position Russia will occupy when it has attained those numbers. As numbers are to govern the world, and as nothing can happen which will prevent the population of Russia

اور چونکہ کوئی بات ایسی وقوع میں نہیں آ سکتی ہی جو ایک صدی کے اندر روس کی آبادی کے سہ چند ہوجانے کی مانع ہو' اس لیئے روس " ایسے عروج پر پہونچ جاویگا جیسا کہ کسی دوسرے ملک کو نصیب ہونا بمشکل خیال میں آ سکتا ہی " - ایم ڈی بلنسکی نے صرف واقعات کے بیان کرنے اور اُن سے اپنے نتیجوں کے اخذ کرنے پر اکتفا نہیں کیا ہی - اُن کی راے میں یہہ بات کہ کثرت آبادی کے ذریعہ سے "روس کا انتظام زیادہ تر عمدہ ہوسکتا ہی اور وہ آخرکار کامل عروج کو پہونچ سکتا ہی ایسی صاف ظاہر اور لازمی ہی کہ یہہ توقع کی جاتی ہی کہ تمام اشخاص جنکی طبیعتیں تعصب و بد ظنی سے مبرا ہیں اس بات کو تسلیم کرینگے کہ روس آخرکار غالب آویگا اور روسی ڈبل ایگل (یعنی دو سر والے عقاب †) کے سامنے تعظیماً برہنہ سر کھڑے ہونگے - گو مانشیر ڈی بلنسکی اعلی درجہ کی لیاقت و استعداد رکھتے ہوں' مگر ظاہرا وہ خصلت انسانی کی کجرفتاری سے واقف نہیں ہیں — جو مسئلہ اُنہوں نے پیش کیا ہی گو وہ روسیوں کے اصول کے موافق نہایت مسرت بخش کیوں نہو' لیکن بعض دوسری قوموں کے نزدیک وہ ناپسندیدہ ہوگا — یہہ قومیں ایک حد معینہ تک صبر و تحمل کے ساتھہ خاموش بیٹھی ہوئی سنا کرینگی' وہ بلا تامل اس بات کو تسلیم کرینگی کہ اگر روس کے ملک میں سب طرح خیریت رہی تو روس کے واسطے آیندہ زیادہ تر بہبودی و ترقی کی اُمید ہی — لیکن اس سے زیادہ وہ غالباً ایم بلنکی کی باتوں پر اعتبار نہیں کرسکتے ہیں — عقاب ایک غارت گر پرند مشہور ہی' اور اُس کے غلبہ سے مراد تمام پرندوں کے نیست و نابود ہونے سے ہی جو اُس کے چنگل میں پھنس جاویں (اور یہی مراد صاف راقم چٹھی کی معلوم ہوتی ہی) اگر قبل اس سے کہ روس تمام دنیا پر واقعی حکمران ہوجاوے دنیا میں ایسے لوگ پائے جاوینگے جو از راہ نا عاقبت اندیشی تلوار کو نیام سے باہر کھینچ کر انسان کی خونریزی کریں' تو کیا اس بات کا گمان ہوسکتا ہی کہ جن شخصوں کو روسی ہونے کی عزت حاصل نہیں ہی وہ ایم بلنسکی سے اُس وقت جب کہ وہ ایک ایسا مسئلہ بیان کرتے ہوں جس سے اُن پر روس کے کامل قبضہ ہونے کا اشارہ پایا جاوے' آمین کہینگے ؟ *

یہہ مسئلہ کہ روس انجام کار تمام حریفوں پر جو اب موجود ہیں یا آیندہ پیدا ہوں غالب آویگا بکثرت روس میں جاری ہی - یہہ مسئلہ بظاہر صرف غیر ذمہ دار محبان قوم پر محدود نہیں ہی' بلکہ اعلی سے اعلی عہدہ دار اور پولیٹکل مجمعوں تک اُس کا اثر پہونچ گیا ہی جو تسلی اور اطمینان روس میں اس مسئلہ سے پیدا ہوتے ہیں اُسیکے باعث سے غیر شخصوں کو روس کی فارن پالیسی کی بہت سی باتیں سمجھہ میں نہیں آتی ہیں — روسیوں کے دلوں میں یہہ خیال مضبوط جما ہوا ہی کہ روس کو آخرکار اپنے رقیبوں پر ضرور غلبہ حاصل ہوگا اور اسی وجہ سے روس باطمینان اُس وقت کا منتظر ہی — جلد ترقی کرنا خطر

† دو سر کا عقاب روس کا مارکہ ہی جس طرح انگلستان کا مارکہ شیر ہی -

from at least trebling itself within a century, the "Double-headed Eagle" will acquire a "transcendental station such as it is difficult to conceive falling to the lot of any other country." M. De Blinski does not content himself with stating his facts and drawing his conclusions therefrom. So evident and so inevitable is the march of Russia through numbers to increased efficiency and ultimately to complete ascendency that all persons of unprejudiced minds are expected to acquiesce in its triumph and to stand, as it were, bare-headed in front of the Russian Double Eagle. Now, Monsieur De Blinski may be a man of high attainments, but he is apparently not acquainted with the perversity of human nature. The doctrine which he has put forward may be a most gratifying one from a Russian point of view, but it must be gall and wormwood to some other nationalities. Up to a certain point these latter will be patient listeners. They will readily concede that *if all goes well at home*, the f.tu c l a better things in store for Russia. But beyond that, they are not likely to follow M. Blinski. The eagle is notoriously a voracious bird. Its triumph means (and the writer clearly implies) the extirpation of bird-life within its sweep. If before the world came actually to be dominated by Russia, men would doubtless be found under the sky who would be rash enough to draw the sword and spill human blood, is it likely that people who have not the honour of being Russians will say Amen to Mr. Blinski, while he expounds a doctrine which points to their complete absorption by Russia.

The doctrine of Russia's ultimate triumph over all rivals, present and prospective, is obviously widely prevalent in Russia. It is seemingly not confined to irresponsible patriots but has permeated the highest official and political circles. It is the comforting complacency this doctrine breeds, which is responsible for much that is unintelligible to outsiders in Russian foreign policy. The idea is deeply ingrained in the Russian mind that the ultimate ascendency of Russia over its rivals is assured, and that consequently Russia can easily afford to wait. Rapid

expansion is dangerous, for it creates distrust. Let Russia, therefore, move slowly, with rubber-soled boots if possible. There is no occasion for hurry. All will come about to the best advantage of Russia in the long run.

Apart from its desire to have the freedom of the Dardanelles conferred on it, there are two quarters of the globe concerning which Russian intentions are not dubious. In journalistic parlance—as we all know—these regions are termed the Far East and the Near East. Russia is counterminous with China in one direction, and with eastern countries nearer home, in the other. In the south-east the Czar's dominions adjoin Manchuria, while at its south-western boundary are Persia and Afghanistan. All European countries are more or less interested in Russian designs in these quarters; but the Government that is most closely concerned is our own Emperor's Government. In both quarters His Britannic Majesty has interests of tremendous importance to protect and safeguard. Russia is profuse in its assurances of friendship, and so far as the present Emperor is personally concerned, these protestations are probably not insincere. But no sensible Englishman, specially no English statesman, can fail to realise, that however sincere they may be at the present moment, Emperor Nicholas's assurances are not binding on his successors or on the ambitious oligarchy which is the real, and in essential points, permanent power behind the throne. Apart from this fact there are many symptoms which, when rightly interpreted, will prevent our Government from assigning to these assurances anything like a permanent value.

Our readers have, no doubt, heard of Russian Railway enterprise both in Siberia which adjoins Manchuria, and in the vast regions of Central Asia, which are counterminous with the Perso-Afghan frontiers. No one objects to Russia building as many railways as it likes within its dominions. But the object with which they are built naturally interests the civilised world. Railways are usually built for the purposes of trade and of travel. They are also built exclusively for military and political purposes. Which of these ends are to be served by Russian railways in Siberia and Central Asia? As every one knows, Russia proper is thinly populated and its trade and commerce are also

ناک هی کیونکہ اُس کے باعث سے بد گمانی پیدا هوتی هی - پس روس کو آهستہ آهستہ بلکہ اگر ممکن هو تو ربڑ سولق بوت پهن کر حرکت کرنا چاهیئے - شتابی کی کوئی وجہ نهیں هی ' کیونکہ آخرکار ضرور نتیجہ روس کے حق میں بهتر هوگا *

قطع نظر اِس بات سے کہ روس آبنائے ڈارڈنیلز میں اپنے جهازوں کی آمد و رفت کے واسطے آزادی کا خواستگار هی ' کرہ زمین کے دو حصے ایسے هیں جنکی نسبت روس کے ارادے کچهہ مشتبهہ نهیں هیں - اخبار نویسوں کے محاورہ میں جیسا کہ هم سب جانتے هیں یهہ ملک اقصائے مشرق اور ادنائے مشرق کهلاتے هیں روس ایک طرف چین سے اور دوسری طرف اُن مشرقی ملکوں سے جو هم سے زیادہ تر قریب واقع هیں ملا هوا هی — گوشہ جنوب و مشرق میں شاهنشاہ روس کی سلطنت منچوریا سے ملی هوئی هی ' اور ایران اور افغانستان اس کی جنوبی مغربی سرحد پر واقع هیں - جو منصوبے روس کے ان ملکوں میں هیں اُن سے تمام یوروپین ممالک کی کم و بیش غرض متعلق هی ' لیکن جس گورنمنت کو سب سے زیادہ تعلق هی وہ خاص همارے شاهنشاہ کی گورنمنت هی — ان دونوں ملکوں میں حضور ممدوح کو نهایت اهم حقوق کی حفاظت اور خبر گیری کرنی ضروری هی — روس همیشہ دوستانہ قول وقرار کرتا هی ' اور جهانتک کہ اُس کے شاهنشاہ حال سے ذاتی تعلق هی اُس کے لحاظ سے یهہ قول و قرار غالبا جهوٹ نهیں هیں - لیکن کوئی ذی فهم انگریز اور خاصکر کوئی انگریزی مدبر اس بات کے سمجهنے میں خطا نهیں کرسکتا کہ گو روس کے یهہ قول و قرار اس وقت پر کیسی هی صدق دلی کے ساتهہ کیوں نهوں تاهم اُن کی پابندی شاهنشاہ نکولس کے وارثوں یا اُس کے اهلکاروں کی جماعت پر لازمی نهیں هی جو تخت کے پیچهے اصلی اور اکثر ضروری باتوں میں ایک مستقل قوت هی - قطع نظر اس سے بهت سی علامتیں ایسی هیں کہ اگر اُن کی تعبیر صحیح طور پر کی جاوے تو هماری گورنمنت کی نظر میں اُن وعدوں کی وقعت نهیں هوسکتی *

همارے اخبار کے پڑهنے والوں نے بلاشبهہ سنا هوگا کہ روس سائیبریا میں جو منچوریا سے ملا هوا هی اور نیز وسط ایشیا کے اُن وسیع قطعات میں جو ایران اور افغانستان کی سرحدات سے ملے هوئے هیں ریلوے بنانے کے باب میں بڑی الوالعزمی اور سرگرمی ظاهر کر رها هی — کسی شخص کو اس امر میں تعرض نهیں هوسکتا کہ روس اپنے قلمرو کے اندر جسقدر چاهے آهنی سڑکیں تیار کرے — لیکن جس مقصد سے یهہ سڑکیں تیار کی جاتی هیں اُس سے قدرتی طور پر شایستہ ملکوں کی غرض متعلق هی - آهنی سڑکیں تجارت اور سفر کی اغراض کے لیئے بنائی جاتی هیں — نیز وہ جنگی اور پولیٹکل مقاصد کے لیئے بنائی جاتی هیں — پس سوال یهہ هی کہ سائبیریا اور وسط ایشیا میں روسی ریل کے بننے سے ان میں سے کونسا مقصد حاصل هوسکتا هی ؟

ہر شخص یہہ بات جانتا ہی کہ خاص روس کی آبادی بہت کم ہی اور اُسکی تجارت بھی یقینا بچپن کی حالت میں ہی پس آبادی اور تجارت کی ترقی کے لیۂ خاص سلطنت کے اندر کافی گنجایش ہی — با ایں ہمہ تمام شایشتہ ملک عالم استعجاب میں یہہ بات دیکھہ رہے ہیں کہ کروروں روپیہ بنجر اور ویران اور برف سے گھرے ہوئے ایشیائی ملکوں میں جو سلطنت کی انتہائی حدود پر واقع ہیں صرف کیا جاتا ہی سائبیریا یا وسط ایشیا میں تجارت کی گنجایش زیادہ نہیں ہی ' اور اگر ہوتی بھی تو ایک مفلس ملک کو مثل روس کے اسقدر مقدور نہیں ہوسکتا کہ وہ دور و دراز اور کم حیثیت صوبوں میں اُس حالت میں کہ خاص روس واقع یورپ میں سرمایہ کی ضرورت ہی' کروروں روپیہ صرف کرے — لیکن اس کی نسبت بحث کرنا بے فائدہ ہی - آہنی سڑکیں تیار ہوگئی ہیں اور دنیا کے لوگوں کو اختیار ہی کہ جو چاہیں اُن کی نسبت خیال کریں — روس بلا شبہہ ہمکو اس بات کا یقین دلانا چاہے گا کہ یہہ آہنی سڑکیں دست درازی کی کسی تجویز کا حصہ نہیں ہی — لیکن جیسا کہ ہم بیان کرچکے ہیں روس اس قسم کے قول قرار کسی قدر مدبرانہ صداقت کے ساتھہ کرسکتا ہی — اُس کے مدبروں کی موجودہ نسل کا ظاہرا یہہ کام ہی کہ وہ آیندہ کے واسطے راستہ تیار کردیں یعنی اُس زمانہ آیندہ کے واسطے جس کے آنے کا روسیوں کو یقین کامل ہی — پس اگر روس اس وقت پر حرکت بھی کریگا تو وہ دبے ہوئے پاوں کے ساتھہ ہوگی اور اگر وہ ڈھول بجاویگا تو اُس کی آواز بھی دھیمی ہوگی ٭

ایم - کے

(باقی آیندہ)

پانیر کی راے کالج کے متعلق

پانیر نے آج اپنے لیڈنگ آرٹکل میں ہمارے کالج کی رپورٹ کا ذکر اُس ہمدردی کے ساتھہ کیا ہی جو یہہ معزز اخبار ہمیشہ ظاہر کیا کرتا ہی — ہم اپنے معزز ہمعصر کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور فی الحال مندرجہ ذیل اقتباس پر کفایت کرتے ہیں — پانیر لکھتا ہی : -

" مسٹر لیولن ٹپنگ نے اپنی قابل تعریف رپورٹ میں دکھلایا ہی کہ کالج کی فارغ البالی اور اُس کے فواید سال بہ سال زیادہ ہونے جاتے ہیں منجملہ ۶۲۰ طلبا کے ۴۹۶ بورڈر ہیں اور یہہ ہندوستان کے ہر ایک حصہ کے رہنے والے ہیں اور نیز بعض بیرونی مقامات سے آئے ہیں مثلاً ملک سومالی ' جزیرہ ماریشس ' عربستان اور یوگنڈا سے - ۲۶۶ بورڈر اسکول کی جماعتوں میں ہیں — طلبا کے درمیان سلف گورنمنٹ کا ایک طریقہ جاری ہی جو بہت عمدہ طور سے چلتا ہی — مثلا مباحثہ کے لیۂ کلب اور سوسیٹیاں

---

admittedly in their infancy. There is, therefore, plenty of room in the very heart of the Empire for the growth of population and of trade. Yet the spectacle is presented to a bewildered civilised world of the expenditure of millions of money in barren, wind-swept, ice-bound Asiatic regions at the extremities of the Empire. Traffic and trade there are practically none in Siberia or Central Asia, and even if there were, a relatively poor country like Russia can *ill* afford to carry succour to distant and comparatively unimportant provinces, while there is a demand for capital in European Russia itself. But it is useless to argue the point. The Railways are an accomplished fact, and the world may think of them what it likes. Russia, of course, would have us believe that they do not form part of a scheme of aggression. But as we have said, Russia can give such assuraences with a certain, workable amount, of diplomatic sincerity. The role of the present generation of its statesmen apparently is to pave the way for the future,—that future which to Russian minds is perfectly assured. If, therefore, Russia marches at all at this juncture, it must do so with stealthy steps. And if it beats a drum it must be a muffled drum.

M. K

(*To be continued.*)

THE "*Pioneer*" ON THE M. A.-O. COLLEGE.

IN its leading article to-day the *Pioneer* deals with the annual report of our College in that spirit of sympathy which always characterises its remarks on our humble efforts. We can do no more at present than thank our respected contemporary for its observations and reproduce a portion of the article. The *Pioneer* writes :—

" In his excellent report of the year's work Mr. Llewellyn Tipping, the Officiating Principal, shows that the college is growing in prosperity and good work year by year. Out of a total of 620 students, there are 496 boarders. They come from every part of India and from beyond, from Somaliland, from Mauritius, from Arabia, and from Uganda. In the school there are 266 boarders. The students have a system of self-government which works admirably ; they have debating societies and clubs ;

ھیں — کھیل میں وہ سب سے بڑھي ھوئي ھیں — اُن کي اپني ھي مسجد اور مذھبي تعلیم دینے والے ھیں غرضکہ اُن میں ایک ایسي باھمي کارپوریٹ زندگي کے سامان ھیں — جس سے کالج یا بیروني دنیا کا چھوٹي اسکیل پر نمونہ سمجھا جا سکتا ھی — اِس کا نتیجہ یہہ ھی کہ موجودہ اور سابق طلبا اپنے کالج سے بہت محبت رکھتے ھیں — جس چیز کي ضرورت ھی وہ روپیہ ھی تاکہ کالج کي ترقي قایم رھے — تمام ھندوستان کے مسلمان اِس ضرورت کو تسلیم کر رھے ھیں اور گذشتہ زمانہ میں ھر چہار طرف سے برابر چندہ آیا ھی — لیکن چونکہ اب گنجایش باقي نہیں رھي کالج نے مجبور ھوکر امسال ۸۰ طلبہ کو داخل کرنے سے اِنکار کردیا — کالج میں داخل ھونے کي خواھش اِس قدر زیادہ ھی کہ اُس سے ھم کو یہہ خیال ھوتا ھی کہ فیس بڑھا دیني چاھیئے مگر ممکن ھی کہ اِس معاملہ میں بعض مشکلات ھوں جن سے ھم نا واقف ھیں - لیکن جب مسٹر ٹپنگ اِس بات کا ذکر کرتے ھیں کہ اُس کے باني کا خیال تھا کہ کالج رفتہ رفتہ مسلمانوں کي تعلیم کا مرکز بن جاے اور زمانہ گذشتہ کي بڑي بڑي اسلامي درسگاھوں" کا مقابلہ کرنے لگے تب البتہ کالج کي خامي کا ھمکو خیال ھوتا ھی - مثل دیگر کالجوں کے اُس کو بھي موجودہ طرز تعلیم سے نقصان پہونچنا ضرور ھی — یہہ صحیح ھی کہ الہ‌آباد یونیورسٹي نے اس معاملہ میں بہت کچھہ کیا ھی کہ امتحانات کو عام نہ رکھے بلکہ خاص خاص مضامین کے ساتھہ مخصوص کرے لیکن علیگڈہ کے نتایج امتحان دیکھنے سے ھمکو خیال ھوتا ھی کہ اب بھي بہ نسبت حصول علم کے امتحان پاس کرنے پر زیادہ توجہ کي جاتي ھی مثلا ایم - اے کے امتحان میں صرف ایک طالب علم شریک ھوا برخلاف اُس کے ایف اے میں ۶۴ اور بي اے میں ۳۴ شریک ھوئے - ھمنے ظاھر کیا ھی کہ امتحان ایم — اے ھي صرف ایسا امتحان ھی جس سے اصل علم کے حصول کي توقع ھوسکتي ھی - پھر ھمکو یہہ بھي دیکھنا چاھیئے کہ کیا سالگذشتہ کے اندر کالج میں کوئي ایسا رسالہ تصنیف ھوا جس پر تمام دنیا کے مسلمانوں کا خیال رجوع ھو اگر ایسا ھوا ھی تو رپورٹ میں کہیں تذکرہ نہیں ھی— اُس کي لایبریري کي نسبت کہا جاتا ھی کہ نہایت پست حالت میں ھی - حتی کہ مذھب کے متعلق بھي صرف درسي کتابیں ھیں اور اُسکي عربي دبیٹنگ سوسئیٹي کي حالت بھي ابتر ھی - کیا قاھرہ قرطبہ اور بغداد کے مسلمانوں نے اسي طرح دوامي شہرت حاصل کي تھي ؟ ھماري راے میں وہ علم سے شوق رکھتے تھے نہ کہ امتحان پاس کرنے سے — اُن کے کتب خانوں میں گو قلمي کتابیں تھیں مگر تین ھزار سے زیادہ تھیں - اگر یہہ منظور ھی کہ مدرسۃالعلوم اُس درجہ پر پہونچے جو اُس کے باني کے ذھن میں تھا تو مسلمانوں کو چاھیئے کہ اپنے گذشتہ زمانہ کے عظیم‌الشان واقعات کو یاد رکھیں اور اس بات پر آمادہ ھوجائیں کہ وہ کالج کے واسطے تکالیف گوارا کرینگے اور مستعدي کے ساتھہ کوششوں کا سلسلہ جاري رکھینگے" *

they excel in games, they have their mosque and religious teachers; they have a real corporate life, a microcosm of the outside world. As a result there has grown up among past and present pupils a deep sentiment of love for the *Alma Mater*. What is wanted most is money to insure the continued growth of the college. Mahomedans all over the country are responding to this want, and subscriptions have lately been flowing in freely. But the college had to refuse 80 students this year for want of accommodation. Indeed, with such a demand it seems to us that the fees might be raised, though, of course, there may be difficulties in this direction of which we are ignorant. But it is when Mr. Tipping speaks of the ideal of its founders that the College should "become in course of time a great centre of Mahomedan education that shall offer light and leading to Moslems in every part of British India and challenge comparison with the most famous Islamic schools of old," that we are brought at once to realise its limitations. Like all other Indian colleges it must suffer from the blight of the present University system. It is true that Allahabad is one of the Universities which has gone a considerable way in making the examinations more special than general; but from the results at Aligarh we must infer that there is still far too much attention given to pass work to the almost entire neglect of real learning. Thus, there was only one student who went up for the M. A. Examination, compared with 64 for the Intermediate and 34 for the B. A. Yet, as we have shown, the M. A. is the only course where a certain amount of learning, in the true sense of the word, is to be looked for. Again, has the College during the year produced any treatise which is calculated to attract the attention of learned Moslems throughout the world? If it has done so there is no mention of it in the report. Its library is said to be miserably inadequate, even in theology it has recourse to text-books, while its Arabic Debating Society is "in a languishing condition." Was it thus that the Moslem schools of Cairo and Baghdad and Cordova attained to a lasting fame? They, it seems to us, were more devoted to learning than to degree examinations. Their libraries, though in manuscript, consisted of more than three thousand volumes. If the Mahomedan Anglo-Oriental College is to become what it was meant to become by its founders, Mahomedans in India must bear in remembrance those great traditions, and they must be prepared for great sacrifices and continued and strenuous efforts."

ہم اُمید کرتے ہیں کہ جو نکتہ چینی قریب خاتمہ کے کی گئی ہے اُسکو مسلمان اپنے ذہن میں رکھینگے اور یہہ بھی سمجھینگے کہ یہہ نکتہ چینی عین ہمدردی سے کی گئی ہے — زمانہ گذشتہ کے اسلامی کتب خانوں میں جنکا ذکر پائنیر نے کیا ہے غالبا تین ہزار سے زیادہ کتابیں تہیں — مگر اس بات سے جو کچھہ پائنیر نے لکھا ہے اُسکا اثر کم نہ ہونا چاہیئے بلکہ زیادہ ہونا چاہیئے *

We trust the Mahomedans will bear in mind the weighty criticism towards the end of the extract. They will, no doubt, understand that it has been made in a spirit of deep and genuine sympathy. There were probably more than three thousand volumes in the great libraries to which reference is made. But instead of detracting from the effect of the remarks that should make them still more impressive.

سجل جمعیۃ اُم القریٰ

یعنی

روئداد انجمن مکہ معظمہ

دوسرا اجلاس

یوم چہار شنبہ ۱۷ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۶ ہجری

مقام مکہ معظمہ

سلف صالحین کے مبارک زمانہ میں ہماری شریعت آسان اور واضح تہی' اُس کے اوامر اور نواہی صاف صاف تہے - پس ہر ایک مسلمان خواہ وہ مرد ہو یا عورت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فرض بجا لاتا تہا — اُس وقت ہمارا طرز معیشت بالکل سیدہا سادہ تہا - اس کے بعد جب ہمارے تمدن کا دائرہ وسیع ہوا تو ہم نے اس فرض کے ادا کرنے کے لیئے محتسب مقرر کیئے — پہر ہمارے مذہب میں ایسی قومیں داخل ہوئیں جن میں خیانت اور نفاق کا مادہ موجود تہا' اُنہوں نے احتساب کو ذریعہ اکتساب ٹہیرایا اور اپنی تمام ہمت اور توجہ خراج کے وصول کرنے اور سررشتہ جنگ کی درستی میں جو خراج گیری کا ذریعہ تہا مصروف کی' پس احتساب بالکل باطل ہوگیا اور اُسی کے ساتھہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بہی رخصت ہوا — یہہ امر منجملہ ان اسباب کے شمار کیا جاسکتا ہی جو ہمارے موجودہ اختلال میں موثر ہیں - مگر یہہ مسلمانوں کے موجودہ اختلال اور افسردگی کا تنہا سبب نہیں بن سکتا *

چونکہ ہمارے امراء نے اپنی تمامتر ہمت خراج گیری اور فوجی دہشتی میں مصروف کی اس لیئے وہ مذہب سے بالکل غافل اور بے خبر ہوگئے - اور اگر قرآن مجید میں یہہ آیت نہوتی " و اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم " تو وہ یقینا اُس کو بہی پس پشت ڈال دیتے - پس یہہ مذہب کی طرف سے غفلت اور بیخبری نے عام مسلمانوں میں سرایت کرکے ان کو یہہ روز منحوس دکہلایا کہ ان کے دل مذہب کے اثر سے بالکل خالی ہوگئے اور صرف اُن کی زبانوں پر اُس کا نام ہی نام باقی رہگیا — یہہ افسوسناک حالت امراے عجم میں خصوصیت کے ساتھہ دیکہی جاتی ہی جن کے ظاہری اور باطنی حالات اس بات کا قطعی فیصلہ کرتے ہیں کہ اُن کی دینداری سراسر جہوٹی اور بناوٹی ہی اور وہ صرف قوم کے سیدہے سادے لوگوں پر اپنا تسلط اور اقتدار مستحکم کرنے کے لیئے مذہب کو بطور پالیسی کے استعمال کرتے ہیں - اسی طرح اُن کے ظاہری اور باطنی عقاید ان کے مشرک ہونے کا ثبوت دیتے ہیں اگرچہ یہہ شرک خفی ہو جس کی ان کو خبر نہو *

اگر اُن کے اس شرک کے ساتھہ اُن کے ظلم و ستم اور جبر و تعدی کو اضافہ کیا جاوے تو اسلامی شریعت اور عقل سلیم اس امر کا قطعی فیصلہ کرتی ہی کہ غیر مسلمان بادشاہ ان سے افضل اور مسلمانوں پر حکومت کرنے کے زیادہ تر قابل ہیں — کیونکہ وہ مسلمان حاکموں کی نسبت عدل و انصاف سے زیادہ تر قریب اور دنیا کے ممالک کو آباد کرنے اور اُن کے باشندوں کو ترقی کے مدارج پر پہونچانے کی زیادہ تر قدرت رکہتے ہیں — اور خدا کی یہی حکمت ہی کہ اکثر مسلمانوں کے ہاتہوں سے حکومت اور سلطنت چہین لی گئی ہی جیساکہ اس آیت سے مفہوم ہوتا ہی " † وما کان ربک لیہلک القریٰ بظلم و اہلہا مصلحون " آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر فخر کیا ہی کہ آپ کسریٰ نوشیروان عادل کے زمانہ میں پیدا ہوئے - آپ نے فرمایا ہی " ‡ ولدت انا فی زمن الملک العادل " یعنی میں عادل بادشاہ کے زمانہ میں پیدا ہوا *

ابن طباطبا نے اپنی مشہور تصنیف " الآداب السلطانیہ والدول الاسلامیہ " میں لکہا ہی کہ جب سنہ ۶۵۶ ہجری میں ہلاکو خاں نے جو آتش پرست تہا بغداد فتح کیا تو اُس نے علماے بغداد سے ایک فتوی دریافت کیا کہ کافر بادشاہ جو عادل ہو بہتر ہی یا مسلمان ظالم؟ — اس کا جواب لکہنے کی غرض سے علماء کا ایک گروہ مدرسہ مستنصریہ میں جمع ہوا — اکثر علماء اس کا جواب لکہنے اور عادل کافر کو ظالم مسلمان پر ترجیح دینے میں پس و پیش کر رہے تہے رضی الدین علی بن طاوس نے جو علماء میں ایک نہایت معزز و محترم فاضل تہا استفتا اپنے ہاتہہ میں لیا اور اُسپر اپنی مہر کردی — اُس کے بعد باقی علماء نے مہریں کیں *

---

† اور اے پیغمبر تمہارا رب ایسا بے انصاف نہیں ہی کہ بستیوں کو ناحق ہلاک کر مارے اور وہاں کے لوگ نیکو کار ہوں —

‡ یہہ حدیث سراسر موضوع اور بالکل باطل ہی اگرچہ اُس سے بعض مشاہیر علماء مثلا حجۃ الاسلام امام غزالی وغیرہ نے استشہاد کیا ہی —

میں خیال کرتا ہوں کہ ہماری موجودہ مصیبت کا اہم سبب یہہ ہی کہ مذہبی رابطہ جو ہمارے درمیان میں تھا اُس میں انحلال و اختلال پیدا ہوگیا ہی — ہمارے مذہب کی بنیاد عام مسلمانوں کی بہبودی اور خیر خواہی پر ہی - اس رابطہ کی حفاظت اور عام معاملات کی نگرانی سواے امام کے روساء مذہب کے ساتھہ مخصوص نہیں ہی اور اگر امام موجود نہوگا تو عام معاملات میں نہایت ابتری اور انتشار واقع ہوگا اور مذہبی تعلق اور سیاسی ارتباط میں سخت اختلال پیدا ہوگا - جیسا کہ دیکھا جاتا ہی — ہماری قوم میں بسمارک جیسا مدبر کہاں ہی جو ہمارے امراء میں اتحاد و اتفاق پیدا کرا کے رشتہ اخوت کو مستحکم کرے — اس کے علاوہ ہم میں کوئی قومی اور جنسی رابطہ بھی موجود نہیں ہی - کیونکہ جزیرہ عرب کے سوا تمام ممالک کے مسلمان مختلف قوموں اور مختلف جنسوں کی یادگار ہیں - ان میں سواے بیت‌اللہ کی طرف سجدہ کرنے کے کوئی وجہ جامع موجود نہیں ہی ٭

یہہ بات ظاہر ہی اگر دیگر قوموں اور ملتوں میں مذہبی پیشوا اور ان کے عام مذہبی منتظم تعلقات ؛ یا پیشواوں کے قایم مقام مثلاً مذہبی واعظ ؛ مدارس کے مہتمم ؛ معلم اور پروفیسر جو بلحاظ اصول کے باہم متفق نہ ہوتے تو یہہ مذاہب بھی برباد ہوجاتے اور قوم کے اخلاق و عادات مختلف اور متناقض ہوجاتے اور ان پر بھی وہی مصیبت نازل ہوتی جو ہم پر ہو رہی ہی کہ ہماری قوم کا ہر ایک فرد بذاتہ ایک قوم معلوم ہوتا ہی ٭

محقق مدنی نے اِس کے جواب میں کہا کہ صرف مذہبی رابطہ اور جنسی اِتحاد کا موجود نہونا ہمارے موجودہ عام اِختلال کا کافی سبب نہیں ہوسکتا ؛ بلکہ ضرور ہی کہ اِس کا کوئی اور زیادہ تر عام اور اہم سبب ہوگا - اِس بارہ میں اگر میرا ذاتی خیال پوچھا جاے تو میں کیہ سکتا ہوں ہماری موجودہ مصیبت کا اصلی سبب یہہ ہی کہ تحریف کرنے والے علماء اور صوفیوں کی بدولت عام مسلمانوں کو دینی اور دنیوی معاملات میں سخت اِنتشار واقع ہوگیا ہی - اِن لوگوں نے مذہب پر مسلطہوکر اُس کو غارت کیا اور پھر مسلمانوں کو برباد کرکے چھوڑا - کیونکہ مذہب صرف علم کے ذریعہ سے معلوم ہوتا ہی اور علم صرف علماء کاملین سےحاصل ہوسکتا ہی - علماء جو قوم میں انبیاء علیہ‌السلام کے قایم مقام ہیں اُن کا کام یہہ ہی کہ وہ قوم کو دنیوی بہبودی اور اُخروی صلاح و فلاح کے وسائل کی طرف رہنمائی کریں - اِس میں شک نہیں کہ یہہ مقامنہایت ارفع اور اعلی اور یہہ مرتبہ قوم میں نہایت بلند اور ممتاز ہی- اِس مقدس فرض کے انجام دینے اور اُس کی تکلیفات کے برداشت کرنے میں جسقدرعالی ہمتی اور اولوالعزمی کام میں لائی جاویگی اُسیقدر قوم میںزیادہ عزت و شرف اور برتری حاصل ہوگی— مگر بد قسمتی سے بعض کم علم اور پست حوصلہ اشخاص کو اِس عظیم‌الشان اور بلندترین مرتبہ پر پہونچنے کی خواہش دامنگیر ہوئی جو اُن کی ہمت اور طاقت سے باہر تھا — اُنہوں نے زاہدوں کا مسلک اختیار کیا اور مذہب میں عجیب و غریب باتیں اختراع کرکے علماے کاملین کی صورت میں جلوہ گر ہوئے— اور اِس حلیہ سے اُنہوں نے علماے کیمزاحمت کرنا چاہی جن کے علو مرتبت پر اِن کو حسد ہوا تھا— یہہ ایک معمولی بات ہی کہ کم علم شخص تصوف کے سایہ میں پناہ لیتا ہی جیسا کہ کم حیثیت آدمی تکبر اور مفلس شخص اپنے ظاہری لباس کی درستی اور زیب و زینت کی طرف مائل ہوتا ہی (مترجم) ٭

غرض کہ یہہ ملمع ساز علماء قران مجید کی ایسی تاویلیں کرکے جو اُس کی محکم نظم و ترتیب کے بالکل منافی تھیں عام مسلمانوں کو دھوکا دینے لگے — اُنہوں نے صرف بسم‌اللہ یا صرف اُس کی " ب " کی تفسیر میں ضخیم کتابیں لکھیں جو محض بے معنی خرافات اور ہذیانات اور ایسے دعووں سے بھری ہوئی تھیں جن کے ثبوت میں کوئی دلیل نہیں دیجا سکتی- پھر اُنہوں نے قوم کے سامنے ایسے خاص‌اسرار ظاہر کئے جنکے وہ مدعی تھے اور ایسے علوم لدنی اور مقامات اور احکام اور ذرایع تقرب الہی کی قوم کو تعلیم دی جو محض مصنوعی اور بالکل اختراعی تھے — غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ وہ اس صحیح حدیث کے مصداق ہیں " لتتبعن سنن من قبلکم شبراًبشبر وذراعاً بذراع " اور اُنہوں نے یہود و نصاریٰ تمام رسمیں اخذ کی ہیں — اگر موجودہ مراسم پر غور کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ اُن میں بیشتر تقلیدی اور بہت کم اختراعی ہیں ٭

ان‌تمام قبیح رسموں‌کے اخذ کرنے سے ان گمراہ کرنے والوں‌کییہہ غرض تھی کہ جہال کا طبقہ ان پر فریفتہ ہوجاوے اور ضعیف‌العقل اشخاص اور عوام‌الناس اور امراء جو نفسانی امراض میں مبتلا ہیں اور جو شرک کی طرف آسانی کے ساتھہ مایل ہوسکتے ہیں اُن کے دام فریب میں آ جائیں- کیونکہ عبادت خواہ اُس کا منشا حصول منفعت ہو یا دفع مضرت ایسی چیز کے لیئے زیادہ آسانی کے ساتھہ کی جاسکتی ہی جو اُن کی آنکھوں کے سامنے ہو اور اُن کے ادراکات سے بالا تر نہو — مگر ایسی ذات کی عبادت کرنا جو نہ جوہر ہی ؛ نہ عرض ہی ؛ نہ آنکھوں سے دیکھی جاسکتی ہی ؛ نہ خیال میں سما سکتی ہی اور نہ اُس کی مانند کوئی چیز ہی ؛ سخت دشوار ہی — اور نیز ایسی عبادت جو سراسر لہو و لعب ہو اُس کا بجالانا شرعی تکلیفات کی پابندی کرنے کی نسبت نفس اور طبیعت کے لیئے زیادہ تر آسان ہوتا ہی — خداوند تعالی نے مشرکین عرب کی عبادت کی کیفیت قرآن مجید میں اس طرح بیان فرمائی ہی " وما کان صلاتہم عندالبیت الامکاءً و تصدیۃ " یعنی " خانہ کعبہ کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا ان کی نماز ہی کیا تھی " سو ان لوگوں نے بھی تالیاں بجانے شور و شغب اُٹھانے اور بے شرمی کرنے کو خدا کی عبادت قرار دیا ہی (مترجم) ٭

غرض کہ اسی قسم کے وسائل سے ان دغا بازوں کو اپنے نالایق مقاصد میں کامیابی ہوئی - اس کامیابی کا اہم سبب یہہ بھی تھا کہ ان میں سے

ایک گروہ نے کرامت اور خرق عادت اور نیز اس امر کا دعوی کیا کہ وہ مخلوقات میں تصوف کرسکتا اور خدا کي تقدیر بدل سکتا هی - اور ریائي زهد اور جهوٹي پرهیزگاري اور شیطاني تقشف دکهلاکر عوام کالانعام کے دلوں کو اپني طرف مائل کیا — اور جاهل اور کاهل اور کم عقل اشخاص کو فریفتہ کرنے کي غرض سے ان کے لیئے ایسي رسمیں ایجاد کیں جن کا نام " آداب سلوک " رکها گیا — حالانکہ نہ خدا نے ان کے لیئے کوئي سند نازل فرمائي هی اور نہ کسي صحابي اور تابعي نے ان پر عمل کیا هی — وہ ظاهر میں ادب اور باطن میں شرک هیں - جاهلوں اور احمقوں کو سمجهایا کہ علمي طریق اور ظاهري شریعت پر عمل کرنے سے تقرب الهي ناممکن هی - هاں مشایخ کي جوتیاں سیدهي کرنے' انکي کشف و کرامات پر ایمان لانے' اصحاب قبور کے خرق عادات پر اعتقاد رکهنے کي بدولت خدا سیدہ هونا آسان هی - انهوں نے اپنے کمینہ مقاصد کي تائید میں جهوٹي حدیثیں بنانے کي جرات کي اور ان کو اپني تصنیفات اور تالیفات میں خوب شائع کیا — حتی کہ بہت سے علماے کاملین متقدمین اور متاخرین کو بهي ان کي نسبت دهوکا هوا هی - حالانکہ حدیث کي معتبر کتابوں میں اُن کي کچهہ بهي اصل نہیں هی — انهوں نے ترغیب ترهیب دونوں ذریعوں سے لوگوں کو اپني طرف مایل کیا — ترغیب اُن کو اس بات کي دي کہ ان کے ارادتمندوں کے حلقہ میں داخل هوجانا اُخروي بهبودي کا ذریعہ هی — اور اس بات سے ان کو ڈرایا کہ جو لوگ ان کي قطبیت اور غوثیت پر ایمان نہیں لاتے یا جو اُن کي نسبت بدگماني کرکے ان کي جناب میں سوء ادبي کے مرتکب هوتے هیں تو وہ اُن کو اور اُن کے مال و اولاد کو فوري نقصان پهونچا سکتے هیں (مرحي) *

قدیم زمانہ میں اِن دغابازوں کو بغداد' مصر' شام اور † تلمسان کے بازاروں میں بڑي کامیابي هوئي اور اِن ایمان فروشوں کي کهوٹي جنس بڑي قدر و قیمت کے ساتهہ هاتهوں هاتهہ لي گئي - لیکن قسطنطنیہ میں گذشتہ چار صدیوں سے اُن کي جس قدر گرم بازاري هو رهي هی اُس کي نظیر اِن شیطاني افعال کي گذشتہ تاریخ میں نہیں مل سکتي — ان اوهام اور خرافات کو وهاں اسقدر شهرت اور رواج حاصل هوا هی کہ ایسا معلوم هوتا هی کہ اُس کے اکثر باشندے اسلام کے پیرو نہیں هیں بلکہ یهي شیطاني حرکات اُن کا مذهب هی — گویا کہ جسوقت وہ رومیوں کے بعد ملک کے وارث هوئے تو اُن کي تمام قبیح عادات اور خصائل اور رسوم بهي ان کو وراثت میں پهونچیں - انهوں نے رومیوں سے اکثر رسمیں جیسا کہ هم اوپر بیان کرچکے هیں اخذ کرکے اسلام کے ساتهہ ان کو چسپاں کردیا اور فرمایا کہ یہہ مذهب کے حقائق و دقائق اور اُس کے مخفي اور رموز و اسرار هیں جو سینہ بسینہ منتقل هوتے چلے آتے هیں اور جن کے سمجهنے سے علماء و فقہا' محدثین اور متکلمین کي عقلیں قاصر هیں - اِس قسم کے خرافات اور هذیانات کي وباے طاعون ان صدر مقامات سے نکلکر تمام دنیاے اسلام میں پهیل گئي — اول اُس نے امراء کے گروہ سے آگے بڑهکر کم فہم علماء کي جماعت میں سرایت کي اور ان سے تجاوز کرکے عام مسلمانوں میں شائع هوگئي *

اُس قسم کے وسائل سے اِن دغابازوں کو بڑي کامیابي هوئي اور امراء کے گروہ میں ان کو بہت بڑا رسوخ اور اعزاز حاصل هوگیا جسکے ذریعہ سے انهوں نے سخت فتنے اور فساد برپا کیئے : اکثر مدارس کو ویران کرکے اُن میں اُن سست اور کاهل اشخاص کو آباد کیا جو ان کے کشف و کرامات کے قائل تهے - اور اکثر جامع مسجدیں اُن مست قلندروں سے لبریز هوگئیں جو ڈهولک کي گتوں پر رقص کرتے اور اس شیطاني حرکت کو ذریعہ تقرب الهي خیال کرتے هیں — چونکہ ان کي ڈهولک کي عجیب و غریب آواز سے بعض وهم پرست اشخاص کے دلوں میں لرزہ اور اعصاب میں ایک قسم کي جنبش محسوس هوتي هی اُس کو وہ سمجهتے هیں کہ اِن پر وجد و حالت طاري هوئي هی — غرضکہ انهوں نے اپنے رسوخ اور اعزاز کے ذریعہ سے تمام مال زکاۃ اور بادشاهوں اور امیروں کے اوقاف کي تمام آمدني جو ممالک عثمانیہ میں " دعا کو " اور " طعامیہ " کہلاتي هی انهیں اخوان الشیاطین کے دوزخ شکم کے لیئے وقف کردي (مرحي) *

اس کا نتیجہ یہہ هوا کہ علماء کو سخت تنگي اور دشواري لاحق هوئي — نہ اُن کے لیئے رزق کا کوئي ذریعہ باقي رها نہ اُن کي عزت و حرمت باقي رهي — علم اور مذهب کے برباد هونے کے لیئے یهي سبب کافي هی کیونکہ عام مسلمانوں کو ان دغابازوں سے جو دولت مند هونے کے علاوہ صاحب عزت و حرمت هیں سچے علماء دین کو شناخت کرنا جو فقر و فاقہ کے مصائب میں مبتلا تهے سخت دشوار هوگیا — ان کے عقاید فاسد هوگئے اُن کا یقین متزلزل هوگیا - اور ان میں سے اکثر اشخاص خدا کي مقرر کي هوئي حدود سے تجاوز کرنے لگے اور اُس کے قوانین کي قوت مفقود هوگئي - ان وجوہ سے اُن کي دنیا بهي برباد هوئي - اور یہہ عام اختلال ان پر طاري هوا *

مولاے رومي نے اس کے جواب میں کہا کہ اکثر مذاهب کي حالت یهي هی کہ ایک عرصہ دراز گذرنے کے بعد ان میں فساد پیدا هو جاتا هی اور عقاید اور مسایل اپني ابتدائي حالت پر باقي نہیں رهتے - لیکن ان مذاهب کے پیروں میں ایسے زبردست اور اولوالعزم اشخاص پیدا هوتے هیں جو عوام الناس کو متنبہ کرتے اور اُن کے شکوک و شبہات دور کرتے هیں — اور اگر ان کے مذهبي اُصول و قواعد درحقیقت کمزور هوتے هیں اور ان کي بنیاد مثل اسلامي اُصول و قواعد کے مستحکم نہیں هوتي تو وہ بجاے

† اس نام کے دو شهر مغرب میں قریب قریب واقع هیں — ان دونوں میں ایک بہت قدیم هی اس کا پہلا نام اقادیر هی — دوسرے کي آبادي نئي هی اس کو مغرب کے بادشاهوں ملثموں نے آباد کیا تها اس میں شاهي لشکر اور اراکین سلطنت رهتے هیں — (معجم البلدان یاقوت حموي) —

مذہبي قواعد کے ایسے مصنوعي قواعد و قوانین تجویز کرتے ہیں جو قوم کے امن و راحت اور دنیوي انتظام کے کفیل ہوتے ہیں - اسبارہ میں وہ ہر قسم کي مشکلیں اور صعوبتیں برداشت کرتے اور اپني ذاتي عظمت و برتري کي حفاظت میں جو درحقیقت قوم کي عظمت اور برتري کے ساتھہ وابستہ ہی بلکہ اپني اور قوم کي زندگي کي حفاظت میں حتی‌الوسع تمام ممکن وسائل عمل میں لاتے ہیں — علماے محققین نے نہایت دقیق اور عمیق مباحث کے بعد یہہ بات ثابت کي ہی کہ قوم کے اخلاق و عادات کے فاسد ہونے کا اصلي باعث اور نوع انسان کي شقاوت اور بد بختي کا بنیادي سبب صرف ایک اور محض ایک ہی جس کے ساتھہ کوئي دوسرا شریک نہیں — اور وہ قانوني تسلط ہی جس میں انحلال و اختلال ہو — یہہ انحلال خواہ اس وجہ سے ہو کہ ان قوانین میں کسي قسم کا کوئي نقص ہی یا وہ قوانین کسي شخصي اقتدار و اختیار کے تابع ہیں — بد قسمتي یہہ ہی کہ ہماري قوم میں زمانہ ایسے زبردست اور الوالعزم اشخاص کے پیدا کرنے سے بخل کرتا ہی جو لوگوں کو متنبہ کرتے اور ان کے شکوک و شبہات رفع کرتے ہیں اور جب تک وہ اپنے اعلی مقاصد میں کامیاب نہ ہوں استقلال اور ثابت قدمي کے ساتھہ اپني متواتر کوششوں کا سلسلہ جاري رکھتے ہیں اور آخر کار قوم کي طرف سے شکریہ اور اعزاز و احترام حاصل کرتے ہیں — میري راے یہہ ہی کہ ہماري موجودہ مصیبت کا اصلي سبب یہہ ہی کہ ہمارا مذہب رسمي علما یا بعبارت دیگر عمامہ پوش جہال کي حمایت اور نگراني میں داخل ہوگیا ہی " *

تقریر کا سلسلہ یہاں تک پہونچا تھا کہ جلسہ کے سکرتري نے صدرانجمن کو اطلاع دي کہ مقررہ وقت گذر چکا اور جلسہ کے برخاست ہونے کا وقت آن پہونچا — صدر انجمن نے ممبران انجمن کو متنبہ کرنے کے لیئے " لا نعبد الاالله " پکار کر کہا اور فرمایا کہ ہمارے دوست رومي کي تقریر نہایت زبردست اور دلچسپ ہی - اُمید ہی کہ وہ آیندہ اجلاس میں اُس کا بقیہ نہایت بسط اور تفصیل کے ساتھہ ختم کرینگے - چونکہ ظہر کا وقت قریب آ گیا ہی اس لیئے میں جلسہ کے برخاست ہونے کا اعلان کرتا ہوں اور کل انشاءالله تعالی وقت مقررہ پر اجلاس شروع ہوگا *

ضروري اِطلاع

اعلان از طرف لوکل کمیٹي محمدن ایجوکیشنل کانفرنس علیگڈھ

محمدن اینگلو اوریئنٹل ایجوکیشنل کانفرنس کا سولھواں اِجلاس دھلي میں قرار پانا

یہہ امر قطعي طور پر طی ہوگیا ہی کہ سولھواں اِجلاس محمدن اینگلو اوریئنٹل ایجوکیشنل کانفرنس کا دھلي میں ہوگا — لوکل کمیٹي دھلي اور سنٹرل اِسٹینڈنگ کمیٹي علیگڈھ کي اتفاق راے سے جو تجویزیں سابق میں مشتہر کي گئي تھیں - اُن میں خاص وجوہ سے ترمیم کي ضرورت پائي گئي کیونکہ اس دفعہ کانفرنس کي حالت خاص ہی — دھلي جیسے شہر میں بزمانہ دربار شہنشاہي ہرچیز کا انتظام وسیع پیمانہ پر کرنا نہایت مشکل امر ہی — جسکي تکمیل میں لوکل کمیٹي کوشش بلیغ کر رہي ہی اورعجب نہیں کہ آیندہ بھي خفیف ترمیم کي ضرورت داعي ہو — اگر ایسا ہوا تو ان کو بھي اطلاع عام کے لیئے مشتہر کیا جاویگا — لہذا تجاویز مفصلہ ذیل بہ ترمیم و تنسیخ تجاویز سابقہ پبلک کي اطلاع کے لیئے مشتہر کي جاتي ہیں *

(۱) کانفرنس کا اجلاس دھلي کے دربار کے موقع پر ہوگا — ۲۷ - دسمبر سنہ ۱۹۰۲ ع اور جنوري سنہ ۱۹۰۳ ع کے درمیان میں بلحاظ رسوم دربار و حسب گنجایش وقت اجلاس کانفرنس کے منعقد کیئے جاوینگے - جنکا ٹھیک پروگرام آخر نومبر یا شروع دسمبر سنہ ۱۹۰۲ ع میں شائع ہوگا — تعداد اجلاس کي سردست سات تجویز کي گئي ہی † *

(۲) ممبري کي معمولي فیس بدستور پانچ روپیہ ہوگي اور وزٹري کي دو روپیہ *

(۳) اخباروں کے اڈیٹر اور مدرسۃالعلوم علیگڈھ کے طالب علم بذریعہ سرٹیفکٹ سکرٹري اسٹینڈنگ کمیٹي علیگڈھ آنریري ممبر اور وزیٹر سمجھے جاوینگے — مگر اُنکو بابت قیام و طعام کے فیس معینہ ادا کرني ہوگي - طلباء مدرسۃالعلوم علیگڈھ کے قیام کا حتی‌الوسع کمیٹي انتظام خاص کریگي اور اُن سے دو روپیہ یومیہ لیا جائیگا *

ممبروں کي لاجنگ و بورڈنگ یعني رھنے اور کھانے وغیرہ کا اِنتظام

(۴) کانفرنس کے ممبروں سے علاوہ صرف معمولي فیس ممبري کے فیس بورڈنگ و لاجنگ (جس میں نفیس ھندوستاني طرز کا کھانا اور ضروري سامان قیام داخل ہی) صرف یومیہ لیجاویگي - اور ہر کمرہ میں جو ۳½ × ۳½ گز سے کم نہوگا — دو ممبر ٹھیرائے جاوینگے اور ۲۵ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ع سے ۱۰ جنوري سنہ ۱۹۰۳ع تک ممبروں کو ٹھیرنے کا اختیار ہوگا - جو ممبر باہر سے تشریف لاوینگے اُن کا اسٹیشن سے لانا اور بعد ختم کانفرنس اسٹیشن پر پہونچانا اسي فیس میں کمیٹي اپنے ذمہ لیتي ہی بشرطیکہ اپني تشریف آوري کي اطلاع تحریري

---

† تقریبا کوئي دن ایسا نہوگا جبکہ کوئي نہ کوئي تقریب سرکاري طور پر ایسي پیش نہ آے جس میں ہمارے اکثر معزز ممبران اور وزیٹران کي شرکت لازمي طور پر یا بطور سیر و تفریح ضروري خیال نہ کي جاوے - اِس لیئے کانفرنس کے اجلاسوں کا روزانہ ایک وقت پر منعقد ہونا بخیال رونق جلسہ و بلحاظ سہولت شرکاے جلسہ مناسب معلوم ہوتا ہی —

بقید وقت وتاریخ پہلے سے دیں اور روانگی سے ۲۴ گھنٹے پہلے یہاں سکرٹری لوکل کمیٹی کو آگاہ کردیں — جو صاحب سیر و تفریح کے لیئے اپنی قیام گاہوں سے باہر جانا چاہینگے اُن کو سواری کا خود بندوبست کرنا ہوگا — اور حتی الوسع کانفرنس بھی کرایہ کی سواری کا انتظام کردیگی *

(۵) جو لوگ عہ یومیہ فیس بورڈنگ و جنگ دینگے اُن کے واسطے عمدہ فرنشد کمرے مہیا کیئے جاوینگے — جن کے متعلق غسل خانہ اور پاخانہ بھی خاص طور کا ہوگا — اور کمروں کی وسعت کے لحاظ سے مناسب تعداد میں مہمان وہاں ٹھہرائے جاوینگے ‡ *

(۶) جو ممبر اپنی راحت کے واسطے خاص قسم کا انتظام وسیع پیمانہ پر کرنا چاہیں تو اُنکو اس بارہ میں سکرٹری لوکل کمیٹی کانفرنس دہلی سے جلد خط وکتابت کرنی چاہیئے *

(۷) جو ممبر پانچ و دس روپیہ فیس یومیہ سے کم دینا چاہیں تو اُن سے دو روپیہ ۸ یومیہ علاوہ فیس ممبری کے لیا جاویگا — اور اُن کے قیام کے لیئے شہر میں مکانات کا بندوبست کمیٹی کی طرف سے ہوگا — اور سوائے سواری کے کھانے اور ضروری سامان کا انتظام کمیٹی کرے گی — البتہ اسٹیشن سے لانے اور بعد ختم کانفرنس اسٹیشن تک پہنچانے کا انتظام بغیر زائد صرف کے کمیٹی اپنے ذمہ لیتی ہے بشرطیکہ اطلاع آمد و روانگی کی پہلے سے دیجاوے *

(۸) ممبروں سے اُنکے ملازموں کے کھانے کی بابت ۸/ یومیہ لیا جاویگا — مگر کوئی جگہ علحدہ اُنکے واسطے نہوگی *

(۹) جو ممبر کسی اجنٹ کانفرنس یا سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی علیگڈہ کو اپنی شرکت کے ارادہ سے قبل ۲۵ اکتوبر کے مطلع کردینگے اور اُسکے ساتھ فیس ممبری اور ۷ یوم کی فیس بورڈنگ و لاجنگ ادا کردینگے یا جن ممبروں کی درخواستیں مع فیس مذکورالصدر کے ۲۵ اکتوبر تک سکرٹری لوکل کمیٹی دہلی کے پاس آجاوینگی — اُنکا انتظام کمیٹی اپنے ذمہ لیتی ہے — اِسکے بعد کمیٹی ذمہ دار نہیں ہے — بشرط امکان اس کے بعد آنے والے ممبروں کی درخواست منظور ہوگی — اور اگر انتظام نہوسکیگا تو ایسی درخواست نہ منظور کیجاویگی — اور بصورت نا منظوری درخواست علاوہ فیس ممبری کے فیس لاجنگ و بورڈنگ فورا واپس کردی جاویگی *

(۱۰) اگر کسی ممبر نے بابت بورڈنگ و لاجنگ وغیرہ کے پیشگی روپیہ بھیجدیا ہو اور اتفاق سے اُسکا آنا نہو اور ۵ دسمبر تک اپنے نہ آنیکی اطلاع لوکل کمیٹی دہلی کو بھیجکر اپنا بھیجا ہوا پیشگی روپیہ واپس چاہے تو اُس کا روپیہ سوائے پانچ روپیہ فیس ممبری اور صرفہ منی آرڈر کے کل واپس کردیا جاوے گا — مگر بعد ۵-دسمبر کے کوئی درخواست واپسی فیس کی منظور نہوگی *

‡ ابھی تک یہہ تجویز ہے کہ کیمپ کانفرنس میں پانچروپیہ اور دس روپیہ فیس والے مہمان ٹھہرائے جاوینگے —

(۱۱) اگر کوئی ممبر جس نے فیس بورڈنگ ولاجنگ پیشگی بھیجدی ہو خود نہ آوے اور اپنی جگہہ پر دوسرے کو بھیجنا چاہے تو اُس کی جگہہ پر نامزد کیئے ہوئے دوسرے شخص کو جگہہ دیجائیگی اور سوائے صہ فیس ممبری کے اور کوئی رقم زائد اُس سے نہ لی جاویگی بشرطیکہ اِس تبدل کی درخواست ۲۵-دسمبر سنہ ۱۹۰۲ ع تک پہونچ جاے *

(۱۲) جن ممبروں نے کہ فیس ممبری صہ عطا فرمائی ہی وہی فیس لاجنگ اور بورڈنگ بھیجکر کانفرنس کے مہمان ہوسکتے ہیں — یہہ حق وزیٹروں کو باستثنائے طلباء مدرسۃالعلوم علیگڈہ کے حاصل نہوگا *

(۱۳) کسی ممبر سے سات یوم سے کم کی فیس بورڈنگ ولاجنگ نہ لیجاویگی — جن ممبر صاحبان نے کہ کم ایام کی فیس بھیجی ہی وہ ازراہ عنایت بہت جلد اِس کمی کو پورا فرمائیں *

(۱۴) کسی ممبر کانفرنس کے ساتھہ سوائے ملازم کے دوسرا شخص خواہ کسی عمر کا ہو قیام نہیں کر سکتا البتہ بشرط گنجایش لڑکوں کو جگہہ دیجاویگی اور اُن کو بجز فیس ممبری کے باقی کل اخراجات مثل ممبروں کے ادا کرنے ہوں گے *

(۱۵) مکان کانفرنس میں مقیم ہوکر دوسری جگہہ کھانا کھانے سے فیس میں کوئی کمی نہوگی —

(۱۶) اگر کوئی صاحب غیر مذہب ممبر کانفرنس ہوکر مہمان کانفرنس د ہونا چاہیں تو اُن کو سکرٹری لوکل کمیٹی کانفرنس دہلی سے خط و کتابت کرنا چاہیئے اگر ممکن ہوا تو اُن کے لاجنگ اور بورڈنگ کے واسطے خاص طور پر انتظام کیا جاویگا — مگر فیس عہ یومیہ سے کم نہ لی جاویگی *

(۱۷) جو ممبر عہ یومیہ یا خاص فیس والے اپنی گاڑی اور گھوڑے کے لیئے جگہہ چاہینگے اُن کے لیئے کانفرنس کمپ میں فیس مفصلہ ذیل پر انتظام کیا جاویگا — مگر اِس فیس میں گھاس دانہ شامل نہیں ہی — اگر گھاس وغیرہ کا انتظام چاہینگے تو مناسب طور پر کانفرنس کرسکیگی — ایسی درخواستیں آخر اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ع تک سکرٹری کے پاس آ جانی ضرور ہیں —

شرح فیس یہہ ہی

ایک گھوڑا — اور ایک دو پہیہ گاڑی یومیہ صصہ ۸/
ایک گھوڑا — اور ایک چوپہیہ گاڑی — یومیہ مصا ۸/
دو گھوڑے اور ایک چوپہیہ گاڑی — یومیہ مصا ۸/

} گاڑیاں اور بشرط گنجایش گھوڑے بھی سایہ دار جگہہ میں رکھے جائینگے —

(۱۸) ہر قسم کی فیس سکرٹری لوکل کمیٹی دہلی کے نام جلد آنا چاہیئے — اور اگر سنٹرل اِسٹینڈنگ کمیٹی علیگڈہ یا ایجنٹان کمیٹی کو فیس ادا کریں تو اِس کی اِطلاع سکرٹری لوکل کمیٹی کو ضرور کردیں *

(۱۹) ڈائننگ روم یعني کہانے کے کمرے ہر قیام گاہ کے علحدہ آراستہ کیئے جاوینگے – اور مہمانوں کو اُن میں یکجا کہانا تناول فرمانا ہوگا اِلا جو صاحب کہ علیل ہونگے اُن کے قیام گاہ پر پرہیزي کہانا حسب ہدایت ڈاکٹر یا طبیب کے بہت اہتمام کے ساتہہ بہیجا جاویگا •

(۲۰) بنظر حفظان صحت کمپ کانفرنس میں ایک عارضي ہاسپٹل قایم کیا جاویگا – جسمیں ایک سند یافتہ ڈاکٹر اور ایک طبیب بہي ہوگا اور ایک ضروري اور مختصر دوا خانہ بہي ہوگا — اور معمولي شکایات کا علاج بلا زاید فیس کے کیا جاویگا •

(۲۱) تجویز هی کہ واسطے سہولت مہمان کانفرنس کے کمپ کانفرنس میں سرکاري ڈاک خانہ جسپر مہر اینگلو اوریئنٹل ایجوکیشنل کانفرنس کیمپ دہلي کي ہوگي قایم کرادیا جاویگا •

(۲۲) کمپ کانفرنس شہر سے ملا ہوا اجمیري دروازے کے باہر زیر فصیل لب سڑک واقع هی – یہاں سے دربار کمپ کا فاصلہ پانچ میل سے زاید هی — کیمپ کانفرنس اور دیگر فرودگاہ ممبران کا پتہ و نشان و نقشہ جات وغیرہ دسمبر تک مفصل طور پر شایع کیئے جاوینگے † •

(۲۳) ممبران کانفرنس – کالج کے اولڈ بائز — تعلیم یافتہ نوجوانوں اور قوم کے بہي خواہوں سے اُمید هی کہ وہ اِس قومي کام میں مدد کرینگے – اور کانفرنس کے اغراض و مقاصد کو سمجہکر اپنے عزیزوں اور دوستوں کو ممبر ہونے یا کانفرنس کو اور کسي طرح سے مالي مدد پہونچانے کے لیئے سعي فرمائینگے – اِس لیئے کہ کانفرنس دہلي کي خاص حالت هی اور معمول سے بہت زیادہ خرچ کي ضرورت هی — لوکل کمیٹي دہلي نے ذاتي جوکہوں اُٹہاکر اِس عظیم الشان کام کو اپنے ذمہ لیا هی اور باہمي ذمہ داري سے زر کثیر بہم پہونچاکر کام چلایا هی ‡ •

عبدالاحد

آنریري سکرٹري لوکل کمیٹي محمدن اینگلو اوریئنٹل ایجوکیشنل کانفرنس دہلي

۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ع

† نمبر ۱ — بغرض سہولت ممبران خیال هی کہ ایسے نقشے جن سے شہر دہلي کے خاص خاص مشہور مقامات و کمپ دربار شہنشاہي – و کمپ کانفرنس و جدید ریلوے وغیرہ کي کیفیت بخوبي معلوم ہو چہپوا کر بقیمت مشتہر کیئے جاویں اور ممبروں کي طلب پر بہیجے جاویں –

‡ نمبر ۲ — جن صاحبوں نے درخواستیں حسب اعلان مجریہ سابقہ آخر اگست سنہ ۱۹۰۲ تک مع فیس کے بہیج دي هیں اگر وہ چاہینگے اور ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ع تک اطلاع دینگے تو ہم اُن کے واسطے قواعد سابقہ کي پابندي اِختیار کرسکینگے •

دربار قیصري دہلي سنہ ۱۸۷۷ع

لارڈ لٹن کي رپورٹ

یہہ وہ کیفیت هی جو لارڈ لٹن نے دہلي کے دربار قیصري سنہ ۱۸۷۷ع کے متعلق ملکہ معظمہ مرحومہ کو تحریر فرمائي تہي

ازجانب لارڈ لٹن بحضور ملکہ معظمہ

مجہکو حضور کي خدمت میں اِس قدر باتوں کي رپورٹ کرني هی ' اور اُس کے لکہنے کے لیئے اِس قدر کم فرصت هی کہ اگر ذاتي احسان مندي سرکاري کام سے فوقیت نرکہتي ہوتي — تو میں نہیں جانتا کہ اِس عریضہ کو کہاں سے شروع کروں – دل کا دن لیڈي لٹن اور میرے واسطے اُس بیش بہا اور خوشنما پیالہ کے پہونچنے سے جو حضور نے ہمارے چہوٹے لڑکے کو عطا فرمایا هی ایک نہایت خوشي کا دن تہا – میں حضور کي خدمت میں اُس فخر کو جو اپني ملکہ معظمہ اور مہربان خاتون کے پیارے اور واجب‌التعظیم ہاتہوں سے اِس نادر عطیہ کے ملنے سے ہم کو حاصل ہوا هی اور نہ اِس بات کو کہ ہم بطور ایک دستکاري کے کام کے اُس کي خوبصورتي اور لطافت کے نہایت مداح هیں کافي طور پر ظاہر نہیں کرسکتا ہوں — یہہ خوبصورت تحفہ بطور ایک ارث کے ہوگا اور وہ نسلاً بعد نسل اُس خاندان میں رہیگا جس کے لیئے حضور کا گاڈ سن (منہہ بولا) بیٹا بشرطیکہ اُس کي عمر میں برکت ہو احسانمندي اور دلي خیرخواہي کے اُن خیالات کو اپنے پیچہے چہوڑیگا جو اُس کا والد اس موقع پر اُس کي طرف سے بڑے فخر کے ساتہہ ظاہر کرتا هی •

پرسوں (یعني ۲۳ دسمبر کو) میں مع لیڈي لٹن اور اپنے تمام اسٹاف کے ٹہیک اُسي وقت پر دہلي پہونچا جو تین مہینے پہلے قرار دیا گیا تہا — ریلوے اِسٹیشن پر تمام ہندوستاني والیان ملک اور راجاؤں نے میرا استقبال کیا ' اور ٹرین سے اُترنے سے پہلے میں نے اُن کے خیر مقدم اور جس خلوص کے ساتہہ اُنہوں نے وایسراے کي دعوت قبول کي تہي اُس کے شکریہ کے اِظہار میں اُن سے مخاطب ہوکر چند الفاظ کہے مسٹر تہارنٹن قایم مقام سکرٹري صیغہ خارجیہ نے اُن کا اُردو میں ترجمہ کیا اور تب مہاراجہ صاحب کشمیر – سیندہیہ – ہولکر – نظام – مہاراجہ جیپور — اور دوسرے راجاؤں کے ساتہہ ہات ملانے کے بعد میں فوراً مع لیڈي لٹن کے اپنے ہاتي پر سوار ہوا اور ہماري دونوں چہوٹي چہوٹي لڑکیاں دوسرے ہاتي پر ہمارے پیچہے تہیں — دہلي میں ہوکر لشکر گاہ تک جہانتک ہم غروب آفتاب کے وقت پہونچے سواري کے گذرنے میں تین گہنٹہ سے زیادہ صرف ہوئے — وایسراے اور اسٹاف کے پیچہے حضور کي گورنمنٹ ہند کے خاص خاص سول اور ملیٹري عہدہدار ہاتہیوں پر سوار تہے جن پر زرق برق جہولیں پڑي ہوئي تہیں — سڑکوں پر کئي میل تک فوج صف بستہ کہڑي

تھي ' اور هندوستاني واليان ملک کي فوج حضور کي افواج کے ساتھه شامل کردي گئي تھي — تمام راستہ میں فوج کے پیچھے لوگوں کا کثرت سے هجوم تھا اور وہ ظاهرا نہایت سرگرم اور پرجوش معلوم هوتے تھے - مکانات کے دریچوں - دیواروں اور چھتوں پر بکثرت هندوستاني اور یوروپین بیٹھے هوئے تھے ' اور هندوستاني همکو سلام کرتے اور یوروپین چیرز دیتے تھے - هندوستاني ریاستوں کي فوج جو مختلف اقسام کي تھي اُس کے دیکھنے سے ایک خاص طور کا لطف معلوم هوتا تھا ' اور جن شخصوں نے اُس منظر کو دیکھا هي ' وہ شاید پھر کبھي ایک هي مقام پر عجیب و غریب هتیاروں وردیوں اور صورتوں کا ایسا پر رونق اور مختلف الانواع مجموعہ نہیں دیکھینگے — جو شخص حضور کي فوج هائیلینڈرز کو دیکھتے تھے وہ سب اُسکي نہایت تعریف و توصیف کرتے تھے ' اور اگر حضور ایسي عمدہ فوج پر فخر کریں تو کچھه بیجا نہوگا *

هندوستاني والیان ملک اور سرداروں نے ریلوے اسٹیشن پر میرا استقبال نہایت گرمجوشي کے ساتھه کیا مہاراجہ صاحب بہادر جودھپور نے (جنہوں نے وایسراے کے کیمپ میں اپنے خاص کارخانہ کے گیس سے روشني کي هي) سر جن اسٹریچي سے فرمایا کہ هندوستان نے کوئي ایسا مجمع نہیں دیکھا هي جسمیں صرف تمام بڑے بڑے هندوستاني راجے اور والیان ملک هي نہیں (جن میں سے بہت سے سابق میں کبھي نہیں ملے تھے) بلکہ قلات ' برهما ' سیام اور مشرق کے دور و دراز مقامات کے سردار اور ایلچي بھي حضور کي اطاعت بجا لانے کے لیئے جمع هوئے هیں — مہاراجہ صاحب ممدوح نے فرمایا کہ جو مشکلات اِس عظیم‌الشان دربار کے اهتمام و انصرام میں پیش آئیں اور آخرکار حل کي گئیں اور جو کامیابي اُس میں حاصل هوئي اُس کا وہ بخوبي اندازہ نہیں کرسکتے تھے اور حقیقت یہہ هي کہ جہاں تک میں تحقیق کرسکتا هوں اس وقت تک اهل یورپ اور هندوستاني متفق‌اللفظ هوکر صرف یہہ راے دیتے هیں کہ همارے عظیم‌الشان کام کا نہایت خوش اسلوبي اور عمدگي کے ساتھه آغاز هوا اور هر طرح پر اُمید هي کہ وہ ایسي هي کامیابي کے ساتھه انجام کو پہونچیگا *

اتوار اور کرسمس آرام کے دن تھے - بشپ آف مدراس و آرک ڈیکن بیلي نے ویسراے کے کیمپ میں نماز پڑھائي اور بلحاظ اُن واقعات کے جن کي خوشي هم بڑي دھوم دھام کے ساتھه منانا چاهتے تھے حضور کي جان و مال کي سلامتي کے لیئے خاص دعا مانگي گئي — همارا کرسمس کا دن ایک ناگہاني اور افسوسناک صدمہ کے باعث سے سست اور اداس هوگیا - یعني کپتان کلیٹن جو حضور کي نویں رجمنٹ لینسرز سے متعلق تھے اور دهلي میں بطور ایکسٹرا ایڈیکانگ کے میرے اسٹاف میں شامل تھے ' پولو کھیلتے وقت اپنے ٹٹو پر سے گر پڑے اور اُن کي گردن کي هڈي ٹوٹ گئي اور اُسي رات کو اُن کا خاتمہ هوگیا — وہ ایک نہایت عمدہ اور هوشیار عہدہ دار تھے ' اور سب لوگ جو اُن کو جانتے تھے اُن سے دلي محبت رکھتے تھے — اُن کي بے موقع وفات حضور کے فوجي صیغہ کے لیئے ایک بڑے نقصان اور اُن کے همعصر عہدہ داروں اور بہت سے دوستوں کے لیئے دائمي رنج و افسوس کا باعث هي — بیچارے لارڈ ولیم بریسفورڈ کو جو لڑکپن سے اُن کو جانتے اور اُن سے مثل بیٹے کے محبت رکھتے تھے اُن کي وفات سے اسقدر صدمہ اور رنج هوا هي کہ اُس کو دیکھکر کلیجہ شق هوتا هي - میں نے اُن کي رجمنٹ کے سپاهیوں اور افسروں کو ایک چٹھي مشعر اظہار اپني دلي همدردي کے تحریر کي هي - وہ دهلي میں کیمپ کے اندر دفن کیئے گئے *

سہ شنبہ کو (۳۰ دسمبر) دس بجے صبح سے لیکر سات بجے شام تک میں هندوستاني سرداروں سے ملاقات کرنے اور جو شخص مستحق تھے اُن کو نشانات اور تمغوں اور دوسرے اعزاز کے دینے میں جو حضور نے عطا فرمائے هیں مصروف رها — دربار جو تمام دن اور بڑي رات گئے تک جاري رها ' نہایت بارونق اور پر لطف تھا اور بڑي کامیابي کے ساتھه انجام کو پہونچا - جس ترتیب سے وایسراے نے سرداروں سے ملاقات کي وہ ایک جدید اصول پر نہایت غور و تامل کے ساتھه قرار دي گئي تھي اور اُس سے وہ تمام مشکلات اور رنجشیں جواکثر نشست کي نسبت هوا کرتي هیں بالکل رفع دفع هوگئیں - اور هر ایک سردار میرے خیمہ سے نہایت بشاش اور خوش اور دلي احسانمندي اور سچي خیر خواهي و وفاداري کا اظہار کرتا هوا واپس گیا — تمغے نہایت صنعت اور کاریگري کے ساتھه بنائے گئے هیں اور سب لوگ عموماً اُن کي تعریف کرتے هیں — جن شخصوں کو یہہ تمغے دیئے گئے هیں وہ اُن پر نہایت فخر کرتے هیں ' اور ابھي سے یوروپین اور هندوستانیوں کے درمیان نقرئي تمغوں کے حاصل کرنے کے واسطے بڑي بڑي کوشش اور مقابلہ هو رها هي یہہ تمغے خاصکر اس لحاظ سے نہایت کارآمد هوئے هیں کہ میں اُن کے ذریعہ سے حضور کي طرف سے بہت سي ادنی خدمات کا صلہ دے سکا هوں جن کے عوض کسي قسم کا دوسرا تمغہ یا عزت نہیں دي جاسکتي تھي - نشانات کے دینے سے جن پر هر رنگ کي نہایت نفیس چیني ساٹن پر عمدہ دستي زر دوزي کا کام کیا گیا هي (جو رنگ هر ایک نشان کے واسطے تجویز کیا گیا تھا وہ اُس سردار کے لیئے نہایت موزوں تھا جس کو وہ دیا گیا) نہایت عمدہ اثر پیدا هوا هي — ان نشانات میں صرف یہہ نقص هي (جس کا مجھکو پہلے هي سے خیال تھا) کہ پیتل کي چھڑوں کے باعث سے جن پر خوشنما کام بنا هوا هي وہ اسقدر بھاري هوگئے هیں کہ دو زبردست هائیلینڈروں کي متفقہ کوشش ایک نشان کے اُٹھانے کے لیئے درکار هوتي هي - اور میں خیال کرتا هوں کہ اسي وجہ سے هندوستاني سرداروں کو جن کو یہہ نشانات دیئے گئے هیں آیندہ جلوسوں میں اُن کو هاتھیوں کي پشت پر لے جانا پڑیگا - چنانچہ اُنہوں نے اُس قواعد میں جو میں نے دهلي سے اپني روانگي کے دن ملاحظہ کي جلوس کے ساتھه اول موقع پر اُن سے کام لیتے وقت ایسا هي کیا — جن شخصوں نے حضور کي شبیہہ کو دیکھا جو بڑے درباري خیمہ میں ویسراے کے تخت کے اوپر لگائي گئي تھي اُن سب کے نزدیک وہ ایک نہایت عمدہ شبیہہ

حضور کی تھی — ہندوستانی سرداروں نے خاص شوق اور غور کے ساتھہ اُس کو دیکھا بھالا ٭

۲۷ دسمبر روز چہار شنبه کو میں نے مثل سابق دس بجے صبح سے ایک بجے سهپهر تک ہندوستانی سرداروں سے ملاقات کی ' اور ڈیڑھ بجے سے ساڑھے سات بجے تک اُنکی ملاقات باز دید میں وقت صرف ہوا میں اس بات کا بیان کرنا بھول گیا که سه شنبه اور چہار شنبه کی شب کو میں نے بمبئی اور مدراس کے گورنروں کی بڑے تکلف کے ساتھہ دعوت کی - اُس کے بعد جب تک میرا قیام دہلی میں رہا میرا شام کا وقت ہر روز اِسیطرح پر لفٹننٹ گورنروں اور کمانڈرانچیف اور گورنر جنرل گوا کی دعوت اور ملاقاتوں میں صرف ہوا - اِن دعوتوں میں سیام ' نیپال اور یارقند کے سفیر علاوہ بہت سے معزز ہندوستانیوں کے مدعو کیئے گئے - پنجشنبه کو ڈنر کے بعد میں نے دربار لیوی منعقد کیا جو ایک بجے رات تک رہا ' اور کہتے ہیں که اُس میں ڈھائی ہزار آدمی شریک ہوئے تھے — اور میں یقین کرتا ہوں که یہه سب سے بڑا دربار لیوی تھا جو کسی وایسراے یا گورنر جنرل نے ہندوستان میں کیا ہے ٭

اِس جواب میں اُن طبع زاد کلمات خیر خواہی و گرمجوشی کا جو مہاراجه سیندھیه نے دربار قیصری میں بیان کیئے تھے ' اور مہاراجه ہولکر کی احسانمندی کا بعوض اس وعدہ کے که خاندیش کی سرحد کی اصلاح اُن کے موافق کی جاویگی (اور یہه ایک ایسی احسانمندی تھی جو فوراً گورنمنٹ انگریزی کے اخراجات قحط کے واسطے آٹھہ ہزار پونڈ چندہ دینے سے عملی صورت میں ظاہر کی گئی) ذکر کرنے کے بعد لارڈ لٹن نے یہه بیان فرمایا ہے که " جو قابل اطمینان اور دوستانه قول و قرار مہاراجه کشمیر نے کیئے ہیں وہ شاید چنداں ضروری نہیں ہیں کیونکه اُن کی وفاداری کی نسبت پہلے ہی سے اطمینان اور بھروسه تھا - لیکن شاید حضور مجھکو اِس سردار کی نسبت ایک خفیف ماجرہ کے عرض کرنے کی اجازت عطا فرماوینگی جس سے یہه بات بخوبی ظاہر ہوتی ہے که اِس دربار قیصری کا مہاراجه صاحب ممدوح اور دوسرے شخصوں پر کیسا اثر ہوا ہے - جو ملاقات میری اول مرتبه چند مہینے پہلے مہاراجه صاحب کشمیر کے ساتھہ ہوئی اور جس کا یہه نتیجه ہوا که میں نے گلگت میں ایک انگریزی عہدہ دار کے مقرر کرنے کی نسبت اُن کی رضامندی حاصل کرلی ' اُس میں مجھکو معلوم ہوا که گو وہ میرے ساتھہ نہایت خوش اخلاقی اور تپاک سے پیش آئے تاہم وہ گورنمنٹ انگریزی اور میری نسبت نہایت بدظن تھے اُن کا یہه خیال معلوم ہوتا تھا که ہرایک لفظ جو میں نے اُنسے کہا تھا ضرور ایک خفیه معنی رکھتا تھا اور اُس کی نسبت احتیاط کرنا اُنکا فرض تھا — جب تک میرے اور مہاراجه صاحب ممدوح کے درمیان گفتگو ہوتی رہی ' مہاراجه صاحب ممدوح نے بنظر احتیاط اپنے تمام مشیروں کو اپنے پاس موجود رکھا اور کسی سوال کا جواب دینے سے پہلے جو میں اُن سے دریافت کرتا تھا وہ اُن مشیروں سے اِستفسار کرلیتے تھے — اور اگرچه آخرکار اُنہوں نے میری تجویزوں کو قبول کرلیا لیکن صریح معلوم ہوتا تھا که اُنہوں نے ایک رات اُن پر غور کرنے کے بعد کسی قدر بیدلی اور بدگمانی کے ساتھہ اُن کو منظور کیا تھا - مگر دربار قیصری کے بعد دوسرے دن میں نے بعض زاید جزئیات کے طے کرنے کی غرض سے مہاراجه کشمیر کے ساتھہ دوسری مرتبه پرائیویٹ ملاقات کی ' اور اس موقع پر اُن کا کل برتاو اور طرز گفتگو اُس کے برخلاف تھا - اُنہوں نے اپنے تمام مشیروں کو فوراً رخصت کردیا ' اور علاوہ ہمارے اور مسٹرتھارنٹن میرے فارن سکرٹری اور کرنل برن کے اور کوئی شخص کمرہ میں نه تھا ' اور جبکه میں نے اُن سے اس بات کی تشریح کرنا شروع کیا که میں کن وجوہات سے اُن سے فلاں بات کا خواستگار تھا تو اُنہوں نے مجھکو فوراً یہه بات کہکر روک دیا که " اِن تمام باتوں کی تشریح کرنا فضول ہے — اب مجھکو یقین ہوگیا که آپ کوئی ایسی بات نہیں چاہتے ہیں جو میرے اور میری ریاست کے حق میں مفید نہو — ہمارے مطالب سلطنت کے مطالب کے مطابق ہیں - آپ حکم دیجیئے اور اُس کی فوراً تعمیل کیجاویگی " - میں حضور کو اطلاع دے چکا ہوں که مہاراجه کشمیر کے ایک بیٹے نے دربار قیصری میں بطور میرے پیج (خواص) کے کام دیا تھا — میں یہه بات ٹھیک ٹھیک عرض کرتا ہوں که تمام ہندوستانی والیان ملک چھوٹے اور بڑے جن سے میں پہلے سے واقف تھا اس موقع کی تعظیم و تکریم کرنے میں ایک دوسرے کی ہمسری کرتے تھے ' اور مجھکو سچے دل سے یقین ہے که اس عظیم‌الشان مجمع کے ذریعه سے میں بہت سے اور شخصوں کے ساتھہ بھی جن سے میں اُس وقت اول ہی مرتبه ملا تھا نہایت دوستانه اور کانفیڈنشل تعلقات قایم کرسکا ہوں ٭

۲۸ دسمبر روز سه شنبه مثل ایام گذشته کے ہندوستانی والیان ملک کے ساتھہ ملاقات کرنے میں صرف ہوا ' اور شام کو ایک ڈنر اور دربار لیوی ہوا — اس لیوی میں اس کثرت سے آدمی شریک تھے ' اور ڈیروں اور خیموں میں جن میں آمد و رفت کے دروازے خواہ نخواہ کسیقدر چھوٹے اور تعداد میں کم ہوتے ہیں ایسے مجمع کثیر کی آسایش اور ترتیب میں اسقدر دشواری پیش آئی که اُس کی بخوبی روک تھام نہوسکی ' اور چونکه اس کشمکش میں اکثر لوگوں کو کسیقدر تکلیف ہوئی اس لیئے بعض یوروپین نے جو دہلی کو اس بات کا مصمم ارادہ کرکے آئے تھے که وہاں کوئی نه کوئی حیله شکایت کا پیدا کرینگے جب که اُن کو کوئی اور حیله نه مل سکا تو یہه شکایت کی که اس لیوی میں اُنکی آسایش کے واسطے مناسب انتظامات نہیں کیئے گئے تھے — لیکن درحقیقت میں نہیں جانتا که جو کچھه میرے اسٹاف کے لوگوں نے کیا جو باوجود اس کے که اُن کی تعداد میں اس موقع پر بڑا احتشام کیا گیا تھا ایک ہفته سے زیادہ عرصه تک شب و روز اُن پیچیدہ انتظامات میں جو وایسراے کے بہت سے مہمانوں کی خاطر داری کے لیئے ضروری تھے اور دربار کے متعلق دوسری بیشمار جزویات کے انصرام میں مصروف رہے تھے اُس سے زیادہ اور کیا کیا جاسکتا تھا — اپنی طرف سے میں اُن کے تمام انتظامات کی عمدگی اور دور اندیشی کی کافی تعریف و توصیف نہیں کرسکتا ہوں

اور نہ اپنی احسانمندی نسبت اُس مستعدی کے ظاہر کر سکتا ہوں جس کے ساتھہ اُنھوں نے اپنی تمام سخت محنتیں برداشت کی تھیں — خاصکر کرنل برن اور کرنل کالی جو پچھلے پندرہ روز میں اڑتالیس گھنٹوں میں سے دو گھنٹہ سے زیادہ نہ سوئے ہونگے ' اور جن کی بے تکان کوششوں کی بدولت اس دربار میں پوری کامیابی حاصل ہوئی ہی میرے شکریہ کے مستحق ہیں — اگر اُن لوگوں کی تعداد کثیر پر لحاظ کیا جاوے جو دہلی میں جمع ہوئے ہیں اور وہ بہی سب خیموں اور ڈیروں کے اندر ' اور جنمیں حضور کے سب سے اعلی درجہ کے انتظامی عہدہ دار جو ہندوستان کے ہرایک حصہ سے آئے ہیں اور جن کے ساتھہ ہر ایک کا پرسنل اسٹاف ہی ' میری خاص کونسل کے ممبر معہ اپنی بیویوں اور بال بچوں کے جن کی خاطر و تواضع بطور ذاتی مہمان ویسرائے کے کی گئی ' اخبار نویسوں کے تمام ریپریزنٹیٹو خواہ وہ ہندوستانی ہوں یا یورپین ' پندرہ ہزار سے زیادہ انگریزی فوج ' علاوہ ۴۵۰ ہندوستانی راجاوں اور سرداروں کے جن میں سے ہرایک کے ساتھہ دو سو سے لیکر پانسو تک ہمراہی ہیں' غیرسلطنتوں کے سفیر معہ اپنے مصاحبوں کے ' غیر ملکوں کے کانسل یا بہت سے وحشی اور نا تربیت یافتہ سرحدی سردار معہ اپنے گہوڑوں اور اونٹوں وغیرہ کے ' اور پہر ایک بے شمار انبوہ پرجوش شخصوں کا جو ملک کے ہر ایک گوشہ سے اس دربار کے شوق میں کہنچے ہوئے چلے آئے ہیں شامل ہیں ' تو میں کہہ سکتا ہوں کہ اگر اسبات پر بنظر انصاف غور کیا جاوے تو میرے نزدیک کوئی صاف دل شخص اس امر سے انکار نہیں کرسکتا کہ ایسے انبوہ کثیر کا ایک جگہہ جمع کرنا ' اُن کی سکونت اور کہانے پینے کا انتظام کرنا بغیر اس کے کہ اُن میں ایک شخص بہی بیمار ہو ' یا انتظامات کی خرابی کی وجہ سے کوئی حادثہ ظہور میں آوے ' اور رسد کے مہیا کرنے میں ایک لمحہ کی ابتری یا ایک گہنٹہ کی دیر ہو ' اور پہر اُن سب کا راضی خوشی ' اوربعوض اُس مہمانداری کے جو (سرکاری روپیہ کے خرچ سے جسکی تعداد نہایت واجبی اور مناسب تہی اُنکی کی گئی تہی شکرگذار اور ہمارا مداح واپس جانا ' ایک ایسا کام تہا جس سے اُن تمام شخصوں کی بڑی لیاقت اور تعریف پائی جاتی ہی جو اُس کے انجام دینے میں مصروف تہے ●

(باقی آیندہ)

واقعات اور رائیں

یہہ خیال کرنے کی معقول وجہ معلوم ہوتی ہی کہ جو اہم اور سنگین قسم کے واقعات اِس وقت یورپ میں سلطنت عثمانیہ کو پیش آ رہے ہیں وہ پورے طور پر تاروں اور اخباروں کے ذریعہ سے ظاہر نہیں ہوتے پس ہمکو مطلق تعجب نہوگا اگر کسی روز کسی سخت پیچیدگی کی خبر دفعتاً سنی جاے — بلگیریا اِس وقت ایک خاص جوش کی حالت میں ہی — شہنشاہ روس کے چچا گرینڈ ڈیوک نکلس اِس وقت وہاں رونق افروز ہیں اور مذہبی اور فوجی دونوں قسم کی مراسم شپکا پاس کی فتح کی یادگار میں ہو رہی ہیں — یہہ وہ درہ ہی کہ جہاں روس کو سنہ ۱۸۷۷ ع میں بمقابلہ سلیمان پاشا فتح ہوئی تہی — اب اس درہ کے قریب ایک عظیم‌الشان معابد یعنی گرجا گہر تعمیر ہوا ہی جس کی افتتاح دہوم دہام کے ساتھہ ہوئی — اگر اسی پر اکتفا ہوتا تو افسوس کا موقعہ نہ تہا مگر تار کی خبروں سے معلوم ہوتا ہی کہ اس جوش نے بہت خوفناک شکل اختیار کی ہی صوبہ مقاسقر میں جو سرحدی صوبہ ہی جنگ شروع ہوگئی ہی چنانچہ اس وقت تک بلگیریا کی طرف کے ۵۲ آدمی مقتول اور ۱۱۲ مجروح ہوئے ہیں — یکم اکتوبر کے تاروں سے یہہ بہی معلوم ہوتا ہی کہ ٹرکی بہی پوری تیاری کر رہی ہی چنانچہ ۳۸ بٹالین اس وقت میدان میں ہیں ●

دہلی دربار کے متعلق گورنمنٹ نے یہہ انتظام کیا ہی کہ ہر قسم کی جنس بکثرت گورنمنٹ کے گوداموں میں جمع رہیگی اور مناسب نرخ سے ہر شخص کو مل سکیگی — اس سامان کی فراہمی میں اس وقت ۲۲۰ گاڑیاں کام کر رہی ہیں علی‌ھذا ایکہزار شتر اور سات سو خچر بار برداری کر رہے ہیں — ۱۵ اکتوبر سے غالبا دوکانیں کہل جائینگی — خاص خاص چیزوں کا نرخ تحریر کیا جاتا ہی ●

گاے کا گوشت	...	۱۰/ سے ۶/ ثار تک
بکری کا گوشت	...	۶/ سے ۱۲/ ثار تک
ڈبل روٹی	...	۱۶ فی روپیہ
آٹا	...	فی من لے۶/ سے صہ۴/ تک
چاول	...	فی من لے۱۱/ سے صہ۹/ تک

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ علاوہ والیان ملک اور خاص مہمانوں کے عام شایقین یورپین اور ہندوستانی کے واسطے متعدد کیمپ قرار دیئے گئے ہیں — جہاں تک ہمکو علم ہی کمپ نمبر اول میں جگہہ نہیں ہی — کمپ نمبر ۲ میں تیس روپیہ یومیہ معہ کہانے کے صرف ہوگا کمپ نمبر ۳ البتہ ایسا ہی جس کی جانب ہم ناظرین کی خاص توجہ مبذول کرنا چاہتے ہیں کیونکہ اکثر ناظرین اُس سے مستفید ہوسکتے ہیں — اس کمپ میں خیمہ کے واسطے شایقین کو خواہ انگریز ہوں یا ہندوستانی درخواست دینے پر جگہہ مل سکتی ہی صرف صفائی کے اخراجات کے واسطے قلیل رقم ادا کرنا ہوگا باقی انتظام ہر شخص اپنی خواہش کے مطابق کرسکتا ہی درخواستیں سکرٹیری ایکزیکیوٹو کمیٹی دہلی کے پاس بلا تاخیر جانا چاہیئے کیونکہ یورپین اصحاب اس جگہہ کو بہت جلد گہیر لینگے اور پہر بجز باغات کہیں جگہہ نہ رہ جائیگی ●

مس سوراب جی ایک تعلیم یافتہ پارسی لیڈی ہیں جو صرف معمولی تعلیم ہی سے مستفید نہیں ہوئی ہیں بلکہ قانون بہی جانتی ہیں — آپ فی‌الحال ولایت تشریف رکہتی ہیں اور وہاں کے معزز اخباروں میں یہہ تحریک کی ہی کہ منجانب کورٹ روڈ آرڈس قانون داں لیڈیاں پردہ نشین زمینداروں کو صلاح قانونی دینے کی غرض سے ملازم رکہی

جائیں – اس تجویز کو اخبار لندن ٹیمس نے پسند کیا هی مگر پانیر کو اُسکي کامیابي میں اور ضرورت میں کلام هی *

همکو اطلاع دي گئي هی که مسٹر عبدالوهاب صاحب زبیري جو همارے کالج سے سالگذشته میں گریجوایٹ هوئے هیں منجانب دهلي لوکل کمیٹي محمدن ایجوکیشنل کانفرنس بطور ایجنٹ متعین هوکر پنجاب بهیجے گئے هیں هم اُمید کرتے هیں که اُن کو پوري امداد دي جائیگي *

چند روز هوئے که مانشیر زولا نے جو ملک فرانس کا بهت بڑا ناول نویس تها انتقال فرمایا انکي سوانح عمري ایسي هی جس سے نوجوانوں کو پوري همت هونا چاهیئے – ابتداے عمر میں بالکل مفلس تهے اور آخر عمر میں اگر فرانس کا سردار کہا جاے تو بیجا نه هوگا *

ناٹ بالخیر

ترکي قصه کا ترجمه

مسٹر سجاد حیدر بي – اے منجمله لایق ترین سابق طلباء کالج کے هیں — اُن کو لٹریچر سے بالخصوص دلچسپي هی اور انگریزي اور اُردو دونوں میں دخل اور دستگاه هی — بحالت قیام علیگڈه جب که وه حاجي محمد اسمعیل خاں صاحب رئیس دتاولي کے پرائیویٹ سکرٹري تهے مسٹر سجاد حیدر کو ترکي زبان سے واقفیت حاصل کرنے کا بهي موقعه ملا اور اسي واقفیت کا نتیجه هی که اُنهوں نے حال میں ایک مختصر مگر دلچسپ ترکي قصه کا اُردو میں ترجمه کیا هی — ترکي محاوروں کا اُردو میں ادا هونا بظاهر بهت مشکل معلوم هوتا هی اور غالباً اسي وجه سے اِس ترجمه میں بعض الفاظ اور محاورہ ایسے هیں جنکي فصاحت کسیقدر مشتبه هی – لیکن فصاحت کے مسایل کا طی کرنا آسان نهیں هی قطع نظر اِس کے قصه کي دلچسپي میں اُن کي وجه سے کمي نهیں هوسکتي — تاوقتیکه کسي قوم اور ملک کي حالت سے واقفیت نهو اس بات کا معلوم کرنا دشوار هی که کسي ناول یا کسي ڈراما میں جو کیرکٹر رکهے گئے هیں اور جنکي باهمي گفتگو اُس میں درج هی وه لوگ اگر واقعي عالم هستي میں هوتے تو خود اُس ملک کے معزز اور مستند اشخاص اُن کو سوسئیٹي کے کس طبقه میں سمجهتے — مگر بظاهر ایسا معلوم هوتا هی که اِس قصه کے کیرکٹر اوسط درجه کے لوگ هیں – اِس قصه میں زن و شو کا جو مکالمه هی اُس کي نسبت همارے ملک اور قوم میں ضرور نکته چیني کي جائیگي مگر خیال کرنا چاهیئے که صرف یهه بهي ایک حالت اِسلامي ممالک میں ایسي هی که جس میں جائز اور مناسب طور پرذوق شوق کي گفتگو هوسکتي هی پس اگر اس سے بهي دست برداري کي جاے تو منجمله دو صورتوں کے ایک صورت لازم آتي هی یعني یهه که ناجائز حالت پر قصه مبني کیا جاے یا اِس مضمون هي کو یکقلم نظر انداز کیا جاے — ایک تیسري صورت بهي هی جو شاعري میں اختیار کي جاتي هی اور جسکي نسبت نه جائز کا گمان هوتا هی نه نا جائز کا مگر یهه صورت صرف شاعري میں ممکن هی — چونکه جو صورت اِس ناول میں اختیار کي گئي هی وه دوسري صورت سے بهتر هی اور اِس مضمون کا ترک کرنا بهي خالي از قباحت نهیں هی هم اُمید کرتے هیں که همارے ناظرین زن و شو کے اِس مکالمه کو اچهي نظر سے دیکهینگے — مسٹر سجاد حیدر کو جو مشکلات اِس کام میں پیش آئي هونگي اُن کا صله صرف ملک اور قوم کي قدر داني هوسکتا هی پس هم اُمید کرتے هیں که همارے ناظرین اِس کے مطالعه سے دریغ نه فرمائینگے — یهه کتاب همارے کالج میں مترجم سے مل سکتي هی *

دربار تاجپوشي

مکان موسومه به پیلي کوٹهي واقع فیض بازار ملحق گرجا گهر جس میں ایک قطعه مردانه و ایک قطعه زنانه و هر دو قطعات میں کئي کئي کمرے اور دالان در دالان معه دو بالا خانه و تین صحن و چار پاخانه و غسل خانه وغیره هیں موقع تاجپوشي میں کرایه پر دینا منظور هی جس صاحب کو ضرورت هو وه تحریر سے کرایه طے کریں یهه پیلي کوٹهي لب سڑک قلعه کے سامنے میدان قواعد کے پاس جامع مسجد سے قریب ایک فرلانگ کے واقع هی جو صاحب دیکهنا چاهیں وه دیکهه سکتے هیں — خط کتابت شمس العلما مولوي محمد ذکاءالله صاحب خاں بهادر رئیس دهلي سے کیجائے *

Printed and published by Mahomed Mumtaz-uddin at the nstitute Press, Aligarh.

علیگڈہ انسٹیٹیوٹ پریس میں باهتمام محمد ممتازالدین چهپا اور مشتهر هوا

REGISTERED No A. 176

معہ تہذیب الاخلاق

THE ALIGARH INSTITUTE GAZETTE

OF

THE MAHOMEDAN ANGLO-ORIENTAL COLLEGE

WITH WHICH IS INCORPORATED

"THE MAHOMEDAN SOCIAL REFORMER."

HONORARY EDITOR :— *MOULVI SYED MEHDI ALI KHAN.*

New Series VOL. II. No. 41-42. } THURSDAY, 16th OCT. 1902. روز پنجشنبہ ١٦ اکتوبر سنہ ١٩٠٢ ع { سلسلہ جدید جلد ٢ نمبر ٤١و٤٢

فہرست مضامین

تصحیح غلطي

قواعد کانفرنس مطبوعہ پرچہ گذشتہ میں غلطي سے دفعہ (١) کي عبارت میں درمیان ٢٧ دسمبر سنہ ١٩٠٢ ع اور جنوري سنہ ١٩٠٣ ع ٨ کا هندسہ چھپنے سے رهگیا تھا پس معلوم هونا چاهیئے کہ ٢٧ دسمبر اور ٨ جنوري کے مابین بلحاظ موقعہ اجلاس هونگے *

معاملات قومي میں مراسلات

مندرجہ ذیل مراسلت بذریعہ تار اور ڈاک درمیان نواب محسن الملک بہادر اور جناب مولانا سید علي صاحب مجتہد — قومي معاملات میں هوئي هے *

تار منجانب نواب محسن الملک مورخہ ٢٧ ستمبر

" کمیٹي تعلیم فقہ اهل تشیع کي تمنا هے کہ جناب کو اپنا پیشوا مدت العمر کے لیئے بنائیں براہ عنایت لکھنؤ میں جو جلسہ کانفرنس هونے والا هے أس کے صدر انجمن آپ هوں ورنہ هم لوگ پیش خدا آپ کي فریاد کرینگے " *

علاوہ تار متذکرہ بالا مندرجہ ذیل خط مورخہ یکم اکتوبر نواب صاحب نے مجتہد صاحب کي خدمت میں بھیجا *

خط

جناب مولانا و سیدنا ادام اللہ برکاتکم —

تسلیم قبول هو — میں نے جناب والا کي خدمت میں ایک تار روانہ کیا کہ حضرت کمیٹي دینیات علیگڈہ کي همیشہ کے لیئے سر پرستي منظور فرمائیں تاکہ آپ کي ذات بابرکات کي برکت سے تعلیم دینیات کا عمدہ انتظام هو اور لوگوں کو پورا اطمینان هو — أسکے ساتھہ میں نے یہہ بھي عرض کیا هے کہ کانفرنس کے لیئے جو حال میں لکھنؤ میں جلسہ هونے والا هے أسکي سرپرستي اور صدر انجمني بھي قبول فرما کر تمام مسلمانوں کو ممنون فرمائیں — درحقیقت آپ کو مسلمانوں کے حال زار پر رحم کرنا چاهیئے اور اس کشتي قوم کو جو طوفان میں مبتلا هے بچانا اور کنارے پر لگانا چاهیئے اگر آپنے اس میں تامل کیا تو آپ معاف فرمائیں کہ قوم کو بہت نقصان پہونچیگا اور هم سب خدا کے سامنے یہہ فریاد کرینگے کہ ایخدا تونے جن کو اپنے پیارے نبي کي أمت کي کشتي کا نا خدا بنایا تھا أس نے أسے طوفان سے نہ بچایا اور وہ کنارے پر لگا سکتا تھا مگر نہ لگایا — هم سب مسلمان آپ کي طرف دیکھہ رهے هیں اور أمید کرتے هیں کہ آپ همکو نا أمید نہ کرینگے *

محسن الملک

یونیورسٹي کمیشن

(۴)

هم اپنے گذشتہ آرٹیکل میں اُن تمام باتوں کو بیان کرچکے هیں جو همکو فیس کے معاملہ میں کمیشن کي تجاویز کي نسبت بیان کرني تهیں — هم نے اس معاملہ پر کسي خاص فرقہ کے لحاظ سے نظر نهیں کي هی — اسي کے ساتهہ یهہ بات لازمي تهي کہ اس اخبار کي جانب سے مسلمانوں کے قومي مطالب کي جانب خاص توجہ کي جاوے - پس جو معاملہ همارے نزدیک سب سے زیادہ ضروري معلوم هوا اُس کي نسبت کسي قدر تفصیل کے ساتهہ گفتگو کرنے کے بعد هم کو اب اس بات کا موقع حاصل هی کہ هم اپني توجہ اس رپورٹ کے دوسرے حصوں کي جانب مبذول کریں *

اس معاملہ کے متعلق هم کو اس بات کے دیکهنے سے نهایت خوشي هی کہ جو خیالات همارے عموما کمیشن کي کار روائي کي نسبت هیں وہ خاص خاص باتوں میں پایونیر کے خیالات کے مطابق هیں — هندوستان کے خاص سر برآوردہ اخبار نے (کیونکہ پایونیر بلا شبهہ ایسا هي هی) حال میں کمیشن کي نسبت ایک سلسلہ نهایت عمدہ آرٹیکلوں کا چهاپا تها، اور ان آرٹیکلوں کے ضمن میں اُس نے رپورٹ کي کمزور باتوں کو ایسي آزادي اور زور کے ساتهہ ظاهر کیا تها جس سے اُس کے پہلے آرٹیکل میں جس کو هم نے " غیر موثر اور بے لطف " کها تها ان صفتوں کے نهونے کا بهت کچهہ بدل هوگیا تها *

مگر جس حالت میں کہ هم اکثر امور کي نسبت پایونیر کي تائید کرنے پر آمادہ هیں ، تو هم یهہ بهي یقین کرتے هیں کہ اس سر برآوردہ اخبار نے ایک نهایت اهم معاملہ کے متعلق کمیشن کي نسبت ناواجبي سخت تحریر کي تهي اُس نے کمیشن کي نسبت اس وجہ سے اعتراض کیا تها کہ اُس نے یهہ سفارش نهیں کي کہ یونیورسٹیوں کي هیئت بالکل تبدیل کردي جاوے — پایونیر نے اس بات پر افسوس ظاهر کیا تها کہ یونیورسٹیاں اب بهي بدستور ممتحن جماعتیں رهینگي اور اُن میں اور تعلیم دینے والي یونیورسٹیوں کے درمیان امتیاز رهیگا — جس ارادہ کے ساتهہ یهہ نکتہ چیني کي گئي وہ نهایت تعریف کے لایق هی — اس میں کچهہ کلام نهیں هوسکتا هی کہ تعلیم دینے والي یونیورسٹیاں عموماً اُس قسم کي یونیورسٹیوں کي بہ نسبت جیسي کہ آج کل هندوستان میں موجود هیں عموماً بهت زیادہ مفید هوتي هیں — قسم اول الذکر کي یونیورسٹیوں کي فضیلت دوسري قسم کي یونیورسٹیوں پر درحقیقت ایسي ظاهر و عیاں هی کہ همارے نزدیک اُس کے ثابت کرنے کے لیئے کسي دلایل کے پیش کرنے کي ضرورت نهیں هی — لیکن جو بات کہ بغیر قوي دلایل کے تسلیم نهیں کي جاسکتي هی (اور پایونیر نے کوئي دلایل پیش نهیں کي هیں) وہ یهہ هی کہ اس تبدیلي کا جاري کرنا اب ممکن هی *

UNIVERSITIES' COMMISSION.

—o—

IV.

In the course of our previous articles we have said all we need say concerning the Commission's proposals on the subject of fees. We have not taken a sectarian view of the matter. At the same time it was inevitable that the interests of the Mahomedan community should receive special treatment at the hands of this journal. Having dealt at some length with a subject which appeared to us to be of supreme importance, we are now free to turn our attention to other portions o the report.

It is a pleasure to us to note, in this connection, that the views we entertain with reference to the Commission's work generally, are, on material points, substantially in accord with those of the *Pioneer*. The leading journal o' India—for, that the *Pioneer* undoubtedly is—lately published a series of excellent articles on the Commission. In the course of these articles it pointed out the weak points of the report with a freedom and force which more than made up for the absence of these qualities from its first leader which we took the liberty to characterise "unconvincing and jejune."

But while we are prepared to follow the *Pioneer* on most points, we believe that the leading journal was unduly severe on the Commission regarding a certain matter of great moment. It found fault with them for having failed to recommend that the character of the Universities should be wholly changed. It deplored the fact that the Universities would still remain examining bodies, as distinguished from teaching Universities. The intentions with which the criticism was offered are highly commendable. There can be no doubt, whatever, that teaching Universities are, as a rule, much more useful than the existing Indian type of them. So obvious, indeed, is the superiority of the one type over the other, that no arguments are, we think, necessary to prove it. What, however, cannot be accepted without strong reasons—the *Pioneer*, by the by, has given no reasons—is, that it is feasible now to introduce the change.

We do not mean to suggest difficulties on the score of the teaching Universities being aliens to the country. We are aware that the chief feature of teaching Universities has never been wholly absent from the educational institutions of the East. It has, indeed, been fully recognised that real scholarship is unattainable unless the student resides under the personal guardianship of the teacher. There is another idea of the same nature prevalent in the East, namely that the paternal roof and domestic cares are wholly incompatible with the pursuit of knowledge. Far from being aliens, therefore, teaching Universities are, we believe, congenial to Eastern ideals.

But while, on general grounds, teaching Universities are beyond criticism, we must not overlook the circumstances which are calculated to tie the hands of the Commission in this matter. To begin with, we are far from certain that it was within their competence to recommend such a drastic change. At all events, there is the fact that it was not a clean slate on which the Commission had to write. There is such a thing as vested interests. These are opposed to such a change. So overwhelming is the weight of these interests that teaching universities of the type of Cambridge and Oxford—the best type we know of—are practically out of the question. Had the Commission recommended the change, it would probably have been necessary for them to formulate a wholly new system from which some of the best features of English universities would have to be omitted.

The main feature of the English teaching universities, we take it, is centralisation. The Colleges are grouped together in university towns. They are independent of each other in many matters of detail. At the same time they supplement each other's efforts. They have some professors and some institutions in common, and while each College preserves its individuality, it owes allegiance to a central authority to which all Colleges alike look for guidance and control. Under this system close co-operation is secured, while individual independence is preserved. There is another feature, and it is to this feature that many of the best results are due. The students live inside the Colleges and in matters social, physical, intellectual and

هماري مراد اس بنا پر مشکلات کي جانب اشارہ کرنے سے نہیں هی - کہ تعلیم دینے والي یونیورسٹیوں سے اس ملک کو موانست نہیں هی — هم جانتے هیں کہ تعلیم دینے والي یونیورسٹیوں کي جو خاص صفت هی وہ مشرقي ملکوں کي درسگاهوں سے کبھي بالکل معدوم و مفقود نہیں رهي هی - بلکہ یہہ بات درحقیقت بخوبي تسلیم کي گئي هی کہ جبتک طالب علم معلم کي ذاتي سرپرستي میں نہ رهیگا اُس وقت تک اعلي استعداد حاصل نہیں هوسکتي - هی اسي قسم کا ایک دوسرا خیال عموما مشرق میں پھیلا هوا هی — یعني یہہ کہ والدین کے ساتھہ رهنے اور خانگي تفکرات کو اکتساب علم سے مطلق مناسبت نہیں هی - پس هم یقین کرتے هیں کہ تعلیم دینے والي یونیورسٹیاں بجائے اس کے کہ وہ بالکل اجنبي هوں مشرقي خیالات کے موافق تھیں *

لیکن جس حالت میں کہ عام وجوهات پر تعلیم دینے والي یونیورسٹیاں نکتہ چیني کے قابل نہیں هیں ، تو همکو وہ باتیں بھي نظر انداز نہیں کرني چاهیئیں جن کے باعث سے اس معاملہ میں کمیشن کے هاتھوں کے بندھا هوا هونے کا گمان هوتا هی — اول تو همکو هرگز یہہ یقین نہیں هی کہ کمیشن اس قسم کي عظیم تبدیلي کي سفارش کرنے کي مجاز و مختار تھي بهرکیف اصلیت یہہ هی کہ یہہ ایک صاف اصلیت نہ تھي جس پر کمیشن کو لکھنا پڑا - ایسے کام بھي هوتے هیں جن سے لوگوں کے خاص اغراض متعلق هوتے هیں جن کو ویسٹڈ انٹرسٹ کہا جاتا هی — اور یہہ اغراض اور انٹرسٹ اس قسم کي تبدیلي کے مخالف هیں — یہہ اغراض ایسے اهم هیں کہ کیمبرج اور آکسفورڈ کے نمونہ کي تعلیم دینے والي یونیورسٹیوں کا قایم هونا (اور یہہ سب سے زیادہ عمدہ نمونہ هی جس سے هم واقف هیں) درحقیقت خارج از بحث هی — اگر کمیشن اس تبدیلي کي سفارش کرتي تو اُس کو غالبا بالکل ایک نئے طریقہ کا تجویز کرنا لازم آتا جس سے انگلستان کي یونیورسٹیوں کي بعض بهترین باتوں کو فروگذاشت کرنا پڑتا *

هم خیال کرتے هیں کہ انگلستان کي تعلیم دینے والي یونیورسٹیوں کي خاص صفت ایک مرکز پر جمع هونا هی — تمام کالج اُنہیں قصبوں میں جمع هوتے هیں جہاں یونیورسٹي هوتي هی - اُن کو اکثر اندروني اُمور میں ایک دوسرے سے کچھہ تعلق نہیں هوتا هی ، اور اُسي کے ساتھہ وہ ایک دوسرے کي کوششوں میں مدد دیتے هیں - اُن کے بعض پروفیسر اور بعض انسٹیٹیوشن مشترک هوتے هیں ، اور جس حالت میں کہ هر ایک کالج کي ذاتي حالت اور خصوصیت بدستور قایم رهتي هی ، تو وہ ایک ایسي سنٹرل (یکجائي) حکومت کا تابع هوتا هی ، جس کے تمام کالج اپني رهنمائي اور نگراني کے لیئے برابر دست نگر هوتے هیں - اِس طریقہ میں وہ ایک دوسرے کي بڑي مدد کرسکتے هیں * اور اُن کي ذاتي آزادي بھي قایم رهتي هی - ایک دوسري صفت اور بھي هی اور اسي صفت کي بدولت اکثر نہایت عمدہ نتیجے پیدا هوتے هیں — یعني طالب علم کالجوں کے اندر رهتے هیں ، اور سوشل ، جسماني ،

عقلي اور اخلاقي معاملات میں وہ ایک هي اثر کے تابع هوتے هیں — یہہ بات مشہور و معروف هی کہ جو لوگ کسي یونیورسٹي میں رہ چکتے هیں وہ انگلستان میں اُن شخصوں سے باساني پہچانے جا سکتے هیں جنہوں نے اور جگہہ تعلیم پائي هو — همارے نزدیک یہہ بات بہت پر معني هی — یعني اُس سے یہہ مراد هی کہ وهاں کا انتظام ایسا مکمل اور ایسا عمدہ هی کہ تمام شخص یا قریب قریب سب جو اُس میں تعلیم و تربیت پاتے هیں اُس کے اثر کو قبول کرلیتے هیں اور جبکہ وہ یونیورسٹي کو چھوڑتے هیں تو وہ اُس سے اسي طرح پر نکلتے هیں جیسے کہ کوئي چیز ایک کل سے نکلتي هی ' یعني اُس کي عمدگي کا نشان اُن پر هوتا هی *

اس ملک میں کوئي تعلیم یافتہ شخص ایسا نہیں هی کہ جو کچھہ وہ انگلستان کي یونیورسٹیوں کي نسبت دیکھتا اور سنتا هی وہ اُس کے دل پر مثل افسوں کے اثر نکرتا هو — خود هم بہرکیف اُس دن کي تمنا کرتے هیں جبکہ هندوستان میں اُس انتظام کا جاري کرنا جس سے ایسے عمدہ نتیجے پیدا هوتے هیں ممکن هو - لیکن اُس دن کي صبح هنوز نمودار نہیں هوئي هی — اول تو مروجہ طریقہ تعلیم هی جو مثل چکي کے پات کے ریفارمر کي گردن میں لٹکا هوا هی — اس طریقہ کے بموجب چند کالج بڑے بڑے شہروں میں قایم هوگئے هیں ' چنانچہ انہیں صوبوں میں متعدد کالج موجود هیں' اور گو یہہ کالج عمدہ هیں لیکن ایک ایسے انتظام میں جس کا نمونہ آکسفورڈ اور کیمبرج هوں اُن کے واسطے کوئي گنجایش نہوگي — یہہ ایک سخت سد راہ هی - اور گو وہ ایک بڑي سد راہ هی مگر صرف وهي هماري راہ میں حایل نہیں هی - ایسا طرز بھي ممکن هی جس کے بموجب بغیر اس قدر طوالت کے کہ تمام کالج ایک هي شہر میں رکھے جاویں اُن کے درمیان زیادہ تر اتفاق و اتحاد قایم رہ سکے ' اور سنٹرل اتھارٹي کیطرف سے بھي کم و بیش نگراني هوسکے — مگر جو بات خارج از امکان هی وہ خود کالجوں کي متفقہ اور باقاعدہ زندگي هی جس میں هر ایک طالب علم معلموں کي زیر نگراني رهتا هی ' اگر ایسا ممکن هوتا تو همارے کالجوں کے مقاصد کو زیادہ تر وسعت هوجاتي اور وہ اُس کے باعث سے بلا تامل قریب قریب آکسفورڈ اور کیمبرج کے کالجوں کي برابر هوجاتي *

هندوستان جیسا کہ هم سب جانتے هیں ایسے دستورات اور رسم و رواج کا گھر هی جن کا اصول علاحدگي هی - تم ایک هندو طالبعلم سے یہہ توقع نہیں کرسکتے هو کہ وہ اُن سخت احکام کا لحاظ نہ کریگا جو اُس کو صرف اُن شخصوں سے هي نہیں جو هندو نہوں بلکہ کسیقدر اُن هندوؤں سے بھي جو بعض شرایط پوري نہیں کرتے هیں آزادي سے ملنے جلنے سے اور خوردونوش سے باز رکھتے هیں — یہہ ایک ایسي دشواري هی جس سے نہایت قوي دل والا ریفارمر بھي خوف کھا سکتا هی - اور ممکن هی کہ اُس نے کمیشن کے بھي هات باندہ دیئے هوں - جو اختلافات خاص مذهب هنود کي کثیر جماعت کے درمیان پائے جاتے هیں وہ بھي نمایاں هیں لیکن وہ تفرقہ اور بھي زیادہ هی جو هندوؤں کو غیر هندوؤں

moral, they are subject to one and the same influence. It is well-known that men who have been to a University can be easily distinguished in England from persons who have received their education elsewhere. It means a lot, we think. It means that so complete, so efficient, is the system that all or nearly all who are trained under it, yield to its influence; and when they leave the University, they emerge from it, as from a machine, bearing the hall-mark of excellence.

There is not an educated man in the country who is not fascinated by what he sees and what he hears of English Universities. We, on our part, at all events, long for the day when a system which yields such excellent results, would be feasible in India. That day, however, has not dawned yet. To begin with there is the existing system, a veritable mill-stone round the reformer's neck. Under this system a number of Colleges have grown up in important towns. In these Provinces alone we have several. Excellent as they are there would be no room for them under a system which has Oxford and Cambridge for its pattern. This is a stumbling block; but great as it is, it is not the only obstacle in our way. One can conceive a system which, without going the length of locating all Colleges in one and the same town, would still secure greater cohesion among them and a larger or smaller measure of control on the part of the central authority. But what one cannot conceive is that corporate life in the Colleges themselves which would bring individual students under the influence of the teachers, and by widening the range of our Colleges would at once bring them nearer the level of the Colleges at Oxford and Cambridge.

India, as we all know, is the home of institutions the keystone of which is exclusiveness. You cannot expect a Hindu student to disregard stringent commandments which prevent him from associating not only with non-Hindus, but also, to a smaller extent, with Hindus who do not fulfil certain conditions. This is a difficulty which may well daunt the stoutest reformer. It may have stayed the hands of the Commission also. The differences which exist within the extensive bounds of Hinduism are marked enough. But still wider is the gulf which divides Hindus from non-Hindus. It is not only a matter of providing separate kitchens and separate places

of worship. The differences go deeper down than that and cover the ground of moral ideals and material interests. So far as Mahomedans are concerned, we live in the hope that an era of better relations and greater union will dawn between the two great communities. But when we speak of this hope, we lay aside the role of a practical educationist and assume that of a lover of his country, who often hopes against hope. With the best intentions in the world, the Commission could not have undertaken the role. They could not possibly have recommended that the Government should ally itself with a scheme calculated to level down ancient institutions. And yet they must have seen distinctly enough that so long as these institutions and the ideas arising therefrom are in existence, there is little scope and hardly any occasion for an Indian Oxford or Indian Cambridge. Teaching Universities of the English type are excellent institutions; but India is not prepared for them. India must, therefore, forego them and in doing so it must pay a penalty which to our mind is one of the heaviest which a backward country can pay for its low place in the scale of modern civilisation.

We cannot find fault with the Commission for having failed to recommend that the oak of cooler climes should be planted on the soil of India. The soil must be prepared first, which, in plainer language, means that a more primitive system must first be allowed to accomplish its work. This being our view, the question which we are prepared to raise, refers not to the English type of Universities, which is at present out of the question, but to a more primitive system which, while falling short of the English system, would still be a long step in the right direction. The elements of such a system exist in the country at the present moment. All that is necessary is that their existence should be recognised and taken advantage of by the University. We shall confine ourselves to the United Provinces only. Here we have first class Colleges at Lucknow, Agra, Cawnpore and Aligarh, and these Colleges are already identified with different communities and sections of the communities in India. In the Canning College we have an institution—a very rich institution—which practically belongs to the landed aristocracy of Oudh. The Agra College is practi-

سے علحدہ کرتا ہی – یہہ معاملہ صرف علحدہ باورچی خانوں اور علحدہ پرستش گاہوں کے مہیا کرنے کا نہیں ہی — بلکہ اختلافات اس سے بھی زیادہ گہرے ہیں اور وہ اخلاقی خیالات اور دنیوی مطالب سے تعلق رکھتے ہیں — جہاں تک کہ مسلمانوں سے تعلق ہی ہم یہہ اُمید کر رہے ہیں کہ ان دو بڑی قوموں کے درمیان زیادہ تر عمدہ تعلقات اتحاد و اتفاق کے زمانہ کا آغاز ہوگا – لیکن جب کہ ہم اس اُمید کا ذکر کرتے ہیں تو ہم ایک عمل پسند مصلح تعلیم کی حیثیت کو بالاے طاق رکھہ کر اپنے ملک کے اُس چاہنے والے کا جامہ اختیار کرتے ہیں جو اکثر اوقات اُمید کے برخلاف اُمید کیا کرتا ہی – اگرچہ کمیشن تعلیم کے ارادے کتنے ہی نیک ہوتے تو بھی وہ اس کام کو اختیار نہیں کرسکتی تھی — وہ غالباً یہہ سفارش نہیں کرسکتی تھی کہ گورنمنٹ ایک ایسی تجویز کے ساتھہ اتفاق کرے جس سے قدیمی دستورات کی پامالی متصور ہو — اور پھر اُس کو یہہ بات بھی صاف صاف معلوم ہوگئی ہوگی کہ جب تک یہہ دستورات اور وہ خیالات جو اُن سے پیدا ہوتے ہیں قایم رہینگے ' اُسوقت تک بہت کم اُمید اور شاید ہی کوئی موقعہ ہندوستان میں آکسفورڈ یا کیمبرج کی مانند یونیورسٹیوں کے قایم ہونے کا ہوسکے — انگلستان کے نمونہ کی سی تعلیم دینے والی یونیورسٹیاں عمدہ انسٹیٹیوشن ہوتی ہیں ' مگر ہندوستان اُن کے واسطے تیار نہیں ہی پس ہندوستان کو لازم ہی کہ اُن کا خیال ترک کردے ' اور اس طرح پر وہ تاوان ادا کرے جو ہمارے خیال میں منجملہ اُن نہایت سنگین تاوانوں کے ہی جو ایک پس ماندہ ملک زمانہ حال کی میزان شایستگی میں اپنے سبک سنگ ہونے کے عوض میں ادا کرسکتا ہی ●

ہم کمیشن پر کوئی گرفت اس لحاظ سے نہیں کرسکتے ہیں کہ اُس نے یہہ سفارش نہیں کی کہ سرد ملکوں کا درخت ہندوستان کی سرزمین پر لگایا جاوے — اول زمین کا تیار کرنا واجب ہی ' جس سے صاف صاف لفظوں میں یہہ مراد ہی کہ سب سے پہلے ایک زیادہ تر ابتدائی سلسلہ کو اپنا کام پورا کرنے دینا چاہیئے ' — اور چونکہ ہمارا یہہ خیال ہی تو جو سوال ہم پیش کرنا چاہتے ہیں وہ انگلستان کے نمونہ کی یونیورسٹیوں سے متعلق نہیں ہی جو بالفعل خارج از بحث ہی ' بلکہ ایک زیادہ تر ابتدائی سلسلہ سے متعلق ہی ' اور اگرچہ یہہ سلسلہ انگریزی سلسلہ کی برابر نہو تاہم وہ ایک بڑا لمبا قدم راہ راست پر ہوگا – اس وقت پر اس قسم کے سلسلہ کے اجزا اس ملک میں موجود ہیں ' اور جس بات کی ضرورت ہی وہ صرف یہہ ہی کہ اُن کی موجودگی تسلیم کی جاوے اور یونیورسٹی اُن سے فائدہ اُٹھاوے – ہم صرف ممالک متحدہ کی نسبت گفتگو کرینگے — چنانچہ یہاں اول درجہ کے کالج لکھنو — آگرہ – کانپور – اور علیگڈہ میں موجود ہیں ' اور یہہ کالج پہلے ہی سے ہندوستان کی مختلف قوموں اور فرقوں سے تعلق رکھتے ہیں – چنانچہ کیننگ کالج لکھنو (جو ایک نہایت دولتمند کالج ہی) ایک ایسا انسٹیٹیوشن ہی جو اودہ کے تعلقہ داروں سے متعلق ہی – آگرہ کالج در اصل ایک ہندو کالج ہی — کانپور میں عیسائیوں کے لیئے ایک عمدہ کالج موجود ہی – علیگڈہ کالج ایک اسلامیہ کالج ہی — ان

کالجوں کو ایک بڑا حصہ لوکل سیلف گورنمنٹ کا دیا گیا ہی کیونکہ اُن کا اندرونی انتظام اُن کے اپنے منتظموں کے متعلق ہی — اس باب میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں ہی - جس بات کی ضرورت ہی وہ صرف یہہ ہی کہ ان کالجوں سے متعلق ڈنامی نیشنل (خاص فرقہ سے متعلق) ہوسٹل قایم کیئے جاویں -* ہماری یہہ رای ہی کہ جہاں کہیں اس قسم کے ہوسٹل پہلے ہی سے موجود ہیں وہاں اُنکو وسعت دینا اور اُنکا انتظام اُس قاعدہ پر کرنا چاہیئے جو بالفعل علیگدہ کالج میں جاری ہی - تم براے خدا ڈینامی نیشنل کالجوں کے خیال سے خوف زدہ ہوکر اپنی طبیعتوں کو پریشان مت کرو - جس حالت میں کہ کوئی انتظام عموماً لوگوں کے حسب دلخواہ ہو تو حکام کو کس وجہ سے اُس کو منسوخ کرنا چاہیئے — اور آخرکار کالجوں کو کلیتاً ڈینامی نیشنل ہونے کی ضرورت نہیں ہی اگر یہہ امر قابل اعتراض ہو - اگر کسی نمونہ کی ضرورت ہی تو یہاں علیگدہ میں تمہارے لیئے ایک نمونہ موجود ہی - وہ ایک مسلمانی کالج ہی اور اُس کا کام اُس روپیہ سے ہوتا ہی جو خاصکر مسلمان دیتے ہیں — اُس کا انتظام مسلمان ٹرسٹیوں کا ایک بورڈ کرتا ہی - اُس کے اکثر طالب علم مسلمان ہیں ، اور اُس کے قواعد اور ضوابط مسلمانوں کی ضرورتوں کے موافق بنائے گئے ہیں - بورڈنگ ہوس میں اسلامی احکام کی پابندی ہوتی ہی ، اور نیشن یعنی قوم کا خیال طالب علموں کے دلوں میں پیدا کیا جاتا ہی ، اور اُس کو ترقی اور ترغیب دی جاتی ہی - باوجود ان سب باتوں کے وہ صرف ایک قومی کالج ہی نہ کہ مذہبی *

ہم اس بات سے واقف ہیں کہ جو طریقہ علیگدہ میں جاری ہی اُس کی کمیشن نے تعریف کی ہی — نیز ہم اس بات سے واقف ہیں کہ کمیشن نے ہوسٹل کے قاعدہ کو وسعت دیئے جانے کی سفارش کی ہی - یہاں تک تو یہہ امر قابل اطمینان ہی ، لیکن ہم کو اندیشہ ہی کہ اسقدر اپنا بخوبی کافی نہیں ہی کمیشن سے کسی قدر زیادہ معتدل اور عملی اور زیادہ تر وسیع کارروائی کی اُمید کی جاسکتی تھی - اگر کمیشن اس بات کو سمجھہ لیتی کہ ایک عمدہ سلسلہ کی جڑ یہاں موجود ہی اور اُس کو صاف صاف تجویزوں کی بنیاد قرار دیتی تو گورنمنٹ غالباً موجودہ مصالحہ سے زیادہ تر عمدہ طور پر کام لے سکتی تھی - یعنی گورنمنٹ ایک ایسے نہایت مفید انتظام کی بنیاد قایم کرسکتی تھی جس کے بموجب ہوسٹلوں کا سلسلہ مختلف فرقوں کے لیئے گورنمنٹ کی سرپرستی میں جاری ہوسکتا تھا - اگر گورنمنٹ اس معاملہ پر توجہ فرماوے تو اب بھی کچھہ بہت دیر نہیں ہوئی ہی - در حقیقت یہہ معاملہ جزئیات سے متعلق ہی نہ کہ اصول سے بشرطیکہ ڈینامی نیشنل ہوسٹلوں کا معاملہ جو اصول سے متعلق ہی اُس کا مانع نہ تصور کیا جاوے — لیکن ہم اُمید کرتے ہیں کہ گورنمنٹ اس مشکل سے صاف عبور کرجاویگی گو یہہ مشکل کمیشن کے لایق ہاتوں کی پیدا کی ہوئی ہی † — ہم یقین کرتے ہیں کہ ڈی نامی نیشنل اصول صرف ایک ایسی بنیاد ہی جسکی بنا پر اس وقت اس معاملہ میں عملی کارروائی کا کرنا ممکن ہی *

† کمیشن نے تحریر کیا ہی کہ محمدن یونیورسٹی ڈی نامی نیشنل ہوگی اور اس بنیاد پر شبہہ ظاہر کیا ہی کہ گورنمنٹ منظور نہ کریگی —

cally a Hindu College. At Cawnpore we have an excellent College for Christians The Aligarh Collegs is a Mahomedan College. A large measure of local self-government has already been conceded to these Colleges which, in internal matters, are governed by their own Boards of Management. There need be no change in this respect. All that is wanted is that there should be denominational hostels attached to these institutions. Where they already exist they should, we submit, be enlarged and managed on the system now in vogue at Aligarh. Do not, we beg you, let the bugbear of denominational Colleges disturb your minds. If an arrangement is satisfactory to the people at large, why should the authorities go and veto it. And, after all, the Colleges need not be wholly denominational if that is objectionable. Here at Aligarh you have a model, if a model be wanted. It is a Mahomedan College It is carried on with funds supplied principally by Mahomedans. It is managed by a Board of Mahomedan Trustees Most of its students are Mahomedans, and its rules and regulations have been framed to suit them Islamic commandments are enforced in the hostel and the spirit of nationality is there cultivated, fostered and encouraged. With all that, it is only a national and not a denominational College.

We are aware that the Commission have commended the system in force at Aligarh. We are also aware that they have recommended the extension of the hostel system This is satisfactory so far as it goes, but, we are afraid, it does not go far enough. Something more definite, more practical and more comprehensive, might have been expected of the Commission If they had recognised the existence of the germs of an improved system and formed them the basis of definite recommendations, the Government might have been in a better position to utilise the existing materials. It might have been enabled to lay the foundation of a most useful organisation, under which the hostel system would have progressed under Government patronage on a denominational basis It is not too late, even now, if the Government care to take up the matter. Indeed, it is a matter of detail and not of principle, unless the question of denominational hostels, which falls under the latter category, be considered a bar. We hope, however, that the Government will steer clear of this obstacle, even though it has been raised by the competent hands of the Commission. Denominational basis is, we believe, the only one on which, at the present moment, practical action in the matter is feasible.

لوکل

کمیونیکیٹڈ

۱۲ ماه حال کو وقت صبح کے قصبه اترولي میں جو اس ضلع کي ایک تحصیل کا هیڈ کوارٹر هی روئي کے ایک پیچ کے جاري هونے پر ایک دلچسپ رسم عمل میں آئي *

اس پیچ کے حصه داروں نے جس کے سر برآورده ممبر مسٹرز رامچند اور هر دیو داس رئیس هاتهرس اور لاله نتهو مل رئیس اترولي هیں صاحب مجسٹریٹ و کلکٹر بهادر ضلع کو اس رسم کے ادا کرنے کي تکلیف دي تهي ' اور اکثر سرکاري اور غیر سرکاري یورپین اور هندوستاني جنٹلمین بهي مدعو کیئے گئے تهے *

حاضرین جلسه نے صاحب مجسٹریٹ مسٹر ڈبلیو – جي اي — لپٹن صاحب بهادر کا استقبال ایک شامیانه میں کیا جو کوٹهي کے احاطه کے اندر نصب اور نهایت اطف کے ساتهه آراسته کیا گیا تها – هندوستاني بینڈ بهي اُس وقت باجا بجا رها تها – حصه داروں کي طرف سے ایک ایڈریس جس میں صاحب مجسٹریٹ بهادر کا خیر مقدم کیا گیا تها پڑهي گئي ' اور صاحب ممدوح نے نهایت موزوں الفاظمیں اُس کا جواب دیا — صاحب مجسٹریٹ بهادر نے اس پیچ کي کامیابي کے ساتهه همدردي ظاهر کرنے کے بعد فرمایا که اس زمانه میں تجارتي کارخانوں کا جاري کرنا نهایت مناسب اور ضروري اور کارآمد هی — اس کے بعد صاحب ممدوح نے ایک چهوٹا سا پهیه گهما کر جس سے تمام کل حرکت کرنے لگي پیچ کے جاري کرنے کي رسم کو لوگوں کے نعره هاے خوشي کے درمیان ادا فرمایا *

اس رسم کے ختم هونے کے بعد صاحب مجسٹریٹ بهادر پهر شامیانه کو واپس تشریف لے گئے اور عطر اور پان کے تقسیم کیئے جانے کے بعد جلسه ختم هوا *

جو عمده انتظامات پیچ کے حصه داروں نے اس جلسه کے واسطے اور نیز اپنے هندوستاني اور یورپین مهمانوں کي آسایش کے لیئے کیئے تهے اُن پر وه مبارکبادي کے مستحق هیں *

LOCAL.

Communicated

THE town of Atrauli, which is the head-quarters of a sub-division in this district, was the scene of an interesting ceremony on the morning of the 12th instant, on the occasion of the opening of a Cotton Jinning Mill.

The shareholders of the Mill of whom Messrs. Ram Chand and Hardeo Das of Hathras and Lala Nathoo Mal of Atrauli are the leading members, invited the Magistrate and Collector to perform the ceremony. Other European and Indian gentlemen, official and non-official, were also invited.

The District Magistrate, Mr. W. J. E. Lupton, was received by the audience in a Shamiana within the factory enclosure which was nicely decorated. An Indian Band played. An address welcoming the District Magistrate was read on behalf of the shareholders to which the District Magistrate replied in most appropriate terms. The District Magistrate, after wishing success to the Mill, pointed out the wisdom, necessity, and importance of commercial enterprises in these days. He then proceeded to perform the function of opening the Mill, which consisted in turning over a small wheel which set the whole machinery in motion, amidst loud cheers.

This being over, the Magistrate again returned to the Shamiana where after the distribution of *Attar* and *Pan* the ceremony was brought to a close.

The shareholders of this Mill are to be congratulated on the excellent arrangements they had made both for the ceremony and for the comforts of their guests, European and native.

دربار قیصري دهلي سنه ۱۸۷۷ع

لارڈ لٹن کي رپورٹ

(مترجمه کارپردازان علیگڈه انسٹیٹیوٹ گزٹ)

(واسطے سلسله کے دیکهو صفحه — ۱۲۹ مطبوعه ۲ اکتوبر سنه ۱۹۰۲ع)

سر ڈنکر راو (وزیر اعظم مهاراجه سیندهیا) نے میرے ایک مشیر سے کہا که " اگر کوئي شخص اِس بات کو سمجهنا چاهے که انگریز کس وجه سے هندوستان کے مالک هیں ' اور ضرور بالضرور ایسے هي رهینگے تو وه بادشاهي نشان کي میناروں پر جاوے اور وهاں سے اس عجیب و غریب لشکر پر نظر ڈالے — اُس کو چاهیئے که اس کیمپ کي ترتیب ' صفائي ' قاعده اور اُس کے تمام انتظام کي عمدگي پر غور کرے ' تو اُس کو فوراً معلوم هوجاویگا که اُس کیمپ میں حکمراني کرنے کے هر ایک استحقاق کا جو ایک قوم کو دوسري قوم پر حاصل هو سکتا هی خلاصه موجود هی " یهه لطیفه مجهکو ایک دوسرے لطیفه کي یاد دلاتا هی جس کو سنکر شاید حضور بہت خوش هونگي — یعني مهاراجه هولکر نے جبکه میں اُن سے رخصت هوا مجهه سے کہا که " هندوستان ابتک پتهروں کا ایک بڑا تعمیر تها جن میں سے بعض بڑے بڑے اور بعض چهوٹے تهے — اب مکان تعمیر هو گیا هی اور چهت سے لیکر بنیاد تک اُس کا هر ایک پتهر ٹهیک مقام پر لگا هوا هی " — میں خیال کرتا هوں که همارے یوروپین خان قلات اور اُن کے وحشي سرداروں کو

خاصکر بڑے شوق اور دلچسپي کے ساتھہ دیکھتے تھے – معلوم هوتا هی کہ خود خان موصوف اور اُن کے تمام سرداروں پر اِس دربار کا اس قدر اثر هوا هی جس کي کہ مجھہ کو توقع نہ تھي ایک سال سے کچھہ کم عرصہ هوا کہ وہ سب ایک دوسرے کے ساتھہ بر سر جنگ تھے ' لیکن دهلي سے جاتے وقت وہ ایک دوسرے سے بغلگیر هوئے ' اور اُن کو اس بات کا یقین هو گیا کہ جو حکومت اُنھونے وهاں بچشم خود مشاهدہ کي اُس کي مصمم یہہ نیت هی کہ وہ آیندہ سے صلح و امن کے ساتھہ رهیں ' اور اپنے جھگڑوں سے اُس کي سرحد پر فتور برپا نہ کریں – خان موصوف نے ایک نشان کے ملنے کي درخواست کي – هزهائنس سے اِس بات کي تشریح کي گئي کہ نشانات صرف حضور کے ماتحت سرداروں کو دیئے جاتے هیں ' اور چونکہ وہ ایک خود مختار سردار تھے اِس لیئے اُن کو کوئي نشان بغیر اس کے کہ اُن کي خود مختاري میں خلل واقع هو نہیں دیا جا سکتا تھا – خان موصوف نے جواب دیا –" لیکن میں حضور قیصر هند کا ایک ماتحت سردار هوں اور میں ایسا هي خیر خواہ اور تابعدار هوں جیسا کہ کوئي دوسرا سردار هی — میں ایک خود مختار سردار نہیں هونا چاهتا هوں ' اور میري تمنا هی کہ میرا نشان بھي باقي تمام سرداروں کے نشانات کي مانند هو – پس براہ مہرباني مجھکو ایک نشان عنایت فرمایا جاوے " *

جو خیالات چترال اور یسین کے ایلچي اور سردار جو اور بھي زیادہ وحشي هیں دهلي سے اپنے ساتھہ لیجاوینگے اور همارے سرحد کے اُس بڑے حصہ میں پھیلاوینگے جہاں کہ لوگ گورنمنت انگریزي کے وجود سے بجز اس کے کہ وہ ایک نہایت کمزور سلطنت هی ' اور جس کي نسبت کافرستان میں عموما یہہ خیال کیا جاتا هی کہ وہ روس سے نہایت خائف هی واقف نہیں هیں ' اُن سے مجھکو رفتہ رفتہ نہایت عمدہ نتیجہ کے پیدا هونے کي توقع هی – دو برهمي سرداروں نے جو برهما کے بعید ترین حصہ سے آئے تھے مجھہ سے کہا کہ " برهما کا بادشاہ خیال کرتا هی کہ دنیا میں وہ سب سے بڑا بادشاہ هی — جس وقت هم واپس جاوینگے تو هم اُس کي تمام رعایا سے کہیں گے کہ وہ کچھہ چیز نہیں هی – جب سے دنیا پیدا هوئي هی اُس وقت سے کوئي ایسي سلطنت نہیں هوئي هی جیسي کہ هم نے یہاں دیکھي هی " — جو خیالات دهلي میں رہ کر ان لوگوں کے دل میں پیدا هوئے هیں اور جو کچھہ اُنھوں نے یہاں دیکھا بھالا هی اُس کا وہ ایک روز نامچہ لکھہ رهے هیں ' اور اُنھوں نے میرے پاس اُس کے ایک نسخہ کے بھیجنے کا وعدہ کیا هی — مجھکو کچھہ شبہہ نہیں هی کہ وہ نہایت عجیب اور دلچسپ هوگا — مہاراجہ صاحب کشمیر اور چند دوسرے هندوستاني سرداروں نے حضور کي خدمت میں ایک بیش بہا شاهي تاج کے نذر کرنے کي خواهش ظاهر کي هی ' لیکن چونکہ هر ایک سردار اس بات پر اصرار کرتا هی کہ یہہ تاج خاص اُسي کا هدیہ هو اس لیئے میں نے اس خیال کو روک دیا هی ' کیونکہ اگر وہ پورا کیا جاوے تو حضور کو مختلف اقسام کے چھہ سات تاجوں کے پیش هونے سے پریشاني هوگي اور نذر کرنے والوں کے درمیان سخت رشک پیدا هوگا – راجپوتانہ کے سردار ذکر کر رهے هیں کہ جس مقام پر دربار قیصري هوا هی وهاں وہ قیصر هند کي سنگ مرمر کي ایک اسٹیچو بناوینگے ' اور چند هندوستاني سرداروں نے مجھہ سے پاوں یا دیگر عمارات رفاہ عام کے تعمیر کرنے اور خیراتي کاموں کے جاري کرنے کا ارادہ ظاهر کیا هی جو اس دربار کي یادگار میں حضور کے نام نامي سے موسوم هونگي — مگر مجھکو پھر اپني رپورت کي جانب رجوع کرنا چاهیئے *

۲۹ دسمبر روز جمعہ هندوستاني سرداروں سے ملاقات کرنے اور اُن کو تمغہ جات وغیرہ دینے گورنروں اور لفٹننت گورنروں کو نشانات اور ممبران کونسل اور دوسرے شخصوں کو جو اُن کے پانے کے مستحق هیں تمغوں کے تقسیم کرنے میں صرف هوا ۳۰ دسمبر روز شنبہ کو میں نے خان قلات سے ' اور بعض سرداروں سے آخري ملاقات بازدید ' اور نظام حیدرآباد ' گائیکوار بڑودہ کے خاندان کي لیڈیوں اور بیگم صاحبہ بھوپال اور شہزادي تاجور سے ملاقات کي – سہ پہر کو میں نے بڑي دیر تک کونسل کا ایک نہایت ضروري اجلاس کیا جس میں هم نے اضلاع قحط زدہ کے انتظام کیواسطے مختلف امور طے کیئے ' جنکي نسبت هم لوکل گورنمنٹوں کے ساتھہ خاطرخواہ فیصلہ نہ کرسکتے اگر یہہ دربار قیصري نہوتا جسکے باعث سے همکو مدراس اور بمبئي کے گورنروں کے ساتھہ ذاتي مشورہ کرنے کا موقع حاصل هوا – میں حضور کو اس بات کي اطلاع دینا سر فلپ وود هوس کے حق میں واجبي سمجھتا هوں کہ میرے نزدیک بمبئي میں وہ قحط کا انتظام عمدہ اصولوں پر نہایت خوبي کے ساتھہ کر رهے هیں لیکن همکو مجبور هوکر سر رچرد تیمپل کو مدراس بھیجنا تھا تاکہ روپیہ بے جا طور پر صرف نہونے پاوے – جو هماري دانست میں اگر نہ روکا جاوے تو آخرکار پریزیڈنسي مذکور میں بہت سي جانوں کے تلف هونے کا باعث هوگا — نیز دربار قیصري کي بدولت جس میں اودہ کے تمام بڑے بڑے تعلقدار جمع هوئے تھے میں اُن کے اتفاق رائے سے اودہ کو بہت جلد ممالک مغربي و شمالي کے ساتھہ شامل کرنے کے لیئے انتظامات کي تکمیل کرسکا هوں — حقیقت یہہ هی کہ دهلي کے عظیم الشان دربار کي بدولت بجاے اِس کے کہ وہ محض ایک نمایش هو میں بہت سے اهم انتظامي مسئلوں کو فوراً خاطر خواہ طور پر طے کرسکا هوں *

۳۱ دسمبر روز یکشنبہ — قحط کے کام اور دوسرے کاموں کے جمع هوجانے کي وجہ سے مجھکو آج صبح سے لیکر دوپہر تک سخت محنت کرني پڑي — مگر سہ پہر کو میں خوب صورت قطب کي لات کو معائنہ کرسکا (جو دهلي کے عجائبات میں سے هی) جہاں کہ ڈیوک آف بکنگھیم معہ اپني لڑکیوں (اور لارڈ اور لیڈي ڈون کے جو آج کل همارے پاس ٹھیرے هوئے هیں اور جن کي تشریف آوري لیڈي لٹن کے لیئے بڑے اطمینان اور هم دونوں کے حق میں بڑي خوشي کا باعث هی) وهاں کے کھنڈرات میں همارے ساتھہ کھانے پینے میں شریک هوئے *

یکم جنوری روز دوشنبه دربار قیصری کا دن تھا اور میں حضور کے روبرو اُس کی کیفیت بیان کرنے کا اِرادہ نہیں کرسکتا ہوں — خوش قسمتی سے موسم نہایت عمدہ تھا — ہرایک شخص جس نے اُس کو مشاہدہ کیا اِس راے میں متفق ہی کہ وہ نہایت عظیم‌الشان اور نہایت دلچسپ تماشہ تھا جیسا کہ کبھی اُنہوں نے نہیں دیکھا تھا — میں حضور کی خدمت میں اُس گفتگو کا خلاصہ ارسال کرتا ہوں جو میں نے سرداروں سے مخاطب ہوکر کی تھی — سہ پہر کو سرکاری کاروبار انجام دیا گیا اور ایک شاہانہ دعوت میں جو شام کو ہوئی مجھکو یہہ فخر حاصل ہوا کہ میں نے قیصر ہند کے نام سے حضور کی سلامتی کے توست کی تحریک کی — میں نہایت عاجزی کے ساتھہ اِس بات کی اجازت چاہتا ہوں کہ جو الفاظ میں نے اِس پر افتخار اور نہایت پسندیدہ فرض کے انجام دیتے وقت استعمال کیئے تھے اُن کی ایک رپورٹ حضور میں اِرسال کروں *

لارڈ لٹن نے دربار قیصری کی کیفیت بیان کرنے کا ارادہ نہیں کیا ہی لیکن لارڈ ممدوح کی چٹھی کے تتمہ کے طور پر اِس رسم کی ایک مختصر کیفیت بیان کیجاسکتی ہی اِس دربار کے لیئے تین بڑے بڑے خیمے کسی قدر فاصلہ پر ایک وسیع میدان کے قریب شہر دہلی کے شمال کی طرف استادہ کیئے گئے تھے — ان میں سے سب سے بڑے خیمہ میں جو بشکل ایک نصف دایرہ کے قریب آٹھہ سو فٹ لمبا تھا وایسراے کے تخت کے سامنے مدراس اور بمبئی کے گورنر ' والیان ملک موجودہ دہلی معہ اپنے خاص خاص مصاحبوں کے اور مختلف اعلی درجہ کے سرکاری عہدہ دار بیٹھے ہوئے تھے ' اور یہہ سب اِس طرح پر بٹھائے گئے تھے کہ ہندوستانی سردار اعلی حکام کے ساتھہ ملے ہوئے تھے — باقی دو خیموں میں جو عقب میں وایسراے کے تخت کیجانب راست و چپ استادہ کیئے گئے تھے ایک گروہ کثیر تماشائیوں کا اور گورنر جنرل مقبوضات پرتگال واقع ہندوستان' خان قلات ' غیرسلطنتوں کے ایلچی اور کانسل اور یوروپین اور ہندوستانی سردار اور شرفا جو ہندوستان کے ہرایک حصہ سے آئے تھے بیٹھے ہوئے تھے - گورنمنٹ انگریزی کی یوروپین اور ہندوستانی فوج اُس میدان میں جو لشکر کے گرد واقع تھا ایک وسیع دایرہ میں صف بستہ کھڑی ہوئی تھی - وایسراے دربار کے موقع پر دو پہر سے تھوڑی دیر بعد رونق افروز ہوئے ' اور جو فوج جمع تھی اُس نے ایک شاہی سلامی سر کی -- صدر دروازہ پر پہونچ کر وایسراے معہ لیڈی لٹن اور اپنے پرسنل اِسٹاف کے اپنی گاڑی سے اُترے ' اور معہ اپنے اسٹاف کے جو آگے آگے تھا جلوس کے ساتھہ تخت کی جانب بڑھے — هز اکسلنسی طبقہ ستارہ هند کا تمغہ اور لباس پہنے ہوئے تھے ' اور تمام حاضرین دربار نے کھڑے ہوکر هز اکسلنسی کا استقبال کیا اور جب تک هز اکسلنسی تخت پر جلوہ افروز نہیں ہوئے اُس وقت تک باجے والے نیشنل ایٹنھم بجاتے رہے - اسکے بعد خاص منادی کرنیوالے نے اُس اشتہار کو جس میں حضور ملکہ معظمہ کے قیصر ہند ہونے کا اعلان کیا گیا تھا انگریزی میں اور اُس کے بعد فارین سکرٹری نے اُردو میں پڑھکر سنایا - اُس کے خاتمہ پر ۱۰۱ توپیں سلامی کی سر کی گئیں اور اُس کے ساتھہ فوج نے جو باقاعدہ جمع تھی بندوقیں فیر کرتی تھی — شاہی نشان بلند کیا گیا اور باجے والوں نے پھر نیشنل ایٹنھم بجانا شروع کیا - تھوڑی دیر بعد وایسراے کھڑے ہوئے اور اہل دربار سے مخاطب ہوکر گفتگو فرمائی — اور اپنی گفتگو کے خاتمہ پر باواز بلند اُس پیغام تار برقی کو پڑھکر سنایا جو حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند نے اُس روز اپنے نام سے ارسال فرمایا تھا - اس گفتگو کے ختم ہونے کے بعد تمام اہل‌دربار از خود کھڑے ہوگئے اور متواتر چیرز دینے میں فوج کے شریک ہوئے - اکثر سرداروں نے جو اُس وقت حاضر تھے مبارکباد دینے کے لیئے کوشش کی ' مگر کوئی اُن کی بات کو نہ سن سکا مہاراجہ سیندھیہ سب سے پہلے کھڑے ہوئے اور باواز بلند کہا کہ " شاہنشاہ بادشاہ - خداوند کریم حضور کو برکت دے — ہندوستان کے راجے اور سردار حضور کو دعا دیتے ہیں اور یہہ دعا مانگتے ہیں کہ حضور کی بادشاہت اور حکومت ہمیشہ قایم رہے " *

اِس طبع زاد گفتگو کی نسبت راے دیتے وقت لارڈ لٹن حضور ملکہ معظمہ کو تحریر فرماتے ہیں کہ " اُن کے (مہاراجہ سیندھیہ کے) الفاظ ایک خاص معنی رکھتے ہیں جو تمام ہندوستان میں تسلیم کیئے جاتے ہیں گو اُن کے ترجمہ سے وہ ظاہر نہیں ہیں اور اُن کا ٹھیک ٹھیک ترجمہ انگریزی میں نہیں ہوسکتا ہی - جو الفاظ مہاراجہ سیندھیہ نے اپنی نسبت اور اپنے بھائی دوسرے راجاؤں کی نسبت حضور کا مرتبہ ظاہر کرنے کے لیئے استعمال کیئے وہ ایسے الفاظ ہیں جن سے ہندوستان کے راجاؤں نے اب تک بڑی احتیاط کے ساتھہ اجتناب کیا ہی — کیونکہ اصلی الفاظ سے مراد ایسے ناطق احکام کے جاری کرنے سے ہی جن کی فرمان برداری لازمی و واجبی ہی - پس چونکہ یہہ الفاظ مہاراجہ سیندھیہ کی زبان سے بحیثیت قایم مقام تمام ہندوستانی راجاؤں اور سرداروں کے جو اُس وقت وہاں جمع تھے نکلے تھے ' اِس لیئے اُن کے لحاظ سے ہندوستان میں حضور کی حکومت آیندہ بغیر کسی قسم کے شک و شبہہ کے ہمیشہ کے واسطے قایم ہوتی ہی *

اس کے بعد وایسراے کی چٹھی میں ملکہ معظمہ کو یہہ لکھا ہی - سہ شنبہ ۲ جنوری ہندوستانی والیان ملک کے ڈیپوٹیشنوں سے جن میں بہت سے آدمی شریک تھے ملاقات کرنے میں صرف ہوا - انمیں سے ایک سردار یعنی هز هائینس مہاراجہ صاحب بہادر جودھپور نے ایم پرس کپ جیتا تھا *

۳ جنوری روز چہار شنبہ خاص کرسرسالار جنگ اور مختلف پولیٹکل عہدہ داروں کے ساتھہ پرائیویٹ ملاقاتوں میں صرف ہوا - لیکن میں نے اور لیڈی لٹن نے سپاہیوں کی ورزشوں کو دیکھا اور شب کو آتشبازی کی سیر کی جس میں تماشائیوں کا بڑا ہجوم تھا آتشبازی کے بعد میں نے گورنر جنرل گوا کو ایک الوداعی ڈنر دیا اور اُس کے بعد ایک بڑا جلسہ ریسپشن ملاقات) ہوا *

۵ جنوري روز جمعه کي صبح کو میں نے تمام انگریزي فوج کو ملاحظه کیا اور اُس سے پہلے فوج نے تمام هندوستاني سرداروں کے روبرو جو دهلي میں موجود تھے مارچ پاست کي قواعد دکہائي تھي — حضور کی فوج کي شکل و صورت نہایت عمده معلوم هوتي تھي اور تمام قواعد بحیثیت ایک تماشه هونے کے خاص دربار قیصري سے کچھه کم پر رونق نه تھي *

مہاراجه صاحب بہادر سیندهیه و کشمیر جو حضور کے دو آنریري جنرل هیں اور نیز خان قلات اور بہت سے هندوستاني والیان ملک اس قواعد میں موجود تھے لیکن دهوپ اسقدر تیز تھي که میرے ایدیکانگ لارڈ ولیم بویسفورڈ کو جن کو اپنے دوست کپتان ڈلیاني کي افسوسناک وفات سے سخت صدمه پہونچا تہا گاڑي پر بیٹھے بیٹھے غش آ گیا ' اور درحقیقت میں نہایت شکر گذار هوں که میں نے بہه مشقت بجز اس کے که میرا طلائي تمغه ڈیره کو جاتے وقت فیته سے علحده هوکر خاک میں گر پڑا اور جس کو پولس اب تک تلاش نہیں کرسکي هی بغیر کسي زیاده تر سخت حادثه کے برداشت کي — قواعد کے خاتمه پر میں این کے پاس گیا اور کمانڈروں سے مخاطب هوکر چند الفاظ کہے اور میں اُن کي رپورٹ بھي اس عریضه کے ساتھه حضور کي خدمت میں ارسال کرتا هوں *

میں خیال کرتا هوں که میں اس بات کا بیان کرنا بھول گیا که اگلے پنجشنبه کو تمام دن هندوستاني سرداروں کي الوداعي ملاقاتوںمیں صرف هوا نیز پنجشنبه کو میں بحیثیت صدر انجمن هندوستاني سرداروں کے ایک چھوٹي سي کانفرنس میں جو میو کالج کے ساتھه دلچسپي رکھتے هیں شریک هوا *

هماري کارروائي کي ایک رپورٹ اس عریضه کے ساتھه مرسل هی جمعه کي شام کو هم دهلي سے روانه هوئے دوسرے دن سنیچر کو میں پٹیاله میں پہونچا اور وهاں کم سن مہاراجه کو گدي پر بٹھایا — اُن کي عمر صرف پانچ برس کي هی اور مجھکو اس لڑکے پر جو نہایت هونہار معلوم هوتا هی بڑا رحم آیا که اُس کو ایک پبلک لائف کي مشقت طلب رسمیات اِس قدر بے وقت ادا کرني پڑیں — شہر پٹیاله نہایت خوبصورتي کے ساتھه آراسته کیا گیا تہا اور معلوم هوتا تہا که تمام باشندے بازاروں اور سڑکوں میں جمع هوگئے هیں — اتوار کو هم نے انباله میں قیام کیا اور ۸ جنوري روز دوشنبه کو علیگڈه پہونچکر میں نے محمدن کالج کا بنیادي پتھر رکھا — اور میں اُس کي کارروائي کي ایک رپورٹ ملفوف کرتا هوں — چند روز میں میں پھر کلکته پہونچ جاونگا اور سر جان استریچي کے ساتھه جو هماري کونسل کے لیئے بڑي تقویت کا باعث هیں ماه مارچ آینده کے واسطے بجٹ کا کام شروع کرونگا *

اب مجھکو صرف اِس بات کي درخواست کرنا هی که جس فیاضي کے ساتھه حضور نے اُس کار عظیم کے متعلق جو اب خوش قسمتي سے بخوبي انجام کو پہونچ گیا هی بیش بہاترغیب سے عزت بخشي اُس کے عوض میں از راه عنایت خسروانه میرا دلي شکریه قبول فرماویں اور اس بات کي التجا کرنا باقي هی که حضور دربار قیصري کي اس نہایت نا مکمل کیفیت کو از راه مہرباني معاف فرماوینگي — حقیقت یهه هی که جو کثرت کام کي پچھلے پندره روز کے اندر مجھپر رهي اُس کا اثر اب مجھکو معلوم هوتا جاتا هی اور مجھکو اندیشه هی که میں اس لمبي اور خواه نخواه بے ترتیب چٹھي کے ذریعه سے اُس کامل کامیابي کي پوري کیفیت جس پر میں اپني عزیز اور معظم و مکرم ملکه قیصر هند کو اُن کي وفادار رعایا کي طرف سے مبارک باد دینے کي اجازت چاهتا هوں حضور کے روبرو پیش کرنے سے قاصر رها هوں — لیکن مجھکو اُمید هی که اس واقعه کي کیفیت ایسے قلم سے جو بہ نسبت میرے قلم کے کم درمانده اور زیاده پر دل چسپ لکہنے والا هوگا لکھي جاویگي ' اور اُسکي کامیابي کے در پرده مگر پر مطالب ثبوت عرصه تک هماري قیصر هند کي حضور میں اُنکي عظیم‌الشان سلطنت کے تمام اطراف و جوانب سے پہونچتے رهینگے *

صرف ایک اور خبر ایسي هی جسکي اطلاع میں اس مطول چٹھي کے ختم کرنے سے پہلے حضور کو دینا چاهتا هوں یعني یهه که امیر کابل نے آخر کار باهمي اتحاد کي نسبت میري تجاویز کو قبول کرلیا هی اور میرے ایلچي کے ساتھه اُنکے جزئیات کي نسبت گفتگو کرنے کے لیئے اپنے دو وزیر پشاور کو بھیجے هیں *

حضور کا وفادار و تابعدار خادم

کرزن

(از دهلي ٹیلیگراف)

گولکنڈه

مسٹر مالا باري مشہور معروف پارسي اخبار نویس اور مصنف نے تھوڑے زمانه سے ایک ماهوار رساله موسومه " ایسٹ اینڈ ویسٹ " یعني مشرق اور مغرب نکالنا شروع کیا هی — یهه رساله هندوستان میں بلحاظ خوبي مضامین لا جواب هی اور انگلستان کے اعلی ترین رسالوں کا هم پله هی اس رساله میں نہایت مفید اور دلچسپ مضامین ماه بماه شایع هوا کرتے هیں — هم اُمید بلکه التجا کرتے هیں که همارے انگریزي داں ناظرین جو اُس کي قیمت ادا کرنے کي استطاعت رکھتے هوں اس معزز اور نہایت مفید رساله کي خریداري سے دریغ نه فرمائیں *

آج بروز پنجشنبه جو جلد همارے پاس پہونچي هی اُس میں گولکنڈه کے تاریخي حالات کي بابت میجر هیگ کا ایک دلچسپ مضمون هی جس کا ترجمه یهه هی *

گولکنڈه کا قلعه ایک ایسي پہاڑي پر بنا هوا هی جو بلا اتصال ایک میدان میں شہر حیدرآباد سے تقریبا ۷ میل کے فاصله پر دریاے موسي کے

شمالي کنارہ پر واقع هی — قلعه کي عمارت تحفظ کے لحاظ سے بہت مضبوط هی اور اُس کے چہار طرف سنگین دیواریں هیں جن کے اندر وہ رقبه هی جس پر کسي زمانه میں قطب شاهي سلاطین کا دارالسلطنت آباد تہا — شهر مدت کثیر سے ویران هی اور اب قلعه کے اندر ایک چہاوني هی جس میں هز هائنس نظام کي قواعد داں فوج کا ایک حصه رهتا هی — ریاست کا خزانه بهي یہاں رکہا جاتا هی اور گو اصل قلعه ویراني کي حالت میں هی بعض عمارات اُس میں اب بهي آباد هیں اور کام میں لائي جاتي هیں *

یهه بات معلوم نہیں هی که اس پہاڑي کو حفاظت کے واسطے ابتداءً کب درست کیا گیا تہا ، مگر بیان کیا جاتا هی که پیشتر کسي زمانه میں اُس پر ایک دهس یا خام قلعه واقع تہا جس کو وجیانگر کے کسي راجه نے تعمیر کیا تہا — اس کے ابتدائي حالات تاریخي بالکل معلوم نہیں هیں اور غالباً قطب شاهي سلاطین کے زمانه تک یهه جگهه خاص قابل لحاظ نه تهي — بعهد محمد شاہ لشکري جو که تیرهواں بادشاہ خاندان بهمني کا تہا ملک تلنگانه میں فساد برپا هوا اور سلطان قلي جو که پیشتر ایک غلام تہا کسیقدر تامل کے بعد اس غرض سے تعینات کیا گیا که امن و امان قایم کرے اور داکوں کو جو لوٹ مار کر رهے تهے زیر کرے — یهه شخص قبل ازیں شاهي محلات کا محتسب تہا اور چونکه بیگمات کو صوبه تلنگانه میں جاگیریں ملي هوئي تہیں ، اُن سب نے ماهر یهه کوشش کي که یهه خیر خواہ اهلکار فساد رفع کرنے کي غرض سے تعینات کیا جاوے تاکه اُن کے ذرایع آمدني میں خلل واقع نہو — اس نوجوان ترک نے اپنا فرض جس خوبي سے ادا کیا خود اُس کے معاونین کو بهي اِسقدر توقع نه تهي اِس وقت سلطنت کي حالت ایسي نازک تهي که فوج کشي کرنے سے اُس کي بربادي متصور تهي لهذا اِس نوجوان افسر نے تدبیر اور ذاتي خوش اخلاقي سے کام لیا - باوجودیکه اُس کو بہت مشکلات در پیش تہیں اُس نے بہت جلد فساد دور کردیا - اِس کا یهه نتیجه هوا که بیگمات حرم اور نیز وہ امرا جن کي جاگیریں صوبه تلنگانه میں واقع تہیں سلطان قلي کے دوست اور ممد و معاون هوگئے *

بعهد محمود شاہ جو محمد شاہ لشکري کا وارث اور فرزند تہا سلطان قلي اعیان سلطنت میں شمار هونے لگا - اُس کو قطب الملک کا خطاب ملا اور نیز گولکنڈہ معه دیہات قرب و جوار بطور جاگیر عطا هوا - اس عطیه کے بعد تہوڑے عرصه میں وہ تلنگانه کي فوج کا کمانڈرانچیف مقرر هوا جس سے اُسکو اور بهي استحکام هوگیا — سنه ۹۱۸ هجري یعني سنه ۱۵۱۲ع میں قطب الملک نے بهي وهي طریقه اختیار کیا جو یوسف عادل خاں ، احمد نظام الملک اور فتح الله عماد الملک گورنران بیجا پور ، احمد نگر اور برار نے اختیار کیا تہا - یعني گو وہ پیشتر بهي در واقع خود مختار تہا مگر اب علانیه طور پر بهمني بادشاہ کي جانب سے کام کرنا بند کردیا اور آزادي سے حکمراني کرنے لگا - اُس نے اپني خود مختاري کا با ضابطه اعلان کردیا اور گولکنڈہ کو اپنا دارالسلطنت قرار دیا - اس واقعه سے پیشتر سلطان قلي نے بجاے دهس کے ایک سنگي قلعه تعمیر کرلیا تہا — اُس کي وفات کے بعد اُس کے وارث اس قلعه کي عمارت میں اضافه کرتے رهے - مثل اپنے همسایه عادل شاهي بادشاهان بیجا پور قطب شاهي سلاطین گولکنڈہ کو عمارت [illegible] معامله میں افراط تفریط نہیں تهي تاهم اس خاندان کے سلاطین نے بهي اچهي [illegible] عمارات طیار کرائیں - محمد قلي چہارم بادشاہ خاندان قطب شاهي [illegible] اس قلعه میں بہت کچهه اضافه کیا اور نیز اپني سکونت کے واسطے شهر حیدرآباد کي بنا ڈالي - واضح هو که پہلا نام اس شهر کا بہاگ نگر تہا - یهه نام مسماۃ بہاگ متي کے نام پر رکہا گیا تہا جو سلطان محمد قلي کے محلات میں هندو محبوبه تهي — عبدالله قطب شاہ نے بهي سلطان محمد قلي کے بعد قلعه کي تعمیر پر پوري توجه کي اور نیز ایک وسیع انبار خانه اُس کے اندر تعمیر کرایا — اس انبار خانه کي بنا کا پته ایک کتبه سے ملتا هی جو اب تک قلعه میں موجود هی — اُس کا مضمون یهه هی " در عهد دولت پادشاہ جم جاہ ملایک سپاہ عبدالله قطب شاہ بسعي بندہ درگاہ خیرات خاں اس انبار خانه باتمام رسید - رجب المرجب سنه ۱۰۵۲ هجري " *

قلعه کے دروازہ سے ملا هوا ایک سه منزله سلاح خانه هی — جس پہاڑي پر قلعه کي اندروني عمارت واقع هی اُسکي چوٹي پر ایک بہت بڑا گنبد بنا هوا هی جسکي چہت پر سے گردنواح کا پر فضا منظر دکہائي دیتا هی - یهه قیاس کیا جا سکتا هی که اسي چہت پر شام کے وقت سلاطین قطب شاهي بیٹها کرتے تہے اور نیز اِسي مقام سے اس خاندان کے اخیر بادشاہ ابوالحسن نے اُس جنگ کا مشاهدہ کیا تہا جو اُسکے اور شہنشاہ دهلي کے درمیان اس مقصد سے هوئي تهي که جسطرح قطب شاهي سلطنت چہین لے گئے تہے اِسي طرح قلعه بهي فتح کیا جاے *

هم اُس واقعه کو بیان کرنا چاهتے هیں جو گول کنڈہ کي تواریخ میں سب سے زیادہ عظیم اور دلچسپ هی یعني اورنگ زیب کا حمله اور قطب شاهي خاندان کي بربادي - اپني جواني میں بعهد شاہ جہاں اورنگ زیب صوبه دکن کا گورنر رها تہا اور اُس نے اورنگ آباد کو اپنا دارالسلطنت قرار دیا تہا — اُس نے اُسي زمانه میں یهه قصد کرلیا تہا که جو دو خود مختار سلطنتیں دکن میں باقي تہیں یعني بیجا پور اور گول کنڈہ اُن دونوں کو برباد کردے - بلکه گول کنڈہ کي سلطنت اُسوقت بهي بال بال بچ گئي تهي - اِس واقعه کي حقیقت یهه هی که سنه ۱۰۶۶ هجري یعني ۶۶ - ۱۶۶۵ع میں میر جمله نے جو منجمله قوي تر اعیان سلطنت قطب شاهي تہا اپنے پادشاہ کو غرور اور سرتابي کرکے ناراض کردیا تہا - عبدالله قطب شاہ کو یهه بهي معلوم هوا که میر جمله محلات شاهي سے بلکه خود عبدالله کي والدہ سے تعلق نا جایز رکہتا هی — قطب شاہ نے حالت غصه میں اپنے ارادہ کا جو میر جمله کي سرکوبي کي بابته تہا اظہار کردیا اور اسطرحپر یهه خبر خود میر جمله کو ایسے وقت میں معلوم هوگئي جبکه وہ شهر سے باهر تہا - میر جمله نے خبر سننے کے بعد فوراً اورنگ زیب سے مراسلت شروع کردي - اُس سے پناہ کا خواهاں هوا اور لکہا که اگر آپ گولکنڈہ فتح کرنا چاهیں تو هر طرحپر امداد دونگا اور یهه کام زیادہ مشکل نہیں هی — ادهر یهه هو رها تہا

اودھر عبداللہ قطب شاہ نے میر جملہ کے فرزند میر محمد امین کو حراست میں کردیا — اورنگ زیب نے متواتر احکام بھیجے کہ میر محمد امین چھوڑ دیا جاے مگر قطب شاہ نے لحاظ نہ کیا اورنگ زیب نے اپنے والد شہنشاہ کی منظوری حاصل کرکے گولکنڈہ پر حملہ کرنے کی طیاری کردی - اورنگ زیب نے یہہ ترکیب کی کہ اپنے فرزند سلطان محمد کو گولکنڈہ کی سمت میں معہ جماعت کثیر اس حیلہ سے بھیجا کہ شہزادہ بنگال کو جارہا ہی تاکہ سلطان شجاع کی دختر سے شادی کرے — اپنے فرزند کے پیچھے خود اورنگ زیب کثیرالتعداد فوج لیکر روانہ ہوگیا - جب سلطان محمد سے حیدرآباد چھہ میل رہگیا تو عبداللہ قطب شاہ کو خوف پیدا ہوا اور جب اُس نے سنا کہ شاہزادے کے پیچھے پیچھے شاہی فوج بھی آرہی ہی تو پریشان ہوا اور جو کچھہ مال واسباب بیش قیمت تھ اُس کو لیکر حیدرآباد سے گولکنڈہ بھاگ گیا — نوجوان شاہزادہ حسین ساگر کے قریب خیمہ زن ہوا - اور چونکہ بادشاہ تو مفرور ہی ہو گیا تھا شہر حیدرآباد خوب لوٹا گیا — مغل بادشاہ کی اور گولکنڈہ کی فوج میں ایک جنگ بھی اسیوقت ہوئی جسمیں مغل فوج کو فتح ہوئی - یہہ حالت دیکھکر عبداللہ قطب‌شاہ نے چاہا کہ شہزادہ کو رضامند کرے ' مگرشاہزادہ نے جواب دیا کہ تاوقتیکہ میر جملہ کا کل مال اسباب اُس کے حوالہ نہ کردیا جاے مصالحت ممکن نہیں ہی — جبکہ شہزادہ اور عبداللہ کے درمیان یہہ گفتگو جاری تھی خود اورنگ زیب معہ فوج موقعہ پر پہونچگیا اور گولکنڈہ کا محاصرہ با قاعدہ طور سے شروع ہوگیا قبل ازیں شہنشاہ دہلی نے اپنے گورنران مالوہ وغیرہ کو حکم دیدیا تھا کہ اورنگ زیب کی امداد کریں چنانچہ بموجب ہدایت شاہی شایستہ خاں گورنر مالوہ معہ دیگر اراکین موقعہ پر آگیا محاصرہ ہو رہا تھا اور قریب تھا کہ گولکنڈہ فتح ہو جاے کہ دفعتا بادشاہ نے دہلی سے حکم بھیجدیا کہ جنگ ختم کردیجاے اور عبداللہ قطب شاہ کو معافی دیجاے

اس زمانہ میں شاہجہاں پر اُس کے بڑے فرزند دارا شکوہ کا اثر زیادہ تھا ور غالبا دارا شکوہ نے بادشاہ کو یہہ خیال دلایا تھا کہ گولکنڈہ بہت زرخیز خطہ کا مرکز ہی اگر وہ فتح ہوگیا تو اورنگ زیب کی طاقت حد مناسب سے متجاوز ہو جائیگی — اورنگ زیب نے حکم شاہی کی بلا عذر تعمیل کی مگر جن شرایط سے اُس نے معافی دی اُن سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ گولکنڈہ میں کچھہ دم باقی نہ رہگیا تھا — اورنگ زیب نے کل صرفہ جنگ عبداللہ قطب شاہ سے وصول کرلیا اس کے علاوہ اُس کی دختر سے اپنے فرزند کا عقد کیا اور یہہ شرط کرالی کہ داماد وارث تخت و تاج ہوگا — میر جملہ کے اہل خاندان اور اُس کا کل مال و اسباب اورنگ زیب کے حوالہ کیا گیا بلکہ یہہ بھی گمان ہوتا ہی کہ عبد اللہ نے اپنی والدہ سے بھی دست برداری کی — عبداللہ نے اپنی دختر کو جہیز میں رام گڈہ کا علاقہ عطا کیا یہہ علاقہ شاہی علاقہ سے ملحق تھا اور اب اُس میں شامل ہوگیا - عبداللہ نے یہہ بھی قبول کرلیا کہ بادشاہ کا نام اپنے سکہ پر لکھے اور گویا اس طور پر سلطنت کا باجگذار ہوگیا — میر جملہ بھی اورنگ زیب کے اہلکاروں میں داخل ہوگیا اور شاہی فوج گولکنڈہ سے ہٹگئی - اورنگ زیب منتظر موقعہ تھا - گولکنڈہ تو اُسکے قبضہ میں شرایط نکاح کی روسے آنیوالا ہی تھا مگر وہ یہہ چاہتا تھا کہ بیجا پور اور خود دہلی پر قبضہ کرلے - اُسنے سمجھہ لیا ہوگا کہ اب سب سے پہلے دہلی کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور اُسنے جو اپنے والد کے حکم کی تعمیل بلاعذر کی تھی اُس سے غالبا دھوکہ دینا مقصود تھا — اس کے بعد دوسال کے اندر وہ اپنے باپ اور بھائیوں کو مقید یا جلاوطن کرکے تخت نشین ہوگیا — بعض وجوہات سے تخت نشینی کے بعد چند سال تک اُسکو گولکنڈہ کی طرف متوجہ ہونیکا موقعہ نہیں ملا مگر اُسکا دلی مقصد شروع سے یہہ تھا کہ دکن کی سلطنتوں کو شامل کرکے کابل سے راس کماری تک اپنا سکہ جاری کردے *

(باقی آیندہ)

اطلاع بنام اُن نان افشیل (غیر سرکاری) جنٹلمینوں کے جو دربار تاجپوشی میں جو ماہ جنوری سنہ ۱۹۰۳ع میں بمقام دہلی منعقد ہونے والا ہی شریک ہونگے اور جنکو پراونشیل کیمپ میں جگہہ دی جاویگی *

۱ — ممالک متحدہ کا پراونشیل کیمپ لارنس روڈ پر ممالک متوسطہ اور حیدرآباد کے کیمپوں کے متصل اُس مقام سے گوشہ شمال و مغرب کی طرف جہاں کہ رہتک کی سڑک نہر نجف گڑہ کو [illegible] ہی نصب کیا جاوے گا *

۲ — اس کیمپ کا ایک حصہ نان آفیشل ہندوستانی جنٹلمینوں کے واسطے علحدہ رکھا جاویگا — ہر ایک شخص کے خیموں کے لیئے جگہہ مقرر کی جاوے گی — عموما ایک یا دو خیمہ اور پانچ سے دس تک ہمراہی کافی ہونگے گو گورنمنت کی منظوری سے خاص خاص صورتوں میں اس حد سے تجاوز کرنے کا اختیار دیا گیا ہی نیز لشکر کے عقب میں گاڑیوں اور گھوڑوں وغیرہ کے لیئے جگہہ دی جاویگی *

Notice to Non-official Gentlemen attending the Coronation Darbar to be held at Delhi in January, 19 3, who will be accommodated in the Provincial Camp

1. The United Provinces Provincial Camp will be pitched on the Lawrence Road, close to the Camps of the Central Provinces and Hyderabad, to the north-west of the spot where the Rohtak road crosses the Najafgarh Canal.

2. One portion o this Camp will be set apart for non-official native gentlemen. Space will be allotted for the tents of each gentleman. Ordinarily one or two tents, and from five to ten followers, should suffice, though this limit has, with the sanction of Government, been allowed to be exceeded in special cases. Space will also be allotted in the rear of the Camp for carriages, horses &c.

3. Gentlemen are requested to intimate at once, through Commissioners, the date on which they propose to despatch their camp equipage, and their horses and conveyances if intended to be sent. The tents should be despatched so as to arrive at Delhi not later than December 1st (not 1st November as formerly intimated).

4. Gentlemen should also intimate at once to Government direct the date on which they propose to leave for Delhi, and the route and time of departure. This date should be fixed so that they will arrive at Delhi not later than 27th December.

5. The Government will communicate the dates to the Railway authorities, so that timely arrangements may be made by them to meet the traffic. It should be understood that the Railway authorities require this information as an estimate. With reference to the actual accommodation required, each visitor should correspond himself with the Railway authorities.

6. The Deputy Commissioner of Delhi is arranging for supplies in accordance with estimates to be furnished by Government.

7. Notices of ceremonies to be observed at Delhi on the occasion of the Darbar will be issued. As at present arranged, the programme is as follows :—

Monday, 29th December...	Arrival of the Viceroy at 11-30 A.M., and State Procession to the Camp.
Tuesday, 30th „ ...	Public Opening of the Indian Arts Exhibition.
Thursday, 1st January ...	Coronation Darbar at noon or early in the afternoon; and State Dinner in Viceregal Camp, 8 P.M.
Friday, 2nd „ ...	Fireworks and Illuminations, 10 P.M.
Saturday, 3rd „ ...	A Chapter of the Indian Orders will be held in the Fort at 9 P.M.
Sunday, 4th „ ...	State Service, 11 A.M.
Monday, 5th „ ...	Review of the Retainers of Native Chiefs.

۳ — جنٹل میناں سے استدعا کیجاتی ھی کہ وہ فوراً کمشنروں کی معرفت اُس تاریخ کی اطلاع دیں جبکہ وہ اپنے خیموں کا اسباب اور اپنے گھوڑے اور سواریاں بشرطیکہ اُن کا بھیجنا منظور ھو روانہ کرنا چاھتے ھوں — یہہ خیمے ایسے وقت پر روانہ کرنے چاھیئیں کہ وہ یکم دسمبر سے پہلے دھلی میں پہونچ جاویں (نہ کہ یکم نومبر سے پہلے جیسی کہ سابق میں اطلاع دی گئی تھی) *

۴ — نیز جنٹل میناں کو فوراً براہ راست گورنمنٹ کو اُس تاریخ کی جب کہ وہ دھلی کو روانہ ھونا چاھتے ھوں اور راستہ اور وقت روانگی اطلاع دینی چاھیئے کی — یہہ تاریخ اِس طرح پر مقرر کرنی چاھیئے کہ وہ ۲۷ دسمبر تک دھلی میں پہونچ جاویں *

۵ — گورنمنٹ حکام ریلوے کو اُن تاریخوں کی اِطلاع دیدیگی تاکہ وہ آمدرفت کے واسطے وقت پر اِنتظامات کرسکیں — واضح ھو کہ حکام ریلوے بطور تخمینے کے یہہ اِطلاع چاھتے ھیں — جس قدر جگہہ کی واقعی ضرورت ھو اُس کی نسبت ھرایک مہمان کو خود حکام ریلوے کے ساتھہ خط و کتابت کرنی چاھیئے *

۶ — صاحب ڈپٹی کمشنر دھلی اُن تخمینوں کے بموجب جو گورنمنٹ کے پاس بھیجیگی رسد کا اِنتظام کر رہے ھیں *

۷ — جو رسمیات دھلی میں دربار کے موقعہ پر ادا کی جاوینگی اُن کی نسبت آیندہ اِطلاعیں جاری کی جاوینگی — مگر جو اِنتظام بالفعل کیا گیا ھی اُس کا پروگرام حسب ذیل ھی *

۲۹ دسمبر روز دوشنبہ — رونق افروزی حضور ویسرائے بہادر بوقت ۱۱ بجے ۳۰ منٹ صبح و روانگی جلوس شاھانہ لشکر گاہ تک *

۳۰ دسمبر روز سہ شنبہ — افتتاح نمایش گاہ فنون و د[illegible]ی ھندوستان *

یکم جنوری روز پنجشنبہ — دربار تاج پوشی بوقت دوپہر یا بوقت صبح قبل از دوپہر — اور اِسٹیٹ ڈنر وایسریگل کیمپ میں بوقت ۸ بجے شب *

۲ جنوری روز جمعہ — آتش بازی و روشنی بو[illegible] ۱۰ بجے شب *

۳ جنوری روز شنبہ — ھندوستانی تمغہ جات کے عطا [illegible] کے لیئے ایک دربار قلعہ میں بوقت ۹ بجے شب منعقد کیا جاویگا *

۴ جنوری روز یکشنبہ — نماز بوقت ۱۱ بجے صبح *

۵ جنوری روز دوشنبہ — ھندوستانی سرداروں کے مصاحبوں اور ملازموں کا ملاحظہ *

Tuesday, 6th	„	...	State Ball in the Diwan-i-Am in the Fort.
Thursday, 8th	„	...	Review o British and Indian Troops, 11 A. M.
Friday, 9th	„	...	Reception of Ruling Chie's in Viceregal Camp.
Saturday, 10th	„	...	Public departure of the Viceroy.

8. Gentlemen are expected not to leave Delhi till after the departure of His Excellency the Viceroy, which will be on the 10th January.

9. A seat for each gentleman invited will be allotted in the block reserved for this Government in the Amphitheatre where the Darbar will be held. Tickets will be distributed later on.

It may be possible to allot two or three additional seats for relatives or friends of the gentlemen invited, if the names are sent in at once through the Commissioner of the Division, so as to enable this Government to secure tickets for seats.

10. If any assistance is required at Delhi by any gentleman or his representative, application may be made as follows :—

From 15th October to 15th November.	To P. Bramley, Esq., District Superintendent of Police on duty at the United Provinces Camp at Delhi.
After 15th November ...	To H. T. Morgan, Esq., Under-Secretary to Government, Consular Camp, Delhi.

11. Notices giving further particulars will be issued from time to time, but application may be made in case of necessity for information on any point to the Commissioner of the Division in which the gentleman resides.

W. H. L. IMPEY,

Chief Secretary to Government,

United Provinces of Agra and Oudh.

The 26th September 1902.

۶ جنوري روز سه شنبه — اسٹیٹ بال (سرکاري جلسه رقص و سرود) دیوان عام میں اندر قلعه کے *

۸ جنوري روز پنجشنبه — قواعد انگریزي اور هندوستاني فوجوں کي بوقت ۱۱ بجے صبح *

۹ جنوري روز جمعه — ملاقات والیان ملک کي وئسریگل کیمپ میں *

۱۰ جنوري روز شنبه — روانگي حضور وایسراے بهادر پبلک طور پر *

۸ — یهه اُمید کیجاتي هے که جنٹل مین هز اکسلنسي وایسراے کي روانگي سے پہلے جو که ۱۰ جنوري کو عمل میں آویگي دهلي سے روانه نهوں *

۹ — جو صاحب مدعو کیئے گئے میں اُن میں سے هر ایک کے لیئے اُس حصه میں جو ایم فیتهیٹر کے اندر جہاں که دربار منعقد هوگا گورنمنٹ هند کے لیئے مخصوص کیا گیا هے ایک نشست کي جگهه دي جاوے گي — ٹکٹ بعدہ تقسیم کیئے جاوینگے *

جو صاحب مدعو کیئے گئے هیں اُنکے رشته داروں یا دوستوں کے لیئے دو یا تین زاید نشستوں کا دینا ممکن هوگا بشرطیکه اُن کے نام فورا صاحب کمشنر قسمت کي معرفت بهیجدیئے جاویں تاکه یهه گورنمنٹ نشستوں کے لیئے ٹکٹ حاصل کرسکے *

۱۰ — اگر کسي جنٹل مین یا اُس کے قایم مقام کو دهلي میں کسي قسم کي مدد کي ضرورت هو تو درخواست حسب ذیل روانه کیجاوے *

۱۵ اکتوبر سے ۱۵ نومبر تک	نزد پي بریملي اسکوئر — ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولس متعینه کیمپ ممالک متحدہ بمقام دهلي *
بعد ۱۵ نومبر کے	نزد ایچ ٹي مارگن اسکوئر-انڈر سکرٹري گورنمنٹ ، کانسلر کیمپ دهلي

۱۱ — اُس قسم کي اطلاعیں جن میں زاید تفصیل بیان کیجاویگي وقتا فوقتا جاري کیجاوینگي ، لیکن بحالت ضرورت کسي امر کي نسبت اطلاع حاصل کرنے کے لیئے اُس ڈویژن کے کمشنر کے پاس جس میں سائل رهتا هو درخواست کیجاسکتي هے *

ڈبلو ایچ ایل امپي

چیف سکرٹري گورنمنٹ

ممالک متحدہ آگرہ و اودہ

مورخه ۲۶ ستمبر سنه ۱۹۰۲ع

Supplement to the Aligarh Institute Gazette,

Thursday, 16th October 1902.

ضمیمہ اخبار علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ

مطبوعہ ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ ع

مختلف خبریں

قبل ازیں لکھا گیا تھا کہ ترکي کے سرحدي صوبہ میں فتنہ و فساد برپا هی — هفتہ گزشتہ میں بلکہ دو هفتہ تک کوئي خاص خبر اِس بابت یورپ سے نہیں آئي — یہہ البتہ معلوم هوا کہ شاہ روس کے چچا بعد مراسم درہ شپکا بخط مستقیم قسطنطنیہ تشریف لے گئے اور اُن کا جنگي جہاز محلات سلطاني کے محاذ لنگر انداز هی جس سے کسیقدر ناگواري هوئي - اِس کے بعد ۱۵ اکتوبر کو اِنگریزي اخبارات نے یہہ خبر شایع کي کہ ترکي فوج اور مفسدان بلگیریا کے درمیان ۸ اور ۹ اکتوبر کو سخت معرکہ هوا ' جسمیں منجملہ تین سو مفسدوں کے چالیس مقتول اور ساتھہ مجروح اور مقید هوئے — واضح هو کہ یہہ فساد (جسپر جنگ کا اطلاق نہیں هوسکتا) درمیان سلطنت بلگیریا اور سلطنت عثمانیہ نہیں هی ' بلکہ اصلیت یہہ هی کہ بلگیریا کے اغوا سے اُس سلطنت کے بعض اهل رعایا سلطنت عثمانیہ کي سرحد کو طی کرکے فساد کر رهے هیں ' چنانچہ سلطان نے یورپین سلاطین سے شکایت کي هی کہ بلگیریا اپني رعایا کو قابو میں نہیں رکھتي ' اور مفسد لوگ سرحد طے کرتے آتے هیں - اس فتنہ‌وفساد کا مرکز صوبہ میسوڈونیا هی ' اور یورپ میں صرف یہہ هي صوبہ سلطان کے تابع رهگیا هی - گلیڈ استون کا مشہور قول بعض ناظرین کو یاد هوگا کہ ترکي کو بدهنا بوریہ لیکر یورپ سے نکالدینا چاهیئے- نہیں کہا جاسکتا کہ کب ایسا هوگا مگر سامان ضرور مهیا هیں ٭

صوبہ البینیا واقعہ سلطنت عثمانیہ میں روس اپنا جدید کانسل رکھنا چاهتا تها ' مگر سلطان کو اسکي منظوري میں تامل تها ' علاوہ ازیں خود باشندگان صوبہ مخالف تھے — کچھہ عرصہ هوا کہ سلطان نے منظوري دیدي ' اور ۱۵ اکتوبر کے تاروں سے معلوم هوتا هی کہ منجملہ باشندگان کے جو شخص خاص مخالف تها وہ زیر اور مقید هوگیا هی ٭

سردار یحیي خاں اپنے داماد سابق امیر یعقوب خاں کے ساتھہ عرصہ تک هندوستان میں نظر بند رهے — تهوڑا عرصہ هوا کہ وہ کابل چلے گئے تھے اور اُن کي نواسي سے امیر حبیب‌الله نے عقد بهي کرلیا تها — عام طور پر خیال کیا جاتا تها کہ سردار یحیي خاں کا اثر معاملات سلطنت میں روز افزوں ترقي کریگا ' بالخصوص اس وجہ سے کہ امیر اپني جدید بیگم صاحبہ سے بہت مانوس هیں - مگر قضا نے سردار موصوف کو مہلت نہ دي - اگر وہ زندہ رهتے تو کیا عجب هی کہ اُن کے داماد سردار یعقوب خاں کے حق میں بہتر هوتا ٭

همنے ناظرین کي توجہ دهلي دربار کے متعلق کمپ نمبر ۳ کي جانب بالخصوص مبذول کي تهي — تازہ خبر سے معلوم هوتا هی کہ اب یہہ کمپ بهي پر هوگیا ٭

محمدن کالج کي تعطیل کلاں ختم هوگئي — جدید یوریپن پروفیسر مسٹر ٹول (Mr. J. A. Towle) علیگڈہ آگئے اور آج جناب پرنسپل صاحب بهي تشریف لانے والے هیں- نواب محسن‌الملک بهادر ابهي بمبئي سے روانہ نہیں هوئے' مگر عنقریب تشریف لائینگے ٭

کانفرنس کے متعلق مولوي محمد عبدالاحد صاحب سکرٹري لوکل کمیٹي کي جانفشاني مدح اور شکریہ سے بالا هی — علاوہ ازیں ایسے همدرد قوم کا شکریہ ادا کرنا خالي از اندیشہ نہیں هی - وہ کہہ سکتے هیں کہ میں جو کچھہ کرتا هوں اپني قوم کے واسطے کرتا هوں — شکریہ کیسا - بهرکیف هم کو مسرت هی کہ دهلي میں سر گرمي سے کام هو رها هی — مولوي انوار احمد صاحب ایجنٹ فی‌الحال ضلع بلیا میں محنت شاقہ کر رهے هیں ' اور سید مصطفے حسین طالب علم کالج اجنٹ متعینہ لکھنو وهاں ایسي لیاقت سے کام کر رهے هیں کہ همارے پاس معزز حضرات کے خاص خطوط اُن کي محنت اور قابلیت کے اعتراف میں آئے هیں — کیا ان امور سے مسرت اور جرات نہیں هوتي ؟ ایک معاملہ اس سلسلہ میں بالخصوص قابل ذکر هی — یہہ بات کسي طرح مناسب نہیں هی کہ عین اُسي موقعہ اور وقت پر رزولیوشن طیار کیئے جائیں — پس جن صاحبوں کو رزولیوشن پیش کرنے هوں ' براہ عنایت بلا توقف رزولیوشن طیار کرکے سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹي کے دفتر میں بمقام علیگڈہ روانہ فرماویں ٭

صوبہ روهیلکھنڈ میں منجانب لوکل کمیٹي دهلي چودهري نعمت الهي صاحب بطور ایجنٹ کانفرنس تعینات هوئے هیں ٭

Prited and published by Mahomed Mumtaz-ud-din at the Institute Press Aligarh.

علیگڈہ انسٹیٹیوٹ پریس میں باهتمام محمد ممتازالدین چهپا اور مشتہر هوا

واقعات اور رائیں

محمدن ایجوکیشنل کانفرنس

جس وقت هم نے اپنے گذشتہ پرچہ میں صوبہ اودہ سے التجا کي تھي کہ کانفرنس کے معاملہ میں زیادہ توجہ کي جاے تو همکو یهہ گمان بھي نہ تھا کہ هم کو اس قدر جلد اس بات کا موقع ملیگا کہ لکھنؤ کو جو صدر مقام اُس صوبہ کا هی اُس کي توجہ اور کوشش پر مبارکباد دیں — مگر همکو اس امر کي اطلاع سے مسرت هوئي کہ ۵ اکتوبر کو ایک باوقعت جلسہ قومي مقاصد کے واسطے اس شہر میں بصدارت جناب مولوي سید علی صاحب هوا جس میں علاوہ پر جوش تقریروں اور مفید رزولیوشن کے مبلغ پندرہ سو روپیہ کا چندہ بھي هوگیا — جناب سید علی صاحب کے نام نامي اور خصایل حمیدہ محتاج ایڈیٹوریل صراحت نہیں هیں مگر یهہ بات البتہ قابل لحاظ هی کہ مدرسۃالعلوم علیگڈہ اور محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کي تواریخ میں یهہ پہلا موقعہ تھا کہ جناب ممدوح نے اُن کي امداد اور سرپرستي فرمائي هو — همکو اطلاع هوئي هی کہ اس موقعہ پر بھي جناب سید صاحب کو کچھہ تامل تھا مگر نواب محسن‌الملک نے اول ایک تار دیا اور پھر ایک خط لکھا اور ان دونوں تحریروں میں بحالت تامل، و انکار پیش خدا فریاد کرنے کا ارادہ ظاهر کیا — نواب محسن‌الملک کے تار اور خط کو ناظرین اخبار هذا کے اول صفحہ پر پائینگے *

اِنگریزي اخبارات سے معلوم هوتا هی کہ حیدرآباد میں کچھہ عرصہ سے جاگیر پائیگاہ کے متعلق بعض اهم معاملات درپیش تھے جن کو حضور نظام نے حال میں طی فرمایا هی — اِبتدا میں کل جاگیر جس کي آمدني تقریباً نصف کروڑ تھي نواب شمس‌الامرا کو واسطے اِخراجات فوجي عطا هوئي تھي — رفتہ رفتہ یهہ جاگیر تین حصص میں منقسم هوکر سر وقارالامرا سر خورشید جاہ اور سر آسمان جاہ کے قبضہ میں آئي چونکہ ان تینوں اُمرا نے انتقال کیا وراثت کے معاملات حضور نظام کے اجلاس میں پیش هوئے — بحالت موجودہ صرف سر آسمان جاہ کي جائداد سے تقریباً پچاس لاکھہ محاصل هوتا هی اور صرف ایک بچہ وارث هی سر خورشید جاہ نے تقریباً پندرہ لاکھہ کي جاگیر علاوہ کثیر زر نقد چھوڑي — اُن کے دو فرزند نواب امام جنگ اور نواب ظفر جنگ هیں — سر وقارالملک نے بھي دو وارث چھوڑے مگر جائداد جس کي آمدني بارہ لاکھہ هی مقروض هی — حضور نظام نے یهہ فیصلہ صادر فرمایا هی کہ بلا لحاظ اس بات کے کہ وہ اولاد اولی هی یا نہیں جو فرزند شاهي خاندان کي بیگم کے بطن سے هی وہ وارث هوگا مگر بحیثیت متولي نہ کہ بحیثیت مالک و مختار — پانیر کے ایک واقف کار کارسپانڈنٹ نے یهہ راے دي هی کہ اب فوج پائیگاہ کا رکھنا بے سود هی لهذا اُس کو بتدریج تسبیغتہ کردیا جاوے اور سپاہ کو کاشتکاري میں لگا دیا جاے — علی هذا امرا کے واسطے آمدني کا ایک جزو علحدہ کرنے کے بعد باقیماندہ محاصل داخل خزانہ هونا چاهیئے *

هم نے ذکر کیا هی کہ لکھنؤ کے جلسہ میں دلچسپ تقریریں هوئیں — ابھي همارے ایجنٹ سید مصطفی حسین صاحب نے جنکو هم مبارک باد دیتے هیں همکو مفصل اِسپیچیں نہیں بھیجیں مگر نواب فتح نوازجنگ بہادر بیرسٹر ایٹ لا کي نہایت پر مغز اِسپیچ کا ایک حصہ جو بالخصوص علماء دین کي توجہ کے قابل هی هم ذیل میں درج کرتے هیں *

" اب انصاف کیجیئے کہ اس زمانہ میں جبکہ زبان انگریزي میں هزاروں کتابیں رد اسلام میں لکھي جارهي هیں جو خیالات کو برهم کرتي هیں آیا علما کا فرض هی یا نہیں کہ خود انگریزي پڑھیں اور دین کي حفاظت کریں ان کتابوں کي تردید لکھیں — آیا یهہ ضرور هی یا نہیں کہ یهہ علماء دین تعلیم کے صیغہ میں دلچسپي لیں اور اپني راے اور حکم سے اُس تعلیم کو اس طرح چلائیں کہ دین کي حفاظت هو — علیگڈہ کالج جو مسلمانوں کا کالج هی هر مسلمان کو راے دینے کا حق هی اگر علماء اُس میں شریک هوں اور اُسکي تعلیم دینیات کو اپنے هاتھہ میں لیں تو یهہ هزار ها مسلمان طالب علموں کي هدایت کا موجب هو برخلاف اس کے اگر همارے علماء یهہ سب تماشا دیکھیں اور اپنے گھروں میں بیٹھے رهیں تو اُنهوں نے هرگز اپني فرضي هدایت کو ادا نہیں کیا — یهہ اعتراض کہ اُن کي هدایت پر تعمیل نہیں کیجاتي اولاً اُس وقت هو سکتا هی کہ وہ همارے شریک هوں اپني آنکھہ سے کالج کو دیکھیں تعلیم جس طرح هوتي هی اُس کو دیکھیں احکام صادر فرمائیں اور پھر اُن احکام کي اگر تعمیل نہو تو بلا شبہہ هم لوگ مجرم هیں علاوہ اس کے اُن کا فرض هدایت کرنے کا هی هم اگر نہ مانیں تو عنداللہ ماخوذ هونگے مگر یهہ عذر علما کا پیش خدا نہیں سنا جائیگا کہ چونکہ اُن کو ظن غالب تھا کہ اُن کي هدایت پر عمل نہوگا لهذا وہ هم سے جدا رهے اور اپنے فرضي امر بالمعروف و نهي عن‌المنکر کو ادا نہیں کیا " *

NEW BOOKS

BY

EX-STUDENTS OF M. A.-O. COLLEGE.

Mr Syed Amir Ali Bilgrami of King's College, Cambridge, has recently written an excellent brochure on English education in India. It has been printed at the Lawrence Asylum Press, Madras. In the course of a recent article on education the *Pioneer* referred to the brochure in favourable terms. It is really a work of merit which deals within a small compass with the features which chiefly distinguish English Universities from those in India. We do not know whether the brochure is on sale. But probably it can be had from the author whose address is,—Chudderghat, Hyderabad, Deccan.

We beg to thank the author for the present of a copy. It is not improbable that on another occasion we shall have more to say about it.

جدید

تصانیف سابق تلامذہ کالج

مسٹر سید امیر علی بلگرامی نے جن کی تعلیم کی تکمیل کیمبرج یونیورسٹی میں ہوئی ہی ایک مختصر مگر نہایت مفید مضمون بزبان انگریزی لکھا ہی اور یہہ مضمون ایک مجلد کتاب کی شکل میں لارنس اسائلم پریس مدراس میں طبع ہوا ہی ۔ اس کا نام یہہ ہی " انگریزی تعلیم ہندوستان میں " اس کتاب کی پانیر نے بہی حال میں تعریف لکہی تہی اور واقعی یہہ اس قابل ہی کہ جو حضرات تعلیم سے دلچسپی رکہتے ہیں اس کا مطالعہ کریں -- اس کتاب میں نہایت خوبی کے ساتہہ دکہلایا گیا ہی کہ ہندوستان کے اور ولایت کے طرز تعلیم میں کیا تفاوت ہی ٭

ہم صحت سے نہیں کہہ سکتے کہ یہہ کتاب قیمتاً بہی مل سکتی ہی یا نہیں بہر کیف اگر شایقین مصنف کو بمقام چادر گہاٹ حیدرآباد دکن لکہینگے تو غالباً کتاب دستیاب ہوسکیگی ٭

جو جلد ہمارے پاس بطور ہدیہ بہیجی گئی ہی ہم اُس کا شکریہ ادا کرتے ہیں ۔ اور اُمید کرتے ہیں آیندہ کسی موقعہ پر ہم اس کتاب کی بابت کچہہ بالتفصیل لکہہ سکینگے ٭

رسالۃ التوحید

یہہ کتاب عربی زبان میں مصر کے ایک مشہور اور زبر دست فاضل شیخ محمد عبدہ المصری کی جدید تصنیف ہی جس کی بعض نہایت اہم اور ضروری فصلوں کا ترجمہ مولوی رشید احمد صاحب انصاری نے علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ میں شایع کیا تہا جس کی کچہہ جلدیں کتاب کی شکل میں علحدہ بہی چہاپی گئی ہیں ۔ قیمت فی جلد ایکروپیہ ۔ منیجر ڈیوٹی شاپ مدرسۃالعلوم علیگڈہ سے درخواست کرنے پر مل سکتا ہی ٭

ثالث بالخیر

دلچسپ ترکی قصہ کا ترجمہ

جس کے مولف مسٹر سجاد حیدر بی ۔ اے ۔ ہیں مترجم سے بمقام مدرسۃالعلوم علیگڈہ مل سکتا ہی ٭

قیمت فی جلد ۵

اطلاع

ہمکو ناظرین کی خدمت میں اس امر کی اطلاع کرنا ضروری ہی کہ گذشتہ ہفتہ میں بوجہہ تعطیل دسہرہ اخبار کا وقت پر نکلنا ممکن نہ تہا اس لیئے وہ پرچہ نہیں نکالا گیا ٭

Printed and published by Mahomed Mumtaz-uddin at the Institute Press, Aligarh.

علیگڈہ انسٹیٹیوٹ پریس میں باہتمام محمد ممتازالدین چہپا اور مشتہر ہوا

REGISTERED No A. 176

معہ تہذیب الاخلاق

THE ALIGARH INSTITUTE GAZETTE

OF

THE MAHOMEDAN ANGLO-ORIENTAL COLLEGE

WITH WHICH IS INCORPORATED

"THE MAHOMEDAN SOCIAL REFORMER."

HONORARY EDITOR :— *MOULVI SYED MEHDI ALI KHAN.*

New Series VOL. II. No. 43. } THURSDAY, 23rd OCT. 1902. روز پنجشنبہ ۲۳ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ ع { سلسلہ جدید جلد ۲ نمبر ۴۳

فہرست مضامین

آنریري سکرٹري مدرسۃالعلوم

نواب محسن الملک بہادر آنریري سکرٹري کالج دوشنبہ گذشتہ کو بمبئي سے علیگدہ واپس آئے ہیں *.

افسوسناک واقعہ

اِس ہفتہ کے واقعات میں ایک نہایت اندوہناک واقعہ جوغالبا ہندوستان کے مسلمانوں میں نہایت حسرت و افسوس کے ساتھہ پڑھا جاویگا یہہ ہی کہ شمس العلماء مولوي سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوي نے ایک سو دس برس کي عمر میں دس مہینہ کي طویل علالت کے بعد ۱۰ رجب یوم دوشنبہ کو مابین المغرب والعشا انتقال فرمایا اور اُن کي وفات سے ہندوستان میں حدیث کا چراغ گل ہوگیا " انا للہ و انا الیہ راجعون " — آپ قصبہ سورج گڈہ ضلع مونگیر کے خاندان سادات میں سے تھے جس کے مورث عالمگیر کے عہد میں عہدہ قضا پر مامور تھے — ابتدائي تعلیم آپ نے غالبا اپنے وطن میں حاصل کي — عنفوان شباب میں آپ دہلي میں وارد ہوئے جو اُس وقت ہندوستان میں علم اور شائستگي کا مرکز تھا — اور دینیات کي کتابیں حضرت مولانا شاہ اسحق صاحب اور مولانا عبدالخالق صاحب سے پڑھیں - اگرچہ آپ کو بالمشافہ شاہ صاحب کے حلقہ درس میں شریک ہونے کا موقع نہیں ملا مگر اس میں شک نہیں کہ آپ کو حضرت شاہ صاحب کي خدمت میں نسبت تلمذ ہی چنانچہ مولانا قطب الدین نے اپني کسي تصنیف میں اس امر کي تصریح کي ہی — آپ ایک جید فاضل اور مسلم الثبوت محدث تھے روایات فقہي کا جو استحضار اپ کو حاصل تہا وہ محتاج بیان نہیں ہی — آپ کے مناقب میں صرف اِس قدر بیان کر دینا کافي ہی کہ آپ نصف صدي سے زیادہ عرصہ تک علم حدیث کي تدریس میں مصروف رہی اور عمر کا ایک معتدبہ حصہ اِس متبرک علم کي خدمت میں بسر ہوا — ہزارہا طالبان حدیث آپ کے حلقہ درس میں شریک ہوکر فیضیاب ہوئے — ہماري دعا ہی کہ خداوندتعالی مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرماوے اور اُن کے پس ماندوں کو صبر جمیل کي توفیق دے *

ندوۃ العلماء

ایک دلچسپ لکچر

ہمارے اکثر ناظرین بلا شبہہ اِسبات سے واقف ہیں کہ مسلمانوں کے علما کی ایسوسی ایشن نے جو ندوۃالعلما کے نام سے مشہور ہی اپنا سالانہ اجلاس ۹ و ۱۰ اور ۱۱ ماہ حال کو امرتسر میں منعقد کیا — ہم جلسہ کی کارروائی پر اِس اخبار میں ریویو نہیں کرسکتے ہیں ' لیکن بشرط امکان ہم آیندہ کسی موقع پر اُس کی نسبت اپنی راے تحریر کرینگے — لیکن اِس اثناء میں ہم اپنے ناظرین اخبار کی توجہ اُس عمدہ لکچر کی جانب مائل کرنا چاہتے ہیں جو مولوی حبیب الرحمان خاں صاحب رئیس ضلع ھذا نے اس جلسہ میں دیا تہا ٭

اِس لکچر میں چند باتیں ایسی ہیں جو خاصکر ہماری توجہ کے لائق معلوم ہوئیں — چنانچہ ہم اُن میں سے ہر ایک امر کی نسبت یکے بعد دیگرے لکہتے ہیں — لکچرار نے یہہ نتیجہ اخذ کیا ہی کہ ترقی کی موجودہ حالت میں مسلمانوں نے اہل یورپ کی شایستگی کی صرف ظاہری باتیں یعنی کہانے اور پہننے کا طریقہ اختیار کرلیا ہی — جو ترقی اِس پیرایہ میں ہوئی ہی اُس کو وہ پسند نہیں کرتے ہیں — جو بات وہ چاہتے ہیں وہ یہہ ہی کہ قبل اِس سے کہ ہم کسی یورپین کی تقلید دوسری باتوں میں کریں ' ہمکو اُس کی اخلاقی صفتیں اختیار کرنی واجب ہیں لکچرار سے اختلاف کرنا ناممکن ہی — کوئی شخص یہہ نہ کہیگا کہ اہل یورپ کی عمدہ صفتوں کے اختیار کرنے سے پہلے اُن کا لباس اختیار کیا جاوے — لیکن ایک امر واقعی ایسا ہی جس کی نسبت ہم صاحب لکچرار سے اختلاف کرنے پر اپنے تئیں مجبور پاتے ہیں — ہمارا یہہ خیال نہیں ہی کہ اہل یورپ کی صرف ظاہری باتیں اُس فرقہ نے اختیار کی ہیں جن کی طرف لکچرار کا صریح اشارہ معلوم ہوتا ہی — جو اخلاقی اور عقلی ترقی فی زمانہ ہو رہی ہی ' گو وہ باعتبار رفتار کتنی ہی آہستہ اور باعتبار فرط ہمدردی نا قابل اطمینان ہو تاہم اِس امر میں کہ ہر ایک بات میں ترقی ہو رہی ہی کچہہ کلام نہیں ہوسکتا — بحالت موجودہ جبکہ جملہ اُمور میں تغیر تبدل جاری ہی قوم کی اخلاقی اور دماغی ترقی کی وسعت کا اندازہ کرنا کچہہ آسان کام نہیں ہی — علاوہ اس کے ہمکو بلحاظ مصلحت اس امر کی نسبت زیادہ بحث کرنے میں کچہے تامل ہی — لیکن ہم اس بات کے ثابت کرنے کے لیئے کہ گورنمنٹ کے اعلی ترین عہدہ داروں نے یہہ راے ظاہر کی ہی کہ نئی پود کی وجہ سے سرکاری محکموں کی اخلاقی حالت عمدہ ہوگئی ہی مستند رایوں کا حوالہ دے سکتے ہیں — علیٰ ھذا قانونی پیشہ کی نسبت بہی اسی قسم کی شہادت مل سکتی ہی — چونکہ اکثر نوجوان مسلمان اپنی تعلیم کے ختم کرنے کے بعد ان دونوں میں سے کسی نہ کسی پیشہ کو اختیار کرتے ہیں ' اس لیئے ہماری دانست

THE NUDWAT-UL-ULMA.

AN INTERESTING LECTURE.

MOST of our readers are, no doubt, aware that the Association of Mahomedan divines known as the Nudwat-ul-ulma, held its Annual Sessions at Amritsar on the 9th, 10th and 11th instant. We are unable to review the proceedings in this issue, but, if possible, we shall do so on another occasion. Meanwhile we desire to commend to the notice of our readers the excellent lecture delivered in the meeting by M. Habib-ur-Rahman Khan, a Rais of this district.

There are a few points in this lecture which specially attracted our attention. We shall take them one by one. The lecturer has come to the conclusion that at the present stage of development Mahomedans have adopted only the externals of European civilisation *i. e.* its mode of living and dress. He does not seem to approve of progress in this shape. What he desires is that we should adopt the moral virtues of the European before we ape him in other respects. To differ from the lecturer is impossible. No body will say that the European's dress should be assumed before the European's virtues are adopted. There is, however, one point of fact on which we find ourselves in disagreement with the lecturer. We do not think the European's externals only have been adopted by the class of people to whom the lecturer's reference is obviously intended. However slow, and, from a patriotic point of view, unsatisfactory may be the moral and intellectual progress which is being made, progress there undoubtedly is all along the line. It is not easy, in the present state of transition, to gauge the extent the community's moral and intellectual progress. Moreover we have some hesitation in enlarging on the point on the ground of propriety. But we could quote authorities to show that some of the highest officers of Government have expressed the opinion that the moral tone of the services has been raised in consequence of the infusion of new blood. Similar evidence is available with regard to the legal profession. As most young Mahomedans after completing their education, enter one of these walks of life, the test we have suggested and the testimony we have brought forward, are, we think, both relevant and conclusive. The question to which we referred is an issue of fact. We

میں جو معیار ہم نے قرار دی تھی اور جو ثبوت ہم نے پیش کیا ہی وہ مناسب اور قطعی ہی — جن امور کا اب تک ذکر تھا وہ واقعات سے متعلق ہیں — اب ہم تھوڑا سا اِس امر کی نسبت لکھنا چاہتے ہیں کہ یورپ کی شایستگی کی خارجی باتیں جو اختیار کی گئی ہیں اُن سے کیا بات ظاہر اور ثابت ہوتی ہی — یہہ معاملہ کم و بیش ہر شخص کی ذاتی راے سے تعلق رکھتا ہی — قابل لکچرار کی یہہ راے ہی کہ یہہ خارجی باتیں قابل لحاظ نہیں ہیں اور شاید فی زمانہ وہ اُن کے رواج کو روکنا بھی واجب سمجھتے ہیں — لیکن اِس معاملہ میں ہماری راے جداگانہ ہی — ہماری راے میں یہہ خارجی باتیں جو اختیار کی گئی ہیں بہت اچھا شگون اور عمدہ علامت ہیں — ہمارے نزدیک اُن کو ظاہری علامات اُس ہمدردی کا تصور کرنا چاہیئے جو ہماری قوم یورپین آئین کے ساتھہ رکھتی ہی — بعض لوگوں کا یہہ خیال ہی کہ اُن سے صرف غلامانہ تقلید کی خواہش پائی جاتی ہی — برخلاف اس کے ہمارا یہہ یقین ہی کہ ان باتوں کی بنیاد وہ بیدار مغزی ہی جس کے باعث ہم لوگ رسم و رواج کی اُن قیود سے آزاد ہونا چاہتے ہیں جو علانیہ طور سے یا در پردہ مضرت ناک معلوم ہوں — نئی نسل کے اُن لوگوں کو جن کی عمر بیس سال سے کم ہی اس بات کا بمشکل اندازہ ہوسکتا ہی کہ بیس سال آگے ترکی کوٹ اور ٹوپی کا پہننا یا انگریزوں کے ساتھہ میز پر بیٹھکر کھانا کھا لینا کیسا اہم معاملہ تھا — لوگوں کو اس بات کا ہرگز یقین نہیں ہوتا تھا کہ کوئی شخص جو اُن کو عزیز ہو یا جس کی وقعت اُن کی نظروں میں ہی ایسے افعال کا مرتکب ہوسکتا ہی — ہم نے سنا ہی کہ ایک موقعہ پر لوگوں نے کہا کہ جب جانیں کہ سر سید احمد جو اسباب میں رہنما اور پیشوا تھے جس بات کی اپنی تحریر اور تقریر میں تلقین کرتے ہیں اُس پر خود بھی کاربند ہوں — اور اُن کو سخت استعجاب ہوا جب اُنھوں نے دیکھا کہ واقعی سر سید انگریزی لباس پہنتے ہیں اور یورپین کے ساتھہ خورد و نوش سے پرہیز نہیں کرتے — گو اُس وقت سے زمانہ کا رنگ بہت کچھہ بدل گیا ہی تاہم اب بھی اُن خارجی اُمور کو اختیار کرنا جن کا ذکر ہی ضرور کسیقدر اخلاقی جرات کا ثبوت ہی *

جو مسلک ہمارا اِس معاملہ میں ہی وہ باسانی سمجھایا جاسکتا ہی — ہم یہہ نہیں کہتے کہ "دیسی لباس کو ترک کردو اور اہل یورپ کے لباس اور بود باش اِختیار کرو" لیکن اگر کوئی شخص اِس طرح پر عمل کرنا مناسب خیال کرے تو ہم سد راہ بھی نہ ہونگے — اگر کوئی شخص اپنی زندگی کے بہترین حصہ کو یورپین زبانوں اور یورپین علوم کے سیکھنے میں صرف کرے، اور اگر وہ در حقیقت اُن اخلاقی اور عقلی صفتوں کی خوبیوں کو سمجھہ لے جو اہل یورپ میں پائی جاتی ہیں تو یہہ بالکل ایک قدرتی بات ہی کہ وہ مثل اہل یورپ کے لباس اختیار کرے اور یوروپین طریقہ میں رہا کرے — ہمارے نزدیک یہہ خارجی باتیں منجملہ اُن مدارج کی ہیں جو ہمارے نوجوانوں کو طے کرنے پڑتے ہیں — گو وہ نسبتاً کیسی ہی چھوٹی باتیں کیوں نہوں، لیکن ہم یقین کرتے ہیں کہ

shall now offer a few remarks as to the significance and meaning of the external aspects of European civilisation. This is more or less a matter of opinion. The learned lecturer considers they are unimportant and also perhaps that their adoption should be discouraged at present. We are of a different opinion. In our opinion they are a happy augury. They may be taken as outward tokens of the sympathy and respect our community has for most European institutions. Some people think they merely indicate a spirit of slavish imitation. We, on the other hand, believe they arise from the awakening which is in progress and from the readiness to cast off the shackles of any custom which may appear injurious either directly or indirectly. Young gentlemen of the generation which is in its teens have no idea of what it meant twenty years ago to put on a Turkish coat and fez or to sit down at meals with Europeans. People never believed that some one whom they loved or respected could do either of these things. On one occasion, we believe, the late Sir Syed who was the pioneer and forerunner in this respect, was publicly challenged to practise what he preached. And lo and behold! the old gentleman, for he was old even then, took up the challenge and actually ate with Europeans. Things have greatly altered since those days, but even in our own day it requires a certain amount of moral courage to do some things which some of us consider the most ordinary things in the world.

Our own attitude in these matters is easily explained. We do not say "Discard the native costume. Dress like a European. Live like a European." But if any body thinks it fit to do so, we certainly shall not discourage him. If a man devotes the best years of his life to the study of European languages and science, if he really understands the excellence of moral and intellectual qualities which characterise Europeans, it is the most natural thing in the world for him to dress like a European and live in European style. To our mind they are a part of the process which young Mahomedans have to go through. However superficial they may

comparatively be, we believe they form a link in the chain of transition. From this point of view, we believe, things like dress and mode of living are more important than the lecturer would be willing, perhaps, to allow.

We owe it to the lecturer to say that he highly appreciates European mode of living. In the course of his lecture he speaks in glowing terms of the additions made by Europeans to comforts of life. There can be no doubt that the learned gentleman desires to live in, and be of, the times, in which he is born. It is all the more pity, therefore, that he should have indulged in derisive remarks about the matter of dress. If, however, he has erred he has done so in good company. We remember a speech by a very exalted personage the gist of which is this "Imitate a European in his qualites of head and heart but let alone his dress." Why? The grounds which formed the basis of the exhortation were, we believe, more or less sentimental. Even if they were of a sound nature they could, we think, be opposed by reasons equally solid. We do not for a moment mean to say that every young man who puts on European dress, does so on solid grounds. But then, in every day life many things are done without premeditation on the part of each individual. All the same they often arise from distinct motives, and have a significance of their own, for the thoughtful. Be that as it may, of one thing we are certain. If there is any one who has no right to lift his finger against the adoption of European dress and ways, it is the Englishman. Let him remember the famous Persian couplet "you have thrown me into the deep sea and still you say 'beware, and do not get wet'".

There is another point which, we think, calls for comment. The lecturer has stated it as a fact that the moral condition of the community was better prior to 1857. We are quite willing to congratulate the community on its proximity to a better past. But we have grave doubts whether the historian will be equally willing to accept the statement. It is probably true that in the Imperial city of Delhi, to which the authorities quoted mainly refer, there were ormerly more *Khanqahs* or seats of moral and religious instruction than there are now. It is also probably true that

وہ تغیرات کی زنجیر میں بطور ایک کڑی کے ہیں — پس اس بنا پر اس قسم کی باتیں مثلاً پوشاک اور طریقہ اوقات بسری بہ نسبت اُس کے جیسا کہ شاید صاحب لکچر فرماتے ہیں زیادہ تر ضروری اور قابل وقعت ہیں *

ہمارا فرض ہی اس بات کا ظاہر کرنا کہ لکچرار صاحب یوروپین طرز زندگی کو پسند کرتے ہیں — چنانچہ اپنے لکچر کے ضمن میں اُنہوں نے نہایت ستایش آمیز الفاظ میں اُس ترقی کا ذکر کیا ہی جو اہل یورپ نے زندگی کی آسایشوں میں کی ہی — اس امر میں کوئی کلام نہیں ہوسکتا ہی کہ یہہ عالم جنٹلمین اُس زمانہ میں جس میں وہ پیدا ہوئے ہیں رہنا اور اُسکے مطابق عمل کرنا چاہتے ہیں — اسی وجہسے یہہ امر زیادہ تر افسوس کے لایق ہی کہ اُنہوں نے پوشاک کے معاملہ کی نسبت حقارت آمیز باتیں تحریر کی ہیں — لیکن اگر اُنہوں نے غلطی کی ہی ' تو یہہ غلطی ایسی ہی جو بعض دیگر لایق اشخاص سے بھی سرزد ہوئی ہی — ہمکو ایک نہایت جلیل القدر شخص کی اسپیچ یاد ہی جسکا خلاصہ یہہ تہا " تمکو چاہیئے کہ دل و دماغ کی صفتوں میں ایک یوروپین کی تقلید کرو لیکن اُس کے لباس سے کچھہ سروکار مت رکہو " — ہم پوچھتے ہیں کہ کیوں ؟ ہم یقین کرتے ہیں کہ جن وجوہات پر یہہ ہدایت کی گئی تہی وہ کسیقدر خیالی تہیں — اگر اُنکی اصلیت کسی مضبوط بنا پر ہوتی تو بہی ہماری دانست میں اُن کی تردید میں مستحکم دلائل پیش کیئے جاسکتے تہے — ہماری مراد ہرگز اس بات کے کہنے سے یہہ نہیں ہی کہ ہر ایک نوجوان شخص جو یوروپین لباس اختیار کرتا ہی معقول وجوہات پر ایسا کرتا ہی — لیکن کار و بار روز مرہ میں بہت سی باتیں ہر ایک شخص کی جانب سے بغیر سوچے سمجھے ظہور میں آتی ہیں — مگر اس کے یہہ معنی نہیں ہیں کہ وہ فعل عبث ہیں اور دانشمندوں کی نظر میں خاص معنی نہیں رکہتیں — گو کچھہ ہی کیوں نہو ' لیکن ایک بات کا تو ہمکو پورا یقین ہی یعنی اگر کسی شخص کو یوروپین لباس اور طریقوں کے برخلاف نکتہ چینی کرنے کا کوئی استحقاق حاصل نہیں ہی تو وہ شخص انگریز ہی — اُس کو فارسی کا وہ مشہور معروف شعر یاد رکہنا چاہیئے جس کا ترجمہ یہہ ہی کہ " تونے مجھکو گہرے سمندر میں پہینکدیا ہی ' اور پھر بہی تو یہہ کہتا ہی کہ خبردار کپڑے تر مت کرنا "

ایک دوسری بات ہی جو ہمارے نزدیک قابل لحاظ ہی یعنی صاحب لکچرار نے اس بات کو بطور ایک اصل واقعہ کے بیان کیا ہی کہ لوگوں کی اخلاقی حالت سنہ ۱۸۵۷ ع سے پہلے زیادہ تر عمدہ تہی — ہم نہایت خوشی سے لوگوں کو اس بات پر مبارکباد دیتے ہیں کہ وہ اس بہتر زمانہ گذشتہ سے ابہی قریب ہیں — مگر ہم کو اس امر میں نہایت کلام ہی کہ آیا مورخ بہی اس بیان کو اسی طرح پر تسلیم کریگا یا نہیں — غالباً یہہ بات صحیح ہی کہ دہلی کے شہنشاہی شہر میں جس سے وہ مقولے جن کا حوالہ دیا گیا ہی خاصکر تعلق رکہتے ہیں

زمانه حال کي به نسبت زیادہ تر خانقاهیں یا اخلاقي اور مذهبي درسگاهیں موجود تهیں - اور یهه بهي غالبا صحیح هی که اُس زمانه میں مذهبي اور اخلاقي اثرا کے اس قسم کے مرکزوں کا به نسبت اُسکے جیسا که في زمانه ممکن هی زیادہ تر عروج تها — لیکن گو یهه واقعات في نفسه عظیم کیوں نه هوں یهه نهیں ثابت کرتے که شایستگي کي برکتیں جن میں اخلاقي تهذیب بهي شامل هی اب به نسبت زمانه سلف کے زیادہ تر کثرت سے پهیلي هوئي نهیں هیں — حقیقت یهه هی که اخلاقي خیالات کے معیار میں کسیقدر تغیر هوگیا هی - پس جن شخصوں کي دلچسپي کا انحصار مذهب پر هی وہ بالطبع اس بات کو بہت کم سمجھه سکتے هیں بلکه شاید اُس کي طرف اُن کا میلان بهي نهیں هی که کسقدر زبردست دنیوي اثر اِس باب میں عمل کر رهے هیں — گو یهه معامله شاید عملي طور پر زیادہ تر ضروري نهیں هی، لیکن اگر کسي مبهم بات کا صاف کرنا ایک عمدہ کام هو تو هم یقین کرتے هیں که کوئي اور شخص اس معامله کي نسبت زیادہ تر آزادي اور تشریح کے ساتهه بحث کریگا *

اب هم امر اخیر پر جس کا هم ذکر کرنا چاهتے هیں نظر ڈالتے هیں، یهه بحث ایک نهایت اهم معامله سے متعلق هی — لکچر کے خاتمه پر قابل لکچرار نے ندوہ کے دارالعلوم واقع لکھنؤ کے اغراض و مقاصد کي نسبت بحث کي هی — واضح هو که یهي خاص عملي کام هی جو ندوہ کررها هی، اور یهه ایک ایسا کام هی جس میں بانیان مدرسه کي تجویز کے بموجب زر کثیر کا صرف لازم آویگا - اس مدرسه کے مقاصد نهایت پسندیدہ هیں — یعني اُس کا مقصد ایسے عالم وفاضل مولویوں کا تیار کرنا هی جو زمانه موجودہ سے کسیقدر موافقت رکهتے هوں، اور اس طرحپر موجودہ نسل اور آیندہ نسلوں کي مذهب اور نیکي کے راسته پر رهنمائي کرنے کے قابل هوں *

کوئي مسلمان ایسا نهیں هی جو نه دل سے هر طرح پر اس مدرسه کي بهبودي کا خواهاں نهو — اور چونکه هم اپنے تئیں اُس کے بهي خواهوں میں شمار کرتے هیں اس لیئے هم یهه بات چاهتے هیں که اس تجویز میں اسباب کامیابي موجود هوں — صاحب لکچرار بیان فرماتے هیں (جس کو هم درحقیقت پہلے هي سے جانتے تهے) که زبان انگریزي اس مدرسه میں بطور سکنڈ لینگویج کے سکهائي جاویگي -- یهه خیال جهاں تک که اُسپر غور کیا جاوے ٹهیک معلوم هوتا هی، لیکن سوال یهه هی که آیا یهه بخوبي کافي هی یا نهیں ؟ - اس مدرسه کے گریجوایٹ غالبا تهوڑي بہت واقفیت انگریزي سے حاصل کرسکینگے — اور هم کو اس بات کے تسلیم کرنے میں بهي کچهه تامل نهیں هی که جهاں تک زبان انگریزي کي استعداد سے تعلق هی یهه گرایجوایٹ اوسط درجه کے انٹرنس پاس شدوں کے هم پله هونگے - لیکن اِس سے زیادہ هم کچهه تسلیم نهیں کرسکتے - پس یهه امر پهر بهي بحث طلب باقي رهیگا که آیا زبان انگریزي کی کسیقدر واقفیت حاصل کرنے سے اس مدرسه کے گرایجوایٹ هماري اگلي نسلوں

...influence possessed greater ...sible. But these facts, however ..., do not prove that the blessings of civili... ...al regeneration is included, are not now more ...an they were in the old days. The fact is that ...s of moral conceptions has undergone a change. Those ...ople, therefore, whose interest is concentrated on religion, are naturally enough, slow to perceive, and perhaps unwilling to recognise, the immensity and power of the non-religious influences operating to the same end. The matter is not perhaps of much practical importance. But if it be meritorious to point out a fallacy, we trust, some one will deal with the matter more freely and fully.

When we come to the last point which we propose to notice, we touch upon a matter of great moment. Towards the close of the lecture the learned gentleman has dealt with the aims and objects of the Nudwa's Dar ul-uloom or school at Lucknow. It should be noted that this is the chief practical work which the Nudwa is doing, and it is an undertaking which, according to the founders' scheme, will involve a considerable outlay of money. The objects of the institution are most laudable. It aims at turning out learned theologians who should be in touch with the times they live in, and should thus be able to guide our present and future generations in the path of religion and rectitude.

There is not a Musulman (by the way, the plural of this word is not Musulmen) who will not cordially wish the school every possible success. And it is precisely because we count ourselves among its well-wishers that we want to be sure that the elements of success exist in the scheme. The lecturer tells us—what in fact we already knew—that English will be taught in the school as a second language. This is a step in the right direction so far as it goes; but the question is does it go far enough? The graduates of the institution will probably be able to acquire a smattering of English. We are willing to concede that so far as proficiency in the English language is concerned they will be equal to the average Entrance-passed. But here our concession must end. It must still remain an open question whether by acquiring some knowledge of the English language the graduates of the institution will be enabled to

fulfil towards our future generations the duties which the *Ulmas* of Yore performed towards our forefathers ?

Our remarks have brought us to the threshold of some important, difficult and delicate questions. In considering these questions all one can do is to take his clue from the existing state of moral and religious beliefs and disbeliefs. If we can find out with some certainty what exactly are the forces which are militating against a more intense religious life in our own days, we can form some idea of what our *Ulamas* will have to cope with in the near and comparatively distant future.

We are unable and not too willing to enter upon a discussion of these questions. Gentlemen like the lecturer are better qualified to deal with them. The qualifications required are wide knowledge enlightenment, and sympathy with the younger generation. These M. Habib-ur-Rahman Khan possesses in an eminent degree. We invite him and the leaders of the Nudwa to take up the matter in right earnest. If they do so, we, at all events, should not be surprised if they come to the conclusion that their present scheme should be altered in some respects. We do not complain of want of sympathy on the part of the Nudwa with our College; but we are afraid, they have not realised that the institution is quite capable of turning out the exact type of men they want. What is wanted is encouragement and initiative on the part of *Ulmas* and financial help on the part of the wealthy. We know that what we have said will raise a smile in some quarters. Well, there is a smile in these quarters too, but there is a difference of motives. We know what ideas are prevalent about the College. Some people will smile because they believe them to be correct. We smile because we believe them to be incorrect. We can name some young men, ex-students of this College, both of the *Sunni* and *Shia* persuasions, who are perfectly competent to satisfy the Nudwa's test. Poor Syed Agha Husain who was a *Shia* has joined the majority. Of the others, Qari Sarfaraz Husain has made a name for himself as an earnest champion of Islam. And there is another and still another whose modesty we shall

وہ تغیرات کي زنجیر میں بطور ایک ک[illegible]یق هوں گے یا نہیں جو زمانہ اس قسم کي باتیں مثلاً پوشاک[illegible] ادا کرتے تھے ؟ *

اُس کے جیسا کہ شاید صا[illegible] تحریر کیا هی اُس کے بعد هم کو بعض اهم قابل وقعت هیں * [illegible] کي نسبت گفتگو کرني لازم آئي هی — ان [illegible] جو کچھہ هم کرسکتے هیں وہ یہہ هی کہ هم لوگوں هما[illegible] فرض زندگي [illegible]لاقي اور مذهبي اعتقادات اور غیر اعتقادات پر لحاظ کریں — [illegible]سیقدر وثوق کے ساتھہ یہہ بات معلوم کرسکیں کہ جو قوتیں همارے [illegible] میں سخت دینداري اور مذهبي عقاید کي پابندي کے برخلاف عمل کر رهي هیں وہ ٹھیک ٹھیک کیا هیں تو هم اس بات کا کسیقدر اندازہ کرسکتے هیں کہ همارے علما کو آیندہ زمانہ میں جو قریب تر هی کیا کام کرنا پڑیگا *

هم ان اُمور کي نسبت زیادہ تر بحث نہیں کرسکتے هیں اور نہ کرنا چاهتے هیں — کیونکہ صاحب لکچرار جیسے لایق و فایق شخص هماري بہ نسبت ان معاملات پر زیادہ تر عمدگي کے ساتھہ بحث و گفتگو کرسکتے هیں — جن قابلیتوں کي ضرورت هی وہ یہہ هیں — علمیت ، روشن خیالي اور موجودہ نسل کے لوگوں کے ساتھہ همدردي — یہہ صفتیں بدرجہ اولی مولوي حبیب الرحمن خاں میں موجود هیں — هم مولوي صاحب ممدوح اور ندوۃ العلما کے سرگروهوں سے استدعا کرتے هیں کہ وہ اس معاملہ پر دلي توجہ فرماویں — اور اگر وہ ایسا کرینگے تو بہرکیف هم کو اس بات پر کچھہ تعجب نہوگا کہ آخرکار اُن کي یہہ رائے قرار پاوے کہ اُن کي موجودہ تجویز میں بعض اُمور کے لحاظ سے ترمیم کي جاوے — هم اپنے کالج کي نسبت ندوۃ العلما کي طرف سے همدردي کے نہونے کي کچھہ شکایت نہیں کرتے هیں ، — لیکن هم کو اِس بات کا اندیشہ هی کہ مجلس موصوف نے اس بات کو بخوبي نہیں سمجھا هی کہ همارا کالج ٹھیک اُسي قسم کے آدمیوں کے تیار کرنے کي بالکل قابلیت رکھتا هی جیسے کہ اُس کو مطلوب هیں — اگر ضرورت هی تو صرف علما کي جانب سے ترغیب اور پیش قدمي کي اور متمول شخصوں کي جانب سے مالي امداد کي هی — هم جانتے هیں کہ جو کچھہ هم نے بیان کیا هی اُس کو سنکر بعض لوگ هنسینگے — بہتر هی ، لیکن هم بھي تو ایک بات پر کسیقدر هنستے هیں — البتہ صرف همارے اور اُن کے اغراض میں یک گونہ اختلاف هی — هم کو معلوم هی کہ کالج کي نسبت لوگوں کے عموما کیا خیالات هیں — بعض شخص اس وجہ سے هنسینگے کہ وہ ان خیالات کو یقیناً صحیح سمجھتے هیں ، اور هم اس وجہ سے هنستے هیں کہ همارے نزدیک وہ یقینا غلط هیں — هم اس کالج کے بعض سني اور شیعہ طالب علمان سابق کے نام بیان کرسکتے هیں ، جو اس کام کے پورا کرنے کي بخوبي قابلیت رکھتے هیں جو ندوہ کي مد نظر هی — سید آغا حسین جو شیعہ تھے انتقال کر گئے منجملہ دوسرے شخصوں کے قاري سرفراز حسین نے مذهب اسلام کي سرگرم حمایت میں بڑي نیکنامي حاصل کي هی — اور اِسي وضع کي اور سابق طلبا

respect. They are in Government service, though they have no business to be in Government service. If the requisite money be forthcoming, we can detach them from quill-driving, and put them on the work they are best fitted to perform.

We have heard o' a scheme which is maturing in the enlightened mind of a very high personage on the Bombay side. It is neither more or less than the establishment in our College of a faculty of theology. This is the very thing that is wanted; and all that is needed to found it is initiative and money. If the community will do its duty towards the College, the College shall be quite willing to do its duty towards the community.

GUIDE TO SANITATION IN INDIA.

MYSTERY OF FAMINE & PLAGUE EXPOSED.

:**:

(CONTRIBUTED BY Dr. U. L. DESAI, M. D.)

AWAKE! YE LAZY ONES! FOR YOUR HOUSE IS ON FIRE, AND THE ROOF IS FALLING IN.

:*:

Plague, Famine and heavy mortality are the topics of the day in India and gloomy topics they are. The greatest of the Empires in the world—the British Indian Empire and the numerous Native States under its protection are struggling hard to extricate themselves from the evils; and it is the duty every loyal citizen to find out the cause or causes of these evils.

India is a country where, whether under British Government or Native rule, people have always looked up to their rulers for every thing, and not done much to save themselves. People in India are very heavy leaners. In home difficulties they lean on their elders; in social difficulties they lean on the head-caste men; in difficulties like the plague and famine they lean entirely on their respective Government; and the result is that some

بهي هے جن کا هم نام ظاهر کرنا نهيں چاهتے هيں — يهه سب سرکاري ملازم هيں ' گو اُن کو سرکاري ملازمت سے کچهه مناسبت نهيں هی — اگر ضروري روپيه بهم پهونچ جاوے تو هم اُن کو قلم کے کام سے علحده کرکے اُس کام ميں لگاسکتے هيں جس کے انجام ديني کي وه نهايت قابليت رکهتے هيں *

هم نے ايک تجويز کا ذکر سنا هی جو بمبئي کا ايک روشن خيال اور نهايت عالي رتبه شخص سوچ رها هی - وه تجويز يهه هی که همارے کالج ميں دينيات کي ايک فيکلٹي قايم کي جاوے — يهي وه چيز هی جس کي ضرورت هی ' اور جن اسباب کي ضرورت اُس کے قايم کرنے کے ليئے هی وه پيش قدمي اور روپيه هی — اگر قوم کالج کي نسبت اپنا فرض ادا کرے تو کالج بهي بخوشي قوم کي نسبت اپنا فرض ادا کريگا *

هندوستان کے حفظان صحت کا رهنما

قحط اور وبا کي اصل وجه کا اظهار

(رقمزده ڈاکٹر يو ايل ڈيسائي صاحب — ايم ڈي سنڈ يافته ولايت)

اے کاهل الوجود شخصو ! جاگو هوشيار هو ! تمهارا گهر جل رها هی اور چهت گر رهي هی *

هندوستان ميں آج کل وبا اور قحط اور کثرت اموات کا چرچا جا بجا هو رها هی ' اور يهه چرچا افسردگي پيدا کر رها هی - دنيا کي سب سے بڑي سلطنت يعني هندوستان مقبوضه انگلستان اور جو بهت سي هندوستاني رياستيں اُس کے زير حمايت هيں وه اپنے تئيں ان مصيبتوں سے بچانے کے ليئے سخت کوشش کر رهي هيں ' پس ايسي حالت ميں هر ايک خير خواه رعيت کا يهه فرض هی که وه ان مصيبتوں کا سبب دريافت کرے *

هندوستان ايک ايسا ملک هی جهاں خواه انگريزي گورنمنٹ ميں يا هندوستاني حکومت ميں لوگ هميشه هرايک بات کے ليئے اپنے حاکموں کے دست نگر رهے هيں اور اپني حفاظت کے واسطے خود زياده کوشش نهيں کي هی - هندوستان کے باشندے دوسرے شخصوں پر بڑا بهروسه کرنے والے هيں — خانگي مشکلات ميں وه اپنے بزرگوں پر ' سوشيل مشکلات ميں اپني برادري کے سر پنچوں پر ' اور اس قسم کي مشکلات ميں جيسي که وبا اور قحط هيں وه بالکل اپني گورنمنٹ پر بهروسه رکهتے هيں ' اور اس کا نتيجه يهه هی که کسي دوسرے کو وه بات کرني پڑتي هی

one has to do which nobody is capable of doing in the land, and that some one is always the Government.

In the present difficulties people are making few efforts themselves, and leaving too much to be done by others. Whence arises this tendency towards helplessness, without the least regard to self-respect and self-supporting habits—virtues, which have made European Nations what they are, independent, prosperous, and famous It is through ignorance on their own parts — gross ignorance, which levels the intellect of even a grown up Indian to that of a big baby.

The Saint Rama has written in "*Utter Ramayan*":—

"Ignorance is the real cause of all misfortunes, and evils. No amount of efforts to counteract these misfortunes and evils (resulting from ignorance) will be successful, so long as the real cause, ignorance, is there. Therefore counteract that ignorance which is the prolific source of numerous misfortunes and evils, by the only antidote against ignorance, *And That Antidote is Knowledge*".

A remarkable proof of the above dictum is found in the disappointing results, obtained in the Plague operations, for no amount of fumigation, disinfection, evacuation, segregation, medical inspection, and protective and curative inoculation have been spared to eradicate plague, and yet so long as overcrowding, unhealthy habits, want of cleanliness, extreme hatred for light and ventilation, and numerous other customs, habits and sentiments resulting from ignorance of the laws of personal, general, social, intellectual, and religious hygiene, are there among the people of India, plague, which in my opinion is the final manifestation of physical, mental and spiritual ill-health, will always be there.

Plato long ago said that "Ignorance is the root of misfortune". Errors in eating, drinking sleeping, dressing, house-construction, ventilation, light-accommodation, sexual isolation, sexual association, medicating, the bad habits of childhood and of adult age, and numerous other misfortunes and evils, whether sanitary, social, moral or religious, could be traced to ignorance. In India, as elsewhere, ignorance has cast a black shadow over every hearth-stone ; it has made a dark corner in every institution of

جس کو ملک میں کوئي شخص انجام نہیں دے سکتا هی ' اور وہ همیشہ گورنمنت هوتي هی *

موجودہ مشکلات میں لوگ خود بہت کم کوشش کر رهے هیں ' اور بہت سي باتیں دوسروں پر چھوڑ رهے هیں — اور یہي وجہ هی کہ اُن کا میلان طبع اپنے تئیں بے بس سمجھنے کي جانب هی اور خود داري اور اپني مدد آپ کرنے کي عادتوں کا مطلق لحاظ نہیں کرتے — اور یہہ ایسي صفتیں هیں جن کي بدولت یوروپین قومیں اُس درجہ کو پہونچ گئي هیں جیسي کہ وہ اب هیں یعني آزاد ' آسودہ حال اور مشہور و معروف — یہہ خاص اُن کي سخت نا واقفیت کا نتیجہ هی کہ ایک جوان هندوستاني کي عقل بھي مثل ایک بڑے لڑکے کے هوتي هی *

سري رامچندر نے اوتر راماین میں فرمایا هی کہ " بے علمي تمام مصیبتوں اور برائیوں کا اصلي سبب هی ' اور جب تک اصلي سبب یعني بے علمي موجود رهیگي ' اُسوقت تک گو کیسي هي کوششیں ان مصیبتوں اور خرابیوں کے روکنے کے لیئے کي جاویں (جو لا علمي سے پیدا هوتي هیں) لیکن اُس میں کامیابي نہوگي – پس اُس لا علمي کا دفعیہ جو بے شمار مصیبتوں اور برائیوں کي جڑ هی اُس چیز کے ذریعہ سے کرو جو صرف اُس کا علاج هی اور وہ علاج علم هی " *

اِس مسئلہ کا ایک نہایت عمدہ ثبوت اُن مایوسي دلانے والے سبق سے پایا جاتا هی جو وبا کے اِنتظام میں حاصل هوا هی ' کیونکہ گو وبا کے دور کرنے کے لیئے دھوني ' صفائي ' مکانات کے خالي کرانے ' مریضوں کے علحدہ رکھنے ' ڈاکٹري معائنہ کرنے ' اور انا کیولیشن (ٹیکا) لگانے میں کسي قسم کي کوتاهي نہیں کي گئي هی ' لیکن جب تک مکانات میں گنجایش سے زیادہ باشندوں کا رهنا ' غیر صحت بخش عادتیں ' صفائي کا نہونا ' روشني اور هوا سے بدرجہ غایت نفرت کا هونا ' اور علاوہ اس کے اور بہت سے دستور اور عادات اور خیالات جو ذاتي اور عام اور سوشل ' عقلي اور مذهبي حفظ صحت کے اصول سے بے بہرہ هونے سے پیدا هوتے هیں هندوستان کے باشندوں کے درمیان جاري رهینگے ' اُس وقت تک وبا جو میري دانست میں آخري اور بدترین کرشمہ جسماني ' عقلي اور روحاني بیماري کا هی همیشہ اُن میں موجود رهیگي *

فلاطون کا یہہ قول تھا کہ " بے علمي مصیبت کي جڑ هی " کھانے ' پینے ' سونے ' کپڑے پہنے ' مکان بنانے ' هوا اور روشني کا اِنتظام کرنے ' عورت کي صحبت سے علحدہ رهنے ' اور اُس سے صحبت کرنے ' معالجہ کرنے میں ' جو غلطیاں سرزد هوتي هیں وہ اور لڑکپن اور نو جواني کي خراب عادتیں ' اور بہت سي دوسري مصیبتیں اور خرابیاں خواہ وہ حفظان صحت ' سوشل ' اخلاقي ' یا مذهبي اُمور سے متعلق هوں ' بے علمي سے منسوب کي جاسکتي هیں — هندوستان میں مثل دیگر مقامات کے بے علمي نے هر ایک گھر پر اپنا نحس سایہ ڈالدیا هی ' اور علم کے هر ایک انسٹیٹیوشن پر سیاہ دھبہ لگایا هی — اُس نے

learning; it has clothed with bigotry and intolerance thousands who claim to be religious. It even revels in the halls of science, putting smoked glasses over the eyes of those who claim to be philosophers and sages. Ignorance has created numerous moral and physical pit-holes ready to engulf the population of India.

There are two kinds of ignorance, real and wilful. The latter is the outgrowth of the former. No sane person will voluntarily sacrifice health through wilful ignorance, unless that wilful ignorance is plumply backed by some of the genuine article, viz. ignorance of the laws of personal, general and moral hygiene. Like "the Jacobs", "Original Jacobs", & "Real Original Jacobs" they are all Jacobs after all. A person may shut his eyes to a disagreeable truth, resolve within himself that he will not see it, and impatiently trample it under his feet, and yet did he fully comprehend the consequences, he would desist from his folly. Bigotry and recklessness lead to mental and physical suffering: and though life may be short under such circumstances, it is always long enough for nature to inflict her penalties.

A better understanding of the laws of life and health, laws of personal, general, and moral hygiene, would speedily put an end to recklessness entered upon with a partial knowledge of the consequences. As for instance, look at the terrible plague expenditure going on in some places. It would pay ten times in health and substance to spend the same money on sanitary measures resulting in cleanliness and comforts of people.

The money spent after temporary plague sheds, if utilized in improving the "Dirty homes of India", and building permanent and pacca hospitals for infectious diseases, would be spent in a measure productive of good. Real ignorance is the fearful enemy of mankind. Let us commence at the very beginning of a human being in India. Various social institutions prevailing in India deny the knowledge of the essential conditions to bring into the world a healthy child, on account of faulty marriage institutions which completely ignore the laws of mental and physical adaptation. The next thing resulting from such marriages

هزارها آدمیوں کو جو پابند مذهب هونے کا دعوي کرتے هیں تعصب اور بے اعتدالي کا لباس پهنا دیا هی — سائنس کي تحقیقات و تجربه کے کمروں میں بهي اُس کا ظهور پایا جاتا هی — اور اُس نے اُن شخصوں کي آنکهوں پر جو فلسفي اور دانشمند هونے کا دعوی کرتے هیں تاریک عینک لگا دي هی — غرضکه بي علمي نے اخلاقي اور جسماني صحت کے لحاظ سے بے شمار خرابیاں پیدا کردي هیں ' اور قریب هی که هندوستان کے تمام باشندے اُن میں مبتلا هوجاویں *

بے علمي دو قسم کي هوتي هی — اصلي اور ارادي — دوسري قسم کي بے علمي اول قسم کي بے علمي سے پیدا هوتي هی — کوئي ذي عقل شخص ارادي لا علمي کي وجه سے دیده و دانسته اپني تندرستي کو نقصان نه پهونچاویگا جب تک که کوئي اصلي شی اُس لا علمي کي بڑي مددگار نه هو یعني ذاتي ' عام ' اور اخلاقي حفظ صحت کے اصول کي ناواقفیت — گو کوئي شخص حق بات کي جانب سے اپني آنکهیں بند کر لے ' اور اپنے دل میں مصمم ارادہ کرلے که وه کبهي اُس کي طرف نظر نکریگا ' اور بے صبري کے ساتهه اُسکو پامال (یعني اُس کي تردید) کرے ' تاهم اگر وه اُس کے نتیجوں کو بخوبي سمجهتا تو وه اپني حماقت سے ضرور باز رهتا — تعصب اور بے احتیاطي سے دماغي اور جسماني تکلیف پیدا هوتي هی ' اور گو ایسي صورتوں میں انسان کي عمر کم هو ' تاهم وه اسقدر بڑي هوتي هی که قدرت کے هاتهوں سے اُس کو زندگي میں سزا مل جاتي هی *

اگر لوگوں کو زندگي اور تندرستي کے قوانین ' اور ذاتي ' عام اور اخلاقي حفظ صحت کے اصول سے زیاده تر واقفیت هوجاے تو جو بے جا حرکات نتیجوں سے بخوبي واقف نهونے کي وجه سے سرزد هوتي هیں اُن کا براے آینده بالکل انسداد هوجاویگا - مثلا جو صرف کثیر وبا کے انتظام میں بعض مقامات پر هو رها هی اسپر غور کرو — اگر یهي روپیه تدابیر حفظان صحت میں صرف کیا جاوے ' تو اُس کے باعث سے لوگوں کي تندرستي اور آسایش دس حصه زیاده هوجاویگي اور وه نهایت صفائي اور آرام و آسایش کے ساتهه بسر اوقات کرینگے *

جو روپیه عارضي پلیگ شیڈ یعني مکانات کي تیاري میں صرف کیا جاتا هی ' اگر وه " هندوستان کے میلے گهروں " کي درستي اور متعدي امراض کے لیئے مستقل مکانات اور پکے اسپتالوں کي تعمیر میں صرف کیا جاوے تو گویا وه ایک منفعت بخش کام میں صرف هوگا - واقعي بے علمي انسان کا ایک خطرناک دشمن هی — پس همکو چاهیئے که هندوستان میں انسان کي زندگي پر اِس کے اغاز هي سے غور کرنا شروع کریں — جو طرح طرح کے رسم و رواج هندوستان میں جاري هیں اُن سے معلوم هوتا هی که لوگ اس بات سے واقف نهیں هیں که ایک تندرست بچے کي پیدایش کے لیئے کون سي شرایط ضروري هیں ' کیونکه وه لڑکوں کي شادي کے متعلق اس قسم کے خراب انتظامات کرتے هیں جن میں دماغي اور جسماني موافقت اور مناسبت کے اصول

پر بالکل لحاظ نہیں کیا جاتا ہی — دوسري بات جو اس قسم کي شاديوں کا نتیجه هی وہ ایسے بچوں کي ایک نسل هی جو اتفاقیه جوش طبیعت کا نتیجه هوتے هیں ' نه که اُن والدین کي خواهش کا جو باهم رضامند هوں ' اور جنهوں نے پہلے سے ایسے ضروري کام کا ارادہ اور تیاري کرلي هو — جن بچوں کا حمل اس طرح پر والدین کي بیماري کے زمانه میں هوتا هی ' یا وہ زنا بالجبر کے بعد پیدا هوتے هیں جو ایک بڑي عمر کا خاوند گیارہ یا بارہ برس کي ایک لڑکي کے ساتھه یا ایک بیرحم خاوند ایک نارضامند بیوي کے ساتھه کرے ' وہ تمام عمر کمزور رهتے هیں — اور اس کا یهه نتیجه هوتا هی که وہ بهت جلد هر قسم کي متعدي بیماریوں مثلاً پلیگ وغیرہ میں باساني مبتلا هوجاتے هیں — بهت هي کم هندوستاني اپني حامله بیویوں سے بد سلوکي کرتے وقت اس بات سے واقف هوتے هیں که جو بچه رحم میں هوتا هی اُس کو اُس کے باعث سے کسقدر نقصان پهونچتا هی *

جبکه بچه پیدا هوتا هی تو هزار هندوستاني عورتوں میں سے ایک بهي یهه نهیں جانتي هی که اُس بچه کي کیونکر پرورش کریں اور کیونکر اُس کو کهلاویں پهناویں — اگر ماں کي طرف سے کهلانے پلانے میں کوئي قصور هوتا هی تو اُس کے عوض میں بهي بچه کو سزا بهگتنا هوتي هی ' یعني بچه کو کسي میلي دوا کي ایک زاید خوراک کهانا هوتا هی جو کوئي همسایه عورت یا ناواقف بید بتلاتا هی اور جس میں افیون اکثر پڑتي هی — بچوں کو افیون دینے کا دستور نهایت خراب هی اور اِس مجرمانه عادت کي ترقي کے روکنے کے لیئے لازم هی که اُس کا قطعي انسداد قانون کے ذریعه سے کیا جاوے *

بے علمي جاهل آدمي کو اندها بناکر بیماري اور موت کے گڑھے میں پهینکدیتي هی ' کیونکه بے علمي تمام خراب عادات ' دستورات ' اور رسم و رواج کي جڑ هی *

جسماني اور اخلاقي زوال لاعلمي کا نتیجه هی — انسان کي جسماني اور اخلاقي حالتوں کے درمیان بڑي همدردي اور مناسبت هوتي هی — ممکن نهیں هی که هندوستاني ایسے مضرت ناک دستورات کو جیسے که بچوں کي شادي ' کثرت ازدواج اور لڑکپن کي مباشرت هي برابر جاري رکهیں ' اور اُن کي جسماني قوت میں جو آج اُن کو اپنے اخلاقي شعور و اِمتیاز کے برخلاف عمل کرنے میں مدد دیتي هی خلل واقع نهو گو شاید رفته رفته ایسا هو — صرف یهي بات کافي نهیں هی که کسي قوم کي صرف اخلاقي خصلت کي حفاظت کي جاوے — بلکه اُس کو استحکام اور ترقي دینا واجب هی — جس طرح پر که جسماني ورزش سے اِنسان کے رگ و پٹھے مضبوط هوجاتے اور بڑهتے هیں ' اسي طرح اخلاقي قوی کے استعمال سے اخلاقي طاقت بڑهتي هی ' اور یهه اخلاقي طاقت لوگوں کو خیر خواہ ' خوش دل ' دلیر اور مرفه‌الحال بنا دیتي هی — اور جب که دماغ کي حالت ایسي عمدہ هوتي هی ' تو اُس سے قوت حافظه کو ترقي هوتي هی ' دل باقاعدہ حرکت کرتا هی ' جگر اور گردہ اپنا کام ٹهیک ٹهیک کرتے هیں ' سانس پورے طور پر چلتا هی اور اُن کے جسم میں اسقدر چستي و چالاکي

is a race of children born of accidents, accidents of gratified passions, and not the products of willing parents who premeditated and prepared themselves for so important a work. Children, thus conceived during parental illness, or as the off spring of a rape perpetrated by an elderly husband on a wife 11 or 12 years old, or by a brutal husband upon an unwilling wife, go through life with a weakly nervous and vascular system: and as a consequence soon fall an easy prey to all sorts of infectious diseases, such as plague. Few Indian husbands when treating their pregnant wives with unkindness are conscious of the injury they are inflicting upon the miniature being in the Embryo.

If the babe is born, not one Indian mother in a thousand knows how to rear a child, how to clothe, feed, and nurse the poor thing. For every fault of feeding on the part of the mother, the child has to get an extra dose of some dirty concoction prescribed by a neighbouring woman or an ignorant Vaid, in which opium may be the chief ingredient. The custom of giving opium to children is shocking, and to prevent this criminal tendency growing, it should be put down by an Act of penal code.

Ignorance leads ignorance hand in hand in congenital blindness, to the abyss of disease and death, for ignorance is the mother of all bad habits, usages, customs and institutions.

Physical deterioration and moral deterioration are results of ignorance. Great sympathy exists between physical and moral man. Indians cannot persistently revel in such institutions as child marriages, polygamy and early consummation, institutions which are known to be wrong, without wearing away, by slow degrees, perhaps, the nervous strength, which, to-day, sustains them in the violation of their moral sense. It is not sufficient that the moral nature of a people be simply preserved. It must be built up. As physical exercise develops the muscles, so the exercise of the moral faculties develops the moral strength; and this moral strength makes people loyal, buoyant, courageous and happy; and such a popular condition of mind promotes digestion, gives regular pulsation to the heart, action to the liver and kidneys, full and deep respiration and

muscular life and elasticity such as the Spartans of old had. All nations are not run in one mould. Each nation forms, from investigation and reflection, a moral standard considerably its own. It is not what people of other nationalities say of our nation, that should make us great, powerful and happy. It is what we can feel regarding ourselves: it is the self-respect which a noble life creates. If our consciences can unequivocally pronounce the verdict Right, we are at once invincible—we are happy—we are healthy. The applause of others may tickle our vanity, but the applause of conscience sinks a shaft of moral strength, of unfathomable pleasure, down into the very soul's centre.

Nations are made of individuals and consequently it is only necessary that every person should know how much his own health and happiness depends upon those of his neighbour and set himself about possessing the knowledge of the laws of physical and moral nature, chiefly those relating to moral and physical hygiene, and be just, truthful and tolerant.

That possessing this knowledge he must make himself a fountain from which such knowledge would spread around him far and wide. Some of our leading men in India whether in Legislative council or municipal corporation completely ignore this subject.

There are dwarfed insect class of men in India, patting each other on the shoulder, as "our first men", "our social reformers", "our politicians", and yet if you were to take away from them that of which the future generations would divest them, you could not find them even with a microscope!

Do you not know just such men? If you were to think of those belonging to your own circle of acquaintance, and ask not what this and that men are worth as factors in material things, but what they are by their righteousness, faith, love, patience, and meekness, those things which are to make up our manhood in the eternal world, would you not find among them those of whom, if their selfishness, their heartlessness, their grasping skill, their wordly wisdom, were taken from them, there would be scarcely

هوتي هی جیسي که زمانهٔ سلف میں اسپارٹا والوں میں هوتي تهي – تمام قومیں ایک هي سانچه میں نهیں ڈهلي هوئي هیں – هر ایک قوم تحقیقات اور غور کي رو سے ایک ایسا اخلاقي پیمانه قایم کرلیتي هی جو بیشتر خاص اُسي سے مخصوص هوتا هی — جو کچهه دوسري قوموں کے آدمي همارې قوم کي نسبت کهیں ' اُسکي وجه سے هم زبردست ' طاقتور اور خوش نهیں هوسکتے هیں — بلکه جو کچهه هم خود اپني نسبت خیال کریں ' اور جو سیلف رسپکٹ ایک شریفانه زندگي سے پیدا هوتي هی اُس کے ذریعه سے هم کو اصلي طاقت اور خوشي حاصل هوسکتي هی — اگر همارا کانشنس (ایمان) همارې نسبت ایماندار اور نیک هونے کا صاف صاف فتوی دیدے ' تو هم بلا تامل خوش اور تندرست هیں — گو اور شخصوں کي تعریف سے همکو خوشي اور فخر حاصل هو ' لیکن جو تعریف همارا ایمان کرے اُس کي اخلاقي طاقت اور بے انتہا خوشي کا تیر خاص همارې روح پر لگتا هی *

قومیں افراد سے بني هوئي هیں ' اور اسي وجه سے یهه ضرور هی که هر ایک شخص اس بات کو معلوم کرے که خاص اُس کي تندرستي اور خوشي اُس کے همسایه کي تندرستي اور خوشي پر کسقدر منحصر هی — اور جسماني اور اخلاقي خصلت کے قوانین اور خاصکر اُن قوانین کے جاننے کے لیئے کوشش کرے جو اخلاقي اور جسماني حفظ صحت سے متعلق هیں ' اور اپنے آپ کو انصاف پسند اور راست باز اور متحمل بنائے — اور اِس واقفیت کے حاصل کرنے کے بعد اُس کو اپنے تئیں ایک ایسا چشمه علم بنانا واجب هی جس سے اُس کے چاروں طرف دور دور تک علم کي ندیاں پهیل جاویں – هندوستان میں همارے بعض سربرآورده شخص خواه وه قانوني کونسل میں هوں یا میونیسپل کارپوریشن میں ' اِس معامله پر مطلق لحاظ نهیں کرتے هیں *

هندوستان میں پست قد کیڑوں کي قسم سے ایسے آدمي موجود هیں جو ایک دوسرے کي پیٹهه ٹهوک کر یهه بات کهتے هیں که "یهه همارې قوم میں اول درجه کے لوگ" "همارے سوشل ریفارمر" اور "همارے پولیٹیشن" هیں – لیکن اگر تم اُن سے اُس چیز کو چهین لو جسکو آینده نسلوں کے لوگ اُن سے چهین لینگے تو تم خورد بین کے ذریعه سے بهي اُن کو نه دیکهه سکوگے ! *

کیا تم اِس قسم کے آدمیوں کو نهیں جانتے هو ؟ اگر تم اُن شخصوں کا خیال کرو جو خاص تمهارے ملاقاتیوں کے مجمع سے تعلق رکهتے هیں ' اور یهه دریافت نه کرو که فلاں فلاں شخص مادي چیزوں میں بحیثیت اجزا هونے کے نهیں بلکه از روے اپني راست بازي' ایمانداري ' محبت ' تحمل اور غربت کے جن سے عقبی میں همارې عاقبت درست هوتي هی کیا وقعت رکهتے هیں ' تو کیا تم کو اُن کے درمیان ایسے شخص نهیں ملینگے که اگر اُنکي خود غرضي ' اُنکي سخت دلي ' اُنکي چالاکي اور اُنکي دنیوي عقلمندي ' اُنسے علحده کرلي جاوے ' تو اُن میں کچهه بهي باقي نهیں رهیگا – جهالت همارے

بعض سر برآوردہ شخصوں کي رهنمائي کرتي هی' اور جب کہ وہ دوسرے شخصوں کي رهنمائي کرتے هیں تو ایک ایسا سلسلہ قایم هوجاتا هی کہ گویا " اندھا اندھے کي رهنمائي کرتا هی " حفظ صحت کے عام اصول سلطنت میں صرف اُسي وقت ایک مسلمہ قوت اختیار کرسکتے هیں کہ تعلیم یافتہ آدمي عموماً بڑي مضبوطي کے ساتھہ اِس باب میں پیش قدمي کریں اور عام سائنس کي روشني دکھانے والے اُن کے رهنما هوں *

پس لوگو — تم اُٹھو اور اِس جہالت سے اپنے تئیں بچاؤ — کیا تم یہہ توقع کرسکتے هو کہ جو بچے کم عمري کی شادیوں کي اولاد هونگے ' جو غیر صحت بخش مکانات میں رهینگے ' جنکي پرورش کثیف دیر هضم اور غیر مقوي چیزوں سے کي جاویگي ' جن کو بے احتیاطي کے ساتھہ کپڑے پہنائے جاوینگے ' جن کو گھر کے غیر صحت بخش اثروں میں تعلیم و تربیت دي جاویگي ' جہاں کہ نادان والدین اور رشتہ دار همیشہ لڑتے جھگڑتے هیں ' جو کاهل الوجود معلموں کے ذریعہ سے ایسے مدرسوں میں تعلیم پاوینگے جن میں کثرت سے طالب علم اِکٹھے هوں ' وہ تندرستي ' آسودہ حالي ' اور بڑي عمر کي برکتوں سے حظ اُٹھا سکینگے ؟ کیا تم نوجوان لڑکیوں سے جن پر چھوٹي سي عمر میں خانہ داري اور پرورش اولاد کي ذمہ داریوں کا بوجھہ پڑ جاتا هی ' یہہ توقع کرتے هو کہ وہ ایک تندرست اور عقلمند نسل پیدا کرینگي ؟ کیا ان بیچاري لڑکیوں میں سے بہت سي لڑکیاں جن کا نا واقف اور غلیظ دائیاں بري طرح علاج کرتي هیں زچہ خانہ میں نہیں مرجاتي هیں یا جو اس موقع پر زندہ رهتي هیں وہ مرض پرسوت میں مبتلا نہیں هوجاتي هیں' جو ایک مرتبہ بچہ جننے کے بعد هي هندوستاني بیویوں کو شاهزادي سے لیکر خادمہ تک گھر کے کام اور بچہ پیدا کرنے کے لایق نہیں رکھتا هی ؟ - کیا بہت سے شیر خوار بچے اس وجہ سے تلف نہیں هوتے هیں کہ اُن کي نوجوان ناواقف مائیں یہہ نہیں جانتي هیں کہ اُن کو کسطرح کھلاویں پہناویں' اور عطائیوں کے معالجہ سے اُن کو محفوظ رکھیں- کیا اکثر بچے تمام عمر اِس وجہ سے لنگڑے لولے نہیں رهتے هیں کہ نادان والدین اور معلم بیرحمي کے ساتھہ اُن کے سر ' پیٹھہ اور هات پیروں پر بلا لحاظ اس بات کے کوڑے مارتے تھے کہ وہ پاگل هوجاوینگے ' اُن کي ریڑہ میں زخم هوجاویگا ' یا وہ عمر بھر مفلوج رهیں گے *

کیا نوجوان آدمي اپنے عمدہ مذهب کو فراموش کر کے حقہ ' منشي عرقیات نہیں پیتے هیں ' دیر سے نہیں سوتے اُٹھتے هیں ' اوباشي ' تلون مزاجي اور قرضداري کي عادتیں نہیں اختیار کرتے هیں - اور دوسرے بہت سے جسماني ' عقلي اور روحاني گناہ نہیں کرتے هیں ' جو اُن کے تنزل اور موت کا باعث هوتے هیں ؟ *

کیا نادان بید اور حکیم افیون ' گانجہ ' پارہ ' سنکھیا ' ایکونائیٹ ' سلفٹ آف کاپر ' اور دوسري بہت سي زهر دار مرکبات اور ادویات دیکر جنکي مقدار' خواص اور اُن اثروں سے جو بعدہ پیدا هوتے هیں وہ ناواقف هوتے هیں لوگوں کو نہیں

anything left. Ignorance leads some of our leading men and led by them, a chain is formed of "Blind leads the blind". It requires a strong initiative of the educated public at large, guided by the light-bearers of general science, for public hygiene to become a recognized power in the State.

Arise! ye people, therefore, and save yourselves from this ignorance. Do you expect the children of early marriages, brought up in insanitary surroundings, fed on a lot of nasty, indigestible, and ill nutritive stuffs, clothed in a careless manner, brought up under unhealthy home influences, where ignorant parents and relatives are always quarrelling, educated in over crowded schools by lazy teachers, to enjoy the blessings of health, prosperity and longevity? Do you expect young girls, over-worked and overburdened with the responsibilities of home and motherhood at a tender age, to propagate a healthy and intellectual race? Do not many of these poor girls die in child-bed, ill treated by ignorant and dirty midwives, or those that survive the occasion fall a prey to puerperal fever which makes the Indian ladies, from a princess down to a maid-servant, unfit for home and motherhood even after a single period of child-bearing? Do not many infants die, because young ignorant mothers do not know how to clothe them, feed them, and save them from Quacks and Charlatans. Do not many children go through life halt and maimed, for ignorant parents and teachers smaked them cruelly on their heads, backs and limbs regardless of the facts that they might get demented, suffer from spinal caries, or live paralysed.

Do not young men, forgetting their noble religion, smoke, drink ardent liquors, keep late hours, adopt habits of recklessness, unsteadiness and indebtedness, and commit numerous other physical, mental and spiritual sins dealing decay and death unto them?

Do not ingnorant Vaids and Hakims kill the people by inches, by administering opium, ganja, mercury, arsenic, aconite, sulphate of copper, and numerous other poisonous compounds

مار ڈالتے ھیں ؟ کیا لوگ اور اُن کے بید اور حکیم سخت بیماري کے زمانہ میں مریضوں کي خبر گیري اور علاج کے اصولوں سے محض ناواقف نہیں ہوتے ھیں ؟ کیا اُن کے اخیر وقت میں جبکہ اُن کو خداوند کریم کي درگاہ میں اپني مغفرت کي دعا مانگني چاھیئے ناواقف رشتہ داروں کي گریہ و زاري کے باعث سے خلل نہیں واقع ہوتا ھی اور اخیر کوشش جو روح اس قالب عنصري کے چھوڑنے کے واسطے کرتي ھی وہ نہایت ھولناک نہیں ھوتي ھی ؟ کیونکہ کوئي شخص اس بات سے واقف نہیں ھوتا ھی کہ جو شخص قریب‌المرگ ھو اُس کا علاج کسطرح کرنا چاھیئے *

بچوں کا بہ کثرت فوت ھونا — نوجوان مردوں اور عورتوں کي بے وقت وفات ھونا ، عام اموات کي ھولناک تعداد ، جسماني اور عقلي کمزوري ، ھندوستان کے باشندوں کي ذلت کا باعث ھیں ، اور علاوہ اس کے جو مقابلہ قوموں کے درمیان بحیثیت رعایا ایک وسیع سلطنت کے ھونے والا ھی ، اُس میں شریک ھونے کے وہ ناقابل ھوتے ھیں ، وہ زندگي کي کشمکش کے واسطے بخوبي لایق نہیں ھیں *

پس جبکہ اُن کي جسماني اور عقلي تندرستي اس طرح پر بگڑ جاتي ھی تو وہ آسودہ حال رعایا نہیں ھونے پاتے ھیں ، کیونکہ بیماري سے افلاس پیدا ھوتا ھی — حفظان صحت کے متعلق جو خرابیاں پھیلي ھوئي ھیں ، اور جو نا واقفیت لوگوں کو ذاتي اور عام اور پرویٹ حفظان صحت کے اصول سے ھی اُس کا یہہ نتیجہ ھی کہ ھندوستان میں زندگي کي نہایت لازمي شرط مختلف اقسام کے بخار ھیں — اور یہہ بخار خفیف تپ لرزہ سے لیکر اُس ھولناک درجہ تک ھوتے ھیں جس کو پلیگ (طاعون) کہتے ھیں — ھندوستان میں بہت کم آدمي ایسے ھیں جن کو کسي نہ کسي قسم کے بخار کي تکلیف نہو ، اور سب یہہ بات جانتے ھیں کہ بخار کے بعد ھندوستانیوں کو اکثر اوقات مختلف اقسام کي بیماریاں دماغ ، دل ، پھیپڑہ ، تلي ، جگر ، معدہ ، خون ، اور اعصاب کي ھوجاتي ھیں اور وہ فقط کمزور ھي نہیں کرتیں بلکہ اُن کي عقل بھي سست ھوجاتي ھی — اور یہي وجہ اس بات کي ھی کہ ایک یورپین کو اپنے ھندوستاني ملازموں کو اپني بات کے سمجھانے میں بڑي دقت پیش آتي ھی — اور نیز یہي وجہ ھی کہ ھندوستان کي مختلف یونیورسٹیوں کے امتحانات میں ھندوستاني طالب علموں کي نا کامیوبي کا اوسط بہت زیادہ ھوتا ھی ، اور ھندوستان میں ایسے آدمي اب کمیاب ھیں جو اعلی اور ذمہ داري کے کام کے انجام دینے کے لایق ھوں — اسي مقام پر ھندوستان کے روز افزوں افلاس کي بھي وجہ معلوم ھوجاتي ھی — یعني میلا کچیلا رھنے کي عادتوں سے بیماریاں ، اور ان بیماریوں سے دماغي اور جسماني بیماري ، اور زوال ، اور پھر ان سے کم زور ، سست اور کم عقل کاشتکار ، بیوقوف محنتي ، بے ھنر کاریگر ، کم فہم طالب علم ، کم ھمت سوداگر ، اور زمانہ ساز پولٹیشن ، پیدا ھوتے ھیں جن میں سے نصف کو بات کرتے وقت یہہ بھي نہیں معلوم ھوتا ھی کہ وہ کس بات کا ذکر کر رھے

and stuffs, o' which neither the doses, the physiological properties and after effects they konw ? Are not the people as well as their Vaids and Hakims grossly ignorant of the nursing of invalids during serious illnesses ? Are not their final hours of making peace with God horribly disturbed by wailings and howlings of ignorant relatives, and the final struggle to part with this life made extremely terrible ? for no one seems to know how to treat the dying.

The heavy infant mortality, untimely or premature deaths o' the young men and women, the terrible general mortality rate, and the weak physical and mental stamina, are degrading the people of India and making them less fit for the struggle in life, besides rendering them incapable of taking part in the coming struggle amongst the nations, as citizens of a vast empire.

Thus broken down in physical and mental health, they fail to be prosperous citizens, for sickness begets poverty. As a result of sanitary evils, and ignorance of personal, general and home hygiene, various kinds of fevers are the most necessary condition of existence in India ; and they vary from a mild attack of ague, to that terrible manifestation which we call Plague. There are very few people in India, who do not suffer from fever of some kind, and all know that various degrees of post febrile dementia, and organic lesions of Brain, Heart, Lungs, Spleen, Liver, stomach, blood, nerves and muscles, are very common among the natives, after fevers, rendering them not only debilitated but lazy and intellectually dull. This accounts for the difficulty a European finds in making himself understood by his native servants. It also accounts for the heavy percentage of failures, at various University Examinations in India, among native students and the great scarcity which now prevails in India of men fit for heavy and responsible work, whether physical or mental. Here is a solution for the increasing poverty of India. Insanitary habits leading to diseases, diseases leading to mental and physical ill health and decay and these resulting in physically weak, lazy, and unintelligent agriculturists, stupid labourers, unskilled artisans, unintelligent students, unenterprizing merchants, and jabbering politicians, half of whom do not know what they are

هیں - پس اس میں کچھہ کلام نہیں هی کہ اکثر ریاستوں کو لایق عہدہ دار اور اکثر الوالعزم تاجروں کو هوشیار آدمی بڑے بڑے کارخانوں کے اهتمام کے لیئے دستیاب نہیں هوسکتے هیں - اور اسطرح پر لوگوں کی دنیوی آسودگی کو ترقی دینے کے لیئے ملک کی دولت کے خفیہ سر چشموں سے آدها بهی کام نہیں لیا جاتا هی — چنانچہ اس کی تصدیق کپڑا بننے کی کلوں اور بہت سے بڑے بڑے کارخانوں کے بگڑ جانے سے اور بمبئی اور دیگر مقامات کے بنکوں میں جنکے مالک هندوستانی هیں تغلب کے هونے سے هوتی هی — کیونکہ دیانت دار اور لایق شخصوں کے نہ ملنے اور بڑی سرگرمی کے ساتھہ نگرانی کے نہونے سے تمام الوالعزم ریاستیں اور تاجر برباد هوگئے هیں گو لوگوں کے پاس سرمایہ موجود هی لیکن وہ اُس کو کسی کام میں لگانے سے اندیشہ کرتے هیں *

(باقی آیندہ)

talking about. No doubt then that many states cannot find capable officers, and many enterprizing merchants cannot find capable men to conduct big concerns, and thus the resources of the country are not half drawn upon to increase the worldly prosperity of the people. The failures of mills and many big concerns including Bank defalcations in Bombay and elsewhere owned by natives, illustrate this fact : for want of honest and capable men and want of untiring supervision has ruined all enterprizing states and merchants. Capital is there but people are afraid to invest it in anything.

(To be continued.)

عربی بول چال

—— ** ——

موالف کتاب مذکورالصدر نے همارے پاس ایک جلد ریویو کی غرض سے بهیجی هی چنانچہ هم اپنے مترجم و اسسٹنٹ سب اڈیٹر صاحب کی راے جس سے همکو اتفاق هی ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے هیں :-

غالباً هندوستان کے صدها اشخاص ہر سال دنیا کے مختلف ممالک میں سیر و ساحت کا لطف اُٹھاتے اور کار آمد تجربوں اور مفید معلومات سے بہرہ اندوز هوتے هیں — مگر ایسے لوگوں کی تعداد نہایت قلیل هی جو اپنی جدید معلومات سے اپنے ملک و قوم کو فائدہ پہونچانے کی زحمت گوارا کریں — منشی محبوب عالم صاحب اڈیٹر پیسہ اخبار لاهور اسی گروہ میں سے هیں - حال میں اُنہوں نے مصر و شام کی سیاحت کے بعد ایک مفید تحفہ ملک کے روبرو پیش کیا هی - یہہ ۱۶۰ صفحہ کی ضخامت کی ایک کتاب هی جسکا نام عربی بول چال هی اِس کتاب میں زمانہ حال کی عربی زبان جو عرب، مصر، شام اور سودان وغیرہ میں عام طور پر بولی جاتی هی اُس کے مفردات اور جملے اور مختلف موقعوں کے رقعے اور تاجرانہ خط و کتابت کے نمونے جدا جدا عنوانوں کے تحت میں معہ ترجمہ اُردو درج کیئے گئے هیں - اس قسم کے الفاظ اور محاورات مصر و شام اور قسطنطنیہ کے اخبارات میں بکثرت استعمال کیئے جاتے هیں - راقم الحروف قریباً دس سال سے عربی اخبارات کا مطالعہ اور ان کے مضامین ترجمہ کر رها هی لیکن تاهم اس وقت تک بهی بعض الفاظ اور محاورات ایسے آتے هیں جن کے سمجھنے اور ترجمہ کرنے میں سخت دقت اور حیرانی پیش آتی هی — میرے خیال میں یہہ کتاب ان لوگوں کے لیئے نہایت مفید هوگی جو عربی اخبارات پڑھتے یا ان کے مضامین اور خبروں کا ترجمہ کرنا چاهتے هیں - هندوستان کے بعض اخباروں میں مصر و ترکی کی خبریں عربی اخبارات سے ایسے طور پر ترجمہ هوکر شایع هوتی هیں جن کو پڑھکر بے اختیار هنسی آتی هی — میرے نزدیک اس کی زیادہ تر یہی وجہ هی کہ هندی مترجموں کو عربی زبان کی جدید اصطلاحات اور محاورات سے پوری واقفیت نہیں هی - جن حضرات کو عربی اخبارات پڑھنے کا شوق هی یا جو صاحب جدید عربی زبان سے اُردو میں ترجمہ کر رهے هیں یا جو صاحب عربی میں گفتگو کرنے کا طریقہ سیکھنا چاهتے هیں اُن کے لیئے یہہ کتاب بطور ایک رهنما کے کام دیگی *

اِسی مضمون کی ایک کتاب حافظ عبدالرحمان صاحب امرتسری سیاح نے جو ایک عرصہ تک مصر و شام اور روم کی سیاحت کرچکے هیں تالیف کرکے شایع کی هی — مگر یہہ کتاب اب تک میری نظر سے نہیں گذری - اور اسی موضوع میں ایک کتاب مسٹر آرنلڈ صاحب سابق پروفیسر مدرسۃالعلوم علیگڈہ نے تالیف کی هی جو مطبع رفاہ عام لاهور میں مولوی سید ممتاز علی صاحب کے اهتمام سے چهپ رهی هی — چونکہ عربی زبان کے جدید الفاظ زیادہ تر یورپین زبانوں سے ماخوذ هیں اور مغربی زبانوں میں اِس موضوع پر متعدد کتابیں لکھی جاچکی هیں اس لیئے مجھکو اُمید هی کہ یہہ تالیف بلحاظ جامعیت اور استیعاب اور تحقیق کے اس موضوع میں بہترین تالیف ثابت هوگی *

عربی بول چال کارخانہ پیسہ اخبار لاهور سے بقیمت ۱۲ آنہ مل سکتی هی *

خاکسار
رشید احمد

واقعات اور رائیں

اگر کوئی صاحب کانفرنس کی خدمت اپنے مقام پر کرنا چاهیں تو کوئی اشتہار یا اعلان مانع نہیں هی — هم تو خود چاهتے هیں کہ جہاں تک ممکن هو هر شہر اور قصبہ اور قریہ میں ایک دو صاحب کمر همت باندهکر کارے بکنند — اگر کوئی صاحب سکرٹری کانفرنس کمیٹی علیگڈہ

یا دهلي سے ایسي خواهش ظاهر کرینگے تو بواپسي ڈاک اُن کي خدمت میں سند اور رسید کي کتاب بهیجدي جاویگي - یهه مطلق ضرور نهیں هی که وہ صاحب سکرٹري صاحبان سے ذاتي تعارف رکهتے هوں — منجمله اُن صاحبان کے جو اس طریق سے خدمت قومي انجام دے رهے هیں حافظ ساجد حسین صاحب وکیل اورنگ آباد ملک دکن هیں — چونکه یهه قومي فلاح کا کام هی جسکو پالیٹکس سے مطلق کوئي تعلق نهیں هی ' عماید ریاستہا دیسي اور افسران و اهلکاران سرکار انگریزي کو کوئي تامل اور پس و پیش نهیں هونا چاهیئے *

همنے اپنے گذشته پرچه میں تحریر کیا تها اور پهر لکهتے هیں که اب وہ وقت آ گیا هی جبکه کانفرنس میں جن مضامین پر بحث هونا هی وہ بشکل رزولیوشن سنٹرل کمیٹي علیگڈھ کے دفتر میں پهونچ جائیں — یهه خواهش عام هی اور واقعي بهت بجا هی که خوبي مباحثه کے لحاظ سے آینده جلسه شاندار اور با اثر هو - یهه نتیجه اسباب کا محتاج هی اور مقدم یهه هی که چند هفته پیشتر خاص خاص مضامین قرار پا جائیں — یونیورسٹي کمیشن کي رپورٹ نظر انداز کرنے کے قابل نهیں هی ' مگر بیرونجات سے اُس کے متعلق بهي اس وقت تک کوئي رزولیوشن کمیٹي کے دفتر میں نهیں پهونچا *

کنچهه عرصه هوا که هم نے انگریزي اخبار کي بنا پر لکها تها که روس نے چین کے ساتهه ملک تبت کے معامله میں ایک جدید معاهده کیا هی - گذشته هفته میں بعض ولایت کے اخباروں میں عهد نامه کي نقل بهي شایع هوئي جس سے معلوم هوتا هی که روس اس ملک کي سپاہ کو آراسته کریگا اور چین ذرایع تجارت کو ترقي دیگا اور کسي دوسري سلطنت کو مداخلت نه کرنے دینگے - اگر یهه معاهده واقعي هوا هی تو اُس کو فارن یعني خارجي پالیٹکس میں ایک اهم واقعه سمجهنا چاهیئے — تبت هندوستان کي سرحد سے ملحق هی پس برٹش گورنمنت کو پورا حق هی که جو کچهه کارروائیاں وهاں هوں اُن کو غور سے دیکهے *

ولایت کے تازہ تاروں سے اس خبر کي تصدیق هوتي هی که روس چاهتا هی که افغانستان کے ساتهه براہ راست مراسلت کا سلسله قایم کرے - منجانب روس اس معامله میں برٹش گورنمنٹ سے تحریک هوئي هی اور بیان کیا گیا هی که جس مراسلت کي خواهش هی وہ ملکي معاملات یعني پالیٹکس سے متعلق نه هوگي بلکه سرحدي معاملات کي بابت هوگي — جواب یهه دیا گیا هی که روس اپنا مطلب بالتفصیل ظاهر کرے اور یهه بهي از راہ عنایت بیان فرمائے که اس امر کا اطمینان کیونکر هوگا که واقعي ملکي معاملات خارج از بحث رهینگے - تین هفته هوئے که همارے پرچه میں فارن پالیٹکس پر ایک مضمون بعنوان روس کا خواب شایع هوا تها — ضروریات اخبار کے تقاضه سے هم نے اُس سلسله کو درمیان میں قطع کردیا تها — آینده هفته میں اُسي عنوان کا دوسرا مضمون غالبا نکلیگا *

ناظرین کو معلوم هوگا که سمالي لینڈ میں برٹش گورنمنٹ کنچهه عرصه سے ایک ملا کو اور اُس کے جرگه کے باغیوں کو زیر کرنے کي کوشش کر رهي هی — ۱۱ اکتوبر کو معلوم هوا تها که اس معامله میں زیادہ سر گرمي شروع هوئي هی — ۲۳ تاریخ کو جو تار شایع هوئے اُن سے معلوم هوتا هی که اس ملا کي قوت کا صحیح اندازہ نهیں کیا گیا — ۶ اکتوبر کو جو جنگ هوئي اُس میں دو یوروپین افسر اور پچاس دیسي سپاهي مقتول اور دو یوروپین افسر اور سو سپاهي مجروح هوئے — خیال کیا جاتا هی که کرنیل سو این (Col Swayne) کے پاس پورے دو هزار آدمي بهي نهیں هیں اور جو هیں وہ بهي آزمودہ کار نهیں هیں — دوشنبه کي شب میں هندوستان سے بذریعه تار فوج طلب کي گئي اور غالباً آج (پنجشنبه کو) بمبئي سے روانه بهي هو گئي هو گي غالبا اب جلد سنا جائیگا که ملا کا کام تمام هوگیا اور اس طرح پر غالب کے اس قول کي تصدیق هو جائیگي که

درد کا حد سے گذرنا هی دوا هو جانا

مسٹر اسٹیفن ویلر (Mr. Stephen wheelar) سابق اڈیٹر سول ملیٹري گزٹ اور مصنف سوانح عمري امیر عبدالرحمن خاں ولایت سے خاص اس کام پر تعینات هوئے هیں که دربار کے حالات سرکاري طور پر لکهیں *

پولیس کمیشن نے شهادت لینے کا جو طریقه قرار دیا هی وہ یهه هی که اول تحریري شهادت پر غور کرینگے - بعد ازاں جن گواهوں کي طلبي مفید یا ضروري معلوم هوگي اُن کو طلب کرینگے اور زباني شهادت لینگے — جو حضرات طلب کیئے جاوینگے اُن کو سفر خرچ بهي دیا جائیگا — مقامي افسر گواہ تجویز کرینگے مگر هر شخص کو اختیار هی که سکرٹري کمیشن سے براہ راست درخواست کرے که اُس کو شهادت دینے کي اجازت دي جاے - که گواہ کے پاس چند سوالات آئینگے جن کے جوابات تحریر کرنا هونگے — علاوہ جوابات کے اگر کچهه اپني طبیعت سے لکهنا هو تو کوئي امر مانع نهیں هی *

همنے کسي گذشته پرچه میں تحریر کیا تها که مس سوراب جي جو که ایک تعلیم یافته پارسي لیڈي هیں اسبات کي ساعي هیں که پردہ نشین زمینداروں کي اعانت کے واسطے قانون داں لیڈیاں منجانب کورٹ افوارڈس مقرر کي جائیں — کچهه عجب نهیں هی که یهه تجویز آینده عملي صورت اختیار کرے' کیونکه بعض نهایت معزز اور اعلی افسر اُسکو پسند کرتے هیں - همنے وہ چٹهیاں پڑهي هیں جو مسٹر جسٹس امیر علي جج هائي کورٹ کلکته اور مسٹر جسٹس بلیر اور مسٹر جسٹس ناکس ججان

هائیکورٹ الہ‌آباد نے اس تجویز کي موجدہ کو تحریر کي هیں اور هم نہیں سمجھہ سکتے که اس سے زیادہ یهه معزز حضرات کیا لکھه سکتے تھے — مسٹر جسٹس ناکس نے ضلع غازي پور کي ایک رئیسه کي مثال بھي دي هی — اور جمله صاحبان نے متفق هوکر یوں کہا هی که اُن کے روبرو اس قسم کے مقدمات اور معاملات برابر پیش هوتے رهتے هیں جن سے ثابت هوتا هی که پردہ نشینوں کو اپني جایداد اور اپنے قانوني حقوق کي حفاظت میں سخت دشواریاں پیش آتي هیں •

بتاریخ ۲۱ اکتوبر بنارس میں ایک باوقعت جلسه بصدارت راے بهادر آنریبل منشي مادهو لال یونیورسٹي کمیشن کي رپورٹ سے اختلاف ظاهر کرنے کي غرض سے منعقد هوا — رورنڈ مسٹر کننگ صاحب پرنسپل لنڈن مشن اسکول نے پہلا رزولیوشن پیش کیا جسکا مفهوم یهه تها که اگر کمیشن کي تجاویز پر عمل کیا گیا تو تعلیم کو اور لوگوں کے تعلیمي حقوق کو سخت صدمه پهونچیگا — دیگر رزولیوشن بهي اسي قسم کے تهے — مسٹر جسٹس گروداس کي راے کو اس جلسه نے پسند کیا اور ایک باوقعت کمیٹي مقرر کي گئي تاکه جلسه کي طرف سے ایک میموریل گورنمنٹ کو بهیجے •

ڈاکٹر واٹس صاحب متهمم نمایش دربار دهلي کي راے هی که بماہ فروري مختلف اوقات میں تمام هندوستان کے تحصیلداروں کو موقعه دیا جاے که وہ دهلي آکر نمایش دیکهیں تاکه اُن کے ذریعه سے تمام ملک میں حالات کي اشاعت هوجاے •

اشتهارات

ثالث بالخیر

دلچسپ ترکي قصه کا ترجمه

جس کے مؤلف مسٹر سجاد حیدر بي - اے - هیں مترجم سے بمقام مدرسة العلوم علیگڈہ مل سکتا هی •

قیمت في جلد ۵ر

اِشتهار

قانون شہادت مؤلفه جناب مسٹر سید محمود صاحب کا چهپ طیار هوگیا هی — درخواستیں بنام منیجر ڈیپوٹي بک ڈپو مدرسة العلوم علیگڈہ آنا چاهئیں •

علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ

شرح قیمت اخبار

یهه اخبار هفته میں ایک بار چهپتا هی اور هر پنجشنبه کو شائع هوتا هی •

اخبار کا جاري رهنا معاونین کي اعانت اور قیمت اخبار کے وصول هونے پر منحصر هی •

معاونین اخبار وہ حضرات سمجهے جاوینگے جو سالانه [illegible] یا اس سے زیادہ عنایت کریں •

قیمت سالانه پیشگي علاوہ محصول ...	... [illegible]
ایضا ایضا معه محصول ...	... [illegible]
قیمت ششماهي علاوہ محصول ...	... [illegible]
ایضا ایضا معه محصول ...	... [illegible]
قیمت سه ماهي علاوہ محصول ...	... [illegible]
ایضا ایضا معه محصول ...	... [illegible]
قیمت في پرچه ...	... ۴ر

اُجرت چهاپه اشتهارات

اشتهار ماسٹروں اور ٹیچروں کا بغرض حصول نوکري کے کالج یا اسکول میں هر دفعه کے لیئے	... ۸ر
باقي اشتهارات هر دفعه کے لیئے في سطر کالم	... ۲ر

Printed and published by Mahomed Mumtaz-uddin at the Institute Press, Aligarh.

علیگڈہ انسٹیٹیوٹ پریس میں باهتمام محمد ممتازالدین چهپا اور مشتهر هوا

REGISTERED No. A. 176

معہ تہذیب الاخلاق

THE ALIGARH INSTITUTE GAZETTE

OF

THE MAHOMEDAN ANGLO-ORIENTAL COLLEGE

WITH WHICH IS INCORPORATED

"THE MAHOMEDAN SOCIAL REFORMER."

HONORARY EDITOR :— *MOULVI SYED MEHDI ALI KHAN.*

New Series VOL. II. No. 44. } THUSDAY, 30th OCT. 1902. روز پنجشنبہ ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ ع { سلسلہ جدید جلد ۲ نمبر ۴۴

Resolution I. sanctions an increase of Rs. 50, in the present pay of Professor H. Tipping, from 1st April 1902. The increase has been sanctioned subject to the following remark made by a Trustee "Without regard to the question whether Mr. H. Tipping would be the best successor of Mr. Morison we should appreciate his services as a professor in the College."

Mr. G. G. Brown's pay has also been raised to Rs. 450 rom 1st April last.

Provision has been made for a lecturer in science on Rs. 80 per mensem. The post of Assistant Bursar has been brought under reduction and the appointment of an "experienced accountant" on Rs 100 per mensem, sanctioned. This will be a temporary arrangement. The trustees are strongly in favour of the permanent incumbent being an ex-student of the College. (*Vide* res: 10). The payment of Rs 4,000 to Mrs. Bock (the balance due to her) is sanctioned. It was decided to include H. E. Maharaja Kishen Pershad, Prime Minister, Hyderabad, in the distinguished role of Visitors. Application will be made to Government for a loan o Rs. 25,000, free of interest, for building purposes. Debentures will be resorted to in case of failure to get the loan. Attendance was meagre, but the record would show that a considerable amount of useful business was transacted.

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

TRUSTEES' ANNUAL MEETING.

We should have liked to publish an English translation of the resolutions passed by the Trustees on the 26th instant: but want of space forbids it. All we can do is to give the gist o the more important resolutions for the information of such of our readers as cannot read Urdu.

روس کا خواب

(۲)

(واسطے سلسلہ کے دیکھو اخبار - مطبوعہ ۲ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ ع)

فی زمانہ فارین پالیٹکس کی ایک خاص صفت جس کی جانب اُن اہل ایشیا کی خاص توجہ مائل ہوتی ہی جن کو اس قسم کے معاملات سے دلچسپی ہوتی ہی وہ خوش خلقی اور تہذیب ہی جو سلطنتوں کی باہمی خط و کتابت اور معاملات سے پائی جاتی ہی — چنانچہ نہایت اہم اور برانگیختگی پیدا کرنے والے مسئلوں کی نسبت ہمیشہ بحث و گفتگو ہوا کرتی ہی - مگر بادشاہوں یا وزیروں کی جانب سے بد مزاجی یا لاف زنی کا شاذ و نادر ہی ظہور ہوتا ہی - علی ہذا اسبات کا ظاہر کرنا بلکہ تسلیم کرنا بھی کہ ملک گیری یا دست درازی کا ارادہ ہی باستثناء خاص خاص موقعوں کی وضع کے خلاف سمجھاجاتا ہی - یہہ بات سچ ہی کہ اخباروں کے ایڈیٹر اکثر اوقات اِس مضمون پر زیادہتر آزادی کے ساتھہ اپنے خیالات ظاہر کیا کرتے ہیں - لیکن اُن ملکوں میں بھی جیسا کہ روس ہی جہانکہ اخبارات در اصل دوسروں کے قابو میں رہتے ہیں وزراے سلطنت قاعدہ کی روسے اخبار نویسوں کی راے کے ذمہ دار نہیں قرار دیئے جاسکتے ہیں — تجربہ سے یہہ بھی ثابت ہوتا ہی کہ نہایت معزز اخبار بھی جیساکہ سینٹ پیٹرسبرگ کا اخبار نوورمیا ہی معتبر رہنما نہیں ہوتے ہیں اور اُن پر اطمینان نہیں کیا جا سکتا — اور وہ بعض اوقات محض ڈپلومیٹیکل اغراض کے لیئے تہلکہ پیدا کردیتے ہیں — لیکن باایںہمہ جو آرٹیکل حال میں اخبار مذکورالصدر نے ہندوستان کی نسبت روس کے ارادوں کے متعلق تحریر کیئے ہیں وہ قابل لحاظ معلوم ہوتے ہیں - یہہ آرٹیکل کسی طرح پر اخبار نوورمیا کی پچھلی تحریرات کے برخلاف نہیں ہیں، کیونکہ اُس نے بارہا لوگوں کے دلوں میں یہہ خیال پیدا کیا ہی کہ روس کی نگاہ ہندوستان پر ہی — اگر ہم بالفعل اس امر کی نسبت تفصیل کے ساتھہ لکھنا نہیں چاہتے ہیں تو اُس کی یہہ وجہ ہی کہ ہم روس کی فارین پالیسی کی نسبت بہ ہیئت مجموعی مختصراً بحث کرنا چاہتے ہیں نہ کہ صرف اس اخبار کی تحریرات کے لحاظ سے ٭

ہم بیان کرچکے ہیں کہ سفارتی تحریرات میں دست درازی اور ملک گیری قریب قریب ممنوع الفاظ ہیں جس سے ہماری مراد یہہ ہی کہ اگرچہ ہر ایک ملک کے اخبار نویس اکثر اوقات ایک دوسرے پر دست درازی کے منصوبوں کا الزام لگاتے ہیں، تاہم اس قسم کے خیالات کا ہونا اُس وقت بھی تسلیم نہیں کیا جاتا ہی جبکہ سلطنتیں واقعی اپنی حکومت و اختیار کو بڑھانے اور ملکوں کو ضبط کرنے میں مشغول ہوں - ہم نہیں کہتے کہ یہہ غلط طریقہ ہی - جس بات کو ہم ظاہر کرنا چاہتے ہیں، وہ صرف یہہ ہی کہ یہہ بد گمانی کا باعث ہی جو پیدا تو ہوتی ہی لیکن شاید ہی اُس کا اظہار کیا جاتا ہی — جو الفاظ مدبران سلطنت کی زبان اور قلم سے نکلیں اگر اُن کے کوئی معنی ہوسکتے ہیں تو یورپ میں کوئی سلطنت ایسی نہیں ہی جو اپنی ذمہ داریوں کو بڑھانا

RUSSIA'S DREAM.

A New Development.

II.

(Continued from our issue of 2nd October.)

One of the most remarkable features of foreign politics, a feature which specially attracts the attention of Asiatics who concern themselves with such matters, is the suavity which marks the intercourse of States with each other. The most difficult and irritating questions are being constantly discussed, and yet such a thing as loss of temper, or the use of a boastful expression, on the part of kings or ministers, is of rare occurrence. Similarly, it is unfashionable to declare or even admit—except in rare instances—that the idea of conquest and aggression is entertained. Newspaper editors, it is true, occasionally express themselves on the subject with greater freedom. But even in countries like Russia, where newspapers are practically kept in leading strings, ministers can not be held officially responsible for the opinion of newspapers. Experience also shows that even the most respectable papers like the *Novoe Vremya* of St. Petersberg, are not a safe guide: and that they are sometimes suffered to create sensations for diplomatic purposes only. But even after making due allowances for these facts, the articles recently published by the above-mentioned journal, as regards Russia's intentions respecting India, would appear to be remarkable to a degree. They are by no means inconsistent with its previous statements, for the *Vremya* has, again and again, lent itself to creating the impression, that Russia has its eye on India. If we refrain at present from enlarging on the point, it is because we wish to discuss briefly Russian foreign policy as a whole, and not with reference to the statements of the *Vremya* only.

We have said that aggression and conquest are well nigh tabooed words in the language of diplomacy. What we mean is that although the newspapers of each country often accuse the other of entertaining schemes of aggression, the harbouring of such ideas is not admitted by responsible persons, even when aggrandisement and annexation are actually in progress. We do not say this is wrong. All we desire to point out is, that it is a source of mutual distrust between Powers, which is felt but hardly ever expressed. If words spoken and written by responsible statesmen have any meaning, there is not a power in Europe that desires to multiply its responsibilities. And yet, if facts are facts, and not merely so many

چاهتي هو — تاهم اگر واقعات در اصل واقعات هیں اور محض دهوکا هي نهیں هیں تو سلطنتیں غیر ملکوں پر قبضه کرنے میں هرگز تامل نهیں کرتي هیں — پس جبکه معاملات کي یهه کیفیت هی تو اس بات کا سمجهنا اور اُس کي پیشین گوئي کرنا که قریب یا بعید مشرقي ملکوں میں روس کیا کرنا چاهتا هی کچهه آسان نهیں هی - اگر یورپ میں کوئي ملک ایسا هی جهانکه لوگ روس کي کاروائیوں یا اُس کي باتوں کو بڑي توجه کے ساتهه دیکهتے اور سنتے هوں تو وہ ملک انگلستان هی -- اور پهر بهي اعلی ترین انگریزي جماعتوں میں اصولي باتوں میں بڑي اختلاف راے هی — اور قریبا یورپ کے باقیماندہ تمام ملکوں کي نسبت بهي کها جا سکتا هی — لیکن جس حالت میں که یورپ کے مدبروں کے خیالات مختلف قسم کے هیں تو ادنی اور اقصاے مشرق دونوں میں هر درجه کے ایشیا والے در اصل اس امر میں متفق الراے هیں که روس کا دلي اراده اپني حکومت کے بڑهانے اور دیگر ملکوں پر قبضه کرنے کا هی— هم وجوهات مناسب سے ایسي باتوں تحریر کرنا نهیں چاهتے هیں جس سے لوگوں میں تهلکه اور اندیشه پیدا هو — لیکن پهر بهي هم واقعات سے چشم پوشي نهیں کرسکتے هیں جن سے یهه نتیجه مترشح هوتا هی که اگرچه روس کو کسي قسم کي جلدي نهیں هی تاهم اُس کا پروگرام بلاشبهه طی هوچکا هی ' اور اُسپر رفته رفته اور جوں جوں موقعے هات آتے جاتے هیں عمل کیا جاتا هی — کیا یهه امر قابل لحاظ نهیں هی که امیر صاحب مرحوم کے عهد میں جو عرصه تک قایم رها روس نے افغانستان کي گورنمنت کے ساتهه براہ راست خط و کتابت کرنے کے معامله کو چهیڑنا یا بهرکیف اُس پر زور دینا نهیں چاها ؟ اگر کوئي وقت ایسا تها جبکه اس قسم کا معامله کسي قدر معقول وجه کے ساتهه چهیڑا جا سکتا تها ' تو وہ وقت تها جبکه سرحدیں قرار نهیں پائي تهیں یا اُن کي حدود بندي هو رهي تهي ' یا اُن کے طی هونے کے بعد بهت جلد ایسا کرنا چاهیئے تها - با ایں همه روس نے صرف اس وجه سے که امیر عبدالرحمان ایک ایسے شخص تهے جن پر کوئي اثر نهیں ڈالا جاسکتا تها انگلستان کے فارین آفس کے ساتهه خط و کتابت کرنے پر قناعت کي - مگر اب وہ بعض معاملات کي نسبت امیر کے ساتهه براہ راست خط و کتابت شروع کرنا چاهتا هی — کیا اس کي یهه وجه هی که اس وقت اهم معاملات درپیش هیں اور اُن کے تصفیه میں تاخیر هو رهي هی ؟ — پبلک کو اس قسم کے معاملات کي کوئي اطلاع نهیں هی ' اور اگر وہ درپیش بهي هیں تو جس طرح پر زمانه گذشته میں معاملات طی هوتے رهے وهي قاعده آینده کے واسطے بهي کافي هونا چاهیئے - علاوہ اس کے هم کو ڈپلومیٹک فقرات کي کوئي لغات جو امیر عبدالرحمن کي وفات کے بعد تالیف کي گئي هو ایسي معلوم نهیں هی جو هم کو یهه بات سکهاتي هو که جو تنازعات ایسي دو خود مختار سلطنتوں کے درمیان جیسي که روس اور افغانستان هیں سرحدات سے متعلق هوں وہ پالیٹکس کے زمرہ میں شامل نهیں هیں— ایسا کهنا انگریزوں کي فهم و فراست کي تحقیر کرنا هی — تاهم اگر معتبر خبروں پر اعتبار کیا جاوے تو روس نے واقعي یهي دلیل پیش کي هی — جو خط و کتابت روس نے انڈیا آفس کے ساتهه کي هی اُسکے ضمن میں اُسنے اس بیان پر زور دیا هی که جن اُموري نسبت وہ

illusions States are never slow or unwilling to seiz foreign territory. That being the state of things, it is not easy to foresee and foretell what Russia intends to do, either in the Near or the Far East. If there is any country in Europe, where Russian movements are watched, and Russian utterances listened to, with the closest attention, it is England. And still, in the highest English circles, there is a difference of opinion even on cardinal points. The same may be said of nearly all the other countries of Europe. But while European politicians are divided into different schools of thought, Asiatics of all grades of society, both in the Near and Far East, are practically agreed, that Russia is bent on aggrandisement and annexation. For obvious reasons, we are unwilling to play the role of the sensation-monger and alarmist. All the same, we can not ignore facts which point to the conclusion that although Russia is in no hurry, it certainly has a settled programme, which is being acted upon gradually and as opportunities occur. Is it not remarkable, that during the long reign of the late Amir, Russia did not desire to open, or at least to press, the question of direct correspondence with the Government of Afghanistan? If there was a time when such a question might have been raised with show of reason, it was when the boundaries were not settled; when the frontiers were being demarcated, or soon after that had been done. And yet, simply because Abdul Rahman was a man on whom no impression could be made Russia contented itself, during that critical period, with dealing with the British Foreign Office. It now desires to enter into direct correspondence with the Amir on certain subjects. Is it because important questions are pending, and their settlement is being delayed? The public knows of no such questions, and even i they exist, the system which has worked smoothly enough in the past, should also suffice for the future. Again, we know of no new dictionary of diplomatic phrases, compiled since Abdul Rahman's death, which teaches us that disputes relating to boundaries, between two independent powers like Russia and Afghanistan, do not come under the category of politics. To say so is to insult British intelligence. And yet if authentic reports are to be relied upon, Russia has actually advanced that argument. In the course of its communication to the India Office, it has given prominence to the statement that the matters on which it desires to communicate with the Amir, would relate only to minor boundary affairs. The British Government, we are told, has asked for further details as to the method of correspondence,

its limitations, and as to the guarantee for the observance of these limitations. It would, doubtless, have been most impolitic and uncivil, to give a more definite reply in the negative, at the present stage of the correspondence. But, we all know, that the request made by Russia can not, and will not, be acceded to, unless reasons exist, which are unknown to the public.

It of course suits Russia to minimise the matter. But one can easily see that if it were really an unimportant matter of routine, Russia would not have cared to create the sensation, and rouse the feelings, which its demand for official intercourse with the Amir, has given rise to in England. No, it is not an unimportant matter, and Russia knows it, better than any other power. Its importance will be easily understood, when it is seen that observance of limitations as to nature of the correspondence, is impracticable. The British Government can not open a censor's office, on the Russo-Afghan frontier. Once the gates are opened, they are opened for all and sundry: and they are opened for good. There can be no efficient check, nor would Russia probably submit to any. Under certain circumstances it might have been arranged that all communications from Russia, on minor matters, should pass through the hands of the British Agent at Kabul. But there are reasons for believing, that this arrangement will not afford a basis for settlement. In the absence of telegraphic communication between the Viceroy and his Agent, British statesmen would be reluctant to remove the existing checks. Even if the British Cabinet agreed to do so, it is almost certain that Russia will say "Let us have the whole thing or nothing at all."

There are two points in this connection which have, we believe, greatly enhanced the difficulties of a compromise. Firstly: the attitude adopted by Russia in Central Asia has the appearance of a counter move with reference to British action in the Far East. For example, it is well-known that Russia looks with great disfavour on the Anglo-Japanese treaty. It naturally wants, therefore, to tease England: just as an amiable neighbour, in private life, would, under similiar circumstances. In the second place, as every tyro in foreign politics knows, what Russia really wants is a real footing in Afghanistan, and not merely the liberty of correspondence, on minor matters. Circumstances being what they are, it is quite obvious, that the present move is most important and significant. If Russia succeeded, it would be a great success. It would result in the

امیر کے ساتھہ خط و کتابت کرنا چاھتا ھی وہ صرف خفیف سرحدي معاملات سے متعلق ھونگے - یہہ بیان کیا جاتا ھی که گورنمنت انگریزي نے خط و کتابت کے طریقه ' اُس کي قیود ' اور اُن قیود کي پابندي کي کفالت کي نسبت زاید تفصیل دریافت کي ھی سر دست اس سے زیادہ صاف صاف جواب کا دینا نہایت خلاف مصلحت اور غیر مہذبانه ھوتا — لیکن ھم سب یہہ بات جانتے ھیں که جب تک کوئي وجوہات موجود نہوں جنسے پبلک واقف نہیں ھی اُس وقت تک روس کي درخواست منظور نہیں کي جاسکتي ھی ' اور نه منظور ھوگي *

اس معامله کو خفیف ظاھر کرنا بلاشبهه روس کے مطالب کے موافق ھی - لیکن ھر ایک شخص باساني یہہ بات سمجھہ سکتا ھی که اگر یہہ معامله در حقیقت ایک خفیف معمولي معامله ھوتا ' تو روس کو اس قسم کے تہلکه اور بر افروختگي پیدا کرنے کي ھمت نہوتي جیسي که امیر صاحب کے ساتھہ براہ راست خط و کتابت کرنے کي خواھش سے انگلستان میں پیدا ھوئي ھی - یہہ ایک خفیف معامله نہیں ھی اور روس به نسبت کسي دوسري سلطنت کے اس کو بہتر جانتا ھی — اس معامله کي عظمت اُس وقت باساني سمجھہ میں آجاویگي جبکه اس بات پر غور کیا جاویگا که خط و کتابت کي نوعیت کي نسبت قیود کي پابندي کرنا خارج از امکان ھی — گورنمنت انگریزي روس اور افغانستان کي سرحد پر دفتر سینسر (یعني وہ عہدہ دار جو اخبارات کي نگراني اور روک ٹوک کرتا ھی) قایم نہیں کرسکتي ھی - جب که ایک مرتبه دروازہ کہل جاویگا تو وہ سب کے واسطے کہل جاویگا اور مستقل طور سے کہل جائیگا - کوئي روک ٹوک موثر نہیں ھوسکتي ھی اور نه روس غالباً کسي روک ٹوک کو مانیگا - بعض صورتوں میں یہہ انتظام کیا جاسکتا تھا که خفیف معاملات میں روس کي جانب سے تمام خط و کتابت ایجنت انگریزي متعینه کابل کي معرفت ھوني چاھیئے — لیکن اِس بات پر یقین کرنے کي وجه موجود ھی که یہہ انتظام تصفیه کي بنیاد نہیں ھوسکیگا - جس صورت میں که وایسراے اور اُن کے ایجنت کے درمیان بذریعه تار برقي کے خبروں کي آمد ورفت نہیں ھوسکتي ھی ' تو انگریزي مدبروں کو موجودہ روک ٹوک کے موقوف کرنے میں کونه تامل ھوگا - اور اگر اِنگلستان کي مجلس وزرا اِس بات کو منظور بھي کرلے ' تو اِس امر میں کچھہ کلام نہیں ھی که روس یہہ بات کہیگا که " یا تو جو چیز مانگتے ھیں وہ چیز دیدو ورنه کچھہ مت دو " *

اِس باب میں دو باتیں ایسي ھیں جن کے باعث سے ھم یقین کرتے ھیں که روس اور اِنگلستان کے درمیان فیصله ھونے کي مشکلات بہت زیادہ ھوگئیں ھیں — اول یہہ که جو طریقه روس نے وسط ایشیا میں اختیار کیا ھی وہ ظاھر میں اِنگلستان کي اُس کار روائي کا جو وہ اقصاے مشرق میں کر رھا ھی ایک جواب معلوم ھوتا ھی - مثلاً یہہ بات بخوبي معلوم ھی که جو عہد نامه اِنگلستان اور جاپان کے درمیان ھوا ھی اُس کو روس نہایت ناپسند کرتا ھی پس وہ خواہ نخواہ اِنگلستان کو ٹھیک اُسي طرحپر دق کرنا چاھتا ھی جیسیکه ایک ھمسایه دوسرے کو پرئیویٹ زندگي میں اِسي قسم کي صورتوں میں کیا کرتا ھی — دویم (جیسا که فارین پالیٹکس میں دلچسپي رکھنے والے جانتے ھیں) جس بات کا روس درحقیقت خواھاں ھی وہ یہہ ھی که افغانستان میں اُس کا بخوبي پیر جم جاوے ' نه یہہ که خفیف معاملات میں خط و کتابت کرنے کي اُس کو آزادي حاصل ھو - پس جب که صورت حال یہہ ھی تو یہہ امر صریح ظاھر ھی که روس کي حال کي کار روائي نہایت اھم اور پر معني ھی - اگر روس کو اِس میں کامیابي حاصل ھوئي تو وہ ایک

removal of those limitations, which British statesmenship and the King's coin, have placed an the Amir's power of intercourse with foreign powers. If after the removal of the existing barrier, it failed to make the most of its achievement, Russian diplomacy will not be what it is.

One of the most significant signs, in this connection, is the fact that it was not through the free and usually well-informed press of England, but through one of the shackled journals of St. Petersberg, that the world first heard of the new development. Who supplied the information to the Russian paper? If it was the Russian Office, what was its object in publishing to the world, news which it generally delights in keeping locked up in its own bosom? It certainly points to this conclusion: that Russia wants to impress England with its earnestness as though it had burnt its boats, in the sight of Europe. The attitude which England has adopted, is both dignified and correct. Where a neighbouring power would probably have succumbed to fits of hysteria, England has merely asked for further information. Meanwhile there is not a ripple on the smooth face of current affairs. If there is any anxiety or excitement in England, it is combined with dignity and reserve. In India by which we mean the India of Indians, no body is surprised at the Russian move, and no body is much concerned. We are occupied with other and more useful subjects. There is the gracious, earnest and most reassuring letter from the Viceroy to the local Governments, on the Universities Commission. There is the Educational Conference: there are numerous Conferences for social reform: there is the National Congress, and finally, there is the forthcoming Darbar.

In spite of its show of earnestness it is highly probable that Russia is quite prepared, on this occasion, for a polite refusal. All the same we must admire Russian diplomacy, and doff our hats to it. If a beginning had to be made in the matter, could there be a better opportunity for beginning than the present? There are two parties besides the moving power, to be considered in the matter. They are the British Government and the Amir. Taking the latter first, we find that he is a young ruler who has yet to win his spurs in the field of politics. By all accounts His Highness is an able man; but natural ability, and the experience derived from personal experience, are two different things. Should Russia have waited until time and circumstances had enabled the young Amir to gain a deeper insight into foreign politics? That obviously would have

بڑي کامیابي هوگي اور اُس کے باعث سے وہ قیود دور هوجاوینگي جو انگریزوں کي مدبري اور بادشاہ کے سکہ یعني زر نے غیر سلطنتوں کے ساتھہ خط و کتابت کرنے کے باب میں امیر صاحب کے اختیارات پر لگائي هیں - اور اگر موجودہ روک ٹوک کے دور هونے کے بعد روسي مدبر اپني کارگذاري سے نہایت فائدہ اُٹھانے میں قاصر رهیں، تو پھر روس کي حکمت عملي کي عمدگي پر بٹہ لگیگا *

اس باب میں ایک نہایت پر مطلب علامت یہہ بات هی کہ لوگوں کو اس جدید کارروائي کي اطلاع اول اول کچھہ انگلستان کے آزاد اور عموما واقف کار اخبارات کے ذریعہ سے نہیں بلکہ سینٹ پیٹرسبرگ کے اُن اخباروں میں سے جن کو پوري آزادي حاصل نہیں هی ایک اخبار کے ذریعہ سے هوئي تھي - روس کے اخبارات کو یہہ خبر کس نے دي ؟ اگر روسي دفتر نے دي تو دنیا کے لوگوں کي اطلاع کے لیئے اُس خبر کے مشتہر کرنے سے جس کو دفتر مذکور عموما اپنے سینہ کے اندر بند رکھنے سے خوش هوتا هی اُس کا کیا مطلب تھا ؟ - اس سے بلا شبہہ یہہ نتیجہ پایا جاتا هی کہ روس انگلستان کے دل پر اپني سرگرمي کا اثر ڈالنا چاهتا هی، گویا کہ اُس نے اپني کشتیاں یورپ کي آنکھوں کے سامنے جلا دي هیں اور پیچھے هٹنا ناممکن کرلیا هی - جو طریقہ انگلستان نے اس موقع پر اختیار کیا هی وہ با وقعت اور صحیح هی — جس صورت میں کہ دوسري همسایہ سلطنت اس کارروائي کو دیکھکر غالبا مونہہ سے جھاگ نکالنے لگتي تو انگلستان نے اُس کي نسبت صرف زاید حالات دریافت کیئے هیں - لیکن اس عرصہ میں کار و بار روز مرہ میں کسي طرح کا رخنہ نہیں هی، اور اگر انگلستان میں کسي قسم کا تہلکہ یا تردد هی، تو اُس کے ساتھہ خود داري اور احتیاط بھي شامل هی - هندوستان میں جس سے هماري مراد هندوستانیوں کي هندوستان سے هی کسي شخص کو اس بات پر تعجب نہیں هی کہ روس نے ایسا کیا، اور نہ کسي کو اُسکي زیادہ پروا هی — هماري توجہ دوسرے زیادہ تر مفید معاملات کي جانب مصروف هی — مثلا ویسراے کي عنایت آمیز، دلسوز اور نہایت اطمینان بخش چٹھي هی جو یونیورسٹي کمیشن کے بارہ میں لوکل گورنمنٹوں کے پاس آئي هی، اور ایجوکیشنل کانفرنس اور سوشل اصلاح کے واسطہ اور بہت سي مجلس، اور نیشنل کانگریس اور آخرکار دهلي کا اگلا دربار قیصري هی *

باوجودیکہ روس بڑي سرگرمي ظاهر کرتا هی، لیکن ظن غالب هی کہ وہ اس موقع پر ایک مہذب انکاري جواب ملنے کے لیئے تیار هی — بهر حال هم کو روس کي حکمت عملي کي تعریف و توصیف اور اُس کي تعظیم کرنا واجب هی — اگر اس معاملہ میں شروعات کرنا لازم تھا تو کیا اس شروعات کے لیئے موجودہ موقع کي بہ نسبت اور کوئي زیادہ تر عمدہ موقع هوسکتا تھا ؟ اس معاملہ میں علاوہ متحرک قوت کے دو فریق هیں — یعني گورنمنٹ انگریزي اور امیر افغانستان — اگر هم اول امیر صاحب کا خیال کریں تو هم دیکھتے هیں کہ وہ ایک نوجوان حاکم هیں جسکو پالیٹکس کے میدان میں هنوز نام آوري حاصل کرني هی - هز هائینس هر طرحپر ایک لایق شخص هیں، لیکن قدرتي لیاقت اور جو تجربہ کام کرنے سے حاصل هوتا هی وہ دو مختلف چیزیں هیں — کیا روس کو اُس وقت تک انتظار کرنا چاهیئے تھا جبکہ نوجوان امیر صاحب بلحاظ وقت اور حالات زمانہ کے ممالک غیر کے پالیٹکس سے زیادہ تر واقفیت حاصل کرنے پر قادر هوجاتے ؟ ایسا کرنا سراسر خلاف

عقل ہوتا – بعد اس کے انگلستان دوسری سلطنت ہی جسکو اس معاملہ سے سروکار ہی اور جو درحقیقت اُس میں ایک رکن اعظم ہی – یہہ امر مسلمہ ہی کہ انگلستان کی قوت نہایت عظیم ہی' لیکن حال میں اُسکو ایک بڑی لڑائی لڑنی پڑی ہی' اور روس کے خیال کے بموجب بالفعل اُس کا کسی قدر سانس چڑھا ہوا ہی — پس جو صورت اِس معاملہ کی وسط ایشیا میں غالباً روس کو معلوم ہوئی ہوگی اُس کے یہہ خاص خاص پہلو ہیں جو ہم نے صدر میں بیان کیئے ہیں — روس نے غالباً یہہ خیال کیا ہوگا کہ دونوں سلطنتوں کی طبیعتیں اِسوقت بہ نسبت اُسکے جیسیکہ بہت سے برسوں سے تھیں زیادہ تر اثر پذیر حالت میں ہیں – پس اِس وقت نہایت عمدہ موقع ہی – اُس کو اس موقع سے کام لینا اور اسطرح پر اپنے مجوزہ پروگرام کے پورا کرنے میں ایک قدم اور آگے بڑھنا چاہیئے •

جو باتیں ہم نے بیان کی ہیں اُن کے علاوہ بلاشبہہ اور بہت سی باتیں بہی ہیں – مثلاً وہ تواریخی وجوہات ہیں جنکا اخبار نوورمیا نے ذکر کیا ہی – اس امر کی نسبت کہ تواریخی وجوہات سے روسی اخبار کی ٹھیک ٹھیک کیا مراد ہی صرف قیاس ہی کیا جاسکتا ہی — لیکن جسطرح پر چاہو اُس کے معنی سمجہو لو یہہ فقرہ واقعی پر معنی ہی – تواریخ آخر کار کیا ہی' وہ ایک داستان سلطنتوں کے پہیلنے اور دست درازی کرنے کی ہی — اور بہرکیف ظاہراً روسی مدبروں کی راے میں تواریخ کی یہہ ہی ایک نہایت پسندیدہ صفت ہی •

یولیسیز لاسٹ ٹور

ہمکو اسبات کی اطلاع دینا ضرور ہی کہ ۲۸ اکتوبر کی شب کو قزاقوں کے ایک گروہ نے جسکا سرغنہ مشہور معروف یولیسز تھا ہمارے کالج پر سخت تاخت کی – رات نہایت اندھیری تھی مگر خوش قسمتی سے اُن کو یہہ خراب صلاح دی گئی کہ اُنہوں نے اپنی تاخت کے واسطے سرشام ہی ۸ بجے کا وقت پسند کیا – جس وقت ہم مع ایک مجسٹریٹ کے موقع پر پہونچے تو ہمنے دیکہا کہ کالج کا کل اسٹاف اور تمام طالب علم کم عمر اورپختہ عمر اسٹریچی ہال میں جمع ہیں' جسکے اندر کالج کے والنٹیئر کور کے کپتان نے قابل تعریف ہوشیاری کے ساتھہ قزاقوں کے گروہ کو محصور کردیا تھا – یہہ ایک نہایت زبردست گروہ تھا' جس میں کل آٹھہ شخص تھے اور اُن کا کپتان ایک مشہور و معروف پورانا یونانی سپاہی تھا جس کو ہمارے لایق ہیڈ ماسٹر جے آر کارنا کے پرزور قلم نے جادو کے زور سے تھوڑے عرصہ کے لیئے عدم آباد سے عالم ہستی میں کہینچ بلایا تھا – یہہ زبردست گروہ قدیم زمانہ کی وضع کا عجیب و غریب لباس پہنے ہوئے تھا – غالبا ہمارے پہونچنے سے پہلے ان کے ہتیار چہین لیئے گئے تھے کیونکہ جب ہم وہاں پہونچے تو ان کے پاس کوئی ہتیار موجود نہ تھا — لیکن جو کچھہ ہم نے دیکہا وہ ایک کشتی تھی جس کے ذریعہ سے وہ ان سواحل تک پہونچے تھے – یہہ بات ہمارے گمان اور قیاس سے باہر ہی کہ وہ کس حکمت کے ساتھہ کشتی کے ذریعہ سے براہ راست کالج میں پہونچ گئے حالانکہ ہمارا کالج اس خوبی سے محروم ہی کہ وہ کسی دریا کے ساحل پر ہی واقع ہو — جو لوگ فن مصوری سے ماہر ہیں وہ شاید اس کرشمہ کی تشریح کرسکینگے •

---

been un-Russian. Then, there is England, the other power concerned, and indeed the predominent factor in the matter. England is acknowledged to be formidable; but it has recently had to wage a big war, and according to Russian ideas it is just at present a little out of breath. These, then, are the main features of the situation as it probably presented itself to Russia, in Central Asia. Both the powers concerned were, it probably appeared to Russia, in a more impressionable state of mind than they had been for many years. Here, therefore, was a grand opportunity. Russia must seize it and thus advance a step further in the fulfilment of its settled programme.

There are, of course, many other considerations besides those we have mentioned. There are, for example, the so-called "historical reasons" of the *Novo Vremya*. What the Russian paper exactly means by "historical reasons" can only be surmised. But take it in whatever light you like, the phrase is significant. What is history, after all, but a record of expansion and aggression. This, at all events, is apparently the most agreeable feature of history, in the opinion of Russian diplomats.

ULYSSES' LAST TOUR.

We have to report a serious incursion into the College, on the night of 28th October, on the part of a band of buccaneers, headed by the notorious Ulysses. The night was pitch dark, but fortunately they were ill-advised enough to choose the comparatively early hour of 8-30 P.M. for their raid. When we came upon the scene accompanied by a magistrate, we found the entire College staff, and all the students, young and old, assembled in the Strachey-hall, into which the captain of the College corps had, with admirable strategy, managed to push the buccaneering band. It was a formidable band, eight in all, captained by a famous Greek veteran, conjured up from the land of the dead by the able pen of our Headmaster, Mr. J. R. Cornah. They were attired in quaint old costumes, but had apparently been disarmed before we arrived, for we did not notice any weapons. What we did notice, however, was the boat which had brought them to these shores. How they had managed to sail straight into the College, which has not the advantage of being situated even on the Cam is more than we can tell. The votaries of the brush, perhaps, would be able to explain the feat,

جو شخص اُن باتوں سے بخوبی واقف نہیں ہیں جو ڈراما (ناٹک) سے تعلق رکھتے ہیں وہ اس بات کو نہیں سمجھہ سکتے ہیں کہ کسی نقل کو اسٹیج پر دکھانے میں کس قدر محنت اور اُس کے واسطے کسقدر لیاقت درکار ہوتی ہی - یہہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ کوئی انڈرگرایجوایٹ اسٹیج پر نہیں آیا جس سے اُس کی وقعت میں خلل واقع ہوا — ایکٹر باستثناے ایک شخص کے سب کم عمر اسکول کے طالب علم تھے — یہہ بات ظاہر ہی کہ قبل اس سے کہ یہہ کم عمر لڑکے لیاقت و ہوشیاری کے اس درجہ کو پہونچیں ' کسی شخص نے اُنکے ساتھہ ضرور سخت محنت و کوشش کی ہوگی - ہم مسٹر وائنس کو مبارکباد دیتے ہیں ' کیونکہ یہہ لیاقت طالب علموں کو اُنہیں کی بدولت حاصل ہوئی ہی ٭

یہہ نقل اس موقع پر مسٹر ماریسن اور مسس ماریسن کی خاطر کی گئی تھی جو حال میں انگلستان سے اپنی محنتوں کے موقع پر واپس تشریف لائے ہیں - کسی شخص کو ہنسنا نہیں چاہیئے — ہمنے دیدہ و دانستہ ایسے الفاظ استعمال کیئے ہیں جن سے معلوم ہو کہ مسٹر ماریسن بھی محنت کے میدان میں واپس آئے ہیں ٭

جلسہ سالانہ ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علیگڈھ

بتاریخ ۲۶ اکتوبر ۱۱ بجے دن کے سالانہ اجلاس ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم کا اسٹریچی ہال میں منعقد ہوا — مندرجہ ذیل ٹرسٹیان شریک تھے ٭

چیرمین

خان بہادر مولوی زین العابدین خان صاحب ٭

ٹرسٹیان موجودہ

۱ سید زین الدین صاحب ٭
۲ آفتاب احمد خاں اسکوئر ٭
۳ مولوی بہادر علی صاحب ٭
۴ مولوی احمد علی خاں صاحب ٭
۵ محمد مزمل اللہ خاں صاحب ٭
۶ نواب محسن الملک بہادر — آنریری سکرٹری ٭

مندرجہ ذیل رزولیوشن اجلاس میں پاس ہوئے ٭

رزولیوشن نمبر ۱

قرار پایا کہ مسٹر ایل ٹپنگ پروفیسر کی تنخواہ میں شروع سال یعنی یکم اپریل سنہ ۱۹۰۲ع سے پچاس روپیہ ماہوار کا اضافہ کیا جاے ٭

رزولیوشن نمبر ۲

اس جلسہ کی راے میں مسٹر ایل ٹپنگ پروفیسر کا اضافہ باتباع مفصلہ ذیل ریمارک کے جو صاحبزادہ آفتاب احمد خاں اسکوئر نے جلسہ فنانس کمیٹی منعقدہ ۲۹ جون سنہ ۱۹۰۲ ع میں کیئے ہیں اور جسکی تائید محمد مزمل اللہ خاں صاحب نے کی ہی منظور کیا جاے ٭

" میری راے میں بلا لحاظ اس امر کے مسٹر ایل ٹپنگ عہدہ پرنسپلی کے لیئے مسٹر ماریسن کے بہترین جانشین ہیں یا نہیں ہمکو اُن کی خدمات کی بحیثیت پروفیسر کالج کے قدر کرنی چاہیئے " ٭

رزولیوشن نمبر ۳

قرار پایا کہ مسٹر جے جے برون پروفیسر کی تنخواہ شروع سال یعنی یکم اپریل سنہ ۱۹۰۲ ع سے بموجب رزولیوشن نمبر ۳ منظور شدہ اجلاس ٹرسٹیان منعقدہ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۰۰ع کے بجاے چار سو روپیہ کے ساڑھے چار سو روپیہ قرار دیجائے ٭

Those who are not well up in matters dramatic, have no idea of the labour that is involved in, and the talent that is required for, putting a burlesque on the stage. It should also be remembered that no under-graduates compromised their dignity by appearing on the stage. The actors, with one notable exception, were all young school boys. It is obvious that some body must have worked hard with them before the young men could have been brought to the present pitch of efficiency. We congratulate Mr. T. H. Vines, for it is to him that the efficiency is due.

The burlesque was performed on this occasion in honour of Mr. and Mrs. Morison recently returned from England to the scene of their labours. No body need smile. We have advisedly said *their* labours.

رزولیوشن نمبر ۴

قرار پایا کہ سائنس کی تعلیم کے لیئے اسی روپیہ ماہوار پر ایک لکچرار مقرر کیا جائے ٭

رزولیوشن نمبر ۵

قرار پایا کہ اورینٹیل لائبریری کی نگرانی کے لیئے مولوی رشید احمد صاحب کو دس روپیہ ماہوار الاونس شروع سال یعنی یکم اپریل سنہ ۱۹۰۲ ع سے دیا جائے ٭

رزولیوشن نمبر ۶

یہہ اجلاس دو پریپریشن ٹیچرز کے تقرر کو پندرہ پندرہ روپیہ ماہوار پر منظور کرتا ہی ٭

رزولیوشن نمبر ۷

قرار پایا کہ ماسٹر جلال الدین حیدر کی تنخواہ میں دس روپیہ ماہوار کا اضافہ شروع سال یعنی یکم اپریل سنہ ۱۹۰۲ ع سے منظور کیا جائے ٭

رزولیوشن نمبر ۸

قرار پایا کہ مسٹر ڈی ایم سمسن ہیڈ کلرک دفتر آنریری سکرٹری ٹرسٹیان کی تنخواہ میں دس روپیہ ماہوار کا اضافہ یکم اپریل سنہ ۱۹۰۲ع سے منظور کیا جائے ٭

رزولیوشن نمبر ۹

قرار پایا کہ اسسٹنٹ برسر کا عہدہ تخفیف کرکے جس سے پچپن روپیہ ماہوار کی بچت ہوگی سو روپیہ ماہوار پر ایک تجربہ کار محاسب مقرر کیا جائے اور پینتالیس روپیہ ماہوار کا زاید خرچ منظور کیا جائے ٭

رزولیوشن نمبر ۱۰

قرار پایا کہ بوجہ اُن ضرورتوں کے جنکا مکرر تجربہ ہوچکا ہی اِس عہدہ کا تقرر اس شرط سے منظور کیا جائے کہ کسی خاص شخص کے واسطے یہہ عہدہ مخصوص نہ سمجھا جائے — اور بالفعل صرف ایک سال کے واسطے یہہ تقرر منظور کیا جائے - آیندہ جبکہ مستقل تقرر ہو تو اس امر کی پوری کوشش کیجائے کہ جہاں تک ممکن ہو کوئی لائق طالب علم اس کالج کا اسی عہدہ پر مقرر کیا جائے اور اسبات کی کوشش کی جائے کہ کسی خاص طالب علم کو دفتر آڈیٹر میں بٹھکر فن محاسبی میں تعلیم دلائی جائے ٭

رزولیوشن نمبر ۱۱

قرار پایا کہ مرمت مکانات کے لیئے چار ہزار روپیہ منظور کیا جائے *

رزولیوشن نمبر ۱۲

قرار پایا کہ اسکول کی عمارت بڑھانے کے واسطے دو ہزار روپیہ منظور کیا جائے *

رزولیوشن نمبر ۱۳

قرار پایا کہ ٹھیکہ دار باغ کالج کو بمعاوضہ نقصان کے ایکسو پچاس روپیہ منجملہ زر ٹھیکہ کے معاف کیا جاے *

رزولیوشن نمبر ۱۴

قرار پایا کہ مسس بیک کو منجملہ دس ہزار روپیہ کے جو چار ہزار روپیہ دینا باقی هیں وہ ریزرو فنڈ سے ادا کردیا جاے *

رزولیوشن نمبر ۱۵

قرار پایا کہ مبلغ آٹھ سو روپیہ ڈیپریکیشن - ان بلڈنگ کے نام سے خرچ میں درج کیئے گئے هیں وہ احاطہ کالج کی جالیوں میں صرف کیئے جائیں *

رزولیوشن نمبر ۱۶

قرار پایا کہ بموجب اسکیم منظور شدہ اجلاس ٹرسٹیان منعقدہ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۰۲ع کے پراکٹر کی تنخواہ میں یکم اپریل سنہ ۱۹۰۲ع سے پچیس روپیہ ماهوار اور (۸) سب پراکٹروں کی تنخواہ میں دس دس روپیہ ماهوار کا اضافہ کیا جاے *

رزولیوشن نمبر ۱۷

اِس اجلاس کی راے هی کہ جو اضافہ آٹھ سب پراکٹروں کا منظور کیا گیا هی اُس میں وہ ایک سب پراکٹر جسکو سب کمیٹی منعقدہ ۸ جولائی سنہ ۱۹۰۲ع نے نا قابل قرار دیا تھا اپنے عہدہ سے علحدہ کیا جاے اور بجاے اُس کے کوئی لایق آدمی مقرر کیا جاے *

رزولیوشن نمبر ۱۸

قرار پایا کہ بابو جادهب چندر چکرورتی رجسترار کو ڈیرہ سو روپیہ اور سید عبدالباقی برسر کو چھتر روپیہ بابت معاوضہ زاید کام کے جو اڈٹ (جانچ حسابات) کے زمانہ میں اُنہوں نے کیا دینا منظور کیا جاے مگر آیندہ کے لیئے یہہ نظیر نہ سمجھی جاے *

رزولیوشن نمبر ۱۹

قرار پایا کہ بجٹ جس طور پر مرتب هوا هی منظور کیا جاے *

رزولیوشن نمبر ۲۰

قرار پایا کہ هز اکسلنسی جناب مہاراجہ کشن پرشاد مدارالمهام ریاست حیدرآباد دکن بموجب قاعدہ قواعد و قوانین ٹرسٹیان کے کالج کے وزیٹر مقرر کیئے جاویں *

رزولیوشن نمبر ۲۱

قرار پایا کہ واسطے تکمیل بعض عمارات نا تمام کالج کے گورنمنٹ سے پچیس هزار روپیہ بلا سود قرض دیئے کی درخواست کی جاے - اور بحالت نامنظوری اُس کے پچیس هزار کے ڈیبنچر پانچ روپیہ فی صدی سالانہ پر جاری کیئے جاویں *

رزولیوشن نمبر ۲۲

قرار پایا کہ سر سید احمد میموریل فنڈ ایسوسی‌ایشن سے درخواست کی جاے کہ منجملہ رقم چندہ کے جو اُس کو اب تک وصول هوا هی بالفعل پچیس هزار روپیہ واسطے ریفنڈ کرنے رقومات غبن شدہ مد تعمیرات کے کالج فنڈ کو ادا کرے *

رزولیوشن نمبر ۲۳

قرار پایا کہ منجملہ چندہ موصولہ و موعودہ کرزن‌هسپتال کے جو رقم بابتہ تعمیر شفا خانہ سے زاید هو وہ دیگر عمارات کالج میں صرف کی جاے † *

رزولیوشن نمبر ۲۴

قرار پایا کہ بورڈنگ هوسوں کے کرایہ سے جو آمدنی (بعد منہائی وظایف) هوتی هی وہ پورانے بورڈنگ هوسوں کی مرمت اور نئے بورڈنگ هوسوں کی تعمیر کے واسطہ مخصوص کردی جاے تاکہ جدید بورڈنگ هوسوں کی تعمیر کا کام بھی ایک سلسلہ کے ساتھ جاری رہ سکے *

رزولیوشن نمبر ۲۵

اِس اجلاس کی یہہ راے هی کہ جو رقم کرایہ مکانات بورڈنگ هوس کی اُس رقم سے زاید بچے جو سالانہ بجٹ میں مرمت کے لیئے منظور هوتی هی وہ بلا منظوری ٹرسٹیان کے کسی کام میں صرف نکی جاے *

رزولیوشن نمبر ۲۶

قرار پایا کہ آنریری سکرٹری ٹرسٹیان سے درخواست کی جاے کہ بموجب رزولیوشن نمبر ۳۱ منظور شدہ بجٹ میٹنگ منعقدہ ۲۷ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ ع کے جو اُن کو اجازت دیگئی تھی کہ وہ کاغذات دفتر آنریری سکرٹری کو باضابطہ اور اُس کے رجسٹر تیار کرائیں اور اِس کام کے لیئے جو خرچ ضروری هو وہ دیا جاے بلحاظ اُس کے ایک مفصل رپورٹ اس امر کی ٹرسٹیوں کو پیش کریں کہ بتعمیل رزولیوشن مذکورہ بالا اب تک کیا کارروائی کی گئی هی اور آیندہ کیا کارروائی مدنظر هی اور مجلد رجسٹر هاے دفتر سکرٹریٹ کے نقشے کس نهج پر مرتب کیئے گئے هیں اور سکرٹری اِس بارہ میں سید محمود صاحب ٹرسٹی و وزیٹر کالج کی راے اور مشورہ اور مدد طلب کریں اور یہہ رپورٹ آیندہ سالانہ اجلاس ٹرسٹیان میں پیش کی جاے *

رزولیوشن نمبر ۲۷

اِس اجلاس کی راے میں تاتکمیل ترتیب دفتر سکرٹری حسب رزولیوشن‌نمبر ۲۶ کے ۲۰ روپیہ ماهوار کا خرچ منظور کیا جاے *

رزولیوشن نمبر ۲۸

یہہ تحریک کہ مبلغ سترہ هزار سات سو ستائیس روپیہ گیارہ آنہ جو بابت یادگار مرحوم مغفور سر سید احمد خاں کے چندہ سے وصول هوئے تھے اور جو غبن هوگئے وہ سر سید احمد میموریل فنڈ ایسوسی ایشن سے اس غرض سے طلب کیا جاے کہ وہ اُس عمارت کی تعمیر میں

† همکو شک هی کہ رزولیوشن کی عبارت میں سهو کتابت سے یہہ فقرہ رہ گیا هی " بعد استمزاج چندہ دهندگان " چونکہ سکرٹری صاحب یہاں تشریف نہیں رکھتے هیں فی الحال موقعہ دریافت کرنے کا نہیں هی - اڈیٹر

صرف کیا جاے جس کے لیۓ سنه ۱۸۸۱ ع سنه ۱۸۸۶ ع میں وہ زر غبن شدہ جمع کیا گیا تھا بالفعل ملتوي رکھي گئي *

رزولیوشن نمبر ۲۹

یهه تحریک که ستره هزار سات سو سائیس روپیه گیاره آنه رقم غبن شده یادگار مرحوم مغفور سر سید احمد جو سر سید احمد میموریل فنڈ سے ملیگا وہ تعمیر دفتر سکرٹري میں صرف کي جاے بربناے رزولیوشن نمبر ۲۸ کے بالفعل ملتوي کي گئي *

رزولیوشن نمبر ۳۰

یهه تحریک که گوشه جنوب مغرب عمارت کالج بطرف چپ صدر دروازہ کالج اُس خالي اراضي گوشه مقابل سالار منزل کے دفتر سکرٹریٹ کے لیۓ تجویز کر دیا جاے بر بناے رزولیوشن نمبر ۲۸ و نمبر ۲۹ بالفعل ملتوي رکھي گئي *

رزولیوشن نمبر ۳۱

قرار پایا که چٹھي ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن مورخه یکم اپریل سنه ۱۹۰۲ ع بابت نگراني اِنتظام بورڈنگ هوس یونیورسٹي الهآباد کے متعلق جو جواب دفتر سے مرتب هوا هی اور ٹرسٹیوں کے ملاحظه کے لیۓ بهیجدیا گیا تها وہ فوراً خدمت میں ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن کے بهیجا جاے — کیونکه اس معامله میں زیادہ دیر مناسب نهیں هی *

رزولیوشن نمبر ۳۲

قرار پایا که واسطے تحریر دستاویز متعلق بیس هزار روپیه کے جو گورنمنٹ نے بورڈنگ هوس کے واسطے دینا منظور کیا هی بموجب راے گورنمنٹ ایڈوکیٹ مورخه ۱۰ ستمبر سنه ۱۹۰۲ ع کے ٹرسٹیوں کي طرف سے آنریري سکرٹري کو اجازت دیجاے اور اُن کو مجاز کیا جاے که منجانب ٹرسٹیان دستاویز پر دستخط کریں اور جو کچهه کارروائي قانوني واسطے تکمیل دستاویز ضروري اور مناسب هو اُس کو جمله ٹرسٹیان کي جانب سے عمل میں لائیں *

—— :**: ——

محمڈن اِیجوکیشنل کانفرنس

——————:00:——————

بجناب والا خطاب نواب محسن الملک بهادر

۱ — جناب کے اِرشاد کي تعمیل میں اپنے وہ خیالات جو محمڈن اِیجوکیشنل کانفرنس کے متعلق میں نے زباني عرض کیۓ تهے، قید تحریر میں لاکر خدمت عالي میں بهیجتا هوں *

۲ — میري راے میں اُس جماعت کي کار روائیوں سے جس جماعت کا نام محمڈن اِیجوکیشنل کانفرنس هی اِس اعتبار کرکے که وہ مسلمانوں کي تعلیمي معاملات پر غور و فکر کرنے والي ایک مجلس هی مطلق فائدہ مسلمانوں کي قوم کو نهیں هوا هی - اور اِس لحاظ سے ضرور هی که یا یهه کانفرنس توڑ دي جاے یا اُس میں ترمیم و اِصلاح کي جاے *

۳ — میرے ذهن میں یهه هی که اِس کے مقاصد یهه هیں یا هونے چاهیئیں *

(۱) مسلمانوں کي موجودہ تعلیم کے اوپر اِس نظر سے غور کرنا که آیا کافي هی یا نهیں ؟ - مفید هی یا نهیں ؟ قابل اِصلاح هی یا نهیں ؟ *

(۲) اگر کافي اور مفید نهیں هی یا قابل اِصلاح و ترمیم هی تو اُس کي بابت اپنے خیالات وقتاً فوقتاً ظاهر کرتے رهنا *

(۳) اگر ممکن هو تو کچهه عملي مدد بهي دیتے رهنے کي کوشش کیۓ جانا *

(۴) منطقي دلایل میں اور مباحثه کے واسطے بڑي گنجایش هوا کرتي هی لیکن سچ یهه هی که یهه مقاصد اب تک حاصل نهیں هوۓ هیں اور اگر هوتے هیں تو بهت کم اور جهاں تک تجربه رها هی ایسا معلوم هوتا هی که جب تک کوئي جدید ترمیم نه هوگي اُس وقت تک یهه کانفرنس صرف پهول والوں کي سیر یا کسي دوسرے میلے سے زاید وقعت نهیں رکهتي هی که سال بهر میں ایک مرتبه لوگ نام آوري کے شوق یا فیشن کے اعتبار سے یا بادل نا خواسته شریک هوجاتے هیں *

(۵) میں طوالت کے قطع کردینے کے لحاظ سے اور نیز اس وجه سے که پورے ریویو کے واسطے بڑي فرصت درکار هی وہ اصول پیش کردینا چاهتا هوں جن کے اوپر عمل سے شاید یهه جلسه اصلي فایدہ پهونچا سکے — نظر برین میري راے میں : —

(الف) اس بات کي کوشش نه کرنا چاهیۓ که کثیر لوگ اس میں شریک هوں بلکه صرف یهه کوشش هونا چاهیۓ که صرف چیدہ اور منتخب اشخاص جمع هوا کریں اور چیدہ اشخاص کے انتخاب کے واسطے یهه یا مثل اس کے کوئي طریقه اختیار رهنا چاهیۓ *

(۱) هر ایک شهر و قصبه سے خواهش کیجاے که وہ اپنے باشندوں میں سے اپنا ایک یا دو یا اس سے زاید اشخاص کو (مثلاً پانچ یا دس هزار مسلمانوں میں سے ایک شخص کو) بطور ڈیلیگیٹ کانفرنس میں شرکت کے واسطے نامزد کر کے بهیجیں *

(۲) انتخاب کرنے والوں کو خود سمجهه لینا چاهیۓ که ایسا شخص نامزد کریں جسکو تعلیمي معاملات سے واقفیت اور دلچسپي هو *

(۳) یهه میعاد مقرر هونا چاهیۓ که کون اشخاص انتخاب کرنیکا حق رکهتے هیں - میرے نزدیک ذیل کي شرایط یا مثل اس کے تجویز کیۓ جائیں - یعني وہ شخص ڈیلیگیٹ کو منتخب کرنیکا حق رکهے گا جو که پانچ روپیه کانفرنس کے مقاصد کے واسطے کم سے کم اُس سال میں ادا کردے اور وہ شخص جو که اکثر گریجوایٹ کم سے کم هو —

یا ایک طریقہ یہہ اختیار کیا جاے کہ جو قصبہ یا شہر کہ مثل ایک سو روپیہ کانفرنس کے مقاصد کے واسطے جمع کردے وہ ایک ڈیلیگیٹ بھیجہ سکے گا اور جو دو سو جمع کردے وہ دو ڈیلیگیٹ *

(ب) جو ڈیلیگیٹ جمع هوں اُن کو اپنا تمام وقت تعلیمي معاملات کے مشوروں میں صرف کرنا چاهیئے — اور نمایشي رزولیوشنوں اور ایسي اسپیچوں سے جس کا مقصد سواے لفاظي اور فصاحت کے یا مباحثہ کي طوالت کے کچھہ نہیں هوتا پرهیز کرنا لازم هی — اگر بغیر اسپیچ کے کہانا هضم نہیں هوسکتا تو صرف اختتامي یا ایک اختتامي اسپیچ پر اکتفا کیا جاے *

یہہ ڈیلیگیٹ آپس میں کل متفق هوکر یا سیکشن کام تقسیم کردینے کے بعد اس طرح امور پر غور اور اُن کو طی کریں جس طرح پر کہ اپنے گھر کے کار و بار میں مشورہ هوا کرتا هی جس کے مطابق کام کرتے هیں اور کام پورا پورا هوتا هی — میري راے میں یہہ طریق عمل اختیار کرنے سے چند منتخب اشخاص کو اچهي طرح موقع اور وقت مشوروں کا ملیگا اور جو تضیع اوقات اب هوا کرتي هی وہ نہ هونے پائیگي یا کم هوجائیگي *

(ج) جو راے کہ اهل مجلس کي قرار پائے اُس کو جہاں تک زاید مشتہر کرنا ممکن هو اختیار کیا جاے اور اس واسطے گو کہ بعض نظروں کو اچها نہیں معلوم هوگا لیکن ملک کي حالت یہي بتا رهي هی کہ ارزاں چهپائي میں کارروائي چهاپي جاے تاکہ معین صرف میں زاید مطبوعات حاصل هوسکیں یا کانفرنس اپنا ایک ارزاں اخبار جاري کرے جو مفت یا براے نام قیمت پر تقسیم هوا کرے *

(٦) میري راے میں اقسام تعلیم میں جزرسي و کفایت شعاري وغیرہ کے لحاظ سے بہت سے والدین حیران هیں کہ اُن کو اپني اولاد کي تعلیم کیونکر دلانا چاهیئے — اور نیز مسلمان لوگ اس مسئلہ کے حل پر قادر نہیں هوتے هیں کہ وہ تعلیم کي ابتدا کیونکر کریں- کس وقت میں قرآن مجید پڑهائیں کسوقت میں اُردو کسوقت میں فارسي کسوقت میں عربي جو کہ لازمي هوتي جاتي هی اور پهر کسوقت میں انگریزي پڑهائیں؟ غرضکہ یہہ مسایل هیں جن میں ماهر اشخاص کو جمع هوکر غور کرکے اپني راے اور مشورے سے لوگوں کو آگاہ کرنا چاهیئے اور چونکہ زمانہ کي رفتار تیز هی تو اِن مسایل میں بهي روز بروز جدت اور نئي حالتیں پیدا هوتي جاتي هیں— پس یہہ نہیں کہ اکتفا هو جاے کہ دس برس اول مثلاً فلاں نے یوں لکهہ دیا هی ! بلکہ اگر کام کرنا هی تو همشہ همیشہ ان باتوں پر یا مثل اس کے جدید باتوں پر غور کرتے رهنا لازم هی *

(۷) چونکہ یہہ امر ناممکن هی کہ هر ایک شخص اعلی تعلیم حاصل کرے — پس ایسي تعلیم پر جو غریب مسلمانوں کے واسطے مفید اور کارآمد هو وقتاً فوقتاً غور کرنا چاهیئے — اور سوچ سمجهکر یہہ بتانا چاهیئے کہ فلاں طریقہ تعلیم اگر اختیار کیا جاے تو مفید هوگا — پیشوں کو جہاں تک تعلیمي کانفرنس سے تعلق هی اُس کو اُس پر غور و فکر کرتے رهنا چاهیئے — میں اسبارہ میں اپنا خیال ظاهر کرونگا کہ میري راے کئي سال سے هی کہ اگر ایک اسکول خانساماني کے کام کا جاري کیا جاے تو ادنی درجہ کے نہ صرف عوام بلکہ اشراف مسلمانوں کو حد سے زاید فائدہ هوگا کہ اُس کے نکلے هوئے شاگرد رفرشمنٹوں هوٹلوں کے عمدہ منیجر هوسکینگے ! اُس کے نکلے هوئے شاگرد ویسراے اور والیان ملک کے پیش خدمت هوسکینگے ! شاید یہہ خیال هو کہ اسکول میں کیا سکهایا جائیگا — مختصراً گذارش کرونگا —
(۱) اسقدر تعلیم سے اُردو صاف لکهہ پڑہ لي جاسکے اور اسقدر انگریزي کہ بل وغیرہ لکهہ پڑہ سکے (۲) اسقدر حساب جو اس پیشہ کے واسطے ضروري هو (۳) انگریزي اور هندوستاني کهانا پکانا (۴) میز کا سجانا اگر ممکن هو ڈرائنگ روم وغیرہ کا سجانا (۵) اسقدر سینا کہ پرانے کپڑے کي مرمت کرسکے *

علاوہ اسکے میري راے میں چهپائي کام کي اور اُس میں علی الخصوص کاپي نویسي سکهانے کے واسطے اسکولوں کے کهلنے کي بڑي ضرورت هی — کس واسطے کہ جاهل کاپي نویسوں سے اب کام نہیں چل سکتا اور روز بروز ان کي مانگ بڑہ رهي هی — غرضکہ غور کیا جاے تو بہت سے اس قسم کے کام نکل سکتے هیں جس کے واسطے اسکول قایم هوسکتے هیں اور میرے نزدیک ایجوکیشنل کانفرنس کا کام بهي هی ایسے امور پر غور کرکے اپني راے اور مشورہ سے پبلک کو آگاہ کرتي رهے *

(۸) اب اس سے آگے قدم بڑها کر وہ اُن صلاحوں میں جو وہ لوگوں کو دیگي جو مزاحمتیں هوں اُن کے رفع کرنے میں تابمقدور کوشش کریں — اگر سرمایہ کي ضرورت هو تو جہاں تک ممکن هو اُس کي فکر بهي کریں یہہ مختصر ایک خاکہ هی جو قلم برداشتہ پیش کیا گیا هی *

(۹) آخر میں جو سب سے مختصر الفاظ میں کہہ سکتا هوں وہ یہہ هی کہ نمایش اور دکهاوے کو کم کرو اور کام کو زیادہ کرو موجودہ حالت میں جو روپیہ ریل کے کرایہ میں کانفرنس کي وجہ سے مسلمانوں کا خرچ هو جاتا هی مجهکو اُس کا سال بهر پورا قلق رهتا هی کہ اے کاش یہہ روپیہ اُن کے بال بچوں پر هي صرف هوا هوتا *

جناب کا ادنی خادم

حاجي محمد اسمعیل خاں

۲۳ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ ع

سجل جمعیۃ أم القرى

یعنی

روئداد انجمن مکہ معظمہ

تیسرا اجلاس

یوم پنجشنبہ ۱۸ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۶ ہجری

مقام مکہ معظمہ

تیسرے اجلاس میں شریک ہونے کی غرض سے تمام ممبران انجمن وقت مقررہ پر تشریف لائے لیکن اتفاقا صاحب صدرانجمن کی تشریف آوری میں کسیقدر تعویق ہوئی — وہ قریبا آدہ گھنٹہ کے بعد تشریف لائے اور عذر کیا کہ مجھکو ملاقات کی غرض سے شریف مکہ نے طلب فرمایا تھا جس کی تعمیل مجھہ پر لازمی تھی — مجھکو خیال نہ تھا کہ گفتگو کا سلسلہ اسقدر دراز ہوگا کہ میں وقت مقررہ پر اجلاس میں شریک نہو سکونگا — لیکن برخلاف اُمید سلسلہ گفتگو کو طول ہوا اور میں مقررہ وقت پر حاضری سے قاصر رہا *

اس کے بعد اُنہوں نے فرمایا کہ ہم مولائے رومی کی دلچسپ تقریر کے مشتاق ہیں جو پچہلے اجلاس میں نا مکمل رہ گئی تھی — اُمید ہی کہ وہ اُس کو پورا کرینگے — اس پر مولائے رومی نے اپنی تقریر کا سلسلہ شروع کیا اور فرمایا کہ :—

میرے نزدیک ہماری موجود مصیبت کا اصلی سبب یہہ ہی کہ ہمارا مذہب رسمی علما یا بہ عبارت دیگر عمامہ پوش جاہلوں کی حمایت اور نگرانی میں داخل ہوگیا ہی — اور انہیں کو امرا اور حکام کی حضور میں تقرب حاصل ہی اور وہی قاضی اور مفتی کے عہدوں کی خدمات انجام دیتے ہیں — اسلامی ممالک میں ان عمامہ پوش جاہلوں نے اپنے لیئے ایک ایسا قانون بنا رکھا ہی جس کا اُصول دو صدیوں سے اس وقت تک یہہ چلا آتا ہی کہ علم ایک معمولی خطاب ہوگیا جو جہال کو دیا جاتا ہی حتی کہ بعض اوقات محض اُمی بلکہ بچے بھی اُس سے محروم نہیں رہتے *

اور جس کو یہہ خطاب مرحمت ہوجاتا ہی وہ محض برسوں کے گذرنے یا صرف حکام کی عنایت کی بدولت علوم و معارف کے مراتب اور فضائل و کمالات کے مدارج میں ترقی کرتا چلا جاتا ہی خصوصا جبکہ وہ علما کے خاندان سے ہو — پس جبکہ وہ بچہ اور گہوارہ میں ہوتا ہی تو "اعلم العلماء المحققین" کے نام سے پکارا جاتا ہی — جب اُس کا دودہ چہٹتا ہی تو وہ "افضل الفضلاء المدققین" کے لقب سے مخاطب کیا جاتا ہی — اور جب وہ سن تمیز کو پہونچتا ہی تو "اقضی قضاۃ المسلمین معدن الفضل والیقین رافع اعلام الشریعۃ والدین وارث علوم الانبیاء والمرسلین" کے خطاب سے یاد کیا جاتا ہی — اور اسی طرح بلحاظ عمر کے اُس کے خطاب بھی بڑہتے جاتے ہیں حتی کہ آخرکار اُس کو "اعلم العلماء المتبحرین و افضل الفضلاء المتورعین معدن الفضل والیقین" کا عظیم الشان خطاب عطا ہوتا ہی *

کسی شخص کو یہہ خیال ہرگز ہونا چاہیئے کہ امراء اور حکام کی طرف سے ان عمامہ پوش جاہلوں کی اسقدر تعریف و توصیف اور مدح و ثنا صرف اس لیئے کی جاتی ہی کہ اس کے معاوضہ میں وہ بھی ان کو — المولی المقدس ، ذی القدرۃ ، صاحب العظمۃ و الجلال ، المنزہ عن النظیر و المثال ، واہب الحیاۃ ، ظل اللہ ، مہبط الہامات ، سلطان السلاطین ، مالک رقاب العالمین ، ولی نعمۃ الثقلین ، ملجاء اہل الخافقین " کے خطابات سے یاد کریں جو ذریعہ تکبر اور موجب فخر مباہات ہیں *

اس میں شک نہیں ہی کہ اس گروہ کے اکثر علماے متبحرین اپنے جہوٹے خطابات کو صحت کے ساتھہ نہیں پڑہ سکتے — اسی طرح جو لوگ صاحب تقوی ، طہارت اور شریعت کا جہنڈا اُٹہانے والے ہیں علانیہ خدا کے احکام کی مخالفت کرنے والے دیکہے جاتے ہیں *

اُن پر یہی حجت کافی ہی کہ وہ اپنے آپ کو زرین اور عروسانہ لباس سے ممتاز کرتے ہیں جو اسلام میں قطعاً حرام ہی — یہہ لباس اُنہوں نے روم کے کاہنوں اور مذہبی پیشواؤں سے اخذ کیا ہی جو مذہبی فرایض ادا کرنے کے وقت اور اکثر دینی محفلوں میں زر دوزی قبائیں اور زرین ٹوپیاں استعمال کرتے ہیں — ہماری قوم کے اکثر خطیب جب ممبر پر کھڑے ہوکر کہتے ہیں (یا ایہا الناس اتقوا اللہ) تو اُن کے بدن پر یہی مکروہ لباس ہوتا ہی جس کو اسلام نے حرام کیا ہی *

ان عمامہ پوش جاہلوں نے صرف اسی قانون پر اکتفا نہیں کی بلکہ اُس کے ساتھہ ایک دوسرا قانون بھی جاری کیا ہی جسکی وجہ سے درس تدریس ، وعظ و نصیحت ، خطابت اور امامت اور تمام مذہبی خدمات کی مثل سامان کے خرید اور فروخت ہوتی ہی اور وہ کبھی بطور ہبہ کے اور اکثر اوقات بطور وراثت کے نسلاً بعد نسل منتقل ہوتی ہیں — اس قسم کے خدمات کبھی غیر وارث لوگوں کو بھی مل جاتی ہیں جو قاضیوں کو زیادہ قیمت دیتے ہیں یا اُن کی خوشامد کرتے ہیں — اس قانون کا یہہ نتیجہ ہوا کہ تمام مذہبی خدمات جہال اور منافقین کے گروہ میں محدود ہوگئیں *

جس وقت بعض اسلامی گورنمنٹوں نے انتظامی مجلسیں قایم کیں تو یہہ عمامہ پوش جاہل ان میں بھی داخل ہوگئے اور قاضی اور مفتی اُن کا خطاب ہوا — جس شہر میں انتظامی مجالس ہیں اُن کے دو ممبر قاضی اور مفتی بھی ہوتے ہیں جو اکثر اوقات ایسے احکام جاری کرتے ہیں جو شریعت کے بالکل منافی ہوتے ہیں — مثلاً سود اور محصول آبکاری اور غیر شرعی ٹیکس وغیرہ وغیرہ جن سے الگ رہنا علماء کو مناسب تہا — عیسائیوں کے مذہبی علماء ایسی مجالس میں حاضر نہیں ہوتے جہاں عیسائی مذہب کے برخلاف تمدنی قوانین کی رو سے نکاح ہوتا یا طلاق دی جاتی ہی اور نہ وہ کسی ایسی دستاویز پر گواہی کرتے ہیں جس میں سود کی ادائیگی لازم ہوتی ہی — چہ جائیکہ وہ ایسے احکام اپنے دستخطوں سے جاری کریں جو عیسائیت کے منافی ہوں *

اسی طرح جب عرفی محکمے قائم کیئے گئے تو یہہ عمامہ پوش وہاں بھی دخل در معقولات دینے سے باز نرہے اور عرفی محکمہ کے اعلی افسر قاضی صاحب قرار دیئے گئے جہاں وہ اپنی تجویزات سے سود کی ڈگریاں دینے لگے اور بجاے شرعی تعزیرات کے فوجداری سزاؤں اور جرمانوں کے احکام نافذ فرمانے لگے جو دین اسلام کے بالکل منافی اور خدا کی مقرر کی ہوئی حدود کا سراسر ابطال ہی جن کی قرآن مجید میں تصریح کی گئی ہی —

اِس کے علاوہ محض گمان اور قیاس پر یا شخص واحد اور فاسقوں اور فاجروں کي شہادت پر بندگان خدا کو سزا دینا' تمام عرفي احکام کو خواہ وہ حق ھوں یا باطل نافذ کرنا ' تاوان اور جرمانوں کا وصول کرنا ' فریقین سے اِستیمپ في کي وصول یابي پر شرعي احکام کا نفاذ منحصر رکھنا ' یہہ تمام باتیں ایسي ھیں جو عرفي محکموں کے لیئے لازمي ھیں *

اِن عمامہ پوش جاھلوں کي حرکات میں سب سے زیادہ نقصان رساں یہہ حرکت ھی کہ وہ ھمیشہ حکام کو اِس امر پر آمادہ کرتے رہتے ھیں کہ وہ اپنے ذاتي اِستقلال اور خود مختاري اور مطلق العناني پر اڑے رھیں اور موجودہ حالت کي حتي الوسع حفاظت کریں اگرچہ وہ مضر ھي ھو — اور جہاں تک ممکن ھو اصول مشاورت کي بیخ کني کریں اگرچہ وہ ایک ایسي سنت ھی جسکي خلفاے عظام نے اقتدا کي ھی — وہ ھمیشہ ان کے کانوں میں پھونکتے رھتے ھیں کہ تدبیر مملکت میں قوم کا شریک ھونا اور نکتہ چیني کے لیئے اُس کو آزادي عطا کرنا شرعي سیاست کے برخلاف اور اُمرا اور احکام کے تسلط اور اقتدار میں انحلال و اختلال پیدا کرنے والا ھی — اِس کي تائید میں وہ ایسے دلائل بیان کرتے ھیں کہ اگر شاھي سطوت اور جبروت کا پاس نہوتا تو ان کي تردید میں کسي شخص کو بھي تامل نہ تھا *

سبخت ترین مصیبت یہہ ھی کہ جس وقت بعض اجنبي سلطنتیں اُن کے طرز سیاست پر اعتراض کرتي ھیں تو وہ اِسي قسم کے اقوال سے حجت پکڑ کر ان کو جواب دیتے ھیں اور کہتے ھیں کہ مذھب اسلام کے قواعد اصول مشاورت کے منافي ھیں وہ موجودہ نظام اور موجودہ تمدني ترقیات قبول نہیں کر سکتے- اپنے آپ کو وہ محض مجبور ظاھر کرتے ھیں کہ رعایا کے مذھب اور ان کے عام خیال کي رعایت ضروري ھی *

غرض کہ ان قوانین کي بدولت جہلا علماے کاملین کے منصب پر پھونچ گئے اور ان کے وسائل رزق غصب کر لیئے گئے جس کا نتیجہ یہہ ھوا کہ تحصیل علوم کي رغبت رفتہ رفتہ کمزور اور ھمت پست ھوگئي اور عام مسلمان بقدر ضرورت علم حاصل کرنے پر جو حصول رزق کا ذریعہ ھوسکے اِکتفا کرنے لگے — اِسي طرح رفتہ رفتہ مذھب فاسد ھوگیا ' اعلی علم کا نشان مٹ گیا ' مذھبي تربیت غارت ھوگئي اور آخرکار قوم پر وہ عام افسردگي اور اختلال طاري ھوا جس کے اسباب کي نسبت ھماري انجمن میں بحث ھو رھي ھی *

عالم کردي نے اِس کے جواب میں کہا کہ جو مرض بیان کیا گیا ھی صرف بعض اِسلامي گروھوں میں محدود ھی ' اِس لیئے میرے نزدیک وہ عام اِختلال کا سبب نہیں قرار دیا جاسکتا - میرے خیال میں عام سبب یہہ ھی کہ ھمارے علماء نے صرف دیني علوم پر اکتفا کي اور باقي علوم و فنون کو مثل ریاضیات اور طبعیات کے مہمل چھوڑ دیا — یہہ علوم و فنون اُس وقت کچھہ زیادہ مفید اور کارآمد نہ تھے مگر مسلمانوں میں سے اُن کے جاننے والے اُٹھہ گئے — اُن کي کتابیں برباد ھوگئیں — عام و خاص ان سے نفرت کرنے لگے اور اُن کے جاننے والوں اور سیکھنے والوں کو فاسق و فاجر ملحد اور زندیق کہنے لگے — حالانکہ مغرب میں پھونچکر یہي علوم و فنون نشو و نما پانے اور رفتہ رفتہ ترقي کرنے لگے اور کئي صدیوں کے بعد اُن کے عظیم الشان ثمرات اور فوائد تمام مادي اور اخلاقي معاملات میں ظاھر ھوئے اور اب وہ مثل آفتاب کے ھوگئے ھیں جس کي روشني کے بغیر زندگي نا ممکن ھی— اور مسلمانوں کو اپنے تمام معاملات کلیات اور جزئیات میں اُن کي سخت ضرورت اور احتیاج ھی — بچوں کي تربیت سے لیکر تدبیر ممالک تک اور زمین میں غلہ اُگانے سے لیکر آسمان سے پاني برسانے تک سوئي اور پیچک بنانے سے لیکر توپ اور بندوق بنانے اور بھاپ اور بجلي سے کام لینے تک تمام باتیں انھیں علوم و فنون پر منحصر ھیں *

اس میں شک نہیں کہ مسلمان ان جدید انکشافات کے بعد طبعي علوم سے بہت بڑے فائدہ حاصل کرنے لگے ھیں یعني ان کے ذریعہ سے کتاب اللہ کے بعض ایسے رموز و اسرار حل ھوگئے ھیں جو اس وقت تک مخفي تھے اور جن کي تفسیر اور تاویل میں مفسرین سخت ٹھوکریں کھاتے رھے ھیں *

بلکہ مسلمان فلسفہ عالیہ کے سخت محتاج ھوگئے ھیں جس کي بدولت مغربي علماء ھمارے دین کے بنیادي اصول سے ھماري نسبت زیادہ در واقفیت رکھتے ھیں — مثلاً وہ قیاس سے اس امر پر استدلال کرتے ھیں کہ ھمارے پیغمبر علیہ الصلواة والسلام و اخلاق کے لحاظ سے دنیا بھر میں سب سے افضل تھے اور مثلاً وہ دیگر مذاھب سے مقابلہ کرکے حکم لگاتے ھیں کہ اسلام بلحاظ حکمت کے اعلی ترین مذھب ھی *

میرا خیال ھی کہ اگر یہہ کوتاھي نہوتي تو موجودہ اختلال کبھي طاري نہوتا — مجھکو خدا کي عنایت سے اُمید ھی کہ کچھہ عرصہ کے بعد جس کي تحدید نہیں ھوسکتي ھماري قوم ان مفید اور کارآمد علوم و فنون کي طرف متوجہ ھوگي اور اپنے گذشتہ عروج اور ناموري کو دوبارہ حاصل کریگي — اور مسلمان اپنے مذھب کو ترقي یافتہ دنیا میں لیجائینگے — کیونکہ علوم و فنون کا نور عقلا کو جس قدر عیسائیت سے دور پھینکتا ھی اُسي قدر اسلام سے قریب کرتا جاتا ھی— اس کي یہہ وجہ ھی کہ خرافاتي مذھب اور روشن عقل دونوں ایک دماغ میں جمع نہیں ھوسکتے *

اس کوتاھي کا الزام اگرچہ علماء متقدمین کے ذمہ بھي عائد ھوتا ھی مگر انصاف یہہ ھی کہ اس میں زیادہ تر قصور علماء متاخرین کا ھی — کیونکہ ان کے زمانہ میں ان علوم کے فوائد پوري طرح ظاھر ھوگئے مگر ھم ان کے حاصل کرنے کي طرف توجہ نہ کي — بلکہ ھم دیکھتے ھیں کہ وہ صرف فنون زبانداني و فقہ اور عقائد کي تکمیل کے لیئے کسیقدر منطق اور فرائض کي تکمیل کي غرض سے کسیقدر حساب پر اکتفا کرتے ھیں جس سے بہت کم فائدہ حاصل ھوسکتا ھی *

اسي طرح ھم اپنے واعظوں کو دیکھتے ھیں کہ وہ نوافل اور مستحبات کي نسبت بحث کرتے اور بیہودوں سے لي ھوئي حکایات کے بیان کرنے پر اکتفا کرتے ھیں — یہي حال ھمارے صوفیوں اور اھل طریقت کا ھی وہ صرف اپنے اپنے سلسلہ کے اقطاب اور ابدال اور اوتاد کي کرامات اور خرق عادات کے پیچھے پڑے ہوئے ھیں اور موسیقي اُصول کے ساتھہ جھوم جھوم کر اُن کي داستانیں بیان کرتے ھیں *

غرضکہ علماء متقدمین اور متاخرین کي کوتا ھي اور ان مفید علوم و فنون سے عام مسلمانوں کے الگ رھنے کا یہہ نتیجہ ھوا کہ وہ تمام قوموں سے پیچھے رھگئے — اگر آیندہ پچاس سال تک یہي نفرت باقي رھي

تو بلا شک و شبہہ ان میں اور ان کے همسایوں میں اسقدر بعد هو جاویگا جسقدر کہ انسان اور باقي حیوانات میں هی — پس دنیا کي دائمي ترقي کا أصول اس عام اختلال کا باعث هی جیساکہ خداوند تعالی نے فرمایا هی " † قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون " *

کامل اسکندري نے اس کے جواب میں کہا کہ یہہ بهي منجملہ دیگر اسباب کے ایک سبب هی مگر یہہ تنہا هماري مشکلات کے حل کرنے کے لیئے کافي نهیں هی — اس لیئے کہ علوم طبعیہ اور فنون حکمیہ کے مفقود هوجانے سے یہہ لازم نهیں آتا کہ قوم کے افراد سے قومي احساس اور اعلی اخلاق بهي مفقود هو جاویں - کیونکہ وہ بعض جاهل ترین اقوام میں بهي پائے جاتے هیں - بلکہ هماري اخلاقي زندگي میں اختلال واقع هونے کا یہہ سبب هی کہ همارے دلوں میں دیگر قوموں کے مقابلہ همسري کرنے سے مایوسي هوگئي هی - کیونکہ جسوقت هماري قوم نے علم اور ترقي یافتہ تهي أس وقت تمام قومیں هماري نسبت پست حالت میں تهیں هم اپنے علم و فضل اور ترقي اور برتري پر مغرور هوکر اطمینان کے ساتهہ سوگئے — مگر وہ رفتہ رفتہ کوشش کرکے هم سے آملیں ' هم بدستور سوتے رہے وہ هم سے آگے بڑہ گئیں اور هم کو پیچهے چهوڑ گئیں - هم پهر بهي غافل سوتے رہے - پس اس وقت همارے ان کے درمیان اسقدر بعدالمشرقین هی جس کو دیکهکر هم خود اپني آنکهوں میں حقیر اور ذلیل هوگئے ' هماري همتیں پست اور همارے احساس کمزور هوگئے ' اس لیئے هم کو ان کے ساتهہ مقابلہ کرنے سے مایوسي هوئي - پس هم اس مقابلہ کے میدان سے الگ هت گئے اور قرآن مجید کي یہہ آیت هماري زبان پر تهي " ‡ سواء علینا اجزعنا ام صبرنا ما لنا من محیص " اس کے بعد هم اپني آیندہ تقدیر خدا کو سونپ کر بدستور خواب غفلت میں مصروف هوگئے - اب هم اپني کامیابي صرف تمنا اور دعا کے ذریعہ سے چاهتے هیں اور اس امر سے غافل هیں کہ خداوند تعالی نے دنیا کے تمام حالات کو ظاهري اسباب پر منحصر فرمایا هی — پس یهي نا اُمیدي همارے موجودہ اختلال کا سبب هی *

عارف تاتاري نے اس کا جواب دیا کہ یہہ صرف ایک خاص حالت کي شکایت هی جو جواب کے لیئے کافي نهیں هوسکتي کیونکہ هم پوچهتے هیں کہ اس خواب غفلت کا کیا سبب هی اور وہ کیوں صرف مسلمانوں پر طاري هوئي هی اور دیگر قوموں پر نهیں هوئي جنهوں نے پست حالت سے اعلی حالت تک ترقي کي هی — مسلمان مثل اهل چین کے ان سے بهت دور اور بالکل الگ تهلگ نہ تهے اور نہ وہ امریکہ کے اصلي باشندوں سے زیادہ وحشي اور جاهل تهے *

میرے نزدیک اصلي سبب یہہ هی کہ هماري قوم سے اولوالعزم سردار اور دردمند لیڈر مفقود هوگئے هیں — نہ کوئي ایسا حاکم موجود هی جو قوم کو طیڑها و کرها سیدهے رستہ پر لاوے اور نہ کوئي صاحب اثر حکیم هی جس کي پیروي کرنے میں حکام اور عوام‌الناس کو عار نہو - نہ هماري قوم میں متحدد المقصد تربیت هی جس سے ایک عام راے پیدا هوسکے اور جسمیں کسي وقت اختلاف اور تناقض واقع نہو - نہ قوم میں ایسي با قاعدہ انجمنیں هیں جو قومي بهبودي کے لیئے اپني کوششیں مسلسل جاري رکهیں *

فقیہ افغاني نے اس کے جواب میں کہا کہ ایسے امرا اور حکما جن کي تعریف کي گئي هی پست اور ادنی درجہ کي قوموں میں اتفاقي طور پر شاذ و نادر پیدا هوجاتے هیں — عام راے اور باقاعدہ انجمنیں صرف قومي شعور کے مفقود هوجانے سے مفقود هوتي هیں اور اسي کي نسبت هم بحث کر رهے هیں — میرے نزدیک اس عام بیماري کا اصلي سبب فقر و افلاس هی جو تمام قوم پر چهایا هوا هی — کیونکہ افلاس تمام برائیوں اور نحوستوں کا اصل أصول هی : - أسي کي وجہ سے همارے اخلاق فاسد هوگئے هیں ' أسي کي بدولت هماري آرا میں تفرقہ اور اختلاف پیدا هوا هی ' هماري دیني تفریق بهي أسي کا نتیجہ هی ' أسي سے همارا احساس بلکہ هماري تمام چیزیں مفقود هوگئي هیں — هم بلحاظ فطرت کے دوسروں سے کچهہ کم نهیں ' هماري تعداد بهي بهت هی ' همارے ممالک بهي ایک دوسرے کے ساتهہ متصل هیں — هماري زمینیں سر سبز اور زر خیز اور معادن دولت و ثروت سے لبریز هیں - هماري شریعت سیدهي اور سچي هی اور هم زندہ قوموں سے صرف مالي قوت میں کم هیں جو علوم و فنون کے سوا کسي دوسرے ذریعہ سے حاصل نهیں هوسکتي اور نیز یہہ علوم و فنون سواے دولت کثیر کے اور کسي طرح حاصل نهیں هوسکتے پس هم أس حیرت انگیز اشکال میں مبتلا هیں جو اهل منطق کي اصطلاح میں " دور " کہلاتا هی — کاش اس دور کے توڑنے کي جو هم کو محیط هی خدا توفیق دے ورنہ صفحہ هستي سے نیست و نابود هونے میں کیا شک هوسکتا هی *

قوم کے افلاس کا ایک اهم سبب یہہ هی کہ هماري شریعت اس بات کا حکم دیتي هی کہ دولتمندوں کے مال میں غریبوں اور محتاجوں کا بهي ایک مقررہ حق هی جو امیروں سے وصول کیا جانا اور فقیروں میں تقسیم هونا چاهیئے — مگر بد قسمتي سے هماري اسلامي حکومتوں نے اس قضیہ کو بالکل أولت دیا هی — وہ فقیروں اور مسکینوں سے روپیہ وصول کرتي اور دولتمندوں کو دیتي هیں *

(باقي آیندہ)

روس میں مسلمانوں کي تعلیمي حالت

**

پچهلے هفتہ کے مصري اخبار اللواء میں ایک روسي مسلمان کي ' جو صوبہ قزان یعني تاتار کا باشندہ هی ایک طویل مراسلت شائع هوئي هی ' جس میں أس نے اپنے صوبہ کے مسلمانوں کي سیاسي حالت بالاجمال اور تعلیمي حالت کسیقدر تفصیل کے ساتهہ بیان کي هی — چونکہ عربي اخبارات ان تمام ممالک میں جهاں مسلمان آباد هیں پڑهے جاتے هیں اس لیئے راقم مراسلت نے ایک عربي اخبار کے ذریعہ سے اپنے مسلمان بهائیوں کو اپنے صوبہ کے حالات سے مطلع کرنے کي کوشش کي هی تاکہ مختلف اقطاع و جوانب کے مسلمان ایک دوسرے کے حالات سے واقف هوں اور اپني تعلیمي کوششوں میں ایک خاص سمت اختیار کریں جو دنیوي بهبودي اور اخروي صلاح و فلاح کا باعث هو - مسلمانان روس کے حالات غالبا هندوستان میں دلچسپي کے ساتهہ پڑهے جائینگے اور همارے

† کیا جاننے والے اور ان جان برابر هوسکتے هیں ؟ -

‡ اب خواہ بے صبري کریں یا صبر کریں همارے لیئے دونوں حالتیں برابر هیں هم کو کسي طرح چهٹکارا نهیں —

علماء کو اُن سے بعض مفید سبق حاصل ہونگے اس لیئے ہم اُنکا خلاصہ ذیل میں درج کرتے ہیں — راقم مراسلت لکھتا ہی کہ : —

" گذشتہ زمانہ میں ہم صوبہ قزان یعني تاتار کے مسلمان خود اپنے اوپر حکومت کرتے تھے — کیونکہ ہماري افراد میں رشتہ اتحاد و اتفاق مستحکم تھا ' ہمارے خیالات ایک متحدہ سمت اور مشترک غرض و غایت کي طرف متوجہ تھے — مگر قسمت کي برگشتگي نے ہم کو سیدھے رستہ سے گمراہ کردیا ' ہماري جمعیت میں تفرقہ اور اِختلاف پیدا ہوگیا ' اندروني شورشوں اور نزاعوں کا بازار گرم ہوا ' جس سے ہماري قوت کو زوال آیا اور ہمارا ملک سنہ ۱۱۹۱ ہجري میں روس کے قبضہ میں آگیا — دو صدیوں تک گورنمنٹ روس کے ماتحت ہم اپني بد اعمالیوں کي سزا بھگتے رہے — سنہ ۱۱۹۲ ہجري میں ہمنے متفق ہوکر گورنمنٹ سے خواہش کي کہ ایک اِسلامي محکمہ قایم کیا جاوے — چونکہ اِن صوبجات میں مسلمانوں کي تعداد کم نہیں ہی اِس لیئے گورنمنٹ میں ہماري یہہ درخواست منظور ہوئي ' اور مقام " ارنبرگ " میں مجوزہ محکمہ قایم کیا گیا اور اُس کا نام " محکمہ جمعیۃ شرعیہ محمدیہ " رکھا گیا — شیخ الاسلام اِس محکمہ کے افسر قرار دیئے گئے اور ان کے ماتحت تین قاضي مقرر ہوئے جن میں ایک روملي اور دوسرا انا ضولي اور تیسرا ایراني تھا سنہ ۱۲۰۳ ہجري میں یہہ محکمہ شہر (اوخا) میں منتقل کیا گیا جو مسلمانوں کي آبادي کا وسطي مقام ہی ۷۵ برس تک یہہ محکمہ کرایہ کے مکان میں رہا اِس کے واسطے ایک عالیشان عمارت بنانے کي تجویز کي گئي تھي اور اِس مطلب کے لیئے سرمایہ جمع کرنے کي غرض سے ہرایک نکاح پر ایک خفیف رقم عاید کي گئي تھي جو شوہر کو ادا کرني پڑتي تھي — اِس ۷۵ سال کے عرصہ میں سات ملین ایک لاکھ بیس نکاح ہوئے جس سے ایک معقول رقم جمع ہوگئي اور سنہ ۱۲۸۲ میں عمارت مکمل ہوئي اور اُس کا افتتاح عمل میں آیا — یہہ دن روسي مسلمانوں کے لیئے عیدسے کچھہ کم نہ تھا — جو مسلمان اِس محکمہ کے ماتحت ہیں وہ ۱۸ ضلعوں میں رہتے ہیں اور اِن کي مسجدوں کي تعداد پندرہ ہزار سے زیادہ ہی *

یہہ محکمہ بالخصوص اِسلامي معاملات مثلاً نکاح ' طلاق اور وراثت کے مسائل میں اپنا فیصلہ صادر کرتا ہی — علاوہ ازیں ائمہ اور اور مدرسین اور خطیبوں اور واعظوں کا امتحان لینا اور درصورت کامیابي اُن کو ایسے کاموں میں مشغول ہونے کي تحریري اجازت دیتا ہی جس کي اُن میں اہلیت ہوتي ہی — غرضکہ اُس کو مذہبي حیثیت سے تمام مسلمانوں پر تسلط اقتدار حاصل ہی اور وہ نظارت داخلیہ کے ماتحت ہی *

اس محکمہ کے فوائد صرف مسلمانوں ہي تک محدود نہیں رہے بلکہ خود گورنمنٹ کو اس سے بڑا فائدہ پہونچا — کیونکہ اُس کي بدولت گورنمنٹ روس اور مسلمانوں کے درمیان رشتہ محبت مستحکم ہوگیا اور تمام ملک میں ہر طرح امن و امان قایم ہوا *

اس محکمہ سے جس قدر فوائد حاصل ہونے کي اُمید تھي اُن میں سے ایک نہایت اہم فائدہ فوت ہوتا رہا کیونکہ جس قدر مدارس اُس کے ماتحت تھے اُن میں طریقہ تعلیم ناقص تھا اور ائمہ اور خطیبوں اور مدرسوں کو سند کے دینے میں کافي احتیاط نہوتي تھي — اکثر نااہل اشخاص سندیں حاصل کرلیتے تھے اور اکثر مذہبي عہدے قابلیت سے نہیں بلکہ وراثت کے طور پر ایک شخص سے دوسرے کي طرف منتقل ہوتے تھے — مگر خداوند تعالے نے اپني مہرباني سے یک ایسا شخص بھیجدیا جس نے اس ناقص رسم کي اصلاح کي اور وہ اسوقت تک بدستور اسلام کي تقویت اور حمایت میں کوشش کر رہا ہی *

یہہ شخص علامہ خیراللہ سدیدالدین بن عثمانوف ابراہیمي ہی جو بعد تحصیل و تکمیل (اوخا) میں وارد ہوئے اس وقت وہ متعدد فرایض انجام دیتے ہیں — وہ میونیسپل بورڈ میں ممبر ہیں ' محکمہ کے ایک عہدہ‌دار ہیں ' جمعیہ خیریہ اسلامیہ میں ممبر ہیں — اس کے علاوہ سردیوں میں تدریس کا کام کرتے اور گرمیوں میں تصنیف و تالیف میں مصروف رہتے ہیں — صرف ' نحو ' منطق اور فقہ میں جدید طرز پر ان کي متعدد تالیفات شائع ہوچکي ہیں ' جو ملک میں بڑي عظمت اور قدر کے ساتھہ لي جاتي ہیں *

اس جلیل‌القدر امام کا ایک کارنامہ یہہ ہی کہ جب وہ اوخا میں آئے تو مسلمان مثل عیسائیوں کے ہیٹ کا استعمال کرتے تھے انھوں نے اس رسم کو زائل کیا اور بجاے ہیٹ کے سبز یا سفید عمامۃ کو مسلمانوں میں رواج دیا *

اس شہر میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لیئے پندرہ مدرسے ہیں جن میں ۵۰۰۰ ہزار سے زیادہ طالب علم تعلیم پاتے ہیں — یہہ مدارس چار درجوں میں منقسم ہیں : ابتدائي ' رشدي ' إعدادي ' اور عالیہ — ابتدائي ' رشدي اور اعدادي میں مدت تعلیم تین تین سال ہی مگر مدارس عالیہ میں مدت تدریس چار سال ہی — اور طالب علم ۱۳ برس میں ان چاروں درجوں کو طے کرکے اور تمام علوم و فنون مروجہ میں پورا ماہر ہوکر نکلتا ہی *

ابتدائي مدارس میں ترکي زبان میں لکھنا پڑھنا اور گفتگو کرنا ' توحید ' تاریخ اسلام ' یورپ کا جغرافیہ ' علم اخلاق فقہ ' قرآن مجید معہ تجوید اور حساب کے تعلیم دي جاتي ہی — رشدي مدارس میں ترکي اور عربي صرف و نحو معہ املا ' منطق ' فقہ ' حدیث ' جغرافیہ ' اصول‌هندسہ ' تاریخ اِسلام ' حساب جبر تک اور روسي زبان کي تعلیم ہوتي ہی — اعدادي مدارس میں روسي زبان ' مختصر وقایہ فقہ میں ' شرح شمسیہ منطق میں ' علم کلام ' اصول ' بیان او بدیع ' اصول حدیث ' ہیئت نظامي جدید ' حکمت نظري جدید کي تدریس ہوتي ہی — اور مدارس عالیہ میں ہدایہ فقہ میں ' توضیح اور تلویح اصول میں ' بیضاوي تفسیر میں ' جلال للام میں ' مشکوۃ شریف حدیث میں پڑھائي جاتي ہیں " *

روس کے اسلامي مدارس میں درس و تدریس کا یہہ پروگرام ہی جو راقم مراسلت نے لکھا ہی — اِس کے دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اکثر کتابیں اور علوم و فنون وہي ہیں جن کي تدریس ہندوستان کے اِسلامي مدارس میں ہوتي ہی — مگر اِس پروگرام میں چند باتیں خصوصیت کے ساتھہ قابل لحاظ ہیں : اول یہہ کہ اِس میں جدید ہیئت اور حکمت داخل درس کي گئي ہی حالانکہ ہمارے اِسلامي اور عربي مدارس میں اِس وقت تک صرف حکمت قدیم پر اِکتفا کي جاتي ہی — دوسرا امر یہہ ہی کہ رشدي اور اعدادي مدارس میں ۶ سال تک روسي زبان کي تعلیم لازمي قرار دي گئي ہی حالانکہ ہمارے ہندوستان کے علماء اپني مقدس درسگاہوں کو اِنگریزي زبان سے ملوث کرنا پسند نہیں فرماتے — بلاشک ندوۃالعلماء اِس عام قاعدے سے مستثنی ہی کیونکہ اُس نے اپنے دارالعلوم میں عربي علوم و فنون کے ساتھہ اِنگریزي زبان کي تعلیم بھي بطور اختیاري مضمون کے جاري کر دي ہی — ہمکو اُمید ہوتي ہی کہ آخرکار ہندوستان کے اِسلامي مدارس بھي رفتہ رفتہ دارالعلوم ندوۃالعلماء کي تقلید کرنے پر آمادہ ہونگے اور ہماري اسلامي درسگاہوں سے ایسے تعلیم یافتہ نکلینگے جو زمانہ حال کي ضروریات سے زیادہ‌تر باخبر ہونگے اور اسلام کي ایسي خدمات انجام دے سکینگے جن کي اس وقت ضرورت ہی — اِس پروگرام میں تیسري بات قابل لحاظ یہہ ہی

کہ تاریخ و جغرافیہ بھی بطور ایک درسی مضمون کے تسلیم کیا گیا ہے اور اُس کی تعلیم چھ سال تک لازمی قرار دی گئی ہے — ہندوستان کے اسلامی مدارس میں اس ضروری اور مفید مضمون کو نہایت حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور وہ اس قابل نہیں سمجھا جاتا کہ درسی مضامین کی فہرست میں داخل کیا جاے — یہی وجہ ہے کہ جب اُن مدارس کے تعلیم یافتہ فارغ التحصیل ہوکر نکلتے ہیں تو اُن کو دنیا کے حالات سے بالکل ناواقفیت ہوتی ہے میں نے کسی کتاب یا رسالہ میں ایک مستند فاضل کی نسبت دیکھا ہے کہ وہ تاریخ کی تعلیم کو شریعت کی رو سے مکروہ خیال کرتے ہیں اُن کے نزدیک کراہت کی یہہ وجہ ہے کہ بالعموم تاریخی کتابیں غلط صحیح، جھوٹے سچے واقعات کا مجموعہ ہوتی ہیں — میں تسلیم کرتا ہوں کہ بلاشک تاریخ کی کتابیں ایسی ہی ہیں، اُن میں ہر قسم کے واقعات درج ہیں لیکن اگر تاریخ کے لیئے کراہت کی یہہ وجہ تسلیم کر لیجاے تو مجھکو معلوم نہیں کہ جناب ممدوح فقہ کی نسبت کیا فتوی دینگے جس کی کتابیں ہر قسم کی غلط صحیح، رطب و یابس اور راجح مرجوح اقوال کا مجموعہ ہیں — اسیطرح حدیث کی کتابوں کی نسبت کس قسم کا فتوی دیا جاویگا جن میں صحیح ضعیف اور موضوع ہر قسم کی حدیثیں درج ہیں *

اس کے بعد راقم مراسلت لکھتے ہیں کہ " ہمارے مدارس میں ابتداے ستمبر سے خاتمہ اپریل تک تدریس کا سلسلہ جاری رہتا ہے — مئی میں طالب علم اپنی خواندگی یاد کرتے اور امتحان کے لیئے تیار ہوتے ہیں — اِس کے بعد تمام علما، فضلا، معلمین اور مدرسین کے روبرو جنکی تعداد ۱۲۰ ہے اور جن کے رئیس علامہ خیراللہ سدیدالدین ہیں طلبہ کا اِمتحان لیا جاتا ہے — اُن مدرسین میں صرف دو شخص تنخواہ پاتے ہیں *

اس شہر میں لڑکیوں کے واسطے تین مدرسے ہیں جن میں تمام مسلمان فاضل عورتیں تعلیم دیتی ہیں — ایک مدرسہ میں ۱۸۰ لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں — یہہ مدرسہ علامہ موصوف کی نگرانی میں ہے — دوسرا مدرسہ ایک مسلمان فاضلہ مریم خانم کی نگرانی میں ہے — یہہ مدرسہ لڑکیوں اور اُن کی المنانیوں کو گرمی جاڑوں کا لباس اپنی طرف سے دیتا ہے — تیسرے مدرسہ میں قریباً ۳۰۰ لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں یہہ مدرسہ علامہ صدرالدین نذیروف کی نگرانی میں ہے — ان مدارس کے لیئے خاص طبیب مقرر ہیں جو صحت و مرض کی حالت میں طلبا کی عیادت کرتے ہیں — اِن زنانہ مدارس میں مدت تعلیم صرف ۵ سال ہے — اِن مدارس کی بدولت اس وقت شہر اوخا اور اُس کے گردونواح کی قریبا تمام لڑکیاں ترکی زبان میں لکھنے پڑھنے اور معمولی حساب کتاب میں پوری دستگاہ رکھتی ہیں اور تدبیر منزل اور تربیت اولاد کا ضروری فرض ادا کرنے کے بخوبی قابل ہو گئی ہیں *

غرضکہ ہمارے ملک میں اِس محکمہ کے اجزاء اور علامہ خیراللہ سدیدالدین کی کوششوں کی بدولت علوم و معارف کے لحاظ سے مسلمانوں کو بڑی ترقی حاصل ہوئی — اِس وقت مسلمان تمام صوبجات روس میں بلحاظ لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم و تربیت یافتہ ہونے اور دماغی ترقی کرنے کے اعلی درجہ میں شمار کیئے جاتے ہیں اور مسلمانوں کے ساتھہ حاکم و محکومانہ تعلقات بہر صورت قابل اطمینان ہیں — پس امام خیراللہ سدیدالدین بن عثمانوف کا ملک روس میں وہی مرتبہ ہے جو مرحوم سید احمد خان کا ہندوستان میں ہے — درحقیقت یہہ دونوں نہایت جلیل القدر امام ہیں جنکی کوششوں کی بدولت اِسلام کے دو ملکوں کو جنکے درمیان بعدالمشرقین ہے عزت حاصل ہوئی — خداوند تعالی اُن دونوں اِسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزاے خیرعطا فرماوے " *

اولڈ بائز ڈنر

مندرجہ ذیل تحریر سکرٹری صاحب اولڈ بائز ایسوسی ایشن نے ہمارے پاس بھیجی ہے — بوجہ کمی گنجایش ہم صرف ترجمہ چھاپتے ہیں *

چونکہ سالانہ جلسہ اولڈ بوائز ڈنر مدرسۃ العلوم علیگڈہ اُس سال تعطیلات دسہرہ میں بوجہ بند ہوے کالج کے نہ ہوسکا اور منجانب اسٹینڈنگ کمیٹی اولڈ بوائز ایسوسی ایشن علیگڈہ کی یہہ تجویز بغرض استصواب راے جملہ اولڈ بوائز کے اخبارات میں شایع کی گئی تھی کہ ۱۵ نومبر سنہ ۱۹۰۲ع کو اولڈ بوائز ڈنر کرنا مناسب ہے یا نہیں — اس پر صرف دو تین اولڈ بوائز صاحبوں کی طرف سے اعتراض ہوا مگر اُنھوں نے کوئی دوسری تاریخ اِس سے زیادہ مناسب نہیں بتلائی چنانچہ ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ع کو اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا جلسہ ہوا جس میں اکثر اولڈ بوائز موجودہ علی گڈہ شامل تھے — بعد مباحثہ و غور کامل کے یہہ قرار پایا کہ ۱۵ نومبر سنہ ۱۹۰۲ع یوم شنبہ کو ڈنر کی تاریخ رکھی جاوے *

جن اولڈ بوائز صاحبوں کے پتہ بذریعہ کالج ڈائرکٹری یا کسی دوسرے ذریعہ سے صحیح صحیح معلوم ہوسکتے ہیں اُن کی خدمت میں خطوط دعوت منجانب مسٹر تھیوڈور ماریسن پرنسپل روانہ کیئے جا رہے ہیں البتہ جن صاحبوں کے پتے سکرٹری اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کو کسی طرح پر نہیں معلوم ہوسکے اُن کی خدمت میں آپ کے بیش بہا اخبار کے ذریعہ سے حسب ذیل دعوت دی جاتی ہے — اور کل پروگرام کی نقل بھی پیش کی جاتی ہے *

درخواست شرکت

اسٹاف اور طلباء مدرسۃ العلوم علیگڈہ ہر ایک اولڈ بواے علیگڈہ کی خدمت میں ملتمس ہیں کہ وہ بتاریخ ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ع یوم شنبہ سالانہ جلسہ اولڈ بوائز ڈنر میں بمقام علیگڈہ اپنی شرکت سے مسرت بخشیں — یہہ بھی التماس ہے کہ وہ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے اجلاسوں میں بھی جن کی تفصیل مفصلہ ذیل پروگرام میں ہے شریک ہوں اگر وہ کسی وجہ سے علیگڈہ میں تشریف لاکر شریک نہ ہوسکیں تو براہ مہربانی اُمور مفصلہ ذیل پر توجہ فرماویں *

(الف) بتاریخ ۱۵ نومبر سنہ ۱۹۰۲ع جس مقام پر اُن کو سہولیت ہو جلسہ اولڈ بوائز ڈنر قرار دیں اور تمام اولڈ بوائز علیگڈہ کالج کو جو اُن کی قیامگاہ کے گرد نواح میں ہوں شریک کریں *

(ب) جو حضرات کہ کالج اولڈ بوائز نہیں ہیں مگر اُن کو مدرسۃ العلوم علیگڈہ کے ساتھہ ہمدردی ہے وہ بھی ایسے ڈنر میں مدعو کیئے جاویں *

(ج) تمام اولڈ بوائز سے ؏؏ روپیہ فی کس بطور چندہ اولڈ بوائز سنٹرل ایسوسی ایشن علیگڈہ وصول ہونا چاہیئے *

(د) ایسے جلسہ ڈنر کی روئداد بہ تفصیل اسماء گرامی اُن حضرات کے جو شریک ہوں معہ چندہ ایسوسی ایشن اگر کچھہ جمع ہوا ہو سکرٹری اولڈ بوائز علیگڈہ کے پاس بھجوادینا چاہیئے ہر حالت میں جواب بنام تھیوڈور ماریسن پرنسپل علیگڈہ کالج ملنا چاہیئے *

پروگرام جلسہ اولڈ بوائز ڈنر بمقام علیگڈہ سنہ ۱۹۰۲ع

۱۴ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ع

شام — ساڑھے سات بجے — اسٹریچی ہال میں جلسہ ملاقات و گفتگو باہمی (کنورسیشن) منعقد ہوگا — جس میں طلبا

موجودہ مختلف قسم کے علمي تماشے پیش کرینگے -
اور ممبران اُردوے معلی اپنے لطیف اشعار سے
محظوظ فرماوینگے ●

۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ ع

صبح - ساڑھے سات بجے - ابتدائي اجلاس اولڈ بوائز ایسوسي ایشن —
پرنسپل ہال میں ●

صبح - گیارہ بجے - جملہ اولڈ بوائز ڈائننگ ہال میں کہانا کہائینگے ●

سہ پہر — ۲ بجے — اجلاس اولڈ بوائز ایسوسي ایشن پرنسپل ہال میں
بعد اجلاس کے تمام اولڈ بوائز موجودہ کا گروپ
کہینچا جاویگا ●

سہ پہر - ساڑھے چار بجے - جملہ اولڈ بوائز کو گارڈن پارٹي دي جاویگي —
ہندو اولڈ بوائز کے لیئے علحدہ میز کا انتظام کیا
جاویگا — گریجوایٹ کلب میں ●

شب — ۸ بجے — ڈنر اسٹریچي ہال میں دیا جاویگا ●

(دستخط) تھیو ڈور ماریسن پرنسپل
علیگڈہ — ۲۵ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ ع

واقعات اور رائیں

جن امور کي جانب ہماري خاص توجہ رہتي ہی وہ تعلیمي امور ہیں اور تعلیم کے متعلق ہفتہ گذشتہ میں جو سب سے اہم اور با عظمت کام ہوا وہ یہہ ہی کہ ہز اکسلنسي ویسراے ہند نے ایک گشتي چٹھي لوکل گورنمنٹوں کو یونیورسٹي کمیشن کي بابت بہیجي — اس چٹھي میں گورنمنٹ ہند نے ایسے الفاظ میں جو پر جوش کہے جاسکتے ہیں ملک کو یقین دلایا ہی کہ گورنمنٹ کا ہرگز یہہ مقصد نہیں ہی کہ تعلیم کے معاملہ میں جس فیاضانہ پالسي پر ابتک عمل رہا ہی اور جسکا سلسلہ سنہ ۱۸۵۴ ع سے قایم ہی اُس سے سر مو انحراف کیا جاوے - گورنمنٹ کا دلي منشا صرف اسقدر ہی کہ تعلیم آیندہ زیادہ نتیجہ خیز اور کار آمد ہو — اس چٹھي میں بعض امور کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہی — مثلاً فیس کے معاملہ کا — سکنڈ گریڈ کالجوں کا اور قانوني تعلیم کا امر آخرالذکر کي نسبت صاف طور پر یقین دلایا گیا ہی کہ گورنمنٹ یہہ نہیں چاہتي کہ صرف ایک مقام پر ہر صوبہ میں ایک سنٹرل کالج ہو اور وہاں قانون کي تعلیم دیجاے — گو سنٹرل کالج ہر صوبہ میں غالباً کہولا جائیگا تاہم جہاں جہاں دیگر مقامات پر قابل اطمینان انتظام ہوگا وہاں بہي تعلیم بدستور جاري رہیگي — علی ہذا معلوم ہوتا ہی کہ صرف وہ سکنڈ گریڈ کالج یونیورسٹي سے خارج کیا جائیگا جو باوجود مہلت ملنے کي تعلیم کا انتظام مطابق احکام نہ کریگا — فیس کي بابت بہي گورنمنٹ نے صاف تحریر کیا ہی کہ ہرگز یہہ منشا نہیں ہی کہ غربا تعلیم سے محروم رہیں - بظاہر معلوم ہوتا ہی کہ فیس کے معاملہ میں خاص شکایت صرف ایسے کالجوں کي ہی جو اپني فیس اس غرض سے کم کرتے ہیں کہ دوسرے کالجوں کو چھوڑ کر بلا لحاظ خوبي تعلیم طلباء چلے آئیں — جو لوگ کلکتہ کي حالت سے واقف ہیں وہ سمجھینگے کہ وہ کیا خرابی ہی جس کا اِنسداد مد نظر ہی - قراین سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ گو فیس تعلیم میں زیادہ اِضافہ نہ ہوگا مگر امتحان کي فیس غالباً بڑہائي جائیگي — پانیر نے چٹھي کو محض معمولي چٹھي تحریر کیا ہی — اُس کي وجہ یہہ ہی کہ وہ سکنڈ گریڈ کالجوں کا مخالف ہی اور نیز چاہتا ہی کہ ولایت کے نمونہ پر تعلیمي یونیورسٹیاں قایم کي جائیں —

ہمنے ۱۶ اکتوبر کے پرچہ میں کسیقدر تفصیل کے ساتھہ ظاہر کیا ہی کہ في الحال یونیورسٹیوں کي نوعیت کا پانیر کي تجویز کے موافق تبدیل کیا جانا تقریباً نا ممکن ہی - ہم گورنمنٹ ہند کي اِس چٹھي کو بہت اچھا شگون سمجھتے ہیں - جن امور میں گورنمنٹ نے صفائي اور جوش کے ساتھہ اپني راے کا اِظہار کیا ہی اُن میں گورنمنٹ کے منشا کي بابت شک اور شبہہ ظاہر کرنا ہماري راے میں خلاف اِنصاف اور خلاف تہذیب ہی ●

علاوہ اُس چٹھي کے جسکا ہمنے اوپر ذکر کیا ہی یہہ بات بہي طمانیت بخش ہی کہ قبل اس کے کہ گورنمنٹ ہند تعلیم کے معاملہ میں رزولیوشن صادر کرے ہوس آف کامنس کو اِس معاملہ میں مباحثہ اور اِظہار خیالات کا موقع ملیگا — اِس مضمون کا تار کل اخبارات انگریزي میں شایع ہوا ہی ●

مسٹر چیمبرلین وزیر نوآبادي ہا اِنگلشیہ کا اِرادہ ہی کہ آخر ماہ نومبر میں بذات خود جنوبي ایفریقہ کو تشریف لیجائیں اور ٹرانسوال کے معاملات پر وہیں جاکر راے قایم کریں اِس سے پہلے کبہي کسي کیبینٹ منسٹر نے اس قسم کا دورہ نہیں کیا ●

---

۲۹ اکتوبر حضور وایسراے مع اپنے اسٹاف کے دہلي رونق افروز ہوئے اور تقریباً تمام دن دربار کے متعلقات کے ملاحظہ میں صرف کیا - پانیر کا کارسپانڈنٹ تار دیتا ہی کہ چہوٹي سے چہوٹي بات بہي حضور ممدوح نے نظر انداز نہیں فرمائي حتی کہ اس بات کا بہي بذات خود امتحان کے ذریعہ سے اطمینان کرلیا کہ ڈي اس پر کس جگہہ کہڑے ہوکر ہاتھہ ملانے میں سہولیت ہوگي شام کے وقت لارڈ اور لیڈي کرزن جامع مسجد تشریف لے گئے اور مینار پر سے شہر اور دربار کیمپ کا منظر ملاحظہ کیا ●

---

۲۷ اکتوبر حضور وایسراے بمقام دتیا رونق افروز ہوئے — افسوس ہی کہ اُس روز ایک اتفاق ناگہاني پیش آ گیا — وایسراے اور مہاراجہ صاحب اسٹیشن سے جا رہے تہے اور دونوں ایک ہي گاڑي میں تہے — شہر میں داخل ہونے کے بعد ایک تنگ گلي میں گاڑي کا ایک گہوڑا بگڑ گیا حتی کہ گاڑي ٹوٹ گئي مگر خوشي کا مقام ہی کہ چوٹ مطلق نہیں آئي ●

لارڈ کرینبورن نایب وزیر خارجیہ نے بجواب ایک سوال کے ہوس آف کامنس میں بیان کیا کہ سرحدي معاملات کي بابت جو مراسلت روس سے ہورہي ہی وہ ابہي شایع نہیں کیجاسکتي ●

پانیر کے لوکل کارسپانڈنٹ نے کانپور سے جو چٹھي ۲۴ اکتوبر کو لکہي ہی اُس میں اس بات پر زور دیا ہی کہ یورپین تجار کو میونسپل معاملات میں زیادہ دخل دیا جاے اور ظاہر کیا ہی کہ جسقدر ٹیکس اِن میں سے ایک ایک متنفس دیتا ہی اُتنا سب ممبران موجودہ ملکر بہي نہیں دیتے — ممبران کي بیدار مغزي اور قابلیت میں بہي شبہہ ظاہر کیا ہی یورپین تجاروں کو دخل - زیادہ دینا ایک ایسا معاملہ ہی جس سے واقعات کو تسلیم کرنے کے بعد بہي اتفاق نہیں کیا جا سکتا ●

گورنمنٹ صوبہ جات متحدہ نے ایک گشتي چٹھي بنام درباریان طلبیدہ گورنمنٹ جاري کي ہی اور درخواست کي ہی وہ حضرات اپنے خیمہ یکم نومبر کے بعد جس قدر جلد ممکن ہو بہیجدیں — گو ضابطہ سے یکم دسمبر تک مہلت ہی مگر تعجیل کي ضرورت پائي جاتي ہی ●

سید زین الدین صاحب ڈپٹي کلکٹر متعینہ علیگڈہ جہانسي کو تبدیل ہوگئے ●

Printed and published by Mahomed Mumtaz-uddin at the Institute Press, Aligarh.
علیگڈہ انسٹیٹیوٹ پریس میں باہتمام محمد ممتازالدین چہپا اور مشتہر ہوا

REGISTERED No A. 176

معه تهذیب الاخلاق

THE ALIGARH INSTITUTE GAZETTE

OF

THE MAHOMEDAN ANGLO-ORIENTAL COLLEGE

WITH WHICH IS INCORPORATED

"THE MAHOMEDAN SOCIAL REFORMER."

HONORARY EDITOR :— *MOULVI SYED MEHDI ALI KHAN.*

New Series VOL. II. No. 45. | THURSDAY, 6th NOV. 1902. | روز پنجشنبه ۶ نومبر سنه ۱۹۰۲ ع | سلسله جدید جلد ۲ نمبر ۴۵

فہرست مضامین

کانفرنس

محمدن ایجو کیشنل کانفرنس کا اجلاس امسال دھلی میں تجویز کرنا ایک مشکل کام تھا ، حتی کہ اکثر لوگوں کو اس کی کامیابی میں شبہہ تھا — مگر وہ قول صادق آیا کہ مردے از غیب برون آید و کارے بکند — اس بات کی شکایت بھی ہمنے سنی ہی کہ بعض حضرات جن سے دھلی کے انتظامات کے متعلق امداد ملنے کی توقع کی جاسکتی تھی اس جانب کماحقہ متوجہ نہیں ہوئے ، مگر تاہم اس سے بحث نہیں ہی کہ ایک نے کیا یا دس نے ، دھلی میں جو کچھہ ہوگیا بہت غنیمت ہی — اصل شکایت قوم سے ہی کہ اول تو پوری توجہ نہیں کی گئی اور جو کچھہ کی گئی وہ بھی زیادہ تر اخیر دو مہینہ میں - یہہ موقعہ خاص تہا — اگر پیشتر سے توجہ کیجاتی تو ابتک بہت کچھہ ہوجاتا اور بکفایت ہوجاتا - اگر ہمکو معلوم ہوتا کہ قوم کانفرنس کو پسند نہیں کرتی تو کوئی خاص موقعہ شکایت کا بھی نہیں تھا — یہہ اظہر من الشمس ہی کہ من حیث القوم اگر تعلیم یافتہ اور حامی تعلیم اشخاص کسی قومی کام کو پسند کرتے ہیں تو وہ یہہ ہی کانفرنس ہی — ہمکو یقین ہی کہ جتنا وقت قریب آتا جائیگا اُسیقدر قوم کا شوق زیادہ ہوتا جائیگا — افسوس ہی تو یہہ ہی کہ جو کچھہ آیندہ کرینگے یا گذشتہ مہینہ میں کیا وہ پیشتر نہ کیا *

اول مرتبہ میعاد فیس ممبری و طعام و قیام بھیجنے کی آخر اگست مقرر کی گئی — بعد ازاں ۲۵ اکتوبر تاریخ قرار دیگئی ، لیکن تاریخ ختم ہوجانے کے بعد بعض درخواستیں سنٹرل کمیٹی کے دفتر میں تار پر آئیں اور فیس بھی تار پر آئی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ ابھی بہت لوگ ممبر ہونا چاہتے ہیں - ہمکو یہہ بھی معلوم ہوا کہ ابھی کمیٹی کی مالی حالت بھی اسیکی مقتضی ہی کہ دروازہ بند نہ کیا جاے - نظر بحالات سنٹرل کمیٹی نے بہ اتفاق راے لوکل کمیٹی دھلی یہہ تجویز کیا ہی کہ درخواستوں کی منظوری کا سلسلہ جاری رہی مگر فیس قیام و طعام میں اضافہ کردیا ہی — بجاے پانچ روپیہ یومیہ کے آیندہ چھہ روپیہ لیئے جائینگے اور بجاے دس روپیہ یومیہ کے پندرہ روپیہ لیئے جائینگے - دو روپیہ ۸/ یومیہ کی شرح میں کوئی ترمیم نہیں کی گئی *

M. A.-O. COLLEGE ASSOCIATION
IN
LONDON
AND
AN INDIAN HOSTEL.

In another column we publish a statement of the aims and objects o' an Association recently formed in London by the ex-students of our College and some of its friends and supporters. It will be seen that the word "hostel" or a synonymous word does not occur in the statement ; and we are not sure that the Association can, on the existing information, be described as a "step towards the formation of an Indian Hostel in London." The words we have quoted were used by our respected contemporary the *Pioneer*, on 20th October, in announcing the birth of the Society. Naturally enough the announcement created in some quarters a desire for fuller information which, thanks to Mr. M. R. B. Kadri, duly came to hand by the last English mail

We have not referred to the *Pioneer's* statement or, perhaps we should say, the *Pioneer's* view of the matter, in a spirit of carping criticism. Far from wishing to find fault with the leading journal we desire to repeat what we have said on previous occasions, that we are deeply indebted to it for the way in which it usually deals with matters connected with our College. But while owning to a sense of indebtedness to the *Pioneer*, we are glad, for more than one reason, that the *Pioneer's* view has not been borne out by fuller and later in ormation.

The establishment of a hostel for Indian students in London is of course an important question. It is also a matter in which to be premature is to court failure. It is possible that in particular quarters definite opinions are entertained on the subject; but public opinion, by which we mean the opinion o educated natives of India, is still, so far as we know, in the earliest stage o formation. It may not be the first occasion on which the question has cropped up, but if it ever cropped up on previous occasions, it is obvious that it was short-lived, and nothing remains of it now, not even its bones and ashes. In its present form the question came into prominence only a few months ago when Mr. H. C. Richards, M. P., did something in England and somebody sounded the big drum in India. This of course does not mean that the subject was or has since been properly discussed in India; but the responsibility

ایم — اے — او کالج ایسوسي ایشن

اور انڈین هوسٹل لندن میں

آج هم اپنے اخبار میں اُس ایسو سي ایشن کے مقاصد کي کیفیت طبع کرتے هیں جو تهوڑا عرصہ هوا کہ لندن میں همارے کالج کے بعض سابق طلبا اور کالج کے دوستوں نے قایم کي هی - مطالعہ سے معلوم هوگا کہ لفظ هوسٹل یا اُسکے هم معني کوئي لفظ اس کیفیت میں استعمال نہیں هوا هی اور همکو اس بابتہ شک هی کہ بحالات موجودہ اس ایسوسي ایشن کي بابتہ یہہ کہنا جایز هی کہ وہ ایک ذریعہ لندن میں هندوستانیوں کے واسطے هوسٹل قایم کرنے کا هی - یہہ الفاظ اس ایسو سي ایشن کے قایم هونے کي اطلاع کرتے وقت همارے معزز همعصر پانیر نے ۲۰ اکتوبر کو استعمال کیئے تهے- جب همنے پانیر کے ریمارکس پڑهے تو خواہ مخواہ اطلاع مزید کي خواهش پیدا هوئي اور هم شکر گذار هیں مسٹر ایم ار - بي - قادري کے کہ اُنکي مہرباني سے یہہ خواهش پوري هوگئي •

همنے پانیر کي ریمارکس اور الفاظ کا ذکر معترضانہ عیب جوئي کي نیت سے نہیں کیا — بجاے اس کے کہ هم عیب جوئي کریں همنے پیشتر لکها هی اور پهر لکهتے هیں کہ هم اس معزز اخبار کے شکر گذار هیں کہ کالج کے معاملات سے اظہار همدردي کیا کرتا هی — لیکن جبکہ هم پانیر کي عنایت کے معترف هیں دو ساتهہ هي اُس کے هم یہہ بهي کہتے هیں کہ همکو اس بات سے بوجوهات چند خوشي هوئي کہ جو خیال پانیر نے اس ایسوسي ایشن کي بابتہ ظاهر کیا تها اُس کي تصدیق مزید اطلاع سے جو همارے پاس آئي نہیں هوتي هی •

لندن میں هندوستانیوں کے واسطے هوسٹل قایم کرنا ایک اهم مسئلہ هی اور یہہ ایک ایسا معاملہ هی کہ اس میں قبل از وقت کارروائي کرنے سے ناکامي لازم آتي هی — یہہ ممکن هی کہ بعض حضرات نے اس معاملہ میں کوئي مستقل راے قایم کرلي هو لیکن پبلک اوپینین جس سے هماري مراد تعلیم یافتہ گروہ کي راے هی ابهي محض ابتدائي حالت میں هی — شاید یہہ پہلا موقعہ نہو جبکہ اس مسئلہ پر توجہ هوئي هی لیکن اگر کبهي پیشتر یہہ معاملہ پبلک کے روبرو پیش هوا تها تو اب اُسکي کوئي علامات باقي نہیں هیں — موجودہ شکل میں یہہ مسئلہ صرف چند ماہ هوئے کہ پبلک کے سامنے آیا جبکہ مسٹر رچارڈس صاحب ممبر پارلیمنٹ نے ولایت میں کچهہ کارروائي کي اور یہاں هندوستان میں ایک صاحب نے نقارہ بجایا — ظاهر هی کہ اِس کے یہہ معني نہیں هیں کہ اس مضمون پر هندوستان میں اُس وقت یا اُس کے ما بعد پورے طور پر مباحثہ هوا هی لیکن اس کي ذمہ داري اور جوابدهي هندوستان کي پبلک

rests with the movers in England and not with the Indian public. It was, of course, quite the right thing to approach the Right Hon'ble the Secretary of State for India; but having earned his Lordship's approval, the movers should at once have sent out to this country a full and authorised statement on the subject. Even if it had been decided to defer action or to drop the matter altogether, Indian public should have been informed of what had really occurred.

So far as we know this was not done. The result was sad. Some body took up his pen and wrote out an article in which sentiment was made to do duty for facts and vituperation for judgment. From certain quarters nothing else, at least nothing better, can under any circumstances be expected where European officials are concerned. Even an authorised statement would probably have failed with them; but with other sections of the press and Indian public, it would have carried due weight. It should have enabled cautious and self respecting journalists to take up the subject themselves and not leave it to those only who are content with deriving their information from private letters or stray tit bits in the press. If the matter had been properly discussed in India, we should have been in a position to form an opinion as to which way the wind blew. But as it is, if perchance our friends in England had embarked on the scheme at this juncture, we should have greatly doubted whether they would be successful.

To begin with it is not a suitable matter for action on the part of a single Indian community, more specially the Mahomedan community. It is obvious that the establishment and maintenance of a hostel in London will cost a considerable amount of money. Where would it come from, if Mahomedans only moved in the matter? We do not think that Mahomedans as a community are rich enough for that, but even if they are their co-operation is badly wanted for educational schemes of greater importance in India. We believe it was on this ground that Mr. Theodore Morison severed his connection with the Hostel scheme after he had given expert opinion on certain matters. At least this is what we understood from his letter to this journal. At all events it is one of the accepted maxims with us, that so long as the costly schemes now in progress are not completed, it would be a mistake for Mahomedans to divert their energies or their money into other channels.

کي نہيں ھی بلکہ اُن کي ھی جو اس تجويز کے باني تھے - يہہ تو بلاشک مناسب تھا کہ حضور سکرٹري آف اسٹيٹ کے روبرو يہہ معاملہ پيش کيا جاے مگر اُن کي ھمدردي کا اظہار ھوجانے کے بعد مناسب تھا کہ فوراً ھندوستان میں مفصل اور مستند کيفيت شايع کي جاتي — اگر يہہ قرار پايا تھا کہ کارروائي ملتوي کي جاے يا ھوسٹل اسکيم کے خيال ھي سے درگذر کيا جاے تاھم جو کچھہ کارروائي ھوئي تھي اُس کي باضابطہ اطلاع ھندوستان ميں کرنا ضروري تھا - جہانتک ھمکو علم ھی ايسا نہيں کيا گيا جسکا نتيجہ افسوس ناک ھوا - ايک صاحب نے اپنا قلم اُٹھاکر مضامين نويسي شروع کردي کہ جس ميں خيالي باتوں سے واقعات اصلي کا کام ليا گيا اور دشنام سے ججمنٹ کا — بعض گروہ ضرور ايسے ھيں جن سے کسي حالت ميں يہہ توقع نہيں کي جاسکتي کہ جس معاملہ ميں يورپين افيشل کا تعلق ھی وہ بجز دشنام اور الزام دھي کچھہ اور کرينگے — اگر کوئي مستند کيفيت بھي شايع کي جاتي تو اُن پر تو کچھہ اثر نہ ھوتا ليکن ھندوستان کے اخبارات اور پبلک کے ديگر فرقوں پر ضرور اثر ھوتا — اُسکا يہہ نتيجہ ھوتا کہ محتاط اور مہذب اخبار ويس خود اس مضمون پر لکھنا شروع کرديتے بجاے اس کے کہ صرف اُنہيں حضرات کا قلم چلے جو نج کي چٹھيوں اور پريس کے منتشر پرچہ اور پرزوں کو اطلاع کے ليئے کافي سمجھتے ھيں - اگر اس مسئلہ پر مناسب طور سے ھندوستان ميں بحث ھوئي ھوتي تو ھم کو معلوم ھوجاتا کہ لوگوں کے خيالات کارجحان کس طرف ھی — ليکن بحالت موجودہ اگر کسي اتفاق سے ھمارے دوست جو لندن ميں ھيں ھوسٹل اسکيم شروع کرديتے تو ھمکو اُن کي کاميابي ميں شک ظاھر کرنا پڑتا *

سب سے پيشتر تو يہہ ديکھنا چاھيئے کہ يہہ ايسا معاملہ نہيں ھی جس ميں کسي ايک قوم اور ملت کا جداگانہ کارروائي کرنا مناسب ھو، بالخصوص مسلمانوں کا — يہہ ظاھر ھی کہ ھوسٹل کے قايم کرنے اور جاري رکھنے کے ليئے زر کثير کي ضرورت ھی - آخر يہہ روپيہ کہاں سے آئيگا اگر صرف مسلمان ھي اس باب ميں کارروائي کريں ؟ ھمارے خيال من حيثيت القوم مسلمان اسقدر بار گراں برداشت نہيں کرسکتے اور اگر بالفرض کر بھي سکتے ھوں تو جسقدر روپيہ وہ صرف کرسکيں وہ زيادہ تر اھم اور مفيد تعليمي کاموں کے واسطے مطلوب ھی جو ھندوستان ميں جاري ھيں — ھم يقين کرتے ھيں کہ اسي بنياد پر مسٹر تھيو ڈور ماريسن نے بعد بعض امور ميں صلاح دينے کے اس اسکيم سے قطع تعلق کرليا - بھرکيف جو چٹھي اخبار ھذا کو صاحب موصوف نے بھيجي تھي اُس سے يہہ ھي پايا جاتا تھا — يہہ اصول ھر حال ميں ھمارے يہاں مسلمہ سمجھا جاتا ھی کہ تاوقتيکہ جو کام اس وقت در پيش ھيں اور جن کے انجام کے ليئے لاکھوں روپيہ مطلوب ھی وہ ختم نہ ھوجائيں مسلمانوں کو اپنا خيال دوسرے کاموں کي طرف رجوع نہيں کرنا چاھيئے نہ اپنا روپيہ دوسرے کاموں ميں صرف کرنا چاھيئے *

اگر هم اس معامله میں بحیثیت مسئله کے غور کریں تو یهي معلوم هوگا که هوسٹل کا لندن میں قایم کرنا ایسي بحث هی جس پر دونوں طرف سے بهت کچهه لکها جاسکتا هی - جب هم نے اپنا پهلا ارٹکل چند مهینه آگے اس مضمون پر لکها تها تو هم نے اصل مضمون کے متعلق کچهه راے ظاهر نهیں کي تهي — هم نے صرف اسبات پر اعتراض کیا تها که جن اصحاب کي نسبت خیال کیا جاتا تها که اس اسکیم کے پیروکار هیں اُن سے بد نیتي منسوب کي جاے — خاص محرک مسٹر ایچ - سي - رچارڈس ممبر پارلیمنٹ معلوم هوتے هیں - اس ملک میں اُن سے ذاتي واقفیت رکهنے والے بهي هیں - کیا یهه امر قرین قیاس هی که ایسا شخص جس کے خاص اوصاف خوش مزاجي اور سب اقوام کے ساتهه فیاضي کے برتاو هوں وه کسي سکرٹري آف اسٹیٹ کے ساتهه شریک هوکر بهي کسي قوم کي ترقي میں هارج هونا پسند کریگا ! - لیکن جبکه هم کو اس بات کا یقین کامل هی که محرک اور اُس کے شرکا هندوستان کي خدمت کرنا چهتے تهے تو ساتهه هي اُس کے همارا یهه خیال بهي هی که یهه بالکل واجبي بات هی که اس بابت شبهه کیا جاے که کیا هوسٹل واقعي مفید هوگا *

ولایت میں نوجوانوں کو بهیجکر تعلیم دلانے کے معامله میں حال میں خیالات کے اندر تبادله عظیم واقعه هوا هی — جہاں اور اُمور ایسے هیں که جن میں تقریبا سب متفق هیں ، منجمله اُن کے یهه معامله بهي هی که اس کام کے واسطے کیا عمر موزوں هی اب یهه یقین کیا جاتا هی یا کم از کم اپر انڈیا میں تو ایسا هي هی که بجز اُس حالت کے که کوئي طالب علم سول سروس کے واسطے جاتا هو یا یهه که اُس کے خاندان کے خاص دوست ولایت میں موجود هوں طالب علم کو کسیقدر پختگي آ جانے کے بعد ولایت بهیجنا چاهیئے- ایسي حالت میں ذاتي نگراني کي اب اُس قدر ضرورت باقي نهیں رهي جتني اوایل میں تهي - اگر ضرورت بهي هی تو نگراني اور صلاح نیک کے واسطے اب بهي کارخانه موجود هیں اور اچهے اچهے خاندان بهي آماده هوجاتے هیں *

تعلیمي لحاظ سے انگلستان رهنے کي ایک خاص صفت اور خوبي یهه هی که وهاں رهکر طالب علم کو اکثر هوم لایف سے واقفیت هوجاتي هی جو اس ملک میں ناممکن هی - یهه بهت بڑا فائده هی جس کو نظر انداز نه کرنا چاهیئے - یهه سچ هی بلکه خود همارے کالج کے ایک افسر کي سند اسبابت موجود هی که آب حیات کي تلاش میں نا تجربه کار نوجوان بعض اوقات کهاري اور بدبودار پاني کے پاس پهونچ جاتے هیں- لیکن اگر ایسا هی تو کیا بجز اس کے کوئي علاج نهیں هی که ایک انڈین هوسٹل جس میں زر کثیر صرف هوگا اور جس میں رهنے سے فیملي میں رهنے کے فواید حاصل نهیں هوسکتے قایم کیا جاوے ؟ — آپ نوجوانوں کو مقفل تو رکهه نهیں سکتے - آپ صرف یهه کرسکتے هیں که اُن کو دوستانه صلاح دیں - همارے نزدیک اس سے هوسٹل کي ضرورت ثابت نهیں هوتي - اگر هم کسي بڑي غلطي میں مبتلا نهیں هیں تو جو

Apart from foregoing considerations the establishment of a Hostel for Indian students, in London, is a matter on which there is a good deal to say on both sides. When we first wrote on the subject a few months ago, we did not say a word on the merits of the question. We only took exception to sinister motives being ascribed to those who, it was said, were moving in the matter. The chief mover in the matter appears to have been Mr. H. C. Richards, M. P. He is not personally unknown in this country. Is it at all likely that a man like him, the key-note of whose character appears to be good humour and cosmopolitan generosity, would join even a Secretary of State in the innocent pastime of retarding the growth of a people? But while we are absolutely certain that the movers wanted to do a service to India, we hold that it is quite proper to doubt whether the Hostel would be useful.

A considerable change has lately come over the ideas of all concerned in the matter of educating young Indians in England. Among other matters on which there is now practically a concensus o opinion, is the matter of age that is most suitable for the purpose. It is now believed, at least in Upper India, that unless a boy is going for the Civil Service, or unless his family have personal friends in England, he should not be sent until he has acquired some maturity. That being the case, the necessity for close personal supervision does not exist to the extent it once did. Even if the necessity exists we believe there are reliable establishments and good families ready and willing to fulfil the duties of friend, philosopher and guide.

One of the chief merits of residence in England from educational point o view is that the student is often enabled to gain an insight into English home life—a sealed book to Indians in India. This is a great advantage which can not lightly be passed over. It is quite true, indeed we have the authority of one of our own officers for it, that in search of the elixir, inexperienced youths are sometimes led to brackish, stagnant, waters. But if it is so, is a costly Indian Hostel which cannot offer the advantages of residence in a family, absolutely necessary to guide young men to the right path? You can not keep young men under lock and key. All you can do is to give them friendly advice. This to our mind does not point to the necessity of a regular Hostel. Unless we are greatly mistaken the Association which our Professor Ziauddin, now a student at Cambridge, and

Mr. Kadri and other ex-students and friends of our College have established, should be quite equal to doing all that is really necessary.

We have not the advantage of a first hand knowledge of conditions of life in England. The observations we have made are, therefore, more or less tentative. We shall be glad to hear on the subject from some one who can speak with more authority.

In conclusion we beg to thank our energetic friends in England who have carried the name and fame of their *alma mater* to the centre of the British Empire. And by way of a suggestion we would remind them that as ex-students of this College they have special claims on the kindness of those great Englishmen whose names are inscribed in the roll of the illustrious Visitors of this College. The idea has often occurred to us that once in the year at least, say on the Founder's Day, the College should place itself into communication with these great men. To some of them at least the College owes a debt of gratitude it can never repay. It is, therefore, only fit and proper that the College should own it from time to time.

THE M. A.-O. COLLEGE ASSOCIATION, (*Aligarh*)

62, ALBERT STREET,
REGENT'S PARK,
N. W.
6th October, 1902.

DEAR SIR,

I HAVE much pleasure in sending you a copy of the proceedings of the above Association, and I hope and trust that you shall agree with us that there was a long-felt necessity of any such organization in this country. We are not yet in a position to say how far it shall prove of any use to the advancement of the cause of M. A.-O. College and Muhammadan education in general, but we can say this much that if we can work persistently on the lines we have adopted and can have the mutual help of the branch association there which I hope shall soon be started, we shall be able to give some practical help to the members of M. A.-O. College coming here in future, and even to those who are already here.

It shall always be the duty and the extreme pleasure of this Association to act upon any advice which you shall kindly give

ایسو سي ایشن همارے پروفیسر ضیاء الدین حال طالب علم کیمبرج اور مسٹر قادري اور دیگر طلباء سابق و معاونین کالج نے قایم کي هی اُس سےوہ کل مطالب حاصل هوسکینگے جو واقعي ضروري هیں *

همکو اپني آنکهه سے ولایت کي زندگي کي حالت دیکهنے کا فائدہ حاصل نہیں هوا هی لهذا هم نے جو کچهه لکها هی کم و بیش امتحاناً هی — همکو خوشي هوگي اگر کوئي ایسے صاحب اس معاملہ میں همکو لکهینگے جو وثوق کے ساتهه اظهار راے کرنے کا حق رکهتے هوں *

خاتمہ پر هم اُن مستعد دوستوں کا شکریہ ادا کرتے هیں جن کي بدولت اس کالج کي شهرت اور نیک نامي برٹش امپائر کے مرکز میں پهونچي هی اور بطور صلاح هم اُن کو یاد دلاتے هیں کہ بہ حیثیت سابق طلباء کالج اُن کو حق هی کہ اُن با حشمت انگریز صاحبان سے مہرباني کي توقع کریں جن کے اسماء گرامي کا اندراج کالج کے معزز وزیٹروں کي فہرست میں هی — همکو اکثر خیال آیا هی کہ کالج کو چاهیئے کہ کم از کم سال میں ایک مرتبہ مثلاً فونڈرس ڈے پر ان بڑے آدمیوں سے مراسلت کیا کرے اُن میں بعض ایسے هیں کہ جن کے احسان کا قرضہ کالج کبهي ادا نہیں کرسکتا پس یہہ بات مناسب هی کہ کالج وقتاً فوقتاً اس امر کا اقبال کیا کرے *

لندن میں

" ایم اے او کالج ایسو سي ایشن " (علیگڈھ)

نمبر ۶۲ البرٹ اسٹریٹ ریجنٹ پارک
این ڈبلیو
۶ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ ع

جناب عالي — میں نہایت خوشي کے ساتهه مندرجہ بالا ایسو سي ایشن کي روئداد آپ کي خدمت میں بهیجتا هوں — مجهے اُمید هی اور یقین هی کہ آپ هم سے اتفاق کرینگے کہ مدت دراز سے اس ملک میں اس قسم کي سوسائیٹي کي ضرورت تهي - هم ابهي یہہ نہیں کہہ سکتے کہ یہہ مدرسۃالعلوم علیگڈہ کي ترقي اور عموماً مسلمانوں کي تعلیم کے واسطے کہاں تک مفید هوگي — مگر اتنا ضرور کہہ سکتے هیں کہ اگر هم اُن طریقوں پر جو هم نے اختیار کیئے هیں برابر کام کرتے رهے اور برانچ ایسوسي‌ایشن کي (جو مجهے اُمید هی کہ وهاں جلد قائم هوجاویگي) امداد ملتي رهي تو هم ممبران ایم اے او کالج کو جو آیندہ یہاں آوینگے اور جو یہاں پہلے سے موجود هیں عملي مدد دیسکینگے ایسوسي ایشن کا آپ کي اُن هدایات پر جو آپ وقتاً فوقتاً دینگے نہایت

خوشي سے عمل کرنا فرض ہوگا — اُمید ہی کہ آپ ہماري کوششوں کو پسندیدگي کي نظر سے دیکھینگے اور ہمیں ان میں کامیابي ہوگي *

الراقم —————— م
ایم - آر - بي - قادري
منیجنگ سکرٹري

روئداد جلسہ

یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ع کو مسٹر آر - بي - قادري کے قیام گاہ (۶۲ البرٹ اسٹریٹ ریجنٹس پارک) پر ایک جلسہ منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوئے :—

۱ — ایک ایسوسي ایشن جس کا نام ایم اے او کالج ایسوسي ایشن ہو قایم کرنا چاہیئے *

۲ — ایسوسي ایشن کے مقاصد حسب ذیل ہونگے :—

(الف) ہندوستاني طالب علم کو جسکي سفارش پرنسپل ایم اے او کالج علیگڈہ- یا کسي برانچ ایسوسي ایشن کے پریسیڈنٹ جسکا تعلق ایم اے او کالج سے ہو ' یا اس ایسوسي ایشن کے کسي سابق ممبر نے جو ہندوستان میں مقیم ہو کي ہو جاے قیام اور نصاب تعلیم کے بارے میں انگلینڈ پہونچنے پر راے و صلاح دینا *

(ب) جلسے یا ایٹ ہوم at homes یا دیگر ذرایع سے جو ایسوسي ایشن تجویز کرے ایم اے او کالج کے طلباء اور احباب میں ارتباط بڑھانا *

(س) ہر سال ایک ڈنر دینا *

۳ — ایسوسي ایشن میں Patrons پیٹرنس - پریسیڈنٹ - وایس پریسیڈنٹ — صدرانجمن — نایب صدرانجمن سکرٹریان- اور چھہ دیگر ممبر جو ہر سال منتخب کیئے جائینگے شامل ہونگے *

۳ اے — چیرمین — وائس چیرمین اور سکرٹریان سالانہ اجلاس میں منتخب کیئے جاوینگے *

۴ — ایسوسي ایشن کا کاروبار ایک منیجنگ کمیٹي انجام دیگي جس میں چیرمین' وایس چیرمین' سکرٹریان اور چھہ دوسرے ممبر شامل ہوں گے اوروہ ہر سال منتخب کیئے جاوینگے *

۵ — منیجنگ کمیٹي اپنے کام کا انجام یا تو خط و کتابت سے یا جلسوں کے انعقاد سے جیسا مناسب ہوگا کرینگے *

۶ — منیجنگ کمیٹي کو اختیار ہوگا کہ وہ ایسوسي ایشن کے کسي ممبر کو کسي مسئلہ پر غور کرنے میں شریک کرے *

۷ — کوئي ہندوستاني جنٹلمین جو سلطنت متحدہ (گریٹ برٹن اینڈ آئرلینڈ) میں ایم اے او کالج کا ہمدرد ہو ایسو سي ایشن کا ممبر

from time to time. Hoping that our attempts shall meet with success and your approval.

Yours sincerely,
M. R. B. KADRI,
Managing Secretary.

PROCEEDINGS OF THE MEETING.

A MEETING was held on the 1st October, 1902, at the residence of Mr. M R B KADRI, 62, Albert Street, Regent's Park, in which the following resolutions were adopted :—

1. That an Association to be called "M. A.-O. COLLEGE ASSOCIATION," (ALIGARH), be started.

2. That the objects of the Association be:—

(*a*) To assist and advise as regards accommodation and the course of studies any Indian student recommended by the Principal, M. A.-O. College, Aligarh, the president of any branch Association connected with the M. A. O. College, or by any old member of this Association, resident in India, on his first arrival in England.

(*b*) To bring about social intercourse among the friends and students of the M. A.-O. College by holding gatherings, at homes, or by any other way decided by the Association.

(*c*) To hold a dinner annually.

3. That the Association will consist of Patrons, President, Vice-Presidents, Chairman, Vice-Chairman, one Secretary, two Assistant Secretaries, Members, Honorary Members and Associates.

3a. That the Chairman, Vice-Chairman, and Secretaries be elected at the annual meeting.

4. That the business of the Association be carried on by a Managing Committee consisting of the Chairman, Vice-Chairman, Secretaries, and six other Members, elected annually.

5. That the Managing Committee may transact its business either by correspondence or by holding meetings, as may be convenient.

6. That the Managing Committee may invite any member of the Association to take part in its deliberations.

7. Any Indian gentleman in the United Kingdom sympathising with the M. A. O. College, Aligarh, can be elected a

member of the Association. Every member will pay a subscription of 7s. 6d. a year, to meet the current expenses of the Association.

8. Any Englishman interested in the education of the Indians in general, and the objects of this Association in particular, can be elected as an Honorary Member.

8a. Any lady in sympathy with the objects of this Association, may be elected an Associate.

9. That in connection with the object (a), a Sub-Committee called the Consulting Committee be appointed consisting of the Chairman, Secretaries, Associates, and three other members, elected annually.

10. That the two Assistant Secretaries of the Association will respectively be the Secretaries of the Managing and Consulting Committees.

11. That the duties of the Secretary of the Managing Committee will be—

(1) To keep a Register of the members of the Association, and to obtain the addresses of those who are likely to become members.

(2) To arrange social gatherings, and to issue invitations to all the Members, Honorary Members and other office-bearers, and to all other gentlemen suggested by the Chairman, Vice-Chairman, or Secretary.

(3) To keep the accounts of the Association.

12. That the duties of the Secretary of the Consulting Committee will be—

(a) To keep a Register of the addresses of the families that are likely to take in boarders, in London and in Country.

(b) To receive all new-comers, and to introduce them to the members of the Association.

13. That Lord George Hamilton be requested to act as Patron of this Association.

Lord Stanley of Alderly be requested to act as the President.

Sir Charles Lyall be requested to act as the Chairman.

14. That Major Syed Hasan Bilgrami, trustee of the M.A-O. College, and R. C. Richards, Esq., K. C., M. P., be elected Vice-Chairmen.

منتخب کیا جا سکتا ہی - ہر ایک ممبر کو ۷ شلنگ ۶ پینس سالانہ چندے کے طور پر اخراجات کے واسطے ادا کرنے ہونگے *

۸ — کوئی انگلش جنٹلمین جو ہندوستانیوں کی تعلیم میں عموما اور اس ایسو سی ایشن کے مقاصد سے خصوصا دلچسپی رکھتا ہو آنریری ممبر منتخب کیا جاسکتا ہی *

۸ (الف) کوئی لیڈی جسکو اس ایسو سی ایشن کے مقاصد سے ہمدردی ہو ایسوشی‌ایٹ (Associate) منتخب کی جاسکتی ہی *

۹ — مقصد (الف) کی ایک سب کمیٹی مقرر ہوگی جس کا نام کنسلٹنگ (Consulting) کمیٹی ہوگا اور جس میں کہ صدرانجمن — سکرٹریان - ایسو شی ایٹس ونیز تین اور ممبر جس کا انتخاب سالانہ ہوا کریگا شامل ہونگے *

۱۰ ایسو سی‌ایشن کے دو اسسٹنٹ سکرٹری علحدہ علحدہ منیجنگ اور کنسلٹنگ کمیٹی کے سکرٹری ہونگے *

۱۱ — سکرٹری منیجنگ کمیٹی کے فرایض حسب ذیل ہونگے *

(۱) ممبران ایسو سی ایشن کا ایک رجسٹر رکھنا اور اُن لوگوں کے جن کے ممبر ہونے کی اُمید ہو پتہ حاصل کرنا *

(۲) سوشل جلسوں کا انتظام کرنا اور دعوت کے خطوط ممبران و آنریری ممبران و دیگر اہلکاران ایسوسی‌ایشن و نیز جمیع حضرات کی خدمت میں بھیجنا جن کے نام صدرانجمن نایب صدرانجمن اور سکرٹری تجویز کرے *

(۳) ایسو سی ایشن کا حساب رکھنا *

۱۲ — سکرٹری کنسلٹنگ کمیٹی کے فرایض حسب ذیل ہونگے *

(الف) لندن اور نیز بیرونجات کے ایسے خاندانوں کے نام کا رجسٹر رکھنا جو بورڈرس کو لینا پسند کریں *

(ب) نئے آنے والوں کا استقبال کرنا اور اُن کو ممبران ایسو سی‌ایشن سے ملانا *

۱۳ — لارڈ جارج ہملٹن (Hamilton) کی خدمت میں درخواست کی جاے کہ وہ اس ایسوسی‌ایشن کے پیٹرن ہوں*

لارڈ اسٹینلی (Stanley) آف ایلڈرلی سے درخواست کی جاے کہ وہ پریسیڈنٹ کا کام کریں *

سر چارلس لایل (Lyall) سے درخواست کی جاے کہ وہ چیرمین (Chairman) کا کام کریں *

۱۴ — میجر سید حسین بلگرامی، ٹرسٹی ایم اے او کالج اور آر - سی - رچارڈس (Richards) اسکوئر کے - سی- ایم - پی وایس‌چیرمین منتخب کئے جاویں *

Shams-ul Ulema Syed Ali Bilgrami to be elected the Secretary of the Association.

Mr. Razzaq Bakhsh Kadri be elected Joint Secretary of the Association, and the Secretary of the Managing Committee.

Mr. Abul Hasan be elected the Secretary of the Consulting Committee and the Joint Secretary of the Association.

15. That the following gentlemen be appointed Honorary Members—

Charles Strachey, Esq., 33, Carlisle Square, Chelsea, S. W.

W. A. Releigh, Prof. of Lit., Glasgow University.

Mr. George Ross.

Mr. J. Kennedy, 14, Fragnel Lane, Finchley Road, N. W.

Mr. Conrad Beck, 141, Holland Road, Kensington, W.

Horace Beck, 233, Albion Road, Stoke Newington.

Major General Dickinson, 37, Sussex Gardens, Hyde Park.

Bernard Holland, Esq., 32, Kensington Square.

Percy S. Allen, Esq., The Cottage, Long Walk, Oxford.

Sir A. Cohen, 26, Gt. Cumberland Place. Marble Arch.

Rev. J. Gardner Brown, St. James' Vicarage, Lower Clapton, London, N. E.

Rev. Cornish, Asheldham Vicarage, Southminster, Essex.

5. The following be appointed Associates of the Association—

Miss E. J. Beck, 233, Albion Road, Stoke Newington, N.

Mrs. Theodore Beck, 2, Scaradale Terrace, Wright's Lane, Kensington, S. W.

Miss Manning, 5, Pembridge Crescent, Bayswater.

16. That the following gentlemen may be elected members of the Managing Committee—

Mr. Mohamed Amin Faqih.

Syed Ishrat Hosain.

Mr. Abdul Latif.

Mr. Agha.

Mr. Mukhtar Ahmad.

Sh. Makbul Hosain.

And the following gentlemen Members of the Consulting Committee—

شمس‌العلما مولوي سيد علي بلگرامي ايسو سي ايشن كے سكرٹري منتخب كيئے جائيں *

مسٹر رزاق بخش قادري ايسو سي ايشن كے جائنٹ سكرٹري اور منيجنگ كميٹي كے سكرٹري منتخب كيئے جائيں *

مسٹر ابوالحسن سكرٹري كنسلٹنگ كميٹي اور جائنٹ سكرٹري ايسو سي ايشن منتخب كيئے جائيں *

۱۵ — حضرات مندرجه ذيل آنريري ممبر مقرر هوں *

چارلس اسٹريچي اسكوئر ۳۳ كارلائل اسكوئر چيلسي ايس ڈبليو *

ڈبليو – اے – ريلے پروفيسر لٹريچر گلاسگو يونيورسٹي *

مسٹر جارج راس *

مسٹر جے كنيڈي ۱۴ فريگنسل لين فنچلے روڈ كنسنگسٹن ڈبليو *

مسٹر كانريڈ بيک ۱۴۱ هالينڈ روڈ كنسنگسٹن *

هوريس بيک ۲۳۳ البين روڈ اسٹوک نيوانگٹن *

ميجر جنرل ڈكنسن ۳۷ سسيكس گارڈن هائيڈ پارک *

برنارڈ هالينڈ اسكوئر ۳۲ كنسنگسٹن اسكوئر *

پرسي – ايس – الين ڈي كاٹيج – لونگ واک — آكسفورڈ *

سر اے كوهن ۲۶ گريٹ كمبر لينڈ پليس ماربل آرچ *

ريورينڈ جے گارڈنر براون‌سينٹ جيمس و كاريج لور كليمپٹن لندن *

ريورينڈ كارنش اشيلڈهم و كاريج ساوتهه منسٹر ايسكس *

۵ — ليڈياں مندرجه ذيل ايسو سي ايشن كي ايسو سي ايٹ منتخب كي جائيں *

"مس" اي جے بيک ۲۳۳ البين روڈ اسٹوک نيوانگٹن *

مسز تهيو ڈور بيک ۲ اسكار اڈيل ٹريس كنسنگسٹن *

مس منيک ۵ پيمبرج كريسنٹ بے واٹر *

۱۶ — مندرجه ذيل اصحاب منيجنگ كميٹي كے ممبر منتخب كيئے جا سكتے هيں *

مسٹر محمد امين فقيهه *

سيد عشرت حسين *

مسٹر عبداللطيف *

مسٹر آغا *

مسٹر مختار احمد *

شيخ مقبول حسين *

اور مندرجه ذيل كانسلٹنگ كميٹي كے ممبر منتخب كيئے جا سكتے هيں *

Mr. S. Aijaz Hosain.

Mr. M. Barkat-Ullah.

17. That as regards immediate action the Meeting proceed to adopt the following resolutions—

(1) That the proceedings of to-day's Meeting be published, and a copy be sent to all the members of the Managing Committee with the request to hold meetings in their towns, and to enlist the names of members, collect subscriptions, and to send them to the Secretary of the Managing Committee.

(2) That a copy of to-day's proceedings be sent to the Principal of the M. A.-O. College, Aligarh, and to the Secretary of the Old Boys' Association at Aligarh.

(3) That the M. A.-O. C. Old Boys' Association at Aligarh be requested to make all the members of this Association as their Honorary Members and invite them at its annual dinner and other meetings after their return to India.

(4) That the first social gathering be held on the 1st January, 1903, the day of Coronation of King-Emperor in India, and the great Durbar in Delhi, and that the invitations of this social gathering be issued at least six weeks before.

All communications concerning the Consulting Committee should be addressed to Mr. Abul Hasan, 250, Portsdown Road, Maida Vale, London, W., and all those concerning the Managing Committee to Mr. M. R. B. Kadri, 62, Albert Street, Regent's Park, London, N. W.

The following gentlemen have already accepted the membership of the Association—

Mr. Haider Hasan, Em. Coll., Cambridge.

Mr. Abdul Bari.

Mr. Abul Hasan.

Mr. M. R. B., Kadri.

Mr. Ziauddin Ahmad, M. A., D. Sc.

Sheikh Makbul Hosein, B. A., M. R. A., C. R. A. C., Cirencester,

Sheikh Shahid Husain.

Mr. Ishrat Husain, Christ College, Cambridge.

Mr. Md. Ismail, St. John's College, Cambridge.

Mr. Ali Akber Mirza, St. John's College, Cambridge.

مسٹر سید اعجاز حسین *

مسٹر ایم برکت‌الله *

۱۷ — فورا کام شروع کرنے کے واسطے مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کیئے جائیں *

(۱) کہ آج کے جلسے کي روئداد چھاپي جاے اور منیجنگ کمیٹي کے هر ایک ممبر کے پاس ایک کاپي بهیجي جاے- اور درخواست کي جاے - اپنے اپنے شهروں میں جلسے منعقد کریں اور ممبر بناویں — چندہ جمع کریں اور سکرٹري منیجنگ کمیٹي کے پاس بهیجدیں *

(۲) آج کے جلسہ کي روئداد پرنسپل ایم اے او کالج علیگڈھ اور سکرٹري اولڈ بائز ایسوسي‌ایشن کے پاس بهیجي جاوے *

(۳) ایم اے او کالج ایسو سي‌ایشن سے درخواست کي جاے کہ وے اس ایسوسي‌ایشن کے تمام ممبروں کو اپنے آنریري ممبر بناویں اور اُن کے هندوستان واپس آجانے پر اُن کو سالانہ ڈنر و نیز دیگر جلسوں میں مدعو کیا کریں *

(۴) پهلا سوشل جلسہ یکم جنوري کو جو هندوستان میں ملک معظم کي تاج پوشي اور دربار دهلي کي تاریخ هي منعقد کیا جاے - اور اس کي دعوت کے خطوط کم از کم چهہ هفتے پیشتر جاري کیئے جائیں *

کنسلٹنگ کمیٹي کے بارے میں تمام خط و کتابت مسٹر ابوالحسن ۲۵۰ پورٹس ڈاؤن روڈ میڈا ویل لندن اور منیجنگ کمیٹي کے بارے میں تمام خط و کتابت مسٹر آر - بي - قادري ۶۲ البرٹ اسٹریٹ ریجنٹس پارک لندن کے نام هوني چاهیئے *

حضرات مندرجہ ذیل نے ممبري قبول کرلي هی *

مسٹر حیدر حسن ایمنول کالج کیمبرج *

مسٹر عبدالهادي *

مسٹر ابوالحسن *

مسٹر آر - بي - قادري *

مسٹر ضیاءالدین احمد ایم - اے - ڈي - ایس - سي *

شیخ مقبول‌حسین بي- اے - ایم - آر - اے- سي- آر - اے - سي *

شیخ شاهد حسین *

مسٹر عشرت حسین کرایسٹ کالج کیمبرج *

مسٹر حیدر بیگ کرایسٹ کالج کیمبرج *

مسٹر محمد اسمعیل سینٹ جانس کالج کیمبرج *

مسٹر علي اکبر مرزا سینٹ جانس کالج کیمبرج *

مسٹر محمد امين *
مولوي بركت الله پرنسپل اوريئنٹل اكيڈيمي *
مسٹر محمد اصغر آكسفورڈ *
مسٹر مختار احمد ايڈنبرا *
مسٹر اعجاز حسين بڈل ٹيمپل *
مسٹر سيد سجاد حسين *
مسٹر آر - كے - خاں ٹرينٹي هال كيمبرج *
شمس العلماء سيد علي بلگرامي ۲۵ وكٹوريا روڈ *
ميجر سيد حسين بلگرامي ۱۱۶ ابري روڈ *
مسٹر آغا آكسفورڈ *
مسٹر ايم اے صمد ايم اے *
مسٹر ايس آر خاں لنكنس ان * فقط

Mr. Md. Amin.
Moulvi Burkut Ullah, Principal, Oriental Academy.
Mr. Md. Asghar, Oxford. [124, Chancery Lane, W. C.
Mukhtar Ahmad, Edinburgh.
Mr. Aijaz Hosain, Middle Temple.
Mr. Sajjad Hosain.
Mr. A. R., Khan, Trinity Hall, Cambridge.
Shams-ul-ulema Syod Ali Bilgrami, 25, Victoria Road, [Upper Norwood, S. E
Major Syed Hasan Bilgrami, 116, Ebury Street, S. W.
Mr. Agha. Oxford. [Near Victoria Station.
Mr. M. A., Samad, M. A. H. S. King & Co.
Mr. S. R. Khan, Lincoln's, Inn.

اسلام اور دولت برطانيه

في الحال انگلستان ميں دولت برطانيه اور اُس كي نوآباديوں كي نسبت جو اطراف عالم ميں واقع هيں ايک ضخيم كتاب شايع هوئي هى جس كي پانچ جلديں هيں — اس كتاب كے مختلف مباحث كو مختلف انشا پردازوں نے لكها هى — هر ايک آرٹيكل ايک ايسے شخص نے لكها هى جو اُس موضوع ميں اعلى ترين قابليت اور وسيع ترين واقفيت ركهتا هى — پهلي جلد هندوستان كي نسبت هى — اس كے تمام آرٹيكل هندوستان اور انگلستان كے مشهور انشا پردازوں اور مدبران ملک كے قلم سے نكلے هيں جو هندوستان ميں ايک عرصه تک حكومت كرچكے هيں اور جن كو هندوستان كے حالات كا پورا تجربه هى — اس جلد كا ديباچه سر ريمونڈسمت نے لكها هى — اس جلد ميں ايک آرٹيكل مدراس كي نسبت هى جو لارڈ وينلوک سابق گورنر مدراس كا لكها هوا هى — ايک آرٹيكل بمبئي كي نسبت هى جو لارڈ هيرس سابق گورنر بمبئي نے لكها هى — ايک آرٹيكل پنجاب كي نسبت هى جو سر جيمس لائل نے لكها هى — ايک آرٹيكل بنگال كي نسبت هى جو مسٹر روميش چندر دت كے زور قلم كا نتيجه هى — اسي جلد ميں تين آرٹيكل هندوستان كي عورتوں كي نسبت هيں : پهلا آرٹيكل هندو عورتوں كي نسبت مسٹر كرشنا راو نے اور دوسرا آرٹيكل مسلمان عورتوں كي نسبت مولوي بركت الله نے اور تيسرا آرٹيكل پارسي ليڈيوں كي نسبت مسٹر كافليو نے لكها هى — غرضكه اسي طرح پر اس كتاب كي پانچوں جلديں اور ان كے تمام آرٹيكل نهايت مشاهير اور مسلم الثبوت انشا پردازوں نے لكهے هيں جن كي مسلمه قابليت اور وسيع واقفيت ميں كسي قسم كا كلام نهيں هوسكتا اور جن كا قول اُس موضوع ميں جس پر اُنهوں نے لكها هى سب سے زياده معتبر اور مستند هى *

اس كتاب ميں جو مضمون بالخصوص مسلمانوں كے ليئے نهايت اهم اور قابل غور هى اور جس كي طرف هم اپنے ناظرين كو خصوصيت كے ساتهه متوجه كرنا چاهتے هيں وه اِس كتاب كي پانچويں جلد ميں شايع هوا هى جس كا ديباچه انگلستان كے مشهور مصنف سر جان لبک نے لكها هى — يهه مضمون جس كا عنوان " اِسلام اور دولت برطانيه " هى مسٹر آر - جي - كوربٹ كے زبردست قلم كا نتيجه هى جو ايک نهايت نامور اور آزاد خيال انشا پرداز هيں اور جن كو اسلامي مسائل كي نسبت نهايت وسيع اور عميق واقفيت حاصل هى - اِس مضمون كا عربي ترجمه مصر كے روزانه اخبار المويد نے مسلسل چهاپنا شروع كيا هى جس كے چار نمبر همارے پاس پهونچ چكے هيں - چونكه يهه موضوع اِسلام اور مسلمانوں كے ليئے نهايت اهم هى اِس ليئے هم اُس كا اُردو ترجمه اخبار مذكور سے چهاپتے هيں تاكه هندوستان كے مسلمانوں كو اِس اهم موضوع اور اُس كے آينده نتايج پر غور كرنے كا موقع ملے *

ايک مشهور جمله جو زبان زد خاص و عام هى يهه هى كه " برٹش ايمپائر دنيا بهر ميں سب سے بڑي اِسلامي سلطنت هى " يهه جمله گو بعض اشخاص كے نزديک هذيان اور خرافات سے زياده وقعت نهيں ركهتا - خصوصا جبكه اُن وسيع اِسلامي علاقجات پر نظر ڈالي جاتي هى جو قيصر روس كے ماتحت يا چين كي آسماني سلطنت كے زير حكومت يا دولت عثمانيه كے تحت اقتدار ميں واقع هيں تو يهه جمله بلا شک و شبهه اپنے كهنے والے كے جنون پر دلالت كرتا هى — ليكن جبكه مختلف ممالک كي مردم شماري پر ايک سرسري نظر كي جاتي هى تو صاف معلوم هوجاتا هى كه يهه جمله هذيان اور خرافات نهيں هى بلكه وه ايک حقيقت واقعي هى جس ميں كسي قسم كا شک و شبهه نهيں هوسكتا *

دولت عثمانيه † تين ملين مسلمانوں پر يورپ ميں اور باره ملين مسلمانوں پر ايشيا ميں حكومت كرتي هى - اِس پر اگر اِن مسلمانوں كي تعداد اضافه كي جاے جو افريقه ميں دولت عثمانيه كي رعايا هيں تو دولت عثمانيه كے مسلمانوں كي مجموعي تعداد ۱۶ ملين سے زياده نهيں

† ايک ملين — دس لاكهه هى *

هی - اسي طرح چین کي إسلامي سلطنت میں مسلمان رعایا کي تعداد ۳۲ ملین سے زیادہ نہیں هی اور روسي مسلمانوں کي تعداد ۶ ملین سے متجاوز نہیں هی — إس کا بیان هندسوں میں حسب ذیل هی :—

ترکي کي مسلمان رعایا یورپ میں ...	۳۳۵۰۰۰۰
ایضا ایضا ایشیا میں ...	۱۲۰۰۰۰۰۰
ایضا ایضا افریقه میں ...	۱۰۱۰۰۰۰
میزان دولت عثمانیه ...	۱۶۳۶۰۰۰۰
روس کي مسلمان رعایا ...	۲۶۰۰۰۰۰
بخاري کے باشندے ...	۲۵۰۰۰۰۰
خیوی کے باشندے ...	۷۰۰۰۰۰
میزان سلطنت روسیه ...	۳۸۰۰۰۰۰
چین میں مسلمان ...	۳۲۰۰۰۰۰۰

إن تینوں ممالک کے مسلمانوں کي مجموعي تعداد ۵۴۱۶۰۰۰۰ هی ، حالانکه صرف هندوستان کے مسلمانوں کي تعداد جیساکه هم آگے چلکر تفصیل کرینگے إس سے بقدر تین ملین کے زیادہ هی - لیکن اگر إس کے ساتھه وہ تعداد بھي شامل کي جاے جو سلطنت برطانیه کے زیر اقتدار واقع هی تو یہه فرق دوچند هو جاتا هی — هندوستان کي اخیر † مردم شماري سنه ۱۸۹۱ ع سے معلوم هوتا هی که هندوستان کي آبادي ۲۷۷ ملین هی جس میں ۱/۵ مسلمان هیں — یہه مردم شماري ایسے وقت میں هوئي تھي جبکه بہت سے مسلمان جو قرب و جوار کے علاقجات میں گئے هوئے تھے یا جو سرحدي اضلاع میں جنگ و جدل میں مصروف تھے شمار میں نہیں آ سکے - ذیل میں ایک جدول درج کیا جاتا هی جس سے هندوستان اور اُس کے قرب و جوار کے علاقجات کي تعداد جو خلیج هند کے سواحل پر واقع هیں ظاهر هوگي - یہه تمام اعداد سرکاري کاغذات سے لیئے گئے هیں جو بهرکیف قابل وثوق هیں *

جدول

هندوستان	۵۷۳۲۱۱۶۴
علاقجات سرحد	۱۷۴۰۰۰
امریکه شمالي و وسطي	۲۰۰۰۰
امریکه جنوبي	۲۹۰۰۰
استریلیا و او قیانوس	۱۹۰۰۰
سیلون	۲۲۲۰۰۰

† مردم شماري سنه ۱۹۰۱ ع کے نقشجات بھي شایع هوچکے هیں جس میں هندوستان کي آبادي میں بہت اضافه هوا هی اور بالخصوص مسلمانوں کي تعداد میں نسبتا زیادہ ترقي هوئي هی مگر غالبا یہه مضمون اُن کے شایع هونے سے پہلے لکھا گیا هی -

جزائر ملادیو	۳۰۰۰۰
جزائر لاکادیو	۱۴۰۰۰
بلوچستان	۵۰۰۰۰۰
بحرین	۲۵۰۰۰
سقوطرہ	۱۲۰۰۰
عدن و بریم	۴۱۰۰۰
جزیرہ مورش	۳۴۷۶۳
راس گڈ هوپ	۱۵۰۹۹
هندوستاني دیگر نوآبادیوں میں ...	۱۴۶۰۵
میزان ...	۵۸۴۷۱۹۸۱

علاوہ ازیں جزیرہ ملایا اور ابناے (B. Strait Settlement) کے گرد انگریزي نو آبادیوں میں بے شمار مسلمان آباد هیں — إن علاقجات کي مردم شماري کے نقشجات سے مسلمانوں اور غیر مسلمانوں کي تفصیل نہیں معلوم هوتي لیکن هم إن اطراف کے باشندوں کو دو قسموں پر منقسم کرسکتے هیں : چیني اور مسلمان — ذیل کي جدول سے مسلمانوں کي تعداد ظاهر هوتي هی *

نوآبادیوں میں	۲۴۳۸۲۸
اضلاع جزیرہ ملایا میں	۲۴۹۹۳۸
بورنیو انگریزي	۱۷۴۰۰۰
جزیرہ برنوي	۱۷۵۰۰
سراوک	۴۵۰۰۰
جزیرہ لا بي ان	۵۵۶۰
میزان ...	۱۰۳۰۸۲۶

اگرچه قبرص اور مصر کي مردم شماري کے سرکاري نقشجات همارے پاس موجود هیں مگر مجاهل افریقه (Darkest) جو انگلستان کي ما تحت هی وهاں کے مسلمانوں کي تعداد هم کو معلوم نہیں هوسکتي - ایسي صورتوں میں صرف تخمینه سے کام لیا جاتا هی - حالانکه بلاد صومال کے مسلمانوں کا بھي صحیح تخمینه نہیں هوسکتا — إن علاقجات کي بابت هم کو صرف اسقدر معلوم هی که إن میں صرف مسلمان هي مسلمان آباد هیں اور مذهب إسلام حبشیوں کے درمیان نهایت سرعت کے ساتھه پھیلتا جاتا هی — ذیل کي جدول سے حتی الامکان إن ممالک کے مسلمانوں کي تعداد ظاهر هوتي هی *

قبرص	۴۷۹۲۶
مصر	۸۹۷۸۷۷۵
سودان مصري	۱۰۵۰۰۰۰۰
بلاد نهجر	۲۵۰۰۰۰۰۰

لاٹوس	...	...	۳۷۲۰۰۰
نوآبادي گولڈ کوسٹ	...	...	۱۵۰۰۰۰
گیمبیا	...	...	۲۳۰۰۰
سرالیون	...	...	۷۰۰۰۰
نوآبادي وسطي افریقه	...	...	۲۲۵۰۰۰
اوگنڈ	...	...	۱۰۰۰۰۰
زنجبار وپمبا	...	...	۲۰۰۰۰۰
صومال	...	...	۵۰۰۰۰
میزان		...	۳۷۷۸۳۹۹۷

اگر اِن تینوں جدولوں کو جمع کیا جاوے تو حسب ذیل مجموعه حاصل هوتا هی *

پهلا جدول	...	...	۵۸۴۷۱۹۸۱
دوسرا جدول	...	...	۱۰۳۰۸۲۹
تیسرا جدول	...	...	۳۷۷۸۳۹۹۷
میزان		...	۱۰۷۵۷۶۸۰۴

یهه مجموعه جو مسلمانوں کي حقیقي تعداد سے بهت کم هی هم کو صاف طور پر بتلاتا هی که جسقدر مسلمان روے زمین پر آباد هیں اُن میں سے قریبا نصف دولت برطانیه کي رعایا هیں – لیکن اِس موضوع میں جو بات خاصکر اهم اور قابل لحاظ هی وه یهه هی که دولت برطانیه کي رعایا میں مسلمانوں کي تعداد ۲۹ فیصدي هی اور یهه نسبت روز بروز بڑهتي جاتي هی *

انگریزي نوآبادیوں میں مسلمان اپنے فرائض کے ادا کرنے میں بالکل آزاد هیں اور اس قدر سرعت کے ساتهه ترقي کر رهے هیں جسکي نظیر دیگر ممالک میں نهیں مل سکتي – چونکه ان کي تعداد زیاده هی اور ان کي دولت و ثروت کا دائره روز بروز وسیع هوتا جاتا هی اِس لیئے وه دیگر قوموں کے مقابله میں ایک ممتاز رتبه رکهتے هیں – هندوستان میں جیساکه سر رچرڈ ٹیمپل کهتے هیں که " زراعت مسلمان کاشتکاروں کے هاتهه میں هی اور جهاز راني مسلمانوں ملاحوں کے قبضه میں هی اور یهي حال تجارت کا هی " علاوه ازیں هندوستان در حقیقت علمي ، اخلاقي اور تمدني حیثیت سے اُن تمام اسلامي ممالک کا مرکز شمار کیا جاتا هی جو اُس کو محیط هیں — یهي حال مصر کا هی وه بوجه اپنے جغرافي مرکز اور ترقي کے میدان میں پیش قدم هونے کے لحاظ سے قرب و جوار کے ممالک میں جدید تهذیب اور شایستگي کي اشاعت کا ذریعه خیال کیا جاتا هی — پس کچهه تعجب نهیں که کسي دن مسلمانان هند کي دیني ، علمي ، اخلاقي اور سیاسي ترقي کي شعاعیں قرب و جوار کے اسلامي ممالک مثلاً افغانستان ، بلوچستان ، کاشغر بلکه ایران کو بهي منور کریں *

یهه تمام اسباب اور نیز جو ان کے ساتهه شامل هیں دولت برطانیه کي حدود کے اندر اور باهر عنقریب مسلمانان هند کو اس اعلی مرتبه پر پهونچانے والے ثابت هونگے جو دنیاے اسلام میں ان کے لایق هی – اِس میں شک نهیں که جو وسائل اور ذرائع اِس مقصد کے لیئے ضروري هیں وه اِن کو حاصل هیں — مجهکو معلوم نهیں که وه اِن سے فائده اُٹهائینگے یا نهیں ؟ *

یهه امر در حقیقت به نسبت اُس کے زیاده تر اهم هی جیساکه هم میں سے اکثر اشخاص خیال کرتے هیں – کیونکه اِس حیثیت سے که همارى سلطنت دنیا میں سب سے بڑي اسلامي سلطنت هی همارا نهایت ضروري اور لابدي فرض هی که هم اِس سوال کے مختلف پهلوں پر غور کریں که " آیا اسلام ترقي اور کامیابي کا ذریعه هی یا تنزل اور انحطاط کا باعث هی ؟ " *

هم کو نه صرف اپني ذات اور اپني مصلحتوں کے سامنے بلکه تمام دنیا کے سامنے مسلمانوں کي آینده حالت کي نسبت جوابدهي کرنا هی – کیونکه مسلمان دولت برطانیه میں ایک بهت بڑا جزو هیں اور اُس کي مصلحتیں اور اُس کي آینده حالت مسلمانوں کي مصلحتوں اور اُن کي آینده حالت کے ساتهه وابسته هی — حتی که سر رچرڈ ٹیمپل کهتے هیں که " سلطنت اسلامیه اور سلطنت برطانیه میں فرق کرنا ناممکن هی " *

انگریز اگرچه خواب غفلت میں مدهوش اور سخت غلطي میں مبتلا هیں مگر متواتر حادثات یکے بعد دیگرے ان کو بیدار کر رهے هیں اور اُن کو معلوم هوتا جاتا هی همارى وه تجارتي منڈیاں جنکو هم اپنے لیئے مخصوص سمجهتے تهے همارے حریف هم سے چهین رهے هیں – اسلیئے کچهه بعید نهیں که انگریز اپني خواب غفلت سے هوشیار هوں اور اُس طرز سیاست میں مناسب ترمیم کریں جس کا عملدرآمد هم ایک عرصه سے اپنے هموطن مسلمان کے ساتهه کر رهے هیں *

بیشک اِس سے انکار نهیں هوسکتا هی که همنے زمانه بغاوت سے اُس وقت تک مسلمانوں سے قرب حاصل کرنے میں کسیقدر ترقي کي هی جب که سر سید مرحوم اس امر کي شکایت کرتے تهے که انگریز حکام رعایا سے علحده رهتے اور ان سے نفرت کرتے هیں – مگر باوجود اس کے مسلمانوں کے ساتهه برتاو میں بهت سي غلطیاں هم سے سرزد هوئي هیں جیسا که ڈاکٹر لیٹنر کهتے هیں جن کا قول اسباره میں بلاشبهه مستند اور قابل وثوق هی – وه کهتے هیں که " جسوقت صدر دیواني اور نظامت عدالت دونوں محکمه توڑ دیئے گئے تو انگریزوں کا اختلاط اسلامي عناصر کے ساتهه بالکل مفقود هوگیا اور همارے محکمے غرض مقصود سے بهت دور جا پڑے کیونکه همارے جج عربي زبان سے عموما ناواقف هوتے هیں جس کے بغیر مسلمانوں میں کوئي شخص رسوخ نهیں حاصل کرسکتا کیونکه اس زبان کو اسلامي شریعت کے ساتهه ایسا ارتباط هی جو کسي طرح جدا نهیں هوسکتا " *

علاوہ ازیں مسلمانوں کي اکثر جاگيريں اور تنخواهيں بلا وجه ضبط کرلي گئيں اِس ليئے ڈاکٹر موصوف مناسب خيال کرتے هيں که " يهه جاگيريں اِن کے مالکوں کو واپس دي جائيں تاکه مسلمانوں کو مذهبي اور اخلاقي تربيت ميں جو اُمت محمديه کے ليئے ضروري هي اُن سے مدد ملے " اِس ميں شک نهيں که اگر هم ڈاکٹر مذکور کي نصيحت پر عمل کرينگے تو اِس سے هماري بهت سي انتظامي اور سياسي فروگذاشتوں کي تلافي هو جاويگي جو همارے هندوستان کے بعض حکام سے سرزد هوئي هيں اِن ميں سب سے بڑي غلطي يهه هي که مسلمانوں کے ليئے اعلی تعليم کے دروازے بند هوگئے هيں جس کا لازمي نتيجه يهه هي که سرکاري ملازمت کے سلسله ميں اِن کي کمي هوئي — اِس سے جو اضطراب اور بے چيني اِن کے دلوں ميں محسوس هو رهي هي اُس کو اُنهوں نے لارڈ رابرٹس کے سامنے سنه ۱۸۹۳ ع ميں اِس طرح پر بيان کيا تها " مسلمانان هند آپ سے يهه اُميد رکهتے هيں که آپ ان کي بسالت اور دلاوري ' ميدان جنگ ميں ثابت قدمي ' صداقت اور وفاداري کي نسبت شهادت دينگے کيونکه آپ کو هماري ان صفات کا بارها تجربه هوچکا هي اور آپ کو اس ميں بهت وسيع واقفيت حاصل هي تاکه جس وقت همارے سامنے ملکي محکموں کے دروازے بند هو جائيں تو همکو سررشته جنگ ميں ترقي کرنے کا موقع ملے اور اس طرح پر همارے اُس نقصان کي تلافي هوجاوے *

جن لوگوں نے انگريزوں اور مسلمانوں کے درميان دوستانه تعلقات کے مستحکم کرنے ميں مدد دي منجمله اِن کے سر سيد احمد خاں هي جس نے سنه ۱۸۷۵ ع ميں يورپ کے کالجوں کے نمونه پر عليگڈه کالج قايم کيا تاکه مسلمانوں کے بچوں کو موجوده زمانه کے مطابق حقيقي تربيت دي جاوے اور اُن کو اپنے سچے مذهب کے سمجهنے اور سرکاري عهدے حاصل کرنے کے ليئے تيار کيا جاوے يهه کالج اپنے منتظموں کي قابليت کو ثابت کر چکا هي جس کي حکام انگريز نے يکے بعد ديگرے شهادت دي هي — حتی که سر وليم ميور نے بهي جس کا رضامند کرنا هر شخص کو مشکل هي اور جو مذهب اسلام پر طعن کرنے والوں ميں ايک ممتاز شخص هي اور جس کي متعدد تاليفات موجود هيں *

جس غرض کے ليئے مرحوم سيد احمد خاں نے يهه کالج قايم کيا تها وه جيساکه لارڈ الجن سابق گورنر جنرل هند کهتے هيں يهه هي که " مسلمانوں کے بچوں کو حقيقي اور اسلامي تربيت دي جاوے اور ان ميں اخلاقي خوبياں اور مردانه صفات پيدا کي جاويں اور ان کو اپني ذات پر بهروسه کرنے اور اپنے نفس کي عزت کرنے اپنے فرايض کے انجام دينے اور دوستي اور وفاداري پر ثابت قدم رهنے کے ليئے اُن کو تيار کيا جاوے — نه که صرف تعليم دينا اِس کالج کا مقصود هي " — لارڈ الجن کے اِس بيان پر اِس قدر اور اضافه هوسکتا هي که مسلمان بچوں کے دلوں ميں پرهيزگاري اور گورنمنٹ کے ساتهه سچي دوستي اور وفاداري کا بيج بونا اِس کالج کا اصلي مقصود هي *

اِس ميں شک نهيں که بذريعه اِن تمام وسائل کے جو مسلمانوں کو ترقي دينے جو قيصر اڈورڈ هفتم کي رعايا هيں اور اِن کو اپني محبت کي طرف کهينچنے اور نيز جيساکه سر سيد مرحوم کهتے هيں اِن کو رنج و راحت ميں انگريزوں کا همدرد بنانے کے ليئے ممکن هيں همکو اِس قسم کے کالجوں کي مدد کرنا واجب هي *

اپني غلطيوں کي تلافي اور اپنے مسلمان بهائيوں کي مدد کرنے اور ترقي کے زينه پر ان کو سهارا لگانے کے علاوه همارا يهه بهي فرض هي که هم اُن خيالات کو زايل کرنے کي کوشش کريں جو بعض انگريزوں کے ذهن ميں صرف اِس ليئے پيدا هوگئے هيں که اُنهوں نے مذهب اسلام کي حقيقت کے سمجهنے ميں غلطي کي هي — اس جهالت کا نتيجه مسلمانوں کو اپنا دشمن بنانے کے سوا کچهه نهيں هوسکتا — مسٹر مالرين ماريسن نے بيان کيا هي که " مسلمانوں نے هندوستان کي تمام مسجدوں ميں نمازوں کے بعد خداوند تعالى کي جناب ميں نهايت عاجزي کے ساتهه دعائيں کيں که وه همکو همارے دشمنوں بوير پر فتح و نصرت عطا فرماوے — يهه اِس امر کي دليل هي که مسلمان اگرچه مذهبي عقايد ميں هم سے مختلف هيں مگر قيصر هند کي رعايا هونے کے لحاظ سے وه همارے بهائي هيں — يهه پهلا هي مرتبه هي ' جبکه مسلمانوں نے ايک ايسے شهنشاه کي فوجوں کے فتحمند هونے کے ليئے دعائيں کي هيں جو ان کا هم مذهب نهيں هي *

انصاف يهه هي که يهه نهايت مستحکم دليل هي جو مسلمان اپنے دلي خلوص اور سچي لائلٹي اور اصلي وفاداري کے ثبوت ميں پيش کرسکتے هيں *

هم ميں سے هر شخص اُس سين کي اهميت سے يقينا واقف هي جسکا پارٹ افغانستان اُس حالت ميں کرسکتا هي جبکه هم کو روس کے ساتهه معرکه جنگ پيش آے — پس همکو اس امر سے واقف هونا نهايت ضروري هي که همارے تعلقات افغانستان کے مسلمانوں کے ساتهه جنکا همارے دشمن کے ساتهه خفيه طور پر معاهده کرلينا ممکن هي هندوستان کے مسلمانوں پر منحصر هيں جو همارے اور افغانوں کے تعلقات کو زياده تر مستحکم کرسکتے هيں *

اگر هم ايشيا سے قطع نظر کر کے افريقه پر نظر ڈاليں تو هم کو معلوم هوگا که اس براعظم کے واسطے علاقجات ميں فرقه سنوسيه کا اقتدار بڑهتا جاتا هي — اِس فرقه کے لوگ هماري مدافعت کے ليئے جهاں تک که اِن کے امکان ميں هي سخت کوشش کر رهے هيں — پس اگر هم مسلمانوں کو اپني طرف کهينچنے ميں اپنا قدم آگے نهيں بڑهائينگے تو هم آينده حالت ميں اپنے سوا کسي کو ملامت نهيں کرسکينگے *

ايشيا اور افريقه ميں برٹش سلطنت کي بنياد مستحکم کرنے کا بهترين ذريعه يهه هي که هم کو يهه بات مسلمانوں کے ذهن نشين کرنے کي کوشش کريں ' که اِن کي اور هماري مذهبي اور سياسي مصلحتيں

ایک دوسرے کے ساتھہ مربوط ھیں — اِس لیئے مسلمانوں کو اِس بات کا جاننا ضروري ھی کہ اِن کے اکثر معتقدات جن کو مذھبي خیال کرتے ھیں اِن کو مذھب سے کوئي علاقہ نہیں ھی اور نہ قرآن مجید سے اِن کي تائید ھوسکتي ھی جیسا کہ جسٹس امیر علي کہتے ھیں کہ "مسلمانوں کے تنزل اور انحطاط کا سبب زیادہ تر وہ خیال ھی جو اُن کے ذھن میں پیدا ھوگیا ھی کہ مذھب کے سمجھنے میں عقل سے کام لینے کا زمانہ سلف کے مجتہدوں پر ختم ھوگیا اور موجودہ زمانہ میں اجتہاد کرنا ناجایز ھی اور مشہور مذاھب میں سے کسي ایک مذھب کي تقلید کیئے بغیر کوئي شخص سچا مسلمان نہیں ھوسکتا اِس بنا پر ھر ایک مسلمان اپني ذاتي راے اور ذاتي خیال کو بالکل الگ رکھتا ھی اور ایسے مفسرین اور مجتہدین کي رایوں کا اعتقاد رکھتا ھی جو نویں صدي میں گذرے ھیں اور اِن خیالات کي طرف التفات نہیں کرتا جو زمانہ کي ترقي سے سولہویں صدي میں پیدا ھوئے ھیں" صدر اسلام میں مسلمانوں کي یہہ حالت نہ تھي *

(باقي آیندہ)

واقعات اور رائیں

دربار کے متعلق تخفیف کرایہ ریل کا اِشتہار منجانب ایسٹ اِنڈیا کمپني دیا گیا ھی اُس کا خلاصہ یہہ ھی کہ بشرطیکہ جس اِستیشن سے سفر شروع کیا جاے وہ دھلي سے کم از کم ۱۰۰ میل ھو تو ایسٹ اِنڈیا اور اُس کي شاخوں پر فرسٹ اور سیکنڈ کلاس میں دونوں طرف کا سفر صرف ایک طرف کا کرایہ دینے پر ھوسکتا ھی — اِنٹر کلاس میں اسي قسم کے ریٹرن ٹکٹ کے واسطے سویم درجہ کے کرایہ کا دوگنہ دینا ھوگا — تھرڈ کلاس کا ریٹرن ٹکٹ ڈیوڑھا کرایہ دینے پر مل سکیگا — یہہ تخفیف صرف ۸ لغایت ۲۵ دسمبر نفاذ پذیر رھیگي اور دھلي سے ۲۲ جنوري تک واپسي کي مہلت ھوگي *

اِستیشن دھلي سے سنترل کمپ اِستیشن تک کرایہ فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کا معمولي طور پر ۸ آنہ ھوگا — البتہ جس شب کو اِستیٹ بال ھوگي یا جس روز خاص دربار ھوگا اُس روز سلیم گڈہ تک کي واپسي کے ٹکٹ کے معاف لیئے جائینگے *

اِسپیشل ٹرینس کي بابت معمولي کرایہ میں ۱۰ میل کا کرایہ اضافہ کیا جائیگا *

پارسلوں کے واسطے دھلي میں ایک اِستیشن سے دوسرے اِستیشن تک ۲ آنہ في پارسل لیا جائیگا *

ھمکو اِس بات کے معلوم ھونے سے خوشي ھوئي کہ رؤساء ضلع ھذا حسب معمول اپني خیرخواھي کا اظہار دربار کے موقعہ پر جوش اور الوالعزمي سے کرنا چاھتے ھیں — چونکہ گورنمنٹ کا حکم ھی کہ ھر ضلع میں بھي یکم جنوري کو دربار ھو لہذا دربار تو ھر صورت میں ھوگا لیکن یہہ ھر ضلع کے حکام اور زیادہ تر ھر ضلع کے رؤساء اور سربرآوردہ اشخاص کي روشن خیالي اور ھمت پر اور ثروت پر منحصر ھی کہ علاوہ دربار کے جو کچھہ ھو وہ کیا ھو اور کس طرحپر ھو — ۹ نومبر کو بوقت ۹ بجے دن کے ان امور پر غور کرنے کے واسطے رؤساء و جنٹلمین ضلع ھذا کراسٹھویٹ ھال میں جمع ھونے والے ھیں *

—— :**: ——

دھلي دربار کے متعلق عرصہ سے یہہ امر زیر بحث تھا کہ آیا موٹر کار (Motar car) کا چلانا دربار کمپ کي سڑکوں پر جائز رکھا جاے یا نہیں ؟ ناظرین کو معلوم ھی کہ یہہ نو ایجاد گاڑي برقي قوت سے چلتي ھی اور اُس کے واسطے کوئي خاص سڑک درکار نہیں ھوتي - یہہ ھي اُس کي خوبي ھی اور اسي میں خدشہ بھي ھی - چنانچہ ولایت میں اکثر حادثہ پیش آتے ھیں — ایگزکیٹو کمیٹي کو اور بالخصوص انسپکٹر جنرل صاحب پولیس کو اجازت دینے میں یک گونہ تامل تھا - معمولي گاڑیاں جن کے آنے کي اطلاع کمیٹي کو ھی وہ اسقدر کثیرالتعداد ھیں کہ اگر مسلسل ایک قطار میں کھڑي کي جائیں تو پچیس میل کي ایک لین ھوگي - باوجود ایںھمہ حضور ویسراے سے استمزاج کے بعد کمیٹي نے موٹر کار کا چلانا جایز قرار دیدیا ھی ، لیکن مالکان موٹر کار اپني گاڑیوں کا معائنہ کرائینگے اور کمیٹي کا اطمینان کرینگے کہ چلانے والا واقف کار ھی *

منجملہ دیگر سامان تفریح دربار کے موقعہ پر آتشبازي کا بھي خاص اھتمام اور مشہور و معروف آتشباز مسٹر پراک ولایت سے آئینگے — اس کام کے واسطے پندرہ سو پونڈ کي منظوري ھی *

ھمارے کالج کے معاون اور قوم کے مشہور و معروف خیر خواہ مسٹر مہدي حسن نواب فتح نواز جنگ بہادر نے کانفرنس کے متعلق آج (پنجشنبہ) کے پاینیر میں ایک چٹھي شایع کي ھی — اس تنگ وقت میں ھم اس چٹھي کے متعلق مفصل کچھہ تحریر نہیں کرسکتے — البتہ دو باتیں ایسي ھیں جن کي بابتہ ھمکو چند فقرات لکھنے کا موقعہ ھی — مسٹر مہدي حسن تحریر کرتے ھیں کہ بار بار اظہار لا یلتي نہیں کرنا چاھیئے - اس کا مطلب ھم نہیں سمجھے — براہ مہرباني کانفرنس کے اُس رزولیوشن کا حوالہ دیا جاے جس سے یہہ ثابت ھوتا ھی کہ موقعہ اور بے موقعہ اظہار وفاداري گورنمنٹ کیا جاتا ھی — دوسرا سوال ھم یہہ کرتے ھیں کہ مسٹر مہدي حسن کو یہہ کیونکر معلوم ھوا کہ کانفرنس یونیورسٹي کمیشن کے متعلق یا خاموشي اختیار کریگي اور یا جھوٹي تعریف کریگي ؟ گو ھمارا اخبار اس قابل نہیں ھی کہ وہ ایسے معزز بزرگوں کي نوٹس میں آئے تاھم اگر مسٹر مہدي حسن ھمارے پچھلے پرچے ملاحظہ فرمائینگے تو اُن کو معلوم ھوگا کہ یونیورسٹي کمیشن کي طرف سے غفلت نہیں کي گئي — ھم اِس سلسلہ میں یہہ بھي درخواست کرتے ھیں کہ ھمارا وہ آرٹیکل بھي ملاحظہ کیا جاے جو " Our mail bag " ھمارا میل بیگ - کے عنوان سے ۱۸ ستمبر کے پرچہ میں شایع ھوا ھی *

نسخہ لکھنا تو ھم اخبار نویس لوگ بھي جانتے ھیں ، بلکہ یہي ھمارا خاص کام ھی — جو کام قوم کے ارکان کا ھي وہ دوسرا ھی *

۵ نومبر کے انگریزي اخبارات میں ایک تار اس مضمون کا شائع ہوا کہ گرینڈ ڈیوک، پال جو شنشاہ روس کے چچا ہیں اپنے فوجي عہدہ سے برخاست کردیئے گئے - ابھي تک یہہ معلوم نہیں ہوا کہ اُن سے کیا جرم سرزد ہوا ہی *

جس وقت ہمارا اخیر پرچہ نکلا تھا تو حضور ویسرائے بمقام دتیا رونق افروز تھے — وہاں سے ۲۸ اکتوبر کو جہانسي جلوہ افروز ہوئے — اڈریس کے جواب میں بندیلکہنڈ کي زراعتي حالت سے اظہار ہمدردي فرمایا اور یاد دلایا کہ سنہ ۱۸۹۷ع لغایتہ سنہ ۱۹۰۰ع تقریباً ۳۲ لاکھہ جمع سرکاري معاف کي گئي ہی اور دس لاکھہ تقاوي تقسیم کي گئي ہی - اُسي روز جہانسي سے ویسرائے بمقام اورچہ تشریف لیگئے، اورچہ سے ۳۰ اکتوبر کي شام کو روانہ ہوکر ۳۱ اکتوبر کو بمقام مہو پہونچے مگر راستہ میں ایک مقام پر چند گہنٹے قیام فرما کر ماندھاتا کي قدیم عمارات کي سیر کي گئي - مہو میں یکم نومبر کو مہاراجہ ہولکر اور اُن کے ولیعہد سے ملاقات ہوئي- ۲ نومبر کو مہو سے روانہ ہوکر ویسرائے بمقام دھار رونق افروز ہوئے - یہہ بھي ایک چھوٹي ریاست ہی - اس مقام پر ۴ نومبر کو مانڈو کي سیر کي گئي جو قدیم اسلامي سلطنت مالوہ کا صدر مقام تھا - ۵ نومبر کو حضور ممدوح دھار سے مہو واپس تشریف لیگئے *

آج پنجشنبہ کے ایک تار سے معلوم ہوتا ہی کہ سمالي لینڈ میں ملا نے ایک سرکاري چوکي پر حملہ کیا اور اُس کو کسي حد تک کامیابي بھي ہوئي — ۲۷ نومبر تک تین ہزار سپاہ سرکاري جمع ہوجاویگي - بوجہ قلت پاني وغیرہ بڑي جمعیت سے حملہ کرنا خلاف مصلحت سمجھا جاتا ہی *

افسوس کہ بوجہ علالت بنگال کمانڈ کے جنرل صاحب کو جن کا قیام نہني تال رہتا ہی گذشتہ ہفتہ میں ولایت جانا پڑا *

۴ نومبر کو پولیس کمشن بمقام ڈھاکہ تھا *

مسٹر ارنیع صاحب ڈائرکٹر جنرل تعلیمات نے ۳ و ۴ نومبر کو علیگڈہ کالج ملاحظہ کیا *

۵ نومبر کو پانیر کي ایک تحریر سے معلوم ہوا کہ امریکہ میں ایک ڈاکٹر صاحب جن کا نام لٹلفیلڈ (Littlefield) ہی اس بات کے دعویدار ہیں کہ وہ ایک ترکیب سے مردہ کو زندہ کرسکتے ہیں بشرطیکہ اعضاے رئیسہ برقرار اور درست ہوں - معلوم ہوتا ہی کہ اس وقت تک زیادہ تر جانوروں پر امتحان کیا گیا ہی *

نواب افسرالدولہ بہادر مشہور و معروف فوجي و ایواني افسر حیدرآباد کو حضور شہنشاہ ہند نے لفٹننٹ کرنل کا خطاب عطا فرمایا ہی *

اولڈ بائز ڈنر کا پروگرام گذشتہ پرچہ میں شایع کرتے وقت غلطي سے بجاے نومبر کے بعض مقامات پر اکتوبر طبع ہوگیا ہی یہہ ایسي غلطي ہی جس سے کسیکو مغالطہ نہیں ہوسکتا بہرکیف ہم پھر اطلاع دیتے ہیں کہ جو کچھہ ہونا ہی وہ ۱۴ اور ۱۵ نومبر کو ہوگا - جن مقامات پر پلیگ ہی وہاں سے ہم کسي صاحب کي شرکت کي بمشکل توقع کرسکتے ہیں *

مندرجہ ذیل کتب ہمارے دفتر میں ریویو کي غرض سے پہونچیں *

(۱) سیاحت قسطنطنیہ مصنفہ مسز میکس مہولر مترجمہ خواجہ سید رشید الدین صاحب مودودي *

(۲) مشاہیر نسوان - مولفہ ومصنفہ منشي فاضل مولوي محمد عباس صاحب ایم — اے جاینٹ ایڈیٹر پیسہ اخبار *

(۳) عربي بول چال مصنفہ مولوي محمد عبدالرحمان صاحب *

(۴) از ولایت کتاب بابت قیمت اجناس - مولفہ مسٹر ولیم ڈگبی صاحب سي - آئي - اي *

بعض نہایت دلچسپ حالات متعلق کابل انگریزي اخبار کلکتہ کو مرزا غلام محمد افغاني تاجر کے ذریعہ سے باضابطہ انٹر ویو کے بعد معلوم ہوئي ہیں مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ۵ ستمبر کو امیر نے ایک دربار منعقد کیا جس میں ایک تحریر با آواز بلند پڑھي گئي جو بدست سکندر خاں گورنمنٹ روس کي جانب سے آئي تھي خلاصہ اس تحریر کا یہہ تھا کہ گورنمنٹ روس کي راے میں وہ وقت آگیا ہی کہ تجارتي تعلقات درمیان روس اور افغانستان زیادہ مستحکم کیئے جائیں - گورنمنٹ روس نے یہہ بھي تحریر کیا تھا کہ اسبات کا اندیشہ نہ کرنا چاہیئے کہ روس ملک دبا لیگا کیونکہ ایسا کرنےمیں انگلستان سے تعلقات خراب ہوجائینگے پس افغانستان کو اندیشہ کا موقعہ نہیں ہی — جب تحریر ختم ہوگئي تو امیر نے حاضرین دربار سے ددریافت فرمایا کہ کیا جواب دیا جاے اُس پر علي یار خاں قزلباش نے کہا کہ یہہ ترکي کتہ جو کفار کي چٹھیاں لایا ہی اِس قابل ہی کہ اِس کے اِتنے جوتے لگائے جائیں کہ چاند گنجي ہوجاے اور یہہ ہي ہمارا جواب ہونا چاہیئے *

اِس تقریر سے اُمیر نہایت برہم ہوئے اور فرمایا کہ اگرجوتے کسي کے لگینگے تو خود اُس کے جو ایسي بیہودہ تقریر کرتا ہی حاضرین نے دیکھا کہ امیر کو غصہ آ گیا اِس وجہ سے سب خاموش رہے — تب امیر نے خود ہي ایک نہایت معقول جواب لکھا دیا جس کا ما حصل یہہ تھا کہ یہہ مسئلہ اہم ہی - دفعتاً جواب نہیں دیا جاسکتا - یہہ اندیشہ ہی کہ افغان لوگ روسي تجار سے لڑیں یا حملہ کریں جس کا نتیجہ اچھا نہ ہو گا اور بالآخر یہہ بھي لکھدیا کہ اس قسم کي تحریریں اینده برٹش گورنمنٹ کے ذریعہ سے آنا چاہیئیں - منجانب امیر سکندر خاں قاصد کو ۵۰ روپیہ بطور انعام دیا گیا *

غالباً یہہ خبر دلچسپي کے ساتھہ پڑھي جائیگي کہ حضور شاہ ایران نے شیخ علي یوسف مالک و ایڈیٹر المؤید کو بمقام پیرس دوسرے درجہ کا تمغہ " شیر خورشید " عطا فرمایا جس کي مفصل کیفیت انہوں نے

بذریعہ تار اپنے اخبار کو لکھي هی اور ۱۷ ستمبر کے الموید میں شائع هوئي هی *

صاحب اخبار پیرس سے لکھتے هیں کہ " مجھکو دولت ایران کے وزیر اعظم کي ملاقات کي عزت حاصل هوئي — مرزا اسحاق خاں سفیر ایران متعینہ واشنگٹن سابق کانسل جنرل متعینہ مصر نے مجھکو ان کي خدمت میں پیش کیا تھا — جناب ممدوح نے نہایت مہرباني سے میرا استقبال کیا اور فرمایا کہ " میں همیشہ آپکا اخبار الموید پڑھتا هوں اور اُس کے وہ اهم مضامین جو دنیاے اسلام کے مشترکہ فوائد کي نسبت لکھے جاتے هیں نہایت غور کے ساتھہ مطالعہ کرتا هوں " — میں نے جناب ممدوح کا شکریہ ادا کیا — دوسرے پھر ملاقات هوئي اور مصر کے متعلق باتیں هوتي رهیں رخصت هوتے وقت فرمایا کہ پیرس سے روانگي سے پیشتر ایک مرتبہ اور آپ مجھسے ملیں چنانچہ میں ۸ ستمبر کو ظہر کے بعد حاضر هوا — اس وقت ان کي خدمت میں بعض وزراے دولت ایران و مصاحبان شاہ کجکلاہ حاضر تھے — جناب ممدوح نے فرمایا کہ " میں نے آپ کا اور آپ کي عظیم الشان اسلامي خدمات کا ذکر اپنے آقاے نعمت کے حضور میں کیا — حضور ممدوح نے ان کے صلہ میں آپ کو دوسرے درجہ کا تمغہ شیر خورشید عطا فرمایا هی — یہہ تمغہ اور اُس کي نسبت فرمان میں آپ کي سپرد کرتا هوں — حضور ممدوح اُمید کرتے هیں کہ آیندہ آپکي بیش بہا خدمات کي دولت ایران کي طرف سے مزید قدرشناسي کي جاویگي " — اسکے بعد فرمایا کہ " اسلامي ممالک کے لیئے اس سے زیادہ کوئي چیز مفید نہیں هوسکتي کہ وہ باهمي اتحاد و ارتباط کے مفید کاموں کے ذریعہ سے اپني مصلحتوں اور منفعتوں کي حفاظت کریں اور آپ جیسے روشن خیال اخبار نویس اس قسم کي اهم خدمات قابلیت کے ساتھہ انجام دیسکتے هیں " *

اشتہارات

ثابت بانخیر

دلچسپ ترکي قصہ کا ترجمہ

جس کے مولف مسٹر سجاد حیدر بي - اے - هیں مترجم سے بمقام مدرسۃالعلوم علیگڈہ مل سکتا هی *

قیمت في جلد ... ... ۵؍

اِشتہار

قانون شہادت مولفہ جناب مسٹر سید محمود صاحب کا چھپ طیار هوگیا هی — درخواستیں بنام منیجر ڈیوٹي بک ڈپو مدرسۃالعلوم علیگڈہ آنا چاهیئیں *

علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ

شرح قیمت اخبار

یہہ اخبار هفتہ میں ایک بار چھپتا هی اور هر پنجشنبہ کو شایع هوتا هی *

اخبار کا جاري رهنا معاونین کي اعانت اور قیمت اخبار کے وصول هونے پر منحصر هی *

معاونین اخبار وہ حضرات سمجھے جاوینگے جو سالانہ عـــہ یا اس سے زیادہ عنایت کریں *

قیمت سالانہ پیشگي علاوہ محصول	... ...	عللہ؍
ایضا ایضا معہ محصول	... ...	عـــہ
قیمت ششماهي علاوہ محصول	... ...	صہ؍
ایضا ایضا معہ محصول	... ...	یـعہ؍
قیمت سہ ماهي علاوہ محصول	... ...	ـعہ؍
ایضا ایضا معہ محصول	... ...	للعہ؍
قیمت في پرچہ	... ...	۴؍

اُجرت چھاپہ اشتہارات

اشتہار ماسٹروں اور ٹیچروں کا بغرض حصول نوکري کے کالج یا اسکول میں هر دفعہ کے لیئے	...	۸؍
باقي اشتہارات هر دفعہ کے لیئے في سطر کالم	...	۲؍

Printed and published by Mahomed Mumtaz-uddin at the Institute Press, Aligarh.

علیگڈہ انسٹیٹیوٹ پریس میں باهتمام محمد ممتازالدین چھپا اور مشتہر هوا

REGISTERED No A. 176

معه تهذيب الاخلاق

THE ALIGARH INSTITUTE GAZETTE

OF

THE MAHOMEDAN ANGLO-ORIENTAL COLLEGE

WITH WHICH IS INCORPORATED

"THE MAHOMEDAN SOCIAL REFORMER."

HONORARY EDITOR :— *MOULVI SYED MEHDI ALI KHAN.*

New Series VOL. II. No. 46. } THURSDAY, 1 th NOV. 1902. روز پنجشنبه ۱۳ نومبر سنه ۱۹۰۲ ع { سلسله جديد جلد ۲ نمبر ۴۶

فهرست مضامين

اسلامي دنيا کا جغرافيه

بهت کم ناظرين هم سے اُس بات ميں اختلاف کرينگے که منجمله بيشمار قومي ضروريات کے اسلامي دنيا کے جغرافيه سے واقفيت هونا ايک مقدم چيز هی — بيشک مدارس انگريزي ميں جغرافيه پڑهايا جاتا هی، مگر اول تو اسلامي ممالک کا اُس ميں بالخصوص ذکر نهيں هی دوم اصطلاحات انگريزي کے ذريعه سے جو واقفيت مطلوب اور ضروري هی وه حاصل نهيں هوتي، سوم هماري يهه مراد نهيں هی که صرف طلبا کو اسلامي دنيا کا جغرافيه پڑهايا جاے، بلکه هم چاهتے هيں که عام شايقين اور بالخصوص همدردان قوم کے واسطے يهه ضروري واقفيت پيدا کرنے کا سامان مهيا هونا چاهيئے — همارا مقصد صرف اُسي صورت ميں حاصل هوسکتا هی جب ايک خاص جغرافيه بزبان أردو تهذيب ديا جاے*

همکو معلوم نهيں هی که جو خاص بندوبست اس اخبار کے متعلق اس بات کا هی که مصري اخبارات بالخصوص المويد اور المنار سے ترجمه هوکر ناظرين کي خدمت ميں پيش کيا جاے اُس کي کس حد تک قدر کيجاتي هی — مگر هم ناظرين کي خاص توجه اپنے اخبار کے اس پهلو اور فيچر کي طرف مبذول کرنا چاهتے هيں — يهه انتظام صرف کثير کا باعث هی، مگر سمجهتے هيں که يهه صرف بهت بجا اور مناسب اور مفيد هی — اگر کوئي زبان ايسي هی جس سے اسلامي دنيا ميں تهوڑي يا بهت واقفيت هر جگهه هی تو وه عربي هی، اور اگر عربي زبان ميں کوئي اخبار ايسا هی جو اعلی درجه کے يورپين اخبارات کا هم پله هی تو وه المويد هی — يهه هی اخبار ايسا هی جسکے ذريعه سے اگر آپ چاهيں تو تقريباً تمام اسلامي دنيا ميں اپنے حالات اور خيالات کي اشاعت کرسکتے هيں — هم تو تقريبا هر هفته کسي نه کسي مضمون کا اس اخبار سے ترجمه چهاپتے هيں، مگر زياده خوشي اس بات کي هی که کاهے گاهے المويد بهي همارے مضامين کو اپنے کالموں ميں جگهه ديتا هی اور گاهے گاهے هم سے اور اس معزز اخبار کے اراکين سے براه راست مراسلت بهي هوتي هی — مثلا چند روز هوئے که اسسٹنٹ ايڈيٹر المويد نے هم کو لکها تها که جو مضامين همارے اخبار ميں سجل ام القری کے عنوان سے ترجمه هوکر چهپتے هيں اگر اُن کا انگريزي ترجمه بهي کيا جاوے تو بهتر هو*

هم نے اصل مرکز سخن سے دانسته کسي قدر گريز کيا هی اور همارا مطلب يهه هی که اس قسم کے مضامين کے سمجهنے کے لئے جن کا هم ترجمه کيا کرتے هيں جغرافيه ممالک اسلام سے واقفيت ضروي هی — مثلا اسي پرچه ميں عبدالرحمن کواکبي کے مختصر حالات چهاپے گئے هيں اور انکا تحرير ميں مندرجه ذيل نام استعمال هوئے هيں*

حلب، سويديه، نهر ساجور، بيره جسک، مرعش، اورفه، نهر عاصي، در کوش*

هم نهيں کهه سکتے که منجمله ناظرين کتنے صاحب ان الفاظ کو محتاج صراحت نه سمجهينگے*

هم نهيں کهه سکتے که اس معامله کو کانفرنس سے تعلق هی يا نهيں اور آيا کوئي صاحب اس بابت کوئي رزوليوشن پيش کرنا اپنے ذمه لينگے يا نهيں — بحيثيت اخبار نويس همارا کام صرف توجه دلانا هی*

) the College some fifteen years ago by the late Mr. Joseph (B)eck should be hunted up and if discovered it should forthwith (b)e put up in a conspicuous place. Acclimatised clocks are of (c)ourse more reliable than those which are imported to-day and (p)ut up to-morrow. Here is an acclimatised clock. It has (b)een fifteen years in the wood. So let it be put up; and (t)hat done the authorities can dispense with the doctors and (h)is watch.

This of course was a digression. What we and the reader are chiefly concerned with is the series of mysterious letters dealing with the Educational Conference which are discovered of a morning at intervals on our desk. The last piece of criticism we dealt with was to the effect that the proceedings of the Conference are rather uninteresting except when a debate is occasionally raised on some side issue. We expressed our disagreement with this view and we do so now. There is a fallacy underlying this criticism. The debates, we understand, do not come up to the critic's standard, which is probably due to the fact that he possesses a high order of education and intelligence, and naturally enough he supposes that all members of the Conference are of the same high calibre. This of course is not the fact, though we do not say so in disparagement of any person or group of persons. India is a big country and Mahomedans are scattered all over the peninsula. Some provinces are more advanced than others, and consequently those who attend the Conference belong to different classes in the scale of modern civilisation. No large meeting of upper and middle class Englishmen can present so much variety in that respect; but if alongside Englishmen sat representatives of Russia, Spain, and some of the South American states, the critic would have some idea of what our meetings are generally like. A simple resolution emphasising the necessity of educating our girls may have no interest for persons like the present critic. When the resolution is put to the meeting they will probably content themselves with ejaculating "Of course oh! of course! educate them by all means." But we would bid them beware. The votaries of the "new light" are not the only people for whose benefit the Conference is held. We must take special note of those who would get very few marks, if marks were given for general enlightenment from European stand-point. Our correspondent, whoever he is, does not seem to be unaware of the disparity we have referred to. Referring to our previous comments on his mysterious letters we find that he himself

OUR MAIL BAG.

EDUCATIONAL CONFERENCE.

II.

OUR first article under this heading appeared on the 18th September. If the reader cannot recollect what we then wrote as to the nature of the letters which form the subject of these comments and as to the mystery which surrounds them, we would beg him to refresh his memory by reading the article again. Unless he remembers that there was considerable difference of opinion as to the source of the letters, that some ascribed them to the agency of the *Mahatmas* who live on the Himalayas, while others put them down to somnambolism the reader cannot realise the significance of the incident which we are about to relate It greatly annoyed us when it first occurred. Time however sooths; and we now realise that there are other people besides editors who must likewise do their duty. Doctors, for example, come under this category. Whether they do or do not, the fact remains that within twenty-four hours after our first article had appeared, the doctor under whose care we are supposed to live, and whom we had till then regarded as somewhat of a myth, entered our office without notice, and with a significant smile, asked us to put off work and engage in conversation with him. We were about to make some remarks on the advisability of every body minding his own business, when the doctor pulled out a formidable-looking document from his pocket, and gave us a broad hint that he had authority for coming. This of course changed the aspect of affairs. We saw that it was an official affair; and consequently while making our next remark to the doctor, we dropped the first person singular, and employed the editorial we. This was apparently too much for the doctor. "Please, sir, do not speak of yourself as if you were a regiment." Well! *this* was too much for *us*. We flourished our pen in the doctor's face, so as to give a hint of the dire consequences that might follow impudence, but seeing it had no effect, as the doctor apparently thought the lancet was more powerful than a pen, we resorted to the somewhat vulgar practice of shouting.—"Doctor *we* defy you. *Our* pulse beats sixty times within so many seconds: so *we* are all right. There! There is an end of it". The doctor left us that instant and may he never return! We editors know more about every science and department of knowledge than the so-called experts. At all events we can examine our own pulse. All that is really necessary is that the big clock which was presented

mentioned the fact that a simple resolution (which he termed the "Saqlain resolution") laying down that the time had come when the Conference should concern itself with social reform, gave rise to a storm at the Madras meeting. The sonorous eloquence of the mover, it is true, acted like opiates on the majority of members. The resolution was carried by a large majority; but the recognised leaders of our Madras brethren took care to show that *they* would have nothing to do with such a revolutionary proposal.

If anything can illustrate the practical difficulties of satisfying Mahomedans of different schools of thought the above-mentioned incident does. It is well-known that Mahomedans stand divided into various groups. We have equal respect for all of them, so do not let it be supposed that in our judgment the "new light" means something good, and the "old school," the reverse of good. We shall employ these phrases simply because at the present stage of the world's progress words and phrases are the only mediums for the expression of ideas. Well, then, Mahomedans are divisible into several groups. There are those excellent people who do not concern themselves with the existing movements, and stand by themselves high and dry. Then there are elderly gentlemen, the representatives of a generation that is advanced in its 'I''s. Among those of them who interest themselves in modern movements, there is a considerable difference of opinion. Then there are those whom our mysterious correspondent calls "the precious product of the age." There is division among them too, or as the correspondent remarks, "those who have been to England loose no opportunity of showing that they have been to England." The letter proceeds "I know, Mr. Editor, that you have a partiality, a very natural partiality, for these young gentlemen. You may rest assured that I owe them no grudge. What I say is that they were expected to plunge into the whirlpool. Instead of doing that, they stand aloof, as though they got a drenching in England and are still busy drying their cloths." This is a funny way of expressing. What the correspondent obviously means is that the gentlemen whom *we* shall not more particularly specify, do not attend the meetings of the Conference. Further on he speaks in simpler and we hope less offensive terms. He says "I know what is wrong. They feel that the Conference is not for them. That may be true. But let them reflect. If those only came to the Conference who need instruction, who will lead the way?" Our correspondent is evidently a painter. Here he draws a rough sketch. There are two human figures, apparently both blind. One holds the other by the hand and they seem to be making towards some place which is apparently a ditch or a well. We have heard that justice is always painted blind: so the two human figures, we suppose, represent justice. But why should the justices be making for the well? And what connection has justice with the subject he is discussing? He abruptly begins at the bottom of the sketch "That would be the result. But that catastrophy has been averted because a large number of Mahomedans young, middle-aged and old, take part in the Conference who are quite as enlightened as the best among the gentlemen in question, and who display greater patriotism than most of those who have been to England. It does require a certain amount of patriotism for comparatively advanced people to interest themselves in the proceedings of a Conference which is still walking in a circle. Educate, Educate! You may be tired of hearing that word, but what about your co religionists in Sindh. The vast majority of your co-religionists in Sindh and also I think in Madras do not even now realise the necessity of sending their sons to modern schools. Would you not like to take part in proceedings which may result in opening their eyes.? Mr. Justice Boddam presided over your last Conference. He regularly presides over the committee meetings of your Madras folk. Do you suppose that he derives great instruction from those proceedings? Again, take other Europeans who help you. If it is true that there are among you a number of gentlemen whose education has raised them above the majority of their community, they are the very people whose voices should be heard in the meetings of the Conference."

The arguments advanced by our correspondent are, we believe, perfectly sound. We do not know, however, what warrant he has for supposing that most of those who have received their education in England do not co-operate with the leaders of the Conference. In one of his earlier letters he referred to a circular which somehow fell into his hands. It was a letter of appeal from the Hon: Secretary at Aligarh to these very personages; but to the best of our knowledge it was not issued. I Honorary Secrctary's office cannot look after confidential documents there must be a screw loose somewhere. Our correspondent himself apparently gloats over the incident; for in another part of his letter which we propose largely to suppress he makes these remarks "The idea prevails in well-informed circles that it is not the best conducted office in the College. I do not expect that you will agree with this view, but if the rumour is correct it clearly shows that local self-government, so far as Mahomedans are concerned, is a delusion and sham." The only apology we can offer is that nothing can be kept hidden from a correspondent who knows all the secrets which we know ourselves.

GUIDE TO SANITATION IN INDIA.

MYSTERY OF FAMINE & PLAGUE EXPOSED.

(CONTRIBUTED BY Dr. U. L. DESAI, M. D.)

:••:

(Continued from our issue of 23rd October, Page 660.)

:*:

In future the science of Political Economy will have to be constructed on different principles, for the wealth of nations does not consist of land, labour and capital only. That mighty factor intellect—steady, sober, honest, intellect, controls them all; for without intellect labour would be misplaced and wasted: without intellect agricultural operations would be clumsily carried out: and capital spent in ill-timed, illegitimate and speculative pursuits as is illustrated by the abuse of Taqavi advances by the ryots during the recent famines on marriage, pregnancy and death ceremonies and by wasting seeds on lands at premature periods, being ignorant of the fact that monsoons set in India, now-a days, one fortnight later. Indian farmers should be encouraged to live on farms for the better management of their lands to prevent overcrowding in small insanitary villages, resulting in diseases and plague. If farmers stay on their farms they would fence their agricultural lands, and thus the terrible damage done to crops by loitering cattle, would be prevented.

In India a clerk earning Rs. 15 per month would not hesitate to incur a debt of 1,000 Rupees to marry his son eight or ten years old: he then complains of family debts contracted by his father for a similar purpose and his inability to give higher education to his son, whom without sufficient education, either literary, scientific, or artistic, he has put in that cursed path of being a family man, at the age of 15 or 16. If Indians would educate their children first, spend their money in putting them on their way to earn their livelihood, and leave them to find wives for themselves, there would be no famine in India. Why should there be famine in India, where the food stuffs are as cheap as they could be, and no famine in Europe where food stuffs are 10

ھندوستان کے حفظان صحت کا رھنما

قحط اور وبا کي اصل وجہ کا اظہار

(رقمزدہ ڈاکٹر یو ایل ڈیسائي صاحب —
ایم ڈي سند یافتہ ولایت)

(واسطے سلسلہ کے دیکھو اخبار - صفحہ ۶۶۰
مطبوعہ ۲۳ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ ع)

† پولیٹکل اکونمي کے سائینس کو آیندہ دوسرے اُصولوں پر ترتیب دینا پڑیگا ' کیونکہ قوموں کي دولت صرف زمین - محنت اور سرمایہ سے مرکب نہیں ھی — وہ زبردست قوت یعني اِستقلال کے ساتھہ ایمانداري اور دانشمندي اُن سب کو قابو میں رکھتي ھی - کیونکہ بغیر عقل کے محنت بیجا اور رایگان ھوگي ' اور بغیر عقل کے زراعت کے کاروبار بري طرح سے انجام پاوینگے' اور سرمایہ بے وقت' ناجایز اور خیالي منفعت بخش کاموں میں صرف ھوگا - جیسا کہ اِس بات سے ثابت ھوتا ھی کہ کاشتکاروں نے پچھلے قحط میں تقاوي کا روپیہ بیجا طور پر شادیوں اور اُن رسومات میں جو پیدایش اور موت سے تعلق رکھتي ھیں صرف کیا اور بے وقت اراضیات پر بیج کو برباد کیا ' کیونکہ وہ اِس بات سے واقف نہیں ھیں کہ آج کل بارش ھندوستان میں پندرہ دن کي تاخیر سے ھوتي ھی - ھندوستان کے کاشتکاروں کو اِس بات کي ترغیب دیني چاھیئے کہ وہ اپني اراضیات کے زیادہ تر عمدہ اِنتظام کے واسطے اپنے مزرعوں پر رھا کریں تاکہ چھوٹے چھوٹے غیر صحت بخش دیہات میں کثرت سے باشندے جمع نہونے پاویں جس کا نتیجہ بیماري اور وبا ھوتي ھی — اگر کسان اپنے مزرعوں پر رھا کرینگے تو وہ اپني مزروعہ زمینوں کے گرد باڑہ باندہ سکینگے ' اور اِس طرح پر جو سخت نقصان مویشي کے کھیتوں کے اندر گھس آنے سے ھوا کرتا ھی وہ نہ ھونے پاویگا *

ھندوستان میں ایک کلارک کو جسکي آمدني پندرہ روپیہ ماھواري ھو اپنے بیٹے کي شادي کے لیئے جس کي عمر آٹھہ یا دس برس کي ھوگي ایک ھزار روپیہ کے قرض لینے میں کچھہ تامل نہ ھوگا - اس کے بعد وہ اپني خانداني زیر باري کي شکایت کرتا ھی ' اور اپنے بیٹے کو زیادہ تر اعلی درجہ کي تعلیم دینے سے معذوري ظاھر کرتا ھی اور اُس کو بغیر اس کے کہ وہ علوم و فنون یا صنعت و دستکاري میں کافي تعلیم حاصل کرے ۱۵ یا ۱۶ برس کي عمر میں دنیا داري کے جھگڑے میں ڈال دیتا ھی - اگر ھندوستاني اول اپنے لڑکوں کو تعلیم دے لیں ' اور اپنا روپیہ اُن کو اپني معاش حاصل کرنے کے طریقہ پر ڈالنے میں صرف کریں ' اور اپنے واسطے بیوي کاتلاش کرنا اُنھیں پر چھوڑ دیں تو ھندوستان میں کبھي قحط نہ پڑیگا — اس کي کیا وجہ ھی

---

† اِس مضمون کا ایک حصہ ایسا ھی جو عام شایقین کے واسطے چنداں دلچسپ نہ ھوگا — ھماري مراد اُن فقرات سے ھی جنمیں عناصر کا بیان ھی ھم نے ان پر ۱ لغایت ۵ نمبر ڈال دیئے ھیں جو صاحب چاھیں اُنکو نظر انداز کر سکتے ھیں باقي حصہ نہایت مفید پایا جائیگا - ایڈیٹر -

times as costly? simply because people in India are rendering themselves less and less capable of buying their scanty food. Want of rains no doubt increases the difficulty, but there are many avoidable causes that are allowed a free play. Take, for example, the heavy destruction the rats are causing to crops in the fields, and to grains stored up in houses. It may be a sin to kill rats by arsenious acid, but is it also a sin to keep grains properly stored in the houses that rats may not have access to them. I have seen heaps of corn lying anywhere in houses, and thus freely fed, rats are increasing at a terrific rate in nearly all the towns and villages of India, and apart from the destruction they cause in the fields, they eat up $\frac{1}{20}$th. of the products stored up in houses—besides damaging clothes and inflicting various kinds of injuries to the inhabitants—to speak nothing of plague that the rats are spreading by carrying the filth of drains and dung hills on their bodies, and rubbing them against eatables, clothes and beddings, carelessly thrown about in houses. The damage done to crops in the fields by loitering cattle and the utmost neglect of Indian farmers to have their fields fenced against cattle and other intruders is a significant item in the failure of crops.

India is a great country for "*Kismet*" and "Kismet" begets famine, rats and plague. "Kismet" indeed is great, for it has brought British Rulers to India too; to fight against the rats, famine and plague; and the stoic Native with folded hands watches with interest this mighty struggle of Great Britain and the various native rulers to drive famine and plague out of the land. Causes of plague are avoidable and unavoidable.

Causes of increased mortality are almost all avoidable. The whole Sanitary science hangs on the purity of earth, water, light, air, and Æthereal media and the vacuum pervaded by it.

Earth.—Earth possesses the property of odour which is its distinguishing quality. Earth is of two kinds, eternal and

که هندوستان میں جہاں که اشیاے خوردني ایسي هي ارزاں هیں جیسي که هوسکتي هیں قحط هو اور یورپ میں جہاں که یهه چیزیں دس گني زیادہ گراں هیں کوئي قحط نه هو - اس کي صرف یهه وجه هی که هندوستان کے باشندے اس طرحپر عمل کرتے هیں که وہ اپني قلیل خوراک کے خریدنے کے واسطے بهي روز بروز زیادہ بے مقدور هوتے جاتے هیں — بارش کے نهونے سے دشواري بلاشبهه زیادہ هوجاتي هی ' مگر بهت سي آفات جن سے بچنا ممکن هی ایسي هیں جو بلا روک ٹوک اپنا عمل کرتي هیں — مثلاً غور کرو که چوهے کهیتوں میں فصلوں کو اور جو غله مکانوں میں جمع هوتا هی اُس کو کسقدر سخت نقصان پهونچاتے هیں — گو سنکهیا کے ذریعه سے چوهوں کا هلاک کرنا گناہ هو ' لیکن کیا غله کو مکانات کے اندر اس طرح پر احتیاط سے جمع رکهنا بهي که چوهے وهاں تک نه پهونچ سکیں گناہ میں داخل هی ' — میں نے مکانات میں جابجا غله کے ڈهیر پڑے هوئے دیکهے هیں ' اور چوهوں کي تعداد جنکو اس طرح پر بلا تکلف کهانا ملتا هی قریباً هندوستان کے تمام قصبات اور دیهات میں هولناک رفتار سے زیادہ هوتي جاتي هی - اور قطع نظر اُس نقصان کے جو وہ کهیتوں میں کرتے هیں ' وہ $\frac{1}{20}$ حصه اُس پیداوار کا کها جاتے هیں جو مکانات میں جمع هوتي هی — اور علاوہ اس کے کپڑوں کو کاٹ ڈالتے هیں اور باشندوں کو طرح طرح کے نقصانات پهونچاتے هیں اور وبا کا تو کچهه ذکر نهیں هی جو چوهوں کے باعث سے اسطرح پر پهیلتي هی که وہ نالیوں اور گهوروں کي غلاظت اپنے جسموں پر لگاکر لے جاتے هیں اور اُس کو خوردني چیزوں ' کپڑوں اور بستروں سے رگڑتے هیں جو بڑي بے پروائي کے ساتهه مکانات میں ادهر اُدهر پڑي هوتي هیں - جو نقصان فصلوں کو کهیتوں میں مویشي کے پهرنے اور هندوستاني کاشتکاروں کي سخت غفلت سے که وہ مویشي اور دوسرے جانوروں کے روکنے کے لیۓ اپنے کهیتوں کے گرد باڑہ نهیں باندهتے هیں هوتا هی وہ بهي پیداوار کي کمي کا ایک خاص سبب هی •

هندوستان میں "قسمت" کا بڑا دور دورہ هی اور قسمت سے قحط چوهے اور وبا پیدا هوتي هی - قسمت بلاشبهه ایک بڑي چیز هی ' کیونکه قسمت هي انگریزي حکام کو چوهوں ' قحط اور وبا سے لڑنے کے لیۓ هندوستان کو لائي هی ' اور بے پروا هندوستاني هات پر هات رکهے هوئے بڑي دلچسپي کے ساتهه اُس زبردست کوشش کو دیکهه رهے هیں جو برطانیه اعظم اور مختلف دیسي سردار اس ملک سے قحط اور وبا کے نکالنے کے لیۓ کررهے هیں — وبا کے اسباب ایسے هیں جن سے بچ سکتے هیں اور نهیں بهي بچ سکتے هیں •

اموات کي بیشي کے قریباً تمام اسباب ایسے هیں جنکا دفعیه هوسکتا هی ' حفظان صحت کے کل فن کا دار و مدار خاک ' پاني ' روشني ' هوا اور اکاش (خلا) کي صفائي پر هی •

(۱) خاک کے اندر خوشبو کي خاصیت موجود هی جو اُس کي ایک ممتاز صفت هی — زمین (مٹي) دو قسم کي هی دوامي اور

non-eternal. Eternal in the form o' atoms; non-eternal in the form of products. The earth in the form of products is of three kinds: organized body, organ of sense, and inorganic mass. The body is that of us men. The organ connected with it is nose (or properly sense of smell) which is the recipient of odour, and the inorganic mass is clod, stone &c.

Water. Water is that whose quality is coldness to the touch. It is eternal and non-eternal. The former as atoms and the latter as products. Water in the form of a product is of three kinds, organised body as that of Varuna-Loka, its organ o' sense is tongue, it's inorganic mass is in the rivers, oceans &c.

Light.—Tejas is that which is hot to the touch It is eternal and non-eternal: the former as atoms and the latter as products. As products its organised body is the world presided over by the sun. The sense connected with it is the vision, which apprehends colours, and the inorganic mass is the burning wood, electric sparks, the digestive fire, and the bright minerals, as gold, diamond etc.

Air. —Air is devoid o' visible form, and is known by its touch. It is eternal and non-eternal. Eternal as atoms and non-eternal as products. The products are its organised body in Vayu Loka: as sense it is connected with skin and its inorganised mass is observed in the movement o' trees and other objects.

Akasha—Akasha is eternal and infinite, and its existence is deduced not from distinct perception, but from inference. Sound is relegated to it and is a peculiar quality apprehended by only one external organ of such beings as men are. Now a quality abides in a sub-stratum which is qualified, but neither soul nor any of the our elements, earth, water, light and air can be its sub-stratum, for it is apprehended by the organ of hearing only The qualities of earth and the rest are not apprehended by hearing, but sound is; therefore it is not a quality of those substances, nor is it a quality of time, space and mind; since it is a peculiar quality, and those three substances

غیر دوامي – دوامي ذروں کي شکل میں اور غیر دوامي پیداوار کي شکل میں — جو مٹي پیداوار کي شکل میں هی وہ تین قسم کي هی یعني حس دار جسم – آلہ حس – اور غیر حس دار جسم – جسم هم انسانوں کا هی ، اور جو آلہ اُس سے متعلق هی وہ ناک (یا سونگھنے کا آلہ) هی جو خوشبو کو لیتا هی ، اور غیر حس دار جسم مٹي کا ڈیلا اور پتھر وغیرہ هیں *

(۲) پاني وہ هی جسکي صفت یہہ هی کہ وہ چھونے سے سرد معلوم هوتا هی – وہ دوامي اور غیر دوامي هی – یعني اول بشکل ذروں کے اور دویم بشکل پیداوار کے — پیدا وار کي صورت میں پاني تین قسم کا هوتا هی— یعني حس دار جسم جیسے کہ † ورن لوک — اُس کے حس کا آلہ زبان اور اُس کا غیر حس دار جسم دریا اور سمندر وغیرہ هیں *

(۳) روشني— † تیج وہ هی جو چھونے سے گرم معلوم هوتا هی- وہ دوامي اور غیر دوامي هی — یعني دوامي بشکل ذروں کے اور غیر دوامي بشکل پیدا وار کے - بطور پیداوار کے اُس کا حس دار جسم دنیا هی جس کا حاکم سورج هی – جو حواس اُس سے متعلق هی وہ نظر هی جو رنگوں کو پہچانتي هی — اور غیر حس دار جسم جلتي هوئي لکڑي — برقي چنگاریاں – سوخت کرنے والي آگ - اور روشن معدنیات مثل سونہ ، هیرے وغیرہ کے *

(۴) هوا – هوا کي صورت دکھائي نہیں دے سکتي هی — اور وہ چھونے سے محسوس هوتي هی - وہ دوامي اور غیر دوامي هی – دوامي بشکل ذروں کے اور غیر دوامي بشکل پیدا وار کے - پیدا وار اُس کا حس دار جسم وایولوک میں هی ، بطور حواس کے وہ چمڑے سے تعلق رکھتي هی ، اور اُس کا غیر حس دار جسم درختوں اور دوسري چیزوں کي حرکت میں دیکھا جاتا هی آکاش *

(۵) آکاش دوامي اور غیر محدود هی ، اور اُس کا وجود صاف صاف دیکھنے سے نہیں بلکہ نتیجہ سے پایا جاتا هی - آواز اُس میں گونجتي هی اور وہ ایک ایسي خاص صفت هی جسکو ایسے ذي روحوں کا جیسے کہ انسان هیں صرف ایک ظاهري حواس پہچان سکتا هی - صفت ایک ایسے طبق میں رهتي هی جو موصوف بہ صفت هوتا هی ، لیکن نہ تو روح اور نہ چار عنصروں (یعني خاک ، پاني ، روشني ، هوا) میں سے کوئي عنصر اُس کا طبق نہیں هوسکتا هی ، کیونکہ وہ صرف آلہ سماعت کے ذریعہ سے شناخت هوسکتي هی - مٹي کي صفتیں اور باقي اور صفتیں سامعہ کے ذریعہ سے سمجھہ میں نہیں آتي هیں لیکن آواز سمجھہ میں آتي هی - پس وہ اُن چیزوں کي صفت نہیں هی ، اور نہ وہ وقت — خلا اور دل کي صفت هی ، کیونکہ وہ ایک مخصوص صفت هی اور اُن تینوں چیزوں میں کوئي مخصوص صفت

† غیر زبان کا لفظ هی –

نہیں ھی بلکہ اُن میں وہ صفتیں ھیں جو اکثر چیزوں میں مشترک ہوتی ھیں ' پس سواے ان کے ایک طبق اور بھی پایا جاتا ھی اور وہ طبق عنصر ھوائی ھی — وہ ایک ھی ھی کیونکہ اختلاف کا کوئی ثبوت موجود نہیں ھی اور اُسکی یکرنگی ایک ھی سی ھی ' کیونکہ غیر محدود ہونا ثبوت اس کے ہر جگہہ موجود ہونے کا ھی — وہ غیر محدود ھی کیونکہ وہ ہر جگہہ پائی جاتی ھی ' اور وہ دوامی ھی کیونکہ وہ غیر محدود ھی *

صرف جسم انسانی ھی نہیں بلکہ تمام حیوانات اور نباتات بھی متقدمین کے ان پانچ عنصروں سے مرکب ھیں — اگر یہہ پانچ عنصر یعنی خاک — پانی — روشنی — ھوا اور آکاش آلودگی سے صاف پاک ھوں ' تو جن اجسام کا وجود اُن کی بدولت ھی اور جو ھمیشہ اُن سے گھرے ھوئے رہتے ھیں ' وہ تندرست رہتے ھیں — اِنسان کا صرف جسم ھی خاک — پانی — روشنی — ھوا اور آکاش سے مرکب نہیں ھوتا ھی ' بلکہ وہ چلتے پھرتے سوتے ' ھمیشہ اُن سے اتصال رکھتا ھی — صرف یہی نہیں ھی کہ اُس کے جسم کے وزن کے $\frac{9}{10}$ حصہ سے زیادہ پانی ھی ' اور وہ پانی پیتا بھی ھی ' بلکہ وہ ھوا کے ساتھہ اُس کا دم لیتا ھی ' اور ھمیشہ بھاپ کے ایک غلاف سے گھرا ھوا رہتا ھی جو کہ پانی ھوتا ھی — اُسکے جسم کے اندر صرف گرمی ھی نہیں ھوتی ھی — بلکہ وہ روشنی کے درمیان رہتا ھی جو خواہ تو سورج — چاند اور ستاروں سے پیدا ھوتی ھی ' یا بتی کے ذریعہ سے اُس کے مکان کے اندر ھوتی ھی — صرف یہی بات ھی نہیں ھی کہ ھوا اُس کے جسم کے اندر نفوذ کرتی ھی ' بلکہ وہ ھوا کا دم لیتا ھی ' اور ھوا کے سمندر میں تیرتا رہتا ھی — اِنسان کے جسم میں صرف آکاش ھی نہیں ھوتا ھی (لفظ آکاش سے مراد خلا سے ھی معہ اُن چیزوں کے جو اُس کے اندر ھیں سواے خاک ' پانی ' ھوا اور روشنی کے — اور وہ ایک نہایت جامع لفظ ھی) بلکہ اِنسان خود آکاش میں رہتا ھی ' اور جس قدر زیادہ خلا کی وسعت اُس کو اپنی زندگی میں حاصل ھوتی ھی اُسی قدر وہ زیادہ تندرست رہتا ھی — خلا کی کمی سے مراد لوگوں کے ایک مقام پر بکثرت جمع ھونے سے اور بکثرت جمع ھونے سے مراد مختلف صورتوں میں خاک ' پانی ' ھوا اور روشنی کے بگڑجانے سے ھی ' جس کا یہہ نتیجہ ھوتا ھی کہ بہت سی بیماریاں اور خاص کر ھر قسم کی متعدی بیماریاں پیدا ھوتی ھیں *

جس مکان میں بڑے بڑے کمرے — وسیع صحن اور اُس کے قرب میں کھلا ھوا میدان ھو تو اُس کے رہنے والے بہ نسبت اُس مکان کے جس کے اندر اور باھر آکاش کم ھو زیادہ تر تندرست ھوتا ھی — جو قصبہ ایک محدود رقبہ پر واقع ھو ' اور اُس کے راستے تنگ اور مکانات چھوٹے چھوٹے اور بند ھوں اُس میں رہنا اندیشہ کا باعث ھی ' جیسا کہ اِس بات سے ثابت ھوتا ھی کہ اِن قصبوں میں ھمیشہ نہایت سخت بیماری رہتی ھی *

پس جبکہ یہہ صورت ھی تو انسان اور تمام پالتو جانوروں کی تندرستی بالکل متقدمین کے ان پانچوں عنصروں کی صفائی پر منحصر ھی — ھندوستان میں پچھلی دو صدیوں کے اندر آبادی کے مرکزوں مثل بمبئی ' بنگلور اور مدراس اور کلکتہ کے دفعتاً بڑھ جانے کی وجہہ سے گورنمنٹ اور اُن شخصوں کو جو خیالی نفع کی طمع میں کسی کام میں کثرت سے

have none, but such as are common to many, therefore a sub-stratum other than all these is inferred and that one is the ethereal element. It is one, for there is no evidence for diversity, and its unity is congruous, as infinity accounts for ubiquity. It is infinite because it is found everywhere. It is eternal because it is infinite.

Not only tho human body but the whole of the animal and vegetable kingdoms, are composed of these 5 elements of the ancients. If these five elements, viz. earth, water, light, air and Akasha are free from pollutions, the organisms who owe their beings to them, and always exist surrounded by them, keep healthy. Not only the body of a man has in its composition, the earth, water, light, air and Akash, but walking and lying he is always in contact with them: not only that more than $\frac{9}{10}$th of the weight of his body is water, and he drinks water, but he inhales it with air, and lives always surrounded by an envelope of steam, which is water: not only there is heat in his body, but he lives in the midst of light, either from the sun, moon, stars or a rush light in his home: not only that there is air entering into the composition of his body, but he breathes air and lives floating in the ocean of air: not only that there is Akash (the word Akash means space, with its contents other than earth, water, air and light, and is a very comprehensive term) or space in the human body, but man lives in space, and the wider the extent of space he obtains during his existence, the healthier he lives. Want of space means over-crowding, and over-crowding means pollution of earth, water, air and light, in various forms, resulting in numerous diseases, particularly all forms of infectious diseases. A house with big rooms, extensive court-yards, and open grounds in its vicinity, is healthier than one with limited space or Akash, within and without. A town situated on a limited site with narrow streets, small homes, and close houses, is a dangerous place to live in, as is proved by the extreme unhealthiness prevailing in such towns.

Such being the case, the health of man and all domestic animals depends entirely upon the purity of these five elements of the ancients. In India within the last two centuries, the sudden growth of large centres of populations like Bombay, Bungalore, Madras and Calcutta, has thrown great temptations in the way of Government and finance speculators to encourage the construction of huge buildings, with the result that over-crowding has increased to such an extent as to give a ratio of 700 human beings located in one acre of land, without the least provision for comforts or sanitary needs. In European countries it is only by the help of special sanitary measures, precautions and enactments that large centres of populations thrive with some show of health, but in India where sanitation is not at all

روپیہ لگا دیتے هیں بڑے بڑے مکانات کے بنوانے کي ترغیب هوتي هی - جس کا نتیجہ یہہ هوا هی کہ آبادي کي کثرت اس حد کو پهونچ گئي هی کہ ایک ایکڑ زمین میں سات سو آدمیوں کے رهنے کا اوسط نکلتا هی — اور اُن کي آسایش یا ضروریات حفظ صحت کا مطلق کچهہ بندوبست نہیں هوتا هی یوروپین ملکوں میں حفظ صحت کے متعلق صرف خاص خاص تدبیروں احتیاطوں اور قوانین کي مدد سے آبادي کے بڑے بڑے مرکز ترقي پر هیں ' اور اُنکي تندرستي بهي کسیقدر عمدہ هی — مگر هندوستان میں جہانکہ حفظان صحت ایک ضروري سائنس نہیں سمجها جاتا هی ' آبادي کے بڑے بڑے مرکز اور حد مناسب سے زیادہ آبادي کي کثرت جو اُس سے پیدا هوتي هی ' تندرستي کے ساتهہ بسر اوقات کرنے ' اور ایک کامیاب لوکل گورنمنت کے حق میں قطعي خطرہ کا باعث هوتي هی - خصوصاً اُس حالت میں کہ میونیسپل انتظام خراب هو اور هوشیاري اور عقلمندي کے ساتهہ نکیا جاوے— اب وہ زمانہ هی کہ گورنمنت هند هندوستان کي تمام یونیورسٹیوں میں فن حفظان صحت کے متعلق ڈگریوں کے عطا کرنے کي ضرورت سے آگاہ و خبردار هو ' اور ادنی ترین تعلیمي کورس میں بهي فن حفظان صحت کي تعلیم کو ایک معقول حصہ دے — صیغہ طبابت - مال اور پولس کے ملازموں کو حفظان صحت کے قوانین اور قاعدوں میں بخوبي تعلیم دیني چاهیئے ' اور دیہات کي صفائي اور مکانات اور قصبات کي آرایش اور کوڑے صاف کرنے کے معاملہ پر کسیقدر سرگرمي اور عملي دانشمندي کے ساتهہ توجہ کرني چاهیئے — اگر تم کسي قصبہ کا صاف رهنا چاهتے هو تو تم اِس بات کا خیال رکهو کہ سڑکیں رکهي جاویں اور اگر سڑکوں کا صاف رهنا چاهتے هو تو اس بات کي احتیاط رکهو کہ جو مکانات سڑکوں پر واقع هوں وہ بهي صاف هوں ' اور اگر تم مکانات کي صفائي چاهتے هو تو اس بات کي خبر گیري کرو کہ جو شخص اُن مکانات کے اندر رهتے هیں وہ جسم اور مکان کي صفائي کے قوانین سے ناواقف نہوں - اگرچہ دیسي باشندوں کے درمیان اُمورات متعلقہ حفظان صحت کا علم پهیلانے کي کیئي زبردست کوششیں کرني پڑینگي' مگر اس قسم کي کوشش خالي از اُمید بہبود نہوگي - هر ایک ریاست میں معاملات متعلقہ حفظ صحت کي نسبت واعظ هونے چاهیئیں ' جو ملک میں جا بجا دورہ کیا کریں ' اور جسم اور مکان کي صفائي ' اور عام صفائي کے اُصولوں سے لوگوں کو واقف کریں — اس کي تائید کے واسطے اُمورات حفظ صحت کي نسبت چهوٹے چهوٹے رسالے بکثرت مشتہر کرنے چاهیئیں — اور جب کہ دیسي باشندے عموماً ان باتوں سے واقف هوجاوینگے ' تو جو کوشش گورنمنت دوسرے کاموں میں حکام کارپرداز کي معرفت خواہ وہ صیغہ میڈیکل ' جوڈیشل ' مال ' پولیس' میونسپل ' تعلیم سے تعلق رکهتے هوں اُن میں اُس کے باعث سے کچهہ کم مدد نہیں ملیگي — یہہ بات لوگوں کے بخوبي ذهن نشین کردیني چاهیئے کہ جب تک جسم اور گهر ' اور اُس زمین کي صفائي جن پر وہ رهتے هیں اور جس سے وہ گهرے هوئے هیں ' اور جو پاني وہ پیتے ' جو کهانا وہ کهاتے هیں ' اور جس هوا کا وہ دم لیتے هیں اُن سب کي صفائي بلحاظ تمام جزئیات کے بخوبي نہیں کي جاویگي ' اور وقت تک ایسي تندرستي کے ساتهہ زندگي بسر کرنا جو بخار اور وبا سے بري هو محض ناممکن هی — هندوستان میں اِنگریزي سلطنت گو اُس صورت میں کامیابي اور ترقي هوسکتي هی کہ اُس کي آبادي وبا اور دوسري بیماریوں سے بري هو — اور یہہ اُس وقت تک نہیں هوسکتا هی جب تک کہ هندوستان میں اِنتظام صفائي کي درستي کے لیئے سخت کوشش نہ کي جاوے •

regarded as a necessary science, any large centres of populations and overcorwding resulting therefrom, are positive dangers to healthy existence and a successful local Government, particularly if the Municipal administration should happen to be corrupt and unintelligent. It is high time that the Government of India did awake to the necessity of granting degrees in Sanitary Science at all the Indian Universities and allot even in the lowest educational curriculum a substantial share to sanitary education. That the medical, revenue and police services should be well instructed in sinitary laws and enactments, and the question of village sanitation and the disposal of home refuse and town refuse should be taken up with a certain amount of earnestness and practical wisdom. If you wish to keep a town clean, see that the streets are kept clean. If you wish to see the streets clean, see that the houses in the streets are clean. If you wish to keep the houses clean see that the people who live in the houses are not ignorant of the laws of cleanliness of person and home. The efforts to spread the knowledge on sanitary matters among indigenous masses, will have to be made on a huge scale, but such an attempt is not hopeless. Every state should have sanitary preachers, who would go about the country and spread knowledge on personal, general and home hygiene. This should be backed up by free distribution of sanitary tracts. Such a spread of knowledge among indigenous masses would be no small help to State efforts in other channels through the executive authorities, whether medical, judicial, revenue, police, municipal or educational. People should be made thoroughly to understand that unless personal cleanliness and home cleanliness, cleanliness of the soil they live on and are surrounded by, cleanliness of the water they drink, food they eat, and the air they breathe, are rigorously carried out in all their details, a healthy existence free from fever and plague is an impossibility. A prosperous British Indian Empire presupposes a healthy population free from Plague and other infectious diseases; and that cannot happen unless supreme efforts are put forth for the sanitary regeneration of India.

اِنگلستان نے ہندوستان کو ستّی اور دختر کشی سے محفوظ رکھا ھی — اور اُس نے ایفریقہ کو غلامی سے نجات دی ھی ' لیکن اُس کو اِس سے بھی زیادہ ایک بڑا کام کرنا ھی یعنی ہندوستان کے باشندوں کو جنکی تعداد اِنگلستان ' اِسکاٹلینڈ اور آئرلینڈ کی آبادی سے دس گنی ھی تعصب اور عدم صفائی سے نجات دینا *

وبا اور دوسرے امراض متعدی کی وجہ سے جو تباھی عنقریب ہندوستان پر نازل ہونے والی ھی اگر اُس سے بچنا منظور ھی تو گورنمنٹ اِنگریزی اور اُن کثیرالتعداد ہندوستانی ریاستوں کو جو اُس کے زیر حمایت ہیں ملک کی صفائی کا اِنتظام بہت سے قوانین اور عملدرآمد کے ذریعہ سے کرنا واجب ھی — کیونکہ قوانین حفظان صحت کے عاقلانہ عملدرآمد کے بغیر ہندوستان میں سلطنت اِنگریزی کا نشو و نما پانا ناممکن ھی — یہہ شاھی گورنمنٹ کی توجہ اور فکر کے لایق معاملہ ھی زبردست اِنگریزی سلطنت کے جسم میں ایک بیمار کا عضو کا ہونا جیسی کہ ہندوستان بالفعل ھی درحقیقت اُس کے زبردست طاقت کے حق میں ایک سبب کمزوری کا ھی *

(باقی آیندہ)

England has saved India from "Sati" and Infanticide; it has saved Africa from slavery. It has to perform a greater mission still, that of saving the population of India—a population ten times that of England, Scotland, and Ireland from bigotry and insanitation.

British Government and the numerous native states under its protection must fight insanitation in the land by numerous sanitary enactments, and their wise execution, if the ruin due to Plague and other infectious and contagious diseases which is threatening India in immediate future has to be avoided. For the British Indian Empire to flourish unprotected by the wise and intelligent execution of sanitary enactments is an impossibility. It is a matter of Imperial concern and solicitude. That there should exist a diseased member in the mighty British Empire, as India at present is, is indeed a source of weakness to its immense might.

(To be continued.)

تعلیم ممالک متحدہ میں

—:**:—

تقریر جناب سر جیمس ڈگس لاٹوش صاحب بہادر

—:*:—

یونیورسٹی الہ آباد کا سالانہ اجلاس کنووکیشن ۷ نومبر روز جمعہ کو میور سنٹرل کالج الہ آباد میں منعقد ہوا — ہز آنر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اس جلسہ میں رونق افروز تھے اور حاضرین سے مخاطب ہوکر حسب ذیل گفتگو فرمائی *

"یہہ زمانہ ہندوستان کی اعلی درجہ کی تعلیم کی تواریخ میں ایک اہم زمانہ ھی — سلطنت ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہم اپنی ترقی کو جانچ رہے ہیں ' اور بڑی توجہ کے ساتھہ اِسبات پر غور کر رہے ہیں کہ ہم اپنی یونیورسٹی کے انتظام کو کسطرح پر ترقی دے سکتے ہیں — ہم اِس پودہ کو جڑ سے اُکھاڑنا نہیں چاہتے ہیں ' بلکہ ہم اُس کی بالیدگی کو ترقی دینا اور جو اُمور مناسب طور پر اُسکے نشو و نما ہونے کے مانع ہیں اُن کو دفع کرنا چاہتے ہیں — میں اِس وقت یونیورسٹی کمیشن کی رپورٹ کی نسبت جسکو تم سب نے پڑھا ھی ' اور نہ اُس چٹھی کی نسبت جو حالمیں اِس معاملہ کے متعلق گورنمنٹ ہند کے پاس سے آئی ھی بحث کرنا نہیں چاہتا ہوں ' میں نہیں خیال کرتا کہ یونیورسٹی کمیشن نے یونیورسٹی الہ آباد میں کچھہ بہت نقص نکالا ھی ' لیکن اکثر جزئیات اِس قسم کے ہیں جو صرف اُس وقت فیصلہ کے لایق ہونگے جبکہ اُن تمام شخصوں کی رائیں جو اعلی درجہ کی تعلیم کے ساتھہ دلچسپی رکھتے ہیں سن لی اور جانچ لی جاوینگی لیکن بعض اُمور ایسے ہیں جو اُصول سے تعلق رکھتے ہیں ' اور جو بات کہ شاید سب سے زیادہ ضروری ھی وہ ایک ٹیچنگ (تعلیم دینے والی) یونیورسٹی کا قایم کرنا ھی — ہماری یونیورسٹی اِمتحانات کا اسٹینڈرڈ اور کتب خواندگی قرار دیتی ھی ' — اور اِس طرح پر ایفلیئیٹڈ کالجوں کی تعلیم کی در پردہ نگرانی کرتی ھی — لیکن طالب علموں کے رہنے کے لیئے اُس کے پاس خاص مکانات — اور خاص پروفیسر ' لکچرار ' کتب خانے ' کانفرنس روم اور لیبوریٹری موجود نہیں ہیں — القصہ وہ اعلی درجہ کے مطالعہ اور تحقیقات کا ایک سنٹرل اسکول نہیں ھی *

ٹیچنگ یونیورسٹی کا مسئلہ بیشتر محاصل سے متعلق ھی - ہماری یونیورسٹی کی آمدنی نصف لاکھہ روپیہ سے کسیقدر زیادہ اور ہمارا سرمایہ صرف ۳۴ہزار روپیہ ھی - یونیورسٹی کلکتہ کی آمدنی ڈھائی لاکھہ روپیہ اور اُس کا سرمایہ پانچ لاکھہ روپیہ سے زیادہ ھی — ہماری آمدنی اور توفیر اسقدر کم ھی کہ امتحان کے کام کے علاوہ اُسمیں کسی بڑے خرچ کی گنجایش نہیں ہوسکتی ھی — اگر ہم ایک ٹیچنگ یونیورسٹی کا قایم ہونا چاہتے ہیں تو ہمکو اُسکے اخراجات کے ادا کرنےکا انتظام کرنا چاھیئے - ہر ایک ملک میں یونیورسٹیاں پرائیویٹ فیاض شخصوں کی قایم کی ہوئی ہیں - اور اعلی درجہ کی عقلی اور اخلاقی قابلیت رکھنے والے شخصوں کی اُس وقت تک دلجمعی نہیں ہوتی ھی جب تک کہ وہ اپنی دولت کو عمدہ کام میں صرف نکریں - ہندوستان کے دوسرے صوبوں میں فیاض طبع شخص پیدا ہوگئے ہیں ' اور اگرچہ ان اضلاع کے باشندے مفرداً ایسے دولت مند نہیں ہیں جیسیکہ بعض دوسرے صوبوں کے باشندے ہیں ' تاہم ہمارے یہاں ایسے بڑے بڑے گروہ اور فرقے موجود ہیں کہ اگر وہ متفق ہوکر اعلی درجہ کی تحصیل علم کے واسطے ایک سنٹرل اسکول کے قایم کرنے کا مصمم ارادہ کرلیں تو وہ کسی ایسی بات کا جو در اصل کار آمد ہو قصد کرسکتے ہیں — مثلاً اُن میں سے ہر ایک فرقہ یونیورسٹی میں کسی علم کا پروفیسر مقرر کرنے کے لیئے سرمایہ مہیا کرسکتا ھی - اور ہمارے موجودہ انتظام میں اس قسم کے اعلی درجہ کی خواندگی باحسن وجوہ بیچلر کی ڈگری کے بعد اختیار کی جاسکتی ھی — میں خیال کرتا ہوں کہ یہہ بات عموماً تسلیم کی جاتی ھی کہ ایفلیئیٹڈ کالجوں میں اُس سلسلہ تعلیم کا کافی انتظام ھی جس کے ذریعہ سے بی

اے یا بي ایس سي کي ڈگري تک پہونچتے هیں - ان ڈگریات سے خاطر خواہ طور پر وہ درجہ ظاهر هوتا هی جس پر علم تعلیم ختم اور خاص طور کي تعلیم شروع هوني چاهیئے — همارے قانون پڑهنے والے طالب علم اب بهي اپني ڈگریاں خاص طور کي تعلیم شروع کرنے سے پہلے حاصل کرتے هیں — اور اس امر میں کچهہ کلام نہیں هوسکتا هی کہ جو عام تعلیم موجودہ ڈگري کورسوں میں دي جاتي هی وہ هر ایک شخص کے لیئے کارآمد هی — اُس کے باعث سے اُس قسم کي تنگ خیالي پیدا نہیں هونے پاتي هی جو اکثر اوقات قبل از وقت خاص قسم کي تحصیل علم کي جانب توجہ کرنے سے پیدا هوتي هی - یہہ کہا گیا هی کہ منطق علم کي تفریق کرتا هی ' تواریخ اس کے زمانے قرار دیتي هی ' نظم اُسکو خوبصورتي بخشتا هی اور فلسفہ علم کو متحد کرتا هی - ریاضي توجہ کو ترقي دیتي هی زبانوں کے ذریعہ سے تصحیح هوتي هی — تواریخ سے دماغ کو قوت فلسفہ سے طاقت اور نظم سے بلند خیالي حاصل هوتي هی *

جس طالب علم کا مقصد اعلی درجہ کي علمیت کا حاصل کرنا هو اُس کو یقیناً ڈگري حاصل کرنے کي ترغیب دیني چاهیئے ' لیکن همارے صوبہ جات کو صرف ممتاز عالموں کي هي ضرورت نہیں هی ' بلکہ هوشیار کاشتکاروں ' تاجروں ' کاریگروں ' طبیبوں ' سرجنوں اور معلموں کي بهي ضرورت هی — یہہ بات بہتر هی کہ یہہ تمام شخص ایک عمدہ عام طور کي تعلیم حاصل کریں ' گو هم یہہ توقع نہیں کرسکتے هیں کہ اس قسم کے پروفیشنل طالب علم اپني خاص تعلیم کو اُس وقت تک کہ وہ اپني ڈگري حاصل کرلیں ملتوي کرسکینگے - وہ اس قسم کي خاص تعلیم امتحان انٹر میڈیٹ کے پاس کرنے کے بعد شروع کرسکتے هیں ' لیکن اُس حالت میں همکو یقیناً ڈسٹرکٹ اسکولوں اور هائي اسکولوں کي تعلیم دینے والي قوت اور اسباب تعلیم کو ترقي دینے کے لیئے کوشش کرني واجب هی ' تا کہ نوجوان طالب علم زیادہ تر عمدہ طور پر طیار هوکر کالجوں کو آویں اور اپني تعلیم و تربیت سے زیادہ تر فائدہ اُٹها سکیں - اگر هم اعلی درجہ کي تعلیم و مطالعہ کے لیئے ایک معقول اسکول قایم کرنے کي مقدرت رکهتے هیں تو ایک صیغہ ایسا هی جس میں مجهکو اُمید هی کہ اس قسم کا مطالعہ شروع کیا جائیگا ' اور وہ اس ملک کي دیسي زبان اور هندوستان کي اُس قدیمي زبان کا جس سے وہ نکلي هی عالمانہ طور پر مطالعہ کرنا هی — یہہ بات قابل افسوس هوگي کہ سنسکرت ' عربي اور فارسي کا علم باشندگان ملک کے انگریزي تعلیم یافتہ فرقے سے معدوم هوجاے ' اور یہہ بات بهي قابل افسوس هوگي کہ همارے صوبجات کي دیسي زبان کو مناسب طور سے ترقي نہ دي جاوے اور وہ صرف ایک دهقاني زبان هوجاوے - ان صوبجات میں ایک تعلیم یافتہ هندو جنٹلمین اور ایک تعلیم یافتہ مسلمان جنٹلمین ٹهیک ٹهیک وهي زبان بولتے هیں — هندو جنٹلمین باوجودیکہ وہ سنسکرت سے واقف هوتا هی سنسکرت کے اُن الفاظ کو جو عام زبان کا حصہ نہیں هوتے هیں استعمال نہیں کرتا هی — اور مسلمان جنٹلمین گروہ عربي جانتا هی هندوستاني زبان میں غیر معروف عربي الفاظ کا استعمال نہیں کرتا هی — لیکن جب تک کہ کوئي شخص سنسکرت ' عربي اور فارسي سے واقف نهو اُس وقت تک وہ هندوستاني زبان سے جو هندوستان کي تمام دیسي زبانوں کي بہ نسبت زیادہ کثرت سے مروج هی عالمانہ واقفیت حاصل نہیں کرسکتا هی ' اور نہ اُس کي ترقي میں مدد دے سکتا هی — یہي کیفیت انگریزي زبان کي هی ' کیونکہ اُس کي عالمانہ واقفیت کے لیئے زبان لاطیني ' فرانسیسي اور جرمن کي کسي قدر واقفیت ضروري هی — علم زبان ایک دل فریب مطالعہ هی اور جس شخص کي زبان مادري هندوستاني هو اُس کے لیئے علم زبان میں بہت سے دلچسپ مسائل موجود هیں ' یعني سنسکرت سے بذریعہ پراکرتوں کے الفاظ کي بناوت کے قوانین کا سراغ لگانا اور سنسکرت کا اُس کي همزاد زبان فارسي کے ساتهہ اور شاید زبان لاطیني کے ساتهہ مقابلہ کرنا — اس قسم کي تمام کارروائي سے ان صوبوں کي زبان کو ترقي هوگي اور وہ مالا مال هوجاوے گي — لیکن یہہ صرف ایک جزو ڈگري حاصل کرنے کے بعد مطالعہ و تحصیل علم کرنے کا هی — ممکن هی کہ بعض شخصوں کا میلان علم ریاضي ' اور بعض شخصوں کا میلان سائنس ' اور بعض شخصوں کا میلان فلسفہ اور دوسروں کا میلان تواریخ اور آرکیولاجي (علم عمارات قدیمہ) کي جانب هو — لیکن گو وہ کوئي مضمون اختیار کیوں نہ کریں ' مگر سب کي بنیاد ایک عمدہ عام تعلیم جس کا اهتمام کرنے کي ترغیب یونیورسٹي ایفلیئیٹڈ کالجوں کودیتي هی هوني چاهیئے *

دوسري بات جس پر هرایک شخص کا اتفاق هی یہہ هی کہ طالب علموں کے رهنے سے لیئے مکانات کا مہیا کرنا نہایت پسندیدہ هی — میں نہایت خوشي سے بیان کرتا هوں کہ پچهلے برسوں میں کالجوں کے متعلق هوسٹلوں کے قایم کرنے کے لیئے بڑي کوشش کي گئي هی — اور میور کالج کے متعلق دونئے هوسٹل اب زیر تعمیر هیں — هوسٹل اور ایک بورڈنگ هوس میں یہہ فرق هی کہ لفظ سابق الذکر میں اب یہہ بات شامل هی کہ ٹیچنگ اتهارٹي همیشہ بورڈروں کي نگراني اور اُن کا انتظام کیا کرے - هوسٹل کے ذریعہ سے جہاں تک کہ في زمانہ ممکن هی هندوستاني طالب علمي کا ایک نہایت عمدہ دستور پهر قایم هوتا هی ' یعني یہہ کہ درسگاهیں طالبعلموں کے لیئے جاے سکونت بهي هیں ' اور یہہ کہ معلم کو اپنے شاگردوں پر مثل والدین کے حکومت عمل میں لاني چاهیئے جب تک کہ سر سید احمد خاں مرحوم نے علیگڈہ کالج قایم نہیں کیا تها اُسوقت تک ان صوبہ جات کے باشندوں نے بورڈنگ هوسوں کي ضرورت و منفعت کو بخوبي نہیں سمجها تها — میں شکرگذاري کے ساتهہ یہہ بات تسلیم کرتا هوں کہ همارے پبلک سروس کي کارگذاري سے یہہ بات ثابت هوگئي هی کہ اگر همارے کالجوں میں ایک عمدہ انگریزي تعلیم دي جاوے تو اُس کے باعث سے لوگوں کے اخلاق و عادات زیادہ تر درست هوجاتے هیں ' لیکن همارے موجودہ انتظام میں اخلاقي اور مذهبي خصلت ایک هوسٹل میں رهنے سے نہایت عمدہ طور پر قایم هوسکتي هی ' اور گورنمنٹ ڈي نامي نیشنل هوسٹلوں بلکہ ڈي نامي نیشنل کالجوں کے قایم هونے سے نہایت خوش هوتي هی " *

(از پاینیر)

THE LIEUTENANT-GOVERNOR AND THE MAHOMEDANS.

HIS HONOUR the Lieutenant-Governor of the United Provinces received a deputation of the Nadwat-ul-Ulama in Allahabad on Saturday (8th. November.) The Nadwat-ul-Ulama is an association of Mahomedan gentlemen who are interesting themselves in the religious education of the Mahomedan community. In his reply to the Deputation His Honour said :—

" I accepted with pleasure your proposal to present to me an address explanatory of the aims and objects of your Association, for it is well that these should be made publicly known, and on the best authority—yourselves. You do no more than justice to the rule of His Majesty the King-Emperor of India in speaking of the perfect freedom and religious liberty which each and every class of His Majesty's subjects enjoys in matters of religion. And this liberty is not based on a disdainful toleration, but on a perception of the truth that in every nation he that feareth God and worketh righteousness is accepted by Him. You adopt the principle that the powers that be are ordained of God, and you declare that loyalty and faithfulness to the British Government is for you a religious duty.

" Your aim and object is educational : to combine the acquirement of secular learning with the formation of a religious and moral character. It is a noble aim.

" As to your methods, you wish to put an end to the quarrels and divisions among the different sects of Islam : to strive for unity, the fruit of which is peace and charity. How this end is to be attained is not very clear. I presume that the Ulama will direct attention to the essential points on which all Mahomedans agree, and will allow liberty in minor points of ritual and observance. You hope to induce theologians of the different sects to lay aside their differences and to co-operate in carrying out your educational ideal. How far you will succeed I cannot say. I confess that I can discern no indications that you are likely to succeed, and among Christians the work of great and wise men of saintly character towards this end has moved fruitless.

" I note that it is no part of your programme to establish a theological school which would teach with authority an enlightened theology. You wish to deal with general students ; and you desire that your students should be proficient in English, and should at the same time be masters of oriental learning. Does this aim differ from that of the late Sir Syed Ahmed Khan ? His aim was to regenerate the Mahomedan community by secular

جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اور مسلمان *

هز آنر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک متحدہ نے ۸ نومبر روز شنبه کو بمقام الدآباد ندوۃالعلما کے ایک ڈیپوٹیشن سے ملاقات فرمائي- ندوۃالعلما مسلمان جنٹلمنوں کي ایک ایسو سي ایشن هی جو مسلمانوں کي مذهبي تعلیم کي جانب توجه و دلچسپي ظاهر کر رهے هیں — ڈیپوٹیشن کے جواب میں هز آنر نے حسب ذیل ارشاد فرمایا —

" میں نے آپ کي اِس تجویز کو که آپ مجهکو ایک ایڈریس جس میں آپ کي ایسو سي ایشن کے مقاصد و اغراض کي تشریح کي جاوے دینا چاهتے تهے نهایت خوشي کے ساتهه قبول کیا ' کیونکه یهه بات مناسب هی که ان مقاصد کا اعلان عام طور پر اور نهایت عمدہ سند کے ساتهه یعني خاص آپهي طرف سے کیا جاوے آپ کا یهه کهنا که حضور قیصر هند کي رعایا میں سے هر ایک متنفس اور هر ایک فرقه کو مذهبي معاملات میں کامل آزادي حاصل هی گویا حضور ممدوح کي حکومت کي داد دینا هی -اور یهه آزادي کچهه حقارت آمیز تحمل پر مبني نهیں هی ' بلکه اِس حقیقت کے سمجهنے پر مبني هی که هر ایک قوم میں خداوند تعالی اُس شخص کو قبول کرتا هی جو اُس سے ڈرتا هی اور راہ راست پر چلتا هی- آپ نے یهه اُصول اختیار کیا هی که جو قوتیں هیں وہ خدا تعالی کے حکم سے هیں ' اور آپ اِس بات کا اعتراف کرتے هیں که گورنمنٹ انگریزي کي خیر خواهي اور وفاداري آپ کے نزدیک ایک مذهبي فرض هی *

آپ کا مقصد تعلیم و تربیت سے متعلق هی یعني دنیوي علم کي تحصیل مذهبي اور اخلاقي خصلت کے قایم کرنے کے ساتهه شامل کي جاوے - اور یهه ایک عمدہ مقصد هی *

جو طریقے آپ نے اختیار کیئے هیں اُن سے معلوم هوتا هی که آپ اُن جهگڑوں اور تفرقوں کو جو اسلام کے مختلف فرقوں کے درمیان پائے جاتے هیں دور کرنا اور اتفاق و اتحاد کے واسطے کوشش کرنا چاهتے هیں جس کا ثمرہ امن اور ثواب هی - لیکن یهه بات صاف صاف نهیں معلوم هوتي که یهه مقصد کس طرح پر حاصل هوسکتا هی ' میں خیال کرتا هوں که علما اپني توجه اُن خاص اور ضروري اُمور کي جانب جن پر تمام مسلمانوں کا اتفاق هی مصروف کرینگے ' اور رسم و رواج کي خفیف باتوں میں آزادي دینگے — آپ یهه اُمید کرتے هیں که مختلف فرقوں کے علما کو اپنے اختلافات کو بالاے طاق رکهنے اور آپ کے تعلیمي مقصد کي تکمیل میں شریک هونے پر آمادہ کرسکینگے — میں نهیں کهه سکتا که آپ کو اس میں کهاں تک کامیابي حاصل هوگي — میں اقرار کرتا هوں که میں کوئي علامات اس بات کي نهیں دیکهه سکتا که آپ کو غالبا کامیابي حاصل هوگي ' اور عیسائیوں میں جو کوشش بڑے بڑے اور دانشمند اولیا صفت شخصوں نے اسباب میں کي هی وہ بے سود ثابت هوئي هی *

مجهکو معلوم هوتا هی که ایک ایسے تهیولاجیکل اسکول کا قایم کرنا جو مستند طریقه میں معقول دینیات کي تعلیم دے آپ کے پروگرام میں شامل نهیں هی — آپ عام طالب علموں کے واسطے انتظام کرنا چاهتے هیں ' اور آپ کي یهه خواهش هی که آپ کے طالب علم انگریزي میں لایق هوں اور اُسي کے ساتهه مشرقي علوم کے جاننے والے بهي هوں — کیا اس مقصد میں اور سر سید احمد خاں مرحوم کے مقصد میں کچهه فرق هی؟ اُن کا مقصد دنیوي تعلیم اور اخلاقي اور مذهبي تربیت کے ذریعه سے مسلمانوں کي قوم کي اصلاح کرنا تها — پس اگر آپ کا وهي خیال هی

تو کیا آپ کو بجاے اس کے کہ ایک علحدہ دارالعلماء قایم کریں علیگڈہ کالج کي امداد نہیں کرني چاھیئے ؟ کیا یہہ مناسب ھی کہ قوم کي کوششیں اور قوتیں متفرق ھوجاویں ؟ *

نیز آپ نے ایک یتیم خانہ کے قایم کیئے جانے کا ذکر کیا ھی اور مجھکو حال میں بمقام کانپور اُس کے معائنہ کرنے کا موقع حاصل ھوا — کوئي ثواب کا کام اس سے بڑھکر نہیں ھی کہ کسي یتیم کو ایسے ڈھنگ پر ڈالا جاوے کہ وہ ایمانداري اور عزت و آبرو کے ساتھہ اپني معاش پیدا کرسکے – اور ایسے کام سے جیسا کہ یہہ ھی ھم قرآن مجید کے الفاظ میں خداوند کریم کي اِس بخشش کا کہ اُس نے ھمکو ھماري حاجتوں سے زیادہ عطا فرمایا ھی اعلان کرسکتے ھیں " * (از پایونیر)

instruction and by moral and religious training. If you are of the same mind should you not support the 'Aligarh College rather than form a separate Dar-ul-Ulama? Is it well that the efforts and energies of the community should be dissipated?

"You also mention the establishment of an orphanage, and recently at Cawnpore I had an opportunity of inspecting it. There is no higher form of charity than that which puts an orphan in the way of earning for himself an honest and honourable livelihood, and by work such as this we can, in the words of the Koran, declare the bounty of God to us in giving us more than a sufficiency for ourselves". *Pioneer.*

اِطلاع

اِنڈین پولیس کمیشن عنقریب بنارس ' اِلہ‌آباد ' لکھنؤ اور آگرہ کا دورہ کریگي – اگر کوئي شخص جو ممالک متحدہ آگرہ و اودہ کا باشندہ ھو کمیشن کے پاس شہادت بھیجنا چاھتا ھی تو اُس سے یہہ اِستدعا کي جاتي ھی کہ وہ راقم سے اُس کي نسبت درخواست کرے ' اور راقم اُس مضمون پر جسکي نسبت کمیشن تحقیقات کرنا چاھتي ھی اُس کے پاس سوالات کي ایک نقل بھیج دیگا – اِن سوالات کے جوابات حتی‌الامکان بغیر تاخیر کے سکرٹري کے پاس بھیجنے چاھیئیں ' اور ھر حالت میں وہ ۲۱ نومبر تک اُس کے پاس پہنچ جانے چاھیئیں — اگر بعد ملاحظہ اِن جوابات کے کمیشن کي یہہ راے ھو کہ گواہ کا زباني اِظہار لینا پسندیدہ ھی ' تو وقت مناسب کے اندر اُس کو اِس قسم کي شہادت کي تاریخ اور مقام کي اِطلاع دي جائیگي – اِس غرض سے کہ کمیشن جہاں تک ممکن ھو گواھوں کي آسایش کا اِنتظام کرسکے ھرایک شخص سے یہہ اِستدعا کي جاتي ھی کہ وہ اپنے جوابات پر اُس مقام کا نام لکھدے جہاں کہ وہ اِظہار دینا چاھتا ھو *

جو مراسلات کمیشن کے لیئے ھوں اُن سب کو " سکرٹري اِنڈین پولیس کمیشن – کیمپ " کے پتہ سے بغیر اِضافہ کرنے نام کسي ڈاک خانہ کے اِرسال کرنا چاھیئے *

(دستخط) ایچ اے اِسٹوارٹ
سکرٹري اِنڈین پولیس کمیشن
نقل مطابق اصل
(دستخط)
رجسٹرار ڈپارٹمنٹ جوڈیشل سکرٹري
گورنمنٹ سکرٹریٹ ممالک متحدہ آگرہ و اودہ

NOTICE.

The Indian Police Commission will shortly visit Benares, Allahabad, Lucknow and Agra. Any person resident in the United provinces of Agra and Oudh who desires to furnish evidence to the Commission is requested to apply to the undersigned, who will forward to him a copy of questions on the subject of the Commission's enquiries. The replies to these questions should be forwarded to the Secretary with the least possible delay and they must in any case reach him not later than the 21st. November. If on a perusal of these replies the Commission considers that it is desirable to examine the witness orally he will be informed in due course of the date and place of such examination. To enable the Commission to meet the convenience of witnesses so far as possible each individual is requested to note on his replies the place at which he wishes to be examined.

All communications for the Commission should be addressed "The Secretary, Indian Police Commission—Camp" without the addition of any post town.

(Sd.) H. A. STUART.
Secretary, Indian Police Comission.
"True Copy"
(Signed.)
Registrar,
Judicial Secretary's Departments,
Govt. Sectt., U. P. of Agra and Oudh.

سید عبدالرحمن کواکبي

۶ ربیع‌الاول یوم جمعہ کو سید عبدالرحمن کواکبي کي وفات سے سخت صدمہ پہونچا — یہہ شخص اسلامي دنیا کے ارکان میں ایک بڑا رکن اور علماے زمانہ حال میں بہت بڑا عالم اور حکماے تمدن میں بہت بڑا حکیم اور مشہور سیاح تھا – مرحوم حلب کے ایک نہایت معزز اور اعلی خاندان کا ممبر تھا ' سنہ ۱۲۶۵ میں پیدا ھوا اور ابھي سن تمیز کو نہ پہونچا تھا کہ اُس کي والدہ نے انتقال کیا ' اس لیئے اُس کے والد نے اُس کي تربیت کا کام اُس کي خالہ کے سپرد کیا ' جو انطاکیہ کے ایک نہایت معزز اور شریف گھرانے کي خاتون تھیں ' اور جو بلحاظ عقل اور دانائي اخلاق و آداب کے منجملہ اُن مشہور عورتوں کے تھي جن کي نظیر مشرقي ممالک میں خصوصا اس زمانہ میں بہت کم مل سکتي ھی – غرضکہ حکیم نے اپني خالہ کے کنار عاطفت میں تربیت پائي اور حلم ' برد باري ' نرمي ' پاکیزگي ' عزت ' شجاعت ' تواضع ' شفقت ' مروت ' اور غریبوں کے ساتھہ ھمدردي وغیرہ اعلی اوصاف اُس کي طبیعت میں راسخ ھوگئے — درحقیقت اُس کا حلم وقار اِس درجہ کا تھا جس کو سب لوگ تعجب کي نظر سے دیکھتے تھے – ایڈیٹر المنار لکھتا ھی کہ میں نے کسي شخص کے اخلاق و عادات ایسے نہیں دیکھے — جن پر نکتہ چیني کرنا اِس قدر دشوار ھو جسقدر سید عبدالرحمن کواکبي کے اخلاق پر دشوار ھی — حلب کے مدرسہ کواکبیہ میں جو اُس کے خاندان

كي طرف منسوب هى ، عربي علوم و فنون كي تعليم پائي أس كے بعد فارسي اور تركي سيكهي اور رياضيات اور طبيعيات اور بعض جديد علوم و فنون صرف اپني ذاتي محنت اور مطالعه سے حاصل كيئے — مرحوم كے تمام كاموں ميں قومي همدردي كي جهلك پائي جاتي تهي – سنه ۱۲۹۲ ميں ايک اخبار تركي اور عربي ميں جاري كيا جس كا نام فرات تها — يهه سنه ۹۷ تک جاري رها – سنه ۹۳ ميں ايک دوسرا اخبار جاري كيا – اِس كا نام ، الشهبا ، تها — مگر جس سر زمين پر شخصي حكومت هوتي هى أس كي آب و هوا ميں كچهه ايسي سميت پيدا هو جاتي هى كه أس ميں اخبارات سر سبز نهيں هوسكتے — چونكه أس كو بوجه اپني ديانت اور راستبازي كے خائن حكام كے رضامند ركهنے ميں ناكامي هوئي– اور اپني تحريروں ميں أن كي خواهشات كا لحاظ نركهه سكا اِس لِيئے يهه دونوں اخبار بهي جاري نه ره سكے — أن اخباروں كے بند هونے كے بعد دولت عثمانيه كي مختلف خدمات انجام دیں — منجمله أن عهدوں كے جن پر وه مامور هوا اكثر عهدے آنريري تهے جن كے معاوضه ميں أس كو كوئي تنخواه نهيں ملتي تهي بلكه وه بسا اوقات سركاري كار و بار كي عمدگي اور خوش اسلوبي كے ساتهه انجام پانے كے لِيئے اپنے پاس سے بهي خرچ كرنے ميں دريغ نكرتا تها — يهه ايک ايسي خصلت هى جس كي نظير مشرق ميں نهيں ديكهي گئي *

*

واضح هو كه سيد عبدالرحمن صرف اهل قلم اور ريفارمر هي نه تها بلكه عملي كارروائيوں كي طرف بهي راغب تها *

أس نے بسا اوقات ايسے عظيم‌الشان كاموں كے لِيئے گورنمنٹ سے لائسنس طلب كيئے جو أس كے اهل ملک كے خواب و خيال ميں بهي نهيں آ سكتے تهے — مثلاً سوبديه ميں ايک بندرگاه تعمير كرنا اور بندر مذكور سے حلب تک ريلوے لائن جاري كرنا — (۲) نهر ساجور كو جس كا پاني بالكل ضائع جاتا هى پهير كر حلب ميں لانا — اگر يهه كام پورا هوجاتا تو حلب كا تمام علاقه سر سبز اور شاداب هوجاتا (۳) حلب ، بيره جسک ، مرعش ، اورفه كو برقي روشني سے روشن كرنا — يهه برقي طاقت نهر عاصي كے آبشار سے حاصل كي جاتي جو مقام در كوش كے قريب واقع هى – مرحوم نے اِس مقام كو جاكر ديكها اور علمي طور پر تجربه كركے يهه فيصله كيا اِس آبشار كي اصلاح كرنا اور أس سے اِس قدر برقي قوت حاصل كرنا ممكن هى جو اِن شهروں كے روشن كرنے كے لِيئے كافي هوسكے (۴) حلب كے علاقه ميں تانبے كي كان نكالنا *

اِن تمام كاموں ميں رشوت خوار حكام نے أس كي مزاحمت كي اور كوئي كام وه پورا نهيں كرسكا — بعد كوشش بليغ تانبے كي كان نكالنے كا أس كو لائسنس ملا اور تين برس تک وه اِس كام ميں مصروف رها — ليكن گورنر حلب نے بعض وجوه سے ناراض هوكر يهه ٹهيكه فسخ كراديا *

چونكه مرحوم نے اولوالعزمي اور عالي همتي اپنے اسلاف سے وراثت ميں پائي تهي – كيونكه وه سيد ابراهيم صفوي اردبيلي كي اولاد ميں تها – جس نے اردبيل سے هجرت كركے حلب ميں سكونت اختيار كي تهي — خاندان صفويه كي امارت كي داستانيں مشهور معروف هيں اِس لِيئے وه حكام سے بالكل نه ڈرتا تها حالانكه ان كي حكومت بالكل شخصي اور مطلق‌العنان تهي — ايک مرتبه أس نے صوبه حلب كے گورنر عارف پاشا كي بد اعماليوں كي شكايتيں كسي دوسرے شخص كے ذريعه سے قسطنطنيه كو لكهاني چاهيں — مگر اتفاقاً گورنر كو اِس كي اطلاع هوگئي – أس نے مرحوم كو فوراً قيد ميں ڈالديا اور تمام كاغذات ضبط كرليئے اور ايک جعلي كاغذ بناكر يهه الزام أس كے ذمه عايد كيا كه وه صوبهٔ حلب كو كسي غير سلطنت كے سپرد كرانا چاهتا هى – اِس جرم كي سزا پهانسي تهي — مگر اِس مقدمه كي ترتيب ميں ايک قانوني غلطي ره گئي جو ايسے شخص سے هرگز پوشيده نهيں ره سكتي تهي جو دولت عليه كے تمام قوانين كا حافظ تها – مرحوم نے فوراً اِس غلطي كي بنا پر قسطنطنيه كو درخواست روانه كي كه مقدمه دوسرے صوبه ميں منتقل كيا جاوے – چنانچه يهه درخواست منظور هوئي اور مقدمه صوبه بيروت ميں منتقل كيا گيا — جهاں وه اِس الزام سے صاف بري هوگيا — اور جب وه حلب ميں واپس آيا تو گورنر معزول كيا گيا اور سب سے پهلے معزولي كي اطلاع مرحوم هي نے أس كو پهونچائي – جب وه معزول هوكر قسطنطنيه كو روانه هوا تو مرحوم بهي فوراً قسطنطنيه كو پهونچا – تاكه أس كے برخلاف مقدمه دائر كرے – ليكن گورنر نے وهاں پهونچتے هي وفات پائي — حكيم عبدالرحمن دو سال هوئے كه هجرت كركے مصر ميں چلا آيا تها — يهاں پهونچكر روئداد انجمن مكه معظمه تصنيف كي جس كے دو آرٹيكلوں كا أردو ترجمه همارے اخبار ميں چهپ چكا هى — جو شخص اِس كتاب كو پڑهيگا أس كو معلوم هوجائيگا كه مصنف نے مسلمانوں كے حالات اِن كے عقايد اور علوم و فنون اور اخلاق و عادات اور رسم و رواج كي تاريخ كے مطالعه ميں اپني عمر كا ايک بڑا حصه صرف كيا هى – مرحوم كي دوسري تصنيف – طبائع الاستبداد هى — جس كي نسبت ايڈيٹر المنار لكهتا هى – كه جهانتک هم جانتے هيں اور جهاں تک هم نے مغربي تاليفات كے واقفكاروں سے سنا هى ايسي عجيب كتاب نه مشرق ميں لكهي گئي هى – اور نه مغرب ميں *

اخير ميں وه بالكل صرف مسلمانوں كي موجوده حالت دريافت كرنے كي طرف متوجه هوگيا تها تاكه أن كي اصلاح كے لِيئے مناسب طور پر كوشش كرسكے – اول تمام دولت عثمانيه كے ممالک كو ديكها – تركوں عربوں كردوں اور ارمنيوں كے حالات دريافت كيئے — پهر مصر اور سودان كي سياحت كي – پهر افريقه كے مشرقي سواحل اور ايشيا كے مغربي سواحل كو ديكها گذشته سال پهر دوباره تمام عرب كي سياحت كي – وهاں كے امراء اور قبائل كے سرداروں سے ملكر أن كے خيالات معلوم كيئے – اِس كے بعد كراچي گيا وهاں سے ايک اٹالين جهاز كے ذريعه سے تمام سواحل عرب و سواحل مشرقي افريقه كي سياحت كي — اب تيونس – طرابلس الغرب اور الجزائر كي سياحت كا قصد تها – مگر موت نے مهلت ندي – مصر كے علماء فضلاء كے گروه پر أس كي وفات كا سخت اثر هوا — جس روز أس كي وفات هوئي أس كي صبح كو خديو مصر كو اطلاع پهونچي أنهوں نے خواهش ظاهر كي كه همارے خرچ سے مرحوم كي تجهيز و تكفين عمل ميں آوے *

افسوس صد افسوس كه ايسا غير معمولي شخص دنيا سے أٹهه گيا اور اِس بات كا بهي همكو خاص افسوس هى كه وه هندوستان آكر كراچي سے واپس تشريف لے گئے — اگر وه عليگڈه آتے اور كالج ملاحظه كرتے تو همارے واسطے باعث فخر هوتا اور يهه بهي ممكن هى كه حكيم كے همدردي بهرے هوئے دل كو بهي كسيقدر تسكين هوتي *

اسلام اور دولت برطانیه

ہم نے کہا ھی که صدر اسلام میں یہه حالت نه تھي کیونکه جب پیغمبر (صلی الله علیه و سلم) نے معاذ ابن جبل کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجنا چاہا تو اُس سے پوچھا که تو کسطرح حکومت کریگا؟ اُس نے جواب دیا که کتاب الله کے مطابق — آپ نے فرمایا که اگر کتاب الله میں کوئي حکم تجھکو نه ملے؟ کہا رسول الله کي سنت کے مطابق فیصله کرونگا - آپ نے فرمایا که اگر اُس میں بھي نه ملے؟ کہا که میں اپني راے سے اجتہاد کرونگا - اس پر آپ نے فرمایا که خدا کا شکر ھی جس نے پیغمبر کے رسول کو ایسي توفیق دي جو پیغمبر کو پسند آئي - پیغمبر (صلی الله علیه و سلم) نے اُس کے جواب کو پسند کیا اور دوسرے لوگوں کو اُس کي پیروي کرنے کي ترغیب دي - کاش ھمارے مسلمان بھائي جو نہایت خفیف باتوں میں بھي اپنے پیغمبر (صلی الله علیه و سلم) کي سنت پر چلتے ھیں اس عبارت سے ایک مفید سبق حاصل کریں اور اُسکو اپنے دلوں کے صفحات پر نقش کریں — کیونکه یہه امر نہایت ضروري ھی که اگر مسلمان موجودہ حالتوں اور موقعوں سے فائدہ اُٹھانا چاھتے ھیں تو ان کو قرون متوسطه کے معلموں اور مجتہدوں اور ان کي مذھبي اراء کي تقلید سے اپنے آپ کو آزاد کرانا چاھیئے — جس چیز کي مسلمانوں کو نہایت سخت ضرورت ھی وہ یہه ھی که ان کو مذھب اسلام کے سرچشمه کي طرف رجوع کرنا چاھیئے جو بالکل خالص اور پاک صاف ھی — اور یہه که ھمارا اتحاد ان کے ساتھه اس مقصد کے حاصل ھونے میں بہت بڑي مدد دیگا *

اگر کوئي انگریز ان اوھام کو دفع کردے جو اُس ذھن کو محیط ھیں تو وہ مذھب اسلام کي حقیقت کے سمجھنے پر ھر شخص کي نسبت زیادہ تر قادر ھوسکتا ھی — کیونکه اسلام بلاشک و شبہه فطرت اور عقل سلیم کے مطابق ھی - ھر ایک انگریز اپنے مسلمان بھائیوں کي نہایت مہتم بالشان خدمت اِس طرح پر انجام دے سکتا ھی که وہ مسلمانوں کو اپنے مذھب کا صحیح اندازہ کرنے اور اُس کو موجود مسائل میں استعمال کرنے کي ترغیب دے — اور تاکه وہ اپنے اس فرض کے انجام دینے کے قابل ھوجاوے ھر ایک یوروپین شخص پر اِس بات کا جاننا فرض ھی که اِس مشرقي مذھب کي قدر و قیمت کس طرح پر معلوم ھوسکتي ھی *

یہه کوئي آسان کام نہیں ھی — کیونکه ھم میں سے اکثر لوگوں کي یہه حالت ھی که اسلام کي طرف سے کراھت اور نفرت گویا که اُن کي گھُٹي میں پڑي ھی علاوہ ازیں اسلام کي نسبت جس قدر ھماري معلومات ھیں وہ ھم کو مذھب اسلام کي حقیقت سے بہت دور پھینکدیتي ھیں خصوصاً اِس لیئے که ھم عربي زبان کے ذریعه سے اسلامي اُصول سے واقف نہیں ھوسکتے — مذھب اسلام کي طرف سے اِس قسم کي نفرت صرف بعض اُن اشخاص پر محدود نہیں ھی جو خاص اغراض کي بنا پر اسلام پر طعن کرتے ھیں بلکه ھم دیکھتے ھیں که بعض بڑے بڑے عہدہ دار جن کے خیالات اور اعتقادات سے اھم نتایج پیدا ھوتے ھیں وہ بھي خواھشات کے ساتھه قدم بقدم چلنے اور سخت غلطي کرتے ھیں اور باوجود ایسي سخت غلطي کرنے کے نه وہ احمق خیال کیئے جاتے ھیں اور نه اِن کي تحقیر کي جاتي ھی — لیکن ھم دیکھتے ھیں که ایسے مولف اور مصنف جو ان کے عیوب اور فضائح بیان کرتے ھیں وہ معتدل سمجھے جاتے ھیں اور ان کي تعریف کي جاتي ھی که وہ کسي ایک طرف قایل نہیں ھیں — اور اکثر مولفین جن کي تالیفات میں ھر ایک صفحه پر اسلام کے ساتھه قلبي عداوت ظاھر ھوتي ھی بعض اوقات ان کے ذمه یہه تہمت لگائي جاتي ھی که وہ مذھب اسلام کے ساتھه محبت رکھنے والے اور اُس کے حامي ھیں *

موجودہ زمانه کے مولفین اور مصنفین سے ھم قطع نظر کرتے ھیں — اور اُس پالیسي کي ایک یا دو مثالیں بیان کرتے ھیں جس پر اِن کے اسلاف کا عملدرآمد رھا ھی: ھم دیکھتے ھیں که † کمینه ‡ مورچي نہایت بیحیائي کي بات کہتا ھی جبکه اُس نے قرآن مجید کي بارھویں سورۃ میں ایک لفظ پڑھا جو ایک معیوب معنوں کا احتمال رکھتا ھی حالانکه عربي زبان کے اُصول اُس معني کي تائید نہیں کرتے تو کہا که (پیغمبر علیه السلام کي جناب میں سوء ادبي ھی) نه آیت کي تفسیر کي طرف التفات کیا اور نه اُس لفظ کے معنوں پر غور کي *

دوسرا شخص § گریشس ھی جس نے بعد میں بلا ندامت اِس امر کا اقرار کیا که اُس نے پیغمبر اسلام کي نسبت ایک محض جھوٹا قصه صرف اپنے دل سے گڑھا ھی که پیغمبر اپنے پیروں سے کہتے تھے که روح القدس ایک کبوتري کي شکل میں میرے پاس آتي ھی اور میرے کانوں میں سے دانے چنتي ھی - اس خرافات کو اکثر مولفوں نے بلا غور و فکر نقل کیا ھی *

ھم کو کوئي ایسا شخص معلوم نہیں جو اس قسم کے بے اصل مطاعن کي تردید کرنے پر آمادہ ھوا ھو — مسٹر سیل جس نے اِن خرافات کي طرف توجه نہیں کي اُس کے ذمه یہه اتہام لگایا گیا که وہ قریباً مسلمان ھی - پس اس کے بعد کچھه تعجب نہیں که جن ممالک کا مطلع اسقدر مکدر اور تیرہ و تار ھو وھاں حقایق کي روشني پھیلانا سخت مشکل کام ھی *

باوجود اِن تمام باتوں کے نواب عمادالملک نواز جنگ اپني ایک چٹھي میں جو اُنہوں نے چند سال پیشتر ڈاکٹر لیٹنر کو لکھي تھي کہتے ھیں که " مشرقي علوم کے وہ یوروپین علماء جنہوں نے عربي زبان کو اچھي طرح سیکھا ھی اور تفسیروں کي مدد سے قرآن مجید کو سمجھکر پڑھا ھی اور اپنے دلوں کو اوھام سے بخوبي پاک صاف کرایا ھی ان کے لیئے یہه امر ممکن ثابت ھوا ھی که ان مسائل میں جن کے لیئے فتوے موجود اور جنکے لیئے موجود نہیں ھیں بخوبي تمیز کرسکیں - ایسے اشخاص مذھب اسلام کي نسبت کچھه لکھتے ھیں تو نہایت اعتدال اور احترام کے ساتھه لکھتے ھیں " نواب ممدوح نے اپني ایک اسپیچ میں یہه تجویز پیش کي تھي که " یوروپین علماء اور روشن خیال مسلمانوں کي ایک کانفرنس منعقد ھونا چاھیئے جو مذھب اسلام کي حقیقت کو ظاھر کرے " بے شک ایسي کانفرنس اسلام کو ان اوھام سے پاک کرے گي جو خوش عقیدہ مسلمانوں اور نیز اسلام کے دشمنوں نے اُس میں داخل کردیئے ھیں اور ھمارے ان خیالات کے زائل کرنے میں بہت مدد دیگي جو محض بدگماني اور اسلامي تعلیمات سے نا واقفیت کے باعث ھمارے دلوں میں پیدا ھوگئے ھیں — اس میں شک نہیں که کوئي مسلمان اپنے

---

† بعینه یہي الفاظ ھیں —

‡ اٹلي کا ایک مصنف ھی - سنه ۱۶۰۴ میں پیدا ھوا اور سنه ۱۶۷۵ میں بمقام رومه فوت ھوا - اکثر مذھبي انجمنوں میں ممبر تھا -

§ ھالینڈ کا ایک مصنف ھی جو سنه ۱۵۸۳ ع سے سنه ۱۶۴۵ ع تک زندہ رھا *

مذهب کي نسبت هم سے مباحثه کرنا أس وقت تک پسند نهيں کرسکتا جب تک که همارے دلوں ميں اسلام کي نسبت بدگماني اور أس کي تعليمات سے نا واقفيت باقي هی *

ايک مشهور پادري صاحب کي نسبت بيان کيا جاتا هی که أنهوں نے قرآن مجيد کا انگريزي زبان ميں بهي ايک حرف تک نهيں پڑها تها اور باوجود اس کے جب کبهي وه کسي مسلمان کے ساتهه مباحثه کرتے تهے تو فرماتے تهے که قران (نعوذ بالله) شيطان کا بنايا هوا هی اور وه سراسر دهوکا اور فريب هی *

اگر درحقيقت هم کوئي بهلائي کرنا چاهتے هيں تو هم کو عيسائيت کے اس قسم کے اصول سے احتراز کرنا لازم هی — مسلمانوں ميں جس نظر سے وه عيسائي ديکهے جاتے هيں جو ان کے ساتهه مذهبي مباحثے کرتے هيں أسکا اندازه کرنا همارے خيال کي وسعت سے باهر هی ليکن أنکے مباحثوں سے جو حالت ايک مسلمان کے دل کي هوسکتي هی أسکا کسيقدر اندازه همارے خيال ميں آسکتا هی — مسلمانوں کے ليئے جو اس امر کا اعتقاد رکهتے هيں که " انماالمسيح عيسى بن مريم رسول الله و کلمة القاها الى مريم و روح منه " يهه امر نا ممکن هی که وه پيغمبر اسلام کي جناب ميں سوء ادبي کرنے والے عيسائيوں کو ترکي به ترکي جواب ديسکيں — پس اس کے معلوم کرنے کے بعد مسلمانوں کے مذهب پر طعن کرنا نهايت ذلت اور بڑي بے شرمي کي بات هی — اگر بطور جدل کے يهه بات تسليم بهي کرلي جاوے که ايک مسلمان عيسائيوں کے مجمع ميں آئے اور حضرت مسيح اور عيسائيت کي نسبت أسي لهجه ميں گفتگو کرے جس طرح عيسائي اسلام اور پيغمبر اسلام کي نسبت کرتے هيں اور همارے الفاظ اور تعبيرات اور همارے دني اغراض کي تقليد کرے تو هم أسکو اور أس کے اقوال کو کس طرح پسند کرسکتے هيں ؟ کيا همارے ليئے اس امر کا اعتقاد رکهنا ممکن هی که مسلمان جسکي زبان حضرت مسيح کے احترام کي وجه سے بند هی هم ايسے اقوال سے أس کي محبت حاصل کرسکتے هيں جو أس کے غصه کو بهڑکانے والي اور أس کے خون کو جوش اور هيجان ميں لانے والے هوں *

اگر هم إن اوهام کي قيود سے آزاد هوجائيں جو مذهب اسلام کي نسبت همارے دلوں ميں راسخ هوگئے هيں تو ميں نهايت وثوق کے ساتهه کهه سکتا هوں که هم مسلمانوں کو اپني محبت کي طرف مائل کرسکتے هيں — کيونکه جو لوگ مسلمانوں کي طبيعت سے واقف هيں ان کو معلوم هی که مسلمانوں کے دلوں ميں أس انگريز کي نهايت عزت و وقعت هوتي هی جو مذهب اسلام کي حقيقت سے کسيقدر واقف هوتا هی خصوصاً جبکه وه انگريز مسلمانوں کے مذهب کي نسبت جو ان کو نهايت عزيز هی ايسے الفاظ ميں گفتگو کرے جو عداوت سے خالي هوں ايسے انگريز کو مسلمانوں کے ساتهه اتحاد پيدا کرنے ميں کسي قسم کي دشواري پيش نهيں آتي — کيونکه وه اسلام اور أس کي حقيقي تعليمات کو بخوبي سمجهتا هی اور خاصکر اس ليئے که جو مسلمان ايسا کرتا هی وه قرآن کے اس حکم کي تعميل کرتا هی " ولاتجادلوا اهل الکتاب " يعني " اهل کتاب سے مجادله مت کرو " اس آيت کو اسلام کے دشمن بعض اوقات مسلمانوں کے مذهبي تعصب اور تنگدلي کے ثبوت ميں بطور دليل پيش کرتے هيں ليکن اس کے بعد يهه قول هی " إلا بالتي هي احسن الاالذين ظلموا منهم " يعني مگر " نهايت تهذيب اور شايستگي کے ساتهه — مگر جو لوگ إن ميں ظالم اور نا انصاف هيں إن سے مجادله نکرنا چاهيئے "

يهه اخير فقره عيسائيت کے بهادروں کے حال پر پوري طرح منطبق هی — مسلمان اس آيت کے اخير فقره پر عملدرآمد کرتے هيں اس کي دليل يهه هی که مسٹر بوزو يرس نے جو ايک کٹا عيسائي هی يهه اراده کيا که ايک مسلمان کو مباحثه کے ليئے بر انگيخته کرے — أس نے انکار کيا اور آخر کار مسٹر موصوف کو ناراض هوکر يهه کهنا پڑا که گويا اس عبارت کا قائل (ولاتجادلوا اهل الکتاب) کسي ادنے موضوع کي نسبت بهي اپني راے ظاهر کرنے ميں پس و پيش رکهتا هی ايسے مسلمان اگرچه مباحثوں کي محفليں منعقد نهيں کرتے مگر وه هر شخص کے سامنے اپنے مذهب کي حقيقت بيان کرنے کے ليئے هر وقت آماده رهتے هيں *

واقعات اور رائيں

هم نے اپنے اخير پرچه ميں ناظرين کو اطلاع دي تهي که حضور وايسراے چند رياستوں ميں دوره کرنے کے بعد مهو واپس تشريف لائے — اس چهاوني سے حضور ممدوح ٥ نومبر کو بوقت شام روانه هوئے اور براه اوجين ٦ نومبر کو ١٠ بجے صبح کے بمقام اسٹيشن برن پهونچے — يهاں سے حضور ممدوح و ليڈي کرزن ٤٥ ميل کي مسافت گاڑيوں پر طى کرنے کے بعد قريب ساڑهے ٤ بجے شام کے بمقام کوٹه رونق افروز هوئے — کوٹه کے ساتهه بوندي کا نام بهي بالعموم ليا جاتا هی مگر در اصل يهه علحده علحده دو رياستيں هيں جن کا حد فاصل تقريبا ايک صدي سے دوسري صدي تک درياے چمبل هی — ان دونوں رياستوں کو اکثر هاراوتي بهي کها جاتا هی ٩ نومبر کو حضور وايسراے بمقام بوندي رونق افروز هوئے اور ١١ تاريخ تک وهيں تشريف رکهتے تهے *

———o———

١١ نومبر کو يا شايد ايک روز قبل پارليمنٹ ميں هندوستان کا بجٹ پيش هوا — يهه ايک ايسا موقعه هوتا هی که هر قسم کے مضامين پر بحث کرنے کي گنجايش هوتي هی — چنانچه مسٹر کين (Mr. Cain) نے حسب معمول آبکاري کے متعلق اعتراضات کيئے اور صوبه آسام کا خاص طور پر ذکر کيا — چنانچه منجانب گورنمنٹ تسليم کيا گيا که اس صوبه ميں آبکاري کے معاملات واقعي غور طلب هيں — مسٹر بهونگري (هندوستاني ممبر) نے أس بد سلوکي کي جانب خيال رجوع کيا جو هندوستانيوں کے ساتهه ترانسوال ميں هوتي هی اور وه يهه هی که نه وه آزادي سے تجارت کرسکتے هيں ' نه اپنا روپيه صرف کرکے اعلى درجه کي ريل گاڑيوں ميں سفر کرسکتے هيں ' نه اس بات کے مجاز هيں که جهاں اور شرفا رهتے هوں وهاں رهيں — جهاں تک همکو علم هی يهه بد سلوکياں جن کو قوانين کے ذريعه سے جائز کرليا گيا هی صرف ترانسوال پر محدود اور منحصر نهيں هيں بلکه آسٹريليا وغيره ميں بهي اس قسم کا برتاؤ شهنشاه کي هندوستاني رعايا کے ساتهه هوتا هی — مسٹر بهونگري نے اس بات پر بهي زور ديا که حضور لارڈ کرزن کي ميعاد حکومت ميں توسيع کي جاے اور معلوم هوتا هی

که اس بات پر بذریعه چیرز عام طور پر پسند کیا گیا — سکرتری آف استیٹ نے بھی ویسراے کی بہت تعریف کی - سکرتری آف استیٹ نے یہه بھی فرمایا که هندوستانی روسا سے ملنے کے بعد مجھکو صحیح اندازه هوا که کسقدر جوش وفاداری هی — حسابات سے معلوم هوتا هی که اٹھاره لاکهه پونڈ کی سال رواں میں بچت هوگی مگر ٹکس میں تخفیف کی توقع کرنا فعل عبث هی *

افسوس هی که ۱۱ نومبر کی صبح کو بمقام اسٹیشن سنودا جو لکھنؤ سے پانچ اسٹیشن آگے سہارنپور کے راسته پر هی ایک حادثه پیش آیا - یعنی ایک مال گاڑی اور ایک دوسری گاڑی جس میں قلی تھے آپس میں لڑگئیں جس کی وجه سے نو قلی فوت هوئے اور چھتیس مجروح هوئے *

ملا نجم‌الدین جو که ایک مشہور معروف سرحدی ملا هیں کچھه عرصه سے کابل میں مقیم تھے — تھوڑا عرصه هوا که وه اپنے وطن واپس آئے اور نہایت کروفر سے تخت رواں پر سفر کیا — ملا نجم‌الدین جنکو ملا هداہی کہتے هیں امیر حبیب‌الله خاں کے اُستاد هیں ' مگر یہه شخص برٹش گورنمنٹ سے سخت مخالفت رکھتا هی — اس واسطے پانیر یہه اُمید کرتا هی که امیر اُسکو پولیٹکل کام پر افریدیوں کے پاس نه بھیجینگے *

پولیس کمیشن کے متعلق ایک نوٹس همارے پاس جوڈیشل سکرتری صاحب کے دفتر سے اخبار میں چھاپنے کی غرض سے آیا هی چنانچه معه ترجمه اس پرچه میں چھاپا جاتا هی *

---

۱۱ نومبر کو پولیس کمیشن بمقام کلکته تھا *

—— **

پانیر نے یہه خبر شائع کی هی که مہاراجه کشن پرشاد بہادر مستقل طور سے مدارالمہام ریاست حیدرآباد مقرر هوئے هیں — چنانچه عنقریب ایک خاص دربار منعقد هوگا - جس میں قلمدان اُنکو حواله کیا جائیگا - اس خبر سے مہاراجه صاحب کے دوستوں اور خیر خواهوں کو خاص خوشی هوگی اور هم بھی جناب ممدوح کو مبارکباد دیتے هیں *

کچھه عرصه هوا که نائنتھه لانسرس پر اس وجه سے گورنمنٹ کا خاص عتاب هوا هی که پے در پے دو هندوستانیوں کی جانیں اس یورپین رساله کے کسی سوار کے هاتھه سے ضایع گئیں' اور یہه عجیب اتفاق هی که دونوں واقعات صرف چند هفتوں کے اندر وقوع میں آئے — اول واقعه کی هنوز تحقیقات ختم نہیں هوئی تھی که معلوم هوا که رساله کے ایک هندوستانی باورچی پر کسی نے اس قدر سخت مظالم کیئے که وه دو روز اسپتال میں رهنے کے بعد فوت هوگیا *

مجرم لا پته هی اور خود مجروح بھی به حالت حیات کسی کو شناخت نه کرسکا — خود رساله کی جانب سے پانچسو روپیه کا انعام مخبر کے واسطے تجویز هوا هی مگر کوئی مخبری نہیں هوئی گورنمنٹ نے تمام افسروں کو رخصت سے طلب کرلیا اور ایک سال کے واسطے رخصت بند کردی گئی اور رساله کو حکم دیا گیا که دهلی کی مصنوعی جنگ میں شریک هو حالانکه یہه رساله جنگ ٹرانسوال میں شریک تھا اور اب آرام کا مستحق تھا *

پایونیر نے ۹ نومبر کو تعلیم کے نتائج کی بابت ایک لیڈنگ ارٹکل شایع کیا هی جو بہت غور کے قابل هی پانیر نے یورپین اور هندوستانی طلبا کا مقابله کیا هی اور دکھلایا هی که یورپین کو جو تعلیم اُس کے گھر پر هوتی هی وه اُس کی سبقت اور فضیلت کا باعث هوتی هی *

پانیر نے اس بات پر بھی افسوس ظاهر کیا هی که دیسی زبانوں میں مفید اور دلچسپ کتابیں تصنیف نہیں کیجاتیں — حتی که تالیف بھی نہیں کیجاتیں *

Printed and published by Mahomed Mumtaz-uddin at the Institute Press, Aligarh.

علیگڈھ انسٹیٹیوٹ پریس میں باهتمام محمد ممتازالدین چھپا اور مشتہر هوا

REGISTERED No A. 176

معہ تہذیب الاخلاق

THE ALIGARH INSTITUTE GAZETTE

OF

THE MAHOMEDAN ANGLO-ORIENTAL COLLEGE

WITH WHICH IS INCORPORATED

"THE MAHOMEDAN SOCIAL REFORMER."

HONORARY EDITOR :— *MOULVI SYED MEHDI ALI KHAN.*

New Series VOL. II. No. 47. } THURSDAY, 20th NOV. 1902. روز پنجشنبه ۲۰ نومبر سنه ۱۹۰۲ ع { سلسله جدید جلد ۲ نمبر ۴۷

فهرست مضامین

ایڈریس جشن تاجپوشی

منجانب

مسلمانان هند

یقیناً همارے ناظرین کو اِس خبر سے قلق هوگا که سنٹرل کارونیشن کمیٹي نے منجانب مسلمانان هند جس اڈریس متحده کے پیش کرنے کا انتظام کیا تها اُس کا پیش هونا بعض جدید تجاویز و احکام گورنمنٹ هند کي وجه سے ممکن نهیں معلوم هوتا — جس وقت ابتداً متحده اڈریس پیش کرنا تجویز کیا گیا تها تو یهه خیال تها که دربار کے زمانه میں اس فرض کے ادا کرنے کا بهت اچها موقعه هوگا مگر اب جو خیال کیا جاتا هی تو هم دیکهتے هیں که اُس زمانه میں حضور وایسراے اِس قدر مشغول هوں گے که ایسا کوئي کام نه کرسکینگے جسکو دربار سے صرف ضمني یا خارجي تعلق هو — حقیقت یهه هی که یهه معامله همارے خیال اور راے کا نهیں هی ' بلکه هم نے جو کچهه تحریر کیا هی وه ایک چٹهي پر مبني هی جو منجانب لوکل گورنمنٹ اِس بارہ میں آئي هی — حالانکه اِس چٹهي میں اڈریس پیش کرنے کي ممانعت نهیں هی اور اب بهي کمیٹي کو موقعه هی که اگر چاهیں بوساطت لوکل گورنمنٹ اپنا اڈریس ویسراے کي حضور میں به استدعاے روانگي ولایت بهیجدیں — چونکه ایسا کرنے میں جو تجاویز منظور شده هیں اُن میں تبادله عظیم لازم آتا هی لهذا کمیٹي نے یهه قرار دیا هی که اپني وفاداري کا باضابطه اظهار مسلمانان هند فی الحال ملتوي رکهیں — اس تجویز سے جو اسوقت دست برداري کیجاتي هی وه کسي ایسے حکم کي وجه سے نهیں هی جو خاص اِس اڈریس کي ممانعت پر مشتمل هو — بلکه چٹهي لوکل گورنمنٹ سے معلوم هوتا هی که حضور ویسراے نے قبل کمیٹي کي درخواست جانیکے عام احکام اِس قسم کے جاري فرمائے هیں که جنکي رو سے اُس موقعه پر کسي اڈریس کا پیش هونا ممکن نه هوگا *

واضح هو که یهه تنسیخ تجویز یا التوا یا دست برداري جو کچهه بهي هی ' صرف اُس اظهار وفاداري سے متعلق هی جو متحده اڈریس کي شکل میں باضابطه طور سے کیا جاتا ورنه اگر نفس معامله پر لحاظ کیا جاے تو مسلمانان هند نے اپنا فرض ادا کردیا - هماري مراد کمیٹي سے نهیں هي بلکه در اصل مسلمانان هند سے هی — جو جلسه دهلي میں هوا تها اُس میں بعض حضرات جو مسلمه ریپریزینٹیٹیو مسلمانان کے اپنے نواح میں هیں شریک تهے بعد ازاں بمبئي ' مدراس ' برار اور اوده وغیره میں باضابطه جلسے هوئے اور صدر کمیٹي کے پاس مطبوعه رویدادیں اور بعض حالتوں میں رزولیوشن بهیجے گئے - ان کارروائیوں کي بابت کمیٹي ته دل سے شکریه ادا کرتي هی *

GUIDE TO SANITATION IN INDIA.

MYSTERY OF FAMINE & PLAGUE EXPOSED.

(CONTRIBUTED BY DR. U. L. DESAI, M. D.)

———— :**: ————

(Continued from our issue of 13th November, Page 703.)

———— :*: ————

ADULTERATION OF FOOD AND DRUGS.

In a country like India where Government has to take initiative in almost everything, the legislature has to frame measures for the protection of individuals from frauds in mercantile transactions concerning food, drink and drugs. Even though under Local Self-Government Scheme propagated in India, the execution of the Public Health Laws has been remitted to the elected representatives of communities, and the state, as represented by its central government, has reserved to itself only certain powers of initiation, superintendence and control: in my opinion, these powers have to be rigidly and copiously supplemented and enforced by the state. In this matter native states are indeed better off, if they chose to exercise a power which would be of great good for the health and prosperity of their people. Visit to an Indian Bazaar, and the analysis of ghee, milk, oil, sweet-meats, groceries, vegetables, fruits and numerous other eatables will give very disheartening results. The dirty appearance of sweet-meat shops, the dirty and rusty vessels in which these things are kept, and the dirty measures, scales and hands with which various stuffs are served to customers, are disgusting. The fetid stuffs preserved in dirty and rusty cans in grocer's shops, some of which have not been cleaned for generations, are matters of general occurrence.

The adulteration of ghee, oil, flour, milk, and other eatables and the promiscuous sale of mouldy grains, account for many diseases of the Stomach and Intestines in India. There are few indigenous grocery stuffs as dates, Kismis, and others, which if purchased from native shops, are not full of vermins and moulds.

هندوستان کے حفظان صحت کا رهنما

قحط اور وبا کي اصل وجه کا اظهار

(رقمزدہ ڈاکٹر یو ایل ڈیسائی صاحب — ایم ڈي سند یافتہ ولایت)

(واسطے سلسلہ کے دیکھو صفحہ ۷۰۳ اخبار مطبوعہ ۱۳ نومبر)

اشیاے خوردني اور ادویات میں آمیزش کرنا

ایک ایسے ملک میں جیسا کہ هندوستان هی جہاں کہ گورنمنت کو تقریباً هر ایک بات میں پیش قدمي کرني پڑتي هی مجلس واضع آئین و قوانین کو آشیاء خوردني و نوشیدني اور ادویات کے متعلق تجارتي کاروبار کو دهوکہ سے محفوظ رکھنے کے لیئے قوانین بنانے لازم آتے هیں- اگرچہ لوکل سیلف گورنمنت کي تجویز کے بموجب جو هندوستان میں جاري کي گئي هی قوانین متعلقہ حفظان صحت کي تعمیل قوموں کے منتخب شدہ قایم مقاموں کو سپرد کي گئي هی ' اور سلطنت نے پیش قدمي ' اور نگراني اور انتظام کرنے کے باب میں صرف بعض اختیارات اپنے واسطے مخصوص رکھے هیں ' تاهم میري راے میں سلطنت کو ان اختیارات کا عمل اور اُن کا نفاذ بڑي سختي کے ساتھہ کرنا پڑتا هی - اِس معاملہ میں دیسي ریاستیں درحقیقت زیادہ تر عمدہ حالت میں هیں ' بشرطیکہ وہ اُس اختیار کو عمل میں لانا چاهیں جو اُن کي رعایا کي تندرستي اور بهبودي کے حق میں نهایت مفید هوگا - اگر آپ هندوستان کے کسي بازار میں جاویں اور گهي ' دودہ ' تیل ' مٹهائي ' مصالحہ و ادویات ' ترکاري ' میوہ جات اور دوسري بیشمار خوردني و نوشیدني چیزوں کے اجزا کي تنقیح و تحقیقات کریں تو نهایت مایوسي پیدا کرنے والے نتیجے ظاهر هونگے - مٹهائي کي دوکانات کي میلي کچیلي شکل ' اور وہ غلیظ اور زنگ آلودہ ظروف جن میں یهہ چیزیں رکهي جاتي هیں ' اور میلے اوزان اور پیمانوں اور ترازوؤں کے دیکھنے سے جن سے یهہ چیزیں وزن کرکے خریداروں کو دي جاتي هیں نفرت پیدا هوتي هی - اور وہ متعفن چیزیں جو میلے زنگ آلودہ ظروف میں عطاروں کي دوکانات میں رکهي جاتي هیں اور جو مدتوں سے صاف نهیں هوتے هوں عموماً هر روز دیکھنے میں آتي هیں •

گهي ' تیل ' آٹا ' دودہ اور دوسري خوردني چیزوں کي آمیزش اور سڑے هوئے غلہ کي بلا اِمتیاز فروخت هندوستان میں معدہ اور انتڑیوں کي بهت سي بیماریوں کا باعث هوتي هی - دیسي عطاروں کي بهت کم چیزیں از قسم چهواروں اور کشمش اور دوسري چیزوں کے ایسي هیں کہ وہ کیڑوں اور پھپھوندي سے بهري هوئي نہ هوں - جس حالت میں کہ مثلاً

Sale of butcher's meat, poultry, game, flesh and fish, in the absence of an Act similar to (C.F. The Public Health Act 1875 C 116) that of England, is a source of great danger: for slaughter-houses promiscuously situated in an overcrowded population, give rise to nuisances of a serious description by uncleanliness, the putrefacation of collected blood, the effluvia of collected intestinal contents, and the decomposition of many kinds of animal matter and offal. The inspection of animals before slaughter, and of their carcases is not properly carried on in India. (cf. The Public Health Act 1875. c./66.

The cleanliness and decoration of shops and the stuffs exposed for sale therein, are matters of great importance to the public. There should be more markets for all kinds of things in large and small towns of India, and they should be so situated and constructed as to facilitate the inspection of almost every thing exposed for sale therein. The great frauds and cheatings practised by dealers in India could also be controlled to some extent, if there would be more markets, and a rigorous carrying out of an Act similar to ("Sale of Food and Drugs Act 1875 of England) which demands that no person shall mix, colour, stain, or powder any article of Food with any ingredient or material, so as to render the article injurious to health, with an intent that the same may be sold in that state

Adulteration of Ghee.—Ghee is one of the staple luxuries of an Indian home, and is a source of many serious ailments. The chief adulteration that the ghee is subjected to in India, is the substitution of foreign fats, and adulteration by lard and other animal fats and certain vegetable fats, as cotton seeds oil, cocoanut oil, and doli or mowra oil. Old rancide ghee gives tyro-toxicin poisoning, and its symptoms are a sense of constriction in the throat, nausea, vomitting, diarrhœa, and great nervous prostration

Wheat flour—Wheat flour should be free from acidity and mouldy smell. The colour should be white; a yellow colour indicates age, fermentation, and conversion of starch into dextrin and sugar. "Caries" or "Smut" (a species of fungi) gives the flour a disagreeable smell, and the bread a blue colour. It causes Diarrhœa. Other orgauisms found in wheat flour are "Vibriones" in fermenting flour, and "Acarus Farinae" in damp flour. The chief impurities in flours are foreign starches and mineral

انگلستان کا کوئي قانون (پبلک هیلتهه ایکٹ سنه ۱۸۷۵ ع) جاري نهو تو قصاب کا گوشت ' مرغي ' اور شکار ' اور مچھلي کي فروخت سخت خطرہ کا باعث هی — کیونکه جو کمیلے ایک گنجان آبادي میں بلا امتیاز واقع هوتے هیں اُن کي غیر صفائي ' خون جو جمع هوجاتا هی اُس کے سڑنے اور آنتوں کے مواد کي عفونت اور بهت سي قسم کے حیواني مادہ اور فضله کے سڑنے سے نهایت سخت طور کے مضرت ناک نتیجے پیدا هوتے هیں — هندوستان میں ذبح کرنے سے پهلے جانوروںکا بعد اُنکي لاشوں کا معائنه مناسب طور سے نهیں کیا جاتا هی — (پبلک هیلتهه ایکٹ سنه ۱۸۷۵ ع) *

دوکانات اور اُن چیزوں کي صفائي اور آراستگي جو اُن میں فروخت کے لیئے رکھي جاتي هیں عوام کے حق میں نهایت ضروري هی — هندوستان کے بڑے بڑے اور چھوٹے چھوٹے قصبوں میں تمام اقسام کي چیزوں کے لیئے زیادہ بزار هونے چاهیئیں ' اور وہ ایسے موقعوں پر واقع اور اُن کي تعمیر ایسے قرینه سے هوني چاهیئے که جو چیزیں اُن میں فروخت کے لیئے رکھي جاویں اُن میں سے هرایک چیز کے ملاحظه میں سهولیت هو — اگر هندوستان میں زیادہ بازار موجود هوں اور ایک ایسے قانون کي تعمیل (جیسا که انگلستان کا قانون متعلقه فروخت اشیاء خوردني و ادویات سنه ۱۸۷۵ع هی) بڑي سختي کے ساتھه کي جاوے جس کا منشا یهه هی که کوئي شخص کھانے کي کسي چیز میں کوئي ایسا جزو ' رنگ ' یا سفوف یا مادہ جس سے وہ چیز انسان کي تندرستي کے حق میں مضر هو جاوے اس غرض سے که وہ اُس حالت میں فروخت کي جاسکے نه ملاوے تو جو بڑے بڑے فریب اور دھوکے دوکاندار دیتے هیں اُن کي بھي کسي قدر روک ٹوک هوجاوے گي *

گھي کي آمیزش — گھي هندوستان کے هرایک گھر میں عیش و آرام کي خاص خاص چیزوں میں سے هی اور بهت سي سخت بیماریوں کا مخرج هی — جو خاص آمیزش هندوستان میں گھي میں کي جاتي هی وہ دوسرے جانوروں کي چربي اور بعض نباتي چربي هی جیسیکه روئي کے بنولوں کا تیل ' ناریل کا تیل یا موے کا تیل هی — پورانے متعفن گھي سے ایک قسم کا زهر پیدا هو جاتا هی ' اور اُس کے اثر بد کي علامات یهه هیں که حلق میں ایک قسم کي اینٹھن اور امتلا اور پیچش پیدا هو جاتي هی اور اعضا نهایت سست اور کمزور هو جاتے هیں *

گیهوں کا آٹا — گیهوں کے آٹے میں ترشي اور بدبو نهیں هوني چاهیئے — اُس کا رنگ سفید هونا چاهیئے — زرد رنگ اُس کے پورانے هونے ' خمیر پیدا هونے اور مادہ کے شکر بن جانے کي علامت هی — گھن کے پیدا هونے سے آٹے میں ایک ناگوار بو پیدا هو جاتي هی اور روٹي نیلے رنگ کي هو جاتي هی — اور اُس سے پیچش پیدا هوتي هی — دوسرے مادے جو گیهوں کے آٹے میں پائے جاتے هیں (Vibriones) خمیر دار آٹے میں اور (Acarus Farinae) گیلے آٹے میں هوتي هی — خاص

غلاظت آٹے میں خارجی مادہ اور جماداتی مادہ ہوتا ھی — سب سے بہتر آٹا وہ ھی جو ہاتھہ کی چکی میں گھر پر پیسا جاوے *

خاص طریقے جن میں کھانے کی چیزوں کا اثر تندرستی پر ہوتا ھی یہہ ھیں *

(۱) ممکن ھی کہ کھانے کے بعض ضروری اجزا مقدار میں کم یا زیادہ ھوں *

(۲) ممکن ھی کہ گوشت میں کوئی زھر آلودہ چیز ھو جو بطور دوا کے دی گئی ھو یا جس کو جانور نے بطور غذا کے کھایا ھو *

(۳) زھر آلودہ چیزیں اُن برتنوں سے جن میں کھانا رکھا گیا ھو پیدا ھو سکتی ھیں - مثلاً جو چیزیں ٹین میں بند ھوتی ھیں (میوا ، گوشت ، مچھلی یا دودھ) اُن میں سمیت پیدا ھوسکتی ھی ، اور تاڑی یا سرکہ جو سیسہ کے روغنی برتنوں میں رکھا جاوے سیسہ کا زھر پیدا کر سکتا ھی *

(۴) ممکن ھی کہ مضرت رسان چیزیں کھانے کی چیزوں میں اضافہ ھوجاویں یا اتفاقیہ یا بذریعہ آمیزش کے بجاے اصلی چیزوں کے داخل ھوجاویں *

(۵) بعض اقسام کے کھانے کی چیزیں اکثر اوقات تازہ حالت میں بھی اور نامعلوم صورتوں میں زھردار ھوسکتی ھیں *

(۶) ممکن ھی کہ سڑنے والی یا خمیر پیدا کرنے والی تبدیلیاں شروع ھوگئی ھوں *

(۷) زھر دار چیزیں خواہ تو بطور نتیجہ پیدایش کیڑوں کے ("Verdet" Ergot) یا نا معلوم اسباب سے (tyro-toxicin) پیدا ھوسکتی ھیں *

(۸) ایسے جانور کے گوشت یا دودھ سے جو بعض خاص بیماریوں میں مبتلا ھو بیماری پیدا ھوسکتی ھی مثلاً (Tuberculosis, Trichinosis, Hydatids) (Actinomycosis) یہہ ایک مثال ایسی قسم کے خطرہ کی ھی جو نباتاتی خوراک سے پیدا ھوتا ھی *

(۹) کھانے کی چیزیں اور خاصکر دودھ انسانی مادہ سے بوجہ قربت مریض موذی ھوسکتے ھیں مثلاً امراض مندرجہ ذیل کا اثر کھانے کی چیزوں پر ھوسکتا ھی ڈفتھیریا - اسکارلٹ فیور - انٹرک فیور - Diptheria, Scarlet Fevere, Enteric Fever.

(۱۰) بیماری کی وجہ سے یا قطع نظر بیماری سے شاذ و نادر تہمات کی وجہ سے بعض اقسام کا کھانا جو معمولی شخصوں کے حق میں صحت بخش ھو ضرر رسان ھوسکتا ھی *

(۱۱) غذا کے بعض ذریعے (مثلاً شراب اور چاء وغیرہ) اگر بے احتیاطی کے ساتھہ استعمال کیئے جاویں تو وہ مضر ھوسکتے ھیں *

matters. Best flour is that which is ground in a hand-mill in once's own home.

The chief ways in which health may be affected by the articles of food are :—

(1) Certain essential constituents of diet may be deficient or in excess.

(2) Flesh may contain some poisonous substance administered as a drug or eaten as food by the animal.

(3) Poisonous substances may be derived from the vessels in which the food has been kept. Thus tinned provisions (fruit, flesh, fish or milk,) may become poisonous, and cider or vinegar kept in lead glazed vessels may cause lead poisoning.

(4) Injurious substances may be added or substituted accidentally, or by way of adulteration.

(5) Certain kinds of food are liable to be occasionally poisonous even in the fresh state, under unknown conditions (Mussel poisoning).

(6) Putrefactive or fermentative changes may have commenced.

(7) Poisonous substances may be developed either as a result of parasitic growth ("Verdet" Ergot) or from unknown causes (tyro-toxicin).

(8) The flesh or milk of an animal suffering from certain specific or parasitic diseases, may impart the disease, (*e g.* Tuberculosis, Trichinosis, Hydatids). Actinomycosis affords an instance of somewhat parallel danger from vegetable food.

(9) Food and especially milk may become infected by virus of human origin, (*e.g.* Diphtheria, Enteric Fever, and Scarlet Fever).

(10) Disease or more rarely idiosyncracy apart from disease may render certain kinds of food injurious, which to ordinary persons are wholesome.

(11) Certain accessories of diet may be injurious if used injudiciously (*e. g.* alcohol, tea &c.)

Milk—In India, where most of the people are vegetarians, milk is the only nutritious food for the public. For children and invalids milk is the staple food.

دودہ — ہندوستان میں جہاں کہ اکثر شخص ترکاری کہانے والے ہیں ، صرف دودہ ہی عوام کے لیئے مقوی غذا ہی — اور بچوں اور مریضوں کے لیئے تو وہ ایک خاص غذا ہی *

Milk exposed to sewer gas absorbs it rapidly.

اگر دودہ بدررو کی ہوا کے سامنے رکھا جاوے تو وہ اُس غلاظت کو بہت جلد جذب کرلیتا ہی *

There is no article of dietary so much exposed to contamination as milk.

کہانے کی کوئی چیز ایسی نہیں ہی جسپر خراب اثر اس قدر موثر ہوسکتا ہو جیسا کہ دودہ پر ہوتا ہی *

If cattle are diseased, or they get bad food and dirty water, or if they are housed badly, milk becomes unhealthy. While milking, if the udder is not previously washed, and if the hands of the milkman and the vessel in which he milks are not clean, milk gets contaminated. If on its way, it is carried in open vessels to Bazaar, and there exposed to dust and foul gases, and then served to customers in their unclean pots, milk thus gathering contaminations, becomes a dangerous fluid at every step. If it then enters a dirty milk bottle, the child who feeds on it surely becomes ill. Milk has been proved beyond doubt, in a large number of instances, to act as the carrier of infection of Scarlet Fever, Enteric Fever, Diphtheria, Cholera and Dysentery. An inflammatory affection of the udder known as garget, and foot and mouth disease, are capable of producing illness with aphthous stomatitis, swelling of the tongue, and fœtor of the breath, especially in children. Tuberculosis is transmissible by milk.

اگر مویشی بیمار ہوں یا اُن کو خراب کہانا اور غلیظ پانی ملتا ہو ، یا اگر وہ خراب طرح پر رہتے ہوں ، تو دودہ غیر صحت بخش ہوجاتا ہی - دودہ کاڑھتے وقت اگر تہن پہلے سے نہ دہولیا جاوے ، اور اگر دودہ دوہنے والے کے ہاتہہ اور وہ برتن جس میں وہ دودہ نکالے صاف نہ ہوں تو دودہ بگڑ جاتا ہی – اگر راستے میں اُس کو کہلے ہوئے برتن میں بازار کو لیجاویں ، اور وہاں وہ گرد اور خراب ہوا میں رکھا رہے اور اُس کے بعد خریداروں کو اُن کے میلے برتنوں میں دیا جاوے تو دودہ جس میں خراب مادہ اس طرحپر جمع ہوجاتا ہی ہر قدم پر ایک خطرناک سیال ہوجاتا ہی - پہر اگر وہ دودہ ایک میلی بوتل میں بہرا جاوے تو جو بچہ اُس کو پیتا ہی وہ یقینا بیمار ہوجاتا ہی — اکثر صورتوں میں یہہ بات بلا ریب ثابت ہوگئی ہی کہ دودہ سرخ بخار ، انٹرک فیور ، ڈپتھیریا ، - ہیضہ اور اسہال کے مادہ کا پہونچانے والا ہوتا ہی تہن میں جلن کے ہونے سے جسکو گارجٹ کہتے ہیں اور پیر اور مونہہ کی بیماریوں سے aphthous stomatitis کی بیماری ، زبان کی سوجن ، اور خاصکر بچوں میں تنفس پیدا ہوسکتا ہی — Tuberculosis دودہ کے ذریعہ سے منتقل ہوسکتا ہی *

Milk from cows suffering from tuberculosis of the udder in the form of softening nodules, or absceses, will spread tuberculosis in those using the milk, particularly children. Certain fungi, some of which cause a blue layer upon the surface, occasionally gain access to milk and multiply in it, giving rise to stomatitis, dyspepsia, and severe gastric or gastro-intestinal irritation, in those who drink the milk. Certain Vegetables, as Rhus Toxicodendron and Euphorbium, impart poisonous properties to milk.

جو دودہ اُن گایوں سے دوہا جاوے جن کے تہن میں ٹیوبرکیولسس کی بیماری یا زخم ہو وہ اُن شخصوں میں جو اِس دودہ کو اِستعمال کریں اور خصوصا بچوں میں مرض ٹیوبرکیولسس کو پہیلادیگا – بعض قسم کی کہمیاں جنمیں سے اکثر سطح پر ایک نیلگوں پہ پیدا کرتی ہیں بسا اوقات دودہ میں ملجاتی ہیں اور اُس کے اندر بڑہتی رہتی ہیں ، جس سے مرض استامیٹیٹس ، بد ہضمی اور سخت سوزش کی اُن شخصوں انتڑیوں میں جو اُس دودہ کو اِستعمال کریں پیدا ہوتی ہی — بعض نباتات مثلا (Rhus Toxicodednron) اور (Euphorbium) دودہ میں زہریلی خاصیتیں پیدا کردیتی ہیں *

Milk that from long standing, warmth, absorption of effluvia, or want of cleanliness, has become sour or offensive, is liable to cause gastro-intestinal irritation and is beyond doubt an important factor in the Ætiology of epidemic diarrhœa in children.

جو دودہ بڑی دیر تک رکہا رہنے ، اور گرمی ، یا عفونت کے جذب کرنے ، یا صفائی کے نہونے سے ترش یا متعفن ہوجاتا ہی اُس سے انتڑیوں میں سوزش پیدا ہوجاتی ہی ، اور وہ بلاشبہہ بچوں میں وبائی پیچش کا ایک بڑا سبب ہوتا ہی *

In some large towns artificial milk is manufactured as follows :—

بعض بڑے بڑے شہروں میں مصنوعي دودھ ذیل کے طریقہ میں تیار کیا جاتا هی *

Sugar roasted imparted the yellow colour ; oil produced the fat ; eggs gave an appearance of richness, starch was added to represent the casein or curd ; and water did the rest.

شکر اگر بهوني جاوے تو أس سے زرد رنگ پیدا هوتا هی — تیل سے چربي پیدا هوتي هی ' انڈوں سے صفائي اور عمدگي آجاتي هی * ماوه دهي کي شکل پیدا کرنے کے لیئے اضافہ کیا جاتا هی اور باقي کام پاني دیتا هی *

Milk of a grazing cow is far healthier than that of one tied down in a stable.

In England, the Dairies, Cowsheds, and Milk-shops Order of 1885 was issued by the Privy Council in pursuance of the 34th section of the Contagious Diseases (animals) Act of 1878 This Act laid down that the trade of cow-keeper, dairy men, and purveyor o milk, could only be carried on by registered persons. Unless a cowshed is properly provided as regards lighting, ventilation, including air space, and the cleansing, drainage and water-supply, to the satisfaction of the sanitary authority, it could not be used as such.

ایک چرتي هوئي گائے کا دودھ أس گاے کے دودھ کي به نسبت جو ایک مکان میں بندهي هوئي هو زیادہ تر صحت بخش هوتا هی — انگلستان میں پریوي کونسل نے دودھ کے کارخانوں — گوشالوں اور دودھ کي دوکانات کے متعلق سنہ ۱۸۸۵ ع کا حکم دونوں امراض متعدي جانوران سنہ ۱۸۷۸ ع کي دفعہ ۳۴ بموجب جاري کیا تها اس ایکٹ میں یهہ حکم تها که گاے پالنے والے ' دودھ دوهنے والے اور فروخت کرنے والے کا پیشہ صرف وہ شخص کرسکتے هیں جن کے نام حسب قاعدہ درج رجسٹر هوگئے هوں — جب تک که کسي گوشالہ میں مناسب طور سے روشني اور هوا اور میدان ' اور صفائي ' پاني کے نکاس اور پاني کي رسد کا حاکم صفائي کے اطمینان کے موافق انتظام نهو أس وقت تک وہ بطور گوشالہ کے کام میں نہیں لایا جاسکتا هی اِس قانون کي بعض دفعات کا مضمون حسب ذیل هی *

The cowshed should be in a proper condition, (*a*) for the health and good condition of the cattle therein, (*b*) for the cleanliness of milk vessels used therein for containing milk for sale, and (*c*) for the protection of the milk therein, against infection and contamination.

گوشالہ (الف) أن مویشیوں کي تندرستي اور بہبودي کے واسطے جو أس کے اندر رهتے هوں (ب) دودھ کے أن برتنوں کي صفائي کے واسطہ جو فروخت کے لیئے دودھ کے رکهنے کے لیئے وهاں استعمال کیئے جاویں اور (ج) جو دودھ أن برتنوں میں رکها هو أس کو خراب اثروں سے محفوظ رکهنے کے لیئے عمدہ حالت میں هونا چاهیئے *

Section 9.—It shall not be lawful for any cow keeper, or dairy man, or purveyor of milk, or occupier of a milk shop, (*a*) to allow any person suffering from a dangerous infectious disorder, or having recently been in contact with a person so suffering, to milk cows, or to handle vessels, used for containing milk for sale, or in any way to assist as regards the production, distribution or storage of milk.

دفعہ ۹ — جائز نہوگا که کوئي گوالیہ — یا دودھ دوهنے والا ' یا دودھ فروخت کرنے والا یا دودھ کي دوکان پر بیٹهنے والا (الف) اُسي شخص کو جو کسي خطرناک متعدي بیماري میں مبتلا هو یا حال میں أس شخص سے ملا هو جو اس طرحپر بیمار هو دوکان کے اندر آنے دے گایوں کو دوهنے یا أن برتنوں کو چهونے دے جو فروخت کے لیئے دودھ رکهنے کے واسطے کام میں لائے جاتے هوں یا کسي طرح پر دودھ کے نکالنے ' تقسیم کرنے یا أس کا ذخیرہ جمع کرنے میں أس شخص سے مدد لے *

Section 10.—It shall not be lawful to have any water closet, earth closet, privy, cesspool, or urinal to be within, communicate directly with, or ventilate into, any dairy, or any room used as a milk-store, or a milk shop

دفعہ ۱۰ — جائز نہوگا که کوئي غسلخانہ ' پاخانہ ' کنڈي یا پیشاب خانہ کسي دودھ کے کارخانہ یا کسي کمرہ کے اندر جو دودھ کے ذخیرہ کے لیئے کام میں لایا جاوے یا کسي دوکان کے اندر هو ' یا براہ راست أس سے ملا هوا هو ' یا أس کي هوا أس کے اندر جاتي هو *

Section 15.—The milk of a cow suffering from cattle-plague, pleuro-pneumonia, or foot and mouth disease, (*a*) shall not be mixed with other milk, (*b*) and shall not be sold or

دفعہ ۱۵ — جو گاے مویشیوں کے وبائي مرض ' پلورو نمو مونیا (pleuropneumonia) یا پیر اور مونہہ کي بیماري میں مبتلا هو أس کا دودھ (الف) دوسرے دودھ کے ساتهہ نہیں ملایا جاوے گا (ب) وہ غذا کے واسطے فروخت یا استعمال نہیں

used for food, (c) and shall not be sold or used for food of other animals, unless it has been boiled.

Fish—The least decomposition in fish causes gastro-intestinal irritation. The liver of the halibut and mussels causes diarrhœa, rash and sometimes fatal symptoms.

The flesh of animals suffering from any inflammatory disease, and meat in an advanced state of putrefaction, cause diarrhœa, acute gastro-intestinal irritation, and other manifestations of septic poisoning.

Certain parasites, Tænia in beef, mutton, and pork, and Trichina in pork, are transmissible to man. Sheep are liable to Strongylus Filaria in the lungs, Distoma Hepaticum in the Liver and Cœnurus Cerebralis in the brain ; Also to Anthrax, Tuberculosis, Pleuro-Pneumonia, Foot and Mouth disease, Cattle-Plague, Farcy, Glanders, Sheep-pox, Rabies, Septicæmia, Pig-typhoid, and Hog Cholera.

Certain methods of preservation of food-stuffs are :—by exclusion of air, exclusion of germs, injection of preservative solutions, application of preservatives to the surface, by pickling, drying, by continuous exposure to cold, by hermetically sealing in tin cases, in vacuo, or in sterilised air.

Fairs are very common in India, they being an old institution. In certain towns and villages they are very common. The exposure for sale of unwholesome provisions or infected cattle, needs supervision. Fairs are often the means of the spread of infectious diseases as Cholera. Certain regulations for conducting fairs are very important. (Public Health Act Section 167).

Fields are injurious to health. Habitations near rice fields during early stages of the crops, render such inhabitants liable to fall a victim to Malaria. In Italy there is a law, that no human habitation could be allowed within 1,000 Metres of the rice fields.

(*To be continued.*)

6TH OLD BOYS' DINNER.

1902.

15th November 1902.

THE following resolutions were passed at a Meeting of the Old Boys Association, held on the 15th Instant :—

I. THAT the College Trustees be requested to grant to the Old Boys Association the privilege of nominating a candidate for election as Trustee of the College for every fourth vacancy occurring on the Board of the Trustees.

کیا جاوے گا اور (ج) جب تک کہ اُس کو جوش نہ دیا جاوے وہ دوسرے جانوروں کي خوراک کے لیئے فروخت یا استعمال نہیں کیا جاوے گا *

مچھلي — مچھلي کے ذرا بھي سڑ جانے سے انتڑیوں میں سوزش پیدا ہوتي ہی - قسم ھیلي بٹ اور مسلس کي مچھلي کے جگر کے کھانے سے پیچش اور بعض اوقات مہلک علامتیں پیدا ہوتي ہیں *

جو جانور کسي سوزش پیدا کرنے والي بیماري میں مبتلا ہوں اُن کے گوشت سے ' اور جو گوشت نہایت سڑگیا ہو اُس سے پیچش اور آنتوں میں سخت جلن ' اور سمیت کي دوسري علامات پیدا ہوتي ہیں *

بعض قسم کے کیڑے یعني گاے ' بھیڑ ' اور سور کے گوشت کي ٹینیا (Tænia) اور ٹریچنا (Trichina) انسان کو منتقل ہوسکتے ہیں — بھیڑوں کے پھیپڑوں میں مرض اسٹرانگیلس (Strangylus Filaria)' جگر میں مرض ڈسٹوما (Distmia Hepaticum) اور دماغ میں conorus ciribrelis انتھریکس (Anthrax) ٹیوبر کیولاسس (Tuberculosis) پلورو نیو مونیا (Pleuro-neumonia) اور نیز مونہہ کي بیماریاں' وبائي بیماري (Farcy) — (Glanders) چیچک - ریبز (Rabies) سیپٹي کیمیا (Septicæmia) پگ ٹائفائیڈ (Pig-typhoid) اور ھاگ کالیرا (Hog-Cholera) پیدا ہوسکتا ہی *

کھانے کي چیزوں کے محفوظ رکھنے کے بعض طریقے یہہ ہیں — ہوا کا نکالدینا — کیڑوں (germs) کا نکال دینا — حفاظتي سوایشن کا انجکٹ کرنا — سطح پر حفاظتي چیزوں کا استعمال کرنا - بھننا خشک کرنا - متواتر سردي میں رکھنا - ٹین کے بکسوں میں - خلاءیں ' یا ہوا میں جو صاف پاک ہو سر بمہر بند کرکے رکھنا *

میلے ہندوستان میں کثرت سے ہوتے ہیں اور اُن کا رواج قدیمي ہی - بعض قصبوں اور دیہات میں یہہ میلے نہایت کثرت سے ہوتے ہیں - ان میلوں میں خراب اجناس یا بیمار مویشي کے فروخت کے لیئے پیش کرنا سخت نگراني کا محتاج ہی — میلے اکثر اوقات امراض متعدي کے پھیلنے کا جیسا کہ ہیضہ ہی ذریعہ ہوتے ہیں — میلوں کے اِنتظام کے لیئے بعض قوانین کا جاري کرنا نہایت ضروري ہی (پبلک ہیلتھ ایکٹ دفعہ ۱۶۷) *

کھیت تندرستي کے لیئے مضر ہوتے ہیں - جو مکانات چانول کے کھیتوں قریب ہوتے ہیں اُن کے باشندوں کا فصل کے اِبتدائي زمانہ میں بخار کلیریا میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہی — چنانچہ اِٹلي میں یہہ قانون جاري ہی کہ چانولوں کے کھیتوں سے ایک ہزار میٹر کے فاصلہ † کے اندر اِنسان کي سکونت کا کوئي مکان نہیں بنایا جاسکتا ہی *

(باقي آیندہ)

چھٹواں اولڈ بوائز ڈنر — سنہ ۱۹۰۲ع

۱۵ نومبر سنہ ۱۹۰۲ ع

مندرجہ ذیل رزولیوشن اولڈ بائز ایسو سي ایشن کے جلسہ میں جو ۱۵ نومبر سنہ ۱۹۰۲ ع کو منعقد ہوا پاس ہوئے *

۱ — ٹرسٹیان کالج سے یہہ درخواست کي جاوے کہ وہ اولڈ بوائز ایسو سي ایشن کو یہہ حق عطا فرماویں کہ ہر چوتھے خالي عہدہ کے لیئے جو بورڈ ٹرسٹیان میں واقع ہو ایک اُمید وار بطور ٹرسٹي کالج کے نامزد کیئے جانے کي غرض سے منتخب کیا کرے *

† شاید ایک ہزار گز ہوگا — ایڈیٹر

II. That the Old Boys Association is of opinion that the Old Boys should, when visiting Europeans, take off either their head-gear or their shoes; but the Old Boys Association recommends all the Old Boys to take off their caps on such occasions.

III. That as the Local Government has discontinued the privilege tentativly granted from year of opening Personal Ledgers of subscription to the M. A.-O. College in the District Treasuries on account of the numbers of subscribers being very small, it is desirable to collect 1 per cent. subscription from all persons ready to subscribe, through the Old Boys Association, and that when the number of such subscribers amounts to at least five hundred then the question of memorializing the Government on the subject be brought again before the Old Boys.

IV. That payments made by the Old Boys towards any other College subscriptions shall not be regarded as payments towards the Old Boys Fund under 1 per cent. scheme.

V. That the Old Boys Association will ask, from time to time, Old Boys and other gentlemen interested in literary research to serve as Honorary Lecturers in the College.

That a Sub-Committee of the following gentlemen be formed to put this resolution into practice:—

1. Mr. T. Morison (President).
2. Mr. Mahomed Ali (Secretary).
3. Qari Sarfaraz Hosein.
4. Mr. Aftab Ahmad Khan.
5. Khwaja Ghulam-us-saqlain.

VI. That in continuation of the two Resolutions about improving the quality and status of the Indian teaching-staff of the College, passed last year and the year before, it is desirable that the Honorary Secretary to the Trustees of the M. A.-O. College be requested by a deputation of the Old Boys to take steps to get the sanction of the Trustees in that behalf.

That the following gentlemen should form such a deputation:—

Mr. Shaukat Ali.
Mr. Mahomed Ali.
Sheikh Abdulla.
Habiballa Khan.
Shah Zahir Alam.

VII. That this Association very highly appreciates the efforts of the Old Boys in England and should feel much pleasure in affiliating the said Association in England to the Central Old Boys Association at Aligarh.

۲ — اولڈ بوائز ایسو سي کي یهه راے هی کہ اولڈ بوائز اهل یورپ سے ملتے وقت یا تو اپني ٹوپي اور یا اپني جوتیاں اُتار لیا کریں — لیکن اولڈ بوائز ایسو سي ایشن تمام اولڈ بوائز سے یهه سفارش کرتي هی کہ وہ ایسے موقعوں پر اپني ٹوپیاں اُوتار لیا کریں *

۳ — چونکہ لوکل گورنمنٹ نے اِس وجہ سے کہ چندہ دینے والوں کي تعداد بہت کم هوتي هی اِس حق کو کہ محمدن اینگلو اورینٹل کالج کے لیئے ضلع کے خزانوں میں ذاتي کهاتے کهولے جاویں جو امتحانا عطا کیا گیا تها منسوخ کردیا هی ' اس لیئے یهه امر پسندیدہ هی کہ ایک روپیہ فیصدي چندہ اُن تمام شخصوں سے جو چندہ دینے پر آمادہ هوں اولڈ بوائز ایسو سي ایشن کي معرفت وصول کیا جاوے ' اور جس وقت اس قسم کے چندہ دینے والوں کي تعداد کم سے کم پانسو تک پہونچ جاوے تو اس امر کي نسبت گورنمنٹ سے درخواست کرنے کا معاملہ پهر اولڈ بوائز کے روبرو پیش کیا جاوے *

۴ — جو روپیہ اولڈ بوائز کالج کے کسي دوسرے چندہ کے لیئے ادا کرینگے وہ "روپي اسکیم" کے بموجب اولڈ بوائز کے فنڈ کا چندہ متصور نہوگا *

۵ — اولڈ بوائز ایسو سي ایشن وقتا فوقتا اولڈ بوائز اور دیگر صاحبان سے جو علمي تحقیقات کے ساتهہ دلچسپي رکهتے هوں یهه درخواست کریگي کہ وہ کالج میں بطور آنریري لکچرار کے مدد دیں *

اس رزولیوشن کي تعمیل کے لیئے ایک سب کمیٹي صاحبان مندرجہ ذیل کي قایم کي جاوے *

۱ مسٹر ٹي ماریسن (پریزیڈنٹ) *
۲ مسٹر محمد علي (سکرٹري) *
۳ قاري سرفراز حسین *
۴ مسٹر آفتاب احمد خاں *
۵ خواجہ غلام الثقلین *

۶ — بہ تسلسل اُن دو رزولیوشنوں کے جو کالج کے هندوستاني ٹیچنگ اسٹاف کي عمدگي اور حیثیت کو ترقي دینے کي نسبت سال گذشتہ اور اُس سے پہلے سال میں پاس هوئے تهے یهه امر پسندیدہ هی کہ آنریري سکرٹري محمدن اینگلو اورینٹل کالج کي خدمت میں بذریعہ ڈیپوٹیشن اولڈ بوائز کے یهه درخواست کي جاوے کہ معزي الیہ اس باب میں ٹرسٹیوں کي منظوري حاصل کریں *

صاحبان مندرجہ ذیل اس ڈیپوٹیشن میں شامل هوں *

مسٹر شوکت علي *
مسٹر محمد علي *
شیخ عبداللہ *
حبیب اللہ خاں *
شاہ ظهیر عالم *

۷ — جو کوششیں اولڈ بوائز نے انگلستان میں کي هیں اُن کي یهہ ایسو سي ایشن نہایت قدر کرتي هی ' اور جو ایسو سي ایشن انگلستان میں قایم کي گئي هی اُس کو نہایت خوشي کے ساتهہ سنٹرل اولڈ بوائز ایسو سي ایشن علي گڈہ کے ساتهہ شامل کرتي هی *

سنٹرل ایسو سی‌ایشن علیگڈه کي اسٹینڈنگ کمیٹي نهایت خوشي سے اُن فرمائشوں کي تعمیل کریگي جو انگلستان کي مذکورہ بالا ایسو سی‌ایشن اپنے اغراض و مقاصد کي تکمیل کي غرض سے کریگي جیسے که اُس جلسه کي روئداد میں بیان کیئے گئے هیں جو یکم اکتوبر سنه ۱۹۰۲ ع کو انگلستان میں منعقد هوا تها *

۸ — اولڈ بوائز ایسوسي ایشن اپني دلي احسانمندي سید جعفر حسین صاحب دسترکٹ انجنیر مرار ریاست گوالیار کي خدمت میں بلحاظ اُن قابل تعریف کوششوں کے ظاهر کرتي هی جو موصوف الیه نے ایم اے او کالج کے لیئے التزاما ایک روپیه چنده وصول کرنے کے باره میں جس کي راے مسٹر ایل ٹپنگ پروفیسر کالج مذکور نے دي هی فرمائي هیں *

That the Standing Committee of the Central Association at Aligarh will very gladly comply with any requisitions made by the said Association in England in furtherance of their aims and objects as described in the proceedings of the meeting in England held on the 1st October 1902.

VIII. The Old Boys Association expresses the sense of its deep gratitude to Syed Jaafer Hosein Sahib, District Engineer, at Morar, Gwalior State, for the laudable efforts made by him to organize systematically the collection of 1 Rupee subscription for the M. A.-O. College as suggested by Mr. L. Tipping, Professor of the same College.

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

بعالي خدمت جناب معلی القاب نواب محسن‌الملک بهادر

میرا عریضه جو جناب نے علیگڈه گزٹ میں چهاپا هی میں دیکهتا هوں که اُس پر مختلف حضرات نے خیال رجوع کیا هی اور میں ابهي چند دنوں تک اُن تحریرات کے پڑهنے کا جو میري معروضات کے خلاف یا تائید میں لکهي جائینگے اور اُن بیانات کے سننے کا جو اس کے متعلق مجهه سے هونگے انتظار کرونگا اور ضرورت هوگي تو پهر کچهه عرض کرونگا مگر ایک غلط فهمي جو میرے اس پیرو پوزل سے هوئي که خدمتگاري سکهانے یا کاپي نویسي کي تعلیم کا کیوں بندوبست نه هونا چاهیئے اُس کي بابت کچهه عرض کرنا چاهتا هوں *

یعني میں نے ان دونوں قسموں کي تعلیم کے واسطے اِسکول کهولے جانے کي ضرورت کي طرف جو اشاره اپنے عریضه میں کیا تها اُس سے میرا مقصد یهه تها که اگر یهه کانفرنس مسلمانوں کو تعلیم کے متعلق صلاح و مشورے دینے والي جماعت هی تو اُسکو اپنے مشوروں کو زیاده وسیع پیمانه پر پهونچانا چاهیئے اور اس واسطے ایسے تعلیمي صیغے بهي بتلانا چاهیئیں جس پر کم سرمایه والے یا خاص خاص خیال والے مسلمان عمل کرنے سے اپنے تئیں زاید مفید بنا سکیں *

اگر یهه جملے اب بهي تشریح کے محتاج رهے هیں تو میں یهه عرض کرونگا که کانفرنس کا صرف یهه فرض نه هونا چاهیئے که وه صرف اهل دول اور آسوده اشخاص کے واسطے هي کچهه راستے نکالا کرے بلکه اُس کو اُن غریب مسلمانوں کو بهي فراموش نهیں کرنا چاهیئے که جو استدر مقدرت نهیں رکهتے که تعلیمي مصارف کي برداشت کرسکیں — علاوه بریں یهه امر ناممکن هی که کوئي قوم اپنے کل افراد کو علی‌الخصوص جبکه اُس کي تعداد اسقدر کثیر هو جیسي که مسلمانوں کي هی ' گریجوایٹ بنا سکے یا کل افراد کو صرف ایک هي راسته پر کامیابي کے ساتهه چلا سکے - اور اگر ایسا نهیں هی تو کیوں نه هم مختلف گروه اور فرقوں یا مختلف انٹرسٹ رکهنے والوں کو کم سے کم جدا جدا نیک مشوره هي دیا کریں - اگر آپ اپنے بیش قیمت اخبار میں زیاده جگهه دینا قبول فرمائیں تو میں چند سطریں اور بهي اس غرض سے لکهونگا که میري نظر میں سواے اُن دو پیشوں کے جن کي بابت میں نے اپنے عریضه میں اشاره کیا هی اور جن پر میں مکرر زور دیتا هوں اور بهي پیشے هیں جن کو غریب آدمیوں کو حاصل کرنے کي ترغیب دي جاسکتي هی اور اگر لوگوں کو یهه معلوم هوگا که کانفرنس ایسے اُمور پر غور کرتي هی تو بهت سے طریقے اس سے بهي بهتر دوسرے اشخاص ضرور پیش کرینگے - یعني :—

۱ — میں نے حال میں کسي اخبار میں دیکها هی که ٹایپ رایٹروں کي مانگ روز بروز بڑهتي جاتي هی - اگر یهه صحیح هو تو کیوں نه کانفرنس لوگوں کو ترغیب دے که ٹایپ رایٹنگ کے سیکهنے کا مختلف شهر والے انتظام کریں — اور پهر یهه که اُس کے واسطے یعني اس کام کے سکهانے کے واسطے کیا کیا کرنا هوگا ؟ *

میرے نزدیک تهوڑي سي انگریزي پڑهے هوئے بهت سے لوگ روزگار میں اُس طریقه سے لگ سکتے هیں*

۲ — کچهه مهینے اول مجهکو بمبئي کےایک جنٹلمین کي زباني یهه معلوم هوا که شارٹ هینڈ رائیٹنگ † ایک بڑي آمدني کا کام اور اِس کے سیکهنے کے واسطے (بشرطیکه اول درجه کي مشق هو) صرف انگریزي کي عمده زباندانی کي ضرورت هی اور اسي سلسله میں معمولي کام سیکهنے کے واسطے معمولي اِنگریزي داني کافي هی — مجهه سے اُس جنٹلمین نے یهه بهي کها که اچهے واقف کار کے واسطے هزار پانچسو روپیه ماهوار کي آمدني بالکل ممکن هی اور اس کے ادنی درجوں میں سارٹیفکٹ یافته

† شارٹ هینڈ رائیٹنگ Short-hand writing وه فن هی جس کے ذریعه سے تقریروں کا نهایت عجلت سے قلمبند کرنا ممکن هی — اِس میں بجاے حروف کے خطوط اِستعمال هوتے هیں - چونکه جبجان هائي کورٹ کے واسطے تحریري تجاوز لازمي نهیں هیں لهذا پهر هائي کورٹ میں کم از کم ایک ماهر فن ملازم هوتا هی اِس کے علاوه بڑے بڑے اخبار بهي اِس قسم کے ماهر فن ملازم رکهتے هیں — صوبه جات متحده کے اندر لکهنو میں ایک مشنري اِسکول اِس فن کے اور نیز ٹائیپ رائیٹنگ سکهانے کے واسطے هی * ایڈیٹر -

ساتھہ اُسي روپیہ مہینہ بخوبي کما سکتے ھیں — مجھکو اُس کي زباني یہہ بھي معلوم ھوا کہ اُس میں فیل کوئي نہیں ھوتا یعني یہہ ایک بہت سہل پیشہ ھی اور صرف ایک سال تھا یا دو سال تھا (جسکو میں اِس وقت بھول گیا ھوں) اِس کے حاصل کرنے کے واسطے کافي ھی — اگر یہہ باتیں سچ ھیں تو کیوں کانفرنس لوگوں کو اِس کے حاصل کرنے کا مشورہ نہیں دیتي — یا اس کي ترغیب کہ لوگ اِس کا انتظام کریں کیوں نہیں کرتے *

یہہ چند مثالیں بس نہیں ھیں اس قسم کے بہت سے تعلیمي مشورے ھیں جنپر میري راے میں ایجوکیشنل کانفرنس کا غور کرنا اُس کے فرایض میں داخل ھی — مگر ایسے مشورے سوچنا اور دینا سہل کام نہیں ھی — کیونکہ نہ صرف بتا دینا کافي نہوگا کہ فلاں کام کرو بلکہ اُسي کے ساتھہ میں بہت کچھہ وقت اِن پرو پوزلوں کے حالات کي تحقیقات میں صرف کرنا پڑیگا جس سے دوسروں کو آگاہ کرنا لازم ھوگا *

علاوہ بریں میرا یہہ مقصد ھرگز نہیں ھی کہ غریب یا کم مایہ مسلمانوں کي طرف توجہ کے ساتھہ اُونچے درجے والوں کو چھوڑ دینا چاھیئے — بلکہ اُن کے متعلق بھي بہت سے مزید سوالات ھیں جو کانفرنس کو حل کرتے رھنا چاھیئے اگر یہہ مقصود ھو کہ کانفرنس کچھہ کام کرنا چاھتي ھی *

میرے نزدیک :—

ا — کانفرنس کو وقتاً فوقتاً اس پر غور کر کرکے کہ کون صیغہ تعلیم زیادہ مفید آیندہ کو معلوم ھوتا ھی اپني راے کو ھمیشہ ظاھر کرتے رھنا چاھیئے — یعني زمانہ کے حالات - مانگ اور موجودگي کي بنا پر آیندہ کو بیرسٹري - انجنیري — ڈاکٹري وغیرہ وغیرہ میں سے زیادہ فائدہ کس میں نظر آتا ھی اُس کي اطلاع دیتے رھنا چاھیئے *

۲ — فنون و حرفت کے متعلق کانفرنس کو ان امور پر غور کرکے اپني راے قلمبند کرنا چاھیئے کہ کون سے پیشے سیکھنا آج کل مفید ھیں اور وہ کس یا کن کن ملکوں میں حاصل کیئے جاتے ھیں اور پھر ھر ایک پیشے کے متعلق یہہ بتانا چاھیئے کہ اُس کے حاصل کرنے کے بعد اُن کے چلانے کے واسطے ابتداءً کم سے کم سرمایہ کسقدر ھونا لازم ھی *

میري راے میں مسلمانوں کو اِس قسم کے مشورے بہت مفید ھونگے جس سے مربي اپنے بچوں کي تعلیم اور اُس کے آیندہ نتایج پر غور کرسکنے کے قابل ھوتے رھینگے جو اب بہت کم قابل ھیں — اِس وقت بہت سے مسلمان صرف قسمت آزمائی پر تعلیم دلا رھے ھیں کیونکہ ھر ایک شخص کا کام یہہ نہیں ھی کہ وہ ان تمام مراتب پر غور کرسکے — اِس کے واسطے بڑي فرصت اور وسیع معلومات کي ضرورت ھی *

میں نے اپنا پہلا عریضہ بمحض مختصر لکھا تھا اور یہہ بھي مختصر ھی مگر تاھم اِس میں چند وہ باتیں بھي عرض کردینا چاھتا ھوں جو کہ میرے نزدیک کانفرنس کو اپنا سرمایہ خرچ کرنے میں عمل میں لانا چاھیئیں *

یعني میرے نزدیک کانفرنس کو اپنے سرمایہ میں ایک حصہ اس واسطے رکھنا چاھیئے جس کے ذریعہ سے مسلمانوں کے قابل مدد گروہ کو ارزاں ذریعہ سے تعلیم حاصل کرلینے میں مدد ملے - اس سے غرض میري یہہ ھی کہ جس جس شہر یا قصبہ میں اسکول یا کالج ھیں وھاں کے اُن غریب باشندوں کو جو مقامي اسکولوں یا کالجوں میں تعلیم حاصل کرنا چاھتے ھیں مگر اس قدر اُن کي آمدني نہیں ھی کہ وہ پوري تعلیم کا صرف ادا کریں بس اُن لوگوں کو تھوڑي تھوڑي مدد دینا چاھیئے تاکہ کچھہ اپنے گھر سے لائیں اور کچھہ مدد فنڈ میں سے لیکر تعلیم حاصل کرسکیں *

اور کانفرنس کو ایک ایسا فنڈ مقرر کرنا چاھیئے کہ جس کو ترقي دیکر وہ کسي کسي طالب علم کو انگلینڈ کي تعلیم کے واسطے یا مثلاً جاپان میں پیشہ کي تعلیم کے واسطے بھیج سکے *

میرا خیال ھی کہ ان دونوں تحریکوں کے متعلق شاید کانفرنس میں منظوري ھو چکي ھی — اگر میري یہہ یاد سچ ھی تو سوال یہہ ھوگا کہ عمل کیا ھوا ! ؟ *

خواستگار معافي
آپ کا خادم
حاجي محمد اسمعیل خاں

۱۶ نومبر سنہ ۱۹۰۲ ع

—:o:—

اسلام اور دولت برطانیہ

نمبر (۳)

(دیکھو واسطے سلسلہ کے صفحہ ۷۰۹ - مطبوعہ ۱۳ نومبر سنہ ۱۹۰۲ ع)

اسلام دنیا میں روشني پھیلاتا اور تاریکیوں کو دفع کرتا ھی اسلام طبعي طور پر علم کا حامي اور ترقي کا معاون ھی - اس دعوے کے ثبوت میں بہت سے دلائل پیش کیئے جاسکتے ھیں - مسٹر بوزویرس ایک مقام پر لکھتے ھیں کہ جس وقت یورپ جہالت کي تاریکیوں میں گرفتار تھا اُس وقت عرب متواتر پانچ صدیوں سے دنیا کو علوم و معارف کي روشني سے منور کر رھے تھے — عربوں ھي نے علوم ادب و کلام کو از سر نو زندہ کیا ' اُنھوں نے حکما یونان کے اقوال کو اپني زبان میں ترجمہ کیا ' اُنھوں نے ابو لونیوس کے ھندسہ کو سمجھا اور ارسطو نے منطق کي اصلاح کي اور عربوں ھي نے علم زراعت کو ترقي دي اور علم جبر و مقابلہ اور کیمسٹري کو ایجاد کیا اور اپنے شہروں کو جسطرح مساجد اور محلات سے آراستہ کیا اسیطرح ان کو مدرسوں اور کتبخانوں سے زینت دي — اور یورپ کو قرطبہ کے فلسفہ اور سلرنو کي طبعیات کي تعلیم دي *

محمد پیغمبر (صلی اللہ علیہ و سلم) کي تمام حدیثیں علوم و فنون حاصل کرنے اور ان پر عمل کرنے کي ترغیبوں سے بھرے پڑے ھیں — اس موضوع میں بعض حدیثیں ھم اس مقام پر نقل کرنا مناسب خیال کرتے ھیں :—

آپ نے فرمایا کہ " علم سیکھو کیونکہ جو شخص خدا کے واسطے علم سیکھتا ھی وہ خدا سے ڈرتا ھی " " علماء انبیاء کرام کے وارث ھیں جن کو علمي وراثت پہونچي ھی - جسکو علم سے حصہ ملا ھی در حقیقت اُس کو بڑا حصہ ملا ھی - جو شخص طالب علم کا رستہ طی کرتا ھی خدا اُس کے واسطے جنت کا راستہ آسان کردیتا ھی " " قیامت کے دن علما کي سیاھي شھداء کے خون کے ساتھہ وزن کي جائیگي " (اور ایک روایت میں یہہ ھی کہ علماء کي سیاھي شھداء کے خون سے افضل ھی) " جو شخص خدا کے واسطے علم سیکھتا ھی وہ اُس کي عبادت کرتا ھی " ایک عالم عابد پر اُسیقدر فضیلت رکھتا ھی جسقدر کہ چودھویں رات کا چاند تمام ستاروں پر فضیلت رکھتا ھی " *

بس یہي مذھب عربوں کي ترقي کا باعث تھا کیونکہ اُنھوں نے اُس کو ٹھیک ٹھیک سمجھا تھا - اب یہہ امر قابل غور ھی کہ اس وقت مذھب اسلام اپنے پیرؤں کے دلوں میں زندگي کي روح کو کیوں نہیں اُکساتا اور خصوصاً دولت برطانیہ کے مسلمانوں میں جو بہت سي ایسي فضیلتوں کے ساتھہ مخصوص ھیں جو ان کو سلف صالحین کي پیروي کرنے اور تہذیب اور شایستگي کي اشاعت کرنے میں مدد دے سکتے ھیں ؟

سر دست هم مسلمانوں کي بحث قطع کرتے هیں اور صرف اس مذهب کے نظام پر غور کرتے هیں *

اِس وقت همارِي بحث اگرچه ان مسایل کے ساتهه مخصوص هوگي جن کو شاهي مسایل کے ساتهه کسي قسم کا تعلق اور ارتباط هی لیکن کسیقدر دوسرے مسایل میں بهي غور کرنا مناسب معلوم هوتا هی — مذهب اسلام کو پوري طرح سمجهنے اور جو کام اُس نے دنیا میں کیئے ان کو معلوم کرنے کے لیئے یهه امر نهایت ضروري هی که ان حالات اور موقعوں سے واقفیت حاصل کي جاے جن میں قران مجید نازل هوا تها - کیونکه اِن حالات کي واقفیت سے مسلمانوں کي آسماني کتاب کي تفسیر میں بهت بڑي مدد ملسکتي هی *

زمانهٔ حال کے بعض دشمنان اسلام نے لوگوں کو اس امر کے یقین دلانے کي کوشش کي هی که اسلام سے پیشتر عرب کے باشندے موحد تهے حالانکه اس موضوع کي نسبت جن جن مصنفوں نے لکها هی وه اس باب میں متفق هیں که صابئین اور مجوسیوں کے مذهب فاسد هوچکے تهے اور سواے بت پرستي کے ان میں کچهه بهي باقي نهیں رها تها - مسٹر بوزویرس کهتے هیں که وه عربوں میں بت پرستي عام طور پر پهیلي هوئي تهي اور اکثر باشندوں کا یهي مذهب تها" خانه کعبه میں ۳۶۰ بتوں کا موجود هونا توحید کي اُس مقدار کو بخوبي بیان کرتا هی جو عرب میں اُسوقت پائي جاتي تهي *

اسیطرح ان کا یهه قول بهي صحت سے معرا هی که محمد صلی الله علیه و سلم) نے اهل عرب سے نصرانیت چهین لي — سر ولیم میور جو اسلام کا دشمن هی لکهتا هی که " انجیل کي بشارت کے پانچ صدیوں بعد تک بهي عرب میں عیسائي چند نفر سے زیاده نه تهے جو مختلف موقعوں پر متفرق هو رهے تهے *

تویبیح کهتا هی که " یهه بات عادت میں داخل هو گئي هی که هم مذهب اسلام کي هر ایک خوبي کو عسائیت کي طرف منسوب کرتے هیں مگر یهه دعوي اُس بحث کے نتائج کے ساتهه اتفاق نهیں کرتا جو صداقت اور انصاف پسندي کے ساتهه بلارو رعایت کي جاتي هی — محمد کے زمانه میں جو عسائیت بلاد عرب میں تهے اُس کے بیان سے سکوت کرنا زیاده تر اولی اور انسب هی " *

مذهب اسلام سے پیشتر جیسي کچهه عرب کي ادبي اور اخلاقي حالت تهي اُسکي توضیح کے لیئے هم مسٹر بوزورسمتهه کي ایک عبارت نقل کرتے هیں — اُنهوں نے لکها هی که " غلطیوں کو معاف کرنا اور خطاوں سے درگذر کرنا عربوں کے نزدیک بزدلي اور نامردي خیال کیا جاتا تها اور بدلا لینا نهایت مقدس فرض سمجها جاتا تها — خونریز عداوتیں اور کینے ایک نسل سے دوسري نسل کي طرف منتقل هوتے تهے — اکثر اوقات وهي انتقام باعث خوشي هوتا تها جبکه ایک قبیله اپنے مخالف قبیله کو صفحهٔ هستي سے بالکل نیست و نابود کر دیتا تها — مسکرات کا استعمال عام طور پر شائع تها اور اس کے نتائج مهلک تهے — قمار بازي کي طرف رغبت اس درجه بڑهي هوئي تهي که بعض لوگ اپني آزادي بلکه اپني زندگي کو بازي میں لگا دیتے تهے مگر عربوں کا نهایت قبیح اور وحشیانه فعل یهه تها که وه لڑکیوں کو ان کي ولادت کے بعد فوراً زنده دفن کر دیتے تهے اور اس سے بهي زیاده تر قبیح یهه فعل تها که لڑکي چهه سال کي عمر میں زنده دفن کي جاتي تهي اور سب سے زیاده قبیح یهه امر تها که لڑکي کا قسي القلب باپ بذات خود اس هولناک جرم کا مرتکب هوتا تها — عورتوں کي حالت نهایت پست اور ادنی درجه کي تهي — اُسکو کسي قسم کا کوئي حق حاصل نه تها - نه اُسکو وراثت میں حصه ملتا تها بلکه وه خود ایک ملکیت سمجهي جاتي تهي جو مورث سے وارث کي طرف منتقل هوتي تهي — وارث کو حق حاصل تها که وه اُس کے ساتهه بلا اُسکي مرضي کے نکاح کرسکے اسي سے عرب میں وه نکاح پیدا هوا جو بیٹا اپنے باپ کي بیوه سے کرتا تها - اس قسم کے ناگوار نکاحوں کي پیغمبر اسلام نے ممانعت کردي تعدد زوجات بغیر کسي حد و انتها کے مباح سمجها جاتا تها مگر محمد نے اُس کے لیئے ایک خاص حد معین کي - اسیطرح طلاق مطلقاً مباح تهي - اکثر اوقات باپ اپنے بیٹے کو دیوتاؤں کے راضي کرنے کي غرض سے قرباني کردیتا تها " *

ان تمام قبیح اور شنیع افعال کي پیغمبر اسلام نے ممانعت کي - اسیطرح غلاموں پر ظلم و ستم کرنے اور سختي کے ساتهه ان سے معامله کرنے کي بهي ممانعت کي - اس موقع پر یهه امر خاصکر قابل لحاظ هی که مذهب اسلام نے ان عظیم الشان اصلاحات کے نفاذ کرنے میں کامیابي حاصل کي حالانکه یهودیت اور عیسائیت نے صدیوں تک بهي ان امور کي طرف التفات نهیں کي *

جس زمانه میں مذهب اسلام دنیا میں ظاهر هوا وه زمانه تعدد زوجات اور غلامي کے باطل کرنے کے لیئے مناسب نه تها مگر تاهم اسلام ان کے جواز میں مناسب حدود اور شرائط قایم کرسکا - ایک خاص قابل غور یهه امر هی که في الحال اسلام باوجودیکه پست حالت میں هی مگر تاهم اُسکا تسلط وحشي قوموں پر وهي قایم هی — کینن ٹیلر اپنے مضمون میں جو اُنهوں نے اخبار ٹائمس مطبوعه ۷ اکتوبر سنه ۱۸۸۷ ع میں شائع کرایا تها لکهتے هیں که " جس وقت افریقه کا کوئي قبیله مذهب اسلام قبول کرلیتا هی تو وه کبهي بت پرستي اور عیسائیت کي طرف رخ بهي نهیں کرتا — بے شک اسلام نے تمدن اور شایستگي کي ایسي خدمات انجام دي هیں جن سے عیسائیت قاصر هی - انگریز سیاحوں اور فوجي افسروں کے اقوال سے ان عملي نتایج کي بخوبي تصدیق هوتي هی جو افریقه میں اسلام سے حاصل هو رهے هیں - جس وقت کوئي قبیله اسلام قبول کرتا هی تو وه بت پرستي اور بهوت پریت کي عبادت انسان کا گوشت کهانا بچوں کا قتل کرنا اور منتر جنتر اور جادو ٹونا همیشه کے لیئے بالکل چهوڑ دیتا هی اور تعدد زوجات اور غلام بنانے میں مقرره حدود پر قایم رهتا هی اور پهر اپني تمام بري خصلتوں اور رذیل عادتوں سے پاک هوجاتا هی " *

حقیقت یهه هی که همکو خوش هونا چاهیئے که همارے پاس نوع انسان کو ترقي دینے کے لیئے ایسا عمده ذریعه موجود هی هم پر لازم هی که هم مسلمانوں کي انکے کاموں میں مدد کریں کیونکه وه ان وحشي اقوام کو حیوانیت کے طبقه سے انسانیت کے درجه میں منتقل کررهے هیں - اگر هم اپنے مسلمان بهائیوں کي رهنمائي کریں اور ان کو مدد دیں تو وه ان قوموں کو ترقي کے اُنچے درجوں پر پهونچا سکینگے *

واقعات اور رائیں

ہم ناظرین کي خاص توجہ حاجي محمد اسمعیل خاں صاحب کي اُس تحریر کي جانب مبذول کرنا چاہتے ہیں جو بعنوان محمدن ایجو کیشنل کانفرنس اس پرچہ میں طبع کي گئي ہی - حاجي صاحب کي تحریر سابق میں بعض تحریکات ضرور اس قسم کي تہیں جن میں غلط فہمي یا اختلاف اور اعتراض کي گنجایش تہي - مثلاً یہہ امر مشتبہہ ہی کہ کانفرنس کو مسلمانوں میں خانساماں گیري کے معزز پیشہ کے رواج دینے کي جانب توجہ کرنا چاہیئے یا نہیں — جو تحریر آج چہاپي جاتي ہی وہ اس قسم کے اعتراضات سے بالا معلوم ہوتي ہی — در اصل ہمارے کارسپانڈنٹ کا مطلب یہہ ہی کہ محض علمي تعلیم پر توجہ اور کوشش محدود نہ کي جاے بلکہ مسلمانوں کو ایسے فنون کے حاصل کرنے میں بہي مدد دیجاے جو ذریعہ معاش ہوسکتے ہیں - یہہ بحث ٹیکنیکل ایجو کیشن سے متعلق ہی اور اگر کانفرنس نے اس جانب توجہ نہیں کي تو ہمارے معزز کارسپانڈنٹ کو اس بابت تحریکات پیش کرنے کا بیشتر بہي موقعہ حاصل تہا اور اب بہي ہی *

ہمنے اپنے آخر پرچہ میں حضور ویسراے کي رونق افروزي مقام بوندي کا ذکر کیا تہا - ۱۳ تاریخ کو حضور ممدوح نے بمقام دیولي قیام فرمایا - ۱۴ کو نصیرآباد تشریف لائے اور اُسي روز بعد ڈنر کے اسپیشل ٹرین میں اودے پور روانہ ہوئے — اس مقام کو پانہر نے قوم راجپوت کا مکہ تحریر کیا ہی — ۱۵ نومبر کو منجانب ریاست بہت بڑي دعوت ہوئي جس میں منجانب مہارانا صاحب رزیڈنٹ صاحب نے ویسراے کا ٹوسٹ پرپوز کیا اور پہر حسب قاعدہ خود ویسراے نے مہارانا صاحب کا ٹوسٹ پرپوز کیا — اثنا تقریر میں ویسراے نے فرمایا کہ مہارانا صاحب سخت محنت امور ریاست کے سرانجام میں کرتے ہیں شاید یہہ بہتر ہو کہ ہز ہائینس کسیقدر زیادہ راحت لیں اور بیروني امداد سے مستفید ہوں *

۱۶ نومبر کي شب کو پہر ایک دعوت محل میں ہوئي دونوں موقعوں پر ڈنر کے بعد ہز ہائینس بہي میز پر تشریف لائے ۱۶ تاریخ کے ڈنر کے بعد روشني اور آتشبازي کا انتظام بہي تہا - محل سے متصل ایک بہت بڑي جہیل ہی جس کے چہار طرف خوشنما پہاڑیاں ہیں اور وسط میں جا بجا خشکي کے قطعات بطور جزایر ہیں جن میں محلات اور باغات اور سیر گاہیں بني ہوئي ہیں - اتفاق سے اُس شب کو ماہ کامل کي چاندني کا لطف بہي تہا پس قدرتي اور مصنوعي اسباب تفریح ایک جگہہ جمع تہے *

۱۷ کي شب کو حضور ویسراے اودے پور سے روانہ ہوئے اور ۱۸ کو چتور گڑہ مشہور معروف قلعہ کا ملاحظہ کیا - یہہ قلعہ ایک پہاڑي پر واقعہ ہی جس کي چوٹي مسطح ہی اسکا عرض تقریباً نصف میل ہی اور طول ۴ میل - شہر بہي ان حدود کے اندر آباد ہی - ۱۸ کو ۵ بجے حضور ممدوح اجمیر رونق افروز ہوئے اور ۱۹ کو معہ چند ممبران اسٹاف خود بمقام آبو تشریف لے گئے اور لیڈي کرزن معہ فارن سکرٹري صاحب وہیں سے جودہپور گئیں *

جب پرانے طلباے کالج جنکو اولڈ بائز کہا جاتا ہی سال میں ایک مرتبہ کالج میں جمع ہوتے ہیں تو علاوہ ڈنر کے ایک یا دو اجلاس مفید باتوں پر غور کرنے کے لیئے بہي ہوتے ہیں چنانچہ جو تجاویز امسال ان اجلاسوں میں منظور ہوئیں وہ مولوي بہادر علي صاحب سکرٹري کي خواہش کے موافق اس پرچہ میں چہاپي جاتي ہیں- اگر مولوي بہادر علي صاحب علیل نہ ہوجاتے تو غالباً کوئي مفصل تحریر بہیجتے - علاوہ اُن صاحبوں کے جو علیگڈہ آئے اور جنکي تعداد ساٹہہ بیان کي جاتي ہی ہمکو اس بات سے خاص مسرت ہی کہ لکہنؤ' بنارس' سندیلہ اور کشمیر میں بہي اُسي تاریخ پر ڈنر ہوئے جن کي اطلاع ہمروزہ بذریعہ تار علیگڈہ آئي *

افسوس ہی کہ ہز آنر سر جان ووڈبرن کا مزاج ابہي تک کسیقدر نا ساز ہی - ہم اُمید کرتے ہیں کہ حضور ممدوح دربار دہلي سے پیشتر قطعي تندرست ہوجاوینگے *

Printed and published by Mahomed Mumtaz-uddin at the Institute Press, Aligarh.

علیگڈہ انسٹیٹیوٹ پریس میں باہتمام محمد ممتازالدین چہپا اور مشتہر ہوا

REGISTERED No A. 176

معہ تہذیب الاخلاق

THE ALIGARH INSTITUTE GAZETTE

OF

THE MAHOMEDAN ANGLO-ORIENTAL COLLEGE

WITH WHICH IS INCORPORATED

"THE MAHOMEDAN SOCIAL REFORMER."

HONORARY EDITOR :— *MOULVI SYED MEHDI ALI KHAN.*

New Series VOL. II. No. 48. } THURSDAY, 27th NOV. 1902. روز پنجشنبہ ۲۷ نومبر سنہ ۱۹۰۲ ع { سلسلہ جدید جلد ۲ نمبر ۴۸

فہرست مضامین

سر جان اوڈ برن

هم نے گذشتہ پرچہ میں سر جان اوڈبرن کي صحت کي اُمید ظاهر کي تهي — دراصل اِس اُمید کا اظہار خواهش دلي پر مبني تها نہ کہ افواہ یا معتبر اخبار پر کیونکہ خبریں اندیشہ ناک قسم کي سني گئي تهیں اور افواهیں خبروں سے بهي بدتر تهیں — لفٹننٹ گورنر کا رتبہ ایسا هی کہ هر حالت میں اتنے بڑے عہدہ دار کي وفات سے تمام ملک پر اثر هونا لازمي بات هی لیکن ناظرین نے ملاحظہ کیا هوگا کہ جو ماتم سرجان اوڈ برن کا کیا گیا اور کیا جا رہا هی اُس کا تعلق اُن کے عہدہ اور رتبہ سے اتنا زیادہ نہیں هی جتنا کہ اُن کے ذاتي خصایل اور اخلاق سے هی — مرحوم سرجان اوڈبرن منجملہ اُن معدودہ چند حکام یورپین کے تهے کہ جن کو هندوستاني معززین و عوام الناس همزبان هوکر اخلاق کا مجسم نمونہ سمجهتے هیں — مرحوم نے اپني خدمات میں اپنے برتاؤ سے بخوبي ثابت کردیا کہ یہہ خیال محض غلط هی کہ سرکاري کام کے انجام کے لئے کج خلقي ضروري هی — یہہ ایک ایسا خیال هی کہ جو اکثر نوجوان افسروں کے ذهن نشین دیکها جاتا هی اور اِس میں شبہہ نہیں کہ اخلاق برتنے میں بعض اوقات تکلیف ضرور برداشت کرنا هوتي هی — مگر اپنے هم جنسوں کو مسخر کرنا یہہ اخلاق کا ایسا انعام اور صلہ هی کہ اُس کے مقابل میں جو تهوڑي یا بہت تکلیف هوتي هی وہ قابل لحاظ نہیں هی — سر جان اوڈ برن کي ملازمت کا بہت بڑا اور اُن کي عمر کا سب سے بہتر حصہ صوبہ اودہ میں مختلف عہدوں پر صرف هوا — اُن کا جو اثر اودہ میں تها اور آخر وقت تک رها اُس کي مثال زمانہ حال میں نظر نہیں آتي — اس اثر کو مرحوم نے صرف سرانجام کار منصبي پر محدود نہیں رکها بلکہ متعدد مواقع پر تعلقداران و دیگر اشخاص معززین کے باهمي تنازعات ایسے رفع کیئے کہ اگر وہ نہ سلجهائے تو سخت تباهي هوتي — اُس خاص اثر کے استعمال کا موقع کہ جو اُن کو حاصل تها سرکاري کاموں میں بالخصوص بعہد سر الفرڈ لیل مسودہ قانون لگان اودہ کے سلسلہ میں مرحوم کو حاصل هوا — کیونکہ اس مشکل کام میں زیادہ حصہ واقعي سرجان اوڈ برن اور مسٹر میکانکي صاحب مرحوم کا تها — اگر یہہ دونوں صاحب پس پردہ نہ هوتے اور اپنا پورا اثر گورنمنٹ کے مقاصد کے حصول میں صرف نہ کرتے تو کیا عجب هی کہ یہہ قانون لگان جو بالاخر اس قدر مفید ثابت هوا آج واجب التعمیل نہوتا ●

هم اس موقع پر نہایت شکر گذاري کے ساتهہ یاد کرتے هیں کہ جب محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس کلکتہ میں هوا تو سر جان اوڈبرن نہایت مہرباني اور همدردي کے ساتهہ پیش آئے اور خود بهي ایک اجلاس میں رونق افروز هوئے اگر همکو مغالطہ نہیں هی تو یہہ پہلا موقع تها کہ کسي صوبہ کے حاکم نے اس قسم کي عزت کانفرنس کو بخشي هو — ایسے حاکم کي وفات کا جسقدر رنج کیا جاے بجا هی چنانچہ جس روز اُن کي وفات کي خبر علیگڈہ پہونچي اُس روز کالج بند کردیا گیا اور هر طرح پر اظہار رنج اور افسوس کیا گیا ●

POLICE REFORM.

II.

In the literature which is gathering round the subject of police reform there is one matter which occupies a very large space. We refer to honesty or rather its alleged absence in the department. Statements by witnesses on this point are so frequent that one is apt to get tired of hearing the same story over and over again; and to wish that the Commission would apply the "Closure" to this particular subject. As we stated in our first article on police reform, we do not believe that evidence of this kind will greatly add to the information already possessed by the authorities. As, however, the Government of India have thought it fit and proper that the police linen should be washed in public, we cannot find fault with witnesses for being so persistent on the subject of venality as to be almost monotonous.

If there is one thing more than another which has made the police odious, it is want of honesty in the class of officers with whom the public come chiefly into contact. There are good reasons, therefore, why the point should be pressed. Possession, it is said, is ninety-nine points of law. Similarly it might be said that honesty is ninety-nine points of police reform. It is perfectly true that honesty by itself is not sufficient to keep the police machine going. But it will probably be conceded that without honesty the outturn of the machine must continue to be totally unsatisfactory. Intelligence which leads to efficiency is of course a most desirable quality, but when it is not combined with honesty, intelligence in a police officer, invested with powers over his fellow-men, is not exactly a boon. As a matter of fact, it is *the* curse of the police department that we have serving in it as officers in charge of stations a considerable number of men who could give points in natural acuteness to officers of a similiar grade in many other departments and who make improper use of their powers and natural intelligence. Men of this type are generally very difficult to deal with from the D. S. P.'s point of view. He may know all about them and may still be powerless to deal with them according to the law. Again, they are generally a very useful class of men in point of purely police work, and

پولس کي اصلاح

(۲)

جو تحریرات پولس کي اصلاح کے معاملہ کي نسبت هو رهي هیں اُن میں ایک بات ایسي هی جس کي نسبت بہت کچھہ بحث و گفتگو کي گئي هی — هماري مراد پولس ڈپارٹمنٹ کي دیانت داري یا یوں کہو کہ اُس میں دیانت داري کے نہونے سے هی — اِس امر کي نسبت گواهوں کے بیانات اِس کثرت سے هوئے هیں کہ هر ایک شخص بار بار اُسي داستان کے سننے سے تنگ آ جاے تو عجب نہیں هی – هم کو یقین نہیں هی (جیسا کہ هم نے پولس کي اصلاح کي نسبت اپنے پہلے آرٹیکل میں بیان کیا تها) کہ اِس قسم کي شہادت سے اُن معلومات میں جو حکام کو پہلے هي سے حاصل هی بہت کچھہ اضافہ هوجاویگا – لیکن چونکہ گورنمنٹ هند نے اسبات کو مناسب خیال فرمایا هی کہ پولس کے حالات کا تمام طور پر انکشاف کیا جاے ' اِس لیئے هم گواهوں پر کوئي گرفت اِس لحاظ سے نہیں کرسکتے کہ وہ دیانت داري کے معاملہ پر اسقدر زور دیتے هیں اور برابر ایک هي بات بیان کرتے هیں ●

اگر کوئي بات ایسي هی جسنے بہ نسبت کسي دوسري بات کے پولس کو زیادہ تر قابل نفرت بنا دیا هی تو وہ عہدہ داروں کے اُس فرقہ میں جس سے پبلک کو خاصکر سابقہ پڑتا هی دیانت داري کا نہونا هی – پس اسبات کے لیئے کہ اس معاملہ پر کیوں زور دیا جاوے معقول وجوهات موجود هیں — بیان کیا جاتا هی کہ قانون دیواني میں ۹۹ حصہ صرف قبضہ پر لحاظ هوتا هی اسي طرح پر یہہ کہا جاسکتا هی کہ دیانت داري فیصدي ۹۹ حصہ پولس کي اصلاح کا هی — گو یہہ بالکل سچ هی کہ صرف دیانت داري پولس کي کل کو چلتا هوا رکھنے کے لیئے کافي نہیں هی — لیکن غالبا یہہ بات تسلیم کي جاویگي کہ بغیر دیانت داري کے پولس کے کام ضرور همیشہ بالکل غیر قابل اطمینان رهینگي – هوشیاري جو عمدگي کام کا ذریعہ هوتي هی ' بلا شبہہ ایک نہایت پسندیدہ صفت هی ' مگر جبکہ دیانت داري اُس کے ساتهہ شامل نہو تو پولس کے ایک عہدہ دار میں جس کو اپنے هم جنسوں پر اختیارات حاصل هوں هوشیاري کا هونا نعمت نہیں هی – در حقیقت یہہ پولس کي شامت اعمال هی کہ اُس میں بہت سے ایسے شخص بطور تهانہ داروں کے کام کرتے هیں جو اکثر دوسرے سررشتوں کے اُسي درجہ کے عہدہ داروں کو قدرتي مستعدي و چالاکي کے باب میں هدایت کرسکتے هیں — اور جو اپنے اختیارات اور قدرتي هوشیاري کو نا مناسب طور پر کام میں لاتے هیں — ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولس کے نگراني کے لحاظ سے اس قسم کے لوگ عموما نہایت مشکل سے قابو میں آسکتے هیں – وہ اُن کي نسبت تمام حالات سے واقف هوسکتا هی ' اور پهر بهي ممکن هی کہ وہ قانون کے بموجب اُن کے گرفت کرنے سے معذور هو – علاوہ اس کے وہ خاص پولس کے کام کے لحاظ سے نہایت کار آمد هوتے هیں ' اور جب تک کہ اُن کے برخلاف نہایت زبردست ثبوت موجود نہو اُس وقت تک پولس کے تجربہ کار

سپرنٹنڈنٹ بھی اکثر اوقات اُن کو مصیبت میں پھسانا نہیں چاھتے ھیں — چونکہ یہہ شخص بخوبی واقفکار اور شہادت کے اُس سلسلہ کے مہیا کرنے میں جس سے ایک مقدمہ بلا لحاظ اپنی حقیقیت کے نہایت مضبوط ھوجاتا ھی نہایت ھوشیار اور وقت مناسب پر ٹھیک بات کے کہنے کے عادی ھوتے ھیں ' اس لیئے وہ ایک ھات سے تو سلطنت کی خدمت کرتے ھیں ' اور دوسرے ھات سے پبلک کو لوٹتے ھیں — ھم اپنے تئیں غلط فہمی سے محفوظ رکھنا چاھتے ھیں — ھم نے بدیانتی صرف بعض تھانہ داروں سے منسوب کی ھی نہ کہ کل سے — پس جس شخص کے سر پر ٹوپی ٹھیک نہ آوے (یعنی جس پر اُس کا اطلاق نہو) اُس کو نا خوش نہیں ھونا چاھیئے •

گو پولس میں بد دیانت تھانہ داروں کی ٹھیک تعداد کچھہ ھی کیوں نہو ' لیکن امر واقعی یہہ ھی کہ صیغہ مذکور میں قدرتی فہم و فراست کی کچھہ کمی نہیں ھی — بہرکیف ایک ریفارمر کے اُصول کے بموجب اس بات کا انتظام کرنا (بشرطیکہ اُس کی ضرورت ھو) نسبتاً آسان ھوگا کہ آیندہ سے صرف ھوشیار آدمی پولس میں بھرتی کیئے جاویں — جس وقت کوئی اُمید وار ایک عہدہ دار کے روبرو حاضر ھوتا ھی تو عہدہ دار مذکور کے تجربہ پر اس بات کا بھروسہ کیا جا سکتا ھی کہ وہ عموماً اُس شخص کی ھوشیاری کی نسبت صحیح راے قرار دے سکیگا — جو بات شروع میں تحقیق نہیں ھوسکتی ھی ' یا جس کا آیندہ بذریعہ قواعد کے باسانی انتظام نہیں ھوسکتا ھی ' وہ یہہ ھی کہ آیا یہہ شخص ھمیشہ دیانت دار رھیگا — ان وجوھات سے اور بہت سی دوسری صریح وجوھات سے دیانت داری کے معاملہ پر خاص توجہ ھونی چاھیئے — اگر یہہ فرض کیا جاوے کہ دیانت دار آدمیوں کے نوکر رکھنے کے لیئے کوشش کرنا ضروری ھی ' تو جن تنقیحات پر یہہ معاملہ منقسم ھوتا ھی وہ ھماری دانست میں یہہ ھیں (الف) دیانت داری کی غرض سے نئے ملازمین سے ابتدا میں کس قسم کی کفالت چاھی جاسکتی ھی (ب) اور اس مقصد کے حاصل کرنے کے لیئے کس قسم کی زاید روک ٹوک قایم کی جاسکتی ھی •

اُن امور کی نسبت جن کا ھم نے اشارہ کیا ھی کسی راے کے دینے سے پہلے ھم ایک دوسرے معاملہ کی نسبت گفتگو کرنا چاھتے ھیں جو پولس کی دیانت داری سے بڑا تعلق رکھتا ھی — یعنی ھماری مراد تنخواہ کے معاملہ سے ھی — اکثر کہا جاتا ھی کہ موجودہ تنخواہ اسقدر قلیل ھی کہ تھانہ دار ایمانداری کے ساتھہ کام نہیں کرسکتے ھیں — اور اگر آپ یہہ بات چاھتے ھیں کہ تھانہ دار راست بازی کے ساتھہ عمل کریں تو آپ کو اُن کی تنخواہ بڑھانی چاھیئے — یہہ معاملہ نہایت اھم ھی ' بلکہ بعض اشخاص کے خیال کے بموجب پولس کی اصلاح میں وہ خاص عملی مشکل کا باعث ھی — جو کچھہ ھم کو اس بارہ میں لکھنا ھی اُس کو ھم آیندہ بیان کرینگے — مگر ھم بلاتامل یہہ بات کہہ سکتے ھیں کہ اگر دیانت داری کا اُس وقت تک اطمینان نہیں ھوسکتا ھی کہ جب

even experienced Superintendents are often unwilling to bring them into trouble unless there is a strong case against them. Adepts in manœuvering, skilled in supplying those links of evidence which make a case almost impregnable irrespective of its real merits, accustomed to saying the right thing at the right time, they serve the state with one hand and fleece the public with the other. We wish to guard ourselves against misunderstanding. We have imputed dishonesty to some only, and not all station officers. No one, therefore, need be offended whom the cap does not fit.

Whatever may be the exact proportion of dishonest station officers in the police, the fact remains that there is no dearth of natural shrewdness and intelligence in that service. At all events from a reformer's point of view it would be comparatively easy to arrange, if necessary, that clever men should be enlisted in future. When a candidate presents himself before an officer, the latter's experience can be relied on to lead him generally to a correct conclusion in respect of the man's intelligence. What cannot be ascertained in the beginning or easily provided for by means of rules for later stages, is that the man shall continue to be honest. For these and many other obvious reasons the matter of honesty should receive special attention. Granting that it is necessary to make efforts to secure honesty, the issues into which the case divides itself are, we think, these:—(*a*) What guarantee can be demanded of recruits at the outset (*b*) what additional checks, if any, can be introduced with that object.

Before offering any remarks on the issues we have suggested we wish to deal with another question closely connected with the subject of honesty in the police. We refer to the question of pay. It is often said that the present pay is too small to permit of *thanadars* practising honesty, that if you wish to keep station officers straight, you must increase their pay. The matter is of the utmost importance. It indeed constitutes from some people's point of view the chief practical difficulty in the way of police reform. We shall say what we have to say on the point later on But this we might say at once, that if honesty cannot be secured until police officers are paid in due proportion to the powers they

تک کہ عہدہ داران پولس کو اُن اختیارات کی مناسبت سے جو وہ عمل میں لاتے ہیں تنخواہ نہ دی جاوے ' تو ہمارے نزدیک بہتر ہوگا کہ کمیشن بغیر مزید تکلیف اُٹھانے کے اپنی کارروائی ختم کردے — گورنمنٹ کی آمدنی کے ذرایع بلاشبہہ نہایت وسیع ہیں ' لیکن تھانہ داروں کے اختیارات اسقدر وسیع اور جو تھانہ جات جابجا ملک میں قایم ہیں اُن کی تعداد اسقدر کثیر ہی کہ ان عہدہ داروں کو ایسی تنخواہوں کا دینا جو اُن کے اختیارات کے مناسب ہوں ہمارے نزدیک عملا نا ممکن ہی — تھانہ داروں کے اختیارات کا ذکر کرتے وقت ہم صرف اُن اختیارات کا ذکر نہیں کرتے ہیں جو قانوناً اُن کو حاصل ہیں — یہہ اختیارات فی نفسہ کافی وسیع ہیں ' لیکن وہ حکومت اس سے بھی زیادہ وسیع ہی جسکا وہ در اصل بطور خود برتاو کرتے ہیں — اس کے اسباب مختلف ہیں — ایک تھانہ دار رقبہ معینہ کے اندر حکومت کا مرکز بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ حکومت کا ایک قدرتی مرکز ہی — اسی وجہ سے جو قواعد اُس کے منصبی اختیارات کو اس نظر سے کہ وہ ایک ادنے درجہ کا عہدہ دار ہی روکنے کی غرض سے بنائے گئے ہیں اُن میں سے اکثر قواعد عملدرآمد کے وقت بیشتر بے سود ثابت ہوئے ہیں — قطع نظر اُس سبب سے جو ہم نے بیان کیا ہی ' دوسرے اسباب بھی ایسے ہیں جن سے تھانہ دار کو بلا لحاظ درجہ کے خاص اختیارات حاصل ہوتے ہیں — یہہ اسباب کسیقدر دسترکٹ سپرنٹنڈنٹ پولس کی خوشنودی سے اور کسیقدر اس وجہ سے کہ سال کے ایک بڑے حصہ میں ضلع کے صدر مقام سے نگرانی کرنے میں سخت مشکلات پیش آتی ہیں پیدا ہوتے ہیں •

جس حالت میں کہ ہم مضمون کے اس حصہ کی نسبت بحث کررہے ہیں تو ہم اُس روک ٹوک و ذرایع نگرانی کو بھی بیان کرینگے جو ڈپارٹمنٹل احکام یا گورنمنٹ کے احکام کی روسے مہیا ہیں — نگرانی کے اختیارات بالفعل صرف ڈسترکٹ سپرنٹنڈنٹ پولس کو بماتحتی مجسٹریٹ ضلع حاصل ہیں — پس ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ اکثر صورتوں میں ڈسترکٹ سپرنٹنڈنٹ کسطرح پر ان اختیارات کو عمل میں لاتے ہیں — دورہ کے زمانہ میں جو عموماً وسط اکتوبر سے اخیر مارچ تک رہتا ہی یہہ عہدہ دار اپنے پیشکار کی مدد سے تھانوں کا معائنہ کرتے ہیں' اور اسباب یا "گرینڈ گتھری" کو جیسے کہ وہ مشہور ہی ملاحظہ کرتے ہیں ' کچھہ قواعد دیکھتے ہیں جو ارادتاً نہایت سادہ اور ابتدائی طور کی ہوتی ہی اور اُس کے بعد صاحب سپرنٹنڈنٹ پولس وہاں سے کونچ کرنے کا قصد کرتے ہیں — لیکن ذرا توقف کیجیئے — پیشکار کے بستہ میں غالبا بعض کاغذات اس غرض سے رکھے ہوئے ہیں کہ موقع پر اُن کی نسبت فیصلہ کیا جاوے — ان میں سے بعض کاغذات معہ کسی بے ضابطگیوں کے جو معائنہ کے وقت ظاہر ہوئی ہوں حاکم موصوف کو اس بات پر مجبور کرتے ہیں کہ وہ تھانہ دار کے ساتھہ سختی سے گفتگو کرے یا شاید اُس کو کسی دوسرے مقام کو تبدیل کردے ' یا اُس کا خاص الاونس بند کردے — ممکن ہی کہ تھانہ دار نے کوئی عمدہ کار گذاری کی ہو ' اور اُس صورت میں ظاہر ہی کہ اُس کو کوئی سزا نہیں دی جائیگی — ہم نے ڈسترکٹ سپرنٹنڈنٹ پولس

wield, then we think it would be as well for the Commission to wind up their proceedings without taking any further trouble. The resources of the Government are no doubt vast, but so large are the powers of station officers, and so numerous are the stations scattered all over the country, that to give these officers salaries which would be commensurate with their powers is, we believe, practically infeasible. In speaking of the powers of officers in-charge of stations we are not referring merely to the powers with which they are invested according to regulations. The latter are large enough, but still greater is the authority exercised by them *de facto*. This is due to various causes. A station officer is the centre—one might almost say the natural centre—of authority within a certain area. Consequently most of the rules that have been framed with a view to keeping down his official powers on account of his being an officer of a comparatively low grade, have in actual practice proved largely abortive. Apart from the cause we have indicated there are other circumstances from which the station officer, irrespective of grade, derives his powers. These circumstances arise partly from (what we might call) the good will of the D. S. P. and partly from the immense practical difficulties of exercising supervision during a considerable portion of the year from the District Headquarters.

While we are on this part of the subject, we might as well mention the existing checks provided by departmental or Government orders. Powers of supervision are at present centred in the D. S. P., under the District Magistrate. Let us see how in the vast majority of cases the District Superintendents exercise these powers. During the camping season which generally lasts from the middle of October to the end of March, these officers visit police stations, inspect the records with the help of their *Paishkars*, inspect kit or "grand guthri" as it is often called, see some *kawaid* which, however, by a tacit understanding, is of the simplest and most elementary kind; and then the D. S. P. must naturally think of making a move. But wait. Some papers have probably been kept in the *Paishkar's basta* to be dealt with on the spot. Some of these, combined with any irregularities, discovered in the course of inspection, impel the officer to speak to the *thanadar* strongly or perhaps to transfer him, or to stop his special allowance. May be that the *thanadar* has done well, in which case of course there is no punishment to be awarded. We have not mentioned the D. S. P's *Shikar* while on tour. Why should we? If it interferes with work it must be

کے شکار کا جو وہ دورہ کے زمانہ میں کھیلا کرتے ہیں کچھہ ذکر نہیں کیا ہی — اور ہم کس لیئے اُس کا ذکر کریں ؟ اگر شکار کام میں خلل‌انداز ہوتا ہی تو وہ صرف بعض حالتوں میں خلل انداز ہوتا ہوگا ' اور اس بات کا کہنا کہ وہ کس وقت خلل انداز ہوتا ہی اور کس وقت نہیں ہوتا ہی ہمارا کام نہیں ہی — علاوہ اس کے اس موقع پر ہمارا مقصد ڈسترکٹ سپرنٹنڈنٹوں کي کار روائي میں نقص نکالنے کا نہیں ہی - جو کچھہ ہم نے اُن کے معائنہ کي نسبت جو وہ تھانوں میں کیا کرتے ہیں بیان کیا ہی اُس سے ہماري ہرگز یہہ مراد نہیں ہی کہ معائنہ اکثر صورتوں میں ایسے مکمل نہیں ہوتے ہیں جیسے کہ وہ ہوسکتے ہیں — جو کچھہ ہم چاہتے ہیں وہ صرف اس بات کا ظاہر کرنا ہی کہ معاملہ کي نوعیت کے لحاظ سے یہہ معائنہ ضرور محدود ہونگے اور ان کا اثر دور تک نہ پہونچیگا - اُن کے ذریعہ سے ڈسترکٹ سپرنٹنڈنٹ پولس شاذ و نادر ہي اُن مقدمات پر اپني انگلي رکھہ سکتے ہیں (یعني اُن کو پہچان سکتے ہیں) جن میں تھانہ دار نے کوئي فاش غلطي کي ہو ' مگر جن میں وہ برابر بعض غریب دیہاتیوں کي تکلیف کا باعث ہوا ہو - اس قسم کي کارروائي سے جو کاغذات میں درج ہوتے ہی کوئي جانچ اُس کار روائي کي نہیں ہوسکتي جو تھانہ دار رعایا کے حق میں کرتے ہیں - صرف وہي عہدہ دار اپنے کاغذات سے پکڑے جاتے ہیں جو بیوقوف یا نا تجربہ کار یا غافل ہوں - تجربہ سے ظاہر ہوتا ہی کہ ایک تھانہ دار ظالم اور روپیہ پیدا کرنے کے فن میں طاق ہو ' اور پھر بھي اُس کي کار روائي نہایت عمدہ ہو - یہہ خاص ہماري ہي راے نہیں ہی — بلکہ تمام شخص جو واقف حال ہیں اس حقیقت سے بخوبي آگاہ ہیں - یہہ بات صحیح ہی اور پولس کے عہدہ دار اور سپاہي بھي یقیناً ایسا ہي سمجھتے ہیں کہ سزا صرف بیوقوف شخصوں کو ملا کرتي ہی — یہہ ایک عام خیال ہی کہ اگر کوئي شخص یہہ بات جانتا ہو کہ اپنے افسران بالا دست کو کس طرح پر خوش رکھے اور اپنے ہات پیر کو بھي بچائے رکھے تو اُس کو روپیہ پیدا کرنے کي وجہ سے بہت اندیشہ نہیں کرنا چاہیئے — جو خیال اس طرح پر عموماً پھیلا ہوا ہو اُس میں ضرور بالضرور سچ کا ایک بڑا حصہ ہوگا - بہرکیف ہماري راے میں یہہ ایک ایسا خیال ہی جس سے بد دیانتي کو ترقي اور تقویت ہوتي ہی -- پولس میں انتظامي اور عدالتي دونوں قسم کي سزائیں بکثرت دي جاتي ہیں اور سخت ہوتي ہیں — لیکن اس قسم کے خیالات کے ہونے سے وہ خوف دلانے والا اثر جس کا پیدا کرنا ان سزاؤں سے مقصود ہوتا ہی بہت کچھہ کم اور نرم اور خفیف ہو جاتا ہی — اگر سزا سے وہ پاک صاف کرنے والا اثر پیدا ہوتا جو اُس سے پیدا ہونا چاہیئے تو بہرکیف ان صوبوں میں جن سے ہم کو ذاتي واقفیت حاصل ہی صیغہ پولس اس وقت تک قریب قریب بالکل صاف پاک ہوجاتا - سال میں بہت سے عہدہ داروں اور سپاہیوں کو سزا دي جاتي ہی ' اور در حقیقت جیل خانہ جانا ایک عہدہ دار پولس کے دور ملازمت میں ایک غیر متوقع واقعہ نہیں خیال کیا جاتا ہی — لیکن تعجب ہی کہ ان باتوں سے مطابق اثر بہت کم پیدا ہوتا ہی — سزا ہونا بد قسمتي خیال کي جاتي ہی اور بس •

in a certain number of cases only; and it is not for us to say where it does, or where it does not. Moreover it is not our object, at this juncture, to find fault with the D. S. P. In the remarks we have made in respect of their visits to stations, we do not for a moment mean to insinuate that the inspections are not in most cases as thorough as such inspections can be. All we desire is to point out that from the very nature of the case the range of such inspections must be narrow, and their effect not far-reaching. They can rarely enable a D. S. P. to put his finger on cases in which the *thanadar* has made no ugly mistake, but in which he has all the same caused suffering to some poor people Such *kar-rawai* as is to be found in the record is no test of a *thanadar's* work with respect to the people. It is only simpletons or inexperienced or negligent officers, who are in most cases caught from their own record. Experience shows that a station officer may be an oppressor and an expert in the art of making money, and still his *kar-rawai* may be exceedingly good. This is no theory of our own. The fact is perfectly well-known to all who are acquainted with things as they actually are in the police. It is almost a truism, and is certainly so regarded by police officers and men, that punishment overtakes fools only. The idea is very prevalent that if a man only knows how to please his superiors and to "*bachao* (protect,) his hands and feet" he has little to fear in consequence of making money. An idea which is so generally accepted must have a large grain of truth in it. At all events it is, we think, one which promotes and sustains corruption. Punishments in the police both of an executive and judicial nature are frequent and severe. But the deterrent effect which they are intended to produce is largely mitigated, softened, and curtailed, by the prevalence of such notions as we have mentioned. If punishment had the purifying effect it should have, in these provinces at least of which we have personal knowledge, the service should, by this time, have been well nigh wholly purified A large number of officers and men are punished during the year; and indeed going to jail has almost come to be regarded as a not unlikely event in a police officer's career. But strange to say the state of things produces little effect in the desired direction. It is regarded as a piece of bad luck and *bus.*

It is not a bright picture we have endeavoured to paint. We are sorry that we had to do it; but we are not conscious of having made exaggerated statements. As we stated in our first article our information is not based on hearsay. With every desire to discountenance unwarrantable attacks, we believe we would have failed in our duty, if we had not said what we have.

Those who think that shortness of pay is at the root of corruption, no doubt presuppose that it is stern necessity which compels station officers to do things they should not do. This may be the case with a certain number of individuals, but we are afraid the evil in its existing magnitude cannot be so accounted for. But although we are unable to admit that any such extenuating circumstances exist to an appreciable extent, we believe that on other grounds the question of pay should be carefully considered. We should take the necessities of life and not official powers for our standard; and in that light, we should consider, whether the average pay allowed at present is sufficient for a native gentleman of the middle class? The matter has not yet been dealt with in detail, so far as we know. What is wanted is not general statements but a rough calculation approaching something like mathematical correctness. We hope the Commission will take up the point if it has not done so already. It is true that circumstances vary with individuals, but men of the same class in life generally have so many things in common that it should be possible to arrive at a farely correct conclusion. We refrain at present from entering on the task ourselves, but we shall venture, not without great diffidence, to give a warning. We know what opinions are held in Anglo-Indian circles with reference to the household wants of the average native gentleman. We have often thought that these opinions would be shocking if they were not amusing. Truth is often unpalatable; but the fact is that as a community Anglo-Indians are supremely ignorant of the realities of Indian life. Such indeed is the general ignorance on native affairs, that if the Anglo-Indian Government were not an exceedingly strong Government, there might have been trouble on that score. It is, we believe, in consequence of their ignorance of real facts, that

جس تصویر کے کھینچنے کي هم نے کوشش کي هی وہ ایک اچھي تصویر نہیں هی – هم کو نہایت افسوس هی کہ همکو ایسي تصویر کھینچنا پڑے لیکن هم نہیں جانتے کہ هم نے کوئي مبالغہ آمیز باتیں بیان کي هوں– هماري اطلاع جیسا کہ هم اپنے پہلے آرتیکل میں بیان کرچکے هیں کنچھہ سماعي باتوں پر مبني نہیں هی — گو هم کسي طرح پر نا جایز حملوں کي تائید کرنا نہیں چاهتے هیں ' تا هم یقین کرتے هیں کہ جو کنچھہ هم نے بیان کیا هی اگر هم اُس کو بیان نکرتے تو هم اپنے فرض کے ادا کرنے سے قاصر رهتے •

جو شخص یہہ خیال کرتے هیں کہ تنخواہ کي قلت بد دیانتي کا خاص سبب هی' بلا شبہہ اُن کا یہہ عقیدہ معلوم هوتا هی کہ سخت ضرورت هي وہ چیز هی جو تھانہ داروں کو اُن باتوں کے ارتکاب پر مجبور کرتي هی جو اُن کو نہیں کرني چاهیئیں — گو بعض شخصوں کي یہي کیفیت هو لیکن جس درجہ تک یہہ خرابي بالفعل پہونچ گئي هی اُس کي وجہ ضروریات خانگي نہیں هوسکتي — لیکن اگرچہ هم یہہ بات تسلیم نہیں کرسکتے هیں کہ اس قسم کي قابل لحاظ اور قابل معافي وجوهات کسي محسوس درجہ تک موجود هیں ' تاهم یہہ یقین کرتے هیں کہ دوسري وجوهات پربهي تنخواہ کے معاملہ میں بخوبي غور کرنا مناسب هی – هم کو ضروریات زندگي نہ کہ سرکاري اختیارات کو اپنا معیار قرار دینا چاهیئے ' اور اس بنا پر همکو غور کرنا چاهیئے کہ آیا اوسط تنخواہ جو بالفعل دي جاتي هی وہ اوسط درجہ کے ایک هندوستاني جنتلمین کے لیئے کافي هی یا نہیں ؟ — جہاں تک کہ هم کو معلوم هی اس معاملہ کے هر ایک جزئیات اور پہلو پر غور نہیں کیا گیا هی — جس بات کي ضرورت هی وہ عام نتشجات نہیں هیں بلکہ ایک سر سري حساب کي ضرورت هی جو مثل ریاضي کے ایک سوال کے اگر کلیتا نہیں تو قریب قریب صحیح هو — هم کو اُمید هی کہ کمیشن اس معاملہ پر غور کریگي اگر بالفرض اُس نے اب تک ایسا نہ کیا هو — گو یہہ بات سچ هی کہ لوگوں کي حالتیں مختلف هوتي هیں ' لیکن مساوي حیثیت کے لوگوں میں عموما اسقدر باتیں مشترک هوتي هوں کہ بدرجہ اوسط ایک صحیح نتیجہ کا قرار دینا ممکن هوگا — هم سر دست خود اس کام کے شروع کرنے سے اجتناب کرتے هیں ' لیکن هم ایک معاملہ میں متنبہ کرنا چاهتے هوں گو یہہ بهي بغیر بڑي تامل کے نہیں کیا جاتا – هم جانتے هیں کہ اوسط درجہ کے هندوستاني جنتلمینوں کي ضروریات خانہ داري کي نسبت اینگلو اندین سرکل اور دایرہ میں کیا راے هی – هم نے اکثر خیال کیا هی کہ اگر یہہ رائیں هنسي دلانے والي نہوتیں تو وہ نہایت حیرت انگیز هوتیں — سچ بات اکثر اوقات ناگوار هوتي هی ' مگر حقیقت یہہ هی کہ بحیثیت مجموعي اینگلو اندین صاحبان هندوستانیوں کي زندگي کي اصلي باتوں سے نہایت ناواقف هوتے هیں — هندوستاني معاملات کي نسبت عام ناواقفیت در حقیقت اس درجہ تک هی کہ اگر اینگلو اندین گورنمنت ایک نہایت زبردست گورنمنت

نہوتي تو اس بنا پر غالبا خرابي پيدا ہو گئي ہوتي — ہم يقين کرتے ہيں کہ اصل حقيقتوں سے اُن کے ناواقف ہونے کا يہہ نتيجہ ہے کہ بہت سے اينگلو انڈين بلکہ در حقيقت اُن کي مجاريٹي يہہ يقين کرتي ہے کہ ايک ہندوستاني جنٹلمين نہايت کم خرچ پر گذر اوقات کرسکتا ہے — ہندوستاني اہلکاروں کا ايک فرقہ جس کا ہم زيادہ تر خصوصيت کے ساتھہ ذکر کرنا نہيں چاہتے ہيں اس خيال کو پيدا کرتا اور اُس کي تائيد کرتا ہے — اُن کا يہہ خيال ہے اور وہ بلا شبہہ کسيقدر صحيح ہے کہ اس بات کا تسليم کرنا کہ اُن کي تنخواہيں اُنکي ضرورتوں کے ليئے ناکافي ہيں ہرگز اُن کے حق ميں مفيد نہوگا — بلکہ اُن ميں سے اکثر اس پرعمل کرتے ہيں، اور ظاہر ميں اسطرح پر رہتے ہيں کہ گويا اُن کا خرچ نہايت کم ہے گو وہ در اصل درپردہ ايک رقم کثير صرف کرتے ہيں - يہہ چالاکي کچھہ اينگلو انڈين عہدہ داروں سے پوشيدہ نہيں ہے، ليکن اگر وہ شخص جو اس قسم کي چالاکي کرے باساني پکڑا جاسکے تو وہ ضرور ايک بےسليقہ کام کرنے والا ہوگا — گو کچھہ ہي سبب کيوں نہو، مگر يہہ امر واقعي ہے کہ جو خيالات اس معاملہ کي نسبت اينگلو انڈين مجمعوں ميں ہيں وہ اکثر اوقات غلط اطلاع اور ايسي باتوں پر مبني ہوتے ہيں جو بظاہر صحيح معلوم ہوتي ہيں مگر در اصل غلط ہيں — يہہ بات بالکل سچ ہے کہ پورانے فرقہ کے ہندوستاني جنٹلمين جنکا ہم يہاں ذکر کر رہے ہيں بہت سے کاموں ميں جن ميں اہل يورپ کي آمدني کا ايک بڑا حصہ صرف ہوجاتا ہے عموما زيادہ روپيہ صرف نہيں کرتے ہيں — ليکن يہہ بات چنداں قابل لحاظ نہيں ہے - يہہ بات بالکل ممکن ہے کہ ايک ہندوستاني ننانوے دن تک مثل ايک درويش کے بسر کرے اور سوويں دن (يعني مثلاً اپنے فرزند کي شادي کے دن) وہ مثل ايک راجا بلکہ شايد مثل ايک پاگل راجا کے روپيہ خرچ کردے — يہہ بات مسلم ہے کہ اس قسم کے اتفاقات ہندوستاني جنٹلميوں کي زندگي ميں اکثر اوقات پيش آتے ہيں، اور جو شخص اپني آسايش کے ليئے يا اپنے بچوں کي تعليم ميں بہت کم صرف کرتا ہے، اکثر اوقات وہي شخص ہوتا ہے جس کو خاص کر اتفاقيہ موقعوں يا پہلے سے معلوم شدہ موقعوں کے واسطے روپيہ کا انتظام کرنے کي زيادہ تر فکر رہتي ہے*

پس جبکہ اصل حقيقت اس قسم کي ہے جيسے کہ بيان کي گئي تو ہم اُميد کرتے ہيں، کہ کميشن اس معاملہ کي نسبت ايک ازادانہ راے قايم کرے گي — بلا شبہہ گورنمنٹ کا يہہ فرض نہيں ہے کہ وہ اپنے ادنی درجہ کے عہدہ داروں کو اس قدر تنخواہ دے کہ وہ عيش و عشرت کے ساتھہ اپني زندگي بسر کرسکيں — ليکن يہہ پالسي کہ جس قدر تنخواہ بدرجہ اوسط ہوشيار اور کار آمد شخصوں کے ملازمت کي جانب مايل کرنے کے ليئے کافي وافي ہو اُس سے زيادہ تنخواہ ندي جاوے اس ملک ميں سخت خطرناک ہے — کم تنخواہ کے ساتھہ بڑے بڑے اختيارات کا عطا کرنا ايک خاص مسلمہ معني رکھتا ہے، جن کو اکثر ہندوستاني رياستوں ميں اعلی و ادنی بخوبي سمجھتے ہيں — لوگ اکثر اوقات از روے تشبيہہ کے جب کبھي اُسي قسم کي صورتيں برٹش انڈيا ميں پيش آتي ہيں

many, indeed the majority of, Anglo-Indians believe that a native gentleman can live very cheap. The idea is fostered and supported by a certain class of native officials whom we need not more particularly specify. They eel, not without some truth, that it would never do for them to admit that their salaries were insufficient for their wants. Many o them go further and keep up the appearance of living very cheap, while they really spend a fairly large amount. The dodge is not unknown to Anglo-Indian officers, but if the man who practises it can be easily detected, he must be a clumsy actor. Be that as it may, the fact remains that the notions which prevail on the point in Anglo-Indian circles, are very often based on incorrect information and on fallacies. It is perfectly true that native gentlemen of the old or oldish school, with whom we are here concerned, do not as a rule, spend freely on many things which absorb a considerable portion of the European's earnings. That however matters but little in the long run. It is quite possible that a native (or Indian, whichever you prefer) may live like a hermit for ninety-nine days, and on the hundredth—say the day of his son's marriage—he may spend away like a prince, perhaps even like a mad prince. Contingencies o this class are a recognised and recurring factor in the lives o native gentlemen; and the man who spends little on himself or the education of his children, is often the very person who is specially keen on providing for special, unforeseen or foreseen, occasions.

Facts being what they are, we trust the Commission will bring an independent judgment to bear on the point. It is certainly not the duty of the Government to give its officers of lower grades sufficient pay to enable them to live luxurious lives; but the policy of giving no more than is sufficient to attract fairly intelligent, useful men, is in this country equally dangerous. Low pay and large powers have a certain recognised meaning which in many native states is fully understood by high and low. People are apt to reason by analogy when similiar conditions present themselves in British India. They are of course wrong, but we are speaking of things as they are. When pro-

secutions are instituted for bribery—specially when they become uncommonly frequent—what is the prevailing sentiment in certain police circles? One often hears sentiments like these—"Is this justice? This is gross injustice! Look at our expenses. Who does not know we have to incur all these expenses?" It may be supposed that such sentiments prevail in interested circles. This is only partially true. The case which the men concerned often contrive to make up, is not a particularly weak one Consequently, officers who are themselves above reproach, and who know that they are themselves powerless to change the existing state of things, have often been caught in the midst of an operation which is termed searching of the heart.

There is much more to be said on this and cognate points But, for want of space, we have to wind up these remarks, and to postpone further consideration of the subject.

A LECTURE ON ARABIA.

REV. Mr. Zivemer, who is, we understand, a citizen of the United States, delivered the other day an interesting lecture in the Hall of the College, on matters connected with Arabia. The reverend gentleman is also the author of a book "Arabia the cradle of Islam." He has spent 12 years in the country, but his acquaintance does not extend to the province of Hedjaz which of course has special interest for Mahomedans. We are able to give only a very brief summary of the interesting lecture.

He said that he was addressing an audience to whom Arabia was as dear as it was to him. Arabia was the cradle of Islam. Commercially and historically India was closely connected with Arabia. In size Arabia was five times as large as France, but the population was estimated only between 6 and 8 millions. It was a topsi turvi land. A traveller saw its worst parts first. As he penetrated inland he saw the better ones. The province of *Yamen* was most beautiful and fertile; and had excellent climate of which outsiders could have no idea. From Busra to Baghdad the country was one vast

تو وهي معني لگاتے هيں — وہ بلاشبہہ غلطي پر هيں ' ليکن هم أن باتوں کا ذکر کر رهے جو واقعي ظهور ميں آتي هيں — جبکه رشوت ستاني کي بابت مقدمات دائر کيئے جاتے هيں (خاصکر أس وقت جبکه غير معمولي طور پر وہ بکثرت ظهور پذير هوتے هيں) پولس کے بعض مجمعوں ميں لوگوں کا عموماً کيا خيال هوتا هی ؟— اکثر اوقات اس قسم کي باتيں سننے ميں آتي هيں "کيا يهہ انصاف هی ؟ يهہ سخت نا انصافي هی ! همارے اخراجات کو ديکهو - کون شخص نهيں جانتا هی که هم کو يهہ تمام اخراجات برداشت کرنے پڑتے هيں ؟ " — يهہ خيال کيا جاسکتا هی که اس قسم کے خيالات صرف أن لوگوں کے هيں جنکي غرض اس معامله سے متعلق هی يهہ صرف جزوا صحيح هی نه که کليتا - جو دلايل بعض اوقات وہ لوگ جن کو أس سے تعلق هوتا هی پيش کرتے هيں ' وہ چنداں کمزور نهيں هوتے هيں- اسي وجه سے وہ عهده دار جو خود بے لوث هرتے هيں اور جو يهہ بات جانتے هيں که وہ خود حالت موجودہ کے بدلنے سے قاصر هيں ' اکثر اوقات ان دلايل کو سنکر انصاف پسندي سے خاموش هوجاتے هيں *

اس مضمون پر اور دوسرے هم قسم مضمونوں پر بهت کچهہ لکها جا سکتا هی — مگر بوجه قلت گنجايش کے هم اس تحرير کو ختم کرتے هيں اور اس معامله پرز يادہ تر غور کرنا آيندہ کے ليئے ملتوي کرتے هيں *

ايک ليکچر عرب پر

—— : ** : ——

ريورينڈ مسٹر زويمر نے جو همکو معلوم هوا هی که ايمريکه کے باشندے هيں حال ميں معاملات متعلقه عرب پر محمدن کالبج کے هال ميں ايک دلچسپ لکچر ديا — صاحب ممدوح نے ايک کتاب موسومه " عرب دي کريڈل آف اسلام " تصنيف فرمائي هی — صاحب موصوف بارہ برس عرب ميں رهے هيں ' مگر أن کي واقفيت کو صوبه حجازتک وسعت نهيں هوئي هی جو بلاشبهہ مسلمانوں کے ليئے خاص دلچسپي کا مقام هی — هم اس دلچسپ لکچر کا صرف ايک نهايت مختصر خلاصه اس مقام پر بيان کرسکتے هيں *

صاحب ممدوح نے فرمايا که وہ ايک ايسے مجمع سے مخاطب هوکر گفتگو کر رهے هيں جس کے نزديک عرب ايسا هي عزيز هی جيسا که خود أن کو هی- عرب اسلام کا سر چشمه هی- بلحاظ تجارت اور تواريخ کے هندوستان کو عرب کے ساتهہ بڑا تعلق هی - وسعت ميں عرب فرانس سے پانچ حصه زيادہ بڑا هی ' ليکن أسکي آبادي صرف ساٹهہ اور اسي لاکهہ کے درميان تخمينه کيگئي هی- وہ ايک عجب گڑبڑ ملک هی- ايک مسافر کو اول أس کے نهايت خراب حصے نظر پڑتے هيں ' اور جس قدر وہ ملک کے اندرکي طرف بڑهتا جاتا هی أس کو زيادہ تر عمدہ حصے دکهائي ديتے هيں — يمن کا صوبه نهايت خوشنما اور سيراب هی ' اور أس کي آب و هوا نهايت عمدہ هی جس کي خوبي کو غير ملک کے باشندے نهيں سمجهه سکتے هيں — بصرہ سے بغداد تک تمام ملک ايک

date-plantation. He noted the College crest had a palm tree. He asked a student what it signified. He said it signified progress. But he (the lecturer) said it also stood for unselfishness, loyalty and munificence; loyalty because it thrived only in Arabia; unselfishness because it did not require much looking after; munificence because it was the means of so many persons' livelihood.

Bahrein was noted for pearl-fishery. Last year the output was worth £2,50,000. The business was in the hands of *bunias* of whom there were sixty in the district.

Speaking of the *Wahabi* movement he spoke very highly of Abdul-Wahab, the founder. He made Arabia think and was a real reformer. The movement was crushed in 1810 by Ibrahim Pasha of Egypt. It now had little vitality left in it. The lecturer recommended his book, which we have already mentioned.

The chair was occupied by the Principal and, of course, the usual vote of thanks to the lecturer was passed.

NOTES.

THE College cricket team, under their new Captain, Said Mahomed Khan, played during the last week at Bareilly and Lucknow. In both places they had their usual good luck. At Bareilly they were opposed by the Gymkhana, and at Lucknow by the Mahomed Bagh Club. Ashfaq, a recruit from Bareilly, distinguished himself in his native town, while at Lucknow Abid and Hamid piled up big scores. The team have returned with pleasant memories of the hospitality and affection shown them at Bareilly by Messrs. Shaukat Ali and Mahomed Amin—the genial ex-Captains, who kept the ball rolling to the satisfaction of their guests.

During his stay at Bombay the Honorary Secretary, Nawab Mohsin-ul-Mulk, was able to accomplish an important piece of work in connection with the Mahomedan Educational Conference. He appears to have opened negotiations with the Anjuman-i-Islam, with a view to their considering the advisability of inviting the Central Committee of the Conference to hold

باغ کهجور کے درختوں کا هی – لکچرار نے دیکها که کالج کی کلغی ایک کهجور کا درخت تها – اُنهوں نے ایک طالب علم سے دریافت کیا که اس سے کیا مراد هی ' اور اُس نے جواب دیا که اُس سے مراد ترقی هے هی — لیکن لکچرار نے کہا که وہ بے غرضی — خیر خواهی اور فیضی کی بهی ایک نشانی هی – خیر خواهی اس لحاظ سے که وہ صرف عرب میں پهلتا پهولتا هی — بے غرضی اس نظر سے که وہ زیادہ خبر گیری کا محتاج نہیں هی – اور فیضی اس وجه سے که وہ بہت سے آدمیوں کی گذر اوقات کا ذریعه هی *

بحرین اس لحاظ سے مشهور و معروف هی که وهاں موتی کثرت سے پیدا هوتے هیں – چنانچه وهاں سال پیوسته میں دو لاکهه پچاس هزار پونڈ کی قیمت کے موتی پیدا هوئے تهے – یهه کام بنیوں کے هاتهوں میں هی جن میں سے ساٹهه اس ضلع میں رهتے هیں *

وهابی فرقه کے ذکر میں لکچرار نے عبدالوهاب کی جو اس فرقه کا بانی هی نہایت تعریف و توصیف کی – اُس نے اهل عرب کو غور و فکر کرنا سکهایا اور وہ ایک اصلی ریفارمر تها – سنه ۱۸۱۰ ع میں مصر کے ابراهیم پاشا نے اس تحریک کا قلع قمع کیا اور اب اُس میں بہت کم جان باقی هی – لکچرار نے اپنی کتاب کی سفارش کی جسکا هم ابهی ذکر کرچکے هیں *

صاحب پرنسپل محمدن کالج اس جلسه میں صدر انجمن تهے اور لکچرار کے شکریه کا معمولی ووٹ پاس کیا گیا *

نوٹ

کالج کرکٹ ٹیم نے هفته گذشته میں زیر نگرانی اپنے نئے کپتان سعید محمد خاں کے بمقام بریلی اور لکهنو کهیل کهیلا – هر دو مقامات میں وہ حسب معمول خوش قسمت رہے — بریلی میں جم خانه اور لکهنو میں محمد باغ کلب نے اُس کا مقابله کیا – اشفاق نے جو بریلی سے ٹیم میں نیا بهرتی هوا تها اپنے وطن میں نیکنامی حاصل کی ' اور لکهنو میں عابد اور حامد نے بڑے بڑے اسکور کیئے – جو مهماننوازی اور محبت بریلی میں مسٹر شوکت علی اور محمد امین کپتان سابق نے جو برابر گیند کو اسطرح پر لڑکاتے رهے که اُن کے مهمان اُس سے نہایت محظوظ هوئے ٹیم کے حق میں ظاهر کی اُس کی نسبت مسرت آمیز خیالات کے ساتهه ٹیم علیگڈھ کو واپس آگئی هی *

—— : ** : ——

جناب نواب محسن الملک بهادر آنریری سکرٹری محمدن کالج نے اپنے زمانه قیام بمبئی میں محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کے متعلق ایک بڑا کام انجام دیا – یعنی معلوم هوتا هی که نواب صاحب ممدوح نے انجمن اسلام کے ساتهه اس غرض سے خط و کتابت شروع کی که انجمن موصوف کانفرنس کی سنٹرل کمیٹی کو اُس پر فضا شهر میں جو سمندر کے

کنارہ پر واقع هی سنه ۱۹۰۳ع کا اجلاس منعقد کرنے کے لیئے مدعو کرنے کي مصلحت پر غور فرمائے - بهر حال اس قسم کا پیغام دعوت آ گیا هی جسپر ایک ایسے معزز و ممتاز شخص کے دستخط ثبت هیں جیسیکه آنرایبل مسٹر بدرالدین طیب جي پریزیڈنٹ انجمن موصوف هیں - سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹي ابتک اپني باضابطه منظوري نهیں بهیج سکي هی ' لیکن اسباب میں یقینا کچهه شبهه نهیں هی که مسلمانان بمبئي کي دعوت نهایت خوشي کے ساتهه قبول کي جاویگي پریزیڈنسي بمبئي هي صرف وہ صوبه هی جسکي مهمان نوازي سے کانفرنس نے ابتک حظ نهیں اُٹهایا هی - اور اسي وجه سے انجمن اسلام کي دعوت خاص کر زیادہ تر باعث مسرت هوگي *

the meeting of 1903 in that beautiful seaside town. At all events such an invitation has been received and bears the signature of a man no less distinguished than the Honb'le Mr. Budr-ud-din Tyabji, the President of the Anjuman. The Central Standing Committee have not yet been able to communicate their formal acceptance; but it is of course beyond doubt that the hospitality of Bombay Mahomedans would be accepted with great pleasure. The presidency of Bombay is the only important province the hospitality of which the Conference has not yet enjoyed. The Anjuman-i-Islam's offer will, therefore, be specially welcome,

مجوزہ محمدن یونیورسٹي

———: ** :———

رقمزدہ محمد حیات بي اے از مدرسة العلوم

مسلمانوں میں اپني علحدہ یونیورسٹي بنانے کا خیال کوئي نیا خیال نهیں هی - زمانه عروج اسلام میں بهي جبکه اُس کے پیرون نے اپنے علم فتوحات کو مشرق سے مغرب تک پهنچادیا تها اور پراني دنیا کے ایک نصف پر انکي سلطنت قایم هوگئي تهي انهوں نے بڑے بڑے دارالعلوم اور مدرسوں کي بنیادیں ڈالیں اور هر مذهب و ملت کے نام لیوا شایقین علم کے لیئے ان کے دروازے کهولدیئے چنانچه قرطبه و غرناطه اور بغداد و دمشق کا نام تاریخ عالم میں بحیثیت زمانه متوسط کے عظیم‌الشان اسلامي مرکز علوم هونے کے همیشه یادگار رهیگا *

دنیا میں اسلامي سلطنت کا طرز حکومت چاهے کچهه هي کیوں نه رها هو لیکن مسلمانوں کے دارالعلوموں کي بنیاد همیشه رفاہ عام اور فائدہ انام کے اصول پر رهي یا یوں کهو که دولت علم کے دربار میں تخصیص مذهب اور امتیاز ملت کو بار نه تها - اسپین کے دارالعلوموں میں هزارها مسیحي شوق طلب میں گویا فیض علمي سے سیراب هونے کو عین سر چشمه علوم کے گرد هر حصه یوروپ سے جوق جوق آکر جمع هوئے تهے اور کامیاب جاکر اپنے دور دست وطنوں میں اهل عرب کے علوم و فنون کي اشاعت کرتے تهے جر برٹ جو بعد ازاں پوپ سلوسٹر ثاني هوا اور یورپ میں علم ریاضي کي اشاعت میں صرف همت کے لیئے مشهور هی قرطبه کے دارالعلوم میں طفل مکتب رها تها - اور کهتے هیں که کومپني کا مشهور پادري روسیلینس بهي جس نے فلسفه میں نامنلسٹ کي شاخ ایجاد کي اور جو سب سے پهلا شخص هی جس نے پیرس کي یونیورسٹي میں اقسام اور ان میں جزو کل کے فرق کي تشریح کي اور جس کے صدقه شاگردي میں پیٹر ایبلارڈ نے ابتدائي اصول فلسفه عهد متوسط (اسکالسٹک) کے نه صرف سیکهے بلکه بارهویں صدي کے شروع میں اُن کا ایسا زبردست مجتهد گزرا ارسطو کے علم کلام کو جس کے اهل عرب حامي اور اُستاد تهے اُن سے حاصل کرنے کے لیئے اسپین گیا تها - اس زمانه انحطاط میں بهي قاهرہ کا وسیع دارالعلوم " الازهر " جهاں قریب بارہ هزار کے طالب علم اسلامي دنیا کے مختلف ممالک سے طالب علم کے لیئے جمع هیں اس کا کافي ثبوت هی که یونیورسٹي کا طریق زندگاني جهاں اُستاد و شاگرد یکجا رهتے اور روز و شب ایک دوسرے سے مصاحبت رکهتے هوں وہ چیز هی جسے مسلمانوں نے آج کیا بلکه همیشه سے اعلي تعلیم و تعلم کا ضروري جزو خیال کیا هی *

نظر بران اگر هندوستان کے مسلمان بحیثیت روایات قومي کے وارث اور خلف سلف هونے کے جنهیں حکومت برطانیه کے اثر شایستگي نے اور بهي هوشیار کردیا هی سستي کے بوسیدہ لبادہ کو اُتار کر پهینکدیں اور ذاتي کوشش سے اپني آیندہ نسلوں کي خاطر خواہ تعلیم و تربیت کے واسطے ایک علحدہ یونیورسٹي بنانے کي طرف جو من حیث القوم انْ کي قابلیتوں اور ضرورتوں کے لیئے بطریق احسن مناسب هو پرواز کریں تو کیا وجه تعجب هی ؟ اور اگرچه وہ ابتک تعلیمي سامان اوران آسانیوں کي قدر کرنے اور اُن سے مستفید هونے میں جو هندوستان میں حکومت برطانیه نے هر قوم کے لیئے فراهم کردیئے هیں بهت سست قدم رهے لیکن جهاں تک مدرسة العلوم علیگڈہ بوجه اپني خاص خصوصیت یعني رهایشي ڈهنگ کے جو هر اسم با مسمی یونیورسٹي کا جز و لازمي هی ایک آیندہ یونیورسٹي کي داغ بیل خیال کیا جاسکتا هی مسلمان اپنے ترقي یافته اهل ملک سے بازي لیگئے هیں - سنه ۱۸۷۷ ع جیسے ابتدائي زمانے میں جبکه مدرسة العلوم کي بنیاد رکهي جا رهي تهي ایک بڑے اسلامي دارالعلوم کے خیالات اس کے بانیوں کي چشم تصور میں ترمیا رهے تهے - لارڈ لٹن کو انکے هاتهوں سنگ بنیاد رکهے جانے کي تقریب میں جو سپاسنامه پیش کیا گیا تها اُس میں متوقعه یونیورسٹي کا کسي قدر جوش اُمید کے ساتهه ان الفاظ میں ذکر کیا هی :- " اور جب هم اپني پیش آمدہ مشکلات اور اُس قدر کامیابي پر جو اب تک حاصل هوئي نظر کرتے هیں تو همیں بے شک یهه اُمید هوتي هی که آیندہ بهي سرکار انگریز اور اپنے اهل ملک دونوں سے وہ فیاضانه مدد جس نے همارے خیالي پلاؤ کو یهاں تک پکادیا اسي طرح بلکه اور زیادہ ملتي رهیگي اور جو بیج آج هم بوتے هیں اُس میں سے ایک دیو زاد درخت پهوٹے گا جس کي شاخیں اس سرزمین کے برگد کي طرح مضبوط جڑیں پکڑ لینگي اور انکا

سے اور تازہ و توانا پودے پیدا ہونگے - " " اور یہہ کہ کسي دن یہہ مدرسہ بڑھتے بڑھتے یونیورسٹي ہو جائیگا جس کے پروردہ ہندوستان کے اس سرے سے اُس سرے تک پھیل کر آزادانہ تحقیقات وسعت خیالات و بے تعصبي اور حسن اخلاق کي پاک کتاب کا وعظ کرینگے " *

حقیقت میں لارڈ لٹن کے بعد ایسي ہي مسلسل تقویت متواتر وایسرایان ہند و گورنران صوبہ کے ہاتھوں وقتا فوقتا ملتي رہي ہی کہ وہ اب مسلمانوں کے صلاح و فلاح قومي کي تجاویز کے دفتر کا ایک مستقل ضمیمہ ہوگیا ہی — اس باب میں سر انتوني پیٹرک میکڈانل کے فصیح و بلیغ الفاظ جواب مجوزہ یونیورسٹي کے متعلق فضلانہ مضامین کے فراہم شدہ ذخیرہ میں احسن الکلام کي منزلت رکھتے ہیں اعادہ کرنا بہت ٹھیک ہوگا - ڈمہان کالج کے جواب سپاسنامہ میں جناب ممدوح نے بمقام علیگڈہ سنہ ۱۸۹۶ ع میں ارشاد فرمایا کہ :— " یہہ اُمید سے زیادہ نہیں کہ یہہ مدرسہ ایک دن اسلامي یونیورسٹي اور یہہ جگہ قرطبۃ الشرق بن جائیگي - ان مکانات میں مسلمانوں کي قابلیتیں نئي معلومات اور ایجاد کریں گي اور تاج برطانیہ کے زیر حمایت وہ تمدني ' مذہبي اور ملکي اصلاحیں سر انجام دیں گي جنکے نام مکہ اور استنبول میں سناٹا نظر آتا ہی " *

سر سید احمد خاں باني کالج کي موت نے مسلمانوں میں ایک تازہ تحریک انکي دیرینہ آرزو محمدن یونیورسٹي کو عملي صورت میں لانے اور اس شکل سے اپنے بزرگ رہنما کي یاد کو بقاے دوام بخشنے کي پیدا کي — انہوں نے اکثر مقامات پر ماتمي جلسہ کیئے جنکي صدارت عموما حکام انگریزي نے قبول کي چنانچہ اُس جلسہ کے جو علیگڈہ میں سر سید کي وفات کے تھوڑے ہی دن بعد منعقد ہوا تھا صوبجات متحدہ کے صاحب لفٹننٹ گورنر بہادر صدر نشین ہوئے تھے - اور انہوں نے لارڈ ایلگن کي ایک چٹھي اپنے نام پڑھ کر سنائي تھي جس میں حضور معلی نے اس تحریک سے کمال اظہار ہمدردي کیا تھا اور ایک ہزار کي رقم چندہ یادگار میں عطافرمائي — ایک صدر کمیٹي علیگڈہ میں بصدارت نواب محسن الملک بہادر قایم کي گئي ہی جو ملک کے تمام حصوں میں فراہمي چندہ اور شہر بشہر اپني حمایت اغراض کے لیئے مقامي انجمنیں چلانے کے لیئے اپنے گماشتہ بھجواتي ہی - اس کے سوا اِس تحریک کے دیگر پر جوش بہي خواہان نے بھي اپنے طور پر چندہ جمع کرنے اور عوام الناس کي راے کو موافق مقصد بنانے میں کوئي کمي نہیں کي ہی - ایک حد تک انکي کوششیں اور مساعي مشکور بھي ہوئي ہیں - لہذا موجودہ رفتار ترقي سے جو اس جہت میں حاصل ہوئي یہہ اُمید بعید نہیں کہ ہندستان میں ایک اسلامي دارالعلوم کي تجویز اب بہت مدت تک محض ایک خواب خوش اور شیخ چلي کا خیال ہي خیال نہ رہیگي *

اس یونیورسٹي کي آخر کار کیا صورت ہوگي ' ابھي کچھہ نہیں کہہ سکتے - ابتدائي حالت میں مجملا موجودہ کالج کي ایک بہتر صورت ہوگي ' آمدني میں ترقي کے ساتھہ جماعت معلمین میں بھي ہر شاخ علوم کي وقتا فوقتا تازہ ایزادیں ہوتي رہیں گي اور اس طریقہ سے پروفیسروں کي تعداد بیس پچیس یورپین اور زیادہ نہیں تو اتنے ہي دیسي مدرسوں تک جو اپنے خاص علوم کے ماہر ہونگے پہنچ جائیگي — مدرسہ کي عمارات مکانیت کو بھي اتنا وسیع کیا جائیگا کہ ایک ہزار اور اس سے زیادہ طلباء بھي ایک وقت میں ایک ہي جگہہ رہایش کرسکیں — یہہ یونیورسٹي یا ابھي کالج ہي کہو تاوقتیکہ اس کے ہر صیغہ کي پوري تکمیل نہوجائے اور اس طرح اپنے حامي کاروں کو پیش گاہ سرکار میں حاضر ہوکر اپنے طلاب کو خود مدارج فضیلت دیسکنے کي عطاے سند کي درخواست کا مستحق نہ ثابت کردے ' موجودہ ہندوستاني یونیورسٹیوں کے امتحانات کے لیئے بدستور طلباء کو تیار کرتا رہیگا *

ایسي یونیورسٹي کي ضرورت چند وجوہات سے پیدا ہوئي ہی جن میں سب سے اہم وجہ یہہ ہی کہ آج کل کي ہندوستاني یونیورسٹیاں مسلمانوں کي تعلمي ضروریات اور لوازمات سے عاري ہیں - یہہ یونیورسٹیاں بلا لحاظ اختلاف عادات و رواج و اخلاق و خیالات قومي و مذہبي نصب العین مختلف اقوام ہند کے دو تمدن کي ناہموار حالت میں ہیں قایم کي گئي ہیں ' اگر ذہني قابلیتوں کے نشو و نما کے لیئے ناقص و نا کافي سامان پیش کرتے ہیں تو اپنے دست نگروں کي اخلاقي حالت کي ترقي اور اس کي اہمیت کي طرف مطلق توجہ نہیں کرتیں *

مذہبي معاملہ میں ان محکموں کي مطلقا خاموشي منجملہ اُن بنیادي اصول کے ہی جن پر وہ قایم ہیں اور سچ بھي ہی کہ ہندوستان کي سرکاري یونیورسٹیاں اس سے زیادہ اور کیا کرسکتي ہیں ؟ اب یہہ بات عام طور پر تسلیم ہوچکي ہی کہ کوئي طریقہ تعلیم بغیر جزو دینیات کے کامل نہیں ہوسکتا - در اصل ہندوستان ہي زمین کے پردے پر وہ لوگ ہیں جنہوں نے بے چون و چرا ایک ایسا طریقہ تعلیم جس میں دینیات کو بالکل ترک کردیا گیا ہی ناچار گوارا کرلیا - مسلمانوں نے جو کسي دلخواہ حد تک موجودہ یونیورسٹیوں سے فائدہ نہیں اُٹھایا اس کي وجہ یہہ ہی کہ بسبب اپني کھلم کھلا لامذہب قماش کے بقول کارڈنل نیومن " یہہ کافر یونیورسٹیاں " ان کے واسطے مطلق کوئي شے دلفریب نہیں تھیں — ایک مدت تک مسلمان ان یونیورسٹیوں کے پاس بھي نہ پھٹکے - کیونکہ ان کے نزدیک ان میں شامل ہونا تعلیم و مذہب میں سے ایک کو اختیار کرنا تھا - یہہ دیکھکر کہ یونیورسٹي کي سند سرکاري ملازمت اور علمي پیشوں کي راہ کا ایک سہل الوصول پروانہ ہوتي ہی وہ اب اس کے قریب جانے لگے ہیں اور اب چونکہ یونیورسٹي کمیشن نے بھي کوئي

تجویز ذہنی تعلیم کے سوا اخلاقی اور مذہبی تعلیم کی نہیں کی نہ وہ کرسکتی تھی اس لیئے مسلمانوں پر اور بھی اپنی خاص یونیورسٹی کا قایم کرنا جو ان کی رفع ضروریات تعلیمی کو کافی ہو لازمی ہوگیا — تمام شایستہ ملکوں میں جہاں حکومت اور ملک دونوں ایک ہی قوم و مذہب کے ہیں اعلی تعلیم حکومت کے قبضہ و تصرف سے عموما آزاد ہی اور ہندوستان میں تو جہاں حکومت غیر مذہب ہونے کے سبب سے رعایا کی تعلیمی ضروریات کو نہ سمجھہ سکتی ہی نہ ان کی قدر کرسکتی ہی اور بھی زیادہ تعلیم آزاد ہونی چاہیئے - غالبا یہی وجہ ہی کہ یونیورسٹی کمیشن نے بھی مسلمانوں کی قومی ضروریات تعلیمی کی قدر کی نہ ان کو سمجھا کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ صرف اس عذر پر کہ وہ ایک مذہبی یونیورسٹی ہوگی - اسلامی دارالعلوم کے خیال و اُمید کو اگرچہ اس کا سرانجام بھی ہوسکے پست کیا گیا ہی — آخر کیا فرق ممبران یونیورسٹی کمیشن نے ایک مخصوص مذہب یونیورسٹی اور مخصوص مذہب کالج میں جس کے وہ خود حامی ہیں دیکھا ؟ اس کی کوئی تشریح نہیں ●

جو وجوہات وہ ایک مخصوص مذہب کالج کی تائید قوم میں دے سکتے ہیں مخصوص مذہب یونیورسٹی کے مسئلہ میں بھی بلکہ دوگنی قوت کے ساتھہ وہی وجوہات کام آسکتی ہیں — کوئی عظیم الشان مخصوص مذہب کالج جس میں رہایشی ڈھنگ بھی ہو اور طلباء کی تعداد فہرست میں ایک ہزار تک ہو — آثار قوی ہیں کہ مدرسۃ العلوم علیگڈہ عنقریب ایسا ہو جائیگا - اگر برائے نام نہیں تو کیا حقیقت میں بھی ایک مخصوص مذہب یونیورسٹی ہوگا ؟ یونیورسٹی کا مفہوم یقینا یہہ نہیں ہی کہ مثل اکسفورڈ اور کیمبرج کے چند کالجوں کا مجموعہ ہو یا ہندوستانی یونیورسٹیوں کی طرح ایک صوبہ کے صوبہ پر اس کا عمل و تصرف ہو - کیونکہ یورپ اور امریکہ میں کیا ایسی یونیورسٹیاں موجود نہیں ہیں جن میں صرف ایک یا دو ہی کالج ہیں ؟ ائرلنڈ میں ڈبلن یونیورسٹی اسکے ثبوت میں ایک مثال موجود ہی — لہذا اگر کسی مخصوص مذہب کالج میں ایک اسم با مسمی یونیورسٹی کے تمام لوازمات اور مصالحے موجود ہوں تو اس کی ضروریات کے مطابق نصاب تعلیم مقرر کرنے اور خود فضیلت کے درجے عطا کرنے میں عذر کیا معنی ؟ ●

ممبران کمیشن کی خلاف تجویز نے جو اُن سے ایک نا خواستہ طور پر سرزد ہوئی مسلمانوں کو ایک سخت دھوکے میں ڈالدیا - مسلمان ممبر کمیشن پر یہہ اس کا قومی فرض تہا کہ وہ اپنے لائق ساتھیوں کے سامنے تمام واقعات اس مسئلہ کے متعلق پیش کرکے مسلمانوں کے ترقی تعلیم کے میدان میں پیچھے رہنے کے اسباب اور زیر بحث یونیورسٹی کی جس کے قیام کی علیگڈہ میں تجویز ہی اور جو ان کی قومی اور مذہبی ضروریات کو کافی ہوگی اشد ضرورت اُن کے ذہن نشین کرتا ●

(از ایسٹ اینڈ ویسٹ)

سجل جمعیۃ اُم القریٰ

یعنی

روئداد انجمن مکہ معظمہ

—

تیسرا اجلاس

یوم پنجشنبہ ۱۸ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۶ ہجری

مقام مکہ معظمہ

سعید انگلستانی نے اس کے جواب میں کہا کہ مسلمان بحیثیت مجموعی دولتمند ہیں — علوم و فنون میں بتدریج ترقی کرنے اور بحری اور بری سیاحتوں کے لیئے جس قدر روپیہ کی ضرورت ہی اُس کے جمع کرنے میں وہ کسی غیر قوم کے محتاج نہیں ہوسکتے — کیونکہ زکاۃ جو صاحب نصاب لوگوں پر فرض ہی اور دیگر مالی کفارات کی صورت میں دولتمندوں کے مال میں قوم کے فقیروں اور قومی کاموں کے لیئے ایک معقول حصہ مقرر ہی — پس اگر مسلمان حقیقتاً مسلمان بن کر زندگی بسر کریں تو ان کو فقر و فاقہ کا ہرگز خوف نہیں ہوسکتا اور وہ ایسے عام مشترک اور منتظم اصول پر زندگی بسر کرسکتے ہیں جسکی تمنا یورپ کی مہذب اور شایستہ قومیں ایک عرصہ سے کر رہی ہیں اور اب تک ان کو اپنی اس آرزو میں کامیاب ہونے کا کوئی مناسب طریقہ معلوم نہیں ہوا - حالانکہ اس مقصد کے حاصل کرنے کی غرض سے اُن کی بہت سی جماعتیں اور انجمنیں کوشش کر رہی ہیں جن کے ممبروں کی تعداد لاکھوں اور ملینوں تک پہونچی ہوئی ہی اور جن کے نام " کامن یونین " " نہلسٹ " اور " سوشیلسٹ " ہیں — اس قسم کی تمام جماعتیں حقوق اور حالت معیشت میں مساوات یا قریبا مساوات کی خواستگار ہیں — مگر یہہ مساوات یا قریباً مساوات کی بنیاد مذہب اسلام میں بذریعہ زکاۃ ، صدقات ، خیرات اور کفارات کے مذہبی طور پر مستحکم کی گئی ہی - لیکن جسطرح زکاۃ اور کفارات کا معطل کردینا اُس عام اختلال میں موثر ہی جس کے اسباب کی نسبت ہماری انجمن میں بحث ہو رہی ہی اسی طرح زکاۃ کے ترک کردینے سے اُس کے وہ عظیم الشان ثمرات بھی فوت ہوگئے ہیں جو شارع کو مقصود تھے — اس لیئے کہ زکاۃ کی بدولت ہر ایک مسلمان کو اپنی دولت کا ہر سال اندازہ ہوجاتا ہی اور وہ اپنے اخراجات اپنی ثروت اور آمدنی کے مطابق کرتا ہی — بلاشبہہ صرف اس مقصد کے حاصل ہونے کی غرض سے اگر اپنے مال کا چالیسواں حصہ خرچ کیا جاوے تو کسیطرح نامناسب نہیں ہی — اسلامی شریعت سب سے پہلی شریعت ہی جس نے عام لوگوں اور گورنمنٹوں کو بحث اصول کی طرف رہنمائی کی جس پر پرائویٹ اور پولیٹکل اکونمی کا انحصار ہی ●

مجھکو خیال ہوتا ہی کہ اس عام اختلال کا سبب جسنے ہمکو اور ہمارے مذہب کو نقصان پہونچایا ہی یہہ ہی کہ ہماری قوم میں عام

اجتماعات مفقود هوگئے هیں اور ان اخیر صدیوں میں مسلمان شارع کي اُس حکمت کو فراموش کرچکے هیں جو نماز جماعت اور جمعه اور عام اجتماع حج سے مقصود تهي - همارے خطیبوں اور واعظوں نے حکام کے خوف سے قومي معاملات میں دخل دینا ترک کردیا هی اور اپني اس بزدلي پر پرده ڈالنے کي غرض سے یهه فرماتے هیں که عام معاملات کي نسبت گفتگو کرنا ایک فضول اور لایعني کام هی اور اکثر اوقات اُس کو غیبت تجسس اور فتنه پردازي خیال کرتے هیں - یهه وبا علما سے سرایت کرکے تمام افراد قوم میں پهیل گئي اور هر شخص اپني ذات اور اپني زندگي کي حفاظت میں مصروف هو رها هی — ایسا معلوم هوتا هی که هر شخص لذات خود ایک قوم هی - اسیطرح رفته رفته هر مسلمان ان حقوق سے جاهل هوگیا جو اسلام اور نوع انسان کے اُس کے ذمه هیں اور اس امر سے غافل هوگیا که وه مدني الطبع هی اور بغیر باهمي شرکت کے اُس کا زنده رهنا نا ممکن هی اور قرآن مجید اور حدیث نبوي کے احکام کو پس پشت ڈال دیا (مرحوم) *

اس کے بعد چونکه اسي حالت پر صدیاں گذر گئیں اور بهت سي نسلیں فنا هوگئیں اس لیئے قومیت کا احساس رفته رفته مضمحل هوکر بالکل مفقود هوگیا اور اب یهه نوبت پهونچ گئي که اگر نعوذ بالله خانه کعبه منهدم کردیا جاے تو کسي مسلمان کي پیشاني پر ایک لحظه سے زیاده شکن باقي نه رهے — میں یهه نهیں کهتا که ایک هفته سے زیاده لوگوں کا جوش و خروش باقي نه هی (جیسا که بعض اثار میں وارد هوا هی) کیونکه اس سے اُس زمانه کے لوگ مراد هیں *

اگر موجوده زمانه کي زنده قوموں کي حالت پر کسیقدر غور کے ساتهه نظر کي جاتي هی جن کے پاس عام جلسوں اور مجمعوں کے منعقد کرنے کے لیئے ایسے مقدس وسائل موجود نهیں هیں جیسیکه همارے پاس هیں تو معلوم هوتا هی که اُنهوں نے اس مقصد کے لیئے بهت سے وسائل مهیا کر رکهے هیں جن سے عام جلسوں کے منعقد هونے اور قوم کے کانوں میں آواز پهونچانے اور ان کي توجه بعض ضروري امور کي طرف مائل کرنے میں بهت آساني هوتي هی : —

(۱) ان کے یهاں هفته میں ایک دن بیکاري اور فارغ البالي کے لیئے مخصوص هی - تاکه لوگ اپنے پرائیویٹ مشغلوں سے بیفکر هوکر مختلف جلسوں میں جمع هوں اور تبادله خیالات سے فائده اُٹهاویں *

(۲) خاص خاص دن اُنهوں نے اس مقصد کے لیئے مخصوص کر رکهے هیں که قوم کے گذشته مشاهیر کے کار نامے بیان کیئے جائیں تاکه نئي نسل کے نوجوانوں کو ان کي اقتدا کرنے اور شهرت اور نام آوري کے بلند مدارج پر پهونچنے کي ترغیب هو *

(۳) اپنے شهروں اور قصبوں میں پبلک عمارتیں تعمیر کرنا تاکه جلسوں کے جمع هونے اور لکچر دینے اور اپني فیلنگس کو ظاهر کرنے میں آساني هو *

(۴) پبلک سیر گاهیں قایم کرنا تاکه معمولي اور تفریحي جلسے اور تهواروں کے موقعوں پر مجمعے هوسکیں *

(۵) لوگوں کو عبرت خیز سین دکهلانے اور ان کے کانوں میں نصیحت اور حکمت کي باتیں ڈالنے کي غرض سے تهیٹر قایم کرنا — اگرچه ان میں بعض باتیں بیهودگي کي بهي هوتي هیں مگر وه صرف عوام الناس کو اس طرف مائل کرنے کي غرض رکهي گئي هیں — ان کا خیال یهه هی که تهیٹر میں بحیثیت مجموعي نقصان کي نسبت فائدے زیاده هیں *

(۶) وه اپني قومي تواریخ کي اشاعت و اذاعت میں جو نهایت شرح و بسط کے ساتهه فلسفي ڈهنگ پر لکهي گئي هو غایت درجه کي کوشش کرتے هیں — تاکه افراد میں قومي حمیت کي فیلنگ زیاده تر مستحکم هو *

(۷) اثار قدیمه کي حفاظت کرنا اور دنیا کي نفیس اور نادرالوجود چیزیں فراهم کرنا جن سے فخر و مباهات کا خیال پیدا هوتا هی *

(۸) قدیم زمانه کے اهم واقعات کي تمثیلیں قایم کرنا تاکه ان کي یادگار دلوں میں هر وقت تازه رهے *

(۹) روزانه اخباروں میں هر قسم کے واقعات کا شائع کرنا تاکه افراد قوم کے خیالات میں وسعت پیدا هو *

(۱۰) گیتوں اور غزلوں میں حکمت و نصیحت اور غیرت و حمیت کي باتیں درج کرنا — تاکه قوم کي اجتماعي زندگي کي نشو و نما هو اور افراد قوم کے دلوں میں غیرت اور حمیت اور نشاط اور اُمنگ پیدا هو *

مگر مسلمانوں نے جیسا که هم اوپر بیان کرچکے هیں اُن تمام مقدس وسائل کا اِستعمال کرنا ترک کردیا هی جو باهمي مشورت اور ایک دوسرے کي خیر خواهي اور باهمي میل جول کي غرض سے شریعت نے قایم کیئے هیں — ان وسائل سے میري مراد نماز جماعت اور جمعه اور حج سے هی - ایک عرصه سے مسلمانوں میں یهه خیال پیدا هوگیا هی که ان ارکان سے شارع کا مقصود سواے سیدهي سادي عبادت کے اور کچهه نهیں هی حالانکه شارع کي حکمت اس سے زیاده تر بلیغ هی - میرے نزدیک مسلمانوں کے عام اختلال کا بڑا سبب یهي هی (مرحوم) *

امام چیني نے اس کے جواب میں کها که یهه مستقل سبب نهیں هوسکتا بلکه وه عوارض سے زیاده تر مشابهه معلوم هوتا هی *

میرے نزدیک اس اختلال کا بڑا سبب یهه هی که همارے اُمرا اور حکام متکبر اور مغرور هونے کے علاوه خوشامدي اور منافق علما کي طرف میلان رکهتے هیں جو ان کے سامنے گردن جهکاتے اور ان کي خوشامد کرتے اور ان کي خواهشات کے مطابق بنانے کي غرض سے مذهبي احکام میں

تحریف کرتے هیں - ایسے علماء سے بهتوي کي کیا اُمید هوسکتي هی جو دین کو برباد کرکے دنیا حاصل کرتے هیں اور اُمرا کي دست بوسي صرف اس لیئے کرتے هیں که عوام‌الناس ان کي دست بوسي کریں اور حکام کے حضور میں صرف اسوجه سے ذلت اور حقارت قبول کرتے هیں که هزاروں عوام کا لانعام میں ان کي عزت اور عظمت زیادہ هو - اُن کا خاص مشغله باهمي بغض و حسد هی — کسي کام کو خوبي کے ساتهه انجام دینے کي ان میں قابلیت نهیں هی حتی که ان کي خصومت کا انجام بهي سوائے ایک دوسرے کي تکفیر کے اور کچهه نهیں هوتا ٭

یهه ایک نهایت سخت اور لا علاج مرض هی — کیونکه اُمرا اور حکام کا تکبر ان کو حقیقي علماء کي طرف رغبت کرنے سے روکتا هی جن میں فی‌الجمله ایک قسم کي سختي هوتي هی اور اُس کا هونا نهایت ضروري هی کیونکه اگر یهه نه هو تو دین بالکل مفقود هوجائے (مرحلی) ٭

پس بلا شک و شبهه اس زمانه میں سب سے افضل جهاد یهه هی که عام مسلمانوں کي نظروں سے علماے منافقین کي عزت اور وقعت گهٹانے کي حتی‌الوسع کوشش کي جاے اور اُن کو حقیقي علماے اسلام کي عظمت ووقعت کرنے کي ترغیب دي جاے - کیونکه جسوقت حکام کو معلوم هوگا بالعموم مسلمان ان کي وقعت کرتے هیں تو وہ بهي طوعاً و کرهاً ان کي وقعت و اطاعت کرنے پر مجبور هونگے — هماري قوم کے حکماء کا فرض هی که وہ اسلام کے حقیقي علماء کے خیالات کو وسیع اور ان کي عقلوں کو زیادہ تر روشن کرنے کے لیئے نرم وسائل استعمال میں لائیں - کیونکه عام صرف جهالت کو رفع کرنے والا هی اور عقل و دانائي کے لیئے کچهه زیادہ مفید نهیں هی - پس لا محاله ان کو اس امر کي تعلیم دینا نهایت ضروري هی که مذهبي سیاست کو کس طرح عمل میں لانا چاهیئے - همارے چیني مسلمانوں میں حکماء نے یهي طریقه اختیار کر رکها هی - همارے ملک میں کوئي شهر ایسے دانشمند حکماء سے خالي نهیں هی جو عام مسلمانوں سے ممتاز نه هوں اور جن کو علماء بهي ایک حد تک لیڈر نه تسلیم کرتے هوں ٭

جو لوگ همارے ملک میں حکما کے لقب سے موسوم هوتے هیں ان کا نام اسلام کي اصطلاح میں "اهل حل و عقد" هی جن کي بیعت کے بغیر شرعي طور پر امامت کا انعقاد نهیں هوسکتا - یهه قوم میں اعلی طبقه کے خاص اور ممتاز لوگ هوتے هیں جن کے ساتهه معاملات میں مشورہ کرنے کا خدا نے اپنے پیغمبر کو حکم فرمایا هی اور جن کو ازروے شریعت کے امام اور اُس کے عمال و حکام کي نگراني اور ان سے مطالبه اور مواخذہ کرنے حق حاصل هوتا هی - کیونکه وہ قوم کے سردهرے اور عام مسلمانوں کے قایمقام (ریپریزینٹیٹو) هیں - اسلامي حکومت میں اُن کا مرتبه مثل ان لوگوں کے هوتا هی جو پارلیمنٹري گورنمنٹوں میں هوس آف کامنس اور هوس آف لارڈس کے ممبر هوتے هیں - یا شخصي حکومتوں میں جو مرتبه شاهي خاندان کے ممبروں کا هوتا هی کیونکه ان کو شاهي احکام کي نگراني کا حق حاصل هوتا هی - یا جو مرتبه امراے قبائل عرب کے مقابله میں شیوخ کو حاصل هوتا هی کیونکه امراے قبائل کو صرف انهیں تجاویز کے نفذ کرنے کا اختیار هی جن کو شیوخ بالاتفاق قرار دیتے هیں ٭

اگر عهد رسالت سے اس وقت تک اسلامي حکومتوں کے مختلف دوروں کي تاریخ کو بنظر غائر مطالعه کیا جاتا هی تو معلوم هوتا هی که ان کي ترقي اور ان کا انحطاط " اهل حل و عقد " کے اقتدار کي قوت و ضعف اور عام معاملات میں ان کي شرکت کے ساتهه وابسته هی ٭

جبکه هم اسلامي تاریخ پر نظر ڈالتے هیں تو هم کو معلوم هوتا هی که آنحضرت صلے‌الله علیه و سلم به تعمیل حکم الهي (وشاورهم في‌الامر) سب سے زیادہ مشورہ کي اطاعت کرنے والے تهے حتی که آپنے امر خلافت کو بهي جو نهایت اهم معامله تها صرف امت کي راے پر چهوڑ دیا — اس کے بعد خلیفه اول (رضي الله عنه) نے اپنا جانشین مقرر کرنے میں اکابر صحابه کي راے لي اور اس کے بعد خلیفه ثاني (رضي الله عنه) نے خلیفه اول کا اتباع کیا اور اپنا جانشین انتخاب کرنے کے لیئے ایک مجلس شوری ترتیب دي اور جب خلیفه ثالث (رضي الله عنه) نے بعض اهم معاملات میں اکابر صحابه کي مخالفت کي تو ان کي خلافت میں تزلزل واقع هوا اور فتنے و فساد برپا هوئے جو تاریخ میں مذکور هیں - اس کے بعد چونکه امیر معاویه میں خود راے نه تهي اس لیئے ان کا عهد حکومت به نسبت کسي قدر سابق کے اچها رها — اسیطرح دولت امویه جس وقت تک " اهل حل و عقد " کے تسلط اور اقتدار کے تحت میں رهي جس میں زیادہ تر اکابر بني امیه شامل تهے اُس وقت تک اُس کا ستارہ رفعت اور برتر کے آسمان پر چمکتا رها — یهي حال دولت عباسیه کا تها جب تک که روساء بني هاشم کي نگراني میں رهي — مگر جبکه خلیفوں اور حاکموں نے خود رائي اور مطلق العناني پر کمر باندهي اور خداوندي احکام اور پیغمبر کي سنت کي مخالفت کرنے لگے تو حکومت اور سلطنت ان کے هاتهوں سے جاتي رهي اور تباهي اور بربادي پر اُنکا خاتمه هوا ٭

اسیطرح جبکه گذشته یا موجودہ اسلامي سلطنتوں کي شاخوں میں سے کسي شاخ پر نظر کي جاتي هی بلکه جب بادشاهوں اور حاکموں میں سے کسي حاکم یا بادشاہ کي لایف پر غور کیا جاتا هی یا اگر کسي سر گروہ خاندان بلکه کسي انسان کي حالت کا مطالعه کیا جاتا هی تو صاف معلوم هوتا هی که آبادي اور بربادي مشورت اور خود رائي کے اصول کے ساتهه وابسته هی ٭

پس جبکه یهه امر ثابت هوچکا هی تو هم معلوم کرسکتے هیں که اُس عام اختلال کا سبب جس کي نسبت بحث هو رهي هی یهي هی که همارے حکام میں خود رائي اور مطلق العناني سر کشي اور نا فرماني کے درجه کو پهونچ گئي هی اور قوم کے " اهل حل و عقد " نے اپني جهالت اور ناداني یا بزدلي اور نا مردي کے باعث سے احتساب اور نگراني کا فرض ادا کرنا چهوڑ دیا هی - یهه مسلمانوں کي صرف بعض قوموں

کي حالت هي - اور اکثر مسلمانوں کي یهه نوبت پهونچ گئي هي که نه ان میں کوئي عالم اور نه هادي هي اور نه ایسا کوئي دلسوز اور غیرتمند لیڈر موجود هي - بلکه ان کے دیني اور دنیوي معاملات میں سخت پراگندگي اور انتشار واقع هو رها هي — جس بد نصیب قوم کي یهه نوبت پهونچ گئي هو اُس کے لیئے شاید هي کوئي دوا کار گر هوسکتي هي - اگر ممکن هي تو کسیقدر حکماء کي توجه سے ممکن هي جو قوم کے هر ایک طبقه میں ممتاز هیں اور خدا کي ایک سنت اُس کي مخلوقات میں یهه هي که کوئي قوم کسي وقت بهي حکما سے خالي نهیں هوسکتي *

(باقي آینده)

واقعات اور رائیں

بتاریخ ۲۰ نومبر حضور ویسراے نے بمقام آبو جین مذهب کے معابد کا ملاحظه فرمایا اور ۲۱ تاریخ آبو روڈ اسٹیشن سے روانه هوکر ساڑهے آٹهه بجے صبح کے بتاریخ ۲۲ نومبر بمقام جودهه پور رونق افروز هوئے - لیڈي کرزن اور اسٹاف کا ایک حصه یهاں پهلے سے تشریف رکهتے تهے — ۲۲ تاریخ بوقت سه پهر حضور ممدوح نے امپیریل سروس رساله کا معائنه فرمایا — یهه رساله اس موقع پر خود مهاراجه صاحب کے زیر کمانڈ تها — بوقت شب دعوت هوئي که جس میں خود مهاراجه صاحب جودهپور نے حضور ویسراے کا جام صحت پینا تجویز کیا اور ویسراے نے حسب معمول جواب دیا اور مهاراجه صاحب کا توسٹ پرو پوز کیا — اثناء تقریر میں جو بزبان انگریزي خود مهاراجه صاحب نے کي صاحب ممدوح نے خواهش ظاهر فرمائي که اُن کو سمالي لینڈ فوج کے ساتهه جانے کي اجازت دي جاے اور افسوس ظاهر کیا که وہ بوجه علالت چین نه جاسکے *

حضور ویسراے نے اپني اسپیچ میں اس بات کا خوشي کے ساتهه ذکر فرمایا که سب سے پیشتر حضور ممدوح کے عهد میں امپیریل فوجوں سے بادشاه کے غنیم سے لڑنے کا کام لیا گیا اور نه صرف سرحدي مقامات پر بلکه نیز دور دراز چین میں — حضور ممدوح نے یهه بهي فرمایا که مارواڑ کي وفا داري پر بوقت ضرورت پورا بهروسه کیا جاسکتا هي - جودهه پور سے حضور ویسراے ۲۳ تاریخ کي شب میں روانه هوئے اور ۲۴ تاریخ کو ساڑهے آٹهه بجے صبح کے بمقام بیکانیر رونق افروز هوئے - حضور ممدوح اور لیڈي کرزن لال گڈه محل میں فروکش هیں — یهه محل سنگ سرخ سے تعمیر هوا هي اور ریگستان میں واقع هي اس کي عمارت کي نهایت تعریف کي جاتي هي - اُسي روز سه پهر کو ویسراے شکار کو تشریف لیگئے اور ۲۵ تاریخ کو بیکانیر واپس تشریف لائے — اُسي روز بوقت سه پهر حضور ممدوح نے ایک جدید کلب تعمیر کرده مهاراجه صاحب بهادر کي افتتاح کي رسم ادا فرمائي اور شب کو ایک بهت بڑي دعوت میں شریک هوئے - مهاراجه صاحب بهادر بیکانیر اعلی درجه کے تعلیم یافته اور روشن خیال نوجوان حاکم هیں چنانچه اُنکي اسپیچ سے جو که خود مهاراجه صاحب نے بزبان انگریزي ادا فرمائي اُن کي لیاقت و بیدار مغزي کا پته لگتا هي - یهه بهي ناظرین کو یاد هوگا که مهاراجه صاحب بیکانیر بذات خود اپني فوج کے ساتهه چین کي جنگ میں شریک هوئے تهے — کچهه عرصه هوا که ایک فرزند اور ولیعهد ریاست بهي تولد هوا هي که جسکا ذکر اس موقع پر کیا گیا — یهه بهي خوشي کي بات هي که باوجود سخت قحط کے جو عرصه تک رها ریاست پر صرف باره لاکهه کا قرضه هي جو گورنمنٹ عالیه نے تیاري ریل کے واسطے عطا کیا هي — مهاراجه صاحب نے اسبات کا ذکر بهي اپني اسپیچ میں کیا که انتظام ریاست آینده امتحاناً نئے طرز پر کیا جائیگا جس سے یهه مراد معلوم هوتي هي که بجاے مدارالمهام کے کونسل کے مشوره سے خود مهاراجه صاحب جملہ امور انجام دینگے *

حضور ویسراے نے اپني اسپیچ میں اسبات کا ذکر فرمایا که مهاراجه صاحب کو نام آوري اور عمده خدمات کرنے کے مواقع به کثرت حاصل هیں اور اُن خطابات کا ذکر کیا جو پے در پے مهاراجه صاحب نے حاصل کیئے اور یهه بهي فرمایا که هر فرماں روا کا فرض هي که اپني زندگي رعایا کے واسطے وقف کردے *

بتاریخ ۱۸ نومبر ایک دسته فوج سرکاري نے مقام گماتي پر جو که ضلع بنوں سے ملحق مگر سرحد سرکاري سے باهر هي حمله کیا اور چهه غارت گروں کو جو که ایک نهایت مضبوط برج کے اندر تهے تمام دن لڑائي کے بعد هلاک کیا مگر یهه برج اس قدر مضبوط تها که باوجود گوله باري اس پر اثر نه هوا اور بالاخر حمله کرنا پڑا اس حمله میں دو انگریز افسر اور دو هندوستاني افسر هلاک هوئے اور تین انگریز افسر ایک هندوستاني افسر اور پانچ سپاهي مجروح هوئے یهه واقعه زیاده تر اس وجه سے پیش آیا که جس قسم کي توپ ایسے کاموں کے واسطے مطلوب هوتي هي اُس قسم کي موجود نه تهي — گو بیش بها جانیں ضایع هوئیں مگر براے آینده یقیناً معقول انتظام هوجائیگا اور جو سلسله غارت گري اور ایذا رساني کا عرصه سے جاري تها وہ مسدود هوجائیگا اور اس مقام تک ایک ایسي سڑک تیار هوجائیگي که فوج سرکاري کو آینده بهت آساني هوگي *

——**——

کل بتاریخ ۲۸ نومبر سر پاور پامر کمانڈرانچیف افواج هند اپنے جانشین لارڈ کچنر کو چارج دیکر پینتالیس سال کے بعد هندوستان کي فوجي ملازمت سے کناره کش هونگے - گو که سر پاور پامر مستقل کمانڈرانچیف نهیں تهے اور عرصه دراز تک اُن کو اپنے قیام کي بابت یک گونه بے اطمینانی بهي رهي تاهم جمله واقف کاروں کو اس بات سے اتفاق هوگا که صاحب ممدوح نے صرف کام چلایا هي نهیں بلکه نهایت لیاقت کے ساتهه اُس کو انجام دیا — اُن کے زمانه میں متعدد ترمیمات فوجي

معاملات میں ایسی ہوئیں جن کو صرف وہ افسر کرسکتا تھا جس کو پورا تجربہ ہو اور جسکو اپنے اوپر پورا بھروسہ ہو — چارج کی رسم غالبا بمبئی میں ادا ہوگی جہاں اُس روز جدید کمانڈرانچیف بھی تشریف لے آئینگے ●

———:oo:———

دھلی کے دربار کی نسبت ھمکو صرف اس قدر کہنا ھی کہ جو لوگ اُس کو ایک بہت بڑی چیز سمجھتے ھیں وہ اگر اس وقت بھی موقع پر جائیں اور بچشم خود ملاحظہ کریں تو وہ یقینا کہینگے کہ جسقدر وہ سمجھتے تھے اُس سے اصل چیز کہیں زیادہ بڑی اور باعظمت ھی در حقیقت صرف مشاھدہ سے طیاریوں کی عظمت کا اندازہ ممکن ھی — اگر ضروری اجناس کی فروخت کا انتظام منجانب گورنمنٹ نہ ہوتا تو سخت مشکلات پیش آتیں اور اب بھی بعض چیزیں نہایت گراں ھیں — ولایت سے بڑے بڑے اخباروں کے کارسپانڈنٹ آ رھے ھیں اور اس وقت بھی تقریبا ایک درجن موجود ھیں ●

یہہ قرار پایا ھی کہ ۷ جنوری کو شاھزادہ ڈیوک آف کناٹ کو منجانب فریمیسن فرقہ کے دیوان خاص میں دعوت دی جاے — اس فرقہ کے خاص خاص نامزد شدہ حضرات بتیس روپیہ ادا کرنے پر شریک ہوسکینگے ●

———

مسٹر اے جے ڈنلاپ صاحب سکرٹری صیغہ مال ریاست حیدرآباد کی مدت ملازمت انگریزی گورنمنٹ میں قریب الاختتام ھی مگر منجانب ریاست درخواست کی گئی ھی کہ تین سال تک اُن کو مہلت دی جاے — مسٹر کاسن واکر صاحب فنانشل مشیر بھی صحت پاکر ولایت سے واپس تشریف لے آئے ھیں اور اپنا کام شروع کردیا ھی ●

———

کانفرنس کے متعلق دھلی میں مستعدی سے کام ھو رھا ھی مگر افسوس ھی کہ اس وقت تک جن مضامین پر بحث ہوگی اُن کی نسبت بیرونجات سے تحریکات صرف ایک یا دو آئی ھیں — ایسی حالت میں کیونکر توقع کی جاسکتی ھی کہ مباحثہ جیسا ہونا چاھیئے ویسا ہوگا - اُمید کی جاتی ھی کہ جناب معلی القاب سر جیمس لاٹوش صاحب بھی کسی روز جلسہ میں تشریف لاکر عزت افزائی فرمائینگے ●

———:•:———

جو صاحب دربار کمپ کو خطوط وغیرہ بھیجیں اُن کو چاھیئے کہ لفظ دھلی نہ لکھیں بلکہ کارونیشن دربار کمپ اور جس خاص کمپ میں مکتوب الیہ ھو اُس کا نام و نشان تحریر کریں - صوبجات متعددہ کا جو کمپ ھی اُس کے رہنے والوں کو خطوط مندرجہ ذیل پتہ سے بھیجنے چاھیئیں — کمپ پوسٹ آفس نمبر ۹ کمپ صوبہ جات آگرہ و اودہ دربار کمپ ●

———

یہہ خبر نہایت افسوس کے ساتھہ سنی گئی کہ ۲۱ نومبر کو خواجہ محمد یوسف صاحب نے انتقال فرمایا — آپ ایک نامی وکیل اور ذی مقدرت رئیس اور نہایت خوش اخلاق بزرگ تھے خاص شہر علیگڈھ میں آپ سے خاص اور عام کو گرویدگی تھی اور آپ کی پوزیشن ایسی تھی کہ جو شخص کول کو جانتا تھا اُس کا آپ کے نام سے نا واقف ہونا نہایت مشکل تھا — عرصہ دراز تک ابتدائی زمانہ میں خواجہ صاحب کو کالج سے بھی خاص تعلق رھا اور اسی بنیاد پر بروز انتقال نواب محسن الملک کی تحریک سے ایک خاص میٹنگ اسٹریچی ھال میں بمراد اظہار رنج اور ھمدردی منعقد ہوا — ھم بھی اُن کے فرزندوں اور اعزہ سے دلی ھمدردی ظاہر کرنے کی اجازت چاھتے ھیں ●

———

ضروری اطلاع

اس بات کے اعلان کی خاص ضرورت معلوم ھوتی ھی کہ بموجب قواعد صرف وہ اصحاب منجانب کالج و کانفرنس چندہ جمع کرسکتے ھیں جن کے پاس تحریری اجازت آنریری سکرٹری کی ھو - مفصل قواعد ۳۱ جولائی کے پرچہ میں چھاپے گئے تھے ●

اخبارات سے درخواست کی جاتی ھی کہ ضروری معاملہ کے اعلان میں ھمکو پوری مدد دینگے ●

(دستخط) محسن الملک

———

Printed and published by Mahomed Mumtaz-uddin at the Institute Press, Aligarh.

علیگڈھ انسٹیٹیوٹ پریس میں باھتمام محمد ممتاز الدین چھپا اور مشتہر ھوا

REGISTERED No A. 176

معہ تہذیب الاخلاق

THE ALIGARH INSTITUTE GAZETTE

OF

THE MAHOMEDAN ANGLO-ORIENTAL COLLEGE

WITH WHICH IS INCORPORATED

"THE MAHOMEDAN SOCIAL REFORMER."

HONORARY EDITOR :— *MOULVI SYED MEHDI ALI KHAN.*

New Series VOL. II. No. 46. } THURSDAY, 4th DEC. 1902. ع ۱۹۰۲ روز پنجشنبہ ۴ دسمبر سنہ { سلسلہ جدید جلد ۲ نمبر ۴۹

فہرست مضامین

ایم اے او کالج اور ہزہائینس نظام

اُمید کي جاتي ہی کہ حضور نظام بتاریخ ۲۵ دسمبر دہلي رونق افروز ہونگے — چونکہ حضور ممدوح کا اسپیشل علیگڈہ پر حاضري یعني بریکفسٹ کے وقت ٹھہرنے والا ہی ٹرسٹیان و افسران کالج نے اس موقعہ سے مستفید ہونا چاہا اور حضور ممدوح سے بذریعہ پرسنل سکرٹري صاحب بذریعہ تار درخواست کي کہ ملتجانب کالج بریکفسٹ کي دعوت قبول فرمائیں — گو حضور ممدوح نے اس درخواست کو قبول نہیں فرمایا مگر تاہم جن وجوہ سے اور جن مہرباني آمیز الفاظ سے اپني معذوري کا اظہار فرمایا ہی وہ خود ہماري راے میں ٹرسٹي صاحبان کے فخر کرنے کے واسطے کافي ہی - اول تو یہہ بات اظہرمن الشمس ہی دوم خود حضور ممدوح کے جواب سے بھي ثابت ہوتا ہی کہ واقعي حضور نظام اس کالج پر خاص نظر عنایت خسروانہ رکھتے ہیں •

حضور ویسراے بہادر کا دورہ

یوں تو ہز اکسلنسي لارڈ کرزن بالقابہ کا ہر ایک دورہ نتیجہ خیز اور ملک کے لیئے مفید ہوتا ہی ' تاہم ہمارے خیال میں آج کل کا دورہ سب سے زیادہ با اثر نتیجہ خیز اور اہم معلوم ہوتا ہی — اس دورے میں حضور وایسراے نے زیادہ تر راجپوتانہ کي قدیم ریاستوں کو دیکھا ہی ' اور راجپوتوں کي بہادر قوم کے بہادر راجوں مہاراجوں کو جو نصیحتیں کي ہیں وہ ایسي نہیں کہ راجپوتوں ہي کے لیئے قابل عمل ہوں ہم خیال کرتے ہیں کہ ہر ایک رئیس ' ہر ایک سردار اُن سے مستفید ہوسکتا ہی اور ہمیں اُمید ہی کہ مستفید ہوگا •

جیپور کي ریاست اور رئیس کي وقعت ظاہر کرنے کي ہمیں ضرورت نہیں ' ظاہر ہی کہ راجپوت ریاستوں میں اُسکادرجہ بہت بلند ہی ' علاوہ ازیں خود رئیس کا طرز عمل ایسا ہی جوہر دیکھنے والے اور سوچنے والے شخص کي توجہہ اپني طرف مائل کیئے بغیر نہیں رہ سکتا - ہم یہہ نہیں کہہ سکتے کہ آیا جو طرز عمل لایق مہاراجہ جیپور نے اختیار کیا ہی ' وہ باوجود اپني تمام خوبیوں کے (اور غالباً ہمسے بڑھکر اُنکا کوئي معترف نہ ہوگا) موجودہ زمانہ کے لیئے مناسب ہی یا نہیں ' پھر بھي اس میں شبہہ نہیں کہ روشنضمیري مع پابندي مذہب و رسوم دیرینہ کا عمدہ نمونہ اگر تلاش کیا جائے تو مہاراجہ صاحب جیپور سے بڑھکر کہیں نہ ملیگا - اور اسي وجہ سے مہاراجہ صاحب کي اسپیچ اور حضور وایسراے کي جانب سے اُسکا جواب دونوں قابل غور ہیں •

محمدن اینگلو اوریئنٹل کالج

روپی فنڈ

—— : ** : ——

یہہ اکثر کہا جاتا ھی کہ آرٹیکل اور اسپیچیں اور لکچر عملی طور پر بہت کم کارآمد ہوتے ھیں - یہہ بات کسیقدر صحیح ھی ' لیکن اسی کے ساتھہ یہہ بہی یاد رکھنا چاھیئے کہ ٹہیک طور کی علمی کوششوں سے خواہ وہ تحریری ھوں یا زبانی بسا اوقات عملی نتیجے پیدا ہوتے ھیں — یعنی اُن کے باعث سے سمجھہ دار آدمی غور کرنے اور کام کرنے والے آدمی عملی کارروائی پر آمادہ ہوجاتے ھیں — چنانچہ مسٹر ٹپنگ کے اُس آرٹیکل کو جس میں ایم اے او کالج کے متعلق ایک روپی فنڈ قایم کرنے کی راے دی گئی تہی اور جو ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۰۲ ع کو اخبار پاینیر سے ھمارے اخبار میں نقل کی گئی تہی عام اتفاق سے آخرالذکر مد میں قرار دینا چاھیئے — اُس نے بعض شخصوں کو غور کرنے اور عملی کارروائی کرنے پر آمادہ کیا ھی — ھم عموما قبل از وقت کسی بات کا ذکر کرنا پسند نہیں کرتے ھیں - لیکن چونکہ ھر ایک تجویز کی ابتدا ھونی چاھیئے ' اس لیئے اگر ھم اسی وقت یہہ بیان کردیں کہ اس تجویز کو عملی صورت پر لانے کے لیئے بڑی بڑی تیاریاں ھو رھی ھیں تو اُس سے کچھہ ھرج نہوگا - چنانچہ محمد جعفر حسین صاحب نے جن کو کالج ھذا کے بہت سے ھوا خواہ ایک سرگرم کارکن جانتی ھیں اس معاملہ پر بڑی سرگرمی کے ساتھہ توجہ کی ھی - موصوف الیہ مرار میں عہدہ ڈویزنل انجنیری پر ممتاز ھیں ' اور وہ بالفعل صریح وجوھات سے اپنے اوقات کا صرف ایک حصہ اس کام میں صرف کرسکتے ھیں - ظاھرا وہ ایک ایسے شخص ھیں جو نا مکمل طریقہ میں کسی کام کے کرنے کے قایل نہیں ھیں — اسی وجہ سے اُن کا ارادہ ایک لمبی رخصت لینے کا ھی ' تاکہ وہ کچھہ عرصہ تک اپنا وقت تمام و کمال اس ضروری کام میں صرف کرسکیں - ھم مسٹر جعفر حسین کو اُن کے عمدہ ارادہ پر مبارک باد دیتے ھیں اور ھر طرح پر اُن کی کامیابی کے خواھاں ھیں - اسی کے ساتھہ ھم ایک بات جتانا چاھتے ھیں - روپیہ پیسہ کے معاملات بالعموم نازک ہوتے ھیں — ھماری مراد کسی شخص کی بے توقیری کرنے سے نہیں ھی جبکہ ھم یہہ راے دیں کہ ھر ایک چندہ دینے والے کو حسب حیثیت اپنے کچھہ دینے سے پہلے اس بات کا بخوبی اطمینان کرلینا چاھیئے کہ وہ ایک مجاز ایجنٹ کے ساتھہ معاملہ کر رھا ھی - اس قسم کے تمام ایجنٹوں کے نام چٹھیات اجازتی یا اسناد جاری ھونگی ' اور یہہ اُمید کی جاویگی کہ وہ (یعنی ایجنٹ) ھر ایک چندہ دینے والے کو ایک مطبوعہ رسید دیویں خواہ وہ اُس کو طلب کرے یا نکرے — مسٹر جعفر حسین کی نسبت بلا شبہہ یہہ بھروسہ کیا جا سکتا ھی کہ وہ ان جزئیات کی جانب توجہ فرماوینگے — ھماری مراد صرف یہہ ھی کہ اس معاملہ کا بخوبی اعلان کیا جاوے *

M. A.-O. COLLEGE.

RUPEE FUND.

It is often said that articles and speeches and lectures are of little practical value. This is true to some extent; but it should be remembered at the same time, that literary efforts of the right type—whether written or oral—often lead to practical results. They set thoughtful people thinking and stimulate practical men to take practical action. Professor Tipping's article suggesting a "Rupee Fund" in connection with the M. A.-O. College which was republished in these columns from the *Pioneer* on 27th July must, by common consent, be placed under the latter category. It has made some people think and has stimulated them to action. As a rule we do not approve of making premature statements. But as every scheme must have a beginning no harm will be done if we just announced that preparations are being made on a large scale to give practical shape to the scheme. Mr. Jaafer Husain—known to a large circle of friends of this College as an earnest worker—has taken up the matter with great zeal. He holds the post of Divisional Engineer at Morar and for obvious reasons he can at present devote only a portion of his time to this work. He is apparently a man who does not believe in doing things by halves. Consequently he intends taking long leave in order that he may be free for a time to devote himself wholly to this important work. We congratulate Mr. Jaafer Husain on his excellent idea and we wish him every success. At the same time we beg leave to sound a note of caution. Money matters are proverbially delicate. We mean no disrespect to any body when we suggest that before paying his mite every subscriber should satisfy himself thoroughly that he is dealing with an authorised agent. To all such agents letters of authority or *sanads* will be issued and they will be expected to give a printed receipt to every subscriber whether the latter asks for it or not. Mr. Jaafer Husain may, no doubt, be trusted to see to these details. All we mean is to give publicity to the matter.

One of the questions which arose in this connection was whether donations should be limited to one rupee. We understand that no such restrictions will be placed on individual liberality. At the same time everybody can say good-bye to the agent after he has paid his rupee. It will also, we understand, rest with the donor to notify whether his donation is final or would be paid annually. But the idea underlying the scheme is that subscriptions should be paid annually. One rupee per annum is not much; and most of those who pay once would probably consent to pay regularly. From the very nature of the scheme it is essential for its success that a large number of gentlemen should offer themselves for the work of an agent. It is also essential that every body who is approached by an agent should pay his rupee with alacrity. As every one knows it is not the right thing to enter upon long discussions with busy agents, and finally to wind up the conversation by promising to send a large sum direct to the central authorities "One rupee, Sir, now or never" that we think would be the proper answer to such promises.

We have seen in connection with the Sir Syed Memorial Fund that promises are rarely fulfilled. A considerable amount of money is due in connection with that fund from gentlemen who, under ordinary circumstances, would be sorry to make a promise and not fulfil it. An interesting essay could, we think, be compiled on promises from the existing materials in the office of Sir Syed Memorial Fund Association. The proper person to undertake the labour is, of course, the Honorary Secretary of that Association. We invite him to consider the suggestion; and there are literary and philosophical journals which will readily accept the contribution. We can not promise to publish it ourselves, for we know it would be mournful reading, specially as the said Secretary is and has been for some time in a mood the reverse of pleasant. We were greatly moved by the spectacle he presents. We submitted his case to the doctor whose verdict was "Chronic despondency."

The Rupee Fund Association will, we sincerely trust, have better luck. Delhi, during the Coronation weeks, should offer a good field for their enterprise. Senior students of the College who are

جو سوالات اس معاملہ کے متعلق پیدا ہوئے منجملہ اُن کے ایک یہہ بھي سوال تھا کہ آیا ڈونیشن کي تعداد ایک روپیہ پر محدود ہوني چاھیئے یا نہیں - ہم کو معلوم ہوا ھی کہ خاص خاص شخصوں کي فیاضي پر اس قسم کي کوئي قید نہیں لگائي جاویگي — اسي کے ساتھہ ہرایک شخص اپنا ایک روپیہ ادا کر کے ایجنٹ کو رخصت کرسکتا ھی - ھمکو یہہ بھي معلوم ہوا ھی کہ چندہ دینے والے کو اس بات کي اطلاع دینے کا اختیار حاصل ہوگا کہ آیا اُس کا ڈونیشن قطعي ھی یا وہ ہر سال ادا کیا جاویگا — لیکن جس خیال پر یہہ تجویز مبني ھی وہ یہہ ھی کہ چندے سالانہ ادا کیئے جاویں - ایک روپیہ سالانہ کچھہ بہت زیادہ نہیں ھی ' اور اکثر آدمي جو ایک مرتبہ ایک روپیہ ادا کریں غالبا ہر سال اُس کا ادا کرنا منظور کرلینگے — اس تجویز کي نوعیت کے لحاظ سے اُس کي کامیابي کے لیئے یہہ امر ضروري ھی کہ بہت سے آدمي ایجنٹ کا کام انجام دینے کے لیئے آمادہ ہوجاویں — نیز یہہ بات ضرور ھی کہ ہر ایک شخص جسکے پاس ایجنٹ پہونچے اپنا روپیہ فورا ادا کردے — یہہ بات مناسب نہیں ھی جیسا کہ ہرایک شخص جانتا ھی کہ ایجنٹوں کے ساتھہ جو اپنے کاروبار میں مصروف ہوں طول طویل بحث و گفتگو کي جاوے ' اور گفتگو کے اخیر پر یہہ وعدہ کیا جاوے کہ ایک بڑي رقم براہ راست افسران کالج کے پاس بھیجدي جاویگي — ہمارے نزدیک اس قسم کے وعدوں کا یہہ جواب مناسب ہوگا کہ " جناب اگر دینا ھی ایک روپیہ اس وقت عنایت فرمائیئے " ●

ہم سر سید میموریل فنڈ کے معاملہ میں یہہ بات دیکھہ چکے ہیں کہ وعدے شاذ و نادر ھي پورے کیئے جاتے ہیں - اس فنڈ کے متعلق ایک رقم کثیر اُن شخصوں کے ذمہ واجب‌الادا ھی جن کو معمولي صورتوں میں وعدہ کرنے اور پھر اُسکے ایفا نہ کرنے پر افسوس ہوتا - ہم خیال کرتے ہیں کہ وعدوں کے مضمون پر ایک دلچسپ لکچر اُس مصالحہ سے تالیف کیا جا سکتا ھی جو سر سید میموریل فنڈ ایسو سي ایشن کے دفتر میں موجود ھی - اس محنت کے قبول کرنے کے لیئے موزوں اور مناسب شخص بلاشبہہ ایسوسي ایشن مذکور کے آنریري سکرٹري ہیں - ہم اُن سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ اس رائے پر غور کریں ' اور اس قسم کے علمي اور فلسفیانہ اخبارات موجود ہیں جو اُن کے مضمون کو بخوشي قبول کرلینگے - ہم خود اُس کے مشتہر کرنے کا وعدہ نہیں کرسکتے ہیں ' کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ ایک افسوس ناک مضمون ہوگا — خاص کر اس وجہ سے کہ سکرٹري موصوف کا مزاج کچھہ عرصہ سے اس قسم کا ھی جو برعکس بشاش کے ھی — جو کیفیت اُن کي ھی اُس کے دیکھنے سے ہمارے دل پر بڑا اثر ہوا — ہم نے ڈاکٹر سے اُن کي بیماري کا ذکر کیا ' اور اُس نے یہہ رائے دي کہ " پوراني بیماري مایوسي کي ھی " ●

ہم یقین کرتے ہیں کہ روپي فنڈ ایسو سي ایشن کي قسمت اس سے زیادہ اچھي ہوگي - تاجپوشي کے زمانہ میں دھلي میں اُن کي کوششوں کے لیئے ضرور ایک عمدہ موقع ہوگا - کالج کے سینیر طالب علم جو دھلي

going to Delhi in large—one might almost say appalling—numbers, should make excellent agents. If it is intended to utilise them, we trust their enlistment into the Rupee Fund Volunteer Corps will be undertaken at once. Some people think that our students while at Delhi should carry some distinctive mark of their connection with the College, and a certain gentleman wrote to a vernacular paper suggesting a badge on the arm. We are unable to support the suggestion. A badge on the arm may mark out our students from other visitors, but it might give offence to the sanitary officials who will also carry a badge.

There can be little doubt that the Rupee Scheme has already become popular. Nawab Salam-ullah Khan of Dewalghat, Berar, one of the best friends the Collge has, wrote to the *Pioneer* some time ago, notifying that he also intends to do his utmost for its success. We trust that all gentlemen who are interested in it will correspond with Professor L. Tipping who—as was fit and proper—has undertaken the duties of the General Secretary. The chief charm of the scheme, in our opinion, lies in the smallness of the sum required for membership, and the agents will be ill-advised if they pressed for larger contributions after receiving the requisite rupee.

It is a pity that the member of our staff who has active editorial charge of the paper is likely to take sick-leave. If all went well, however, it is intended to bring out extra editions of this paper from Delhi, during the Coronation weeks. Certain arrangements have already been made with that object, but we regret that they are limited to printing and publishing Urdu matter only. Subscribers are invited to notify their addresses during that period, unless their permanent address will do.

M. A.-O. COLLEGE AND H. H. THE NIZAM.

WE have the pleasure to publish the following telegrams which have passed between the Honorary Secretary of the College and the Personal Secretary to H. H. the Nizam :—

To Nawab Ahmad Hossain Sahib, Peshi Secretary to H. H. the Nizam, Hyderabad, Deccan.

(PPRIVATE—DEFERRED.)

The trustees of the College regard themselves extremely fortunate at the news that His Highness the Nizam will be

کو نہایت کثرت سے جانے والے ہیں عمدہ ایجنٹ ہونگے — اگر اُن سے کام لینا مقصود ہی تو ہم یقین کرتے ہیں کہ روپی فنڈ والنٹیر پلٹن میں اُن کا بھرتی کرنا فوراً شروع کیا جاویگا — بعض لوگوں کا خیال ہی کہ ہمارے طالب علموں کے پاس جبکہ وہ دھلی میں موجود ہوں کوئی خاص نشانی اس بات کی کہ وہ کالج کے ساتھہ تعلق رکھتے ہیں ہونی چاھیئے اور ایک صاحب نے ایک دیسی اخبار میں یہہ راے لکھی تھی کہ اُن کے بازو پر ایک بیج ہونا چاھیئے — ہم اس راے کی تائید نہیں کرسکتے ہیں - بازو پر نشان کے ہونے سے ہمارے طالبعلم دوسرے وزیٹروں سے غالبا ممتاز ہو جاوینگے - لیکن شاید اھلکاران صیغہ صفائی کو جن کے پاس اس قسم کا نشان ہوگا یہہ امر ناگوار ہو ٭

اس امر میں بہت کم شبہہ ہو کہ روپی اسکیم کو لوگ پسند کرنے لگے ہیں — کچھہ عرصہ ہوا کہ نواب سلام‌الله خاں صاحب رئیس دیول گھاٹ صوبہ برار؟ نے جو کالج کے نہایت عمدہ دوستوں میں سے ہیں اخبار پایونیر کو لکھا تھا کہ وہ بھی اس اسکیم کی کامیابی کے واسطے حتی‌الامکان کوشش کرنا چاھتے ہیں - ہم کو بھروسہ ہی کہ جن صاحبوں کو اس تجویز کے ساتھہ دلچسپی ہی وہ سب پروفیسر ٹپنگ کے ساتھہ خط و کتابت کرینگے جنہوں نے جنرل سکرٹری کا کام اپنے ذمہ لیا ہی جیسا کہ نہایت مناسب اور موزوں تھا — اس تجویز کی خاص خوبی ہماری دانست میں یہہ ہی کہ ممبری کے لیئے ایک نہایت قلیل رقم درکار ہی ' اور یہہ مناسب نہوگا کہ ایجنٹ لوگ ایک روپیہ کے وصول ہونے کے بعد زیادہ چندہ کی نسبت اصرار کریں ٭

افسوس ہی کہ ہمارے اسٹاف کا ایک ممبر جس کے متعلق اس اخبار کی ایڈیٹری کا کام ہی غالبا بیماری کی وجہ سے رخصت لیگا - لیکن اگر ہر طرح پر خیریت رہی تو یہہ ارادہ ہی کہ تاجپوشی کے ہفتوں میں دھلی سے اس اخبار کے زاید (اکسٹرا) پرچے نکالے جاویں - چنانچہ چند انتظامات اسی نظر سے کیئے گئے ہیں ' مگر ہم کو افسوس ہی کہ یہہ انتظامات صرف اُردو مضامین کے چھاپنے اور شایع کرنے پر محدود ہیں - خریداران اخبار سے استدعا کی جاتی ہی کہ اگر اُن کا مستقل پتہ کافی نہو تو وہ اس زمانہ میں اپنی ایڈریس سے ہم کو مطلع فرماویں ٭

کالج اور ھز ھائینس نظام

ہم نہایت خوشی سے مندرجہ ذیل پیغامات تاربرقیوں کو چھاپتے ہیں جو محمدن کالج کے آنریری سکرٹری اور ھز ھائینس حضور نظام کے پرسنل سکرٹری کے درمیان گذرے ہیں ٭

بخدمت نواب احمد حسین صاحب سکرٹری پیشی ھز ھائینس نظام حیدرآباد دکن ٭

(پریویٹ — ڈیفرڈ)

کالج کے ٹرسٹی اس خبر کو سنکر اپنے تئیں نہایت خوش نصیب خیال کرتے ہیں کہ ھز ھائینس حضور نظام ۲۵ ماہ حال کو حاضری تناول

pleased to stop for breakfast at Aligarh on the 25th instant. They most respectfully pray to be permitted to present themselves at the platform together with Principal and European Professors, native staff and students of the College to pay their humble respects to His Highness. They further take the liberty of praying that His Highness be pleased graciously to confer upon them the supreme honour of entertaining their beloved Prince to whose munificence and generosity the College chiefly owes its existence. Breakfast will be served in the Refreshment Room at the Aligarh Railway Station.

RRPLY.

FROM Personal Secretary to H. H. the Nizam, Hyderabad.
To Nawab Mohsin-ul-Mulk, Bahadur, Honorary Secretary to the M A -O College, Aligarh.

Submitted to H. H. the Nizam your telegram dated 3rd Dec. As His Highness has already declined military honours offered at British cantonments *en route* as well as public receptions proposed and private entertainments tendered at numerous other Stations, H. H. does not now see his way to making Aligarh an exception to the rule he has adopted for his forthcoming journey Am commanded to thank the trustees, professors and *alumni* of the College and to say that H. H. regrets he has to forego the pleasure of meeting them and of accepting their hospitality at Aligarh Station.

—— :*: ——

GUIDE TO SANITATION IN INDIA.

MYSTERY OF FAMINE & PLAGUE EXPOSED.

(CONTRIBUTED BY DR. U. L. DESAI, M. D.)

—— :**: ——

(Continued from our issue of 20th November, Page 717.)

—— :*: ——

SOIL.

HEALTH DEPENDS UPON THE NATURE AND CONDITION OF THE SOIL, THE INHABITANTS LIVE ON.

THE chemical and physical constitution of the soil, and the configuration of its surface, have an important bearing upon many hygienic questions, especially as regards climate, disease, sites of camps, and houses, villages, towns, water supplies, public parks and burial or cremation grounds.

فرمانے کے لیئے علیگذه میں قیام فرماوینگے - ٹرسٹیان موصوف نہایت ادب کے ساتھه التجا کرتے هیں که اُن کو معه پرنسپل کالج اور یورپین پروفیسروں ، هندوستانی اسٹاف ، اور طالب علموں کے هز هائینس کی خدمت میں آداب بجا لانے کے لیئے حاضر هونے کی اجازت دی جاوے — نیز وہ اس بات کی درخواست کرنے کی جرات کرتے هیں که هز هائینس از راه الطاف خسروانه اُن کو اپنے اُس عزیز سردار کی تواضع کرنے کی عزت بخشینگے جسکی فیاضی اور سخاوت کی بدولت خاصکر یهه کالج قایم هوا هی — بریکفسٹ (حاضری) ریلوے اسٹیشن علیگذه کے ریفرشمنٹ روم میں پیش کی جاویگی •

جواب

از جانب پرسنل سکرٹری هز هائینس نظام - حیدرآباد
بخدمت نواب محسن‌الملک بهادر آنریری سکرٹری ٹرسٹیان ایم اے او کالج علیگذه

میں نے آپ کا پیغام تار برقی مورخه ۳ دسمبر هز هائینس حضور نظام کی خدمت میں پیش کیا — چونکه هز هائینس نے اُس جنگی تعظیم کو جو راسته میں انگریزی چهاونیوں میں دی گئی ، اور نیز پبلک استقبال کو جو تجویز کیا گیا تها اور پرایویٹ دعوتوں کو جو بہت سے دوسرے مقامات پر دی گئیں قبول نہیں فرمایا هی ، اس لیئے هز هائینس اب علیگذه کو اُس قاعده سے مستثنی کرنا جو هز هائینس نے اپنے اگلے سفر کے لیئے قرار دیا هی مناسب تصور نہیں فرماتے — هز هائینس کے ارشاد کے بموجب میں کالج کے ٹرسٹیوں ، پروفیسروں اور طالب علموں کا شکریه ادا کرتا هوں اور یهه عرض کرتا هوں که هز هائینس کو اس بات پر افسوس هی که وہ علیگذه اسٹیشن پر اُن سے ملنے اور اُن کی تواضع قبول کرنے کی خوشی حاصل کرنے سے معذور هیں •

هندوستان کے حفظان صحت کا رهنما

قحط اور وبا کی اصل وجه کا اظہار

(رقمزده ڈاکٹر یو ایل ڈیسائی صاحب — ایم ڈی سند یافته ولایت)

(واسطے سلسله کے دیکھو صفحه ۷۱۷ اخبار مطبوعه ۲۰ نومبر)

زمین

تندرستی کا دار مدار اُس زمین کی نوعیت اور حالت پر هی جس پر باشندے رهتے هیں

زمین کی کیمیائی اور طبعی بناوٹ اور اُس کی سطح کی ظاهری صورت اُمورات حفظ صحت سے خصوصا بلحاظ آب و هوا ، بیماری ، پڑاو کے موقعوں ، مکانات ، دیہات ، قصبات ، پانی کی رسد ، عام سیر گاه ، اور قبرستان یا مرگھٹوں کے بڑا تعلق رکھتی هی •

زمین کی ہوا تمام چٹانوں میں بجز اُن کے جو نہایت سخت ہوتی ہیں پانی کے لیول سے اوپر موجود ہوتی ہی ' اور وہ اُس تمام خلا میں جس میں پانی یا منجمد ذرے نہیں بھری ہوتی ہی ' اور اُسکی مقدار زمین کے مسام دار ہونے اور دوسری حالتوں پر منحصر ہوتی ہی — ڈھیلے ریت میں ۵۰ فی صدی اور مسام دار ریت میں چند حصہ زیادہ ہوا کی مقدار ہوسکتی ہی *

Ground air is present in all rocks except the very hardest, above the ground water level, filling all the space unoccupied by water or solid particles, and its volume depending on the porosity and other conditions of the soil; loose sand may contain 50 p. c. and porous several times its volume of air.

زمین کی ہوا میں رطوبت — حیوانی یا نباتاتی مادہ ' اور بعض اوقات این ایچ ۳ — یا ایچ ۲ — ایس یا سی ایچ ۴ — ہوتا ہی کاربونک ایسڈ بہت زیادہ ہوتا ہی اور جسقدر زمین کی گہرائی ہوتی ہی اُسی قدر وہ زیادہ ہوتا جاتا ہی - نیز وہ زمین کی نوعیت اور مقامی کیمیائی کی شدت تغیرات کی شدت کے مطابق جو اُس میں برابر جاری رہتے ہیں بدلتا رہتا ہی - اکسیجن کی مقدار نسبتاً کم ہوتی ہی ' اور وہ بھی زمین کی گہرائی کے ساتھہ بڑھتی جاتی ہی — ۱۳ فٹ پر ۱۴ فیصدی کاربونک ۲ ' اور ۷ ء ۵ فیصدی اکسیجن اوسط قسم کی زمین میں پائی جاتی ہی - زمین کی ہوا اکثر وجوہات سے ہمیشہ حرکت میں رہتی ہی — منجملہ اُن کے تیز ہوا ' مینھہ کی سرایت — ٹیمپریچر کی تبدیلیاں - برامیٹر کا دباو یا بار — اور زمین کے پانی کا چڑھا و اوتار ہی - کم و بیش تمام چٹانیں سرایت پذیر ہوتی ہیں ' اور اسیوجہ سے ہوا یا پانی اُن کے شگافوں میں ٹھیر سکتا ہی - گرینٹ یا سنگ مرمر کے ایک مکسر گز میں قریباً ادہ سیر پانی اور سینڈ اسٹون میں ۲۵ گیلن پانی اور ریت میں ۵۰ گیلن پانی ہوتا ہی *

Ground air contains moisture, organic matter of animal or vegetable origin, and sometimes N H 3, H 2 S, or C H 4. Corbonic acid is in excess, and increases with the depth. It also varies greatly according to the nature of the soil, and the intensity of the local chemical changes, that are going on in it. Oxygen is in relatively small proportion and increases with the depth. At 13 feet, 14 p. c. of Co 2 and 7. 5. p. c. of oxygen is found in a soil of average quality. Many causes contribute to keep the ground air in constant movement, among them being wind, percolation of rain, variations in temperature, barometric prussure, and rise and fall of ground water. All rocks are more or less permeable and therefore capable of containing air or water in their interstices. A cubic yard of granite or marble holds about a pint of water, sand-stone 25 gallons, and sand 50 gallons.

زمین کے جماداتی اجزا نہایت مختلف طور کے ہیں ' اور اُس کے مادی اجزا حفظ صحت کے اُصول کے بموجب نہایت قابل لحاظ ہوتے ہیں — زمین مردہ حیوانی اور نباتاتی مادہ اور مختلف جانوروں کے فضلہ اور مختلف کارخانوں اور دوکانات کی ناکارہ پیداوار کے باعث سے خاص کر آبادی کے گھنے مرکزوں میں ہمیشہ الودہ ہوتی رہتی ہی — یہہ مادے سڑنے ' شورہ کے پیدا ہونے اور نباتاتی اثر سے ہمیشہ علحدہ ہوتے رہتے ہیں - اس قسم کی صریح مثالوں سے قطع نظر جیسے کہ قبرستان - گھورے - کھتیائے ہوئے کھیت ' اور نالیوں کی آلایش وغیرہ ہی زمین خاصکر انسانوں کے مکانات اور جانوروں کے رہنے کے مقامات کے آس پاس بغیر کسی ارادہ کے ہمیشہ آلودہ ہوتی رہتی ہی - ہر ایک مقام کی مٹی میں جس میں بہت دنوں سے آبادی ہو شورہ عموماً بکثرت پایا جاتا ہی ' اور کاربونک ایسڈ اور دوسرے سادہ مرکبات اُن کے ملنے سے پیدا ہوجاتے ہیں — سڑنے کے زمانہ میں متعفن گیس پیدا ہوتے ہیں ' مگر اُن کی عفونت اُس زمین میں ہوکر جس میں کاربونک ایسڈ موجود ہو گذرنے سے دور ہوجاتی ہی — چونکہ نباتاتی مادے زیادہ تر عرصہ تک قایم رہتے ہیں اس لیئے وہ سڑ جاتے ہیں اور اکسائیڈ اُن میں بہ دیر پیدا ہوتا ہی *

The mineral constituents of soil are of the utmost variety, the organic matters being important from a hygienic point of view. The soil is being constantly polluted by dead animal and vegetable matter, and the excreta of various animal life, and the waste products of several trades and industries, particularly in overcrowded centres of populations. These are constantly being removed by putrefaction, nitrification, and the influence of vegetation. Apart from such obvious examples as burial grounds, dung hills, manured fields, sewage collections, and the like, unintentional pollution of the soil goes on, upon an enormous scale, especially around human dwellings, and the habitations of domestic animals. Nitrates are commonly found in abundance, in the soil of any long inhabited place, and Carbonic acid and other simple compounds are formed concurrently; offensive gases are given off during putrefaction, but are deodorized and oxydized by passing through aerated soil. Vegetable matters being persistent, undergo putrefaction and slow oxidation.

دیہات یا قصبات کے قرب و جوار میں مادي غلاظت کا کثرت سے جمع ہونا ' خطرناک ہوتا ہی ' اور یہہ طریقہ کہ گڑھوں کو یا نشیب کي زمینوں کو کار خانوں کي آلایش ' راکھہ ' مکانات کے کوڑے کرکٹ ' اصطبلوں کے فضلہ بلکہ لید وغیرہ سے بھر دیتے ہیں نہایت ناپسندیدہ ہی — اس قسم کے کھاد کوڑہ کو اگر وہ گڑھوں اور نشیب کي زمینوں میں جمع کیا گیا ہو یعني اُس متي کو جو اس طرح بني ہو اُس وقت تک کہ وہ چھہ برس تک بخوبي ہوا اور مینھہ میں نرہي ہو عمارتي مقاصد کے واسطے کام میں نہیں لانا چاہیئے — اگر بلا روک ٹوک پاني کا نکاس ہو تو اُس کے باعث سے صفائي جلد تر ہوسکیگي *

شوریت دار مادہ فلتر ہونے سے کسقدر اکسائیڈ ہوجاتا ہی اور نایٹریت بنجاتا ہی — زمین کے اوپر کے طبقوں میں ایک یا دو فت کي گہرائي تک بعض مائیکروب (یعني نہایت چھوٹے چھوٹے کیڑوں) کے اثر سے دوسرے طور کي شوریت پیدا ہوتي ہی — اُن کے واسطے اکسیجن اور کھریا یا کھریا دار متي درکار ہوتي ہی — کیلسک سلفت کے باعث سے اُن کي تیزي زیادہ اور جوش دینے یا کسي اینٹي سپٹک کے موجود ہونے سے وہ زائل ہوجاتي ہی *

منجملہ خاص بڑي بیماریوں کے اینتھرکس - تیتي نس - ملیریا - بخار انترک - ہیضہ - پیچش اور پلیگ زمین کي حالتوں سے تعلق رکھتے ہیں - زمین کي رطوبت چیچک جملہ اقسام بخار پتھیسس' ڈپتھیریا ' رکتس' اور گوئیٹر کے پیدا ہونے میں بڑي مدد دیتي ہی *

زمین کے پاني کي لیول کے اوتار چڑھاو ' نباتاني ' حیواني اور کارخانوں کي غلاظتوں کے باعث سے زمین کے آلودہ ہونے ' اور زمین کے ایک خاص ٹیمپریچر کے باعث سے اُن خاص مادوں کي قوت جو زمین کے اندر موجود ہوں اور زیادہ بڑھجاتي ہی *

اگر زمین سے پاني کے نکاس کا انتظام عمدہ ہو تو اُس سے ان تمام حالتوں کي اصلاح ہو جاتي ہی *

بہت سي خاص بیماریوں کي نسبت یہہ خیال کیا جاسکتا ہی کہ اُن کا مسکن زمین میں ہوتا ہی جہاں سے کہ وہ بذریعہ تنفس' یا پاني ' یا انا کیولیشن کے انسان کو منتقل ہوجاتے ہیں *

جو اموات مرض پتھس کي وجہ سے ظہور میں آتي ہیں ' وہ براہ راست زمین کے نیچے کے طبق کي رطوبت اور زمین کے پني کي اونچائي سے تعلق رکھتي ہیں — زمین کي رطوبت تنفس کي بیماریوں ' مرض وجع المفاصل اور نیوز لگیا کے مددگار ہوتے ہیں *

چکني متي اور زمین کي پاني کے لیول کے اُونچا ہونے سے زمین سرد ہوجاتي ہی — مسام دار متي مثل ریت یا کنکر کے جس کے نیچے پاني ہو سب سے زیادہ گرم اور خاصکر نہایت صحت بخش ہوتي ہی *

جو موقع قدرتي طور پر صحت بخش نہو اُس کي اصلاح کرني واجب ہی — اگر وہ مرطوب ہو تو اُس میں پاني کے نکاس کے لیئے

In the neighbourhood of villages or towns, any large collections of organic effluvia are dangerous, and the common practice to fill up hollows, and to alleviate low lying sites by trade refuse, ashes, household refuse, stable refuse, and even excremental refuse, is to be greatly deprecated. Such collections, if made in hollows and low lying sites, such a made soil, should not be utilised for building purposes, unless within 6 years of its free exposure to air and rain. A free outlet for drainage will accelerate the process of purification.

Nitrogenous organic matter is oxidized to some extent by filtration, with formation of Nitrates. In the upper layers of the soil, to a depth of one or two feet, nitrification of a different kind takes place, by the action of certain microbes. They require oxygen, and an alkali or alkaline earth. Calcic Sulphate increases their activity: boiling or the presence of an antiseptic destroys it.

Among the most important specific diseases, Anthrax, Tetanus, Malaria, Enteric Fever, Cholera, Diarrhoea, and Plague, are concerned with telluric conditions. Dampness of soil is favourable to small-pox, all kinds of Fevers, Phthisis, Diphtheria, Rickets, and Goitre.

Rapid rise and fall in ground water level, pollution of the soil, with vegetable, animal and trade impurities, and a certain earth temperature, increase the activity of specific organisms present in the soil.

Efficient drainage of the soil improves all these conditions.

Many specific diseases may be regarded as having their habitat in the soil, whence they are transmitted to man or other animals by exhalation (miasm), by water, or by inoculations.

Phthisis mortality bears a direct relation to dampness of sub-soil, and the height of ground water. Dampness of soil is favourable to all affections of the respiratory system, rheumatism and Neuralgias.

The presence of clay and high ground water level render a soil cold. Porous soils, like sand or gravel, with low ground water, are the warmest and in the main most healthy.

A site not naturally healthy should be improved. If damp, it may be drained, or trenches may be cut around it so as to

intercept the subsoil water, on its way from higher ground. The site itself may be artificially elevated. Trees are desirable for shelter or ornament, but should not be allowed to interfere with light or circulation of air. Rank or superabundant vegetation must be cleared away, but short grass is beneficial.

From the above remarks it will be seen, that the pollution of earth is a serious matter. The earth of a town, particularly if overcrowding exists, gets saturated with all sorts of organic excretions and effluvia from human beings and domestic animals, and as a result of home refuse and trade refuse. Such an earth becomes unfit for human habitation, as years advance, and the older the site of a town the more unhealthy it becomes. Drainage system of any kind, if built without skill and not kept properly clean, does more harm than good, if the people who use it are ignorant, and abuse the house connections. Leakage from drains is a most dangerous method of polluting the earth. For Indian towns and villages, dry scavenging is the best. There should be wheeled boxes, lined with tin, in every street, for household refuse, and these should be removed by oxen every day, and cleaned in fields especially allotted for the purpose, thus securing the double object of cleaning and manuring. Numerous contrivances could be made by bricks and mortar, or tin lining, with a view to guard against pollution of earth by not allowing excretions of any kind to fall on it.

BUILDINGS.

The materials commonly used in India for building purposes are bricks, mud, mortar and cement. Brick and mud walls are pervious and the air passing through them in either direction is filtered, and the wall becomes charged with organic, impurities.

The exclusion of damp and impure ground-air, by means impervious basements, is necessary in inhabited houses, and this could be done by covering the basement in every part with a layer of concrete six inches thick. Any impervious material of the full thickness of the wall, above the highest point at which the wall is in contact with the earth, will prevent damp from rising in the walls by capillary attraction. The walls se-

نالیاں بنائي جاسکتي هیں ' یا اُس کے گرد خندق کھودي جاسکتي هی ' تاکه وہ نیچے کے پاني کو زیادہ تر اُونچي زمین سے آتے وقت راستہ میں روک لیں - اور یهه مقام مصنوعي طور پر بلند کیا جا سکتا هی — گو درخت سایه یا آرایش کے لیئے پسندیدہ هیں ' لیکن روشني یا هوا کي آمد و رفت میں وہ مزاحم نہیں هونے چاهیئیں — خود رو یا فضول درختوں کو صاف کرنا چاهیئے - لیکن چھوٹي گھاس مفید هوتي هی •

تحریر صدر سے واضح هوگا که زمین کا بگڑ جانا ایک نازک معامله هی — ایک قصبه کي زمین خاصکر اُس حالت میں که اُس میں آبادي حد مناسب سے زیادہ هو هر قسم کے مادي فضله اور غلاظت سے جو انسانوں اور پالتو حیوانوں سے خارج هوتي هی اور گھر کے اور دوکانات کے کوڑا کرکٹ سے مرطوب هوجاتي هی - اس قسم کي زمین جوں جوں زیادہ برس گذرتے جاتے هیں انسان کي سکونت کے ناقابل هوجاتي هی' اور جس قدر پوراني کسي قصبه کي زمین هوتي هی اُسي قدر زیادہ وہ غیر صحت بخش هوجاتي هی — پاني کے نکاس کے کسي انتظام سے اگر وہ هوشیاري کے ساتھہ نه کیا جاوے اور مناسب طور سے صاف نرکھا جاوے — تو درحالیکه جو شخص اُس سے فایدہ اُٹھاویں وہ ناواقف هوں اور جو چیزیں مکان سے تعلق رکھتي هوں اُن کو بے جا طور پر کام میں لاویں اُس سے به نسبت فائدہ کے نقصان زیادہ تر پهونچتا هی — نالیوں سے پاني کا ٹپکنا زمین کے آلودہ کرنے کا نہایت خطرناک طریقه هی هندوستان کے قصبات اور دیہات کے لیئے خشک صفائي سب سے زیادہ مفید هی — هر ایک محله میں گھروں کے کوڑے کرکٹ کے لیئے پهیه دار صندوق جن کے اندر ٹین مڈھي هو هونے چاهیئیں اور بیل هر روز اُن کو اُٹھاکر لے جایا کریں اور وہ اُن کھیتوں میں صاف کیئے جاویں جو خاص اس مقصد کے لیئے تجویز کیئے گئے هوں — اور اس طرح پر صفائي اور زمین میں کھاد ڈالنے کے دونوں مقصد حاصل هوجاوینگے - اینٹ اور گچھه کے ذریعه سے یا ٹین سے منڈھکر بہت سي ترکیبیں کي جاسکتي هیں تاکه کسي قسم کي غلاظت زمین پر نه گرنے پاوے اور وہ آلودگي سے محفوظ رهے •

مکانات

جو چیزیں هندوستان میں عمارت بنانے کے لیئے عموما کام میں لائي جاتي هیں وہ اینٹ ' یا تکار ' گچھه اور سیمنٹ هیں •

اینٹ اور مٹي کي دیواریں مسام دار هوتي هیں ' اور جو هوا اُن میں هوکر کسي طرف کو گذرتي هی وہ فلٹر هوجاتي هی اور دیوار میں مادي غلاظت بهر جاتي هی — ٹھوس اور پخته بنیادوں کے ذریعه سے مرطوب اور غلیظ هوا کا خارج کرنا مکانات مسکونه میں ضروري هی ' اور اس کي ترکیب یهه هی که بنیاد کا هر ایک حصه کانکریٹ کي چھه انچ موٹي ایک ته کا پلاستر کر دیا جاوے - اگر کوئي ٹھوس مصالحه دیوار کي پوري چوڑائي میں اُس مقام سے اوپر جهاں که دیوار زمین سے ملتي هو لگا هو تو وہ رطوبت کو بذریعه کیپلري کشش کے دیواروں کے اندر چڑھنے

parating one house from another should be carried up, to or above the roof in every part, to prevent communication, beneath the roof, including danger in case of fire or infectious disease, in one of the houses.

The roof itself affords very little protection from the extremes of temperature, and the rooms immediately beneath it, if intended for occupation, should have a ceiling over them.

The size of the rooms depends upon the convenience and purpose for which it is made. In every inhabited room, a window opening top and bottom is essential, and a due northern or sunless aspect is to be avoided.

For the sake of securing a share of sunlight in every room, it is preferable that rows of houses should run north and south, and that square buildings should have angles in those directions.

Every house should have both in front and rear an open space at least equal in length to the height of the buildings, so as to allow sufficient light and ventilation for the rooms, on the lowest floor. The arrangement of houses in small closed squares, is objectionable, since the air cannot circulate freely. Back to back houses are unhealthy being dark and ill-ventilated.

(*To be continued*)

ANJUMAN-I-TEHZIBUL ATFAL.

To

THE EDITOR OF THE *Aligarh Institute Gazette*.

The members of "Anjuman-i-Tahzibul-Atfal" met on the 12th November 1902 at a historical place called Jawahir Ali Khan's Imambara. The meeting was attended by a large number of school boys, with their worthy Principal, Mr. R. N. Dey, M. A., *Raises* and *Amlas* of Kachehries, to express their hearty joy on the safe return of Mr. J. W. Hose, C. S. Deputy Commissioner of Fyzabad from England.

Moulvi Syed Muhammed Husain Mujtahid, Fyzabad, was unanimously voted to the Chair. Speeches were delivered by Qazi Khairuddin Husain Khan, Excise Inspector, Hakeem Syed Abu Ibrahim, Agent, Wasika Department and several boys. Prayers were also offered for the long life of their Most Exalted Majesties. Then the Secretary on behalf of the members of

سے روکیگا — جو دیواریں ایک مکان کو دوسرے مکان سے جدا کرتی ہوں اُنکے ہر ایک حصہ کو چھت تک یا اُس سے اوپر لے جانا چاہیئے تاکہ چھت کے نیچے کسی قسم کا اتصال نرہے اور ایک مکان میں آگ لگنے یا متعدی بیماری پیدا ہونے کی حالت میں دوسرے مکان میں اُس کے پھیلنے کا اندیشہ نرہے ●

خاص چھت کے ذریعہ سے گرمی و سردی کی شدت سے بہت کم پناہ ملتی ہی — اور جو کمرے عین اُس کے نیچے ہوں (بشرطیکہ وہ سکونت کے واسطے ہوں) اُن میں چھت گیری کا لگانا مناسب ہی ●

کمروں کا عرض طول اُس آسایش اور غرض پر منحصر ہی جس کے لیئے وہ تعمیر کیئے جاویں — ہر ایک مسکونہ کمرہ میں ایک ایسی کھڑکی کا ہونا جو اوپر نیچے کھلتی ہو ضروری ہی ' اور ٹھیک شمال کی طرف یا اس طرح پر کہ دھوپ نہ آسکے مکان کا رخ نہیں ہونا چاہیئے ●

اس غرض سے کہ ہر ایک کمرہ میں روشنی کا حصہ اُس میں پہونچ سکے یہہ امر پسندیدہ ہی کہ مکانات کی قطاریں شمال اور جنوب کی طرف ہوں اور مربع مکانات کے گوشے اُن سمتوں میں واقع ہوں ●

ہر ایک مکان کے آگے اور پیچھے دونوں طرف ایک کھلا ہوا میدان ہونا چاہیئے جو لمبائی میں کم سے کم مکانات کی بلندی کے برابر ہو ' تاکہ جو کمرے سب سے نیچے کی منزل پر واقع ہوں اُن میں کافی روشنی اور ہوا پہونچ سکے چھوٹے چھوٹے صحنوں میں جو چاروں طرف سے گھرے ہوں مکانات کی ترتیب ہونا قابل اعتراض ہی ' کیونکہ ہوا بخوبی اُن میں چکر نہیں لگا سکتی - ہی جو مکانات دوسرے مکانات کی پشت پر بنے ہوں وہ غیر صحت بخش ہوتے ہیں کیونکہ وہ تاریک اور کم ہوا دار ہوتے ہیں ●

(باقی آیندہ)

انجمن تہذیب الاطفال

بخدمت صاحب ایڈیٹر علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ

انجمن تہذیب الاطفال ' کے ممبر ۱۲ نومبر سنہ ۱۹۰۲ع کو ایک پرانے مشہور و معروف مقام میں جو جواہر علی خاں کے امام بازہ کے نام سے معروف ہی جمع ہوئے - اس جلسہ میں بہت سے طالب علم معہ اپنے لایق پرنسپل مسٹر آر ایم اے ڈی - ایم اے - اور روسا اور اہل عملہ کے اس بات پر اپنی دلی خوشی ظاہر کرنے کے لیئے کہ مسٹر جے ڈبلیو ہوز سول سروس ڈپٹی کمشنر فیض آباد بخیروعافیت انگلستان سے واپس تشریف لے آئے شریک ہوئے ●

مولوی سید محمد حسین صاحب مجتہد رئیس فیض آباد بالاتفاق جلسہ کے صدر انجمن منتخب کیئے گئے - قاضی خیرالدین حسین خاں انسپکٹر آبکاری ' حکیم سید ابو ابراہیم ایجنٹ وثیقہ ڈپارٹمنٹ اور چند طالبعلموں نے اسپیچیں کیں - نیز حضور ملک معظم و ملکہ معظمہ کی سلامتی اور ترقی عمر و دولت کے واسطے دعائیں مانگی گئیں - اس کے

بعد سکرٹري نے ممبران انجمن کي طرف سے گفتگو کي — مسلمانوں کے مذهبي کتب میں مسلمانوں کو خداوند تعالی اور اُس کے رسول اور اُن شخصوں کے جو اُن پر حکمراں هوں " اُن کي اطاعت و فرمانبرداري کرنے کي سخت هدایت کي گئي هی — سکرٹري نے اپني اسپیچ کے ضمن میں قرآن مجید اور دوسري مذهبي کتابوں سے اس قسم کي بهت سي مثالوں کا حواله دیا - مثلاً اُنهوں نے ایک مشهور قصه بیان کیا جس کا مضمون یهه هی که " ایک مرتبه اتفاقاً حضرت موسی بادشاه وقت کے آگے چلے جاتے تهے اور خدا تعالی نے اُن کو بادشاه ملک کي تعظیم کرنے کا حکم دیا اور آگے چلنے سے منع فرمایا " - پس جس حالت میں که پیغمبروں کو حکام کي اطاعت اور تعظیم کرنے کي هدایت کي گئي هی تو هم پر اُن کي (یعني حاکموں کے) اطاعت و تعظیم کرنا دو چند فرض هی " — اُنهوں نے یهه بهي کها که " میں بڑے فخر کے ساتهه یهه بیان کرتا هوں که هم گورنمنت انگریزي کو اُسي تعظیم و تکریم کي نگاه سے دیکهتے هیں جس کا خدا تعالی اور اُس کے پیغمبر نے دیا هی ' اور یهه تعظیم کچهه کسي خوف یا جبر کي وجه سے نهیں هی بلکه طبع زاد هی اور باهمي محبت پر مبني هی - یهه عقیده مسٹر هوز کے منصفانه اور قابلانه انتظام کي وجه سے جن کي دانشمندي ' عمده راے ' دور اندیشي اور وبائي امراض کے انسداد کي تدبیروں کي ذریعه سے یهه ضلع اب تک هیضه اور هولناک مرض طاعون کے دوره سے محفوظ رها هی همارے دلوں مضبوط جڑ پکڑ گیا هی " *

جلسه کے برخاست هونے سے پهلے مولوي سید ابو محمد نے حضور ملک معظم اور ملکه معظمه کے واسطے تین چیرز اور مسٹر جے ڈبلیو هوز اسکوائرکے واسطے تین چیز کي تحریک کي *

اس کے بعد اهل جلسه کي تفریح طبع کے واسطے آتشبازي چهوڑي گئي اور اُس سے وه بهت محظوظ هوئے *

فیض آباد — سید محمد نصیر
۲۴ نومبر سنه ۱۹۰۲ ع — سکرٹري

the "Anjuman" spoke. The religious book of the Muhammadans enjoins on them strictly to obey God, His Prophet and those who rule over them. In the course of his speech he quoted many similar instances from the holy Quran and other religious books as well; for instance, he cited a notable parable which runs thus,—"Once upon a time Moses, the prophet, happened to walk before the then King and was commanded by God to respect him (*viz.* the ruler of the country)and forbidden to walk ahead." "When prophet has been enjoined to obey and respect the rulers then we are doubly bound to obey them (rulers)." He further said that he was proud to say "we look upon the British Government with as much respect as ordered by God, and His prophet, and this respect is not through any fear or compulsion but voluntary and based on mutul affection. The above belief has been more firmly rooted in our hearts by the just and able administration of Mr. J. W. Hose, C. S., through whose sagacity, soundness of judgment, foresight and precaution against epidemic diseases, the district has hitherto been safe from the casual visits of cholera and the dreadful bubonic plague."

Before the meeting could be dissolved Moulvi Syed Abu Muhammad proposed three cheers for the King Emperor and three cheers for Mr. J. W. Hose.

Afterwards the party was entertained at fireworks which pleased them much.

Fyzabad, — SYED MUHAMMAD NASIR,
14th November, 1902. — *Secretary.*

سجل جمعیۃ ام القری

یعني

روئداد انجمن مکه معظمه

تیسرا اجلاس

یوم پنجشنبه ۱۸ ذیقعده سنه ۱۳۱۶ هجري

مقام مکه معظمه

عالم نجدي نے اس کے جواب میں کها که " چین کي سیاسي حالتیں دیگر ممالک کي سیاسي حالتوں سے بهت کچهه مختلف هیں - چین میں ایسے بادشاه اور جابر حکام نهیں هیں جیسے که دیگر ممالک میں هیں — پس اس لیئے چین میں حکماء هر قسم کے خطرات سے محفوظ اور مطمئن هیں — اس کے علاوه چین میں اس وقت تک اسلام اپني پراني حالت پر باقي هی نه اُس میں تفنن پیدا هوا هی اور نه اُس میں سختیاں اور دشواریاں اضافه کي گئي هیں — مگر تاهم اس عام اختلال کے دائره سے وه بهي خارج نهیں هی - اب هم اس مرض کے اصلي سبب کي نسبت بحث کرتے هیں - واضح هو که قوم کے علما یا حکام کے موجوده حالات اس عام اختلال کے مستقل سبب نهیں قرار دیئے جاسکتے " *

اس کے بعد انهوں نے کها که " میں خیال یا گمان نهیں کرتا بلکه میں یقین کرتا هوں که اس عام اختلال کا سبب جو تمام اسلامي گروهوں پر طاري هی خود یهي موجوده مذهب هی - اس سے بڑهکر اور کیا دلیل هوسکتي هی که ان میں باهم تلازم هی — یهه بات اسقدر بدیهي اور ظاهر هی جس میں شدت ظهور کي وجه سے خفا پیدا هوگیا هی — پس ان

مباحث اور تقریروں کے بعد جو گذشتہ اجلاسوں میں هوچکي هیں اور جن میں محقق مدني کي تقریر بالخصوص نہایت مفصل اور مدلل هی اس امر کے تسلیم کرنے میں کوئي شک باقي رہ سکتا هی کہ همارا موجودہ مذهب همارے اقرار اور اقوال کے اعتبار سے نہیں بلکہ همارے تدین اور اعمال کے اعتبار سے هرگز وہ مذهب نہیں هی جس کي بدولت همارے اسلاف نے صدیوں تک دنیا پر حکومت کي هی — بلکہ اُس میں رفتہ رفتہ ایسے تغیرات پیدا هوگئے هیں جنہوں نے اُس کے نظام کو مختل کردیا هی *

اور وہ یہہ هی کہ اسلاف کے بعد ان کے اخلاف نے مذهب کے بہت سے احکام کي تعمیل کرنا ترک کردیا تھا مثلاً مذهب کي حمایت کے لیئے علم اور دولت کا مہیا کرنا ' نیکي کا حکم دینا ' بدي سے روکنا ' حدود کا قایم کرنا ' زکاۃ کا دینا وغیرہ جس کي توضیح میرے اکثر دوست کرچکے هیں — اور متاخرین نے بہت سي بدعتیں اور خرافات اسپر اضافہ کیں جنکو اسلام سے کوئي تعلق نہیں هی — مثلاً عبادت قبور ' علم غیب اور قضا و قدر میں تصرف کے دعووں کو تسلیم کرنا *

اس قسم کي حالتیں جو مذهب اسلام پر طاري هوئي هیں خواہ وہ تغیرات هیں اور خواہ متروکات یا اضافات هیں مگر زیادہ تر اصول مذهب سے تعلق رکھتي هیں اور بعض کو مذهب کے اصل اصول یعني توحید کے ساتھہ تعلق هی - یہہ باتیں ایسي هیں جو اس عام اختلال کا سبب قرار دي جاسکتي هیں — خداوند تعالی نے فرمایا هی " ان اللہ لایغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسهم " (مرحوی) *

ایک معترض کہہ سکتا هی کہ اگر یہہ امر تسلیم بهي کرلیا جاوے کہ مذهب میں بہ نسبت حالت سابقہ کے تغیر واقع هوا هی تو اس تغیر کي تاثیر اُس عام اختلال میں کیا هوسکتي هی جو دنیوي زندگي سے تعلق رکھتا هی — هم دنیا کي اکثر زندہ قوموں کي حالت جن کي ترقي اور برتري پر همکو رشک آتا هی اپني آنکھوں سے دیکھہ رهے هیں - ان کے مذهبي اصول و فروع میں بہت کچھہ تغیر تبدل واقع هوا هی مگر اس تغیر تبدل سے ان پر وہ عام اختلال طاري نہیں هوا هی جو بد قسمتي سے مسلمانوں پر طاري هی - بلکہ ان قوموں کے اکثر حکماء کا خیال یہہ هی کہ ان کي ترقي کا آغاز اُسي وقت سے هوا هی جب کہ انہوں نے مذهبي امور کو دنیوي امور سے بالکل علحدہ کردیا هی — اور مذهب کو ایک ایسي چیز تسلیم کیا هی جس کو صرف نفس سے تعلق هی اور زندگي کے حالات اور معاملات سے جو قوانین فطرت کے مطابق جاري هیں اُس کو کسي قسم کا کوئي تعلق نہیں *

جواب اِس اعتراض کا یہہ هی کہ جسطرح هرایک اِنسان اِس امر کا خواستگار هی کہ اُس کو اپنے تمام اخلاق و آداب اور اعمال و افعال میں ایک ایسے قانون کا اتباع کرنا چاهیئے جو اُس سوسائیٹي کے قانون سے جس کا وہ رکن هی مطابق هو اگرچہ یہہ مطابقت صرف اصولاً هو — کیونکہ اگر ایسا نہوگا تو وہ ایک محض بے اُصول شخص سمجھا جائیگا سوسائیٹي کے ممبر اُس سے نفرت کرینگے اور وہ همیشہ تکلیف اور مصیبت میں رهیگا اور حقارت کي نظر سے دیکھا جائیگا - اسي طرح هرایک قوم اپنے درمیان ایک ایسا عام قانون جاري کرنے کے لیئے مجبور هی جو ان قوموں کے قوانین سے فی الجملہ موافقت اور مناسبت رکھتا هو جن سے اُس کو همسایگي یا تجارتي تعلق یا پولیٹکل ارتباط هو— کیونکہ اگر ایسا نہوگا تو وہ قوم وحشي اور اکھڑ سمجھي جائیگي اور دیگر قومیں اُس سے نفرت کرینگي اور وہ همیشہ تکلیف اور مصیبت میں رهیگي اور حقارت کي نظر سے دیکھي جائینگي *

اِس کي وجہ یہہ هی کہ انسان کا طبعي قانون سراسر وحشیانہ هی جس میں کسي قسم کي بھلائي اور نیکي نہیں هی— کیونکہ اُسکي بنیاد زندگي کي کشمکش ' حفظ نوع ' زیادہ سہل پر مزاحمت کرنے ' قوت پر بهروسہ کرنے ' حب جاہ ' حب ریاست ' دولت جمع کرنے کي حرص ' وقت اور موقع کي مطابقت اور ایک حالت پر قایم نرهنے پر هی— اور یہہ تمام باتیں اصول شر اور موجبات ضرر هیں — ان میں صرف وهي مقدس قانون اعتدال پیدا کرسکتا هی جو انسان کي فطرت میں ودیعت کیا گیا هی اور وہ فطري الهام کے ذریعہ سے ایک زبردست قوت کا یقین کرنا هی جس نے نفس انساني میں راست روي کا الہام کیا هی *

اس میں شک نہیں کہ انسان کي اس دیني فطرت کو اُس کي زندگي کے حالات اور معاملات سے بہت بڑا تعلق اور ارتباط هی — کیونکہ یہہ ایک نہایت زبردست اور اعلی درجہ کا محافظ اور نگران هی جو انسان کے تمام طبعي قوانین میں جو نقصان رساں هیں اعتدال پیدا کرتا اور زندگي کي تلخیوں اور رنج و الم کو جن سے کوئي فرد بشر محفوظ و مامون نہیں رهسکتا هلکا کرتا هی— کیونکہ وہ هر ایک ایمان والے کو حشر و نشر اور جزا و سزا کا اُمیدوار بناتا هی *

جبکہ تمام مذهبوں اور ملتوں کي حالت کو بنظر غائر مطالعہ کیا جاتا هی اور تاریخي طور پر تحقیق و تدقیق کي جاتي هی تو معلوم هوتا هی کہ تمام مذاهب کي اصل در حقیقت صحیح اور آسماني هی جس میں کسي قسم کي کجي اور گمراهي نہیں هی — اور نیز معلوم هوتا هی کہ هر ایک مذهب ابتداء اپنے پیرووں کو ترتیب و انتظام کي طرف رهنمائي کرنے والا اور ان کے دلوں میں نشاط اور اُمنگ کي روح پھونکنے والا اور بلحاظ دنیوي زندگي کے ان کو ترقي اور برتري کي معراج پر پہونچانے والا هوتا هی — مگر رفتہ رفتہ اُس میں تغیر تبدل ' کمي بیشي اور تحریف و تاویل کیجاتي هی جن کي اصل شرک اور تشدد فی الدین هی- اور وہ درجہ بدرجہ قوم کو تنزل اور انحطاط کے قعر مذلت میں گراتا جاتا هی حتی کہ وہ قوم اپني پہلي حالت کي نسبت بھي زیادہ تر جاهل اور وحشي هوجاتي هی اور آخر کار یا تو اُسکا نام و نشان صفحہ هستي سے مٹجاتا هی اور اُس کے باقي افراد دوسري قوموں کے ساتھہ مل جاتے هیں اور یا خداوند تعالی اپني عنایت اور مهرباني سے اُس قوم میں کوئي رسول بھیجتا هی جو اُس کے دین کي تجدید کرتا هی یا کوئي نبي یا حکیم مبعوث فرماتا هی جو ان مذهبي اصول و فروع کي اصلاح کرتا هی جو فاسد هوگئے هیں— چنانچہ گذشتہ قومیں مثلاً عاد ' ثمود ' سریان '

اسرائیل ' کنعان اور بني اسمعیل میں ایسا هي هوا — خداوند تعالی نے فرمایا هی " وما کان اللہ لیضل قوما بعد إذ هداهم حتی یبین لہم ما یتقون " •

غور کرنے سے صاف معلوم هوتا هی کہ شرک اور تشدد فی الدین دونوں چیزیں انسان کے لیئے طبعي امر هیں جن کي طرف وہ بذریعہ نفساني خواهشوں اور شیطاني وسوسوں کے راغب هوتا هی — کیونکہ نفس انساني بہ نسبت ایسے معبود کے جو محض عقلي اور آنکھوں سے اوجھل هو ایسي چیز کي عبادت کي طرف زیادہ تر راغب هوتا هی جو آنکھوں کے سامنے موجود هو اور نیز مذهبي تشدد کي طرف اُسکو فطري طور پر رغبت هی اور شیطان تحریف اور تاویل کے ذریعہ سے اُسکو گمراہ کرتا هی حتی کہ وہ مذهب کو فاسد کردیتا هی - (مرحي) •

اگر ان اخیر صدیوں میں اسلام کي حالت پر نظر کي جاوے تو معلوم هوتا هی کہ اُس میں بھي وهي خرابي پیش آئی جو اس سے پیشتر مذاهب میں پیش آچکي هی جن کے واقعات خدا وند تعالی نے قرآن مجید میں بیان فرمائے هیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے هم کو اُس خرابي میں مبتلا هونے سے ترایا تھا اور اُس سے بچنے کي تدبیر ارشاد فرمائي تھي •

اس سے میري مراد وہ تحریف و تاویل هی جو اسلام کے بعض اصول اور اکثر فروع میں کي گئي هی اور اُس میں تشدد هوگیا اور اُس میں شرک خفي و جلي داخل هوگیا هی - ان وجوہ سے اسلام میں تجدید کي ضرورت داعي هوئي هی تاکہ هدایت اور گمراهي صاف صاف ظاهر هوجاوے — میرے نزدیک یہہ حالت اس اختلال کا سب سے بڑا سبب هی جس کي نسبت بحث هورهي هی — خداوند تعالی نے فرمایا هی " من اعرض عن ذکري فان لہ معیشة ضنکا " •

حضرات حاضرین ! میں اپنا مافي الضمیر مجمل طور پر اپکي خدمت میں عرض کرچکا هوں اور میں خیال کرتا هوں کہ ایسے متبحر علماء اور فضلا کے روبرو توضیح اور تفصیل کي ضرورت نہیں هی •

صاحب صدرانجمن نے فرمایا کہ میں خیال کرتا هوں کہ اس مرض کے اعراض و اسباب اور اُسکے مائکروب اور اُس کے علاج اور طریقہ استعمال کي نسبت کافي بحث هوچکی هی — هم نے پہلے اجلاس میں قرار دیا تھا کہ هم اس مسئلہ کي نسبت بحث کرینگے کہ اسلام کیا هی اور اُس کے نتایج کیا کیا هیں - یہہ مسئلہ بھي پروگرام میں درج هی جس میں مسائل قابل بحث کي تفصیل کي گئي هی — میرے نزدیک همارے دوست عالم نجدي کي تقریر بحث کو اس طرف منتقل کرنے کے لیئے نہایت موزوں هی خاصکر جبکہ وہ براہ مہرباني آیندہ اجلاس میں اپنے پاکیزہ خیالات کو مزید توضیح اور تشریح کے ساتھہ بیان فرماویں - کیونکہ مذاهب کے اصول اور فطرت کے قوانین اور مذهبي تغیر و تبدل اور تحریف و تاویل کے مسائل اس قدر مهتم بالشان هیں جنکي تحقیق اور تدقیق میں اطناب اور تفصیل کي ضرورت هی — لہذا هم اپنے دوست سے اُمید کرتے هیں کہ وہ کل کے اجلاس میں کسیقدر تفصیل کے ساتھہ گفتگو کرینگے - کیونکہ اب اجلاس کے برخاست هونے کا وقت آگیا هی •

چوتھا اجلاس

(مقام مکہ معظمہ ۲۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۶ هجري)

مقام اجلاس میں وقت پر تمام ممبران جلسہ جمع هوگئے - اول گذشتہ اجلاس کي روئداد پڑھي گئي — اس کے بعد صاحب صدرانجمن نے بحث شروع کرنے کي اجازت دي •

عالم نجدي نے حسب ایماے صدر انجمن اپني تقریر کو جو پچھلے اجلاس میں بالاجمال کي گئي تھي زیادہ توضیح اور تفصیل کے ساتھہ بیان کرنا شروع کیا اور فرمایا :—

حضرات حاضرین ! میں آپ سے معافي چاهتا هوں کہ میں اپني نامربوط تقریر کے آغاز میں چند مقدمات اور تعریفات بطور تمهید عرض کرکے جن سے آپ میري نسبت زیادہ تر واقف هیں اور جو آپ کے وسیع اور عمیق علم کے نزدیک مرتبہ بدیهیات میں هیں آپ کي سامعہ خراشي کروں - کیونکہ هرایک مقرر کو خیالات کا تسلسل اور قیاس کي ترتیب قایم رکھنے کے لیئے اس کي ضرورت هوتي هی •

ایک ایسي زبردست قوت کا شعور جو کائنات میں منتظم اصول اور مطرد قوانین کے مطابق تصرف کرتي هی نوع انسان میں ایک فطري امر هی — عوام الناس اس زبردست قوت کو لفظ " طبیعة " سے تعبیر کرتے هیں - مگر جو لوگ سیدھے رستہ پر چلنے والے هیں ان کو اس امر کیطرف هدایت کي گئي هی کہ یہہ قوت ایک ذات مستجمع الصفات کے تحت و تصرف میں هی جسکو لفظ " اللہ " سے تعبیر کیا جاتا هی - یہہ شعور نفس کي قوت اور اُس کے ضعف کے اعتبار سے قوي یا ضعیف هوتا هی — اور لوگ اس قوت کي ماهیت کے سمجھنے اور بیان کرنے میں مختلف هیں — یہہ اختلاف ان کے ادراکات کے اختلاف یا تربیت کے اختلاف سے پیدا هوتا هی - اور یہي هدایت یا گمراهي کا موجب هوتا هی - مگر گمراهي کا پلہ بھاري هی — کیونکہ انساني عقول خواہ وہ کتني هي وسیع اور قوي هوں لیکن تاهم وہ ازلیة اور ابدیت اور لا مثال اور لا زماں اور لا مکان کے گراں سنگ پہاڑوں کا تحمل نہیں کرسکتیں — ان امور کا علم بوجہ سختیت دشوار اور دقیق هونے کے " علم ما و راے عقل " کہلاتا هی — اس لیئے گمراهوں کي نسبت یہہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ هدایت پانے والوں کي نسبت بلحاظ عقل کے ادنی درجہ میں هیں - بلکہ ان میں سے اکثر اشخاص گذشتہ اور موجودہ زمانہ میں هدایت پانے والوں کي نسبت بدرجہا زیادہ عقیل و فہیم هوئے هیں - لیکن تصور کي صعوبت نے ان کو اوهام کے نا پیدا کنار سمندروں اور گمراهي کي تاریکیوں میں مبتلا کودیا - مگر خداوند تعالی کي مہرباني اُس کے بعض بندوں کے لیئے مقدر تھي اور نیز اُس نے دوسروں پر حجت قایم کرني چاهي اس لیئے اُس نے بعض ایسے اکمل افراد پیدا کیئے جو اس قوت کي ماهیت کے سمجھنے اور بیان کرنے میں عام افراد کي نسبت بمراتب ممتاز تھے — اُنھوں نے مخلوق کو هدایت کي - یہہ لوگ انبیاء

عليهم‌السلام هيں— بعض انبياء كرام نے اپنے گرد و پيش كے لوگوں كے ليئے شريعت قايم كي اور معجزات اور خوق‌عادات سے ثابت كيا كه وه رسول هيں ان كے مخاطب اُن كا اتباع كرنے كے ليئے مكلف هيں - بعض لوگ ان پر ايمان لائے اور ان كي رسالت كي گواهي دي اور اُن كي هدايتوں كي پيروي كي - ايسے لوگوں كو انهوں نے اوهام اور گمراهي كي تاريكيوں سے هدايت كي روشني ميں پهونچايا — يهه لوگ مومنين كهلاتے هيں — يهه پهلا مقدمه هي (مرحي) *

منجمله ايمان والوں كے همارا مسلمانوں كا گروه هي - هم يقين كرتے هيں كه محمد بن عبدالله الهاشمي القرشي العربي بلحاظ حكمت اور فضيلت كے سب سے اعلى مرتبه ركهتے تهے- هم تصديق كرتے هيں كه آپ خدا كے رسول تهے جو تمام كافه انام كي هدايت اور ملة ابراهيمي كي تجديد كرنے اور خداے وحده لا شريك كي عبادت كي طرف دعوت كرنے اور ان اوامر اور نواهي كي تلقين كرنے كي غرض سے مبعوث هوئے تهے جو دنيوي ترقي اور بهبودي اور اخروي صلاح و فلاح كے كفيل هيں *

جو قواعد همارے مذهب كے اصل اصول هيں منجمله ان كے ايک يهه هي كه همكو اس امر كا اعتقاد ركهنا چاهيئے كه محمد صلى الله عليه و سلم نے خدا كي رسالت اُس كے بندوں كو پهونچائي - اوامر اور نواهي ميں سے كوئي بات باقي نهيں ركهي اور نه كسي چيز كو پوشيده ركها اور اپني رسالت كے فرض كو بطور شارع هونے كے پوري طرح ادا كيا اور مذهب كي تكميل كي *

منجمله همارے مذهبي اهم قواعد كے ايک يهه هي كه جو كچهه همكو آنحضرت صلى الله عليه و سلم نے مذهبي احكام هم تک پهونچائے ان ميں كوئي چيز بڑهانا يا كم كرنا يا اپني عقل سے ان ميں تصرف كرنا همارے ليئے قطعي حرام هي - بلكه هم كو صرف اُنهيں اُمور كا اتباع كرنا واجب هي جن كي بابت قرآن مجيد كي محكم آيات ميں تصريح آئي هي يا جو كچهه آنحضرت صلى الله عليه و سلم نے فرمايا يا كيا يا جائز ركها هي يا جن امور پر صحابه كرام نے اجماع كيا هي — يهه تمام امور همارے ليئے واجب‌الاتباع هيں خواه ان كي حكمت همكو معلوم هوسكتي هو يا نه هوسكتي هو — همارے ليئے يهه بهي ضروري هي كه هم قرآن مجيد كي آيات متشابهات كو خدا كے علم پر تفويض كريں اور يهه كهيں " آمنا به كل من عند ربنا " " ما يعلم تاويله الا الله " *

همارے مذهبي قواعد ميں سے ايک يهه بهي هي كه هم باقي دنيوي معاملات ميں اپنے اختيار سے جس طرح چاهيں تصرف كرسكتے هيں بشرطيكه هم ان عام قواعد كي رعايت كريں جو همارے ليئے لازمي يا مستحب قرار ديئے گئے هيں اور مقتضاے حكمت اور فضيلت كے مطابق هيں مثلاً اپني ذات يا كسي دوسرے شخص كو نقصان نه پهونچانا ' كمزور پر مهرباني كرنا ' مفيد علم و عمل كے ليئے كوشش كرنا ' امور ميں اعتدال قايم ركهنا ' معاملات ميں انصاف كرنا اور اپنے تمام وعدوں كو پورا كرنا وغيره وغيره جو عام طور پر عمده اور شريفانه اصول تسليم كيئے جاتے هيں — يهه دوسرا مقدمه هي *

ان دونوں مقدموں سے بعض نهايت اهم مسائل مستنبط هوتے هيں جنكي نسبت جداگانه اور كسيقدر تفصيل كے ساتهه بحث كرنا مناسب معلوم هوتا هي - منجمله ان كے ايک مسئله يهه هي كه خالق كے وجود پر ايمان لانا انسان كے ليئے ايک فطري امر هي جيساكه پيشتر گذر چكا هي— صرف اس مقصد كے ليئے ان كو پيغمبروں اور رسولوں كي ضرورت نهيں هي - بلكه خدا كي توحيد اور تفريد اور اُس كي تنزيهه و تقديس كي طرف رهنمائي كرنے كے ليئے ان كي ضرورت هوتي هي - قوم نوح ' قوم ابراهيم ' زمانه جاهليت كے عرب ' يهود ' نصاري ' فارس كے مجوسي ' هندوستان اور چين كے بت پرست ' افريقه اور امريكه كے وحشي اور ان كے سوا نوع انسان كے باقي افراد بلحاظ اپني ديني فطرت كے خالق كے وجود كو تسليم كرنے والے تهے اور هيں - ان ميں كوئي شخص خدا كا قطعي منكر نهيں هي— چنانچه خداوند تعالى نے قرآن مجيد ميں فرمايا هي " و ان من شي الا يسبح بحمده " مگر بات يهه هي كه انسان كي طبيعت پر شرک كا ماده غالب هي - وه خدا كو بعض كلي امور اور اهم معاملات مثلاً خالقيت ' رازقيت اور حيات و ممات وغيره كي تدبير اور انتظام كے ليئے مخصوص خيال كرتے هيں - گويا كه يهه لوگ خدا كا مرتبه اس سے بالاتر سمجهتے هيں كه وه جزئيات امور كي تدبير ميں مصروف هو - اُن كا گمان يهه هي كه خدا كے ماتحت بهت سے مقربين اور كاركن ' فرشتے ' جنات ' ارواح ' انسان و حيوان اور اشجار و احجار هيں جو خدا كي مرضي اور اُس اختيار كے بموجب جو ان كو عطا هوا هي اپنے متعلقه كاروبار انجام ديتے هيں — اور جس طرح قوانين فطرت اور نفساني حالات مثلاً جادو وغيره زميني اور آسماني كائنات ميں دخل و تصرف ركهتے هيں اسي طرح يهه چيزيں بهي جزئي امور كي تدبير ميں اختيار ركهتے هيں اور نيز ان كو ايک قسم كي قدسي قوت دي گئي هي اور علم غيب بهي عطا كيا گيا هي *

يهه وهم ان كو صرف اس وجه سے پيدا هوا هي كه انهوں نے خدائي سلطنت كے انتظام كو دنيوي سلطنت كے انتظام پر قياس كيا هي - كيونكه دنيا كے بادشاه اور شهنشاه صرف بعض نهايت اهم امور اور اصولي انتظامات كي زمام اختيار اپنے قبضه اقتدار ميں ركهتے هيں اور فروعي امور اور جزئي كاروبار اپنے اراكين سلطنت اور حكام اور عمال كو تفويض كرتے هيں — اور سلطنت كے تمام كاروبار مقرر قوانين كے مطابق انجام پاتے هيں (مرحي) *

(باقي آينده)

اسلامي دنيا كا جغرافيه

جناب اڈيٹر صاحب عليگڈه گزٹ دام مجدكم -

بعد از سلام مسنون گذارش هي — ميں گذشته هفته ميں امرتسر سے رام پور آرها تها كه سهارنپور ميں جناب مولوي عبدالله جان صاحب وكيل كے مكان پر آپكا اخبار نمبر ۴۶ مورخه ۱۳ نومبر ميري نظر سے گذرا — اس نمبر ميں جس قدر مضامين درج هوئے هيں يوں تو اپني

ھمیت کے لحاظ سے ھرایک بجاے خود بہت عمدہ اور قابل قدر ھی مگر جو مضمون خصوصیت سے میری دلچسپی کا باعث ھوا وہ "اسلامی دنیا کا جغرافیہ" ھی ۔ ھندوستان کے مسلمانوں اور بالخصوص عربی اخبارات پڑھنے والے مسلمانوں کی آگاھی اور سہولت کے واسطے آپ کی یہہ تجویز مجھے بہت مستحسن معلوم ھوئی کہ بلاد اسلامیہ کا ایک خاص جغرافیہ اُردو زبان میں مرتب کیا جاے تاکہ شہر - پہاڑ - دریا - اور ھم چو قسم الفاظ جو عربی اخبارات میں مذکور ھوتے ھیں ناظرین ان کو بخوبی سمجھہ سکیں ●

گذشتہ زمانہ کی تالیفات دیکھنے سے معلوم ھوتا ھی کہ یہہ خیال آج سے بہت مدت پیشتر مسلمانوں میں پوری ترقی پر تھا - اس کے ثبوت میں علامہ زمخشری اور قزوینی اور دیگر علما کی یادگاریں ھمارے ھاتھہ میں موجود ھیں — مگر اس فن میں سب سے ممتاز اور کثیرالمنفعت کتاب معجم‌البلدان ھی جو یاقوت حموی تاجر نے سالہا سال کے سفر اور مرو جیسے عظیم‌الشان کتب خانہ کی ورق گردانی کے بعد لکھی - ساتویں صدی ھجری تک جس قدر شہروں — پہاڑوں - اور دریاؤں کے حالات مسلمان سیاحوں اور مصنفوں نے اپنے جغرافیوں اور سفرناموں میں لکھے تھے اس فاضل تاجر نے اُن سب کو حروف تہجی کی ترتیب سے قلم بند کیا — یہہ کتاب پچھلی صدی کے آخری حصہ میں چار ضخیم جلدوں کے اندر بہت صفائی اور خوشخطی کے ساتھہ یوروپ میں چھپ چکی ھی - علماے سلف کے علاوہ ھمارے زمانہ کے اھل علم نے بھی ضروریات وقتی کے مطابق اپنی توجہ صرف کرنے میں کچھہ کمی نہیں کی — ترکوں نے ایک کتاب "قاموس‌الاعلام" کے نام سے چھہ موٹی موٹی جلدوں میں چھاپی ھی اور دنیا کے مشاھیر - اقوام - شہروں — پہاڑوں — اور دریاؤں کے حالات تیرھویں صدی تک اس میں لکھے ھیں — شامی دائرۃالمعارف کے نام سے ایک بڑی وسیع کتاب بیروت میں تیار کر رھے ھیں جسکی گیارہ جلدیں اب تک شائع ھوچکی ھیں - یہہ دونوں کتابیں حروف تہجی کی ترتیب پر ھیں اور آخری کتاب میں بمقابلہ قاموس‌الاعلام یہہ زیادتی ھی کہ اس میں ھر قسم کے علمی مضامین پر بھی بحث کی گئی ھی — گویا یہہ عربی انسائکلوپیڈیا ھی ●

مجھے ان بزرگوں کے بعد اپنے ملک کے مصنفوں کا شکر گزار ھونا بھی مناسب معلوم ھوتا ھی جنھوں نے ملک کی فائدہ رسانی کی غرض سے یہہ خدمت اپنے ذمہ لی اور بلاد اسلامیہ کے مختلف ملکوں کے متعلق عربی اور انگریزی تصنیفات کا ترجمہ کرنے سے ایک معقول ذخیرہ تالیفات جدیدہ کا شایع کیا - میں اس بات کو قبول کرتا ھوں کہ ان خیر خواھان قوم خصوصاً محب وطن اور میرے مکرم دوست مولوی محمد انشاءاللہ صاحب کی کتب سے ممالک اسلامیہ تحت حکومت دولت عثمانیہ کے ذریعہ سے عام ممالک اسلامیہ کے حالات جستہ جستہ معلوم ھوسکتے ھیں — مجھے اس کے تسلیم کرنے میں بھی کوئی عذر نہیں کہ وہ جغرافیہ جو آج سے کچھہ مدت پیشتر علیگڈہ سوسئیٹی کی طرف سے کئی حصوں میں شائع ھوا تھا اپنے وقت پر بلاد اسلامیہ واقع ایشیا کے تفصیلی حالات کا ایک اچھا آئینہ تھا - مگر اس وقت جس ضرورت پر آپ نے ملک کو توجہہ دلائی وہ ایک ایسے جغرافیہ کی ھی جو اُن اعلام اور اسماء کے سمجھنے میں رھنمائی کا کام دے جو عربی اخبارات یا اُردو اخباروں میں اُنکا ترجمہ پڑھتے ھوئے مستعمل ھوتے ھیں اور میں خیال کرتا ھوں کہ اس ضرورت کو موجودہ کتب پورا نہیں کرسکتیں - ان کتابوں سے اخبار خوانی کے دوران میں مدد لینا کوہ کندن اور کاہ برآوردن کی مثل سے کچھہ کم نہوگا ●

بلاد عربیہ خصوصاً مصر شام ٹونس اور مراکو کے ملکی اور تجارتی تعلقات جو کچھہ عرصہ سے ممالک یوروپ کے ساتھہ مرتبط ھورھے ھیں اور عربی اخبارات میں اُن کے اسماء معرب ھوکر استعمال کئے جاتے ھیں اس خصوصیت نے جدید جغرافیہ کی ضرورت کو اور بھی بڑھا دیا ھی - ھندوستانی مسلمان جنکے پاس دنیا کا جغرافیہ علی‌العلوم انگریزی زبان کے ذریعہ سے آیا ھی وہ لوندرہ سے لندن - باریز سے پیرس - واشنطون سے واشنگٹن - بکین سے پیکن - صرب سے سرویا - قفقاز سے کوہ قاف - سویسرہ سے سوئٹزرلینڈ - کس طرح سمجھینگے — کیا کوئی عربی اخبار پڑھنے والے بزرگوار کہہ سکتے ھیں کہ مصر اور شام کے اخباروں میں ان الفاظ کا استعمال نہیں ھوتا - اگر ھوتا ھی تو جملہ ناظرین ان الفاظ کو بخوبی سمجھہ لیتے ھیں - اگر نہیں سمجھتے تو اُنکی سہولت کے واسطے کوئی قاموس الاعلام اُردو میں موجود ھی - اگر یہہ دقتیں واقعی ھیں اور اُن کے رفع کرنے کی کوئی سبیل موجود نہیں تو پھر ھمارے ملک کے مصنفوں اور مترجموں کو ایک جدید جغرافیہ لکھنے میں کیا عذر ھوسکتا ھی ●

میں نے اپنے زمانہ سیاحت مصر - استنبول — اور شام میں اس قسم کے الفاظ معلوم کرنے کی کچھہ کوشش کی تھی اور پھر سال گذشتہ میں عرب سیاحوں کے متعدد جغرافیئے جو سلسلہ وار یورپ میں چھپ چکے ھیں حیدرآباد کے کتب خانہ آصفیہ کے ذریعہ میری مزید آگاھی کا باعث ھوئے - مگر سفر اور وطن کا شغل مجھے ایسی کتاب لکھنے کا مانع رھا - میں نے یورپ کے ملکوں اور اُن کی دارالسلطنتوں اور بعض دیگر ممالک کے اعلام معربہ کی فہرست نمونہ کے طور پر اپنے رسالہ عربی بول چال کے صفحہ ۹۸ میں درج کی ھی اور میں اُمید کرتا ھوں کہ جو صاحب ان اسما کو رسالہ مذکورہ میں ملاحظہ فرمائینگے اُن کو جدید جغرافیہ کے لکھنے میں ذرہ بھی مخالفت نہ ھوگی - دھلی کا جلسہ کانفرنس چونکہ مختلف بلاد کے روشن ضمیر علماء کا مجمع ھوگا اگر آپ کی تجویز اس میں پیش کی جاے تو خالی از فائدہ نہیں - اور میں اس کام کے واسطے آمادہ ھوں کہ جو صاحب جدید جغرافیہ تالیف فرمائیں میں بقدر اپنی معلومات کے اُن کی مدد کرونگا - یہہ جغرافیہ حروف تہجی کی ترتیب پر ھونا چاھیئے اور اس کا نام "اسلامی دنیا کے جغرافیہ" کی جگہہ عربی اخبارات کا جغرافیہ مناسب ھوگا ●

اُن سطور کے ختم کرنے سے پیشتر مجھے اس امر کا ظاھر کرنا ضروری معلوم ھوتا ھی کہ ایسے جغرافیہ کے متعلق بلاشبہہ ایک اٹلاس کی ضرورت ھوگی - بیروت میں دو اٹلسین (ایک چھوٹی اور ایک بڑی) بالفعل چھپ چکی ھیں لیکن ان اٹلسوں سے بہتر وہ اٹلسین ھونگی جن کے چھاپنے کا ارادہ ھمارے دوست منشی رحمت‌اللہ صاحب رعد مالک مطبع نامی کانپور کر رھے ھیں - منشی صاحب کو چھاپہ کی صفائی اور نقاشی میں جو کمال حاصل ھی وہ اس امر کی پوری ضمانت ھی کہ اُن کے چھاپہ شدہ نقشوں کی چمک اس جدید جغرافیہ کے واسطے آئینہ جہاں نما کا کام دیگی رعد صاحب نے گذشتہ ملاقات میں بمقام کانپور - ان نقشوں کا خاکہ مجھے دکھلایا تھا اور اُن کی گفتگو سے معلوم ھوتا تھا کہ وہ اس کام کو تجارت کے علاوہ ایک خاص اسلامی خدمت سمجھتے ھیں ●

راقم ——— م

عبدالرحمن امرتسری

واقعات اور رائیں

حضور وایسرائے ۲۷ نومبر کو ۴ ½ بجے شام جیپور پہونچے — هز هائینس مهاراجه نے نهایت گرمجوشي اور عقیدت کیشي سے استقبال کیا - اور حضور وایسرائے کي سواري نهایت تزک و احتشام کے ساتهه ریذیڈنسي گئي جلو میں امراے و اعیان ریاست تھے خیر یهه تو وه باتیں تهیں جن کے لیئے ریاست همیشه سے مشهور هی : مگر اُسي شام کو بعد دعوت جو اسپیچیں هوئیں اُنکے پر معني هونے نے وایسرائے کي اس تشریف آوري میں ایک خاص اهمیت پیدا کردي هی *

هز هائینس مهاراجه نے حضور وایسرائے کا توسٹ پروپوز کرتے وقت اس بات پر زور دیا که میں بحیثیت راجپوت اور هندو کے اپني پراني رسوم اور انسٹیٹیوشن کا بیحد دلداده هوں ' اور مجهے افسوس هوتا هی جب میں نیو رنگ ملک پر تیزي سے چڑھتا دیکهتا هوں ' اور اُنهوں نے اس بات پر خوشي ظاهر کي که خود لارڈ کرزن اُن لوگوں کو پسند فرماتے هیں جو اپني پراني عمده عادتوں اور خصلتوں کو قایم رکهتے هیں *

پهر مهاراجه نے آینده دهلي دربار کي طرف اشاره کیا اور ثابت کیا که اُسے ایک محض کهیل تماشا نه سمجهنا چاهیئے بلکه اُسے ایک عظیم الشان جلسه سمجهنا چاهیئے جو کل هندوستان کے دل پر اثر کرے گا اور وفاداري اور برٹش گورنمنٹ کي عظمت کے خیال کو اور بڑھائیگا *

حضور ویسراے نے جواب میں اُن تمام خیالات کي نهایت عمده الفاظ میں تائید کي اور کہا که اگر کوئي ریاست اپني پراني طرز حکومت قایم رکهکر عمده انتظام کرے تو اُسے بیحد پسندیدگي کي نگاه سے دیکهتا هوں ' اور میرے دل میں ایسے رئیس کي بهت وقعت قایم هوتي هی — میں اُس شخص کو پسند نهیں کرتا جو تیتري کي سي زندگي بسر کرے یعني عیش عشرت کے سوا جس کا کوئي مقصد نهو بلکه میں اُسے پسند کرتا هوں جو شهد کي مکهي کي طرح محنت کرکے شهد جمع کرے *

دربار کے انتظامات کي خبریں روز آرهي هیں اور هر روز کوئي نئي بات معلوم هوتي هی ۴ دسمبر کے پائنیر کے ایک تار سے یهه معلوم هوا هی که جن حضرات کو مختلف مقامات اور جلسوں کے دیکهنے کا ٹکٹ لینا هو اُنکے واسطے علحده علحده آفس قایم کیئے گئے هیں — جو حضرات که گورنمنٹ کے مهمان هیں یا اُن کیمپوں میں هیں جو گورنمنٹ کي طرف سے مقرر کیئے گئے هیں انهیں ٹکٹ آساني سے مل سکیں گے مگر انهیں اپنے اپنے کیمپ کے دفتروں کو درخواست دیني پڑیگي — مثلاً جو صاحب بنگال کیمپ میں ٹههریں گے اور مثلاً رسم افتتاح نمایش دیکهنا چاهیں انهیں سیکرٹري بنگال ٹکٹ آفس — دربار کیمپ کو لکهنا چاهیئے ' اور اسي طرح دوسرے کیمپ والوں کو اپنے کیمپ کے دفتر کو — مگر ۱۵ دسمبر سے قبل درخواست بهیجنے کي کوئي ضرورت نهیں *

هز اکسلنسي لارڈ کچهنر (همارے نئے کمانڈرانچیف) ۲۸ دسمبر کو ولایت سے بمبئي پهونچے اور اسي روز اپنے جلیل القدر عهده کا چارج لیلیا -

حضور ممدوح وهاں سے سیدهی بهرت پور گئے حضور وایسرائے سے ملنے کي غرض سے کیونکه اُس زمانه میں لارڈ وهیں تهے *

:oo:

ٹائمز آف انڈیا لکهتا هی که بمبئي میونیسپلٹي کو جسنے لارڈ کچنر کو ایڈریس دینے میں پس و پیش کیا ' یهه بهي خبر هی که وه صرف بڑے جنرل اور فاتح سوڈان و ٹرنسوال هي نهیں بلکه تعلیم کے بهت بڑے حامي اور پهیلانے والے هیں ' فاتح سوڈان کے بعد انهوں نے جو پهلا کام کیا وه یهه تها که ایک لاکهه پونڈ کے صرف سے خرطوم میں ایک کالج قایم کرایا ' چنانچه باشندگان اس کالج سے متمتع هو رهے هیں ' اور وهاں علم کي روشني پهیل رهي هی بوئروں کے مشهور جنرل ڈیوٹ کي ایک کتاب شائع هوئي هی جس میں اس نے نهایت صفائي کے ساتهه گذشته جنگ ٹرانسوال پر بحث کي هی : اور انگریزي افواج اور جنرلوں کے اپني راے بهت بیباکانه ظاهر کي هی : اور اُن کے نقص بتائے هیں ' تا هم آخر میں کل باشندگان ٹرانسوال سے اپیل کي هی که وه ماضي کو بهول جائیں ' اور برٹش گورنمنٹ کے وفادار رعایا بنکے رهیں *

پارسیوں کي شهرت فیاضي ' اور مفید فیاضي کے لیئے اس قدر عام هوگئي هی که همیں اُس کي طرف اشاره کرنے کي کوئي ضرورت نهیں حال میں خبر آئي هی که بمبئي کے پارسي بیرونٹ ' سرڈنشا پیٹٹ کي والده بائي اوا بائي فرامجي پیٹٹ نے پانچ لاکهه روپیه اس غرض سے دیا هی که غریب اور نادار پارسیوں کے مکانات بنائے جائیں جن میں وه بغیر کرایه کے رهیں ' تاکه وه صفائي اور آرام سے ره سکیں *

مسٹر ایچ سي فنشا نے جو عرصه تک دهلي میں بحیثیت کمشنر ره چکے هیں ایک کتاب لکهي هی جو حال هي میں شائع هوئي اس کتاب کا نام هی " دهلي : پاسٹ اینڈ پریزنٹ " (دهلي : گذشته و موجوده) ' جس میں اس بد قسمت مگر آج کل خوش قسمت شهر کے بهت مفصل اور مبسوط حالات درج هیں — یهه کتاب بهت موقع سے شائع هوئي هی کیونکه آج کل سب کي نگاهیں دهلي هي کي طرف هیں' همیں اُمید هی که کوئي صاحب اس کتاب کا ترجمه اُردو میں کرینگے کیونکه یقیناً ایسي کتاب اُردو خواں پبلک کے لیئے بهي بهت دلچسپ هوگي *

کها جاتا هی که بهت سے افریدي ' امیر افغانستان کي فوج میں بهرتي هوگئے تهے ' مگر اُن میں سے اکثر نوکري چهوڑ چهوڑ کر آ رهے هیں کیونکه بظاهر انهیں اس بات کا اطمینان نهیں معلوم هوتا که اُن کي تنخواه انهیں با قاعده طور پر ملیگي *

چند روز هوئے که سکرٹري آف اسٹیٹ هند نے پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں بیان کیا که گورنمنٹ کے پاس کوئي تجویز ایسي نهیں آئي جس سے معلوم هو که محمد عمرخان برادر امیر حبیب الله خاں بعهده‌دار پولیٹکل هیں اوریهه بهي کهاکه یهه نهیں کها جاسکتا هی که اگر

کوئي خانہ جنگي واقعہ هوگي تو گورنمنٹ موجودہ امیر کي طرفداري کریگي یا نہ کریگي — آخرالذکر جو اب بعد اُس معاهدہ کے جو درمیان برٹش گورنمنٹ اور امیر کابل کے هی ضرور کسي قدر حیرت انگیز معلوم هوتا هی *

حضور ویسراے کل بروز جمعہ ڈیگ علاقہ ریاست بھرت پور سے آگرہ تشریف لائینگے اور تاج گنج کا بالخصوص معائینہ فرمائینگے — حضور ممدوح نے تاج گنج کي مرمت اور آراستگي میں خاص توجہ فرمائي هی اور یهي خاص وجہ اُس کے معائینہ کي هی — آگرہ سے حضور ویسراے دهلي تشریف لیجائینگے *

تازہ خبروں سے معلوم هوتا هی کہ حجاز میں روپیہ کي قیمت بهت کم لگائي جاتي هی جس سے هندوستاني حاجیوں کا سخت نقصان هوتا هی — اگر ساورن جو سونے کا سکہ هی دیا جاتا هی تو ایک سو نو پیاسٹر کے برابر سمجها جاتا هی لیکن اگر روپیہ ساورن کے برابر دیا جاے تو صرف ۸۲½ پیاسٹر دیئے جاتے هیں *

The Aligarh Institute Gazette.

—o—

REDUCED ADVERTISEMENT RATES.

(Either in English or Urdu or in both.)

Whole Page, per mensem—In advance ...	Rs.	12	0	0
One Column, per mensem—In advance ...	"	6	8	0
Half Column, per mensem—In advance ...	"	4	0	0
Quarter Column, per mensem—In Advance ...	"	2	8	0

No contract accepted for less than twelve months at the above Rates. For six months, 25 per cent. or 4 Annas more per Rupee per month, and for 3 months 37½ per cent. or 6 Annas more per Rupee per month will be charged.

All casual Advertisements will be charged at 2 annas per line. No advertisement, however small, will be charged at less than 8 Annas per insertion.

Concession.—A Copy of *The Aligarh Institute Gazette* will be supplied to every Advertiser, if desired, for the period of the contract, regularly, at reduced Rates, but must be paid for in advance, only to cover the postage, &c., *viz.* :—For an advertiser of a whole page, Rs. 5; One column, Rs. 5-8; Half column Rs. 6; and Quarter column, Rs. 7 per Annum will be charged.

Communications regarding literary subjects, intended for publication in the *Institute Gazette*, should be addressed to "The Honorary Editor." Letters relating to Advertisements and printing, &c., should be addressed to the Manager, *Institute Press*, Aligarh. Money should be remitted to the Bursar of the M. A.-O. College.

ضروري اِطلاع

اِس بات کے اعلان کي خاص ضرورت معلوم هوتي هی کہ بموجب قواعد صرف وہ اصحاب منجانب کالج و کانفرنس چندہ جمع کرسکتے هیں جن کے پاس تحریري اجازت آنریري سکرٹري کي هو - مفصل قواعد ۳۱ جولائي کے پرچہ میں چهاپے گئے تهے *

اخبارات سے درخواست کي جاتي هی کہ ضروري معاملہ کے اعلان میں همکو پوري مدد دینگے *

(دستخط) محسن الملک

IMPORTANT.

ENGLISH BLANKETS ! SPECIAL OFFER ! !

Owing to our first consignment of English Blankets having arrived earlier than was expected this season, and with a view to make room for other consignments expected shortly, we are selling the following English Blankets at the following cheap prices :—Scarlet Blankets (superior quality) 100 by 50, Rs. 2-12; White Blankets 100 by 50, Rs. 2; Scarlet Blankets 96 by 50, Rs. 1-14; Scarlet Blankets (small) 84 by 48, Rs. 1-10; Grey Blankets (large) 96 by 50, Rs. 2-4; Cooli (Brown) Blankets 84 by 50, Rs. 1-14; and Army Blankets, Rs. 2 each.

The Imprimis English Camera. This is a marvel. Be up to date and buy one. Simple enough for a beginner, good enough for an expert. For Portrait, Landscape and Marine work, with double dark slide and hand-book on photography. Price Rs. 5.

Apply to :—

MESSRS. HARRY & Co.,

69. Harrison Road,

CALCUTTA.

Printed and published by Mahomed Mumtaz-uddin at the Institute Press, Aligarh.

علیگڈہ انسٹیٹیوٹ پریس میں باهتمام محمد ممتازالدین چهپا اور مشتهر هوا

REGISTERED No A. 176

معہ تہذیب الاخلاق

THE ALIGARH INSTITUTE GAZETTE

OF

THE MAHOMEDAN ANGLO-ORIENTAL COLLEGE

WITH WHICH IS INCORPORATED

"THE MAHOMEDAN SOCIAL REFORMER."

HONORARY EDITOR :— *MOULVI SYED MEHDI ALI KHAN.*

New Series VOL. II. No. 50. } THURSDAY, 11th DEC. 1902. روز پنجشنبہ ۱۱ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ ع { سلسلہ جدید جلد ۲ نمبر ۵۰

فہرست مضامین

علما اور درازي عمر

چند سال کا عرصہ گذرا کہ مولوي حبيب الرحمان خاں صاحب نے معارف ميں ايک بسيط مضمون لکھا تھا جس ميں أنہوں نے اعداد سے ثابت کيا تھا کہ علماء و فضلا کي عمريں نسبتاً زيادہ دراز هوتي هيں — مصر کے ايک طبي ميگزين "طبيب العائلہ" ميں ڈاکٹر هولان کي تحقيقات کے نتايج شائع هوئے هيں جن کا ماحصل وهي هی جو مولوي صاحب ممدوح نے اسلامي علماء کي عمريں شمار کرکے قرار ديا تھا — ڈاکٹر مذکور نے هر درجہ و هر طبقہ کے لوگوں کي عمر کي نسبت تحقيقات کرکے يہہ نتيجہ نکالا هی کہ علماء اور خصوصاً علماے هيئت کي عمر سب سے زيادہ دراز هوتي هی — ظاهر هی کہ انساني عمر کا اوسط ۳۳ سال هی مگر ڈاکٹر مذکور نے ۷۰۰۰ شخصوں کي نسبت حساب لگايا تو معلوم هوا کہ يہہ اوسط علماے هيئت ميں ۷۴ سال اور فائن آرٹس والوں ميں ۵۹ سال اور اديبوں ميں ۶۵ اور علما ميں ۷۴ سال هی •

أس نے علماے هيئت ميں ايک هزار شخصوں کي عمروں کي نسبت تحقيق کي تو ثابت هوا کہ أن ميں سے ۵۹۹ ستر برس سے زيادہ زندہ رهے اور ۲۵۶ ستر سے أناسي برس تک زندہ رهے اور ۱۲۶ أسي سے نواسي تک زندہ رهے اور ۱۹ ننانوے برس تک پهونچے اور تين شخصوں کي عمر ۱۰۰ سے بهي متجاوز هوئي •

اهل علم ميں درازي عمر کا يہہ سبب قرار ديا جا سکتا هی کہ أن کي زندگي سکون اور اطمينان کے ساتهہ بسر هوتي هی — عام لوگوں کي طرح زندگي کي تلخيوں اور مصائب و آلام سے أن کو بہت کم سابقہ پڑتا هی — علمي مناقشات اور مباحثات سے شاذ و نادر هي اِن کے خون ميں جوش اور اعصاب ميں هيجان پيدا هوتا هی اور وہ عادتاً غور و تامل ميں مصروف رهتے هيں اور امن و اطمينان کے ساتهہ زندگي کي بهت سي منزليں طی کرجاتے هيں — يہہ سبب اگرچہ قرين عقل هی ليکن شايد أس بهن فرق کے اسباب تلاش کرنا مشکل هو جو علما کے مختلف فرقوں ميں ڈاکٹر مذکور کو دريافت هوا هی •

GUIDE TO SANITATION IN INDIA.

MYSTERY OF FAMINE & PLAGUE EXPOSED.

(CONTRIBUTED BY DR. U. L. DESAI, M. D. STATE SURGEON, RAMPUR.)

—— :••: ——

(Continued from our issue of 4th December, Page 747.)

—— :•: ——

ATMOSPHERE.

THE composition of the atmosphere of a city is very complex. In the floating ray of sunbeam penetrating a dark room, minute particles are seen chasing each other. If external air be examined by an aeroscope, besides fine dry particles of earth or other matter, so attenuated that it may be raised and wafted by the wind, one finds in air various species of micrococci and bacteria, spores of fungi, pollen grains, vegetable fibres and hairs, seed capsules, bits of wood and charcoal, starch grains, cotton and wool fibres; scales from the wings of moths and butterflies, portions of wings of insects, bits of spider's webs and legs of spiders; fine particles of sand, clay, chalk, and soot; organic matter in the form of stable manure, epithelium from the skin and lungs, with often the germs of infectious diseases. Such being the foreign constituents of air, all should accustom themselves to breathe through the nostrils, and keep the mouth shut.

The nasal cavities warm the air, act as filter to the inspired air, and prevent the ingress of irritant matter to the lungs. In houses everything which may afford a lodgment for dust and foreign particles, e. g. wall-papers, cornices, immovable furniture, ill fitting floor boards, fixed carpets reaching to the walls, and dark corners, should be avoided. The carpets should be beaten out of doors instead of being swept in the room. The floors should be plugged, stained and varnished.

It may almost be asserted, that the health of animals depends mainly on the purity of the atmosphere. Each individual

ھندوستان کے حفظان صحت کا رھنما

قحط اور وبا کي اصل وجہ کا اظہار

رقم زدہ ڈاکٹر یو ایل ڈیسائي صاحب — ایم ڈي سند یافتہ ولایت اسٹیٹ سرجن رامپور

(واسطے سلسلہ کے دیکھو صفحہ ۷۴۷ اخبار مطبوعہ ۴ دسمبر)

اٹماسفیر یعني — ھوا

شہر کي ھوا کي بناوت نہایت پیچیدہ ھوتي ھی - شعاع آفتاب کي تیرتي ھوئي کرنوں میں جو ایک تاریک کمرہ کے اندر داخل ھوتي ھیں ھم چھوٹے چھوٹے ذروں کو ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتا ھوا دیکھتے ھیں — اگر بیروني ھوا خورد بین کے ذریعہ سے بغور دیکھي جاوے تو متي یا کسي دوسرے مادہ کے باریک خشک اجزا کے علاوہ جو اس قدر باریک اور چھوٹے ھوتے ھیں کہ ھوا اُن کو ایک جگھہ سے دوسري جگھہ اُوڑا لے جاسکتي ھی ' ھر ایک شخص کو ھوا کے اندر مختلف اقسام کے چھوٹے چھوٹے کیڑے — پھپوں ' اور پسے ھوئے ناج کے ریزے ' نباتاني ریشے اور بال ' بیجوں کے دانے ' لکڑي اور کوئلہ کے ٹکڑے ' - لپسدار غلے' روئي اور اُون کے ریشے ' پروانوں اور تیتریوں کے پر ' کیڑوں کے بازووں کے حصے - مکڑیوں کے جالوں کے ٹکڑے اور اُن کي ٹانگیں ' ریت ' متي ' کھریا اور کاجل کے باریک ذرے ' مادي چیزیں اصطبل کے کھاد کي صورت میں ' کھال اور پھیپڑوں کا ایپتھیلیم اور اکثر اوقات امراض متعدي کے کیڑے (جرم) دکھائي دیتے ھیں — پس جبکہ ھوا کے خارجي اجزا اس قسم کے ھیں ' تو تمام شخصوں کو اپنے تئیں نتھنوں کے ذریعہ سے سانس لینے اور مونھہ بند رکھنے کا عادي کرنا چاھیئے •

ناک کے نتھنوں میں ھوا گرم ھوجاتي ھی ' وہ اُس ھوا کے لیئے جس کا دم لیا جانا ھی بطور فلٹر کے کام دیتے ھیں' اور سوزش پیدا کرنے والے مادہ کو پھیپڑوں کے اندر نہیں جانے دیتے ھیں - مکانات میں کوئي ایسي چیز نہیں ھوني چاھیئے جس پر گرد اور خارجي مادہ کے ذرات بیٹھہ سکیں — مثلاً دیواروں پر لگانے کے کاغذ ' کارنس ' غیر منقولہ اسباب ' لکڑي کے فرش کے تختے جو خراب جمے ھوں ' جڑے ھوئے قالین جو دیواروں سے ملے ھوں ' اور تاریک گوشے وغیرہ — قالینوں اور دریوں کو دروازہ سے باھر جھاڑنا چاھیئے نہ یہہ کہ کمرے کے اندر — اینٹوں کے فرش کے سوراخ بند کرنے چاھیئیں اور اُس پر وارنش ھونا چاھیئے •

یہہ بات قریبا دعوی کے ساتھہ کہي جاسکتي ھی کہ ھر ایک ذي روح کي تندرستي خاصکر ھوا کي صفائي پر منحصر ھی - ھر ایک شخص

takes into his lungs annually about 800 pounds of air. The aggregate amount of air, liquid and substantial food received per year by only one member of the human family, amounts to about one-and one-half tons. The air nourishes the human system. I have made several experiments on myself, and have invariably noted, that after taking the same quality and quantity of food, and sleeping in a close room or in a tent outside, respectively, a difference of weight as much as 4 ounces, has taken place. A similar proof is found in the Vegetable Kingdom.

Two hundred pounds of earth were dried in an oven and afterwards put into a large earthen vessel. The earh was then moistened with rain water, and a cucurbitaceæ Creeper (pumpkin) weighing four pounds, was planted. To prevent the addition of any fresh earth or solid particles in the earthen vessel, either by being blown into it by winds or otherwise, the earthen vessel was covered with a metal plate, full of minute holes, which would exclude all but air from getting access to the earth below it. After growing in the vessel for 65 days, the creeper was removed and on being weighed was found to have gained 102 pounds in weight, including the weight of flowers and fruits on the same, and this estimate did not include the weight of the leaves or dead branches, which fell from the creeper during the 65 days.

Now came the application of a test. Was this all obtained from the earth? It had not sensibly diminished, but in order to make the experiment conclusive, it was again dried in an oven and put in the balance. Astounding was the result. The earth weighed only 3 ounces less than it did when the creeper was planted in it.

Manifestly then, the weight gained in this space of time by the creeper, was not obtained from the earth. Where did the weight come from, the water with which it was refreshed, or the air in which it lived. It can be clearly shown that it was not due to the water. Therefore it was due to the air. Really air is "Gaseous food" for animal and vegetable kingdom.

If air can make a tree, it can make or unmake man, according to its quality, for the lungs of the former (its leaves) are not so perfectly constructed for respiration, as those of the latter; nor is its bark so pervious to the air, as the skin which envelopes the human body. Many derangements of the blood, and nervous

کے پھیپڑوں میں ہر سال قریب ۸۰۰ پونڈ کے ہوا جاتی ہی — کل مقدار ہوا اور رقیق اور منجمد غذا کی جو ایک شخص ہر سال کھاتا ہی قریب ڈیڑھ ٹن کے ہوتی ہی — ہوا جسم انسانی کی پرورش کرتی ہی — میں نے اپنی ذات پر چند مرتبہ تجربے کیئے ہیں اور مجھکو ہمیشہ یہہ بات معلوم ہوئی ہی کہ اُسی قسم کا اور اُسیقدر کھانا کھانے اور ایک بند کمرے یا خیمہ کے اندر سونے کے بعد وزن میں چار اونس کا فرق پڑگیا ہی — اسی قسم کا ثبوت نباتات میں پایا جاتا ہی ٭

دو سو پونڈ مٹی ایک تنور میں خشک کی گئی اور بعدہ مٹی کے ایک بڑے برتن میں رکھی گئی — اس کے بعد مٹی مینہہ کے پانی سے تر کی گئی اور ایک کدو کی بیل جس کا وزن چار پونڈ تھا اُس مٹی میں لگائی گئی — اِس غرض سے کہ کوئی جدید مٹی یا مٹی کے برتن کے منجمد ذرے خواہ تو ہوا کے ذریعہ سے یا اور طرح پر اوڑکر اُس کے اندر اضافہ نہونے پاویں ' مٹی کا برتن دھات کی ایک رکابی سے ڈھک دیا گیا جس میں بہت سے چھوٹے چھوٹے سوراخ تھے جس کے باعث سے سواے ہوا کے اور کوئی چیز اُس مٹی تک جو اُس کے نیچے تھی نہیں جانے پاتی تھی ۶۵ دن تک اُس برتن میں بڑھنے کے بعد کدو کی بیل اُکھاڑ لی گئی ' اور جبکہ اُس کا وزن کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اُس میں ۱۰۲ پونڈ وزن معہ وزن پھولوں اور پھلوں کے جو اُس میں لگے ہوئے تھے زیادہ ہوگیا تھا' اور اس تخمینہ میں اُن پتوں یا سوکھی ڈالیوں کا وزن جو ۶۵ دن کے اندر بیل پر سے گری تھیں شامل نہ تھا ٭

اب آزمایش اور غور کا وقت آیا — کیا یہہ سب چیز مٹی سے پیدا ہوئی تھی؟ — مٹی ظاہرا کم نہیں ہوئی تھی ' لیکن اِس نظر سے کہ تجربہ میں کوئی کسر باقی نرہے مٹی پھر تنور میں سکھائی گئی اور ترازو میں تولی گئی — اس کا نتیجہ نہایت حیرت انگیز ہوا - یعنی مٹی کا وزن بہ نسبت اُس کے جبکہ بیل اُس میں لگائی گئی تھی صرف تین اونس کم ہوا ٭

پس ظاہر ہی کہ جو وزن بیل میں اُس مدت کے اندر زیادہ ہوگیا وہ مٹی سے حاصل نہیں ہوا - وہ کہاں سے آیا؟ پانی سے آیا جس سے بیل تازہ کی جاتی تھی یا ہوا سے جس میں وہ رہتی تھی؟ — یہہ بات صاف ثابت کی جاسکتی ہی کہ وہ پانی کی وجہ سے نہ تھا — اور اس لیئے وہ ہوا کے سبب سے زیادہ ہوا — حقیقت میں ہوا حیوانات اور نباتات کے لیئے ایک گیس دار یعنی بادی غذا ہی ٭

اگر ہوا ایک درخت بنا سکتی ہی تو وہ موافق اپنی خاصیت کے انسان کو بھی بنا سکتی ہی یا بگاڑ سکتی ہی — کیونکہ درخت کے پھیپڑے (یعنی اُس کے پتے) دم لینے کے لیئے ایسے کامل طور سے نہیں بنے ہیں جیسیکہ انسان کے پھیپڑے ہیں ' — اور نہ اُس کی چھال میں ہوا اس طرح پر نفوذ کرسکتی ہی جیسیکہ اُس چمڑے کے اندر جس سے

system, arise from impure air. In consumption and various diseases of the lungs, the main advantages of the change of climate are due to an abundance of fresh air and sunshine, and few need go very far away from home to get these.

Scientists say, that the air is composed of Nitrogen, Oxygen and Carbonic acid gas, but new gases as Argon, Krypton Neon, Metargon, and Etherion have been observed by several scientific men. Professor Charles F. Brush of America conjectures, that Etherion extends far beyond the atmosphere of the earth, indicating the possibility of an interplanetary and interstellar atmosphere. In addition to the gases named, carbonic acid, ammonia, free nitric acid, and certain organic substances, are present in very small proportions, as impurities, together with more or less vapour of water, according to the temperature. Then just as heat or cold, light or darkness, may pervade the atmosphere, electricity in varying volume and influence may be present therein.

In certain districts, miasmatic emanations are important factors. Miasmatic emanations are lighter than air, on a clear day, and rapidly rise above the strata of air we breathe; but on damp and wet days, when the air is also light, miasmatic emanations rise sluggishly, and mix with the air we breathe, thus increasing the danger by malaria, on damp and wet days.

If pains were taken to preserve the purity of the air we breathe, health would be promoted and longevity increased. The air we inhale may contain its natural constituents in their due proportions, but that which we exhale contains almost the usual quantity of netrogen, with eight or nine per cent of its oxygen replaced with an equal amount of Carbonic acid.

The lungs are very generous to the stomach. The long deep halations a person takes while sleeping, and while the stomach is enjoying rest refresh the system, and although the lungs exhale, the useless gases, with the same rapidity, that they do when the individual is awake, they draw in the deeper and more copious draughts of the elements, necessary to refresh and purify the system, among which oxygen is the chief. It is wrong to give the stomach a big job of work to do, on going to bed by eating

نسان کا جسم ڈھکا ہوا ہی — خون اور اعصاب کي بہت سي خرابیاں غلیظ ہوا سے پیدا ہوتي ہیں — دق اور پھیپڑوں کي مختلف بیماریوں میں جو بڑے بڑے فایدے آب و ہوا کي تبدیلي سے حاصل ہوتے ہیں وہ ہوا اور دھوپ کي افراط کي بدولت ہوتے ہیں ' اور ان فائدوں کے حاصل کرنے کے لیئے بہت کم آدمیوں کو گھر سے دور جانے کي ضرورت ہی •

علماے سائنس یہہ بات کہتے ہیں کہ ہوا نٹروجن ' اکسیجن اور کاربونک ایسڈ گیس سے مرکب ہی ' مگر چند عالموں نے ارگن ' کربٹن ' نیون مٹارگن اور ایتھیرین کو اُس میں مشاہدہ کیا ہی — چنانچہ پروفیسر چارلس ایف برش ساکن ایمریکا یہہ قیاس کرتے ہیں کہ ایتھیرین زمین کي ہوا سے بہت آگے تک پھیلي ہوئي ہی ' جس سے ستاروں اور سیاروں کے درمیان ایک ہوا کے ہونے کا امکان ظاہر ہوتا ہی — مذکورہ بالا گیسوں کے علاوہ کاربونک ایسڈ ' ایمونیا ' فري نٹرک ایسڈ ' اور بعض مادي چیزیں نہایت خفیف مقدار میں بطور غلاظت کے ہوا کے اندر موجود ہوتي ہیں ' اور ٹیمپریچر کے مطابق کم و بیش پاني کے ابخرے بھي اُس میں ہوتے ہیں — پھر جس طرحپر کہ گرمي یا سردي ' روشني یا تاریکي ' ہوا میں پھیل سکتي ہی ' اُسي طرح الیکٹریسٹي (برق) بھي مختلف مقدار اور تاثیر کے ساتھہ اُس میں موجود ہوسکتي ہی •

بعض مقامات میں عفونت کے ذرے قابل لحاظ اجزا ہوتے ہوں — ایک صاف دن میں یعني جب ابر نہو یہہ ذرے ہوا کي بہ نسبت زیادہ سبک ہوتے ہوں ' اور جس ہوا کا ہم دم لیتے ہیں اُس کي سطح سے بہت جلد اوپر کو اُٹھہ جاتے ہیں — لیکن مرطوب دنوں میں جب کہ ہوا بھي سبک ہوتي ہی ' عفونت کے ذرے آہستہ آہستہ اوپر کو اُٹھتے ہوں ' اور ہوا کے ساتھہ جس کا ہم دم لیتے ہیں مل جاتے ہیں ' اور اس طرحپر مرطوب دنوں میں ملیریا کا اندیشہ زیادہ ہوجاتا ہی •

جس ہوا کا ہم دم لیتے ہیں اگر اُسکي صفائي دایم رکھنے کے لیئے کوشش کي جاوے تو تندرستي کو ترقي ہوگي اور عمر بڑہ جاویگي — ممکن ہی کہ جس ہوا کا ہم دم لیتے ہیں اُس میں اُس کے قدرتي اجزا مناسب مقدار میں موجود ہوں — لیکن جو ہوا ہماري دم کے ساتھہ باہر کو آتي ہی اُس میں قریباً معمولي مقدار نٹروجن کي ' اور ۸ یا ۹ في صدي اکسیجن کے بجاے ایک مساوي مقدار کاربونک ایسڈ کي ہوتي ہی •

پھیپڑے معدہ کو نہایت مدد دیتے ہیں — جو گہرے سانس انسان سوتے وقت جب کہ معدہ آرام میں ہوتا ہی لیتا ہی وہ جسم کو تازگي بخشتے ہیں ' اور اگرچہ پھیپڑے ناکارہ گیس کو اُسي عجلت کے ساتھہ باہر نکال دیتے ہیں جیسا کہ وہ اُس وقت کرتے ہیں جب کہ انسان جاگتا ہوتا ہی ' تاہم وہ اُن عناصر کے جو جسم کو تازہ اور صاف کرنے کے لیئے ضروري ہیں اور جن میں سے اکسیجن خاص جزو ہی زیادہ تر گہرے اور بافراط گھونٹ پیتے ہیں — سوتے وقت دیر سے کھانا کھاکر معدہ سے ایک بڑا کام لینا غلطي ہی ' اور کسي شخص کو شکایت کرنے کا کوئي

a late supper, and that one has no right to complain, if the digestive organs refuse to do it, but allow the food to ferment, and fill his blood and brain with inflammations. When the stomach has such perfect confidence in the integrity and industry of the lungs, and the good quality of fresh air, it is wrong to oblige the latter to cheat the former, by going to sleep in badly ventilated rooms, or where malaria exists, by which the blood becomes poisoned, instead of arterialized, and the stomach finds its work not only undone, but itself disqualified in a measure to resume its labours. There is a greater proneness to disease during sleep, than in the waking state, and where overcrowding exists in a sick room, with closed windows and bad ventilation, the disease generally takes a serious turn during the night often exhibiting a condition of delirium. In Turkey and Hindustan, if a person falls asleep in the neighbourhood of a poppy field, over which the wind is blowing towards him, he is liable to "sleep the sleep which knows no waking". The peasants of Italy, who fall asleep in the neighbourhood of the Pontine marshes, are invariably smitten with fever. Travellers who pass in the Compagna de Roma, invariably become more or less affected with the noxious air. Commercial men often conduct their business affairs in unwholesome location in cities, but maintain a fair degree of health by having their residence, and sleeping places, in healthful neighbourhood. The man whose business calls him into marshes and swamps, during portions of the day, and sleeps upon the hill top, may avoid chills and fever, with which the inhabitants who lodge in proximity to those marshes are affected. An English traveller in Abyssinia has asserted, that he would live in health in that sickly climate, by a proper selection of the situation where he slept every night.

All this argues the deleterious effects of late suppers, as well as the necessity of well ventilated and healthful sleeping apartments, and people who complain of ennui and ill-health, while they persist in the former, and take no pains to secure the latter, are as foolish as the boy, who thrust his hand into hot embers, and then cried because it was burned. Let those who sleep in small rooms with windows and doors closed, remember that every individual breathes, on an average, from thirteen to twenty times per minute, and inhales from thirteen to forty cubic inches of air at each inspiration. Now take as a low estimate

حق حاصل نہیں ہی اگر ہضم کرنے والے اعضا اُس کام کے کرنے سے انکار کردیں ' بلکہ کہانے میں تبخیر ' اور اُس کا خون اور دماغ میں جلن پیدا کردیں — جبکہ معدہ کو پھیپڑوں کي ایمانداري اور محنت اور تازہ ہوا کي عمدگي پر اس قدر پورا اعتبار ہی تو پھیپڑوں کو خراب ہوا دار کمروں میں یاجہاں ملریا موجود ہو جس کے باعث سے خون میں بجاے صفائي کے سمیت آ جاتي ہی اور معدہ اپنے کام کو صرف نا تمام ہي نہیں ' بلکہ اپنے تئیں بھي پھر اپنا کام شروع کرنے کے لیئے کسي قدر نا قابل پاتا ہی ' سونے سے معدہ کے ساتھہ دغا بازي کرنے پر مجبور کرنا بے جا ہی — حالت بیداري کي بہ نسبت سوتے وقت طبیعت کا بیماري کي طرف زیادہ تر میلان ہوتا ہی ' اور جہاں کہیں ایک کمرہ میں کثرت سے مریض ہوں اور اُس کي کھڑکیاں بند اور وینٹي لیشن ناقص ہو تو بیماري رات کے وقت سخت صورت پکڑ جاتي ہی اور اکثر اوقات غفلت اور بیہوشي طاري ہوتي ہی — ٹرکي اور ہندوستان میں اگر کوئي شخص پوست کے ایک کہیت کے قریب سو جاوے جس سے ہوا گذر کر اُس کے اوپر جاتي ہو تو وہ ایک ایسي نیند میں مبتلا ہو جاتا ہی جس سے کبھي جاگنا نہیں ہوتا ہی — اٹلي کے کسان جو پانٹئین کے دلدلوں کے قریب سو جاتے ہیں ہمیشہ بخار میں مبتلا ہوجاتے ہیں — اور جو مسافر کمپنا ڈي روما میں ہوکر گذرتے ہیں اُن پر خراب ہوا کا ہمیشہ کم و بیش اثر ہوتا ہی — یورپ میں بیوپاري لوگ اپنے کار و بار اکثر شہروں میں غیر صحت بخش مقامات پر کیا کرتے ہیں ' لیکن چونکہ اُن کے مسکونہ مکانات اور سونے کے مقامات صحت بخش نواح میں ہوتے ہیں اِس لیئے اُن کي تندرستي بدرجہ اوسط عمدہ طور پر قایم رہتي ہی — جس شخص کو دن میں اپنے کار و بار کي وجہ سے دلدلوں میں جانا پڑتا ہی اور جو رات کو پہاڑي کي چوٹي پر سوتا ہی وہ سردي اور بخار سے جس میں وہ لوگ جو اِن دلدلوں کے قریب رہتے ہیں مبتلا ہو جاتے ہیں محفوظ رہ سکتا ہی — ایک انگریز نے جس نے حبش میں سیاحت کي ہی دعوی کے ساتھہ بیان کیا ہی کہ اگر وہ مقام جہاںکہ وہ ہر روز رات کو کوئي سووے مناسب طور سے منتخب کیا جاوے ' تو وہ اُس ملک کي بیماري پیدا کرنے والي آب و ہوا میں بھي تندرستي کے ساتھہ بسر کرسکتا ہی *

یہہ تمام باتیں اِس امر پر دلالت کرتي ہیں کہ رات کو دیر میں کھانا کھانے سے خراب اثر پیدا ہوتے ہیں اور سونے کے لیئے بخوبي ہوا دار اور صاف کمروں کا ہونا نہایت ضروري ہی ' اور جو شخص بد خوابي اور خراب تندرستي کي شکایت کرتے ہیں گو وہ دیر سے کھانا نہیں چھوڑتے اور مکانات کے ہوا دار اور صاف رکھنے کي کچھہ فکر نہیں کرتے ہیں وہ ایسے ہي بیوقوف ہیں جیسا کہ وہ لڑکا تھا جس نے اپنا ہات گرم کوئلوں میں ڈال دیا ' اور اُس کے بعد اِس وجہ سے رویا کہ اُس کا ہات جل گیا تھا — جو شخص چھوٹي چھوٹي کوٹھریوں میں کھڑکیاں اور دروازے بند کرکے سوتے ہیں اُن کو یہہ بات یاد رکھني چاہیئے کہ ہر

ایک شخص بدرجہ اوسط فی منٹ تیرہ سے لیکر بیس مرتبہ دم لیتا ہی ' اور ہر ایک دم میں تیرہ سے لیکر چالیس مکسر انچھہ تک ہوا سانس کے ساتھہ اندر جاتی ہی — اب اگر ہوا کے خرچ کا تخمینہ کمی کے ساتھہ بیس انچھہ مکسر اور سانس کی تعداد پندرہ قرار دو تو ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ ایک منٹ کے عرصہ میں ایک شخص کے تنفس کے لیئے ۳۰۰ مکسر فٹ ہوا درکار ہی ' اور اِس عرصہ میں چو بیس مکسر فٹ اکسیجن خون میں جذب ہوجاتی ہی اور اُسیقدر کاربونک ایسڈ دم کے ساتھہ باہر نکل جاتا ہی — اِس تخمینہ کو جاری رکھو اور ہم کو معلوم ہوگا کہ ایک گھنٹہ میں دو پھیپڑوں نے ۱۴۴۰ مکسر انچھہ اکسیجن کا دم لیا اور سات گھنٹہ یعنی اُس وقت میں جو عموما سونے کے لیئے مخصوص ہوتا ہی ۱۰۰۸۳ مکسر انچھہ اکسیجن کی جگہہ اُسیقدر کار بونک ایسڈ جذب کیا گیا - کاربونک ایسڈ کے مہلک اثروں کی تشریح اِس بات سے ہوتی ہی کہ ایک چڑیا قسم کیناری کی جو ایک پردہ دار پلنگ کے سرہانے کے قریب جہانکہ لوگ سوتے ہیں لٹکا دی جاوے تو وہ ہمیشہ صبح کو مری ہوئی پائی جاویگی - یہہ بات بھی ثابت ہوگئی ہی کہ جس وقت ہوا میں چھہ فیصدی کار بونک ایسڈ ہوتا ہی تو وہ زندگی کے قایم رکھنے کے نا قابل ہوجاتی ہی ' اور اگر اس سے نصف مقدار اُسکی ہو تو وہ ایک بتی کو گل کردیگی - پس اِن اُمور کے لحاظ سے کسقدر اسکول ' تفریح طبع کے مقامات ' ہندوستانی مندر ' تھیٹر ' کوٹھیاں ' کارخانے اور سکنی مکانات ایسے ہیں جو بیماری کی جاے پرورش نہیں ؟ — اور نہ یہہ بات تعجب کے لایق ہی کہ اکثر آدمی چالیس برس کی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں •

(باقی آیندہ)

the consumption of air at twenty inches, and the number of inspirations at fifteen, and we find that at the space of one minute, 300 cubic inches of air are required for the respiration of one person, during which twenty-four cubic inches of oxygen are absorbed by the blood, and the same amount of carbonic acid given out. Proceed with this estimate, and we find that in one hour, one pair of lungs have consumed 1440 cubic inches of oxygen, and in seven hours, the time usually allotted to sleep, 10,083 cubic inches of oxygen have been replaced with an equal quantity of carbonic acid. The deadly effects of the latter are illustrated by the fact, that a canary bird suspended near the top of a curtained bedstead, where persons are sleeping, will almost invariably be found dead in the morning. It has further been demonstrated, that when there is six per cent of carbonic acid in the air, it is rendered unfit for the support of animal life, and half this proportion would put out light of a candle. In view of these facts how many school houses, places of amusement, Indian temples, theatres, factories, workshops and dwelling houses are but the nurseries of disease. Nor is it surprising that the majority die within ages below two scores.

(To be continued.)

ندوۃالعلماء

کون مسلمان ہندوستان میں ایسا ہوگا جس کے دل میں ندوۃالعلما کی عزت اُس کا ادب اور وقار نہ ہو مسلمان اپنے مقدس ہادی کے اس قول کو کبھی بھلا نہیں سکتے " علماء اُمتی کانبیاء بنی اسرائیل " جس وقت مسلمان کے ذہن میں یہہ حکم آتا ہی اُسکے بدن کے رونگتے کھڑے ہوجاتے ہیں اور اُس کا کانشنس اس مقدس گروہ کی عظمت کرنے کو مجبور کرتا ہی ایسی صورت میں انکی پاک مجلس ندوۃالعلما کے متعلق کچھہ کہنا بڑی جرات کا کام ہی لیکن ہمارے مقدس مذہب نے ہر معاملہ میں اعتراض اور دلایل پیش کرنے کی ہمکو آزادی عطا فرمائی ہی جس کی مثالیں اسلام کے قرون ثلاثہ کی تاریخ پر غور کرنے سے ہمکو بہت مل سکینگی — ہر مسلمان کو اس اعلی انعام سے فائدہ اوٹھانا چاہیئے •

ہمکو ندوۃالعلما کی اڈریس دیکھنے کی عزت حاصل نہیں ہوئی جو اُس کے ڈپوٹیشن نے حضور لاٹ صاحب کی خدمت میں پیش کیا تھا لیکن اُس کے جواب دیکھنے سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اس کمیٹی کا اصول صرف تعلیم و تربیت ہی وہ بھی دنیاوی تعلیم مذہبی تعلیم کے ساتھہ — اُس کے قایم کردہ دو انسٹیٹیوشن ہیں ' ایک اُن کا مدرسہ دوسرا ایک یتیم خانہ — ندوۃالعلما اپنا زیادہ وقت انہیں دونوں انسٹیٹیوشنوں کی ترقی اور بہتری میں صرف کرتی ہی باقی مقاصد کو اس نے فروعات میں شامل کردیا ہی •

کیا ہمکو ادب سے یہہ گذارش کرنے کی اجازت دیجائیگی کہ یہہ مقاصد مسلمانوں کی اُن اُمیدوں سے جو ندوۃالعلما سے وابستہ ہیں بہت کم اور اس مقدس مجلس کی شان سے بہت گرے ہوئے ہیں — یہہ کام تو ہم دنیا داروں کے کرنے کے ہیں اور ہمنے شروع بھی کر رکھے ہیں اور خداتعالی کے فضل سے کامیابی کے ساتھہ چل رہے ہیں — تعلیمی مقصد کے متعلق تو ہمارے لاٹ صاحب نے اپنے جواب میں ارشادہ فرما بھی دیا ہی کہ علیگڈہ میں شروع ہوگیا ہی اگر ہمارے ہادی اُس میں مذہبی تعلیم کی کمی سمجھتے ہیں تو اُس کی اصلاح میں ہماری مدد فرمائیں - کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانہ تست — ہم ادب کے ساتھہ اُنکی اصلاحوں کا خیرمقدم کرنے کو آمادہ ہیں — یتیم خانہ بھی مسلمانوں کی نگاہ میں کوئی

بڑي بات اور نئي چيز نہيں هى هماري انجمن حمايت اسلام ' لاهور ميں ايک يتيم خانہ فضل الهي سے اعلى کاميابي کے ساتهہ چلا رهي هى — هماري اس تحرير سے يہہ نہ سمجها جاے کہ هم ندوه کو فضول اور بے ضرورت مجمع سمجهتے هيں حاشا همارے نزديک تو ايسا خيال بهي کرنا گناه هى ليکن هم چاهتے هيں کہ يہہ گروه وه امور اپنے ذمہ ليوے جو اُس کے شايان شان هيں مثلا جو الحاد و دهريت اور بے ديني فلسفہ جديد کي تعليم سے پهيلتي جاتي هى اُس کے روکنے کي تدابير سوچے نيا علم کلام ايجاد کرکے اس ميں کتابيں لکهي جائيں اِس ليئے کہ پرانے علم کلام کي تصانيف اب بالکل بيکار هوگئيں کيونکہ وه يوناني فلسفہ کے مقابلہ کے واسطے لکهي گئيں تهيں جس کو خود يورپ کے جديد فلسفہ نے باطل کرديا ' اس قسم کے مضامين اور کتابيں لکهنے والوں کو انعامات اور تمغے اور خطابات ندوةالعلما اپني جانب سے دے جو مذهب اسلام کي جانب محبت اور رغبت دلانے اُس کي خوبياں اور باريکياں ظاهر کرنے اُس کو فلسفہ جديد سے مطابق کرنے کے واسطے لکهي جائيں — مسلمانوں کے تمام فرقوں کے اوپر جو اسي همارے مقدس گروه کا اثر هى اُس سے اسطرح کام ليا جا سکتا هى کہ اُن کے آپس ميں اتفاق اور اتحاد پيدا کرنے کي کوشش کي جاے اور جزوي اختلافات کے باعث جو دشمني اور عداوت ان فرقوں کے آپس ميں پڑگئي هى اُس کو رفع کرنے کي جانب توجہ کي جاے اور اُن کو " کل مومن اخوة" کا بهولا هوا سبق ياد دلايا جاے — افسوس کہ يہہ بڑا بهاري ايک اصول تها جس ميں ندوةالعلما جيسے مقدس گروه کو کاميابي کے اچهے مواقع حاصل تهے ' اُس کو جزئيات ميں شمار کيا جاتا هى — يہہ ايک ايسا ضروري مسئلہ تها کہ اگر صرف اسي کي اصلاح ندوه اپنے ذمہ ليتا تو بهي اُس کے وقار کے ذرا منافي نہيں تها اور مسلمانوں کا لاکهوں روپيہ جو آمين اور بے آمين کے جهگڑوں اور رد بدعت کے بکهيڑوں ميں برباد هوتا هى وه بچ رهتا اگر ندوه تعليم هي کو اپنے ذمہ ليتا تو صرف اپنے دارالعلوم کو اعلى درجہ کي مذهبي تعليم کے واسطے مخصوص رکهتا ' دنياوي تعليم کي کسي جديد تحريک کي اول تو ضرورت نہيں تهي اگر رکهي بهي جاتي تو براے نام — يہہ بهي همارے نزديک نہايت مفيد کام هى کيونکہ کتهہ ملانے واعظ جو دو دو روپيہ پر ديہات کي مسجدوں ميں وعظ کہتے پهرتے هيں اور جن کا کام سواے پيٹ پالنے اور فرقہ بندي کے تعصبات کو بهڑکانے کے اور کچهہ نہيں اور جو محض براے نام مولوي هوتے هيں پڑهے لکهے مطلق نہيں هوتے ايسے لوگوں کے بہکانے اور لوٹ سے مسلمانوں کي قوم محفوظ هوجاتي — ندوه نے ايک بہت اچها کام اپنے ذمہ ليا تها وه موجوده عربي کورس (سلسلہ نظاميہ) کي ترميم يعني اس ميں سے بے ضرورت کتب علحده کرنا اور جديد سائينس اور فلسفہ کي تصانيف شامل کرنا — هم نہيں واقف کہ يہہ ضروري بات اصول ميں قايم رهي يا فروعات ميں ڈالدي گئي بهر حال يہہ امور جو همنے اوپر بيان کيئے هيں ندوه کي توجہ کے محتاج هيں هم عاجزي کے ساتهہ اپنے مقدس گروه علما سے ايسے ضروري امور کي جانب اپني توجہ مبذول کرنے کي گذارش کرتے هيں — آخر ميں هم پهر يہہ ظاهر کرنا ضروري سمجهتے هيں کہ ندوةالعلما ضرور ايک قابل ادب مجلس هى اُس کا وقار اور عزت مسلمانوں کي نظروں ميں اُس سے بہت زياده هى جتنا سمجها جاسکتا هى تمام مسلمان پبلک اُس کو سپورٹ کرتي هى هرايک کلمہ گو کي آنکهہ اُن کي کارروائيوں پر لگي هوئي هى هم يہہ بهي کہنے ميں دريغ نہيں کرينگے کہ علي گڈه کي تعليمي تحريک سے بهي زياده عزت کي نظر سے مسلمان پبلک ندوه کو ديکهتي هى عليگڈه کي تحريک دنيا هى اور ندوه آخرت هى اور " الدنيا مزرعة الاخرت " مشهور مقولہ هى اس لحاظ سے هم ندوه کو تمام هندوستان کے مسلمانوں کا سرگروه ضرور سمجهتے هيں هم کو يہہ بات بهولي نہيں هى جبکہ ايک سال سر سيد عليہ الرحمہ نے اور اُن کي پارٹي نے (جس کا ادنى ممبر هونے کي هم کو بهي عزت حاصل هى) ايجوکيشنل کانفرنس ميں بڑے جوش و خروش کے ساتهہ اس مقدس مجلس کا خير مقدم کيا تها نظر برين هم ادب کے ساتهہ اپنے ورثةالانبيا بزرگوں کي مجلس سے اپني جرأت کي جس کا انحصار محض نيک نيتي پر هى معافي مانگتے هيں اور اپني گذارش کو ختم کرتے هيں *

موسى
دتاولي عليگڈه

مدرسةالعلوم مسلمانان عليگڈه کي سالانہ رپورٹ

بعالي خدمت نواب محسن الملک بهادر

آنريري سيکرٹري ٹرسٹيان مدرسةالعلوم مسلمانان عليگڈه

جناب والا —

۱ — مدرسةالعلوم مسلمانان عليگڈه کي سالانہ رپورٹ بابت سالگذشتہ ميں پرنسپل صاحب نے اس امر پر بحث کي هى کہ طلباے مدرسةالعلوم کے ليئے ايک خاص لباس تجويز کرنا چاهيئے جسکا پہننا سب طلباے پر لازمي قرار ديا جاے — ميں جناب کي توجہ کے ليئے يہہ چند سطور عرض کرنا چاهتا هوں *

۲ طلباے مدرسةالعلوم کے ليئے خاص لباس تجويز کرنے کے چند فوائد پرنسپل صاحب نے اپني رپورٹ مطبوعہ کے صفحہ ۱۴ پر ارقام فرمائے هيں — اُن کي راے هى کہ هندوستاني طلباے کے لباس ميں صفائي اور سليقہ نہيں پايا جاتا — اور يہہ شکايت عام طور پر هندوستان ميں سني جاتي هى اگرچہ طلباے مدرسةالعلوم ميں يہہ نقص کسي قدر کم هى — مگر پهر بهي ايک خاص لباس تجويز کرديا جاے تو طلباے صاف چست و چالاک نظر آئينگے *

۳ — لباس کا سوال مدرسةالعلوم کي تاريخ ميں اس سے پيشتر بهي معرض بحث ميں آ چکا هى — ابتدائي زمانہ ميں تو شايد ايک قسم کي گون کا پہننا هرايک طالب علم پر لازمي تها — مگر پهر رفتہ رفتہ

یہہ دستور متروک ہوگیا - مگر ایک مرتبہ پھر زمانہ حیات سر سید مرحوم و مغفور میں یہہ مسئلہ دوبارہ پیش ہوا تھا - جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہی ابتدا اُس کی یوں ہوئی تھی کہ یونین کلب میں ایک نہایت پرجوش مباحثہ اس مضمون پر ہوا تھا — اور رفتہ رفتہ اس کا چرچا تمام بورڈنگ ہوس اور سر سید مرحوم تک پہونچ گیا — چنانچہ سر سید مرحوم و مغفور نے ایک لباس تجویز بھی کیا — یہہ لباس وہی تھا جو خود سر سید زیب تن فرمایا کرتے تھے - کوٹ کے کالر پر سنہری حروف میں مدرسۃالعلوم علیگڈہ لکھا جاتا تھا — اُس زمانہ میں چند طالب علموں نے ایسے کوٹ بنوائے بھی تھے - مگر اُس لباس کا پہننا مصلحت وقت کی وجہ سے لازمی قرار نہیں دیا گیا تھا -- مگر مناسب یہہ تھا کہ رفتہ رفتہ اس کو رواج دیا جاے — مگر افسوس ہی کہ اس خیال میں کامیابی نہ ہوئی - مگر یہہ تذکرہ اُس زمانہ سے معلوم ہوتا ہی کہ بورڈنگ ہوس میں برابر قایم رہا — اور پرنسپل صاحب کی رپورٹ سے واضح ہوتا ہی کہ اب بھی یہہ چرچا طلباے میں جاری ہی *

۴ — میرے خیال میں اب وہ وقت آ گیا ہی کہ منتظمین کالج اس ضروری مسئلہ کا تصفیہ جلد تر فرماویں - جو بے نظیر ترقی کالج نے گذشتہ چند سال میں کی ہی وہ کافی ثبوت اس امر کا ہی کہ قوم کے دلمیں اسکے فوائد اور عظمت خوب منقش ہوگئے ہیں - اور وہ اوہام باطلہ جو سر سید کے زمانہ میں مسلمانان ھند کو عموماً کالج کی طرف سے بدگمان کرتے تھے اب قطعاً زایل ہوچکے ہیں — اور یونیورسٹی کمیشن نے کالج کو جو امتیاز کا تمغہ عطا فرمایا ہی وہ اُسکی آیندہ کامیابی کے لیئے مستحکم دلیل ہی -- پس وہ اسباب جو کسی خاص طرز لباس کو اختیار کرنے کے لیئے سدراہ تھے وہ اب تائید ایزدی سے مفقود ہوگئے ہیں — اور اُن سے مدرسۃالعلوم کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ اب نہیں ہوسکتا *

ایک خاص لباس کے لازمی قرار دینے سے ہم کالج کے طلباے میں ایک ایسی یک رنگی پیدا کرینگے جس کی وجہ سے یقیناً یک جہتی و اتحاد برادرانہ میں نمایاں ترقی ہوگی — سب طلباے میں مساوات کا خیال جو مدرسۃالعلوم کا بنیادی اصول تھا وہ ایک لباس کے اختیار کرنے سے مستحکم ہو جائیگا *

اس وقت اکثر لوگ شاکی ہیں کہ بعض طلباے مدرسۃالعلوم لباس میں بہت اسراف کرتے ہیں — ایک خاص حد تک یہہ شکایت بجا بھی ہی — گو اُس کا اطلاق عموماً نہیں ہوسکتا — لیکن ایک خاص لباس اختیار کرنے سے ہم اس قسم کے اسراف کو نہایت کم کردینگے — اور یہہ شکایت بھی دور ہو جائیگی *

علاوہ ازیں جو امتیاز علی گڈہ کالج کو دوسرے کالجوں سے ہی اگرچہ اُس کے ظاہر کرنے کے لیئے طلباے کے خصایل و اعمال نہایت عمدہ ذریعہ ہیں ' اور آپ مجھے معاف فرماوینگے اگر میں عرض کرنے کی جرأت کروں کہ ابتک طلباے مدرسۃالعلوم جہاں کہیں گئے ہیں اُنہوں نے اپنے کالج کی عظمت و شرف کا سکہ بٹھا دیا ہی - تاہم ضرورت اس امر کی متقاضی ہی کہ اس امتیازی حیثیت کو قوم اور ملک کے دل میں ذہن نشین کرنے کے لیئے ایک خاص لباس اختیار کیا جاے — جس لباس کی عزت و حرمت کی نگہداشت ہر ایک طالب علم کا فرض ہوگا *

اس تجویز کے فوائد کو مفصل بیان کرنے کی میں ضرورت نہیں سمجھتا — میری راے یہہ ہی کہ اس معاملہ پر ٹرسٹیان کو غور فرما کر کوئی فیصلہ جلد تر کرنا چاہیئے — اگرچہ میرے خیال میں اس کے مفید ہونے میں کوئی کلام نہیں — تاہم بنظر دور اندیشی بہتر ہوگا کہ ایک کمیٹی خاص اس مسئلہ پر غور کرنے کے لیئے قایم کی جاوے — جو بعد تحقیقات مفصل رپورٹ مندرجہ ذیل امور پر کرے *

۱ — کیا مدرسۃالعلوم مسلمانان علیگڈہ کے طلباے کے لیئے ایک خاص امتیازی لباس تجویز کرنا چاہیئے ؟ *

۲ — اگر اس کمیٹی کی راے میں ایسا لباس تجویز کرنا چاہیئے تو وہ لباس کیا ہوگا *

اس کمیٹی کے ممبر مندرجہ ذیل صاحبان ہونگے *

۱ - جناب مسٹر ماریسن صاحب پرنسپل *

۲ — پروفیسر ٹپنگ صاحب *

۳ — میر ولایت حسین صاحب *

۴ -- صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب *

۵ — مولوی بہادر علی صاحب ایم - اے *

اس کمیٹی کو اختیار ہوگا کہ ممبروں کی تعداد میں اضافہ کرے *

اس امر کو ظاہر کرنے کی شاید چنداں ضرورت نہیں ہوگی کہ لباس تجویز کرنے میں یہہ کمیٹی کم خرچ بالا نشین کے اصول کو مد نظر رکھیگی — اور نیز اس بارہ میں کالج کے اطفال سابق (Old Boys) و دیگر اہل الراے بزرگوں سے بذریعہ اخبارات یا خط و کتابت کمیٹی مذکور مشورہ کریگی *

اخیر میں جناب سے ملتجی ہوں کہ اس عریضہ کو ٹرسٹی صاحبان میں گشت کرادیں تاکہ اگر ممکن ہو تو جلسہ آیندہ جلسہ سالانہ یہہ مسئلہ ٹرسٹی صاحبان کے حضور میں فیصلہ کے لیئے پیش ہوسکے *

آپ کا خادم

نذیر احمد بی - اے - ایل ایل بی

پرسنل اسسٹنٹ مشیر مال ریاست جموں و کشمیر

و ٹرسٹی مدرسۃالعلوم مسلمانان علیگڈہ

جموں - ۵ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ع

سجل جمعیۃ أم القری

یعني

روئداد انجمن مکہ معظمہ

—

اجلاس اجلاس

مقام مکہ معظمہ ۲۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۶ هجري

جو شخص گذشتہ قوموں کي تواریخ اور موجودہ قوموں کے حالات اور خیالات پر غور کرتا ھی أسکو اس امر میں کسي قسم کا شک و شبہہ باقي نہیں رھتا کہ شرک کي وہ قسم جسکي ھم نے اوپر توضیح کي ھی انسان کے لیئے ایک سخت آفت ھی - اس دعوے کے ثبوت میں قرآن مجید کي آیات محکمات سے بڑھکر اور کیا دلیل ھوسکتي ھی - خداوند تعالی نے فرمایا ھی " † ولئن سالتھم من خلق السموات و الارض لیقولن اللہ " اور نیز فرمایا ھی " ‡ من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ " اور فرمایا ھی " بل ایاہ تدعون " اور نیز بصراحت فرمایا ھی " § ولا تدع مع اللہ احدا " ان کے سوا اور بھي آیات بینات ھیں جن سے ثابت ھوتا ھی کہ انسان کي گمراھي کا باعث زیادہ تر وھي شرک ھی جو بعض وجوہ سے ھوتا ھی نہ کہ شرک مطلق اور انکار محض - کیونکہ انساني عقل خواہ وہ تنزل اور پستي کے کسي درجہ پر پہونچ جاے تاھم وہ شرک مطلق کے مرتبہ کو نہیں پہونچ سکتي *

اسي بنا پر خدا کي عادت اور حکمت أسکي مخلوقات میں اسیطرح جاري ھی کہ وہ پیغمبر مبعوث فرماتا ھی جو لوگوں کو شرک کي گمراھي سے بچاتے اور دنیوي و أخروي شقاوت اور بدبختي کے گرھے سے نکالتے اور خدا کي معرفت کي طرف جو اعلی ترین حکمت ھی رھنمائي کرتے ھیں تاکہ وہ أس کو وحدہ لا شریک سمجھکر أس کي عبادت کریں — اور اس طرحپر خدا کي حجت پوري ھوجاتي ھی — اور لوگ با اختیار اور اپني آزادي کے مالک ھوجاتے ھیں جو ان کو جنات اور ارواح ' اجسام اور اوھام کي غلامي سے محفوظ رکھتي ھی - پس " لا الہ الا اللہ " پر ایمان لانے کا ثمرہ یہہ ھی کہ انساني عقول اوھام وغیرہ کي قیود سے آزاد ھوجاتي ھیں اور " محمد رسول اللہ " پر یقین کرنے کا نتیجہ یہہ ھی کہ انسان آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کي سچي شریعت کے اتباع کرنے پر مجبور ھوتا ھی جو ھرایک مسلمان کو شرک کي طرف مائل ھونے سے روکتي اور دیني اور دنیوي سعادت و فلاح کي جامع ھی *

انسان پر خدا کي مار ھو وہ کسقدر سخت کافر اور جاھل ھی — وہ بغیر سخت کوششوں کے توحید کي طرف مائل نہیں ھوتا اور نہایت آساني کے ساتھہ شرک کیطرف راغب ھوجاتا ھی اور وہ خدا کے سوا دوسري چیزوں میں ایک ایسي قدسي قوت کے وجود کا اعتقاد رکھنے لگتا ھی جو خوف و رجا کا باعث ھوسکتي ھی *

پس لوگ عام طور پر خدا کي یاد سے منحرف ھوکر أن چیزوں کي یاد کي طرف رغبت کرتے ھیں جنکي نسبت ان کو یہہ گمان ھوتا ھی کہ وہ خدا کي خدائي میں شریک یا أس کے ھم رتبہ ھیں - اس لیئے وہ ان کے سامنے گردن جھکاتے ' ان کي تعظیم و تکریم کرتے ' ان سے مدد چاھتے اور اپني ضرورتیں أن کي حضور میں پیش کرتے ' ان کي بھلائي کي أمید کرتے اور ان کے غصہ سے ڈرتے ھیں — خداوند تعالی نے فرمایا ھی " † من اعرض عن ذکري فان لہ معیشۃ ضنکا " واضح ھو کہ خدا کا وعدہ سچا اور أسکا حکم نافذ ھی پس یہہ امر بدیہي ھی کہ مشرکین کي معیشت سے اور کون سي معیشت زیادہ تنگ ھوسکتي ھی جن کي نسبت خدا نے یہہ فرمایا ھی کہ وہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ھیں اور نیز فرمایا ھی " ‡ ان الشرک لظلم عظیم " اور نیز فرمایا ھی " § ولا یظلم ربک احداً " زید بن عمرو بن نفیل جو زمانہ جاھلیت کا حکیم ھی شرک سے گھبراکر کہتا ھی *

اربا واحدا ام الف رب * ادین اذا تقسمت الامور

ترکت اللات والعزی جمیعاً * کذلک یفعل الرجل الخبیر

مشرکین اور موحدین کي اخلاقي زندگي کي ٹھیک مثال اگر کوئي شخص ذھن نشین کرنا چاھی تو أسکو ان دونوں ملکوں کي حالت کا تصور کرنا چاھیئے : ایک ملک ایسا ھی کہ أسکا بادشاہ نہایت حکیم اور دانشمند اور صاحب عظمت و جبروت ھی - أسکا دروازہ ھر ایک داد خواہ کے لیئے ھر وقت کھلا ھوا ھی - تمام ملک میں ایک قانون نافذ ھی ' نہ أسکے دربار میں کسیکي سعي سفارش چل سکتي ھی اور نہ أسکے حکم میں کوئي شخص شریک ھوسکتا ھی - اور ایک دوسرا ملک ھی جسکا بادشاہ نہایت بزدل کمزور اور مغلوب ھی ' أس نے اپنے مقربین اور اعوان و انصار کو بڑے بڑے مرتبے اور وسیع اختیارات دے رکھے ھیں — وہ جو چاھتے ھیں کرتے ھیں ' کوئي خاص قانون ملک میں نافذ نہیں ھی ' بادشاھي مقرب اپنے عزیزوں اور دوستوں اور پیروؤں میں سے جسکو چاھتے ھیں نہال کردیتے ھیں یا أن کے مصائب اور تکلیفات دفع کردیتے ھیں - پس میں یہہ امر دریافت کرتا ھوں کہ کیا ان دونوں ملکوں کے باشندوں کي حالت یکساں ھوگي ؟ ھرگز نہیں ' سعادت اور خوش نصیبي اور شقاوت

---

† اے پیغمبر اگر تم ان سے پوچھو کہ کس نے أسمان اور زمین کو پیدا کیا تو وہ ضرور یہي جواب دینگے کہ اللہ نے —

‡ کون ھی جو اس کے اذن کے بغیر أس کي جناب میں کسي کي سفارش کرسکے —

§ تو خدا کے ساتھہ کسي اور کو مت پکار —

† جس نے ھماري یاد سے رو گرداني کي تو أس کي زندگي ضیق میں گذریگي —

‡ بے شک شرک بہت بڑا ظلم ھی —

§ تیرا رب کسي پر ظلم نہیں کرتا —

اور بدبختي هرگز نهيں برابر هوسكتيں – خداوند جلت عظمته اسبات كو هرگز پسند نهيں فرماتا كه أس كے ملك ميں كوئي أسكا شريك هو جيسا كه أس نے قرآن مجيد ميں فرمايا هى —

" ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر مادون ذالك من يشاء و من يشرك بالله فقدضل ضلالاً مبيناً " •

" بے شک الله اس جرم كو معاف كرنے والا نهيں هى كه أس كے ساتهه كسي كو شريك گردانا جاوے هاں اس كے سوا جو گناه هيں جس كو چاهے معاف كردے اور جس نے كسي كو خدا كا شريك گردانا تو أس نے خدا پر طوفان باندها جو بهت بڑا گناه هى •

اس ميں شك نهيں كه شرك سخت ترين فجور اور اعلى درجه كي بد اعمالي هى اور خداوند تعالے نے فرمايا هى كه " † ان الفجار لفي جحيم " اور نيز فرمايا هى " ‡ و من يعمل سوءً يجزبه " جحيم اور جزا دونوں لفظ جو ان آيتوں ميں مذكور هيں وه صرف آخرت كے ساتهه مخصوص نهيں هيں بلكه وه دنيوي اور أخروي دونوں عالموں كي زندگي كو شامل هيں •

اس كے بعد ميں يهه كهنا چاهتا هوں كه اگر كوئي مسلمان أس شرك كو معلوم كرنا چاهے جسكي توضيح خدا نے اپني كتاب ميں كي هى تو أسكو چاهيئے كه وه عربي زبان ميں جو قرآن مجيد كي زبان هى ان الفاظ كے مفهوم پر غور كرے – ايمان – اسلام — عبادة — توحيد — شرك — كيونكه خداوند تعالى نے فرمايا هى " انا جعلناه قرانا عربيا " اور نيز فرمايا هى " § وما ارسلنا من رسول الابلسان قومه ليبين لهم فيضل الله من يشاء و يهدي من يشاء " پس جبكه كسي مسلمان كو ان الفاظ كا مفهوم معلوم هوجاوے اور وه اپنے پروردگار كے حكم كي تعميل كرنا چاهے كه أس كي مقررة حدود سے تجاوز نكرے تو أس وقت يقيني طور پر أس كو واضح هوجاويگا كه أس شرك سے خدا كي كيا مراد هى جسكو وه پسند نهيں كرتا اور جسميں واقع هونے كا پيغمبر عليه السلام كو هماري طرف سے خطره تها جيسا كه آپ نے فرمايا هى كه " سب سے زياده خطرناك چيز جس ميں تمهارے مبتلا هونے كا مجهكو خوف هى وه شرك هى •

مذكورة بالا الفاظ كي تحقيق جو شخص كرنا چاهيگا أس كو معلوم هوجاويگا كه علماے لغت كا اس بات پر اجماع هى كه لفظ ايمان كے معني قطعي تصديق كے هيں جس ميں مطلقا تردد اور تذبذب نه هو اور اسلام كے معني بدون اعتراض كے تسليم كرنا اور اطاعت بجا لانا اور لفظ عبادت كے معني عاجزي اور خشوع و خضوع هى اور لفظ توحيد كے معني كسي چيز كو ايك جاننا – يهه لفظ جب خدا كي طرف منسوب هوتا هى تو اس صورت ميں شريك اور نظير كي نفي مقصود هوتي هى اور اسي ماده ميں لفظ واحد واحد هى جو خدا كي صفتيں هيں جن كے معني يهه هى كه وه ايسا منفرد هى جسكا نه كوئي شريك هى اور نه أس كا كوئي نظير هى – لفظ شرك كا جو ماده هى أس كے معني از روے لغت كے خلط هيں اور از روے استعمال خدا كے ساتهه شريك ٹهيرانے كے هيں – اور ايمان والوں كي اصطلاح ميں اس كے معني خدا كي ذات يا صفات يا أس كے ملك ميں كسي كو شريك ٹهيرانے كے هيں •

اگر هم أن لوگوں كے اعتقادات كو جن كو خداوند تعالے نے قرآن مجيد ميں شرك كے ساتهه متصف فرمايا هى ان تينوں قسم كے شرك پر منطبق كر كے ديكهيں تو هم كو معلوم هوگا كه حلول كا اعتقاد مظنه شرك سے خالي نهيں هى اور وه يهه هى كه خداوند تعالى بعض شخصوں كو اپني ذات ميں فنا كرليتا هى يا بعض اشخاص أس كي ذات ميں فنا هوجاتے هيں جيساكه عيسائي لوگ حضرت عيسىٰ اور مريم عليهما السلام كي نسبت كهتے هيں يا جيسا كه همارے صوفيوں كا قول هى جن كو وحدة الوجود ميں نهايت غلو هى — اس قسم كا شرك نهايت دقيق اور أسكي تعريف كرنا مشكل هى — اسي وجه سے نصارى اسكو حقيقة سري اور صوفي حقيقه ذوقي كهتے هيں (مرحى) •

شرك في الملك كا مظنه ان اعتقادات ميں پايا جاتا هى جن كي روسے بعض مخلوق چيزيں بعض دنيوي معاملات كے انتظام كے ليئے مخصوص خيال كي جاتي هيں – جيسا كه ملك الموت كي نسبت يهوديوں كا اعتقاد هى يا جيسا كه بعض لوگوں كا اعتقاد هى كه بعض چيزيں مخلوق ميں تصرف كرتي هيں •

شرك في الصفات أس اعتقاد ميں پايا جاتا هى جس كي رو سے بعض مخلوق چيزيں ان سے صفات كمال كے ساتهه متصف سمجهي جاتي هيں جو واجب الوجود جلت عظمة كے سوا كسي اور كے ليئے سزاوار نهيں هيں — شرك كي يهه قسم پهلے دونوں كي نسبت زياده تر شايع هى — اس كے تين سبب هيں : •

اول يهه كه سواے احديت اور خالقيت وغيره كے جو خدا كے ساتهه مخصوص هيں باقي تمام صفات خالق اور مخلوق ميں مشترك هيں – علماء راسخين كے سوا عام لوگوں كو ان مراتب ميں تميز كرنا جو خداوند تعالے اور مخلوقات كے ساتهه مخصوص هيں سخت مشكل هى •

دوم يهه كه آسماني شريعتوں نے اس بات كي تصريح كي هى كه خداوند تعالى نے بعض امور فرشتوں كو تفويض فرمائے اور نيز وه اپنے بعض مقرب بندوں كي دعا قبول فرماتا هى اور قيامت كے دن شفاعت قبول كرنے كا وعده فرماتا هى — پس جاهلوں كو ان باتوں اور تصرف ميں فرق كرنا دشوار هوا •

سوم يهه كه انسان كے ليئے يهه ايك طبعي بات هى كه وه تعظيم ميں حد مناسب سے تجاوز كركے اغراق اور غلو كے درجه كو پهونچا ديتا هى –

† بے شک بدكار لوگ دوزخ ميں هونگے —

‡ اور جو شخص گناه كا مرتكب هوگا وه أس كي سزا پائيگا –

§ اور جب كبهي هم نے كوئي پيغمبر بهيجا تو أس كو أسي كي قومي زبان ميں بات چيت كرتا هوا بهيجا تاكه وه ان كو اچهي طرح سمجها سكے اس پر بهي خدا جس كو چاهتا هى گمراه كرتا هى اور جس كو چاهتا هى هدايت ديتا هى –

اسي وجه سے الوالعزم پیغمبروں اور رسولوں نے لوگوں کو اپنے بزرگوں کي تعظیم و تکریم کو حد اعتدال پر قایم رکھنے اور بعض اعلی صفات میں ان کو خدا کے مرتبه کے قریب پهونچانے سے روکنے میں سخت کوششیں کي هیں — اور مظنات شرک خفي سے ڈرایا هی *

سب جانتے هیں که همارے پیغمبر صلی الله علیه و سلم نے لوگوں کو صرف توحید کي طرف دعوت دینے میں دس برس تک سخت تکلیفات اور مصائب برداشت کیئے هیں اور اپني اُمت کا نام " موحدین " رکھا هی اور خداوند تعالی نے قرآن مجید کا ایک چوتھائي حصه توحید کے بیان میں نازل فرمایا هی — اور اسلام کي بنیاد کلمه " لا اله الا الله " پر رکھي گئي هی اور یهي افضل الذکر قرار دیا گیا هی — اس میں یهه حکمت هی که ایک مسلمان خواه اُس کا ایمان کیسا هي مستحکم هومگر تاهم اُس کو اپنے خیال سے نفي شرک کي احتیاج دائمي اور استمراري طور پر باقي رهتي هی — کیونکه انسان طبعي طور پر شرک کي طرف سخت میلان رکھتا هی (مرحی) یهه کچھه مسلمانوں هي کے ساتھه مخصوص نهیں هی — بلکه پهلي قوموں کي بھي یهي حالت رهي هی که جس وقت رسولوں نے ان سے مفارقت کي تو وه فوراً شرک میں مبتلا هوگئیں — حضرت موسی علیه السلام صرف ۴۰ راتوں تک اپني قوم سے علحده رهے اُس نے گوساله بنایا اور اُس کي پرستش کرنے لگي *

اگر هم اُس شرک کي نسبت غور کریں جس کو قرآن مجید نے شرک قرار دیا هی تاکه هم اُس سے محفوظ رهیں تو هم کو معلوم هوتا هی که خدا وند تعالی نے یهود و نصاری کي نسبت فرمایا هی " † اتخذوا احبار هم و رهبانهم ارباباً من دون الله " حالانکه یهود و نصاری کے عالموں اور مشایخ میں کوئي شخص ایسا نهیں هوا هی جس نے خدا کے ساتھه مماثلت اور مشابهت کا دعوی کیا هو یا اپنے آپ کو پیدا کرنے اور مارنے اور جلانے میں خدا کا شریک ٹھیرایا هو - عام مسلمانوں کے نزدیک ربوبیت کا انحصار انهیں باتوں پر هی اور یهي ان کو شرک کے رواج دینے والوں نے تلقین کي هی اصل یهه هی که احبار اور رهبان نے صرف تشریع میں اپنے آپ کو خدا کا شریک ٹھیرایا تھا - وه کهتے تھے که فلاں چیز حلال اور فلاں حرام هی اور اُن کے پیرو اِن احکام کو قبول کرتے تھے اِس لیئے خدا نے اُن کي نسبت فرمایا که اُنهوں نے اپنے عالموں اور مشایخ کو خدا بنا لیا هی *

هم کو یهه بھي معلوم هوتا هی که خداوند تعالی نے قریش کو مشرک فرمایا هی حالانکه اُن کي نسبت یهه بھي فرمایا هی که " اگر تم اِن سے پوچھو که آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو وه ضرور یهي جواب دینگے که خدا نے " یعني وه خالقیت کو خدا هي کے ساتھه مخصوص خیال کرتے هیں - اور بتوں کے ساتھه اُنکے توسل پکڑنے کو عبادت کے لفظ سے تعبیر کیا هی چنانچه ان کا یهه قول نقل کیا هی " ‡ مانعبدهم الا لیقربونا الی الله زلفی " — حالانکه اکثر مسلمان یهه خیال کرتے هیں که توسل کا یهه درجه عبادت نهیں هی اور نه شرک میں داخل هی — اور جن چیزوں سے وه وسیله پکڑتے هیں ان کو واسطه کهتے هیں - اُن کا قول هی که عبد اور معبود کے درمیان کوئي واسطه هونا ضروري هی " اور واسطه کا کسي طرح انکار نهیں هوسکتا " *

اس سے صاف معلوم هوتا هی که مشرکین قریش اپنے بتوں کي عبادت نهیں کرتے تھے اور نه اُن کو خالق اور رازق خیال کرتے تھے بلکه وه اُن کي تعظیم و تکریم کرتے اور اُن کے سامنے سجده کرتے اور اُن کے آگے اپني قربانیاں ذبح کرتے اور اُن کي نذریں مانتے تھے - اور یهه صرف اِس خیال سے که وه گذشته زمانه کے بزرگوں کي تصویریں هیں جو خدا کے مقرب اور اُس کي درگاه میں شفیع هیں — وه اِس تعظیم و تکریم کو پسند کرتے هیں اور مریضوں کو شفا دیتے اور فقیروں کو دولتمند بناتے هیں — لیکن اگر اُن کي تعظیم میں کمي کي جاتي هی تو وه ناراض هوجاتے هیں اور اِن کے مال و اولاد کو نقصان پهونچاتے هیں *

هم کو معلوم هوتا هی که خدا نے قرآن مجید میں فرمایا هی "† ولاتدعوا مع الله احدا " اور نیز فرمایا هی "‡ بل ایاه تدعون فیکشف ما تدعون" اور نیز فرمایا هی "§ ایاک نعبد و ایاک نستعین " اِس قسم کي آیات بینات سے قریش کے یهه اعمال شرک قرار دیئے گئے هیں حتی که انحضرت صلی الله علیه وسلم نے تصریح فرمائي هی که " جس نے خدا کے سوا کسي اور کي قسم کھائي تو اُس نے کفر اور شرک کیا " *

اب هم اس امر پر غور کرتے هیں که یهه یا ایسے اعمال جو صورت اور حکم میں ان کے ساتھه مشابهت رکھتے هوں اسلام میں شایع هیں یا نهیں ؟ - جو شخص الٰهي اُمور میں کسي کي ملامت کي پرواه نهیں کرتے وه بالضرور اس امر کی تصریح کرینگے که جزیره عرب کے سوا دیگر ممالک کے جمهور مسلمانوں کي حالت بهمه وجوه مشرکین کي حالت کے مشابه هی - اور جو پچھلي قوموں کے مذاهب کي نوبت هوئي تھي وه هي اسلام کي هوگئي هی — مسلمانوں کے بعض گروهوں نے بتوں کے عوض قبروں کو اختیار کیا هی - ان پر عالیشان مسجدیں اور عمارتیں تعمیر کي هیں — اور دروازوں پر خوشنما پردے ڈالے گئے هیں — ان میں روشني کي جاتي هی — لوگ قبر کو سجده کرتے اور اُس کے گرد طواف کرتے اور چوکھٹ کو چومتے هیں اور مصائب کے وقت اِن قبروں کے باشندوں کو پکارتے اور اِن کے نزدیک قربانیاں ذبح کرتے اور بجائے الله کے نام کے اِن پر پیروں کا نام پکارتے اور اِن کي نذریں مانتے اور اُن کي زیارت کے لیئے دور دراز سے سفر کرکے آتے هیں اور اِن کے باشندوں کے ساتھه اپني دلي اُمیدیں وابسته کرتے هیں اور اُن کے ذکر کو باعث نزول رحمت

† اُنهوں نے خدا کے سوا اپنے عالموں اور مشایخ کو خدا بنالیا هی -

‡ هم ان کي عبادت صرف اسي لیئے کرتے هیں که ان کے ذریعه سے خدا کي جناب میں هم کو تقرب حاصل هو -

† خدا کے ساتھه تو کسي کو مت پکار —

‡ بلکه تم صرف اُسي کو پکارتے هو اور وهي تمهاري کلفت دور کرتا هی -

§ هم تیري هي عبادت کرتے هیں اور تجھه هي سے مدد مانگتے هیں -

خیال کرتے هیں اور نهایت عجزوالحاح اور خشوع و خضوع کے ساتهه ان سے دعا کرتے هیں که وہ خدا کے یهاں ان کي دعائیں اور مرادیں پهونچادیں اور ان کے قبول هونے کي کوشش کریں — یهه تمام باتیں عبادت غیر الله کے ذیل میں داخل هیں *

مسلمانوں کے بعض گروهوں نے تصویر دار تختیوں کے بجاے جو نصاری میں استعمال کي جاتي هیں ایسي تختیاں اختیار کي هیں جن میں ان کے بزرگوں کے نام لکهے هوتے هیں تاکه ان کي یاد هر وقت تازہ رهے — ایسي تختیاں مسجدوں † اور گهروں میں بطور تبرک کے دیواروں پر آویزاں کي جاتي هیں- ان کے عنوان پر اس قسم کے نام لکهے هوئے هوتے هیں یا علي ' یا شاذلي ' یا دسوقي یا رفاعي ' یا بهاءالدین نقش بندي ' یا جلالالدین رومي ' یا بشکطاش ولي ' یا خواجه هند الولي *

مسلمانوں میں بعض گروہ ایسے هیں جو خدا کي عبادت اور اُس کے ذکر کے لیئے جمع هوتے هیں اور اثناء ذکر میں ایسي مدحیه نظمیں پڑهي جاتي هیں جو شعراے متاخرین کي جودت طبع کا نتیجه هوتي هیں— ان نظموں میں ادنی بات یهه هی که تعریف میں مبالغه سے کام لیا جاتا هی جس سے آنحضرت صلی الله علیه و سلم نے ممانعت فرمائي هی حتی که خاص اپني نسبت بهي - چنانچه فرمایا هی " تم میري حد سے زیادہ تعریف نکیجیو جیسي یهود نصاری اپنے پیغمبروں کي کرتے هیں " علاوہ ازیں اِس قسم کے ذکر کے جلسوں میں مشایخ کے مقامات بڑے شد و مد سے بیان کیئے جاتے هیں اور ایسے لفظوں میں اُن سے مدد مانگي جاتي هی اگر مشرکین قریش کو بهي اُن کے سننے کا اتفاق هوتا تو وہ ضرور ان موحد مسلمانوں کي تکفیر کرتے - کیونکه مشرکین قریش کا سب سے زیادہ بلیغ تلبیه یهه هی " لبیک اللهم لبیک لبیک لا شریک لک غیر شریک واحد تملکه وما ملک " یه تلبیه شیوخ کے مقامات سے بلحاظ شرک کے نهایت خفیف هی جو بلند آواز کے ساتهه درد ناک لهجه میں پڑهے جاتے هیں جیسے :

عبدالقادر یا جیلاني * یا ذا الفضل والاحسان
صرت في خطب شدید * من احسانک لا تنساني

اور جیسے :—

الا هم یار فاعي لي * انا المحسوب انا المنسوب
رفاعي لا تضیعي * انا المحسوب انا المنسوب

اور اس قسم کي بے شمار باتیں هیں جن کي نسبت کسي شخص کو بهي شبهه نهیں هو سکتا که وہ صریح شرک هیں جس سے مذهب اسلام انکار کرتا هی *

(باقي آیندہ)

† اس لفظ پر راقم مضمون نے حاشیه دیا هی اور لکها هی که قسطنطنیه اور بلاد ترک کي اکثر جامع مسجدوں کي یهي حالت هی اسپر ایڈیٹر المنار نے یهه اضافه کیا هی که اکثر اسلامي ممالک کي یهي حالت هی (مترجم) —

ندوة العلما

آج هم ایک آرٹیکل نوشته محمد موسی خاں صاحب بابت ندوة العلما اپنے اخبار میں شایع کرتے هیں — اگر ایڈیٹر کا مضامین غیر سے متفق هونا لازمي هوتا تو همکو اِس مضمون کے شایع کرنے کي غالبا عزت حاصل نهوتي کیونکه همارے راے میں معزز کارسپانڈنٹ کو ندوہ کي طرف سے اهم معاملات میں غلط فهمیاں هیں اور اسي وجه سے جو نتایج اخذ کیئے گئے هیں وہ بهي همارے راے میں ناقص هیں — همارے کارسپانڈنٹ نے تحریر کیا هی که اُن کو اُس ایڈریس کے مطالعه کا موقع نهیں ملا جو ندوةالعلما کي جانب سے نواب لفٹننٹ گورنر بهادر کي حضور میں پیش کیا گیا تها — چونکه راے قایم کرنے کے لیئے اِس ایڈریس کا مطالعه ضروري تها اگر اُس کے مطالعه تک همارے کارسپانڈنٹ صاحب اظهار راے ملتوي فرماتے تو زیادہ مناسب هوتا - همکو اِس مضمون سے خاص دلچسپي هی مگر بعض وجوهات سے جو کچهه همکو ایڈریس اور اُس کے جواب کي بابت لکهنا هی هم نے اُس کو في الحال ملتوي رکها هی - تاهم یهه لکهنا ضروري هی که ندوہ کے مقاصد کي بابت في زمانه بعض صریح غلط فهمیاں هو رهي هیں که جن کو رفع کرنا ندوہ کے مقاصد کے واسطے نه صرف مفید بلکه ضروري هی — مثلا یهه خیال صحیح نهیں هی که ندوہ کا مقصد صرف تعلیم و تربیت هی وہ بهي اُس قسم کي که جیسي مدرسةالعلوم علیگڈہ میں دي جاتي هی - در اصل ندوہ کا مقصد یهه هی که وہ ایک گروہ علما کا طیار کرے اور وہ گروہ انگریزي داں بهي هو — یهه بحث دوسري هی که آیا حصول مقصد کے سامان ندوة العلما کے دارالعلوم میں مهیا هیں یا نهیں — یهه بحث بهي جدا گانه هی که آیا جو علماء اِس دارالعلوم سے طیار هوکر نکلینگے اُن میں تعلیم یافته گروہ پر اثر ڈالنے کي کس حدتک قابلیت هوگي - علی هذا یهه امر بهي قابل غور هی که آیا مدرسةالعلوم کے ذریعه سے بعد چند ضروري انتظامات کے مقصد مذکور بالا بهتر طریقه پر حاصل هوسکتا هی یا نهیں - اِس قسم کے متعدد اُمور هیں که جنپر هم آیندہ مفصل بحث کرینگے مگر یهه هم اس وقت بهي کهنا چاهتے هیں که ندوہ کے مقاصد کي طرف سے کوئي غلط فهمي نه هونا چاهیئے - همارے کارسپانڈنٹ نے یهه راے ظاهر کي هی که ندوة العلماء کو ایسا گروہ طیار کرنا چاهیئے جو " دهریت " " بے دیني " وغیرہ کو جو فلسفه جدید کي وجه سے پهیلتي جاتي هی اُس کا انسداد کرسکے - یهه مسئله خود بحث طلب هی که ضعف عقاید کے معامله میں جدید فلسفه کو کسقدر دخل هی - کیونکه همکو اِس بابت واقفیت کے خاص مواقع حاصل هیں تاهم هم ایسے بهت کم صاحبوں سے واقفیت رکهتے هیں که جن پر جدید علوم کا کوئي ایسا زبردست اثر پڑا هو که محض اس اثر کي وجه سے اُن کے عقاید میں خلل واقع هوا هو - اگر یهه فرض بهي کرلیا جاے که جدید فلسفه کي وجه سے عقاید میں خلل واقع هو رها هی تو ندوة العلما کے پاس یهه جواب موجود هی که وہ اِس سے زیادہ کیا کرسکتے هیں که ایک مدرسه خاص اُسي قسم کے علماء کو طیار کرنے کے واسطے قایم کریں جس قسم کے که مطلوب هیں- اپنے مضمون

کے خاتمه پر همارے کارسپانڈنٹ نے تحریر کیا هی که سر سید احمد نے کسي موقع پر ندوة العلماء کا جوش و خروش سے خیر مقدم کیا تها — همکو اِس جوش و خروش اور خیر مقدم کي بابت مطلق واقفیت نهیں هی اور نه دریافت کرنے سے اس کي تصدیق هوتي هی - قطع نظر اِس کے کیا یهه ممکن نهیں هی که کسي معامله کي نوعیت اور اُس کے متعلقات میں عقب سے اسقدر تبدیلي واقع هو جاے که سر سید احمد کي راے جو ابتدا قایم کي گئي تهي بحالت موجود واجب التعمیل نه رهي - بهر کیف هماري یهه خواهش هی که اِس معامله پر خالي از ذهن هوکر غور کیا جاے اور هم بهي اپني حیثیت کے موافق اِس مقصد کے حصول میں وقتا فوقتا کوشش کرنے سے دریغ نکرینگے *

پراگرام

کارروائي محمدن اینگلو اورینٹل ایجوکیشنل کانفرنس دهلي

منظور کرده سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹي علیگڈه منعقده ۲۷ نومبر سنه ۱۹۰۲ ع

کانفرنس کے اجلاس دو قسم کے هونگے — ایک عام - دوسرے خاص - عام اجلاسوں میں تمام ممبر اور وزیٹر اور مهمان جنکو خاص دعوت دیگئي هو شریک هونگے اور اُنمیں وه کارروائي هوگي جو عام اجلاسوں میں هوا کرتي هی - مثلاً رزولیوشنوں کا پیش هونا - لکچروں کا دیا جانا - خاص خاص نظموں کا سنانا — اور خاص اجلاسوں میں کانفرنس کي اُن سب کمیٹیوں کي کارروائي پیش هوگي جو خاص خاص کاموں کے لیئے مقرر کي گئي هیں — ان خاص اجلاسوں میں وه ممبر شریک هونگے جن کو اس خاص کام سے دلچسپي هی اور اس میں وه رپورٹیں پیش کي جاوینگي جو اُس کے متعلق هونگي ' اور وه تدبیریں سوچي جاوینگي جن سے وه خاص کام اچهي طرح پر انجام پاویں *

عام اجلاسوں کے لیئے پانچ دن اور خاص اجلاسوں کے لیئے تین دن تجویز کیئے گئے هیں — هر روز ایک اجلاس هوا کریگا جو دس بجے دن سے شروع اور ڈیڑه بجے دن کے ختم هوگا *

عام اجلاس

پهلا اجلاس ۲۷ دسمبر روز شنبه کو هوگا — سب سے اول ریسپشن کمیٹي کي طرف سے معزز مهمانوں اور ممبروں کا خیر مقدم کیا جاوے گا اُس کے بعد پریسیڈنٹ کے انتخاب کي باضابطه تحریک هوگي - اس کے بعد پریسیڈنٹ عالیجناب هز هائنس آغا خاں کرسي صدارت پر رونق افروز هونگے اور افتتاحي ایڈریس دینگے — ایڈریس ختم هونے پر آنریري سکرٹري سال گذشته کي رپورٹ پیش کرینگے اور جس کسي ممبر کو اُس کي نسبت کچهه ریمارک کرنا هوگا وه ریمارک کریگا *

دوسرا اجلاس ۲۸ دسمبر روز یکشنبه کو هوگا اس میں رزولیوشن پیش هونگے *

۲۹ اور ۳۰ دسمبر کو بوجه دربار اور افتتاح نمایش کے کچهه کام نهوگا *

تیسرا اجلاس ۳۱ دسمبر روز چهار شنبه کو هوگا — اس میں بهي رزولیوشن پیش هونگے *

چوتها اجلاس ۳ جنوري سنه ۱۹۰۳ ع روز شنبه کو هوگا - اس میں علاوه رزولیوشنوں کے لکچر بهي هونگے *

پانچواں اجلاس ۴ جنوري سنه ۱۹۰۳ ع روز یکشنبه کو هوگا اس میں نظم پڑهي جاوینگي اور لکچر هونگے *

اجلاس خاص

پهلا اجلاس ۲ جنوري سنه ۱۹۰۳ ع روز جمعه کو هوگا اس میں سینسس سیکشن یعني تعلیمي مردم شماري مسلمانان کي نقشه جات پر غور هوگا اور اُس کے متعلق کارروائي هوگي — اور جهاں جهاں مردم شماري تعلیمي هوئي هی اُس کي رپورٹ پیش هوگي *

دوسرا اجلاس ۵ جنوري سنه ۱۹۰۳ع روز دوشنبه کو هوگا اس میں اُس سیکشن کي کارروائي پیش هوگي جو متعلق قایم کرنے برانچ اسکولوں کے هی *

تیسرا اجلاس ۷ جنوري سنه ۱۹۰۳ع روز چهار شنبه کو هوگا اس میں سیکشن متعلق تعلیم نسواں کے و نیز سیکشن متعلق عام معاملات تعلیمي کي کار روائي پیش هوگي *

دو جلسه رات کو بهي هونگے ایک شب پبلک ریڈنگ کا جلسه اور ایک شب کنور سیزیون (Conversazione) یعني باهمي ملاقات و مکالمه کا جلسه هوگا — (ان جلسوں کي تاریخیں بعد کو مقرر کي جاوینگي) *

دستخط محسن الملک
آنریري سکرٹري
سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹي

واقعات اور رائیں

هم کو معلوم هوا هی که ایجوکیشنل کانفرنس کي کمیٹي نے اکثر رئیسوں اور حاکموں اور اُن معزز لوگوں کو کانفرنس میں شریک هونے کي دعوت دي هی جو دربار دهلي میں آنے والے هیں ' اور هم اس بات کے سننے سے خوش هیں که هز آنر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بهادر ممالک متحده و هز اکسلنسي گورنر بهادر مدراس اور آنرایبل سر ڈیوڈ بار رزیڈنٹ حیدرآباد و آنریبل کرنل رابرٹسن رزیڈنٹ میسور و ایجنٹ گورنر جنرل

راجپوتانہ و رزیڈنٹ بڑودہ اور هزهائینس نواب صاحب مرشدآباد اور هز هائینس نواب صاحب بہاول پور و هزهائینس نواب صاحب مالیر کوٹلہ و نواب صاحب والي ریاست لوهارو اور دیگر معزز صاحبوں نے دعوت قبول کي هی اور هم اُمید کرتے هیں که دیگر والیان ریاست اور حکام بهي کانفرنس کي دعوت قبول فرماوینگے *

———— : ** : ————

هم نے اپنے گذشتہ پرچے میں روبي فنڈ کا کسیقدر تفصیل کے ساتھہ ذکر کیا تها - هم کو نہایت خوشي هی که اس معاملہ میں سرگرمي کے ساتھہ کارروائي هو رهي هی جس سے معلوم هوتا هی که جناب میر جعفر حسین صاحب نے مستقل ارادہ کامیابي حاصل کرنیکا کرلیا هی - چونکہ ارادہ اور اُس کے ساتھہ کوشش یہہ پہلا ذریعہ کامیابي کا هی ' لہذا همکو پوري توقع هی که اِن کوششوں کا نتیجہ حسب دلخواہ هوگا - میر جعفر حسین صاحب نے همکو اطلاع دي هی که ۱۸ دسمبر کے بعد ۱۰ جنوري تک اُن کا دفتر بمقام دهلي کانفرنس کمپ میں هوگا پس اِس زمانہ میں اس پتہ سے مراسلت کیجائے اور جو همدردان قوم اِس کام میں مدد دینا چاهیں وہ میر جعفر حسین صاحب سے کانفرنس کیمپ میں ملاقات کریں *

— —

میرٹھہ ڈویزن میں دو قصبات ایسے هیں جنکو تجارت کي وجہ سے روز افزوں ترقي هی یعني هاتهرس اور خورجہ - منجملہ ان کے خورجہ ریلوي اسٹیشن سے تقریباً چار میل پر واقع هی — گو یہہ فاصلہ زیادہ نہیں هی تاهم اُس کي وجہ سے تکلیف ضرور هوتي هی — عرصہ هوا کہ ایسٹ انڈیا ریلوے نے یہہ تجویز کیا تها که ایک شاخ خورجہ سے گڑہ مکتیسر تک بنائي جاے مگر بعد تحقیقات گورنمنٹ نے اِس تجویز کو نامنظور کیا — اب اِس معاملہ میں از سرِنو غور کیا گیا اور بالاخر یہہ فیصلہ هوا هی که ایک شاخ خورجہ سے قصبہ هاپڑ تک بنائي جاے - یہہ شاخ ۳۷ میل کي هوگي اور تخمیناً ۲۰ لاکهہ روپیہ اس کي طیاري میں صرف هوگا — یہہ ریل بلند شہر بهي جائیگي اور خیال کیا جاتا هی که اسٹیشن دونوں مقامات پر آبادي سے متصل بنائے جائینگے — آیندہ یہہ ریل هاپڑ سے میرٹھہ تک جائیگي اور اس کے ذریعہ سے خورجہ اور میرٹھہ کا سفر بلا غازي آباد گئے هوئے هوسکیگا *

————

بتاریخ ۴ دسمبر شاهزادہ ڈیوک آف کنٹ اور بیگم صاحبہ بمقام قاهرہ رونق افروز هوئے - اسٹیشن پر خدیو مصر اور وزراء بطور استقبال شاهزادہ صاحب سے ملے اور بعد ازاں شاهزادہ صاحب و بیگم صاحبہ بہمراهي خدیو محل عابدین کو جهاں وہ فروکش هیں تشریف لیگئے - مسٹر چیمبرلین اور مسز چیمبرلین بهي اُس روز وهیں تشریف رکهتے تهے

اور سب صاحبوں نے بوقت شب لارڈ کرامر کے ساتهہ کهانا تناول فرمایا - مسٹر چیمبرلین اُسي روز روانہ هوگئے مگر شاهزادہ صاحب معہ خدیو مصر بتاریخ ۸ دسمبر بمقام لکسر تشریف لیگئے *

————

یہہ خیال کیا جاتا هی که اکثر والیان ملک بتاریخ ۲۵ دسمبر بمقام دهلي تشریف لائینگے اور چونکہ وہ کرسمس ڈے هوگا لہذا استقبال یا سلامي نہ هوسکیگي *

————

پولیس کمیشن بتاریخ ۸ دسمبر بنارس سے الہ‌آباد آیا اور ممبر صاحبان حضور لفٹننٹ گورنر کے مہمان هیں شہادت کا خلاصہ اسي تحت میں چهاپا جاتا هی *

————

الہ‌آباد میں پولیس کمیشن کے روبرو مندرجہ ذیل صاحبان نے بتاریخ ۹ دسمبر کو اظہار دیا - مسٹر ڈیوس بیرسٹر - مسٹر جان هوپ سمسن جائنٹ سکرٹري بورڈ آف ریونیو - پنڈت سندرلال وکیل — پنڈت راما شنکر کلکٹر و مجسٹریٹ فتحپور — اور مسٹر الفرڈ نندي بیرسٹر گورکهپور — مسٹر ڈیوس کے اظہار کا خلاصہ یہہ هی که پبلک کو صرف یورپین افسروں پر اطمینان هی — اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کے نیچے جس قدر عہدے هیں سب میں رفارم کي ضرورت هی - بہتر قسم کے آدمي ملازم رکهے جائیں اور تنخواہ بهي زیادہ دیجائے اعلی عہدے هندوستانیوں کو نہ ملنے چاهئیں - مکهیا کي بجاے خود زمینداروں کو پولیس کے معاملات میں ذمہ دار بنایا جاے *

مسٹر سمسن صاحب نے بیان کیا که پولس کو لوگ ناپسند ضرور کرتے هیں- نہ پولیس کے اهلکار خود صداقت پسند هوتے هیں نہ رعایا جس سے سابقہ پڑتا هی صداقت پسند هی - نہ کوئي پبلک اوپینین هی جس سے اصلیت کے دریافت میں پولیس کو مدد ملے — اس کے علاوہ مندرجہ ذیل وجوہ سے بهي پولیس سے لوگ ناخوش هیں *

(۱) تمام رعایا در اصل اندروني طور پر پولیس کے خلاف هی *

(۲) اهلکاران پولیس اخلاقي لحاظ سے اُس درجہ کے نہیں هوتے که جتنے اُن کے اختیارات وسیع هیں *

(۳) اِس میں پولیس کا ذاتي اورنیز سرکاري کام کے لحاظ سے نفع هی که لوگ اُن سے خایف رهیں *

مسٹر سمسن نے بیان کیا که کل رفارم کا دار مدار اسبات پر هی که اعلی افسر لایق هوں جو اپني عقل سے کام کریں نہ که ماتحتوں کے بهروسہ پر اور یہہ بهي کہا که هندوستانیوں کو اعلی عہدہ نہ ملنے چاهئیں *

پنڈت سندر لال نے بیان کیا کہ پولس کی بدنامی کی وجہ لالچ هی تاهم جس قدر اب امن هی کسی زمانہ میں نہیں تھا — تعلیم یافتہ هندوستانیوں کی وجہ سے دیگر صیغوں کی حالت بہت کچھہ بہتر هوگئی هی — پولس میں صرف دو تعلیم یافتہ هندوستانی ابتک داخل هوئے هیں — تعلیم یافتہ اور شریف هندوستانیوں کو پولیس میں لیا جاے — چند عہدہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹی کے اُن کے واسطے مخصوص کیئے جائیں ●

مسٹر نندی نے جو تحریری راے دی اُس سے معلوم هوتا هی کہ وہ کے رفارم معاملہ میں مایوس هیں اس کو خود بھی مسٹر نندی نے تسلیم کیا — اُن کی راے میں پولیس کا افسر کلکٹر هونا چاهیئے مگر مقدمات کا کام کلکٹر سے علحدہ کرلیا جاے ●

حضور ویسراے بتاریخ ۶ دسمبر کلکتہ رونق افروز هوئے — اس مرتبہ صرف ۱۲ یوم تک کلکتہ قیام کیا جائیگا بعد ازاں دهرہ‌دون تشریف لائینگے اور تا رونق افروزی دهلی وهیں تشریف رکھینگے بعد دربار حضور ممدوح لکھنو اور نیز بمقام گیا تشریف لے جاوینگے ●

بیان کیا جاتا هی کہ امیر حبیب اللہ خاں نے مبلغ سولہ هزار روپیہ سالانہ ملا نجم‌الدین کو اس غرض سے دینا منظور کیا هی کہ دیگر ملا لوگوں کو مناسب حصص میں تقسیم کیا جاے تاکہ وہ لوگ خیر خواہ سلطنت کابل رهیں ●

بتاریخ ۶ دسمبر پایونیر میں مفصل حالات اُس افسوس ناک قتل کے شائع هوئے هیں جو بدایوں کے ایک معزز خاندان میں ۷ ستمبر کو هوا تھا — مسماۃ بی جان مقتولہ ابوذر عرف رضی کی بیوی تھی اور بعد تحقیقات ابتدائی مجسٹریٹ ضلع نے یہہ راے قرار دی کہ خود شوهر اور اُس کی سوتیلی ماں اور اُس ماں کی همشیر اس قتل میں شریک تھے — قتل کے سترہ روز کے بعد نعش قبر سے بحکم مجسٹریٹ نکلوائی گئی اور ملاحظہ ڈاکٹری کرایا گیا — باوجود امتداد مدت نعش نہایت عمدہ حالت میں پائی گئی — اگر ایسا نہ هوتا تو ثبوت دشوار تھا — ڈاکٹر نے شہادت دی هی کہ مردہ کی گردن پر ایسا نشان موجود تھا کہ جس سے معلوم هوتا تھا کہ گلا بذریعہ کسی رسی کے گھونٹا گیا — اور ایک خادمہ نے شہادت دی کہ اُس نے تینوں ملزموں کو ارتکاب جرم کرتے دیکھا — یہہ بھی بیان کیا جاتا هی کہ زهر بھی دیا تھا مگر ممتحن کیمیائی کی رپورٹ سے زهر خورانی ثابت نہیں هوئی — مقتولہ کی نسبت بیان کیا جاتا هی کہ نہایت نیک چلن اور پرهیزگار تھی مگر ملزموں کے باهمی تعلقات مشتبہ قسم کے پائے گئے — انهی تعلقات کی وجہ سے اور نیز اس وجہ سے کہ مقتولہ سنت جماعت تھی اور شوهر شیعہ هی آپس میں نفاق رهتا تھا — چونکہ مقدمہ سشن میں زیر تجویز هی صرف وہ واقعات اختصار کے ساتھہ بیان کیئے گئے جو مجسٹریٹ ضلع نے اپنی تجویز میں تحریر کیئے هیں — قاتل بی - اے پاس هی اور مولوی دولت علی وکیل بدایوں کا فرزند هی ●

جو حضرات کرکٹ سے دلچسپی رکھتے هیں اُن کو معلوم هوگا کہ ولایت سے جو ایک کرکٹ ٹیم موسوم بہ آکسفورڈ اتھنٹکس آیا هی اور جو ۱۸ جنوری علیگڈھ میں بھی کھیلنے والا هی اُس کو اس وقت تک مسلسل ناکامیاں هو رهی هیں — تاهم همکو خوشی هی کہ همارا کرکٹ الیون اس معزز ٹیم سے مقابلہ کرنے کے واسطے طیاری کر رها هی — ۱۲ و ۱۳ دسمبر کو ایک اعلی درجہ کا میچ درمیان همارے الیون اور اجمیر الیون کے علیگڈھ میں هوگا — اجمیر الیون بھی اول درجہ کا ٹیم خیال کیا جاتا هی ●

دو مہینے کا عرصہ هوا کہ امیر کابل کا طلبیدہ جو سامان جنگ ولایت سے آیا تھا وہ پشاور میں روک دیا گیا — اس واقعہ کی بابت ایک سوال کے جواب میں سکرٹری آف اسٹیٹ نے بیان کیا کہ کرپ توپوں کے منگوانے کی اجازت امیر عبدالرحمن خاں کو ماہ مئی سنہ ۱۹۰۱ع میں دیدی گئی تھی پس کرپ توپیں نہیں روکی گئیں مگر باقیماندہ سامان کی بابت درمیان امیر کابل و گورنمنٹ انڈیا مراسلت هو رهی هی — همکو تعجب هی کہ ایسے اهم معاملات میں کوئی مستقل قرار داد باهمی مابین ان دونوں سلطنتوں کے نہیں هی — یہہ بھی خیال کرنے کی بات هی کہ امیر عبدالرحمن کے زمانہ میں کبھی ایسا واقعہ نہیں هوا — اگر هوا بھی تو بہت جلد فیصل هوگیا — امیر مرحوم نے اس معاملہ کی بابت ایک دربار میں مفصل گفتگو کی تھی اور بیان کیا تھا کہ کیا برٹش گورنمنٹ کو کابل کی دوستی میں شبہہ هی ؟ — اگر شبہہ نہیں هی تو هتیاروں اور سامان جنگ کے معاملہ میں کیوں بدظنی کی جاتی هی — جس قدر سامان جنگ مہیا کیا جاے اُسیقدر برٹش گورنمنٹ کو خوش هونا چاهیئے کیونکہ اُس کا دشمن همارا دشمن هی — اول تو برٹش گورنمنٹ کو واجب هی کہ خود همکو سامان دے — اگر ایسا نہ کرے تو بهر کیف مزاحمت نہ کرنا چاهیئے — امیر عبدالرحمن قضا کرگئے مگر تعلقات قایم هیں پس همکو اُمید هی کہ یہہ نازک معاملہ خوش اسلوبی کے ساتھہ طی هوجائیگا اور آیندہ یا خریداری بلا اجازت نہ هوگی یا روک ٹوک نہ هوگی ●

هم نے اس خبر کو رنج کے ساتھہ سنا کہ ۷ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ع کو بابو طوطا رام صاحب وکیل نے انتقال کیا — آپ نہایت نامی وکیل اور سر برآوردہ اور پبلک اسپریٹڈ جنٹلمین تھے اور آپ کے انتقال سے علیگڈھ کا ایک معزز رکن دنیا سے اُٹھہ گیا ●

ضروري اطلاع

اِس بات کے اعلان کي خاص ضرورت معلوم هوتي هی که بموجب قواعد صرف وہ اصحاب منجانب کالج و کانفرنس چندہ جمع کرسکتے هیں جن کے پاس تحریري اجازت آنریري سکرٹري کي هو - مفصل قواعد ۳۱ جولائي کے پرچه میں چھاپے گئے تھے *

اخبارات سے درخواست کي جاتي هی که ضروري معامله کے اعلان میں همکو پوري مدد دینگے *

(دستخط) محسن الملک

ثالث بالخیر

دلچسپ ترکي قصه کا ترجمه

جس کے مولف مسٹر سجاد حیدر بي - اے - هیں مترجم سے بمقام مدرسة العلوم علیگڈہ مل سکتا هی *

قیمت في جلد　...　...　۵

اِشتہار

قانون شہادت مولفه جناب مسٹر سید محمود صاحب کا چھپ طیار هوگیا هی — درخواستیں بنام منیجر ڈپوٹي بک ڈپو مدرسة العلوم علیگڈہ آنا چاهیئیں *

رسالۃ التوحید

یه کتاب عربي زبان میں مصر کے ایک مشهور اور زبردست فاضل شیخ محمد عبدہ المصري کي جدید تصنیف هی جس کي بعض نهایت اهم اور ضروري فصلوں کا ترجمه مولوي رشید احمد صاحب انصاري نے علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ میں شایع کیا تھا جس کي کچھه جلدیں کتاب کي شکل میں علحدہ بھي چھپ گئي هیں - قیمت في جلد ایکروپیه - منیجر ڈپوٹي شاپ مدرسة العلوم علیگڈہ سے درخواست کرنے پر مل سکتا هی *

The Aligarh Institute Gazette.

REDUCED ADVERTISEMENT RATES.

(Either in English or Urdu or in both.)

Whole Page, per mensem—In advance ...	Rs.	12	0	0
One Column, per mensem—In advance ...	„	6	8	0
Half Column, per mensem—In advance ...	„	4	0	0
Quarter Column, per mensem—In Advance ...	„	2	8	0

No contract accepted for less than twelve months at the above Rates. For six months, 25 per cent. or 4 Annas more per Rupee per month, and for 3 months 37½ per cent. or 6 Annas more per Rupee per month will be charged.

All casual Advertisements will be charged at 2 annas per line. No advertisement, however small, will be charged at less than 8 Annas per insertion.

Concession.—A Copy of *The Aligarh Institute Gazette* will be supplied to every Advertiser, if desired, for the period of the contract, regularly, at reduced Rates, but must be paid for in advance, only to cover the postage, &c., *viz.*:—For an advertiser of a whole page, Rs. 5; One column, Rs. 5-8; Half column Rs. 6; and Quarter column, Rs. 7 per Annum will be charged.

Communications regarding literary subjects, intended or publication in the *Institute Gazette*, should be addressed to "The Editor." Letters relating to Advertisements and printing, &c., should be addressed to the Manager, *Institute Press*, Aligarh. Money should be remitted to the Bursar of the M. A.-O. College.

Printed and published by Mahomed Mumtaz-uddin at the Institute Press, Aligarh.

علیگڈہ انسٹیٹیوٹ پریس میں باهتمام محمد ممتازالدین چھپا اور مشتهر هوا

REGISTERED No A. 176

معہ تہذیب الاخلاق

THE ALIGARH INSTITUTE GAZETTE

OF

THE MAHOMEDAN ANGLO-ORIENTAL COLLEGE
WITH WHICH IS INCORPORATED
"THE MAHOMEDAN SOCIAL REFORMER."

HONORARY EDITOR :— *MOULVI SYED MEHDI ALI KHAN.*

New Series VOL. II. No. 38. THURSDAY, 18th SEPT. 1902. روز پنجشنبہ ۱۸ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ ع سلسلہ جدید جلد ۲ نمبر ۳۸

فہرست مضامین

کانفرنس

ہمارا خیال اس طرف رجوع کیا گیا ہے کہ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس آیندہ میں مشہور و معروف مسٹر ٹاٹا کو مدعو کیا جاے اور اگر ممکن ہو تو بعد معمولی کارروائی کے اُن کی خدمت میں ایک خاص اڈریس پیش کیا جاے — اس میں مطلق شبہہ نہیں ہوسکتا کہ اس فیاض دل پارسی جنٹلمین نے تعلیم کے معاملہ میں جو کچھہ کیا ہے اُس کی مثال اس ملک میں نہیں ہے — اگر کانفرنس اُن کا خاص اعزاز کرے تو خود کانفرنس کی عزت ہے — ہم خوش ہونگے اگر اس معاملہ میں اظہار راے کیا جائیگا ●

لوکل کمیٹی دہلی نے چند جدید قواعد مرتب کیئے ہیں — معمولی فیس قیام و طعام صہ روپیہ یومیہ ہے اور ایک درجہ عـــہ روپیہ روز اور دوسرا مصاہ۸ یومیہ کا بہی قرار دیا گیا ہے — اول الذکر درجہ کے ممبروں کے واسطے آراستہ کمرے (اور شاید بعض حالتوں میں آراستہ خیمہ) مہیا کیئے جائینگے اور کل انتظام اُن کے آرام کا اسی پیمانہ پر ہوگا — اس درجہ میں غالبا یورپین ممبروں کے واسطے بہی انتظام ہوگا — مصاہ۸ یومیہ کے درجہ میں قیام کا بندوبست شہر میں کیا جائیگا — طعام کا انتظام بہی اس میں داخل ہے — عـــہ یومیہ ادا کرنے والے ممبروں کی ذاتی گاڑیاں اور گھوڑے کانفرنس کے اصطبل میں رہ سکینگے ●

شرح فیس یہہ ہے

ایک گھوڑا اور ایک دوپہیہ گاڑی فی یوم	...	صہ۸/
ایک گھوڑا اور ایک چوپہیہ گاڑی فی یوم	...	مصاہ
جوڑی اور گاڑی	...	مصاہ۸/

ملازموں کے کہانے کی بابت ۸/ یومیہ لیا جائیگا — بحالت قیام کہانا دوسری جگہہ کہانے سے فیس میں کمی نہیں ہوسکتی — طعام اور قیام لازم ملزوم ہیں — کم از کم ۷ یوم کی فیس ادا کرنا لازم ہے — صرف ممبروں کو قیام کا حق ہوگا نہ کہ وزیٹروں کو ●

OUR MAIL BAG.

Educational Conference.

An editor's mail bag may be his own property but its contents are not meant exclusively for him. We therefore propose to share some of the contents of our mail bag with our readers. Some of the contents? Why not all? Well, for a very simple reason. Our mail bag is neither steel-plated nor iron-clad. It is consequently ill-fitted to afford us shelter against irrate readers. We are far from hinting that the contents are partly directed against individuals. Our mail bag is much too small to afford space for such contributions. Moreover the best of bags is not fire proof. Ours at all events is not, and it would be a pleasure to us to burn it down the day it came to us containing personal attacks. It is apparently well-known that we are very touchy on this point. So one of the following things is certain. Either such contributions never start on their journey or if they do they drop away before coming into our hands.

But personal attacks are not the only attacks that give offence. If you attack a popular institution—a College, a Congress, a Conference—you are quite as liable to be stoned to death as in the other case. We have not mentioned the Conference at random. We have of late been the unwilling recipients of letters about the Mahomedan Educational Conference. Some of these have postal and other marks shewing unmistakeably that they had travelled some distance—long or short—before reaching us. Others show no such marks. We simply find them on our table. The incident greatly puzzled us when it first happened. Could it be that we were surrounded by agents of some secret society? We live under the special protection of law. Should we invoke its aid? Could it be that some of the *Mahatmas* had been interesting themselves in the affairs of the Educational Conference, and wanted to use our columns for the dissemination of their views. Such incidents, be it remembered, have happened before. Many of our readers

ہمارا میل بیگ

نوٹ مترجم — اس قسم کے مضامین کا ایسا ترجمہ ہونا کہ اصل کا لطف باقي رہے نہایت مشکل ھی -

اِیجوکیشنل کانفرنس

گو ایک اِیڈیٹر کا میل بیگ (ڈاک کا تھیلہ) اُس کي خاص ملکیت ہو ' لیکن جو چیزیں اُس کے اندر ہوتے ہیں وہ صرف اُس کے واسطے نہیں ہوتے ہیں - اِسي وجہ سے ہم اپنے میل بیگ کي چٹھیوں کے بعض مضامین میں اپنے ناظرین کو شریک کرنا چاہتے ہیں — شاید یہہ سوال کیا جاوے کہ ہم صرف بعض میں اُن کو کیوں شریک کرتے ہیں ' سب میں کیوں نہیں کرتے تو اِس کي ایک نہایت معقول وجہ ھی — ہمارے میل بیگ پر نہ تو فولاد کي چادر چڑھي ہوئي ھی اور نہ وہ لوھے سے منڈھا ہوا ھی ' اور اِسوجہ سے وہ ہمکو غضبناک اشخاص سے پناہ دینے کے لایق نہیں ہیں — اِس سے ہماري یہہ مراد ہرگز نہیں ھی کہ اُس کي بعض چٹھیاں کسي گروہ یا کسي متنفس کي ذاتیات سے متعلق ہوتي ہیں - ہمارا میل بیگ اِس قدر چھوٹا ھی کہ اِس قسم کي خبروں کے واسطے اُس میں کافي جگہہ نہیں ہوسکتي ھی — علاوہ بریں گو کوئي بیگ کیسا ھي عمدہ کیوں نہ ہو لیکن وہ فائر پروف نہیں ہوسکتا ھی (یعني ایسا کہ اُس پر آگ اثر نہ کرے) اور بہرکیف ہمارا میل بیگ تو فائر پروف نہیں ھی اور جس روز وہ ذاتیات سے متعلق چٹھیاں لیکر ہمارے پاس آویگا تو ہم نہایت خوشي سے اُس کو جلا دینگے — یہہ بات ظاہرا بخوبي معلوم ھی کہ ہم کو اِس معاملہ میں نہایت احتیاط ھی — پس مندرجہ ذیل باتوں میں سے ایک بات تحقیق ھی یا تو اس قسم کے مضامین کبھي روانہ نہیں ہوتے ہیں' یا اگر وہ روانہ بھي ہوتے ہیں تو وہ ہمارے ہاتھہ میں آنے سے پہلے راستہ میں رہ جاتے ہیں *

ذاتي اعتراضات صرف اِس قسم کے نہیں ہوتے ہیں جن سے کوئي شخص ناراض ہو — بلکہ اگر تم کسي عام پسند اِنسٹیٹیوشن ' مثلاً ایک کالج ' یا کانگریس یا کانفرنس پر حملہ کرو تو تم کو اِسي طرح سنگ سار ہونے کا اندیشہ ھی جیسے کہ دوسري صورت میں - ہمنے کانفرنس کان کو کچھہ اتفاقیہ نہیں کیا — چند روز سے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کي نسبت ہمارے پاس بغیر ہماري خواہش کے چٹھیاں آ رھي ہیں - اُنمیں سے بعض چٹھیات پر ڈاک خانہ کي مہر اور دوسرے نشانات ہوتے ہیں جن سے صاف ظاہر ہوتا ھی کہ ہمارے پاس پہونچنے سے پہلے یہہ چٹھیاں کسیقدر فاصلہ طی کرکے آئي ہیں - مگر بعض چٹھیات پر اِس قسم کي کوئي نشانیاں نہیں ہوتي ہیں — ہم ان کو اپني میز پر رکھا ہوا پاتے ہیں ہمکو اِس ماجرہ سے جبکہ وہ اول ظہور میں آیا نہایت حیرت ہوئي - ہم نے کہا کیا یہہ ہوسکتا ھی کہ ہمکو کسي خفیہ سوسائیٹي کے ایجنٹوں نے گھیر لیا ہو ؟ ہم قانون کي خاص حمایت میں رہتے ہیں — کیا ہمکو قانون کي مدد طلب کرني چاھیئے ؟ کیا یہہ ہوسکتا ھی کہ بعض مہاتما کانفرنس کے معاملات کیجانب توجہ ظاہر کرتے ہوں' اور اپني خبروں کے مشتہر کرنے کے لیئے ہمارے اخبار کے کالموں سے کام لینا چاہتے ہوں ؟ — واضح رہے کہ اس قسم کے واقعات سابق میں بھي ظہور میں آ چکے ہیں-

will recollect that an editor of the *Pioneer* (Mr. Sinnet) once found a letter under his pillow: a letter from the *Mahatmas* who according to the Theosophists live on the Himalayas. Could it be this, that or something else. We were casting about for an explanation when help came from a friend whom we are in the habit of consulting on special occasions. He subjected the whole case to that scrutiny which is habitual to trained lawyers, and after due deliberation he gave judgment. In his opinion it was a case of somnembolism. The letter in question had been written in our own office over night and left where it was found in the morning. This is *his* opinion. We, on *our* part, neither accept nor reject the theory. We neither avow nor disavow the letter, or rather letters, for others came into our hands subsequently in the same fashion.

A number of questions, relating to the Conference, are discussed in these mysterious communications. At the outset the writer says he does not quite understand the objects of the Conference. He furth er declares that many of the comparatively new supporters of the Conference do not understand them and even the older supporters seem to be hazy on the point. Even the latter, he says "are not quite clear in their minds as to why they started and whither they are going. They will meet this year because they met last year. They met last year because they had met the previous year." He admits that a more or less detailed statement of its aims and objects will be found in the reports of the Conference. But "that is not sufficient." Individual members should have clearer idea of them. The reply we intended to make was that the Conference was not to blame. It was the members' look out He had anticipated this reply. His rejoinder was that the Conference was nothing more than a collection of members. It is from its members, and the majority of members too, and not from its founders or originators that the Conference must be judged. We had better quote his own words. "I hope people will do me the favour not to misunderstand me. I admit that the Conference is doing good. What I say is let us try and make it much more of a reality than it is at present. Do not talk of the low standard of education and civilisation among Mahomedans. Such as they are Mahomedans can be utilised for national purposes to a much greater extent

ہمارے اکثر ناظرین کو یاد ہوگا کہ پاینیر کے ایک ایڈیٹر (مسٹر سنٹ) کو ایک چٹھی اپنے تکیہ کے نیچے ملی تھی - یہہ چٹھی مہاتماؤں کیطرف سے تھی جو بقول فرقہ تھیوسوفسٹ کے کوہ ہمالیہ پر رہا کرتے ہیں- ہم اِس واقعہ کی اصلیت دریافت کرنے کی جستجو میں تھے کہ ہمارے ایک دوست کی طرف سے ہمکو مدد پہونچی' جس سے خاص موقعوں پر ہم مشورہ لیا کرتے ہیں — چنانچہ ہمارے دوست نے اس کل معاملہ کی نسبت اس قسم کی تحقیقات و تفتیش کی جیسے تربیت یافتہ قانون پیشہ حضرات کا خاص حصہ ہوتا ہی - اور بعد غور کامل کے اُس نے اپنی راے ظاہر کی - اُس کی راے میں یہہ معاملہ سومنمبلزم کا تھا † اُن کی یہہ راے ہوئی کہ یہہ چٹھیاں رات کو خود ہمارے دفتر میں لکھی گئیں اور اُس مقام پر چھوڑ دی گئیں جہانکہ وہ صبح کو پائی گئیں — یہہ راے ہمارے دوست کی ہی ' اور ہم اس قیاس کو نہ تو تسلیم کرتے ہیں اور نہ اُس کو رد کرتے ہیں - نہ ہم اس چٹھی کا بلکہ چٹھیات کا (کیونکہ اُس کے بعد دوسری چٹھیاں اُسی طریقہ سے ہمارے پاس آئیں) نہ تو ہم اعتراف کرتے ہیں اور نہ اُس سے انکار کرتے ہیں •

اِن پر اسرار چٹھیات میں کانفرنس کے متعلق چند سوالات پر بحث کی گئی ہی — ابتدا میں راقم چٹھیات بیان کرتا ہی کہ کانفرنس کے مقاصد بلکل اُسکی سمجھہ میں نہیں آتے — وہ یہہ بھی بیان کرتا ہی کہ کانفرنس کے اکثر نئے حامی ان مقاصد کو نہیں سمجھتے ہیں اور اُس کے پرانے حامیوں کو بھی اسباب میں شبہہ معلوم ہوتا ہی — وہ امسال اس لیئے جمع ہونگے' کہ وہ سال گذشتہ میں بھی جمع ہوئے تھے ' اور وہ سال گذشتہ میں اس وجہ سے جمع ہوئے تھے کہ وہ اگلے برس میں جمع ہوئے تھے ' وہ تسلیم کرتا ہی کہ کانفرنس کی رپورٹوں میں اُس کے اغراض و مقاصد کی نسبت کم و بیش مفصل بیانات پائے جاوینگے لیکن " یہہ کافی نہیں ہی " ہر ایک ممبر کو اُن کو صاف صاف سمجھنا چاہیئے — اِس کا ہم یہہ جواب دینا چاہتے تھے کہ کانفرنس قابل الزام نہیں ہی بلکہ ممبروں کی تحقیق و تفتیش کا قصور ہی - اُس کو پہلے ہی سے اس جواب کی توقع تھی اور اُس کا یہہ جواب الجواب لکھا تھا کہ کانفرنس کے معنی مجمع ممبران ہی - کانفرنس کا اندازہ اُس کے ممبروں بلکہ ممبروں کی مجارٹی کے لحاظ سے کرنا چاہیئے نہ کہ اُس کے بانیوں یا مجوزوں کے لحاظ سے - بہتر ہی کہ ہم اُس کے خاص الفاظ کو اس مقام پر نقل کردیں " میں اُمید کرتا ہو کہ لوگ از راہ مہربانی میرے نسبت غلط فہمی نہ کرینگے - میں تسلیم کرتا ہوں کہ کانفرنس عمدہ کام کر رہی ہی - جو کچھہ میں کہتا ہوں وہ یہہ ہی کہ ہمکو ایسی کوشش کرنی چاہئے کہ وہ بہ نسبت اس کے جیسی کہ اب ہی ایک زیادہ تر اصلی اور کارآمد جماعت ہو جاوے — مسلمانوں میں کم درجہ کی تعلیم و شائستگی کے ہونے کا ذکر مت کرو ' مسلمان بحثیت موجودہ بھی قومی مقاصد کے واسطے بہ نسبت حالت موجودہ کے زیادہ تر کام میں لائے جاسکتے ہیں ' وہ صرف رہنمائی کے محتاج ہیں اور اگر کانفرنس چاہے

† سومنمبلزم میں جو مبتلا ہوتا ہی وہ بحالت خواب مثل حالت بیداری کام کرتا ہی اور کچھہ محسوس نہیں کرتا =

تو وہ اس قسم کي رھنمائي کرسکتي ھی — اگر یہہ بات مد نظر ھو کہ کانفرنس سے کچھہ فائدہ پہونچے (یعني بہ نسبت حال کے زیادہ تر فائدہ پہونچے) تو کانفرنس کو زیادہ تر توضوح اور صحت کے ساتھہ اپنے مقاصد کي تشریح کرني واجب ھی - سر دست میں یہہ اھم بحث کہ ھم کو عملي کارروائي کرنے کے لیئے کوشش کرني چاھیئے پیش نہیں کرتا ھوں — میں اُس کو رفتہ رفتہ پیش کرونگا — میري پہلي حجت (خواہ آپ اُسکو نکتہ چیني تصور کریں) یہہ ھی کہ .... " ھم راقم چٹھي کي پہلي حجت کا مطلب جو کانفرنس کے اغراض و مقاصد کي تشریح سے متعلق ھی سابق میں بیان کرچکے ھیں - چنانچہ اس بات کے بیان کرنے کے بعد کہ کانفرنس کے اغراض و مقاصد صاف صاف سمجھہ میں نہیں آتے ھیں چٹھي مذکور میں بیان کیا گیا ھی کہ " میں جانتا ھوں کہ آپ کي کانفرنس ایک ایجوکیشنل کانفرنس ھی — لیکن بحث کي غرض سے میں یہہ کہوں گا کہ وہ پولیٹکل معاملات کي نسبت بحث کرتي ھی — اور آپ اس بات کو ثابت کردیں کہ میرا یہہ بیان غلط ھی - آپ کا حافظہ نہایت ناقص ھوگا اگر آپ اس بات کو بھول گئے ھوں کہ کچھہ بہت برس نہیں گذرے کہ کانفرنس کے پریزیڈنٹ نے ایسے اصول بیان کیئے تھے جو نیشنل کانگریس کے برخلاف تھے - اگر ممبروں کو بعض اصولوں کي حمایت کرنے کا اختیار نہیں ھی ' تو یہہ امر واجبي ھی کہ کانفرنس کے پنڈال کے اندر اُن اصولوں پر نکتہ چیني بھي نہ کي جاوے - میں مرے مردے اُکھاڑنا نہیں چاھتا — میں صرف اس بات کو ظاھر کرنا چاھتا ھوں کہ جو کچھہ میں نے اُس کے مقاصد کي صاف صاف تشریح کرنے کي ضرورت کی نسبت بیان کیا ھی ' وہ واقعات پر مبني ھی - علاوہ بریں اس بات کي کیا کفالت ھی اور کیونکر اطمینان ھوسکتا ھی کہ آیندہ پھر کبھي ایسا نہوگا - اگر کوئي ممبر اُس وقت اعتراض کرنے کے لیئے کھڑا ھوگیا ھوتا جبکہ یہہ واقعہ ظہور میں آیا تھا تو بھي کسیقدر کفالت ھوجاتي " ھم دو ایک فقروں کو جو اِس کے بعد لکھے گئے ھیں عمداً اِس مقام پر نقل نہیں کرتے ھیں — ھمکو نکتہ چیني کا کچھہ خوف نہیں ھی - بلکہ برخلاف اس کے ھماري یہہ رائے ھی کہ کانفرنس کو درحقیقت ایک کار آمد مجمع بنانے کے لیئے نکتہ چیني کي قطعاً ضرورت ھی - ھم نے فقرات مذکور کو صرف اُس عبارت کي گنجایش کے لیئے جو ذیل میں درج ھی حذف کردیا ھی - " مسٹر اِیڈیٹر ایک دوسري بات اور ھی جس کا صاف ھونا ضروري ھی - وہ یہہ کہ سوشل معاملات آپ کي کانفرنس کے مقاصد کے اندر داخل ھیں یا نہیں ؟ - اِجلاس گذشتہ کي رپورٹ سے (جس میں سے مسٹر مہاجر کي ایڈریس نہ معلوم کسوجہ سے فروگذاشت ھوگئي ھی) بلاشبہہ یہہ بات معلوم ھوتي ھی کہ شمالي ھندوستان کے رھنے والے ایک نوجوان جنٹلمین نے اِس مضمون کي نسبت ایک رزولیوشن پیش کیا تھا - وہ ایک صاف رزولیوشن تھا - اور اکثر ممبروں کے خیال کے مطابق جنھوں نے کانفرنس کے پروگرام میں سوشل امور کے داخل کرنیکي نسبت ووٹ دیا تھا ایک مفید اور ضروري رزولیوشن تھا - لیکن اصل بات یہہ

than they are. What they want is a lead and *that* the Conference can give, if it would. If it is to be an instrument of good —o' greater good than it is at present—the Conference should define its objects with great clearness and precision. I do not at present raise the important question of exerting ourselves to do something practical. To that I will come by and by. My first contention—call it criticism if you like—is that * * *." We have already given the purport of his "first contention", which of course relates to definition of aims and objects. After saying that the aims and objects o' the Conference are not clearly understood the letter proceeds "I know your Conference is an educational Conference. For the sake o' argument, however, I shall say that it deals with politics too and I shall defy y u to contradict me You must have very short memory i' you have forgotten that not so many years ago Ante-Congress principles found vent from the chair. If members are not at liberty to defend certain principles it is only fair that those principles should not be attacked inside the Conference pendal. I have no desire to rake up old affairs. I wish only to show that what I have said as to the necessity of a clearer definition of objects is based on facts. Moreover what guarantee is there that there will be no repetition o' the incident. Had a member risen to order when the incident was in progress there would have been some such guarantee." We suppress a couple of sentences that follow. We are not afraid o' criticism. Indeed we hold that criticism is absolutely necessary to make the Conference a really useful and effective organisation. We have employed the blue pencil merely to secure space for what follows :—"There is another point, Mr. Editor, which had better be cleared up. Are social matters within the scope of your Conference or not? The report of the last sessions—from which by the by Mr. Mahajer's address has unaccountably been ommitted—does indeed show that a young gentleman from the north proposed a resolution on the subj-ct. It was a simple resolution, a useful resolution, a necessary resolotion according to the

هي كه يهه رزوليوشن آپ كے اكثر رزوليوشنوں كي مانند صرف كثرت راے سے منظور هوا تها نه كه اتفاق راے سے - مجهكو معلوم هوا هي كه اِس موقع پر مخالفت ميں جو مخالف تهے اگر مدراس كے تمام سربرآوردہ اشخاص شامل نهيں تهے تو اُن ميں سے اكثر تو ضرور شريك تهے " — هم كو اِس بات كا تعجب هي كه همارے كارسپانڈنٹ كو وہ بات كيوں كر معلوم هوئي جو مطبوعه رپورٹوں ميں نهيں پائي جاتي هي يعني بعض ممبروں كا سر برآوردہ ہونا — ليكن جو كچهه وہ بيان كرتا هي اُس كي هم تصديق كرسكتے هيں ' اور اگر اِس پيرايه ميں اِس واقعه پر نظر ڈالي جاوے تو وہ پر معني معلوم هوتا هي - اس كے بعد چٹهي مذكور ميں بعض چهوٹي چهوٹي باتوں كا مثلاً اُن ' كوششوں كا جو " ثقلين رزوليوشن " كے منسوخ كرانے كے واسطے واقعي كي گئي تهيں ' اور جن كا إرادہ كيا گيا تها مگر عمل ميں نهيں لائي گئيں تهيں ذكر هي — اور بعد ازاں يهه بيان كيا گيا هي كه " چند باتيں ايسي هيں جن كي نسبت ميں آپ سے درخواست كرتا هوں كه اس معامله كے متعلق آپ اُن كا خيال ركهينگے - آپ جانتے هيں اور ميں بهي جانتا هوں كه وہ لوگ كس طبقه كے هيں جن سے كانفرنس مركب هي — آپ يهه بهي جانتے هيں كه وہ كون شخص هيں جن سے بغرض حصول كاميابي آپ كو زيادہ امداد اور روز افزوں اعانت مالي چاهيئے — آپ كو اس بات پر غور كرنا چاهيئے كه اگر آپ صرف تعليمي امور پر انحصار كريں تو كيا آپ كي كانفرنس كي كارروائي كا دائرہ اسقدر وسيع هوگا كه آپ كے موكل در اصل اُس كي جانب دل چسپي ظاهر كر سكيں *

ميں نے سنا تها كه نوجوان مسلمانوں سے (ميں اُن كو قوم كا زيادہ تر ترقي يافته فرقه نهيں كهتا) آپ كو كافي مدد نهيں ملتي هي - مجهكو اس بيان كي صحت كي نسبت شبهه تها ' مگر سال گذشته ميں ايک سركلر جو خاص اُن كے واسطے لكها گيا تها ميرے هاتهه پڑ گيا اور اُس سے اس بيان كي كسيقدر تائيد هوئي - بهركيف يهه سركلر بطور تازيانه كے تها " - اس مقام پر هم قطع كلام كرنا چاهتے هيں - بلاشبهه ناظرين اخبار كو معلوم هي كه " تازيانه " كيا هوتا هي - ليكن تمام هندوستان پارليمنٹ كے استعارات سے بخوبي واقف نهيں هي — هم اس بات كي تشريح كرنا چاهتے هيں كه اس سے كسي قسم كي هتک مراد نهيں هي — جس تازيانه كا يهاں ذكر كيا گيا هي ' وہ صرف ايک چٹهي هوتي هي جو اكثر اوقات پارليمنٹ كے ممبروں كو مشعر اطلاع اس امر كے بهيجي جاتي تهي كه فلاں موقع پر اُن كي حاضري ضروري هي - كارسپانڈنٹ كا دعوى يهه هي كه كانفرنس كے جلسوں ميں تعليم يافته نوجوانوں كي تعداد كافي نهيں هوتي هي — اس كي نسبت وہ بيان كرتا هي كہ " آپ اس كا كيا سبب قرار دے سكتے هيں — مجهه كو يهه سوال دريافت نهيں كرنا چاهيئے تها ' كيونكه ميں آپ كي راے سے خوب واقف هوں - آپ اسكو بے پروائي اور همدردي كے نهونے سے منسوب كرتے هيں - معلوم هوتا هي كه اس قسم كے مسئلے علي گڈهه كي سر زمين ميں نهايت كثرت سے

majority of members who voted for the inclusion of social topi in the programme. But the fact remains that the resolution was carried only by a majority and not *nem con*, like most of your resolutions. I understand that the minority in this instance included some if not all men of light and leading in Madras." We wonder how our correspondent came to know what is not to be found in the published reports—namely the social status of certain members. We can, however, vouch for what he says and the incident viewed in this light certainly appears to be ominous. After alluding to certain minor incidents such as the efforts actually made, and contemplated but not made, with a view to getting the "Saqlain resolution" rescinded, the letter proceeds "There are a few points which I beg you would bear in mind in this connection. You know as well as I do what exactly are the classes of people who constitute the Conference. You also know who are the people from whom, in order to be successful, you should receive an increased and ever increasing measure of support. You should consider whether the scope of your Conference would be wide enough to really interest your clients, if you confine yourself strictly and solely to educational matters.

I had heard that from younger Mahomedans (I *dont* call them the more advanced section of the community) you do not receive an adequate measure of support. I had doubts as to the accuracy of the statement, but last year a circular chiefly intended for the latter fell into my hands and it rather supported the statement. At all events it was in the nature of a whip." We must interrupt. Of course the reader knows what a whip is. But all India is not well up in Parliamentary phraseology. So let us explain that no offence is meant. The whip here referred to is only a letter written occasionally to members of Parliament intimating that their presence in the House on a certain occasion is necessary. The correspondent's point is that a certain class of the younger generation is not well represented in the meetings of the Conference. With reference to this fact he says "And how do you account for it? Well, I should not have inquired because I know your theory. You attribute it to carelessness, want of patriotism and so on. Such theories seem to grow very abundantly on Aligarh soil. And as soon

پیدا ہوتے ہیں - حتی کہ جس وقت کوئی شخص جس کی نسبت نکتہ چینی کی جاتی تھی علیگڈھ کے ہیڈ کوارٹر میں شریک ہوجاتا ہی تو وہ فورا خود نکتہ چین بن جاتا ہی — میں یہہ نہیں کہتا کہ اس معاملہ میں آپ کی راے سے اصل حقیقت ظاہر نہیں ہوتی ہی لیکن تمام اصلیت یہی نہیں ہی — جن نوجوان آدمیوں کا ذکر ہی وہ الزام سے بری نہیں ہیں ' مگر آپ کو صرف اُن کی نسبت حرف گیری کرنے پر قناعت نہیں کرنی چاہیئے — آپ کو اس معاملہ پر درحقیقت نظر غایر سے غور کرنا واجب ہی — (کارسپانڈنٹ نے لفظ " در حقیقت " پر بڑا زور دیا ہی) کیا آپ کو یقین ہی کہ آپ کانفرنس کی کارروائیوں کو ان لوگوں کے واسطے نصیحت آموز یا دلچسپ بنانے کے لیئے حتی الامکان ہر طرح کوشش کرچکے ہیں — میں اس بات سے واقف ہوں کہ آپ کے راستہ میں بعض مشکلات حایل ہیں — علاوہ اس کے آپ نہایت واجبی طور سے یہہ کہہ سکتے ہیں کہ " وہ آکر ہم سے کیوں نہیں بیان کرتے ہیں کہ کون سی بات اُن کے لیئے دلچسپ ہوگی " - یہہ بات بالکل آپ کے حق میں ہی - اسی کے ساتھہ میں آپ کو یہہ صلاح دیتا ہوں کہ جو کچھہ آپ کرسکیں کانفرنس کو قوم کے اس فرقہ کے لیئے بغیر اِسکے کہ وہ آپکے موکلوں کی اکثریت کے نزدیک قابل اعتراض ہو دلچسپ بنانے کے واسطے کوشش کریں — اگر آپ اپنی بحث و مشورہ کے دایرہ کو وسعت دیں بہت مناسب ہوگا - کسی انسان کو آیندہ کی نسبت بھروسہ نہیں ہو سکتا ہی - [اس سے شاید ظاہر ہوتا ہی کہ ہمارا کارسپانڈنٹ بنی نوع اِنسان میں سے ہی جو — لیکن مہاتما بھی فوق العادت باتوں کے معتقد یا غیب داں نہیں ہوتے ہیں — ایڈیٹر] — لیکن ظن غالب ہی کہ اکثر ممبر اس کارروائی کو پسند کرینگے — تعلیم ایک عمدہ چیز ہی' لیکن مختلف اقسام کے مضامین پیش ہونا بھی خراب چیز نہیں ہی میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ میرے اس کہنے کو معاف کرینگے ' لیکن میں جانتا ہوں کہ بحالت موجودہ ممبر اکثر اوقات انگڑائی اور جمہائی لیتے ہوئے نظر آتے ہیں " — ہماری راے میں کارسپانڈنٹ کا یہہ بیان کلیتا صحیح نہیں ہی — کون شخص جو کانفرنس کے جلسوں میں شریک ہوا ہی یہہ بات نہیں جانتا ہی کہ مولوی نذیر احمد کے لیکچروں کو سن کر لوگ سکتہ کے عالم میں رہ جاتے ہیں — اگر سوئی بھی گر پڑے تو بجز اُسوقت کے جبکہ مقرر مذاق کے باتیں بیان کرتا ہو اور اُنکو سنکر سامعین قہقہا لگاتے ہوں اُس کے گرنے کی آواز سنائی دے سکتی ہی — دوسرے موقعوں پر بھی مباحثے نہایت دلچسپ ہوتے ہیں - اِسکی نسبت کارسپانڈنٹ بیان کرتا ہی کہ " براہ مہربانی آپ ناخوش نہوں میں ایک نیک نیت نکتہ چین ہوں — میں یہہ بات تسلیم کرتا ہوں کہ ممبروں کو رخصت ہونے سے پہلے اپنے وقت اور روپیہ کے خرچ اور تکلیف کا کافی معاوضہ مل جاتا ہی — مثلا مولوی نذیر احمد صاحب کا لکچر اور

as he joins or rejoins the Head-quarters at Aligarh, the man who was formerly subjected to criticism himself becomes a critic. I do not say your theory in this case does not represent the truth but that is not the whole truth. The young gentlemen concerned are not free from blame, but you must not rest contented with criticising them. You must, you *really* must (italics are his own: *Ed.*) look deeper into the matter. Are you sure that you have done all you could to make the proceedings instructive or interesting to these people.? I am aware that there are difficulties in your way. Moreover you might very properly say: why don't they come and tell us what would interest them. This is entirely favourable to you. At the same time I would advise you to do what you can do yourself, to make the Conference more attractive to this class of the community without making it objectionable to the majority of your clients. You would be doing the right thing if you widen the scope of your deliberations. No human being can be certain as to the future. [This rather shows that our correspondent does not belong to the supernatural order of beings, but then even *Mahatmas* are neither supernatural nor omniscient. Ed :] But in all probability such a step will be welcomed by the majority of members. Education is a good thing but variety is not a bad thing either. I hope you will pardon my saying so, but I know that members are occasionally seen yawning at present." In our opinion the correspondent is not quite right. Who that has attended the meetings does not know that M. Nazir Ahmed's lectures simply hold the audience spell bound. One can hear a pin drop except when the orator is indulging in humour and creating peals of laughter. On other occasions, too, the discussions are very often most lively. On this point the correspondent says "Please do not get annoyed. I am a well-meaning critic. I admit that in one way or the other members are fully compensated for the outlay of time, money and trouble before they depart. There,

for example, is the inimitable and most fortunately inevitable, lecture of M. Nazir Ahmed. There is also the inimitable poetry of Molana Hali which, however, most unfortunately is not always forthcoming. But they are supplementary things. The regular proceedings, too, I admit are often interesting, but it is generally on some side issue that most interest is aroused. For example you will recollect an incident which happened at Rampur in 1900. The resolution had something to do with the propagation of oriental languages A gentleman rose and said they were now sanctioning what Sir Syed opposed and he, the speaker, advocated some years ago. And he quoted Sir Syed's language which was strong language. The scene that followed was worth seeing. It must have impressed itself into the members' memory. The chair was occupied by the Hon'ble Syed Husain Bilgrami—so deservedly respected for his learning—both oriental and modern. He rose and with the earnestness and simplicity which are his marked characteristics he said "I tell you *now* what Sir Syed said at the time. "*Burn* those old tomes of yours." *Burn* those books of oriental learning which he (the chairman) is known to *love*! There was pathos in it. In it was also an element of danger. It was evident that tempers had been ruffled. The occasion called for the intervention of an expert and the silver-toned Mohsin-ul-Mulk rose to pour oil on the troubled waters. Such incidents when they occur make the proceedings lively, but otherwise, Mr Editor, they are rather flat. I have no doubt you will agree with me. I hope you will at least see my point." Yes we see the correspondent's point but agree with him we do not. We know that similar opinions are held in certain quarters which partly accounts for the lack of interest shown by some whose co-operation would be most useful. But there is a fallacy underlying these views. We are unable to deal with them at length in this issue. We must therefore reserve our comments on this and the succeeding portion of the correspondence.

M. K.

خوش قسمتی سے لابدی اور لازمی لکچر موجود هی ' نیز مولانا حالی کی بےنظیر نظم هی ' جو نہایت افسوس کا مقام هی که کبھی دستیاب هوتی هی کبھی نہیں هوتی لیکن یهه چیزیں زواید میں سے هیں - میں یهه تسلیم کرتا هوں که کانفرنس کی اصل کار روائی بھی بعض اوقات دلچسپ هوتی هی — مگر زیادہ تر دلچسپی عموماً کسی ایسی بات سے هوتی هی جو اثناء کارروائی میں پیدا هوجاتی هی - مثلاً آپ کو یاد هوگا که سنه ۱۹۰۰ع میں رامپور میں ایک ماجرا پیش آیا تھا — رزولیوشن کو مشرقی زبانوں کے جاری کرنے سے تعلق تھا — ایک صاحب کھڑے هوئے اور یهه کہا که کانفرنس اب اُس بات کو منظور کرتی هی جس سے سر سید احمد نے مخالفت کی تھی — اور جسکی تائید چند سال هوئے که اِسپیکر نے کی تھی — اور اِسپیکر نے سر سید احمد کی گفتگو کا حواله دیا جو ایک سخت گفتگو تھی - جو کیفیت اِس کے بعد پیدا هوئی وہ قابل دید تھی۔ وہ ممبروں کے دل پر نقش هوگئی هوگی - کرسی صدارت پر آنریبل سید حسین بلگرامی رونق افروز تھے جو علوم مشرقی اور نیز علوم جدیدہ میں اپنی فضیلت و دستگاہ کے لحاظ سے واجب التعظیم هیں — صاحب صدر انجمن کھڑے هوئے اور اُس سرگرمی اور سادگی کے ساتھه جو اُن کی عادت میں داخل هی اُنھوں نے فرمایا که "میں اب وهی بات کہتا هوں جو سر سید نے اُس وقت کہی تھی تم اپنی پرانی کتابوں کو جلادو" مشرقی علوم کی اُن کتابوں کو جلادو جن کا خرد چیرمین کو نہایت شوق هی ! — اس گفتگو میں درد تھا اور نیز کسیقدر خطرہ کا موقعه تھا ' اور یهه ظاهر تھا که لوگوں کی طبیعتیں درهم برهم هوگئی تھیں — اس موقع پر ایک تجربه کار شخص کی مداخلت کی ضرورت تھی - پس خوش بیان نواب محسن الملک کھڑے هوئے اور اپنی فصاحت آمیز تقریر سے اُس معامله کو طے کردیا - جس وقت اس قسم کے واقعات پیش آتے هیں تو اُن کے باعث سے کارروائی یک گونه دلچسپ هوجاتی هی ورنه بے لطف هوتی هی - مجھکو کچھه شبهه نہیں هی که آپ مجھه سے اتفاق کرینگے — اور میں اُمید کرتا هوں که آپ بہرکیف میرے مطلب کو سمجھه لینگے " - البته هم کارسپانڈنٹ کے مطلب کو سمجھتے هیں * مگر هم اُس سے اتفاق نہیں کرتے هیں — هم جانتے هیں که بعض مقامات میں لوگوں کی رائیں اسی قسم کی هیں ' اور یہی وجه اس بات کی هی که بعض اشخاص جن کی شرکت نہایت سود مند هوسکتی هی وہ کانفرنس کے معاملات کی جانب دلچسپی ظاهر نہیں کرتے هیں - لیکن یهه رائیں در اصل صحیح نہیں هیں — هم اس پرچه میں بالتفصیل اُن کی نسبت بحث نہیں کرسکتے هیں ' اور اسی وجه سے هم مراسلت کے اس حصه اور اُس کے اگلے حصه کی نسبت بحث کرنا آیندہ کے لیئے ملتوی کرتے هیں *

ایم - کے

*

THE MAHARAJA OF JEYPORE AT CAMBRIDGE.

———o———

(Specially reported for the Aligarh Institute Gazette.)

[CAMBRIDGE, *24th August.*

CAMBRIDGE, as a rule, is by no means gay in August. Most of the 'dons', as well as the undergraduates, are off on their holidays, and even the town appears to be half-deserted by its inhabitants. The visit of H. H. the Maharaja of Jeypore, however, on Wednesday, August 20th, considerably enlivened the fag end of the Long Vacation Term and provided the drowsy few that yet lingered on with a much-needed object of interest.

His Highness descended from his 'special' at 1-30 P. M. He was supporting himself on a bejewelled scimitar, and with his many stars and ribbons he was altogether a magnificent sight. With him came Sir Samuel Jacob (Political Agent), Mr. S. C. Sen (Member of Jeypore Council), Pandit Ojha and a retinue of servants wearing picturesque turbans of all possible shapes and colours. The venerable Master of Christ's College accompanied by Professor Bendall and a deputation of Indian graduates and undergraduates was already on the platform to receive His Highness. The party immediately drove away to the Fitzwilliam Museum and then proceeded to the University Library where the Maharaja was pleased to see in their new home some Sanskrit manuscripts presented by him to Professor Bendall many years ago from his own collection. A tour was then made round the chief colleges, His Highness taking particular interest in the weatherbeaten armoured statue of Edward III which crowns the noble gateway of Trinity College. At 3-30 P. M. the Maharaja was conducted to Christ's College to receive an address from the Indian graduates and undergraduates of Cambridge. The handsome hall had been lent for this ceremony by the kindness of the Master, and a chair which had once had the honour to belong to Charles II was placed on the dais for His

مہاراجہ صاحب بہادر جیپور کي رونق افروزي کیمبرج میں

——— ** ———

(مرسلہ خاص کارسپانڈنٹ علیگڈھ انسٹیٹوٹ گزٹ)

کمبرج ۲۴ اگست

کمبرج میں ماہ اگست میں عموماً کسیطرح پر بہت رونق نہیں ہوتي هی — اکثر گریجوایٹ اور انڈر گریجوایٹ چھٹي کے زمانہ میں اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں، بلکہ یہہ معلوم ہوتا هی کہ نصف باشندے شہر کو خالي کر کے چلے گئے ہیں — لیکن ۲۰ اگست روز چہار شنبہ کو هزهائنیس مہاراجہ صاحب بہادر جیپور کي رونق افروزي سے تعطیل کلاں کے اخیر زمانہ میں یہاں بہت کچھہ رونق ہوگئي اور جو چند بیکار شخص یہاں باقي رہ گئے تھے اُن کو دلچسپي کا ایک موقع هاتھہ آیا جسکي واقعي اُن کو ضرورت تھي •

هز هائینس ڈیڑہ بجے اپنے اسپشل ٹرین سے اُترے - مہاراجہ صاحب ممدوح ایک مرصع تلوار هاتھہ میں لیئے ہوئے تھے ' اور بہت سے تمغے جو مہاراجہ صاحب ممدوح زیب بدن کیئے ہوئے تھے ' اُن کے باعث سے مہاراجہ صاحب ممدوح کي شکل و صورت نہایت عالي شان اور بارعب نظر آتي تھي - سر سیموئل جیکب پولٹیکل ایجنٹ ' مسٹر ایس سي سین ممبر کونسل جیپور ' پنڈت اوجھا اور بہت سے مصاحب اور ملازمین جو هر قسم کي رنگ و وضع کي خوشنما دستاریں باندھے ہوئے تھے مہاراجہ ممدوح کے همرکاب تھے — کرائسٹ کالج کے معزز ماسٹر معہ پروفیسر بینڈل اور هندوستاني گریجوایٹوں اور انڈر گریجوایٹوں کے ایک ڈیپوٹیشن کے هز هائینس کے استقبال کے لیئے پہلے هي سے پلیٹ فارم پر موجود تھے - پارٹي گاڑیوں میں سوار ہوکر فوراً عجایب خانہ فِٹز ولیم کو اور اُس کے بعد یونیورسٹي کیمبرج کے کتب خانہ کو تشریف لے گئي ' جہاںکہ مہاراجہ صاحب ممدوح سنسکرت کے بعض قلمي نسخوں کو جو چند برس کا عرصہ ہوا کہ مہاراجہ صاحب نے اپنے خاص ذخیرہ میں سے پروفیسر بینڈل کو نذر کیئے تھے دیکھکر نہایت محظوظ ہوئے — اس کے بعد خاص خاص کالجوں کا گشت لگایا گیا ' اور هز هائینس نے بادشاہ ایڈورڈ سوم کے اسٹیچو کي جانب جس پر بہت سے موسموںکا اثر پڑا هی اور جو ٹرینٹي کالج کے عالیشان دروازہ پر لگي ہوئي هی خاص دلچسپي ظاہر فرمائي — ساڑھے تین بجے پر مہاراجہ صاحب ممدوح کو کرائسٹ کالج میں لیگئے تاکہ کیمبرج کے هندوستاني گریجوائیٹوں اور انڈر گریجوائیٹوں کي جانب سے ایک ایڈریس اُن کي خدمت میں پیش کي جاوے - کالج کا خوبصورت هال ماسٹر کي مہرباني سے اس رسم کے لیئے مستعار دیا گیا تھا ' اور ایک کرسي جسکو کسي زمانہ میں چارلس دوئم کي ملکیت ہونے کا فخر حاصل تھا هز هائینس کے لیئے صدر پر بچھائي گئي تھي — اس کے بعد مسٹر اے سي اے لطیف

طالب علم سینٹ جانس کالج نے زبان اُردو میں ایک ایڈریس جسپر نہایت خوشنما مطلے کام کیا گیا تھا اور بارہ سے زیادہ ہندوستان کی دیسی زبانوں میں دستخط تھے پڑھی اور اُسکو ہز ہائینس کی خدمت میں پیش کیا - ایڈریس مذکور حسب ذیل ہی •

بحضور سرآمد راجہ ہندوستان راج راجندر سری مہاراج
ادھراج سرای سر مادھو سنگھہ بہادر جی سی
ایس آئی — جی سی آئی اِی

حضور والا —

ہم ہندوستانی گریجوایٹ وانڈر گریجوایٹ جو بالفعل کیمبرج میں رہتے ہیں ' اِس قدیمی اور مشہور و معروف دارالعلوم میں حضور کے رونق افروز ہونے پر تہ دل سے حضور کو مبارک باد دیتے ہیں •

جو کوششیں حضور والا نے بڑی بلند حوصلگی کے ساتھہ اپنی خاص ریاست میں تعلیم و تربیت کے ایک عمدہ اِنتظام کو ترقی دینے کے لیئے فرمائی ہیں ' اور جو دلی اور دایمی دلچسپی حضور نے عموماً سلطنت ہندوستان کی عقلی ترقی کی جانب ظاہر فرمائی ہی اُس کے لحاظ سے اِس وقت پر حضور کی تشریف آوری ایک خاص وقعت رکھتی ہی •

وہ عالیشان عجائب خانہ جو حضور کی خوشنما دارالریاست جیپور کی زیب و زینت کا باعث ہی ' وہ عمدہ شفا خانہ جس میں خلایق کی تکلیف کے کم کرنے کے لیئہ ہر قسم کے جدید اسباب و آلات مہیا کیئے گئے ہیں ' وہ بڑے بڑے مدرسے اور کالج ہیں جس میں ہر سال حضور کی رعایا کو مشرقی علوم یا مغربی علوم و فنون کی تعلیم دی جاتی ہی — غرض کہ یہہ سب باتیں ہمیشہ کے لیئہ اُس قوم کی! عالیشان یادگار ہیں جو علم و ہنر کی سرپرستی کے لحاظ سے ایسی ہی مشہور و معروف ہی جیسی کہ میدان جنگ میں اپنی بہادری و دلیری کے لحاظ سے •

جب کہ کچھہ عرصہ پہلے! ایک سخت قحط ہمارے ملک میں پہیلا ہوا تھا تو یہہ بات حضور ہی کے حصہ میں آئی کہ حضور نے تمام ہندوستان کے واسطے ایک مستقل فیمن فنڈ (سرمایہ قحط سالی) کے قیم کیئے جانے کی راے دی ' اور ہمارے قیصر ہند نے اپنے نائب السلطنت کی وساطت سے اُس فیاضانہ سرگرمی کی تعریف و توصیف فرمائی جسکی قدر شناسی کرنا حضور ممدوح خوب جانتے ہیں •

جو کوشش حضور نے اپنی ذاتی نظیر سے اُن موانعات کے توڑنے کے لیئے جنہوں نے اب تک ہندوستان کے بہت سے ذی فہم شخصوں کو مجبور کر رکھا ہی فرمائی ہی وہ اُن تمام شخصوں کی احسانمندی کی مستحق ہی جو ہمارے ملک کی عقل و دانش کو ازسرنو سرسبز کرنے کے لیئے کوشش کر رہے ہیں ' اور ہمارے جلیل القدر اور ہردلعزیز شاہنشاہ نے جنکی اطاعت کا اِظہار کرنے کے لیئہ آپ از راہ خیر خواہی اس قدر

Highness. Mr. A. C A. Lati of St. John's College then read out and presented him with a beautifully illuminated address in Urdu which bore signatures in over a dozen Indian vernaculars. The following is a translation :—

"To H. H. SARAMAD-I-RAJAGAN-I-HINDUSTAN RAJ RAJENDRA SREE MAHARAJ ADHIRAJ SAWAI MADHO SINGH BAHADUR, G. C. S. I, G. C. I. E.

MAY IT PLEASE YOUR HIGHNESS,

WE, the Indian graduates and undergraduates resident in Cambridge, bid you hearty welcome to the ancient and renowned seat of learning.

Your Highnesse's noble efforts to foster a sound system of education in your own state, and your keen and continued interest in the intellectual progress of the Indian Empire in general, lend a peculiar significance to your present visit

The palatial museum which adorns your Highness's beautiful city of Jaipore, the noble hospitals supplied with every modern contrivance for the alleviation of human suffering, the great schools and Colleges which yearly impart to thousands of your subjects the wisdom of the East or the science of the West, are all permanent and glorious monuments of a race which has been not less renowned for its patronage of letters than for its prowess on the battle-field.

When but a short while ago a withering famine raged over our country it was reserved for your Highness to suggest the establishment of a permanent famine fund for all India: and our Emperor through his Viceroy commended a generous zeal, which he knows so well to appreciate.

Your Highness's endeavour to overthrow, by personal example, the barriers that still confine many of the best minds of India, has deserved the gratitude of all who are working for the intellectual regeneration of our country, and has won the special

فاصلہ دور و دراز سے تشریف لائے ہیں اُس کي نسبت خاص خوشنودي ظاهر فرمائي هی *

هم ته دل سے یهه دعا مانگتے هیں که خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے حضور کو بادولت و اقبال سلامت و خوش رکھے تاکه حضور عرصه دراز تک اپني رعایا پر جو حضور کے عهد حکومت میں نهایت امن و چین سے رهتے هیں حکمراني کرسکیں ' اور همکو اُمید اور بهروسه هی که حضور کے خاندان کي عقل و فراست اب بهي حضور پر سایه افگن رهیگي اور عدل و انصاف اور حق پروري کے راسته میں حضور کي رهنمائي کرتي رهیگي " *

مسٹر ایس سي سین نے هز هائینس کي طرف سے زبان اُردو میں ایک مناسب جواب دیا *

بہت سے معزز گریجوایٹ معه ماسٹران کرائسٹ کالج و سڈني کالج ' ڈاکٹر کلارک ' رجسٹرار ' پروفیسر رجوے ' سید علي بلگرامي اور دوسرے شخصوں کے موجود تھے — چند لیڈیوں نے گیلري سے اس جلسه کو مشاهده کیا اس کے بعد پارٹي کرائسٹ کالج لاج کو تشریف لیگئے جہاں که ڈاکٹر پیل و مسس پیل کي مهماں نوازي سے تفریح طبع کا سامان بافراط مهیا کیا گیا *

هز هائینس اپنے هموطنوں کي نعره هاے خوشي و پرجوش چیرز کے درمیان ۴ بجے ۴۵ منٹ پي ایم پر تشریف لیگئے *

approbation of the august and beloved Sovereign, whom as in loyal duty bound, you come from afar to do homage.

It is our earnest prayer that long years of unbroken happiness and prosperity may be granted you to rule over a contented people, and we hope and trust that the Genius of your House may still hover over you and continue to guide your footsteps along the paths of Justice and of Righteousness."

Mr. S. C. Sen made a suitable reply in Urdu on behalf of His Highness.

A number of dignified 'dons' were present including the Masters o' Christ's and Sidney Colleges, Dr. Clark, the Registrary, Professor Ridgeway, Syed Ali Bilgrami and others. Several ladies watched the scene from the gallery. The party then adjourned to the Christ College Lodge where refreshments had been lavishly provided by the hospitality of Dr. and Mrs Peile.

His Highness left at 4.45 P. M. amidst the loud and enthusiastic cheers of his countrymen.

سجل جمعیة اُم القرى

یعني

روئداد انجمن مکه معظمه

دوسرا اِجلاس

یوم چهارشنبه ۱۷ ذیقعده سنه ۱۳۱۶ هجري

مقام مکه معظمه

یوم چهارشنبه کو وقت مقرر پر انجمن کا دوسرا اِجلاس شروع هوا — گذشته اِجلاس کي روئداد پڑھے جانے کے بعد جناب صدر انجمن نے حسب ذیل تقریر فرمائي *

حضرات ! موجوده حالت جو مسلمانوں پر نازل هی اُس کي نسبت بحث کرنے والوں کو هم دیکھتے هیں که وه اُس کو مرض کے ساتھه تشبیهه دیتے هیں اور اُس کے لیئے صرف مرض یا مرض مزمن یا مرض مهلک کا لفظ اطلاق کرتے هیں — غالباً یهه اُس حدیث سے ماخوذ هی جسمیں مسلمانوں کو ایک جسم کے ساتھه تشبیهه دي گئي هی جسکے اگر کسي ایک عضو کو کسي قسم کي شکایت یا تکلیف هوتي هی تو باقي تمام اعضا بے چین و بے قرار رهتے هیں — میرے نزدیک بجاے مرض یا مرض مزمن کے اِس بحث کا عنوان عام اِختلال یا عام افسردگي هونا چاهیئے — کیونکه موجوده حالت به نسبت مادیات کے ادبیات سے زیاده تر تعلق رکھتي هی — اور چونکه یهه حالت آخرکار شعور اور احساس کو کمزور کرنے والي هی اُس کو عام افسردگي کے ساتھه تعبیر کرنا مناسب هی *

درحقیقت یهه اختلال اِسلامي جسم کے تمام اعضا کو شامل هی اِس لیئے مناسب هی که عام اختلال سے تعبیر کیا جاوے — بعض اوقات اِس امر کا حکم لگاتے هیں که یهه اختلال عام هی اور تمام مسلمانوں کو شامل هی کسیقدر تامل هوتا هی — لیکن تحقیق و تفتیش اور استقراء کے بعد ثابت هوتا هی که وه مشرق و مغرب کے تمام مسلمانوں کو شامل هی اور سواے چند خاص افراد کے کوئي مسلمان اُس سے محفوظ نهیں *

پس اے حضرات مسلمانوں کے لیئے صدیوں سے اِس عام اختلال کے لازمي هوجانے کا کیا سبب هی خواه وه کسي قوم اور جنس سے هوں اور کسي ملک کے رهنے والے هوں اور خواه ان کے مذهبي یا سیاسي یا شخصي یا قومي حالات کیسے هي هوں — اگر ایک براعظم کے دو ملکوں

یا ایک ملک کے دو صوبوں یا ایک صوبہ کے دو شہروں یا ایک شہر کے دو گھروں کو دیکھا جاتا ھی جن میں ایک کے باشندے مسلمان اور دوسرے غیر مسلمان ھیں تو معلوم ھوتا ھی کہ مسلمان اپنے ھمسایوں کی نسبت بلحاظ چستی اور چالاکی اور اپنے ذاتی اور قومی حالات میں انتظام کے بہت پیچھے ھیں — اسی طرح وہ ھر ایک فن اور صنعت میں بہ نسبت اپنے حریفوں کے ادنی درجہ پر ھیں — حالانکہ شہروں کے اکثر اور دیہات کے تمام مسلمان اپنی اُن صفات کی بخوبی حفاظت کرتے ھیں جو ان میں اور ان کے ھمسایوں میں موجب امتیاز اور خصوصیت ھیں اور اکثر اخلاقی فضائل مثلاً امانت اور سخاوت اور شجاعت ان میں پائے جاتے ھیں *

ایسی حالت میں کیا سبب ھی کہ اختلال ان کے لیئے ایسا لازمی ھوگیا ھی جیسے معلول کے لیئے علت — جہاں کہیں اسلام کا وجود ھی وہاں یہہ بیماری ضرور پائی جاتی ھی حتی کہ بعض حکماء نے یہہ خیال کیا ھی کہ اسلام اور شایستگی دونوں جمع نہیں ھوسکتے — یہی وہ سخت مشکل ھی جس کی نسبت نہایت تحقیق اور تدقیق کے ساتھہ بالاستیعاب بحث کرنا ھماری انجمن کا پہلا فرض ھی — تاکہ ھم کو اس بیماری کی اصل معلوم ھوجاے اور اُس کے دفعیہ کی کوشش کرسکیں — اور مرض کے دفعیہ بعد مریض کے تندرست ھونے میں کیا شبہہ ھوسکتا ھی *

فاضل شامی نے کہا کہ میں جناب صدرانجمن کی اس راے کے ساتھہ اتفاق کرتا ھوں کہ اُنھوں نے مسلمانوں کے موجودہ تنزل کو عام اختلال کے ساتھہ تعبیر کیا ھی — میرے نزدیک یہہ اختلال عام اور روے زمین کے تمام مسلمانوں کو محیط ھی *

فاضل ھندی نے فرمایا کہ اگرچہ میں بلحاظ علم و فضل کے اپنے معزز دوستوں کی برابر نہیں ھوں مگر مجھکو اسلامی ممالک میں سیر و سیاحت کا زیادہ تر اتفاق ھوا ھی — میں نے اکثر ممالک اور ان کے باشندوں کے حالات کو بنظر غائر مطالعہ کیا ھی ؛ میرے نزدیک کچھہ شک نہیں کہ یہہ اختلال جو مسلمانوں پر طاری ھی عام ھی — اگرچہ وہ بعض ایسے مقامات میں جہاں مسلمانوں کے سوا کوئی دیگر قوم آباد نہیں ھی (مثلاً وسط جزیرہ عرب یا بعض سواحل افریقہ) پوری طرح ظاھر نہیں ھوتا اور نہ ایسے مقامات میں ظاھر ھوتا ھی جہاں مسلمانوں کے ھمسایہ بعض ایسے بت پرست فرقے ھیں جو مذھب میں نہایت سخت تشدد اور غلو رکھتے ھیں — مثلاً وہ فرقہ جو قدیم زمانہ کے صائبین کی یادگار ھی اور دجلہ کے دونوں کناروں پر آباد ھی — اُس فرقہ کے لوگ عبادت کی غرض سے پانی میں کودے رھتے ھیں اور اپنے اوقات کا اکثر حصہ اسیطرح ضائع کرتے ھیں — اور حبشیوں میں کونگو اور ھندوں میں بودہ جنکا اعتقاد یہہ ھی کہ تمام مصیبتیں اور بلائیں حتی کہ موت بھی ساحروں اور جادوگروں کے اعمال کی تاثیر سے واقع ھوتی ھی — غرضکہ اس قسم کے لوگوں کی حالت مسلمانوں سے بھی زیادہ مختل ھی — مگر اس سے یہہ لازم نہیں آتا کہ مسلمانوں کا اختلال عام نہیں ھی *

صاحب صدرانجمن نے فرمایا کہ فاضل ھندی نے جو تفصیل اور ترمیم کی ھی وہ بالکل ٹھیک ھی — اس لیئے میں اپنی اس راے کو واپس لیتا ھوں کہ مسلمان مطلقاً سب سے زیادہ پست ھیں اور یہہ کہتا ھوں کہ مسلمان سواے اُن فرقوں کے جو دین میں نہایت سخت تشدد اور غلو رکھتے ھیں سب سے زیادہ پست درجہ میں ھیں *

حافظ بصری نے کہا کہ میرے نزدیک دھریین اور طبعیین وغیرہ کو بھی استثنا کرنا ضروری ھی جن کا کوئی مذھب نہیں ھوتا — کیونکہ نہ وہ کسی خاص نظام کے پابند ھوتے ھیں اور نہ ان کے اخلاق کسی اُصول پر مبنی ھوتے ھیں ان کی تمام زندگی تکلیف اور کدورت میں گذرتی ھی — ان کی حالت مذھب کے ماننے والوں کے مقابلہ میں نہایت پست ھوتی ھی جیسا کہ وہ خود اقرار کرتے ھیں کہ ھم دنیوی زندگی کے لحاظ سے تمام لوگوں میں زیادہ بد بخت اور بد نصیب ھیں *

فاضل ھندی نے جواب دیا کہ پیشتر میرا بھی یہی خیال تھا کہ نوع انسان میں ایسے افراد بھی پائے جاتے ھیں جن کا کوئی مذھب نہیں ھی — مگر میرے وسیع تجربہ نے یہہ بات ثابت کردی ھی کہ دین اپنے عام معنوں میں (یعنی نفس کا ایک ایسی زبردست قوت کے وجود کو تسلیم کرنا جو کائنات میں تصرف کرتی ھی اور اُس کے آگے گردن جھکانا) انسان کے لیئے ایک فطری امر ھی — رھی یہہ بات کہ لوگ کہتے ھیں کہ فلاں شخص دھری یا طبیعی ھی اس کا مطلب یہہ ھی کہ اُس کے نزدیک وہ زبردست قوت دھر یا طبیعت ھی — پس میرے نزدیک علماے اخلاق کا یہہ قول بالکل صحیح ھی کہ انسان کا کوئی فرقہ بے دینی کی صفت سے متصف نہیں کیا جا سکتا — بلکہ ھر ایک انسان کوئی نکوئی مذھب رکھتا ھی ؛ خواہ وہ صحیح ھو یا فاسد ھو — اورفاسد یا کسی صحیح اصل سے ماخوذ ھو یا اُسکی اصل ھی فاسد ھو — اور دونوں قسم کے فساد میں موجب فساد خواہ کمی ھو یا زیادتی یا خلط ملط — غرضکہ اسطرح پر مذھب کی آٹھہ قسمیں ھوتی ھیں *

پس صحیح مذھب دنیوی ترقی اور کامیابی اور اُخروی بہبودی اور فلاح کا کفیل ھی — دونوں قسم کے فاسد مذھب جن میں موجب فساد کمی اور نقصان ھوتا ھی بعض اوقات ان کے پیرو ایک خاص نظام معیشت کے پابند ھوتے ھیں اور دنیوی ترقی میں بہ مراتب مختلفہ کامیاب ھوتے ھیں — مگر جن مذاھب میں باعث فساد زیادتی یا خلط ملط ھوتا ھی وہ مذھب اپنے پیروں کے لیئے قطعاً موجب تباھی اور بربادی ھوتے ھیں — اب میں صرف اسقدر اور عرض کرنا چاھتا ھوں کہ اس مبحث کے متعلق میری یہہ تقریر نئی قسم کی ھی — پس التماس یہہ ھی کہ اس کی تائید یا تردید جو کچھہ کی جاے وہ بعد غور کامل کی جاے *

صاحب صدرانجمن نے فرمایا کہ حضرات علما و فضلا ! میں آپکا مرتبہ اس سے بالا تر سمجھتا ھوں کہ آپ کے سامنے آداب مناظرہ کی تفصیل

کرنے کي ضرورت ہو — مگر میں ایک خاص امر کي طرف آپ کو توجہ دلاتا ہوں جو یقیناً آپ کے خیال میں بھي ہوگا یا جس کي تصریح ہوجانا آپ پسند کرتے ہونگے — اور وہ یہہ ہی کہ کسي شخص کو اپني ذاتي راے پر اصرار نہونا چاہیئے — ہم میں سے ہر شخص کو یہہ سمجھنا چاہیئے کہ جو راے وہ ظاہر کرتا ہی وہ صرف ایک خیال ہی جو اُس کے دل میں پیدا ہوا ہی جو بسا اوقات صحیح ہوتا ہی اور بعض اوقات اُس میں غلطي ہونا ممکن ہی — اگرچہ وہ بظاہر اجلاس میں بھروسہ کے ساتھہ بیان کیا جاتا ہی لیکن در حقیقت اُس کي تصحیح اور دوسرے ممبروں کي رایوں پر اطلاع حاصل کرنا مقصود ہوتا ہی — پس کسي شخص کے لیئے اپني راے کا پابند ہونا لازمي نہیں ہی اور اگر وہ اُس سے رجوع کرکے کسي دوسرے شخص کي راے سے اتفاق کرے اس صورت میں بھي کسي قسم کي ملامت اُس کے ذمہ عاید نہیں ہوسکتي - کیونکہ درحقیقت مناظرہ اور مجادلہ کرنا ہمارا مقصود نہیں ہی - بلکہ ہم مباحثہ کر رہے ہیں اور تحقیق حق ہمارا اصلي مقصود ہی — اگر ہمکو کسي مقرر کي کوئي راے نہایت پسند آئے تو کچھہ مضائقہ نہیں کہ ہم لفظ " † مرحبٰی " پکار کر کہیں اور اس طرح پر اپني خوشي اور پسندیدگي کا اظہار کریں — ان اصولوں کو مد نظر رکھکر اب ہم کو مسلمانوں کے عام اختلال کے اسباب کي نسبت بحث کرنا چاہیئے •

فاضل شامي نے کہا کہ میرے نزدیک اس اختلال کا منشا بعض اعتقادي اور اخلاقي امور ہیں مثلاً جبریت کا عقیدہ جس نے باوجود اُس اعتدال کے جو اُس میں پیدا کیا گیا تھا تمام قوم کو باطن میں جبریہ اور ظاہر میں قدریہ بنادیا ہی (مرحبٰی) اور مثلاً زھد اور نفس کشي اور قوت لایموت پر قناعت کرنے کي ترغیب دینا اور دولت و ثروت ، عزت اور برتري حاصل کرنے کے شوق کو دلوں سے محو کردینا اور عظیم الشان کاموں کي طرف پیش قدمي کرنے کا خیال مٹا دینا اور مسلمانوں کو مرنے سے پیشتر مثل مردوں کے زندگي بسر کرنے کي ترغیب دینا یہہ تمام اصول جو دماغ کو بے حس و حرکت کرنے والے اور ہمتوں کو پست کرنے والے اور سستي اور کاہلي کي روح پھونکنے والے ہیں سراسر افترا اور بالکل بہتان ہیں نہ اُن کو عقل قبول کرسکتي ہی اور نہ شریعت نے اُنکا حکم دیا ہی — بعض ایسے ہي امور کي وجہ سے حضرت عثمان نے ابوذر غفاري کو جلاوطن کردیا تھا •

بلیغ قدسي نے اس کے جواب میں کہا کہ یہہ جبریت اور زھد و قناعت کے اصول جو ہماري قوم کے عقاید کے ساتھہ مخلوط ہورہے ہیں اور نیز وہ اصول جو ان سے بھي بڑھکر اسباب کو معطل کرنے والے اور زندگي کو غارت کرنے والے ہیں تمام مذاہب میں موجود ہیں — تاکہ وہ ایک حیثیت سے انساني طبیعت کي حرص و طمع کے ساتھہ مل جلکر طلب مقاصد میں توسط اور اعتدال کي حالت پیدا کردیں اور دوسري حیثیت سے عاجزوں اور مفلسوں اور فلاکت زدوں کے لیئے باعث تسلي اور فقیروں اور دولتمندوں کے درمیان حصول مساوات کا ایک ذریعہ ہوں •

تقدیر کے عقیدہ پر تمام مذاہب کا اتفاق ہی — ہر قسم کي برائي بھلائي خدا کي طرف سے پائي جاتي ہی - یا بھلائي خدا کي طرف سے اور برائي نفس یا شیطان کي طرف سے تسلیم کي جاتي ہی — مگر تاہم ہر ایک انسان کسي واقعہ کو تقدیر کي طرف صرف اُسي وقت منسوب کرتا ہی جبکہ وہ اُس کے سبب سے جاہل ہوتا یا حصول منفعت اور رفع مضرت میں ناکام رہتا ہی- اور اسطرح پر وہ اپني جہالت اور ناداني یا کمزوري اور ناکامي کو خوبصورتي کے ساتھہ تقدیر کے پردہ میں چھپانا چاہتا ہی — چونکہ اِن اخیر صدیوں میں مسلمان بالعموم دنیا کے واقعات اور نتائج کے اسباب سے جاہل اور ہر قسم کے دنیوي کار و بار کے انجام دینے سے عاجز ہوگئے اس لیئے اُنھوں نے تقدیر اور زھد کے زیر سایہ پناہ لي جسکي وجہ دینداري نہیں ہی بلکہ محض ملمع سازي ہی — دیکھو رھبانیت اختیار کرنا اور دولت و ثروت پر لات مارنا عیسائیت میں اعلی درجہ کي عبادت اور ذریعہ قرب الٰہي ہی- تو کیا اس سے شارع کا یہہ مقصد تھا کہ نوع انسان ایک ہي نسل کے بعد صفحہ ہستي سے نیست و نابود ہوجاوے یا اُس کا یہہ مقصد تھا کہ اس حکم کي تعمیل صرف چند افراد تک محدود رہیگي ؟ اس مقام پر چند افراد کي تخصیص کو عقل ہرگز نہیں قبول کرسکتي — اس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ اس قسم کے جبریت اور زھد و قناعت کے اُصول کو عام اختلال کا سبب قرار دینا صحیح نہیں ہی — بلکہ یہہ اُصول انسان کي حرص و طمع اور اُس کي بلند پروازیوں میں اعتدال پیدا کرتے ہیں •

خلفاے راشدین اور صحابہ کرام نے دنیوي دولت و ریاست اور اُخروي اجر و ثواب کے حاصل کرنے میں جسقدر مشقتیں برداشت کي ہیں ان پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اس وقت قوم عملي طور پر زاھد تھي اور اِس وقت ہمارا زھد جس کا ہم دعوی کرتے ہیں سراسر جھوٹا اور بالکل ریائي ہی — (مرحبٰی) •

میرا خیال یہہ ہی کہ اس عام اختلال کا سبب وہ تغیر تبدل ہی جو اسلامي طرز سیاست میں باوقات مختلف ہوتا رہاہی- اسلامي سیاست ابتداءً بالکل جمہوري اور ریپبلک تھي اور خلفاے راشدین کے مبارک زمانہ کے بعد ملک کي اندروني شورشوں اور خانہ جنگیوں کے متواتر جاري رہنے سے اسلامي طرز سیاست نے شاہي رنگ بدلا مگر تاہم شریعت کے بنیادي اُصول کي قید اُس کے ساتھہ لگي رہي- اور اس کے بعد وہ بالکل آزادانہ اور شخصي ہوگیا — اس تغیر تبدل کي نسبت جو اسلامي طرز سیاست میں واقع ہوا جب غور کیا جاتا ہی تو معلوم ہوتا ہی کہ اُس کا اصلي سبب حسب ذیل ہی •

چونکہ صحابہ کرام فتوحات میں مصروف تھے اور مختلف ملکوں اور شہروں میں پھیلے ہوئے تھے اِس وجہ سے شرعي قواعد صدر اول میں نہ لکھے گئے اور نہ اُن کي تدوین ہوسکي - اور جب زمانہ مابعد میں اُنکي

† یہہ لفظ بجاے چیرزکے استعمال کیا گیا ہی —

تحریر و تدوین شروع ہوئی تو علماء میں سخت اختلافات اور تناقض پیدا ہوئے — مختلف قوموں کے جو لوگ مذہب اسلام میں داخل ہوئے تھے اُن کی رائیں حد اعتدال سے تجاوز کرنے لگیں - انہوں نے اصولی اور فروعی اختلافات میں اُنہیں پہلوؤں کو ترجیح دی جو ان کے سابقہ مشرکانہ خیالات سے مناسبت رکھتے تھے - سیاسی حکام اور مدبران ممالک نے اس اختلاف کو گروہ بندی اور پولیٹکل خود مختاری اور مطلق العنانی کا بہترین ذریعہ خیال کرکے اُس سے فائدہ اُٹھایا — جس کا یہہ نتیجہ ہوا کہ اسلامی سلطنت ایسے گروہوں پر منقسم ہوگئی جو بلحاظ مذہبی اصول کے باہم مختلف اور بلحاظ سیاست کے ایک دوسرے کے دشمن اور خون کے پیاسے تھے ' ان میں ہمیشہ جنگ و جدل اور خوں ریزی کا سلسلہ برابر جاری رہتا تھا — یہہ حالت دیکھکر دشمنوں کو بھی حرص و طمع دامنگیر ہوئی اور اسلامی گروہوں کو ایک ہی وقت میں اندرونی اور بیرونی لڑائیوں کی مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑا - ان لڑائیوں سے کبھی کبھی بہت تھوڑے عرصہ کے لیئے فرصت ملتی تھی اور بقدر اُس فرصت کے علوم اور شایستگی کو ترقی ہوتی تھی - چونکہ ان لڑائیوں کا سلسلہ صدیوں تک جاری رہا اس لیئے مسلمانوں کی قوم بلحاظ پیشہ اور اخلاق کے ایک جنگی قوم ہوگئی اور علوم و فنون اور صنعت و حرفت سے بہت دور جا پڑی - کچھہ عرصہ کے بعد جب لایق سپہ سالاروں اور سامان حرب و ضرب میں کمی واقع ہوئی تو کامیاب لڑائیوں کا سلسلہ یکلخت منقطع ہوگیا اور قوم صرف مدافعت پر قناعت کرنے لگی- اور خصوصا دو صدیوں سے یعنی جب سے کہ مغرب میں فن جنگ ترقی کرکے ایک وسیع علمی فن ہوگیا ہی جو ہمارے خواب و خیال میں نہیں یہی حالت جاری ہی - اور مسلمان آپس میں کتنے مرتے اور اپنی قوت کو غارت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی اعانت اور ہمدردی نہیں کرتے — یہی حالت ہی جس نے مسلمانوں کی مستعدی اور چستی و چالاکی کو برباد کرکے ان میں عام اختلال اور افسردگی پیدا کردی ہی ●

حکیم تیونسی نے اس کے جواب میں کہا کہ مسلمانوں کے سوا بعض دیگر قوموں مثلاً جرمن میں بھی خود مختار اور مطلق العنان حکومتیں موجود تھیں ' جو مذہبی اصول میں باہم مختلف اور سیاسی گروہوں پر منقسم تھیں ' اور اُن میں ہمیشہ جنگ و جدل کا سلسلہ برابر جاری رہتا تھا - مگر تاہم ان میں عام طور پر اختلال پیدا نہیں ہوا — پس ضرور ہی کہ مسلمانوں کے عام اختلال کا کوئی دوسرا سبب ہوگا ●

میں خیال کرتا ہوں کہ ہماری موجودہ مصیبت اُس سخت جہالت کے باعث سے ہی جو ہمارے امراء کے گروہ کثیر کی طبائع میں راسخ اور مستحکم ہوگئی ہی — یہہ فرقہ خود بھی گمراہ ہوا اور اپنی بداعمالیوں سے تمام قوم کو سیدھے راستہ سے گمراہ کیا - اس گروہ کی جہالت جانوروں اور چوپایوں سے بھی زیادہ ترقی کرگئی ہی - جانور اُن فطری وسائل سے جو نیچر نے اُن کو عطا کئے ہیں اپنی ذاتی حفاظت کرتے ہیں — مگر یہہ گروہ اپنے گھروں کو خود اپنے ہاتھوں سے تباہ اور برباد کررہا ہی - اس گروہ میں بعض افراد ایسے بھی موجود ہیں جو دیدہ دانستہ گمراہی میں مبتلا ہیں- وہ قوم کی بدحالی کو دیکھکر روتے اور افسوس کرتے ہیں تاکہ یہہ خیال کیا جاوے کہ وہ قومی بہبودی کے کاموں کے انجام دینے سے مجبور ہیں — وہ اپنے آپ کو مسلمانوں کی سیاسی اصلاح کا خواستگار ظاہر کرتے ہیں حالانکہ جو کچھہ وہ اپنی زبان سے کہتے ہیں ان کے دل پر اُس کا مطلق اثر نہیں ہوتا — وہ بظاہر اصلاح کی طرف اپنی رغبت ظاہر کرتے ہیں مگر باطن میں اپنے دین و دنیا کو غارت کرنے ' اپنی رفعت اور برتری کی عمارت کو ڈھانے ' اپنی عزت کو برباد کرنے اور مسلمانوں کو ذلیل کرنے کے لیئے بدستور ہر وقت آمادہ رہتے ہیں - یہہ ایک ایسا مہلک مرض ہی جو امراء سے علما کے گروہ میں سرایت کرگیا ہی اور اُن سے رفتہ رفتہ قوم کے ہر درجہ و ہر طبقہ میں پھیل گیا ہی ●

مولاے رومی نے اِس کے جواب میں کہا کہ بالخصوص امراء کے ذمہ اِلزام لگانا صحیح نہیں ہی - کیونکہ ہمارے امراء ہماری ہی قوم کا ایک گروہ ہی اور ہر طرح پر ہماری ہی مثل ہی — یہہ ایک مشہور ضرب المثل ہی کہ " جیسے تم ہوگے ویسے ہی تمہارے حاکم ہونگے " پس اگر ہم مریض نہ ہوتے تو ہمارے امراء و حکام کی یہہ نوبت نہوتی -

میرے نزدیک ہماری موجودہ مصیبت کا سبب یہہ ہی کہ ہم آزادی کو ہاتھہ سے کھو بیٹھے ہیں ' ہم اُس کے معنی فراموش کرچکے اور اُس کے فوائد سے محروم ہوگئے ہیں- اور اِسوقت آزادی کا لفظ بھی ہمارے لیئے ایک موجب وحشت چیز بن گیا ہی - آزادی کی یہہ تعریف کی گئی ہی کہ اِنسان اپنے قول و فعل میں مختار ہو کوئی شخص ظلم اور نا انصافی کی راہ اُس کے ساتھہ تعرض نکرسکے - یہہ بھی آزادی کا ایک شعبہ ہی کہ حقوق میں مساوات کا لحاظ رکھا جاوے اور حکام سے جو درحقیقت رعایا کے وکیل ہیں محاسبہ کیا جاوے اور حق کے مطالبہ اور نصیحت کے کرنے میں خوف و ہراس کو مطلقا راہ ندی جاوے - ما سوا اس کے تعلیم کی آزادی ' تحریر و تقریر کی آزادی ' پریس کی آزادی ' علمی مباحثات کی آزادی ہی — آزادی کا ایک شعبہ عدالت مع اپنے تمام اقسام کے ہی تاکہ کسی شخص کو کسی ظالم اور غاصب ' عیار اور فریب باز کا کھٹکا باقی نرہے - اُس کا ایک شعبہ امن ہی - مثلاً مذہبی امن ' جان و مال کا امن ' عزت و آبرو کا امن ' علم اور اُس کے فوائد کا امن — پس آزادی در حقیقت مذہب کی روح ہی - حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ کی طرف ایک شعر منسوب ہی جسمیں اُنہوں نے دین کو شرعی احکام اور امن قایم کرنے پر محدود کیا ہی — وہ شعر حسب ذیل ہی -

و ما الدین الا ان تقام شرائع ● و تومن سبل بیننا و ہضاب

اس میں شک نہیں کہ انسان کے لیئے زندگی کے بعد آزادی سب سے زیادہ قیمتی اور عزیز چیز ہی – اُس کے معدوم ہونے سے تمام اُمیدیں خاک میں مل جاتی ہیں ، اعمال باطل ہو جاتے ہیں ، انسانی نفوس جیتے جی مرجاتے ہیں ، شریعتیں معطل اور قوانین مختل ہو جاتے ہیں – ہماری قوم میں بکریاں چرانے والا بھی بالکل آزاد تھا ، وہ بادشاہ کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتا تھا اور امیرالمومنین کو یا عمر اور یا عثمان کہکر پکارتا تھا – مگر اب ہماری یہہ نوبت پہونچ گئی ہی کہ ہم بچہ کو اُس کی ماں کی گود میں قتل کرتے اور اُس کی ماں کو سکوت پر مجبور کرتے ہیں اور اُس کو ہرگز اتنی جرات نہیں ہوتی کہ وہ اپنے نالہ و فریاد سے ہمارے کانوں کو اذیت پہونچائے — ہماری قوم کا ایک ادنی سپاہی دشمن کے ایک بڑے لشکر کو پناہ دیتا تھا اور سب لوگ اُس کے عہد کو تسلیم کرتے تھے — مگر اب ہماری یہہ حالت ہوگئی ہی کہ ہم ایک بڑے لشکر کو جمعہ اور عیدین کی نماز سے روکتے ہیں حالانکہ سوائے جھوٹی شان و شوکت کے اِس کی کوئی ضرورت داعی نہیں ہوتی (مترجم) *

ایسی حالت میں اگر قوم اپنی زندگی سے اُکتا جائے اور اُس پر عام اختلال اور افسردگی طاری ہوجائے تو کچھہ تعجب کی بات نہیں ہی – صدیاں گذرچکیں اور بہت سی نسلیں بدل چکی ہیں کہ ہم اِسی مصیبت میں مبتلا ہیں – اس لیئے نا اُمیدی اور بیکاری ، سستی اور ناہنجاری ، محنت اور کوشش سے نفرت اور لہو و لعب سے الفت ہماری طبیعتوں میں مستحکم ہوگئی ہی – لہو و لعب سے ہمارے نفوس کو جو مقید ہیں اپنی تکالیف میں تسکین حاصل ہوتی ہی اور بیکاری ہمارے فکر کے لیئے جو چاروں طرف سے محصور ہو رہا ہی موجب راحت ہوتی ہی – ہم ان تمام باتوں سے جو محنت اور کوشش سے تعلق رکھتے ہیں نفرت کرنے لگے ہیں حتی کہ نہ ہم مفید کتابوں کا مطالعہ کرسکتے ہیں اور نہ کسی نصیحت کا سننا گوارا کرسکتے ہیں – کیونکہ اس سے ہمارے دلوں میں اُس عزیز چیز کی یاد تازہ ہوجاتی ہی جسکو ہم غارت کرچکے ہیں اور ہماری روح کو سخت تکلیف اور صدمہ ہوتا ہی — اگر ہم ہزلیات اور خرافات میں مصروف ہوکر اُس خیال کو فراموش نکردیں تو عجب نہیں کہ ہمارا طائر روح قفس عنصری سے پرواز کرجائے – اسیطرح رفتہ رفتہ ہمارے احساس ضعیف ہوگئے اور ہماری غیرت فنا ہوگئی اور جو شخص ہم کو ہمارے فرائض کی یاد دلاتا ہی اُسپر ہم غصہ کرتے ہیں – اس کی وجہ صرف یہی ہی کہ ہم اُن کے ادا کرنے سے قاصر ہیں *

ہماری قوم میں بعض ایسے گروہ بھی پائے جاتے ہیں جو صدہا سال سے غلامی اور ذلت و خواری کے ساتھہ مالوف ہوگئے ہیں — پس انحطاط اُن کے لیئے ایک امر طبعی بن گیا ہی جسکی مفارقت اُن کو ایک نہایت تکلیف دہ چیز ہی – یہی وجہ ہی کہ ہندوستان ، مصر اور تیونس کے مسلمان جن کو امن و آزادی کی نعمت عطا ہوئی ہی اپنے اُن مسلمان بھائیوں کی حالت پر جو اِسلامی ممالک میں رہتے ہیں رحم نہیں کرتے بلکہ اُن میں سے جو لوگ اپنے مسلمان حاکموں کے برخلاف ایجیٹیشن پھیلاتے ہیں اُن کو وہ بری نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور اکثر اوقات وہ اِصلاح کے خواستگاروں کو ملحد اور بے دین اور باغی خیال کرتے ہیں — گویا کہ اُن کے نزدیک محض مسلمان حاکم کا وجود ہی تمام چیزوں سے حتی کہ عدل وانصاف سے بھی مستغنی کردیتا ہی – اور گویا کہ ہر حالت میں اُس کی اطاعت مسلمانوں پر واجب ہی اگرچہ وہ اُن کے ملکوں کو برباد کرتا اور اُن کی اولاد کو قتل کرتا ہو — غرض کہ آزادی کا کھو بیٹھنا مسلمانوں کے عام اختلال کا اصلی سبب ہی *

مجتہد تبریزی نے اِس کے جواب میں کہا کہ یہہ حالت عام نہیں ہی — حالانکہ ہمارا قومی اختلال روز بروز بڑھتا اور مستحکم ہوتا جاتا ہی — پس لا محالہ اُس کے لیئے کوئی دوسرا سبب ہوگا *

مجھکو معلوم ہوتا ہی کہ ہمارا موجودہ تنزل اور انحطاط خود ہماری طرف سے ہی — کیونکہ ہماری قوم دنیا میں بہترین اقوام تھی جو لوگوں کے لیئے ظاہر ہوئی تھی – ہم صرف خدائے وحدہ لا شریک کی عبادت کرتے اور صرف اُسی کے سامنے اپنے عجز و انکسار کا اظہار کرتے تھے — جو شخص جس وقت تک اُس کی اطاعت کرتا تھا اُسی وقت تک ہم اُس کی اطاعت کرتے تھے — ہم نیک کاموں کا حکم دیتے اور بری باتوں سے منع کرتے تھے – خلافت اور حکومت کے معاملات ہمارے باہمی مشورہ سے طی ہوتے تھے – ہم نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کرتے اور گناہ اور نافرمانی میں باہمی اعانت نکرتے تھے — یہہ تمام باتیں ہم نے چھوڑ دی ہیں — حالانکہ ہماری شریعت میں بری باتوں سے روکنا عملاً ہونا چاہیئے — اور اگر یہہ ممکن نہو تو زبان سے اور اگر یہہ بھی ممکن نہو تو دل سے – تیسرے درجہ سے یہہ مقصود ہی کہ خائنوں اور فاسقوں سے اعراض کرنا چاہیئے اور دلوں میں ان کی طرف سے نفرت ہونی چاہیئے *

اس میں شک نہیں کہ اس مذہبی فرض کی تعمیل اُن کے متنبہ کرنے کے لیئے کافی ہوگی اور اس حکم کی تعمیل کسی شخص کے لیئے ناممکن نہیں ہی – خدا نے فرمایا ہی "† ولو لا دفع الله الناس بعضهم ببعض لفسدت الارض" پس یہی سبب ہی کہ قوم اپنے حکام کی پرستش اور

† اور اگر اللہ بعض لوگوں کے ذریعہ سے بعض کو کوسی حکومت سے نہ ہٹاتا رہے تو ملک کا انتظام درہم برہم ہوجائے –

خواهشات اور اوهام کي پیروي میں گرفتار هی اور هم امر بالمعروف اور نہي عن المنکر کو ترک کرکے فاسقوں اور آور نافرمانوں کي اطاعت میں مصروف هیں- خداوند تعالی نے فرمایا هی "† و لتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینهون عن المنکر و اولئک هم المفلحون" حدیث میں وارد هوا هی کہ "‡ تم کو امر بالمعروف اور نہي عن المنکر کرنا چاهیئے ورنہ خدا تمهاري قوم کے شریر لوگوں کو تم پر مسلط کریگا اور پهر تم میں سے اچهے لوگ دعا کرینگے مگر قبول نہوگي" - اس کے علاوہ بہت سي آیتیں اور حدیثیں ایسي هیں جن سے معلوم هوتا هی کہ امر بالمعروف اور نہي عن المنکر کے ترک کرنے سے لا محالہ ذلیل و خوار هوتے هیں - پس میرے نزدیک یہي سبب هی جس سے موجودہ عام اختلال پیدا هوا هی ٭

واقعات اور رائیں

گذشتہ هفتہ میں یورپ سے کوئي ایسي خاص خبریں نہیں آئیں جنکي جانب ناظرین کي توجہ بالخصوص مبذول کرنا مناسب هو — البتہ مابین روس اور سلطان جو چار تارپیڈو جہازوں کے ڈارڈینلز سے گذرنے کي بابت بحث تهي وہ طے هوگئي- جس تار میں یہہ خبر تهي کہ روس نے اپنا دعوي واپس لیلیا اُس میں یہہ ذکر بهي تها کہ سلطان نے روس کو صوبہ البانیا میں ایک نیا کانسل کا دفتر کهولنے کي اور وهاں اپنا کانسل رکهنے کي اجازت دیدي - اس سے خواہمخواہ خیال هوتا هی کہ جہازوں کي بابتہ جو فیصلہ هوا وہ کس بنیاد پر هوا — ناظرین کو معلوم هوگا کہ گو کانسل بهي ایک قسم کا سفیر هوتا هی لیکن در اصل کانسل کا خاص فرض اسقدر هی کہ اپنے ملک کي تجارت کو ترقي دینے کي تدابیر عمل میں لائے اور اپنے تجاران کے حقوق کي موقعہ پر حفاظت کرے — البانیا ایسا صوبہ هی کہ جہاں تجارت کے مواقعہ بہت کم هیں لیکن جو سلطنت سائبیریا اور وسط ایشیا کے غیر آباد بیابانوں میں لکهوکها روپیہ صرف کرکے ریل نکال سکتي هی اُس کو البانیا میں کانسل رکهنا کیا دشوار هی ٭

همارا گذشتہ پرچہ نکلنے کے بعد هندوستان میں جو سب سے بڑا واقعہ پیش آیا وہ ایک حادثہ ریل کا هی جو درمیان مدراس اور بمبئي بوقت ۳ بجے شب بروز شنبہ پیش آیا — یہہ حادثہ جو کڈاپا کے قریب پیش آیا اسقدر سنگین قسم کا تها کہ شاید هندوستان میں پیشتر کوئي حادثہ اتنا عظیم نہ گذرا هوگا — ناظرین خود خیال کرسکتے هیں کہ اس سے زیادہ سنگین واقعہ کیا هوسکتا هی کہ ریل پل پر سے دریا میں گرجاے - مزیدبراں شب کا وقت هو اور بارش نہایت شدت سے هورهي هو - آج (پنجشنبہ) کے تاروں سے معلوم هوتا هی کہ اس وقت تک ساٹهہ (۶۰) لاشیں برآمد هوچکي هیں مگر اسکا صحیح اندازہ هونا نہایت دشوار هی کہ در اصل کتني جانیں ضائع هوئي هیں — اس ٹرین میں دو بشپ بهي تهے — وہ بچگئے مگر دو یورپین لیڈیاں جو ایک مذهبي فرقہ سے متعلق تهیں هلاک هوگئیں اور چند یورپین اور بهي ضایع هوئے — منجملہ ان کے ایک یورپین ایجنٹ تها جو مدراس سے لکهنو بیش قیمت جواهرات لیکر آرها تها مگر چهار شنبہ کے تاروں سے معلوم هوتا هی کہ جواهرات جو تخمینا ایک لاکهہ ستر هزار کي قیمت کا تها باز یافت هوگیا ٭

ولایت کے اخباروں سے معلوم هوتا هی کہ شاہ ایران نے انگلستان میں بہت اچها اثر نہیں چهوڑا اور بعض حرکات شہنشاہ ممدوح کي بالخصوص باعث ناگواري هوئیں- ایک روز حضور ممدوح بمقام وولوچ افسران توپخانہ کے ساتهہ اُن کي مسکوت میں لنچ نوش کر رهے تهے - هنوز نصف کهانا بهي ختم نہ هوا تها کہ شاہ میز پر سے اُٹهکر ایک کمرہ میں جو اُن کے واسطے علیحدہ آراستہ کیا گیا تها تشریف لے گئے اور وهاں جاکر آرام کرنے لگے — پانیر کے کارسپانڈنٹ نے یہہ بهي سنا هی کہ خود شاہ بهي لندن سے کسیقدر ناخوش گئے- همارے شہنشاہ نے اپني تصویر مرصع بطور نشاني شاہ کے پاس قبل اُن کي مراجعت کے بهیجي تهي مگر شاہ نے تصویر واپس کردي- کیونکہ شاہ جس شی کے خواهاں تهے وہ ایک تمغہ هی جسکو گارٹر کہتے هیں اور جو سب سے اعلی برٹش تمغہ هی — همارے شہنشاہ کو شاہ ایران کی خواهش پیشتر سے بهي معلوم هوگي- لیکن اِس واقعہ کے بعد بهي وہ خاص تمغہ دینا مناسب نہیں سمجها گیا ٭

جدید ایجاد

یورپ کے تازہ تاروں سے معلوم هوتا هی کہ ایک جدید چیز ایجاد هوئي هی جسکے ذریعہ سے ڈاک کي چٹهیاں ایک الومینم کے بکس میں بند هوکر بوساطت تار کے ایک مقام سے دوسرے مقام کو بحساب ۲۵۰ میل فی گهنٹہ جاسکتي هیں لندن میں بهي آزمایش هو رهي هی ٭

---

† اور تم میں ایک گروہ ایسا بهي هونا چاهیئے جو لوگوں کو نیک کاموں کي طرف بلائیں اور اچهے کام کرنے کو کہیں اور برے کاموں سے منع کریں اور ایسے هي لوگ اپني مراد کو پہونچینگے -

‡ اس حدیث کو بزار نے عمر سے اور طبراني نے ابو هریرہ سے روایت کیا هی ان دونوں کي سندیں ضعیف هیں - ترمذي میں بهي بہ تبدیل بعض الفاظ یہہ حدیث روایت کي گئي هی — ابو عیسی کہتے هیں کہ یہہ حدیث حسن هی —

تقرر

پانیر کی تحریر سے معلوم ہوتا ہی کہ سرما میں ہمارے ہردل عزیز جج مسٹر بروں رگ صاحب اپنے اصلی عہدہ کلکٹری علیگڈہ پر واپس ہونگے *

دربار تاجپوشی

مکان موسومہ بہ پیلی کوٹھی واقع فیض بازار ملحق گرجا گہر جس میں ایک قطعہ مردانہ و ایک قطعہ زنانہ و ہر دو قطعات میں کئی کئی کمرے اور دالان در دالان معہ دو بالا خانہ و تین صحن و چار پاخانہ و غسل خانہ وغیرہ ہیں موقع تاجپوشی میں کرایہ پر دینا منظور ہی جس صاحب کو ضرورت ہو وہ تحریر سے کرایہ طے کریں یہہ پیلی کوٹھی لب سڑک قلعہ کے سامنے میدان قواعد کے پاس جامع مسجد سے قریب ایک فرلانگ کے واقع ہی جو صاحب دیکھنا چاہیں وہ دیکھہ سکتے ہیں — خط کتابت شمس العلما مولوی محمد ذکاءاللہ صاحب خان بہادر رئیس دہلی سے کیجائے *

ضروری اطلاع

پبلک کو اطلاع دی جاتی ہی کہ علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ کے متعلق جملہ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ سے کی جاے *

مد طائل خاں صاحب

پرسنل اسسٹنٹ سکرٹری کالج —

منی آرڈر اور دیگر ذرایع سے جو روپیہ اخبار یا اشتہارات وغیرہ کی بابتہ بہیجا جاے وہ

بورسر صاحب کالج

کے پاس آنا چاہیئے مگر بہتر ہوگا کہ پرسنل اسسٹنٹ صاحب کو علحدہ تحریر کے ذریعہ سے اطلاع دی جاوے *

بحکم نواب محسن الملک

چیف اڈیٹر

ضروری اطلاع

اس بات کے اعلان کی خاص ضرورت معلوم ہوتی ہی کہ بموجب قواعد صرف وہ اصحاب منجانب کالج و کانفرنس چندہ جمع کرسکتے ہیں جن کے پاس تحریری اجازت آنریری سکرٹری کی ہو — مفصل قواعد ۳۱ جولائی کے پرچہ میں چہاپے گئے تہے *

اخبارات سے درخواست کی جاتی ہی کہ ضروری معاملہ کے اعلان میں ہمکو پوری مدد دینگے *

(دستخط) محسن الملک

اشتہار

قانون شہادت مولفہ جناب مسٹر سید محمود صاحب کا چہپ طیار ہوگیا ہی — درخواستیں بنام منیجر ڈیوٹی بک ڈپو مدرسۃ العلوم علیگڈہ آنا چاہیئیں *

۱/

رسالۃ التوحید

یہہ کتاب عربی زبان میں مصر کے ایک مشہور اور زبر دست فاضل شیخ محمد عبدہ المصری کی جدید تصنیف ہی جس کی بعض نہایت اہم اور ضروری فصلوں کا ترجمہ مولوی رشید احمد صاحب انصاری نے علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ میں شایع کیا تہا جس کی کچہہ جلدیں کتاب کی شکل میں علحدہ بہی چہاپی گئی ہیں — قیمت فی جلد ایکروپیہ ہے — منیجر ڈیوٹی شاپ مدرسۃ العلوم علیگڈہ سے درخواست کرنے پر مل سکتا ہی *

۱/

علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ

شرح قیمت اخبار

یہہ اخبار ہفتہ میں ایک بار چہپتا ہی اور ہر پنجشنبہ کو شایع ہوتا ہی *

اخبار کا جاری رہنا معاونین کی اعانت اور قیمت اخبار کے وصول ہونے پر منحصر ہی *

معاونین اخبار وہ حضرات سمجہے جاوینگے جو سالانہ عـــہ یا اس سے زیادہ عنایت کریں *

قیمت سالانہ پیشگی علاوہ محصول	... ...	[illegible]
ایضا ایضا معہ محصول	... ...	عـہ
قیمت ششماہی علاوہ محصول	... ...	[illegible]
ایضا ایضا معہ محصول	... ...	[illegible]
قیمت سہ ماہی علاوہ محصول	... ...	[illegible]
ایضا ایضا معہ محصول	... ...	للعہ
قیمت فی پرچہ	... ...	۴/

اجرت چہپائی اشتہارات

اشتہار ماسٹروں اور ٹیچروں کا بغرض حصول نوکری کے کالج یا اسکول میں ہر دفعہ کے لیئے	...	۸/
باقی اشتہارات ہر دفعہ کے لیئے فی سطر کالم	...	۲/

Printed and published by Mahomed Mumtaz-uddin at the Institute Press, Aligarh.

علیگڈہ انسٹیٹیوٹ پریس میں باہتمام محمد ممتاز الدین چہپا اور مشتہر ہوا

REGISTERED No A. 178

معہ تہذیب الاخلاق

THE ALIGARH INSTITUTE GAZETTE

OF

THE MAHOMEDAN ANGLO-ORIENTAL COLLEGE

WITH WHICH IS INCORPORATED

"THE MAHOMEDAN SOCIAL REFORMER."

HONORARY EDITOR :— *MOULVI SYED MEHDI ALI KHAN.*

New Series VOL. II. No. ٤2. } THURSDAY, 25th DEC. 1902. ع روز پنجشنبہ ۲۵ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ { سلسلہ جدید جلد ۲ نمبر ۵۲

فہرست مضامین

دربار

ہمارا خاص ریپریزینٹیٹو دہلي سے تحریر کرتا ہی :—

" میں ابھي اپني ذاتي واقفیت سے آپ کو دہلي کے کچھہ حالات تحریر نہیں کرسکتا – مجھکو ابھي بچشم خود صرف کانفرنس کمپ دیکھنے کا موقع ملا ہی اور کانفرنس کمپ اس سمندر میں صرف ایک قطرہ ہی – سب سے پہلے مجھکو دربار کا جو تجربہ ہوا وہ یہہ تھا کہ جو ریل علیگدہ سے ساڑھے گیارہ بجے دن کے پہونچا کرتي تھي وہ قریب ساڑھے تین بجے پہونچي – اس وجہ سے ساڑھے ۸ بجے شب دہلي پہونچنا ہوا – ہم لوگ ٹرین کے منتظر علیگدہ اسٹیشن پر تھے کہ ایک اسپیشل حیدرآباد کا آیا مگر اُس میں خود حضور نظام نہ تھے – بعد ازاں گورنر صاحب بمبئي اور مہاراجہ دربھنگا کي اسپیشل آئي – گورنر بمبئي کا اسپیشل نہایت صاف ستھرا تھا ہر گاڑي پر تختي لگي ہوئي تھي جس سے معلوم ہو سکتا تھا کہ اُس گاڑي میں کون ہی— جب یہہ تینوں اسپیشل گذر گئے تب ہماري ریل آئي - میں نے سنا تھا کہ برک سے اسباب نکلوانے میں سخت مشکلات پیش آتي ہیں — مجھکو بھي توقف ضرور معمول سے زیادہ کرنا ہوا ' مگر اور کوئي دقت پیش نہیں آئي — کانفرنس کي طرف سے کالج کے چند طلبا اسٹیشن پر گاڑیاں لیکر آئے تھے اور برابر یہہ ہي انتظام آخر تک رہیگا پس ممبران کانفرنس کو ان طلبا سے پوري امداد کي توقع رکھنا چاہئے — حتی الوسع دن میں پہونچنا بہتر ہی مگر لازم نہیں ہی – ابھي مہمان بہت کم آئے ہیں مگر پرسوں تک غالبا کمپ بھر جائیگا — پنڈال جس میں جلسے ہوا کرینگے نہایت شاندار ہی مگر ابھي مکمل نہیں ہی – منتظمان دہلي کوشش کر رہے ہیں ' لیکن جتنے منتظم راقم نے دیگر مقامات پر گذشتہ سالوں میں دیکھے تھے اُتنے یہاں نظر نہیں آئے – میں اس بات کي کوشش کرونگا کہ آپ کو تقریبا روزانہ حالات سے مطلع کرتا رہوں "

پولیس کي اِصلاح

نمبر (۳)

پولیس کمیشن کو اب کام کرتے ہوئے اس قدر عرصہ ہوگیا ہی کہ بعض ایسے امور بخوبي ظاہر ہوگئے ہیں جن کي نسبت گواہوں کے درمیان قطعي اتفاق راے ہی - مثلاً یہہ بات کہ دیہاتي لوگ پولیس کے عہدہ داروں سے خوف کھاتے ہیں ' اور اعلی درجہ کے لوگ اُن کي عزت نہیں کرتے ہیں اس طرحپر صاف صاف بیان کي گئي ہی کہ گورنمنٹ ہند کو بھي اُس پر طمانیت ہوسکتي ہی — ان واقعات سے صرف ایک نتیجہ پیدا ہوسکتا ہی — یعني یہہ کہ نئے آدمي اور زیادہ تر عمدہ لایق آدمي مہیا کرنے کي سخت ضرورت ہی — جو واقعات اور جو نتیجہ ہمنے ظاہر کیا ہی وہ عموماً اہل یورپ اور ہندوستاني گواہوں کے درمیان مشترکہ باتیں ہیں - مگر آگے چلکر جب کہ عملي ضرورت کے معاملہ پر بحث کي جاتي ہی تو دونوں فریق علحدہ ہوجاتے ہوں — تعلیم یافتہ ہندوستاني پبلک اوپینین کے قایم مقام مثل مسٹر سندر لال بیرسٹر الہ آباد کے اسبات کے مؤید ہیں کہ تعلیم یافتہ ہندوستاني فرقوں میں سے پولیس کے آدمي بھرتي کیئے جاویں - نیز اُن کي یہہ راے ہی کہ اُن کو بیش قرار تنخواہیں دي جاویں اور ترقي کي زیادہ تر عمدہ اُمیدیں دلائي جاویں - یوروپین کمیونٹي کے قایم مقاموں نے مثل مسٹر منرو کے جنہوں نے کلکتہ میں شہادت دي تھي ایک دوسرا طریقہ اختیار کیا ہی - جو کچھہ مسٹر منرو نے بیان کیا تھا اُس کا خلاصہ در اصل یہہ ہی " اے صاحبو - آپ دیکھتے ہیں کہ پولیس میں بلکہ درحقیقت اکثر دوسرے سررشتوں میں رشوت ستاني عام ہی - اور جب کہ رشوت ستاني عام ہی تو اُس کا سبب یا اُس کے اسباب بھي عام ہونے چاہیئیں - میں ہندوستان اور ولایت میں ایک اعلی درجہ کا عہدہ دار پولیس رہ چکا ہوں - میں اب ایک مشنري ہوں پس مجھکو زیادہ واقفیت ہوني چاہیئے - میري یہہ راے ہی کہ ہندستانیوں میں راستبازي اور ایمانداري کي روشني نہیں ہی - پس آپ اُن کو نوکر رکھہ کر اپنے تئیں خطرہ میں ڈالتے ہیں - آپ تعلیم و تربیت کا ذکر کیا کیجیئے لیکن میں یہہ بات کہتا ہوں کہ یہہ سب باتیں لغو ہیں " - یوروپین گواہ جو سرکاري نوکر ہیں اور مشنري نہیں ہیں عموماً اس قدر باتیں نہیں بیان کرتے ہیں جیسي کہ مسٹر منرو نے بیان کي ہیں - وہ دوسرے پیرایہ میں گفتگو کرتے ہیں — اُن کے نزدیک عموماً پولیس میں بہت سي خوبیاں ہیں اور اپنے ہندوستاني ماتحتوں میں بھي اُن کو کسیقدر خوبي نظر آتي ہی — لیکن اُن کي عالي حوصلگي کي بھي ایک حد ہی - کیا ہندوستانیوں کو اعلی عہدوں پر نوکر رکھا جاوے؟ ہرگز نہیں ! - وہ یہہ گوارا نہیں کرسکتے ہیں - جو کچھہ وہ کہتے ہیں وہ یہہ ہی کہ اُن کو کچھہ زیادہ تنخواہ دیني چاہیئے اور اُن کي زیادہ تر نگراني کرني چاہیئے - یہہ بات ہندوستانیوں کے حق میں کسیقدر سخت ہی مگر ہم شکایت نہیں کرتے ہیں —

POLICE REFORM.

III.

THE Police Commission have now been at work long enough to bring into relief certain points on which there is practically a concensus of opinion among witnesses. It is, for example, on record in a sufficiently explicit manner to satisfy even the Government of India, that the subordinate police officers (below A D. SS. P. is the expression generally employed) are distrusted by the public, are feared by villagers and are—to put it mildly—not respected by the higher classes. These facts can lead only to one conclusion; namely: that infusion of new and better blood is badly wanted. The facts and the conclusion we have indicated are, generally speaking, common ground between European and native witnesses; but further on when a question of practical importance is reached, the two classes part company. Representatives of advanced native public opinion, like Mr Sunder Lal of the Allahabad bar, favour recruitment from the educated classes of natives; they would also offer them higher salaries and better prospects of promotion. Representatives of the European community, like Mr Munroe, who gave evidence at Calcutta have adopted a different attitude. What Mr. Munroe said practically amounts to this:—"You see, gentlemen, corruption in the police and indeed in many other departments is general. Venality being general, its cause or causes must also be general

I have been a high police officer both in India and at home. I am now a missionary; so I ought to know. My opinion is that there is no light of faith and of conscience in the native. You therefore employ him at your risk. Talk of education if you like, but I say it is all bosh!" European witnesses who are in service and who are not missionaries do not, as a rule, go quite so far as Mr. Munroe did. They employ different expressions. They generally see lots of good in the police and some of it in their native subordinates. But even their magnanimity has a limit. "Employ natives in the higher grades! Oh! No. They wouldn't go quite so far as that. What they would say is:—give him a little more pay and watch him more closely." This is rather hard line, but we do not complain.

ہم اس بات سے خوش ہیں کہ بہت سے آدمی اسقدر آزادی کے ساتھہ گفتگو کر رہے ہیں اور ہم کو یقین ہی کہ اس سے غالبا عمدہ نتیجہ پیدا ہوگا - ہم کو یہہ بہي یقین ہی کہ باوجود رشوت ستاني کے جو آج کل پہیلي ہوئي ہی جس کا الزام زیادہ تر گو کلیتا نہیں خاص ہمارے ہموطنوں کے ذمہ ہی ' ہندوستانیوں کا دعوی بحیثیت ایک فرقہ ہونے کے مضبوط ہی — اگر خود کمیشن اتفاقا یہہ فیصلہ کرے کہ ہندوستاني اعلی درجوں میں نوکر نہ رکہے جاویں اور گورنمنٹ اُس کے ساتھہ اتفاق کرلے ' تو غالبا ایک دوسري کمیشن عرصہ مناسب میں مقرر کرني پڑیگي اور وہ ان باتوں کي اصلاح کردیگي *

اگر کوئي سررشتہ ایسا ہی جس میں ہندوستانیوں کي اشد ضرورت ہی تو وہ پولس ہی — اور غالب ہی کہ سب لوگ اس بات کو تسلیم کرینگے اگر گورنمنٹ اُن کو ذمہ داري کے عہدوں پر مثل تہانہ داري کے نوکر رکہے ہوئے بغیر کام چلا سکے تو وہ تدبیر مملکت کي زیادہ تر وسیع وجوہات پر اُن کو خارج نہیں کریگي - جبکہ سب انسپکٹري کے ادنی لیکن ذمہ داري کے عہدہ پر ہندوستانیوں کا نوکر رکہنا ضروري ہی تو کیا یہہ امر واجبي یا صیغہ پولس کے حق میں مفید ہی کہ اس مضمون کا ایک حکم جاري کیا جاوے کہ " تم یہاں تک جا سکتے ہو اس سے آگے نہیں بڑہ سکتے ہو " کس درجہ تک یورپین گواہ ہندوستانیوں کا عروج چاہتے ہیں ؟ اُن کي راے کے موافق ایک سب انسپکٹر رفتہ رفتہ ایک انسپکٹر ہو سکتا ہی - لیکن اگر ایک انسپکٹر ایک ایماندار اور لایق عہدہ دار پولس ہی تو وہ انسپکٹر رہنا چاہیئے — اُس کے لیئے کوئي ترقي نہیں ہی البتہ اُس صورت میں کہ وہ پولس کا عہدہ دار نرہے اور مجسٹریٹ ہو جاوے ! *

جو دعوی اکثر یورپین گواہوں نے پیش کیا ہی اُس کي کمزوري اسقدر ظاہر ہی کہ ہمارے نزدیک اُس کے ظاہر کرنے کے لیئے کسي دلیل کي ضرورت نہیں ہی — گو وہ محنتانہ جو وکالت نامہ کے ساتھہ دیا جاتا ہی کیسا ہي زیادہ کیوں نہو لیکن ہم خیال کرتے ہیں کہ کوئي ذي رتبہ ہندوستاني ایسا نہیں ہی جو اس قسم کے دعوی کي نسبت مدبروں اور منتظموں کے روبرو گفتگو کرنا بخوشي قبول کرلے — یہہ دعوی کمزور نہیں ہی — ہم کہتے ہیں کہ اُس کے مطلق کوئي پیر نہیں ہیں — جو کچھہ اُس کے موید (شاید لا علمي میں) کہتے ہیں وہ ہماري راے میں صرف یہہ ہی وہ انصاف اور صیغہ پولس کے مطالب کو ایک پلہ میں اور ہندوستانیوں کي خصلت کے تخمینہ کو دوسرے پلہ میں رکہتے ہیں — اُن کي راے میں ہندوستانیوں کي خصلت کا تخمینہ سب سے زیادہ قابل لحاظ ہی اور اسوجہ سے پلے لوٹ جانے چاہیں — " عدل و انصاف اور صیغہ پولیس کي اصلاح کا ذکر کرنا یہہ سب باتیں نہایت عمدہ ہیں — مگر ہم جانتے ہیں کہ صیغہ مذکور کے لایق آدمي کس قسم کے ہوتے ہیں — یہي در اصل وہ بات ہی جو اُن کي طبیعت میں ہی ' اور اسي خیال کي بنا پر وہ زیادہ اعلی درجوں پر ہندوستانیوں

We are glad that so many people are speaking frankly, and believe good will probably come of it. We are also convinced that in spite of the prevailing corruption, for which our country men are mainly, though by no means wholly, responsible, the case of natives as a class is a strong one. If perchance the present Commission decided against their employment in the higher grades and the Government agreed with them, another Commission will probably, within a reasonable period, have to be appointed, and it will rectify matters.

If there is a department in which natives are indispensable it is the police. This will probably be admitted on all hands. Even if the Government *can* do without employing them in responsible posts like the *thanadar's*, it will not discard them on broader grounds of statesmanship. The employment of natives in the lower but onerous post of Sub-Inspector being necessary, is it either fair, or good for the service, to formulate an edict saying "So far you shall go but no further." What is the height to which most European witnesses would allow natives to rise? According to them a Sub-Inspector might in time become an Inspector. But if an Inspector is an honest and efficient police officer he must remain an Inspector. For him there is no promotion unless he ceases to be a police officer and becomes a Magistrate!

The weakness of the case as put forward by most European witnesses, is so evident that no arguments are, we think, necessary to show it up. However large may be the retainer which accompanies the brief, there is, we think, not a native of position who would willingly undertake to plead a case like this before statesmen and administrators. The case is not a lame one. We submit that it has no legs at all. What its advocates do (perhaps unconsciously) is in our humble opinion simply this. They place justice and the interests of service in one scale and in the other they place their estimate of native character. The latter in their opinion is the weightiest consideration of all and must consequently turn the scales. "The talk of justice and of improving the service by employing better men is all very well. But we know what their better men are like." This is practically how they feel and on the strength of that feeling they

کے مقرر کیئے جانے کي نسبت مخالفت کرتے هیں - هم اُن کا کسقدر ساتهہ دینے پر آمادہ هیں — مگر جس مقام پر کہ هماري عقل هم سے یهہ کهے کہ یہاں مغالطہ هی وهاں هم کو ٹهرنا چاهیئے — کیا وہ درحقیقت اس بات کو جانتے هیں کہ همارے لایق آدمي کس قسم کے هیں اور اُن کے نوکر رکهنے سے کسقدر اصلاح هوجاویگي •

هم اصل بات کي نسبت ان گواهوں کے ساتهہ اتفاق نهیں کرسکتے هیں — اور اُسي کے ساتهہ هم یوروپین گواهوں سے نا انصافي کرنے کا ارادہ منسوب کرنا نهیں چاهتے هیں - اختلاف راے غالبا اس بات سے پیدا هوتا هی کہ اس معاملہ پر مختلف اصولوں کے لحاظ سے نظر ڈالي جاتي هی — اسي وجہ سے هم یقین کرتے هیں کہ یهہ ایک عمدہ مقدمہ باهمي فیصلہ کے واسطے هی — هم اُس قسم کے تجربہ کا دعوی نهیں کرسکتے هیں جو اکثر یوروپین گواهوں کو اپني سرکاري حیثیت سے حاصل هوا هی - لیکن ممکن هی کہ هم اپنے هموطنوں کے بعض فرقوں کي نسبت کوئي ایسي بات جانتے هوں جسکو اهل یورپ (آفیشل اور نان آفیشل بہت کم معلوم کرسکتے هیں - گو کچهہ هي کیوں نہو لیکن ایک امر اهم کي نسبت دونوں فریق کے قایم مقاموں کے درمیان صاف صاف اختلاف راے هی — اور جو وجہ هم نے ظاهر کي هی وہ سب سے زیادہ عمدہ وجہ هی جو هم کسي فریق کے ارادوں پر الزام لگانے یا اُس کي نیک نیتي کي نسبت کلام کیئے هوئے بغیر پیش کرسکتے هیں - یوروپین گواهوں کي نیت بلاشبہہ عمدہ هی — لیکن همارے نزدیک یهہ بات نهایت عجیب معلوم هوتي هی کہ وہ پولیس کے زیادہ تر اعلی درجوں میں همارے هموطنوں کے نوکر رکهے جانے کے سخت برخلاف هیں - غالبا وہ اپني راے اُس واقفیت اور تجربہ کي بنا پر قایم کرتے هیں جو اُن کو هندوستانیوں کے اُس فرقہ کي نسبت حاصل هوا هی جو پولیس میں اُن کو ملا هی — اگر یهي بات هی تو کوئي شخص اُن پر اُس بات کا جو محض واجبي هی الزام نهیں لگا سکتا هی — لیکن جس حالت میں هم یهہ تسلیم کرتے هیں کہ جو کچهہ وہ کهتے هیں وہ صحیح هی ، تو هم اُن کو اس بات کے یاد دلانے کي اجازت چاهتے هیں کہ بهرتي کرنے کا میدان زیادہ تر وسیع هی اور اُس میں بہ نسبت اُسکے جس سے وہ واقف معلوم هوتے هیں مختلف طرح کے موقعے موجود هیں — کیونکہ انگلستان کي پارلیمنٹ میں هندوستاني ممبر هوتے هیں اور بهرکیف ایک هندوستاني ممبر اس وقت موجود هی - هم نے سنا هی یا هم خیال کرتے هیں کہ هم نے سنا هی کہ ایک هندوستاني پورا کمشنر ایک ڈویزن کا هی — هندوستاني کلکٹر اور هندوستاني ڈسٹرکٹ جج و سشن جج موجود هیں - اور هائي کورٹوں میں بهي هندوستاني جج هیں- هم صرف ججوں کا ذکر کرتے هیں نہ کہ بیرسٹروں یا وکیلوں کا ، گو اس بات کي کوئي وجہ نهیں هی کہ ایک ایسے معاملہ میں جیسا کہ یهہ هی هم بیرسٹروں اور وکیلوں کا بهي ذکر نکریں - بحیثیت مجموعي وہ اس غلطي کے ظاهر کرنے کے لیئے کہ هندوستانیوں میں عموما لیاقت اور دیانت داري کي کمي هی

oppose the introduction of natives into the higher grades. We are prepared to go part of the way with them. But we must stop where our native instinct tells us there is a pit-fall. Do they really know what our better men are like and what an improvement it would be to employ them?

We are unable to agree with the witnesses in question on the main point. At the same time we are far from imputing to European witnesses anything like an intention to be unjust. The difference of opinion probably arises from viewing the matter from different stand-points. For that reason we believe it is a promising case for compromise. We can lay no claim to the experience gained by many of the European witnesses in their official capacity. But it is possible that we know something about certain classes of our countrymen of which Europeans—officials and non-official—see but little. Be that as it may, there is a distinct difference of opinion on an important point between representatives of the two communities, and the explanation we have suggested is the best we can offer without impugning the motives or questioning the *bona fides* of either class. The European witnesses undoubtedly mean well, but to us it seems very strange that they are almost solid against employing our countrymen in the higher grades of the Police. They probably base their opinion on their knowledge and experience of the class of natives they have met with in the police. If so, no body can blame them for doing what is only natural. But while conceding that they are right so far as they go, we must be allowed to remind them that the field of recruitment is wider and presents more variety than they seem to be aware of. Why! there are natives—there is at any rate one native—in the British Parliament. We have heard of or imagine we have, of a native who is a full-blown Commissioner of a division. There are native Collectors and native District and Session Judges. And there are natives in the High Courts. We speak only of judges and not of barristers or *vakils*, though there is no reason why in a matter like this we should not speak of the latter also. As a class they are available for showing up the error that natives generally are wanting in ability or integrity.

پیش کیئے جاسکتے ہیں- یوروپین گواہوں کو ان واقعات کے نتیجہ کو تسلیم کرنا پڑیگا - لیکن اُن کو اس دلیل سے انکار کرنے کا موقع حاصل ہی - اگر وہ اس موقع سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہوں تو وہ کہہ سکتے ہیں کہ " ہم یہہ سب باتیں جانتے ہیں— ہندوستانی یا تو نہایت اچھے اور یا نہایت خراب ہیں — اور آپ صرف چیدہ شخصوں کا ذکر کرتے ہیں " - ذرا صبر کیجیئے — اگر ملازمت سرکاری کے نتیجے کے درجوں پر نظر ڈالی جاوے تو ہندوستانی سب جج ' منصف ' ڈپٹی کلکٹر موجود ہیں ' اور اخر کار وہ دورنگا عہدہ دار ہی جو کچھہ نہیں ہی اور سب کچھہ ہی — کچھہ نہیں تو اُس وقت جبکہ وہ ہندوستانی مونیٹڈ انفنٹری کی ایک پلٹن کے لیئے رسد مہیا کرتا ہی ' اور سب کچھہ اُس وقت جبکہ اُس کو شریف زمینداروں سے سابقہ پڑتا ہی - ہماری مراد ہندوستانی تحصیلدار سے ہی - بعض محکمہ جات میں جنکا ہم نے ذکر کیا ہی گو کوئی عیب اور غلاظت ہو' لیکن شاید سوائے بلند مقامات کی صاف شفاف ہوا کے بہت کم چیزیں غلاظت سے مبرا ہیں — اگر یہہ ایکزیکٹو اور جوڈیشل محکمے جن میں بالکل ہندوستانی ملازم ہیں بدرجہ اوسط بد دیانتی سے مبرا ہیں تو کیا اُن کی صفائی سے کوئی بات نہیں ثابت ہوتی ہی؟ ہمارے خیال میں اُس سے بہت کچھہ ثابت ہوتا ہی — کیونکہ اُس سے ثابت ہوتا ہی کہ خاندان کے خاندان (یعنی تمام ہندوستانیوں) میں عیب نہیں ہی— ہمارا دعوی صرف اس قدر ہی کہ تمام دنیا میں اچھے یا برے اور اوسط درجہ کے آدمی ہوتے ہیں ' اور ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ہندوستانی اس قاعدہ سے مستثنی نہیں ہیں •

اگر ہم نے اس مضمون کی نسبت کسی قدر صراحت کے ساتھہ بحث کی ہی تو اس کی کچھہ یہہ وجہ نہیں ہی ہم کو اپنے ہم وطنوں کے حق میں عملا کسی نا انصافی کا اندیشہ ہی — ہم یقین کرتے ہیں کہ انصاف بہ بطیب خاطر کیا جاویگا - لیکن اگر انصاف نہ کیا جاوے تو قدرت کا قانون انصاف خود بخود اپنا فعل کریگا - جو مراد ہماری ہی ہم اُس کی تشریح کرنا چاہتے ہیں - فرض کرو کہ انسپکٹر کے عہدہ سے اوپر ایک حد فاصل قرار دی جاوے جس سے ہندوستانی آگے نہ بڑھ سکیں اس کا قدرتی نتیجہ غالبا کیا ہوگا ؟ - ہماری عاجزانہ راے میں یہہ نتیجہ ہوگا کہ رفتہ رفتہ تمہاری پولس میں خاصکر وہ لوگ ہونگے جو تمہاری شرایط کو قبول کرینگے اور جو ۴۵ برس کی پختہ عمر پر پہونچ کر انسپکٹری سے بڑہ کر کسی عہدہ کے خواستگار نہیں ہیں - یہی مراد ہماری اس بات سے تھی کہ قدرتی قانون انصاف خود بخود اپنا فعل کریگا - اگر تم اپنی پولس میں اس قسم کے آدمیوں کے ساتھہ نباہ کرنے پر آمادہ ہو تو آپ کو اختیار ہی کہ جہاں کہیں آپ چاہیں حد فاصل قرار دیں — یہہ معاملہ جہاں تک کہ خود اُن لوگوں سے تعلق ہی واجبی ہوگا — لیکن اصلاح کسی قسم کی نہوگی •

جو دلیل ہم نے پیش کی ہی (اور جو در حقیقت ایک سیدھا سادہ بیان واقعات کا ہی) گو وہ ہمارے بعض ناظرین کو باور نہ معلوم ہو ' تاہم

The European witness will have to admit the force of these facts, but there is a loophole for him. If he wishes to avail himself of it he might say, "Oh ! I know all that. The natives are either very good or very bad and you are speaking only of the select." Let him wait. To come lower down the grades of service there are native Sub-Judges, Munsifs, Deputy Collectors, and finally there is that hybrid official who is nothing and everything —nothing when he supplies *Russud* to a detachment of, say, native mounted-infantry and everything when he has to deal with respectable landlords. We refer to the native Tehsildar. There may be some taint in some of the services we have mentioned, but then few things are free from taint except perhaps the air of higher latitudes. If these services, executive and judicial, which are manned almost wholly by natives, are practically free from corruption, does their purity prove nothing ? To our mind it proves a good deal, for it shows that there is no taint in the family. This is all we would contend for. There are men good, bad and indifferent, all over the world, and we admit that natives are no exception to the rule.

If we have dwelt upon the point at some length it is not because we are apprehensive of any practical injustice to our countrymen. We are sure that justice would be done willingly. But if it is withheld, the laws of natural justice may be relied upon to assert themselves automatically. We shall explain what we mean. Let us take it for granted that a line would be drawn above the Inspector's grade which natives will be debarred from crossing. What will probably be the natural result ? In our humble judgment it would be this that in the long run your police will mainly consist of men who accept your terms and who do not aspire to anything better than an Inspectorship at the ripe age of forty-five. This is what we meant by the laws of natural justice asserting themselves automatically. If you are prepared to put up with this class of men in your police you are quite welcome to drawing the line where you will. The bargain will be fair enough so far as the men themselves are concerned ; but there will be no reform.

The argument we have put forward—which is really a simple statement of facts—may not appear convincing to some of our

زمانہ گذشتہ اور حال کا تجربہ بالکل ہمارے حق میں مفید ہی — یہہ امر مسلمہ ہی کہ ہندوستانیوں کے تعلیم یافتہ فرقوں کو پولس میں نوکري کرنے کي تمنا نہیں ہی اور یہہ کسیقدر قابل لحاظ ہی - کیونکہ جسقدر آدمي تم چاہو منصفي - ڈپٹي کلکٹري اور تحصیلداري کے واسطے بہم پہونچ سکتے ہیں — ایگزیکٹو اور جوڈیشل محکموں کے ادنی درجوں کي جانب بھي بہ نسبت اُس کے جسقدر کہ گورنمنٹ کو ضرورت ہوتي ہی زیادہ تر اُمید وار مایل ہوتے ہیں - اگر وہ اسي طرح پر پولس کي وردي پہنے کے خواستگار نہیں ہیں تو اس کي صرف یہہ وجہ ہوسکتي ہی کہ پولس میں خوبیاں کم ہیں — یہہ صرف ہمارا ہي خیال نہیں ہی کیونکہ یہہ بات بخوبي معلوم ہی کہ در حقیقت یہہ ہي صورت ہی- تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کو بحیثیت مجموعي نوکري کي سخت ضرورت ہی ' اور اگر باوجود اس کے وہ پولس سے علحدہ رہنا چاہتے ہیں تو ظاہر ہی کہ پولس کے اندر کچھہ نہ کچھہ نقص ہوگا *

یہہ بات کہ خرابیاں ٹھیک ٹھیک کیا ہیں بخوبي معلوم ہی ' اور اسي طرح یہہ بھي بخوبي معلوم ہی کہ موجودہ تنخواہ اور آیندہ ترقي کي اُمیدیں منجملہ اُن خرابیوں کے ہیں - پس جبکہ یہہ صورت ہی تو کیا آپ بغیر زیادہ تنخواہیں دینے اور بہتر اُمیدیں دلانے کے پولس کي اصلاح کرسکتے ہیں ؟ — یہہ معاملہ سیدھا اور صاف ہی — اگر آپ پولیس کي اصلاح کرنا چاہتے ہیں ' تو آپ کو زیادہ تر اعلی درجہ کي لیاقت رکھنے والے ہندوستاني نوکر رکھنے چاہئیں ' اور اگر بعض گواہوں کي رائیں تسلیم کرلي جاویںگي تو یہہ مقصد حاصل نہیں ہوسکتا ہی *

یہہ ایک ایسي بات ہی جس کے لیئے زیادہ تر تشریح کي حاجت نہیں ہی — یہہ بات ظاہر ہی کہ تعلیم کي ترقي اور قانون کي عملداري نے روزگار کے وہ ذرایع لوگوں کے لیئے کھول دیئے ہیں جو لوگوں کي پچھلي نسل کو معلوم بھي نہ تھے — اسي کے ساتھہ ساتھہ سرکاري ملازمت میں وہ آب و تاب نہیں رہي ہی جو زمانہ سلف میں اُس میں پائي جاتي تھي - ایک بڑا اور با وقعت فرقہ لوگوں کا ایسا ہی اور بلا شبہہ ہمیشہ رہیگا جو دماغي کام کے ذریعہ سے معاش پیدا کرتے ہیں — لیکن اس باب میں بھي قریبا کچھہ کلام نہیں ہی کہ جو شرایط یوروپین گواہوں نے تجویز کي ہیں وہ اسقدر عمدہ نہیں ہیں کہ اس فرقہ کے نہایت لایق شخصوں کو اپني طرف مایل کرسکیں - محکمہ ایگزیکٹو میں بھي اُس غیر فیاضانہ پالیسي سے جو چند روز سے اختیار کي گئي ہی قدرتي نتیجہ پیدا ہوا ہی اس وقت تک اُمید واروں کي تعداد میں کوئي کمي نہیں ہوئي ہی ' مگر یہہ امر کسي طرح پر تحقیق نہیں ہی کہ جو شخص نایب تحصیلداري کي درخواست کرتے ہیں وہ اپنے فرقہ میں سے نہایت ہونہار ہیں - یہہ بات سچ ہی کہ گورنمنٹ کو اچھے خاصے آدمي بہم پہونچ رہے ہیں ' لیکن یہہ بوجہ اس عام یقین کے ہی کہ تحصیلداري اور اعلی درجوں تک بہت جلد ترقي ہوجاویگي — امتداد زمانہ سے غالبا یہہ بات ثابت

readers. The experience of the past and the present is nevertheless entirely on our side. It is an admitted fact that the advanced classes of natives are not eager to enter the police. This is rather ominous; for you can have as many as you want for Munsifships, Deputy-Collectorships and Tehsildarships. Even the lower grades of the executive and judicial services attract more candidates than the Government require. If they are not equally eager to don the police uniform it can only be due to the police being less attractive. This is no surmise of our own; for it is well-known that such is in fact the case. The educated natives as a class are badly in need of employment. If in spite of that they fight shy of the police, there must be something rotten in the State of Denmark.

What exactly are the draw-backs is pretty well known, and it is equally well-known that the present pay and prospects are among them. That being the case can you reform the police without offering better terms? The case is simple and manifest. If you would reform the police you must enlist natives of a higher calibre and that object cannot be attained if the views of certain witnesses are accepted.

This is a point which does not require much elaboration. It is well-known that the advance of education and the reign of law have opened up avenues of employment which were unknown to former generations of the people. Side by side with that, Government service has been loosing the glamour and gilt which surrounded it in the old days. There is and will of course always be a large and important class of people who earn their livelihood by mental work. But it is almost certain that the terms suggested by European witnesses are not favourable enough to tempt the best of this class. Even in the executive service the comparatively illiberal policy which has of late been adopted is producing its natural result. There is as yet no falling off in the number of candidates, but it is by no means certain that those who offer themselves for Naib-Tehsildarships are the most promising of their class. It is true that the Government are obtaining fairly good men; but that is due to a general belief that promotion to Tehsildarships and higher grades will be rapid.

هوجاویگي که ترقي ایسي جلد نهیں هوتي هی جیسیکه وه اُمید کرتے هیں—گورنمنت تب سیٹي بجاویگي مگر اعلی درجه کے آدمي اُس کو میسر نه آوینگے •

انهیں وجوهات سے بلکه زیاده تر قوي وجوهات سے هم کو اندیشه هی که پولس میں ایک غیر فیاضانه پالیسي کے اختیار کرنے سے محکمه مذکور کي حالت موجوده میں زیاده تر اصلاح نهوسکیگي — اگر اتفاقاً یهه پالیسي اختیار کي جاوے تو هم اُمید کرتے هیں که از روے انصاف کے یهه کوتاهي اس ملک کے باشندوں میں لیاقت اور دیانت داري کے نهونے سے منسوب نهیں کي جاویگي — معتبر آدمي بهم پهونچ سکتے هیں — لیکن آپ بغیر اس کے که اُن کو منفعت بخش اور معزز دور زندگي کي اُمیدیں دلاویں اُن کو بهرتي نهیں کرسکتے هیں •

هم کو اُن شخصوں کے ساتهه جو بیش قرار تنخواهوں اور آینده عمده اُمیدوں کے دلانے کي تائید کرتے هیں اور جو اس بات کي سفارش کرنے میں اس کا لحاظ نهیں کرتے هیں که خرچ کسقدر هوگا کچهه همدردي نهیں هی — هم خوب جانتے هیں که ادنی اهلکاروں کي تنخواهوں میں خفیف اضافه کرنے سے بهي خرچ کي میزان بهت بڑه جاویگي — چونکه گورنمنت کو اس قدر گنجایش نهیں هی که وه ادنی اهلکاروں کي ایک تعداد کثیر کو مناسب اور ان کي ضروریات کے مطابق تنخواه دے سکے اس لیئے کیا یهه امر واجبي اور مقتضاے مصلحت نهوگا که بعض اعلی درجه کے عهدے مستحق شخصوں کے لیئے کهول دیئے جاویں •

نوٹ

پولس کي اصلاح کا مضمون ایک نهایت ضروري مضمونوں میں سے هی — هم حتی الامکان بهت جلد پهر اُسکي نسبت گفتگو کرینگے — لیکن هم کو اندیشه هی که اگلے دو هفتوں میں هماري توجه خاصکر دربار دهلي اور محمدن ایجو کیشنل کانفرنس کي جانب مصروف رهیگي — اور خوش قسمتي سے پولس کمیشن بهي اس عرصه میں کچهه کام نکریگي — پس اس بات کا کچهه اندیشه نهیں هی که اخبارات کي رهنمائي بغیر کمیشن مذکور گمراه هوجاویگي •

—— : ** : ——

هم کو اِس بات پر افسوس هی که همارا اخبار چند روز سے ٹهیک وقت پر نهیں نکلتا هی — اگر کوئي هفته وار اخبار جو بهنسبت اخبار کے میگزین (یعني رساله) کي قسم کا هوتا هی اپني پچهلي اشاعت کے بعد زیاده‌تر ایک هفته کے اندر شایع هو تو شاید در اصل کچهه هرج نهیں هی — مگر پهر بهي هم کو سخت افسوس هی که جیسا که چاهیئے تها وه پنجشنبه کو نهیں نکلا هی — هفته وار هندوستاني اخباروں کے مهتمم کبهي کبهي

Time will possibly show that it is not as rapid as they expected. The Government will, then, we fear, whistle for high class men, and whistle in vain.

For the same and even stronger reasons we apprehend that an illiberal policy in the police will fail to raise the level of that service. If perchance such policy is adopted we hope that as a matter of justice, the failure which will eventually result, will not be attributed to the absence of ability and integrity in the people of the country. Reliable men are available. But you can not enlist them without holding out hopes of a lucrative and respectable career.

We have no sympathy with those advocates of higher salaries and better prospects who do not count the cost of their suggestions. We are aware that even a small addition to the salaries of minor officers would raise the total to an appalling figure. As the Government cannot afford to give really adequate salaries, would it not be both just and prudent to open up a certain number of higher posts to deservising men ?

NOTES.

The subject of police reform is of the utmost practical importance. We shall try to resume it as soon as possible ; but we are afraid that for the next two weeks the Durbar and the Mahomedan Educational Conference will chiefly occupy our attention. The Police Commission will also happily be off duty during that period. Practically, therefore, there is little fear of their going astray for want of newspaper guidance !

We are sorry that our paper has of late not been appearing quite punctually. If a weekly paper which is more of a Magazine than newspaper appears within a week of its last appearance as has been the case in this instance, perhaps no harm is done practically. Still we are sorry that it has not been appearing on Thursdays as it should have. Weekly native journals are apt to go on the sick list now and then. This is our

excuse and our explanation. We shall try to make amends by bringing out special editions during the hurly-burly fortnight. Our English-knowing readers have many and much better sources of obtaining the latest news of the Durbar. It will therefore be chiefly in Urdu that the special editions will be published. We may add that the usual weekly issue will probably have to be suspended to clear the way for the extra editions.

بیمار هوجایا کرتے هیں — اور یہي همارا عذر اور همارے اخبار کے دیر سے نکلنے کي وجه هی — هم اس کي تلافي کے واسطے کوشش کرینگے اور اگلے پندرہ دن میں جبکه دربار کي گڑ بڑ رهیگي آٹهه اکسترا پرچے اس اخبار کے چهاپینگے — همارے ناظرین اخبار کو جو انگریزي جانتے هیں مختلف اقسام کے ذرایع دربار کے متعلق تازہ ترین خبروں کے معلوم کرنے کے حاصل هیں — پس همارے اخبار کے اکسترا پرچے خاصکر اُردو زبان میں شایع کئے جاوینگے — لیکن واضح هو که جو اخبار هفته وار چهپتا هی اُس کو اس غرض سے که اکسترا پرچوں کے شایع کرنے کا موقع ملے ملتوي کرنا پڑیگا ٭

As our readers are aware a large number of rulers of provinces and high political and other officers have accepted the Committee's invitation to be present at one of the meetings of the Mahomedan Educational Conference at Delhi. We are also looking forward to the honour of a visit from some of the ruling princes and a large number of distinguished gentlemen. There are cynics in India as well as outside India. As some of them have been pooh-poohing the Durbar itself it is possible that the benefits likely to accrue from the mere attendance of distinguished personages are not apparent to them. If they would allow us to explain our views we would merely say that the presence of rulers of men on such occasions makes deeper impression on most men, than would half a dozen Conferences without their co-operation. We at all events are very grateful for the promised honour and we are sure that the cause of education will be greatly benefitted thereby.

همارے ناظرین اخبار اِس بات سے واقف هیں که صوبه جات کے اکثر حکمرانوں اور اعلی درجه کے پولیٹکل عهدہ داروں نے کمیٹي کي دعوت قبول فرما کر بمقام دهلي محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کے ایک اجلاس میں تشریف لانا منظور کیا هی — نیز همکو اُمید هی که بعض والیان ملک اور معزز اشخاص بهي کانفرنس کے جلسه میں تشریف لاکر هم کو عزت بخشیں گے — هندوستان میں اور نیز هندوستان سے باهر نکته چین موجود هیں — چونکه اُن میں سے بعض خاص دربار پر اعتراض کررهے هیں، اس لیئے ممکن هی که جو فوائد معزز اشخاص کے صرف شریک هونے سے حاصل هونگے وہ اُن پر بخوبي ظاهر نهیں هیں — اگر وہ هم کو همارے خیالات کي تشریح کرنے کي اجازت دیں تو هم صرف یهه کهنا چاهتے هیں که ایسے موقعوں پر حکام وقت کے رونق افروز هونے سے به نسبت اُس کے که چهه سات جلسے کانفرنس کے بغیر اُن کي شرکت کے منعقد هوں لوگوں کي طبیعتوں پر زیادہ تر گهرا اثر پڑیگا — بهر کیف هم اُس عزت کے جسکا وعدہ کیا گیا هی نهایت ممنون هیں اور هم یقین کرتے هیں که تعلیم کے معامله کو اس سے بڑا فائدہ پهونچیگا ٭

Subscribers wishing to notify change of address are requested to address the Manager at Aligarh. The Editor's address for the present will be the "Mahomedan Educational Conference Camp, Ajmeri Gate, Delhi."

خریداران اخبار جو اپنے مقام کي تبدیلي کي اطلاع دینا چاهیں اُن سے درخواست کي جاتي هی که وہ بمقام علي گڈہ مینیجر انسٹیٹیوٹ پریس کو اُس کي بابت تحریر فرماویں — ایڈیٹر کا پته بالفعل یهه هی — " محمدن ایجوکیشنل کانفرنس — اجمیري دروازہ — دهلي " ٭

رمضان المبارک

رمضان کا مبارک مهینه منگل کے دن سے شروع هوا — اور تمام مسلمانوں نے روزہ رکها — میں نهایت خوشي کے ساتهه ایسے مبارک مهینه کا خیر مقدم کرتا هوں جس میں قرآن مجید نازل هوا جو نوع انسان کے لیئے ایک بهت بڑي نعمت هی — کیونکه اُسنے گذشته انبیا اور مرسلین کي تصدیق کي اور شرک و بت پرستي کے ارکان کو هلا ڈالا — اور لوگوں کو اتحاد اور اتفاق کي طرف دعوت دینے کي غرض سے اصول مقرر کیئے — اخلاق اور آداب اور احکام اور عدالت کے ارکان کي بنیاد مستحکم کي — لوگوں کے حقوق میں مساوات قائم کي اور اُن کو غیر الله کي عبودیت سے آزاد کیا اور اُن کو روحاني کمالات حاصل کرنے اور جسماني حقوق ترک نه کرنے کي طرف رهنمائي کي — بلکه دین و دنیا کي سعادت طلب کرنے کي ترغیب دي — اُس نے عقل کو خطاب کیا اور اُس کو مذهبي روشني کا مطلع ٹهیرایا — اور لوگوں کو متنبه کیا که دنیا میں ایسے عام اصول اور مطرد قوانین اور غیر متغیر نوامیس جاري اور ساري هیں جن میں هرگز تغیر و تبدل نهیں هوسکتا — انهیں قوانین کي

رعایت کرنے کي اُن کو هدایت کي - تاکه وه اُس کمال تک پهونچ سکیں جو نوع انسان کے لیئے قرار دیا گیا هی - پس مسلمانوں کو مناسب یهه هی که وه اس مبارک مهینه میں قرآن مجید کو اپنا هادي اور پیشوا بنائیں اور اُس کے پڑهنے اور سننے کے ساتهه اُس کي آیات بینات اور معاني و مطالب میں تدبر و تفکر کریں - اُسکي حکمتوں سے عبرت اور اُسکي مواعظ سے نصیحت حاصل کریں تاکه وه قیامت کے دن اُن پر حجت نهو — اُس شخص کا فعل نهایت قبیح هی جو اس آیت کو پڑهتا یا سنتا هی " لعنة الله علی الکاذبین " " انما یفتری الکذب الذین لایومنون" اور پهر جهوٹ بولتا هی پس گویا وه خود اپنے نفس پر لعنت کرتا هی - اخرج الطبراني من حدیث عبدالله ابن عمرو † ان النبي صلی الله علیه وسلم - قال اقرء القرآن ما نهاک فان لم ینهک فلست تقروه و اخرجه ابو نعیم والدیلمي و له شواهد عند غیرهم و اخرج الطبراني من حدیث انس و کذا ابو نعیم ان النبي صلی الله علیه وسلم قال الزبانیة اسرع الی فسقته حملة القرآن منهم الی عبدة الاوثان فیقال لهم لیس من یعلم کمن لایعلم *

حسن بصري رحمة الله علیه نے حافظوں کي نسبت فرمایا هی که تم نے قرآن مجید کي قرأت کو منزلیں بنا رکها هی اور رات کو تم نے اونٹ فرض کیا هی - پس تم اُس پر سوار هوکر قرآن مجید کي منزلیں طی کرتے هو — مگر جو لوگ تم سے پہلے تھے وه قرآن مجید کو اپنے پروردگار کے احکام سمجهتے تهے — رات کو اُن احکام میں غور و فکر کرتے تهے اور دن میں اُس کي تعمیل کرتے تهے — ابن مسعود نے جو ایک جلیل القدر صحابي هیں فرمایا که قرآن مجید اس لیئے نازل هوا تها که لوگ اُس پر عمل کریں مگر لوگوں نے اُس کے پڑهنے کو ایک پیشه بنالیا هی — تم میں سے ایک شخص قرآن مجید کو ابتدا سے انتها تک ختم کرتا هی اور ایک حرف اُس میں سے نهیں چهوڑتا مگر اُسپر عمل کرنا چهوڑ دیتا هی — ابن عمر و ابوذر غفاري رضي الله عنهما نے فرمایا که هم ایک عرصه دراز تک زنده رهے - هم میں سے جب کوئي شخص نزول قرآن مجید سے پیشتر ایمان لاتا تها اور آنحضرت صلی الله علیه وسلم پر کوئي سورت نازل هوتي تهي تو وه حلال اور حرام اور اُس کے اوامر و نواهي کو معلوم کرتا تها — اُس کے بعد هم نے ایسے لوگوں کو دیکها جن کو ایمان لانے سے پیشتر قرآن ملتا هی اور وه شروع سے اخیر تک اُس کو پڑهتے هیں مگر اُن کو یهه نهیں معلوم هوتا که کن باتوں کا حکم دیا گیا هی اور کن چیزوں سے روکا گیا هی — " و في حدیث سعد عند ابن ماجه مرفوعا اقروا القرآن وابکو فان لم تبکو فتباکو " *

• امام غزالي نے فرمایا هی که جو گنهگار اور نافرمان قرآن مجید کي تلاوت کرتا اور اُس کي تکرار کرتا هی اُس کي مثال اُس شخص کي سي هی جو ایک شاهي فرمان کو دن میں متعدد مرتبه پڑهتا هی جو سلطنت کي آبادي کي نسبت اُس کے نام لکها گیا هی مگر وه اُس کي بربادي میں مصروف هی — اور صرف اُس فرمان کے پڑهنے پر اکتفا کرتا هی — اگر وه اُس کا پڑهنا ترک کردیتا تو اس حالت سے بهتر هوتا - کاش ! ! رمضان المبارک کے قاري اور حافظ اور سامع ان احادیث اور اقوال سے عبرت پکڑیں اور صرف نغمات اور خوش الحاني سے لذت حاصل کرنے پر اکتفا نه کریں *

رمضان المبارک کے روزے ایک بدني ریاضت اور خواهشات بهیمیه کي تادیب اور دولت مندوں کو مفلسوں اور فقیروں کي حاجات کي یاد دهاني هی تاکه اُن کي شفقت میں تحریک پیدا هو اور اُنکو فقیروں کے ساتهه احسان کرنے پر آماده کرے — اور نیز اُن اُنکو خدا کي اس عظیم الشان نعمت کي قدر و قیمت معلوم هو — کیونکه هر ایک چیز کي قیمت اُس کے مفقود هوجانے کے بعد معلوم هوتي هی جیسا که ایک مسلمه ضرب المثل هی الاشیاء تعرف باضدادها - پس جس شخص کو خواهشات نے مغلوب کرلیا اور وه روزه نه رکهه سکا وه بالطبع حیوان هی جو خنزیر اور بندر کي خاصیتوں کے ساتهه مقابله کرتا هی حالانکه بعض حیوان ایسے موجود هیں جو بعض حالتوں میں کهانے پینے سے بوجه ذاتي شرافت کے اپنے آپ کو روکتے هیں — بیان کیا جاتا هی که ایک شیر دوسرے شیر کا شکار کیا هوا نهیں کهاتا — ایک عربي شاعر کا قول هی
و تجتنب الاسود ورود ماء * اذا کان الکلاب و لغن فیه
یعني شیر ایسے پاني سے اجتناب کرتے هیں جس میں کتوں نے منهه ڈالدیا هو - جو لوگ رمضان میں افطار کرتے هیں وه دو حالت سے خالي نهیں یا تو کافر هیں جو اسلام کو نهیں مانتے منجمله اُن کے وه لوگ هیں جنکي روحوں کو یوروپین تمدن کي بیماریوں نے هلاک کردیا هی — اُنکي نسبت هم پهر دوسرے وقت گفتگو کرینگے — ان کے سواے وه لوگ هیں جو احمق و جاهل هیں ظاهري صورت کے سواے کوئي صفت انسانیت کي اُن میں پائي نهیں جاتي - سواے اس کے که وه مسلمانوں کي ایک جماعت میں گنے جاتے هیں اسلام کا کوئي اثر اُن پر ظاهر نهیں هوتا — حقیقي روزه انسان کو تقوی اور پرهیزگاري پر آماده کرتا هی — منجمله روزه کے آداب کے یهه هی که انسان اپنے تمام اعضا کو محرمات سے باز رکهے — اگر روزه کي حالت میں مباح خواهشات مثلاً کهانے پینے وغیره سے اپنے نفس کو روک کر حرام خواهشوں مثلاً جهوٹ بولنا غیبت کرنے اور فحش بکنے میں مبتلا هوجاوے تو ایسے روزه سے کیا فایده هو سکتا هی *

صحیح حدیث میں آیا هی که روزه ایک ڈهال هی پس جب تم میں سے کوئي شخص روزه رکهے تو اُس کو چاهیئے که وه فحش نه بکے اور نه غصه کرے - اور اگر کوئي شخص اُس سے جهگڑا کرے یا بیهوده بکنے لگے تو اُس سے کهه دینا چاهیئے که میں روزه دار هوں - شیخین وغیره نے

---

† آنحضرت صلی الله علیه و سلم نے فرمایا هی که قرآن مجید کي تلاوت اس طرح کرو که وه تم کو برائیوں سے روکے اور اگر ایسا نهو تو وه تلاوت کالعدم هی *

اس حدیث کو روایت کیا ھی کہ " روزہ دار جو گناھوں میں منہمک ھو اُس کي مثال ایسي ھی جو ایک محل بناتا اور ایک شہر کو ڈھاتا ھی" *

منجملہ مسلمانوں کي بہترین عادات رمضان المبارک کي کثرت صدقات اور خیرات اور کثرت ملاقات اور باھمي میل جول ھیں — یہہ دونوں باتیں باھمي محبت اور ھمدردي کے بڑھنے رشتۂ اخوت کے مستحکم کرنے کے ذریعہ ھیں – اگر مسلمان رمضان کي مبارک راتوں کے جلسوں میں کس قدر وقت قومي معاملات کي نسبت بحث کرنے اور نئي نسل کي تعلیم و تربیت کي تجاویز کي نسبت غور کرنے میں صرف کریں جو ان کي قوم اور وطن اور ملک کے لیئے نہایت مفید مباحث ھیں تو اس میں شک نہیں کہ ان کے جلسے زیادہ تر مفید اور با برکت ثابت ھوں *

(المنار)

ایک خاتون کي ھمدردي

مندرجہ ذیل خط ایک خاتون نے نواب محسن الملک کو بھیجا ھی — چونکہ وہ ایک قومي معاملہ سے متعلق ھی اور بظاھر اشاعت کے غرض سے بھیجا گیا ھی لہذا ھم اُس کو اخبار میں چھاپتے ھیں – ھم اِس ھمدرد قوم لیڈي کو یقین دلاتے ھیں کہ ھم کو اُن کے چندہ کي رقم سے زیادہ اُن کے خیالات کي قدر ھی :—

کاچھي گوڑہ — حیدرآباد دکن

۱۵ رمضان سنہ ۱۳۲۰ ھجري

آپ کو معلوم ھي ھوگا کہ گذشتہ اُنیسویں صدي میں جبکہ سلطنت فرانس اپنے ھمسایہ سلطنت جرمني کي متواتر یلغاروں سے پامال ھوتے ھوتے نیم جاني کي حد پہونچ گئي تھي تو اُس وقت مردوں کے ساتھہ وھاں کي عورتوں کو بھي اپنے ملکي قومي ادبار کا احساس ھوا تھا — اور اُنھوں نے بھي باھم متفق ھوکر اپنے ملک و قوم کي امداد کا بیڑا اُٹھایا تھا — چنانچہ ایک عظیم الشان زنانہ کانفرنس میں یہہ بات پاس ھوئي تھي کہ آج سے کوئي فرانسیسي عورت چاندي سونے کا زیور نہ پہننے پاے ؛ اور نہ آیندہ بنانے پاے – بلکہ چاندي سونے کے زیور کي بجاے سینگ یا کانچہہ وغیرہ کا زیور استعمال ھو ؛ جس کي وقعت چاندي سونے ھي کے زیور کي برابر سمجھي جاے — اور اُس رقم سے ایک ایسي فوج تیار کي جاے جو ملک و قوم کي حفاظت کے لیئے کافي ھو – اس عمدہ تجویز پر عورتوں نے نہایت پابندي کے ساتھہ عملدرآمد کیا – جس کا نتیجہ یہہ ھوا کہ وھي قوم فرانس جو دشمن کے ھاتھہ سے مٹنے کے قریب پہونچ گئي تھي آج ترقي کے آسمان پر روشن ستارہ بنکر چمک رھي ھی – کسي نے سچ کہا ھی —

دولت از اتفاق خیزد * بے دولتي از نفاق ریزد

میرا خیال ھی کہ آجکل مسلمان خاتون تعلیم کو بھي ھندوستان میں ایسي ھي متفقہ امداد و کوشش کي ضرورت ھی ؛ جیسیہہ اُس وقت قوم فرانس کو تھي – (گو وجہ ضرورت دونوں کي مختلف ھو) بس اگر ھم مسلمان عورتیں بھي فرنچ لیڈیز کي مثال کو پیش نظر رکھکر اپنے بہت سے فضولیات کو ترک کردیں ؛ یا کم سے کم اُن کو گھٹاکر اُس رقم سے آپ کے تعلیمي فنڈ میں امداد دیني اختیار کرلیں ؛ تو آنے والي بہبودي کي کیسي مبارک فال ھو – گو اس قاعدہ کي رو سے کہ دنیا میں جو کچھہ ھوا ھی رفتہ رفتہ ھوا ھی ؛ ھمارے فرقہ نسوان سے ابھي وہ خیالات بہت دور نظر آتے ھیں ؛ جو میں نے اوپر عرض کیئے – مگر اُس وقت اِتنا تو ضرور ھونا چاھیئے کہ ھم لوگ اپني اُن فضول باتوں میں مناسب ترمیم کرني شروع کردیں جن کا نفع تھوڑا اور نقصان بہت ھو — مثلاً عید بقر عید یا شادي مہماني ھي کے مواقع پر جس قدر رقم ھم عورتیں اپني چوڑي مہدي وغیرہ میں ؛ جو بالکل عرضي اور بیفایدہ نمایش ھی ؛ خرچ کیا کرتي ھیں اُس کا نصف تو اُسي مد یعني اپنے بناو سنگار میں صرف کریں اور نصف قوم کو زیور علم سے آراستہ ھونے کے لیئے دیدیا کریں تو ھر سال سر سید میموریل فنڈ کو ایک خاص رقم سے مدد ملجاني کوئي بڑي بات نہیں ھی *

اگرچہ یہہ خیال بہت دن سے میرے دماغ میں گھٹ رھا تھا ؛ مگر اس کے اظہار کے لیئے اس عیدالفطر سے (جس کي گود میں کورونیشن جیسي مبارک تقریب پاوں پھیلائے ھوئے ھی) بہتر دوسرا موقع نظر نہ آیا — چنانچہ میں نے اپنے والدین سے اس کو عرض کیا – اُنھوں نے سنکر بہت پسند فرمایا ؛ اور عملاً اُس کے اظہار کا ایما فرماکر پبلک طور سے مجھے آپ کي خدمت میں اس چٹھي کے لکھنے کي اجازت دي — تاکہ میري اور ھمجنس بہنوں کو بھي میرے اس ناچیز روپئے پر کار بند ھونے کي تحریک ھو — بس ایک حقیر رقم یعني مبلغ دو روپیہ اُسي مد سے بغرض شرکت سر سید میموریل فنڈ ارسال خدمت کرتي ھوں — گو ایسے عظیم الشان فنڈ میں یہہ ناچیز ھدیہ پیشکش کرتے ھوئے بڑي شرم آتي ھی ؛ مگر دیکھو یہہ کہ —

برگ سبزاست تحفہ درویش * چہ کند بینوا ھمیں دارد

خاکساروں کے پاس سواے خاکساري کے اور رکھا ھي کیا ھی ؛ دوسرے کسي مفید بات سے خواہ وہ کیسي ھي چھوٹي اسکیل پر ھو بے توجہي کرني بڑي غلطي ھی ؛ اس کے پیش کرنے میں کوئي شرم نہیں کرتي —

بیا جامي رھا کن شرمساري * زصاف و درد پیش آر انچہ داري

مس نصیرالدین حیدر تیموریہ

عربي بول چال

نمبر (۱)

کچھہ عرصہ ہوا کہ حافظ عبدالرحمن صاحب امرتسري نے اپني جديد تاليف عربي بول چال کي ايک کاپي بغرض ريويو ہمارے پاس بھيجي تھي مگر ضروريات اخبار کي وجہ سے اب تک ہمکو اُسکے ديکھنے کا موقع نہيں ملا تھا — کسي کتاب پر اُسکا معتدبہ حصہ ديکھے بغير ريويو کرنا ہمارے نزديک ہرگز جائز نہيں ہے کيونکہ ايسا کرنا مصنف کے ساتھہ سخت ناانصافي ہونے کے علاوہ ديانت داري کے بالکل خلاف ہے — حافظ صاحب موصوف نے يہہ کتاب مصر، شام اور ترکي کي سياحت کے بعد تاليف کي ہے — جس سے عربي زبان کا روز مرہ سيکھنے اور عربي اخبارات پڑھنے ميں بہت مدد مل سکتي ہے — کتاب کے آغاز ميں ايسي تاليف کي ضرورت کو ظاہر کرنے کے بعد عربي زبان کے تغيرات کي کسي قدر توضيح کي گئي ہے — اسکے بعد جدا جدا عنوانوں کے تحت ميں اول مفرد الفاظ ديگر مرکبات ناقص اور جملے لکھے گئے ہيں عربي جملوں کے مقابل دوسرے کالم ميں اُس کا اردو ترجمہ درج کيا گيا ہے — آگے چلکر باہمي گفتگو کے طريقے اور بڑي بڑي مسلسل عبارات؛ اور مختلف محاورات اور نوادرات و لطائف درج کيئے گئے — اس کے بعد ۲۰ صفحوں پر اخبار المويد اور ثمرات الفنون سے انتخاب کر کے نہايت مفيد اور کار آمد فقرات درج کيئے گئے ہيں — اخير ميں ايک فرہنگ الفاظ ہے جس پر کتاب ختم ہوگئي ہے — کتاب کے اکثر حصہ ميں عربي الفاظ اور فقرات پر اعراب لگائے گئے ہيں جس سے مبتديوں کو بہت آساني ہوگي اور عربي عبارت کو صحت کے ساتھہ پڑھنے کا ملکہ پيدا ہوگا — يہہ کتاب عمدہ کاغذ پر نہايت صحت کے ساتھہ خوشخط چھاپي گئي ہے *

اس سے پيشتر عربي بول چال مرتبہ منشي محبوب عالم صاحب ايڈيٹر پيسہ اخبار کي نسبت ہم اپنے اخبار ميں راے لکھہ چکے ہيں — يہہ دونوں کتابيں ايک ہي نام کي ہيں اور ايک ہي موضوع ميں لکھي گئي ہيں اس لیئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اِن دونوں کتابوں ميں جو امر مابہ الامتياز ہے اُس کي بھي کسيقدر توضيح کردي جاے ؛ — منشي صاحب کي تاليف ميں مفردات الفاظ کي تعداد بہت زيادہ ہے اور بيشتر فقرات اور عبارات عاميانہ زبان سے اخذ کيئے گئے ہيں اور حافظ صاحب کي تاليف ميں مفردات کم اور تقريباً تمام فقرات اور عبارات اور محاورات " لغتہ فصحیٰ " کے مطابق استعمال کيئے گئے اور مستند کتابوں اور اخباروں سے ليئے گئے ہيں جن کي فصاحت مسلم ہے — پس جسطرح اول الذکر کتاب عام بول چال سيکھنے کے ليئے زيادہ مفيد ہے اسيطرح دوسري کتاب اخبار بيني ميں زيادہ تر کار آمد ہوسکتي ہے — غرضيکہ يہہ دونوں کتابيں اپنے اپنے طرز پر نہايت عمدہ اور مفيد ہيں ان ميں سے کوئي ايک کتاب دوسرے سے مستغني نہيں کرسکتي

پس جن حضرات کو جديد عربي لکھنے پڑھنے اور بولنے يا عربي اخبارات اور جديد تاليفات کے مطالعہ کرنے کا شوق ہے اُن کے ليئے يہہ دونوں کتابيں نہايت ضروري ہيں *

حافظ صاحب نے اس تاليف کا عنوان " عربي بول چال نمبر (۱) لکھا ہے — اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس موضوع ميں ايک ضخيم کتاب لکھنا چاہتے ہيں جس کا يہہ صرف پہلا حصہ شائع ہوا ہے *

زہرا

دلچسپ قصہ

کچھہ زيادہ عرصہ نہيں ہوا کہ مسٹر سجاد حيدر صاحب نے جو ہمارے کالج کے گريجوايٹ ہيں ايک ترکي قصہ کا ترجمہ پبلک کي خدمت ميں پيش کيا تھا — يہہ قصہ دلچسپي سے خالي نہ تھا، مگر بعض وجوہ سے ہم يہہ کہنے پر معذور ہوئے کہ يہہ قصہ مستورات کے مطالعہ کے واسطے چنداں موزوں نہيں ہے — اب مسٹر سجاد حيدر نے ايک دوسرے ترکي ناول کا ترجمہ شائع کيا ہے جو بہ نسبت پہلي کتاب کے بہت زيادہ ہر دلعزيز ہوگي *

اس کتاب کي ہيروان ايک نو جوان خاتون ہے جس کا نام اس مضمون کي پيشاني پر درج ہے — اِس نو جوان لڑکي کے والدين نے اُس کي صغير سني ميں انتقال کيا اور وہ اپنے چچا اور چچي کو باپ اور ماں سمجھتي تھي — بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ يہہ گھر بہت رفاہيت اور خوش دل گھر ہے — اِس ميں علاوہ زہرا کے اُسکے چچا اور چچي اور ايک خوبصورت اور نو جوان لونڈي رہتي ہيں اور زہرا کا چچازاد بھائي رضا بھي اسي گھر کا ہونہار لڑکا ہے مگر في الحال ايک فوجي اسکول ميں بھرتي ہے — واضح ہو کہ فلک ترکي ميں بھي اپني مشہور معروف حاسدانہ عادات کا ثبوت ديا کرتا ہے، چنانچہ اس کا خاندان کي راحت اُس سے نہ ديکھي گئي — زہرا کي پياري چچي انتقال ہو گيا يہہ سماں نہايت درد انگيز ہے — اب زہرا کے چچا کو يہہ فکر ہوئي کہ رضا کا عقد زہرا کے ساتھہ ہوجاے، مگر ترکي ميں تعليم يافتہ مورث خاندان ايسے معاملات ميں اپني خواہشات کا اظہار بشکل احکام نہيں کرتے — چنانچہ درميان ميں بعض پيچيدگياں واقع ہوئيں — دلنواز گو لونڈي تھي مگر خواندہ اور خوبصورت تھي اور اُس کي نظر بالا تھي — پھر کيا عجب ہے جو دلنواز کے دل ميں رضا کي بي بي بننے کي خواہش پيدا ہوئي — اودھر ايک نوجوان ترک تھا جس کو زہرا کے ساتھہ شادي کي خواہش تھي — معاملات کي يہہ صورت تھي کہ رضا کے باپ کا وقت آخر آگيا، مگر انتقال سے پہلے رضا اور زہرا کا عقد اُس نے اپني آنکھوں سے ديکھہ ليا — باوجود عقد ہوجانے کے رضا کا جو رقيب تھا اُس کے دل ميں يہہ خيال باقي رہا کہ کسي نہ کسي طرح

اُس کي خواهش کبھي نہ کبھي پوري هوگي رضا ابھي جو مناسب زمانہ کے بعد ایک پیارے بچہ کا باپ بھي هوگیا تھا اپني فوج کے ساتھہ رهتا تھا اور زهرا اپنے مکان پر رهتے تھے — ایک روز حسب معمول رضا کا ناکام مگر ثابت قدم رقیب جو زهرا کے مکان کے قریب هوکر گذرا تو ایک کھڑکي میں سے ایک رقعہ گرا جس کا مضمون یہہ تھا کہ آج شام کو دروازہ کھلا ملیگا ' در اصل یہہ حرکت بلکہ شرارت دلنواز کي تھي' مگر همسایہ میں جو ایک شخص رهتا تھا اُس نے یہہ تماشہ دیکھہ لیا اور دل میں یہہ قرار دیدیا کہ زهرا سے یہہ فعل سرزد هوا — رضا کو اس همسایہ کے ذریعہ سے یہہ واقعہ معلوم هوا اور اُس نے بلا تحقیقات اپني وفادار اور بیگناہ بي بي کو طلاق دیدي — زهرا حیران تھي کہ کیا معاملہ هی مگر طلاق هو جانے کے بعد لازم آیا کہ وہ اپنے شوهر کے گھر سے چلي جاے - چنانچہ وہ خود تو چلي گئي مگر اپنے بچہ کو چھوڑ گئي - گھر چھوڑ نے کے بعد زهرا پر مصائب گذرے اور کچھہ عرصہ کے بعد رضا نے دوسرا عقد بھي کرلیا - اب دوسرا شگوفہ کھلتا هی — دلنواز نے دیکھا کہ اُس کي نمکحرامي کا نتیجہ اُس کي خواهش کے موافق نہ هوا اور رضا کا دوسرا عقد بھي دوسري جگہہ هوگیا — اب دفعتا اُس کو یہہ خیال پیدا هوا کہ حقیقت معاملہ سے اپني گنہگاري اور زهرا کي بیگناهي سے رضا کو مطلع کردے — چنانچہ اُس نے ایک روز رضا کو ایک خط لکھا اور کچا حال اُس پر ظاهر کردیا - اور رضا کي میز پر رقعہ رکھنے کے بعد دلنواز نے خود کشي کرلي - ناظرین خود سمجھہ سکتے هیں کہ اس انکشاف کا رضا پر کیا اثر هوا هوگا - مگر اب هو کیا سکتا تھا - طلاق کے بعد زهرا رضا کي بي بي شرعا نہیں هوسکتي تھي — رضا کي زندگي وبال تھي اور زهرا بھي اپني زندگي سے عاجز تھي - ایک روز ایک مکان میں آگ لگي - رضا معہ اپنے سپاهیوں کے آگ بجھانے کے واسطے گیا - موقعہ پر معلوم هوا کہ ایک مکان میں ایک عورت هی جو آگ سے گھري هوئي هی — رضا اُس کي امداد کے واسطے گیا — کیا دیکھتا هی کہ زهرا هی - رضا اُسي وقت اُس کے پاؤں پر گر گیا اور اپني غلطي کا اور اُس کي بیگناهي کا اعتراف کیا اور اسي حالت میں یہہ دونوں آگ کے دامن میں سو رهے اور ایسے سوئے کہ پھر نہ اُٹھے — یہہ لب لباب اس دلچسپ قصہ کا هی - بعض ناظرین اعتراض کرینگے کہ هم نے آگ کا دامن خود ایجاد کیا هی - مگر هم نے صرف ایک لفظ ایجاد کیا هی — مسٹر سجاد حیدر نے متعدد محاورے اور الفاظ ترکي زبان کے ایسے استعمال کیئے هیں جو هماري زبان میں رایج نہیں هیں - هم نے صرف تقلید کي هی - ترکي زبان کے جاننے والے هماري قوم میں بہت کم هیں ' اس لحاظ سے اور نیز دلچسپي کے لحاظ سے همکو اُمید هی کہ اس ترجمہ کي قدر کي جائیگي — اس کي قیمت صرف دس آنہ هی — کانفرنس کمپ میں اور نیز مدرسۃالعلوم علیگڈہ میں منیجر صاحب ڈیوٹي بک ڈپو سے مل سکتي هی ●

خبریں

بجاے سر جان اوڈ برن مرحوم کے مسٹر ای - ایچ - ایل فریزر صاحب لفٹننٹ گورنر بنگال مقرر هوئے هیں — آپ کا مستقل عہدہ چیف کمشنر ملک متوسط هی مگر فی الحال پولس کمیشن کے پریزیڈنٹ هیں — مسٹر فریزر صاحب سنہ ۱۸۷۱ع میں هندوستان آئے تھے ●

عرصہ تک یہہ افواہ گرم رهي کہ امیر حبیب اللہ اور اُن کے بھائي نصراللہ خاں میں کسیقدر نفاق هی ' مگر ۲۳ دسمبر کو پانیر نے یہہ خبر شایع کي کہ اب دونوں بھائي ملکر کام کرتے هیں ●

مسٹر اور مسز چیمبرلین بتاریخ ۲۱ دسمبر بمقام زنزیبار پہونچے ●

هز اکسلنسي گورنر مدراس بتاریخ ۲۲ دسمبر مدراس سے روانہ هوئے اور بتاریخ ۲۵ دسمبر دهلي پہونچینگے — حضور نظام ۲۴ کي شب میں یا ۲۵ کي صبح کو دهلي رونق افروز هونگے ●

Printed and published by Mahomed Mumtaz-uddin at the Institute Press, Aligarh.

علیگڈہ انسٹیٹیوٹ پریس میں باهتمام محمد ممتازالدین چھپا اور مشتہر هوا

REGISTERED No A. 176

EXTRA

نمبر (۱) Aligarh Institute Gazette, No. (1.)

Dated Monday, the 29th December, 1902.

اکسٹرا علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ

مطبوعہ ۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ع روز دوشنبہ

اجلاس محمدن ایجوکیشنل کانفرنس دهلي

همارے خاص ریپریزینٹیٹو نے پہلے اجلاس کي بابت تحریر کیا هی کہ آج قبل ساڑھے دس بجے دن کے محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کا پنڈال لایق اور معزز اشخاص همدردان قوم ' بهي خواهان ملک اور یورپین حکام اور فرمانروایان سے بهر گیا - هم نے چبوترہ پر بالخصوص مندرجہ ذیل صاحبوں کو دیکها - هز آنر سر جیمس لاٹوش - مسٹر مول صاحب سي ایس آئي سابق ممبر بورڈ — کرنیل بار صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد — هز هائینس نواب صاحب بهادر جاورہ - نواب یار محمد خاں صاحب سي - آئي - اي — حافظ حاجي عبدالکریم صاحب سي- آئي- اي — نواب سر امیرالدین احمد خاں رئیس لوهارو — سر هاورڈ ونسنٹ صاحب ممبر پارلیمنٹ - نواب علي محمد خاں صاحب ولیعهد ریاست محمودآباد - ان کے علاوہ بهي جملہ حضرات نهایت نامور اور معزز هیں ' مگر اُن کے اسماے گرامي کي تفصیل ابهي معلوم نهیں هوئي — سر چارلس ریواز لفٹننٹ گورنر پانجاب کي چٹهي قبل شروع هونے اجلاس کے آئي کہ بوجہ ناسازي مزاج شرکت سے معذور هیں — لارڈ کچنر کمانڈر انچیف بهي بوجہ هجوم مشاغل شرکت سے معذور رهے ' مگر اُن کي جو چٹهي صاحب پریزیڈنٹ نے پڑهکر سنائي اُس سے معلوم هوتا تها کہ حضور ممدوح کو شریک نہ هونے سے واقعي بهت افسوس هوا — هز اکسلنسي گورنر مدراس تشریف نہ لاسکے مگر قبل اختتام جلسہ لارڈ نارتهہ کوٹ گورنر بمبئي کي شرکت کا اعزاز حاصل هوا - اس سلسلہ میں جس بات کو حاضرین جلسہ نے نهایت مسرت و اطمینان سے اور سچي شکر گذاري کے ساتهہ دیکها وہ همارے اپنے لفٹننٹ گورنر سر جیمس لاٹوش کي خاص مهرباني تهي جو آج اس شکل میں ظاهر هوئي کہ حضور ممدوح قبل ساڑهے دس بجے تشریف لائے اور اختتام کارروائي سے تهوڑي دیر پیشتر تک برابر رونق افروز رهے — سر جیمس اگر کوئي اسپیچ کرتے تو غالبا اُس کا بهي اتنا اثر نہ هوتا جتنا اس عملي ثبوت کا هوا ●

آج کا جلسہ معمولي کارروائي کے واسطے نہ تها - مگر جو کچهہ هوا نهایت دلچسپي سے دیکها اور سنا گیا — قبل اس کے کہ هز هائینس پریزیڈنٹ کا تقرر با ضابطہ طور پر عمل میں آئے ' سر امیرالدین احمد خاں صاحب بهادر عارضي طور پر صدر نشین هوئے اور لوکل کمیٹي کي جانب سے مهمانوں کا خیر مقدم ایک دلچسپ انگریزي اسپیچ میں کیا - بعد ازاں صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب بیرسٹر نے باضابطہ تحریک کي کہ هز هائینس آغا خاں صاحب بهادر پریزیڈنٹ تجویز کیئے جائیں — یہہ اسپیچ بهي انگریزي میں تهي گو اسپیچیں جتني هوئیں سب دلچسپ تهیں مگر جس فصاحت اور خوبي کے ساتهہ مسٹر آفتاب احمد خاں نے اپنا مطلب ادا کیا اُس کي حاضرین جلسہ نے خاص قدر کي - مسٹر آفتاب احمد خاں صاحب کي اسپیچ کے بعد حاضرین جلسہ نے بطرز مناسب تجویز سے اتفاق ظاهر کیا اور هز هائینس نے کرسي صدارت پر اجلاس فرماکر قوم کي تمنا کو پورا کیا ●

هم هز هائينس كي نصف اسپيچ كا ترجمه آج چهاپتے هيں باقي حصه بهت جلد پيش كرينگے — مگر هم اسقدر ضرور كهنا چاهتے هيں كه يهه ترجمه كسيقدر عجلت كي حالت ميں كيا گيا هے :—

پهلا اجلاس

ترجمه

افتتاحي ايڈريس پريسيڈنٹ

جنٹلمين — ميرا پهلا فرض اور خوشي يهه هے كه ميں آپ صاحبوں كا شكريه ادا كروں كه آپ نے مجهكو اِس كانفرنس كا پريسيڈنٹ هونے كي عزت بخشي — اس كرسي پر بيٹهنا ايك ايسا امتياز هے كه هر مسلمان كے واسطے باعث فخر هوسكتا هے — ليكن آپ نے مجهكو ايك خاص اعزاز بخشا هے كه اس شاهي شهر ميں اور تواريخي موقع پر مجهكو پريسيڈنٹ تجويز كيا - ميں اس اعزاز كي بابت آپ صاحبوں كا صدق دل سے شكريه ادا كرتا هوں •

چونكه آپ صاحبوں نے مجهكو اپني طرف سے گفتگو كرنے كا حق عطا كيا هے لهذا ميں بلا تضيع وقت اُس خيال كو ظاهر كرنا چاهتا هوں جو يقيني هم سب كے دلوں ميں هے - منجانب محمدن ايجوكيشنل كانفرنس ميں مهمانوں اور ڈيليگيٹوں كا جو كه دور دراز مقامات سے آئے هيں خير مقدم كرتا هوں اور اُن كا شكريه ادا كرتا هوں كه اِس جلسه ميں شركت كا اعزاز بخشنے كے واسطے اُن صاحبوں نے دور دراز مسافت كي تكاليف گوارا فرمائيں •

بالخصوص ميں اس مسلمان جلسه كا شكريه اُن معزز گورنران اور فرمانروائيان كي خدمت ميں پيش كرنا چاهتا هوں جنهوں نے اس جلسه ميں شركت كا وعده فرمايا هے — يهه بات ضرور خاص قابل شكرگذاري اور نيز اس كانفرنس كے واسطے باعث اعزاز هے كه بڑے بڑے مدبران و منتظمان ملك نے باوجود ملكي ترددات اور مشاغل كے يهه گوارا فرمايا كه اس جلسه ميں شركت فرماكر اپني دلچسپي ايك ايسي قوم كے مذهبي ، قومي اور تعليمي مسائل سے ظاهر كريں جو اُن كي اپني قوم نهيں هے — حقيقت تو يهه هے كه اسبات سے تعجب بهي هوتا هے اور نيز مبارك باد دينے كو دل چاهتا هے كه منجمله معزز حاضرين كے ايك صاحب كو هي يهه خيال پيدا هوا هوگا كه شان و شوكت كے نظارة كو جو كه اس مقام سے تهوڑے فاصله پر موجود هے ترك كريں اور اس مقام پر تشريف لائيں — قبل ازيں كبهي هندوستاني واليان ملك كو اتنے بڑے شان و شوكت كے كام ميں شريك هونے كا اتفاق نهوا هوگا ، نه كبهي هم نے سلطنت هندوستان كي شان و شوكت كو اس طرح پر ايك جگهه جمع ديكها — اور نه كبهي اِس شاهي شهر كي پراني ديواروں نے اِتنے بڑے شاهنشاه كي تخت نشيني كا جلوس ديكها هوگا •

آپ كي اس كانفرنس ميں محض تشريف آوري ايسے موقع پر جب كه بهت سي دوسري چيزيں قابل ديد هيں اس بات كا ثبوت هے كه هم صرف اس بات پر بحث نهيں كر رهے هيں كه مدارس ميں كيا پڑهايا جاے اور كيا نه پڑهايا جاے ، بلكه اهم معاملات زير بحث هيں — اگر ميں اِس كانفرنس كے مقاصد كو سمجهنے ميں غلطي نهيں كرتا تو هم اِس بات پر غور كرنے كے واسطے جمع هوئے هيں كه هم كو اپني قوم كے مقاصد كيا قرار دينے چاهيئيں اور كس طريقه پر وه حاصل هوسكتے هيں — اس سوال كا صحيح طور پر حل هونا كوئي چهوٹي بات نهيں هے بلكه مسلمانوں كي قسمت كا فيصله اُسي پر منحصر هے •

اپني قوم كے مقاصد اور خواهشات كي اصلاح كرنا ايك بهت بڑا كام هے- ليكن اِس كام كے انجام كيواسطے هم مسلمانان هند كو خاص مواقعه حاصل هيں — همكو يهه ايك كتنا بڑا فائده حاصل هے كه هم ايك ايسي گورنمنٹ كے تحت ميں رهتے هيں كه جو امير اور غريب اور مختلف مذهب اور ملت كے اشخاص كے ساتهه يكساں انصاف كا برتاو كرتي هے — اس كے علاوه همكو پوري آزادي حاصل هے كه اپني قوم كي فلاح كے واسطے جو تدابير چاهيں اختيار كريں — همكو اس بات كا كوئي انديشه نهيں هے كه اگر هم تعليم كي ايسي اسكيم تجويز كرينگے كه جو گورنمنٹ كي تجاويز كے مطابق نهيں تو همارے مباحثه بند كرديئے جائيں گے — هم جانتے هيں كه كوئي كتاب اور كوئي علم ايسا نهيں هے جو همارے واسطے سركاري طور پر ممنوع هو اور بالاخر همكو يهه بهي معلوم هے كه همكو برٹش سلطنت كے زير سايه پوري آزادي هے كه جو تدابير خواه وه سوشل هوں يا اكانومك هم مفيد خيال كريں اُن پر انجام تك عمل كريں — هماري دولت سے لالچ پيدا نهيں هوگا اور نه هماري ترقي علم پر فرماں روايان ملك حسد كرينگے — سب سے زياده قابل لحاظ يهه امر هے كه هم ايك ايسي سلطنت كے ممبر هيں كه جس ميں علم اور دولت كے ايسے مواقعه هيں كه جو ايشيا كے كسي دوسرے ملك ميں حاصل نهيں هيں — همكو صرف يهه كرنا چاهيئے كه اپني سمجهه اور قوت كے ذريعه سے مواقعه كا استعمال مناسب كريں — يهه حقوق همارے هم مذهبوں كو ٹركي يا پرشيا ميں حاصل نهيں هيں - اُن ممالك كي

بابت یہہ بہ مشکل کہا جاسکتا هی که وهاں تجارت اور صنعت اور نیز
آزاد پیشوں کے ذریعہ سے "دولتمند هونے کے مواقعه حاصل هیں" اور ان دونوں
ملکوں میں علم اور آزادي خیال کے واسطے قیود اور بندشیں هیں —
پس هم مسلمانان هند کو لاجواب فوائد حاصل هیں اور اپنے هم مذهبوں میں
هماري عجیب پوزیشن هی بشرطیکه هم اُن فواید سے مناسب طور پر
مستفید هوں اور اپنے فرایض ادا کریں تو همکو تمام دنیا میں اسلامي
ترقي کا رهنما هونا چاهیئے - اس ملک میں همکو آزادي هی که اپني
سوسئیٹي کے مقاصد کے حصول میں سعي کریں — همکو آزادي هی
که اُنپر مباحثه اور غور کریں اور همکو اندروني اور بیروني غنیموں سے امن
حاصل هی - هم بلا اندروني اور بیروني خدشات کے اپني تدابیر کا سرانجام
کرسکتے هیں - برخلاف اس کے همارے بھائي بند جو ترکي اور پرشیا میں
هیں اُنکو سب سے پہلے فوجي تیاریاں اور ڈپلو میٹک انتظامات کي جانب
خیال رجوع کرنا هوتا هی ' تاکه کہیں ایسا نہو که ادهر تو وہ تدابیر ترقي
کررهے هوں اور اودهر کوئي غیر لبرل خود مختار یوروپین سلطنت اُنکي
آزادي کا خاتمه کردے ' اور اسطور پر یکبارگي آیندہ ترقي کے کل مواقعه
هاتهه سے نکلجائیں هم لوگ جو که انگلستان کي آزاد حکومت میں
رهتے هیں اپنے خیالات کے موافق ترقي کرنے کے وہ کل ذرایعه رکهتے هیں
که جن کي کسي قوم کو ضرورت هوتي هی *

جنٹلمین — اب همکو اس سوال پر غور کرنا چاهیئے که مسلمانان
هند نے اُن مواقعه سے کیونکر فائدہ اوٹهایا هی که جو مشیت ایزدي سے
اُنکو حاصل هیں — اس بحث کا هماري کانفرنس سے خاص تعلق هی -
همکو شرم اور افسوس کے ساتهه اقرار کرنا چاهیئے که اس وقت تک هم
ناکام رهے هیں -- هندوستان میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک
کتنے قومي اسکول هیں که جن میں مسلمان لڑکے اور لڑکیاں جدید
تعلیم اپنے مذهب کي تعلیم کے ساتهه حاصل کرسکتے هیں ؟ کیا جہاں سو
هونے چاهیئیں وهاں ایک بهي اسکول ایسا هی که جس کي هماري قوم
کو ضرورت هی اور جوهم قایم کرتے اگر هم بهي منجمله ترو تازہ اقوام کے
هوتے — بے شک ایک خاص تعداد ایسے مدارس اور مکاتب کي هی
که جہاں کلام مجید طوطے کي طرح پڑهایا جاتا هی — لیکن ان
مقامات میں بهي اس بات کي کوئي کوشش نہیں کي جاتي هی
که لڑکوں کي اخلاقي حالت کو ترقي دیجاے یا اسلام کے حقایق دوامي
اُن کو بتلائے جائیں — بالعموم اول تو نماز پڑهي کم جاتي هی اور
اگر پڑهي بهي جاتي هی تو فی صدي ایک لڑکا بهي نہیں سمجهتا که
اُس نے کیا پڑها اور کیوں پڑها *

میں ایک مثال اور اِس بات کي لیتا هوں که هم نے اپنے هم مذهبوں
کے ساتهه اپنے فرایض انجام نہیں دیئے — جو قحط حال میں پڑا تها
اُس میں منجانب قوم کے کوئي کوشش اس بات کي نہیں کي گئي
مسلمان بچوں کي حفاظت کیجاے یا اُنکو ابتدائي مدارس میں
تعلیم دیجاے یا کوئي خاص پیشه سکهلایا جاوے - اگر هماري قوم میں
گهن لگا نہوتا تو اِس پبلک فرض کي طرف سے هرگز غفلت نہیں
کیجاسکتي تهي *

مسلمان سوسئیٹي میں بسا اوقات پولیٹکل قوت کے هاتهه سے جاتے
رهنے پر آہ و ناله کیا جاتا هی ' لیکن همکو یاد رکهنا چاهیئے که في زمانه
نه یہه ممکن هی نه مناسب که کسي ایک قوم کے هاتهه میں قطعاً
عنان حکومت اسي طرح دیدیجاے جس طرح کسي زمانه میں
مسلمانوں کے هاتهه میں تهي — یہه وہ زمانه هی که سب کو عام آزادي
هی ' ایسي حالت میں کسي قوم کا یہه خواهش کرنا که کل پولیٹکل
پاور اُس کے هاتهه میں آجاے محض بے سود بلکه مُحال هی — کسي
منصف مزاج آدمي کو کبهي یہه خواهش بهي نہیں هوتي که دیگر
اقوام سے نکلکر پولیٹکل قوت اُس کے هاتهه میں چلي جاے — برخلاف
پولیٹکل قوت کے اِس بات کي خواهش بالکل واجبي هی که صنعت
اور فنانس کے میدان میں سب سے آگے بڑہ جائیں ' کیونکه یہه نتیجه
صرف اُسي حالت میں حاصل هو سکتا هی جب دماغي قوت کا
استعمال بهي سب سے بہتر کیا جاے — مگر اس معامله میں بهي
هماري قوم نے اُس امن و امان ' انصاف ' اور آزادي سے فایدہ نہیں اُٹهایا
جو همکو برٹش حکومت کے تحت میں حاصل هی - همنے صنعت اور
تجارت کي طرف سے بهي اُسي طرح پہلوتهي کي جس طرح دیگر
مواقعه کي طرف سے *

یہه عام غفلت جو تمام کار و بار زندگي کي طرف سے ظاهر کیجاتي
هی ایک اخلاقي بیماري کي دلیل هی ' اور میں آپ سے یہه
درخواست کرتا هوں که اِس بیماري کے اسباب پر میرے ساتهه غور
فرمائیے - میں آپ کا خیال بالخصوص اس بحث کي طرف مبذول
کرتا هوں که کیا اس بیماري کے اسباب لازمي قسم کے هیں جن سے مفر
نہیں هوسکتا - یعني کیا اُن کا تعلق خود همارے مذهب سے هی یا وہ
محض اتفاقي اور اکتسابي هیں ؟ اس بیماري کا محض اتفاقي هونا

اور اُس کا جزو اسلام نہ ہونا اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ اسلام نے نہ صرف ابتدائي پچیس سال میں ما بعد ہجرت ترقي کي بلکہ بعہد ابوبکر و عثمان عرب سوسئٹي کا اعلی طبقہ پر ہونا بھي یہہ ھي بات ثابت کرتا ھی — ھم کو یہہ بھي یاد رکھنا چاھیئے کہ جس سوسئیٹي کو اسلام نے اعلی طبقہ پر پہونچا دیا اُس کي حالت قبل اسلام کیا تھي — یہہ وہ لوگ تھے جن کي جواني یا تو مثل قریش امرا کے کاھلي اور تعیش میں گذري تھي ' یا مثل عوام‌الناس کے قتل اور غارتگري اور رہزني میں صرف ھوتي تھي — یہہ اسلام ھي کا کام تھا کہ یہہ لوگ ھیرو ھوگئے اور نہ صرف میدان جنگ میں نامور ھوئے بلکہ کسي صحیح و تندرست قوم کو جو مشکلات معمولي فرایض کے ادا میں روز مرہ پیش آتي ھیں اُن کے انجام میں بھي سر برآوردہ ھو گئے — بحیثیت مجموعي یہہ لوگ پابند قوانین و آئین ' منصف و کریم‌النفس تھے اور اپنے قول و قرار کے سچے تھے جس کا یہہ نتیجہ ھوا کہ مفتوح ایراني کاشتکاروں نے فاتح قوم کو نعمت خدا داد متصور کیا — مابین سنہ ۱۷۵۸ ع و سنہ ۱۸۶۰ ع کے جب کبھي کسي غیر منتظم ھندوستاني ریاست کو زیر کرکے انگریز اپنا قبضہ کرتے تھے تو ھندوستان کے کاشتکاروں اُن کو بھي اُسي نظر سے دیکھتے تھے جس نظر سے مسلمان ایران میں دیکھے جاتے تھے — ان باتوں سے معلوم ھوتا ھی کہ اسلام ایسا مذھب ھی کہ جس زمانہ میں اُس کو لوگ بخوبي سمجھتے تھے اور اُس پر عمل کرتے تھے اُس وقت اُس کا نتیجہ کاھلي نہیں تھا ' بلکہ غیر معمولي جوش اور قوم پر جان و مال قربان کرنے کا خیال پیدا ھوتا تھا ' اور اُس فرقہ میں جو زمانہ جاھلیت میں محض عیاش امرا شہر مکہ تھے اور بس — یہي لوگ تھے جن کو اسلام کے مصلح اثر نے اپنے ھمقوم اھل عرب میں در بارہ لا یلتي اور جاں نثاري ممیز و ممتاز بنا دیا تھا — مثلاً دیکھو کہ خالد اور عمرو فاتحان دمشق و مصر کو جب عمر و عثمان نے بر طرف کیا تو کیسے صبر و تحمل کے ساتھہ ان فاتحان نے خلفا کے حکم کي تعمیل کي- باوجودیکہ جن ممالک کے وہ گورنر تھے وہ خود اُس فوج نے فتح کیئے تھے جسکے وہ جنریل اور رھنما تھے — ان دونوں افسروں کے دلوں میں حکام بالا دست کے احکام کي پابندي کا خیال پختہ طور سے تھا اور یہہ لوگ جو اب ایسے پابند اُصول اور مطیع تھے اپني جواني میں مثل دیگر امراے مکہ محض نکمے تھے *

(باقي آیندہ)

Printed and published by Mahomed Mumtaz-uddin at the Institute Press, Aligarh.

علیگدھ انسٹیٹیوٹ پریس میں باھتمام محمد ممتازالدین چھپا اور مشتہر ھوا

REGISTERED No A. 176

EXTRA

نمبر (۲) Aligarh Institute Gazette, No. (2.)

Dated Wednesday, the 31st December, 1902.

اکسترا علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ

مطبوعہ ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ ع روز چہار شنبہ

محمدن ایجوکیشنل کانفرنس دہلی

پہلا اجلاس

تتمہ اِفتتاحي ایڈریس پریسیڈنت

(واسطے سلسلہ کے دیکھو اکسترا نمبر (۱) مطبوعہ ۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ ع)

ان کل باتوں سے واضح هوتا هی کہ کاهلي اور فرض منصبي کي طرف سے غفلت ایسے عیوب نہیں هیں جو اسلام سے خواہ مخواہ پیدا هوتے هوں — پس هم کو غور کرنا چاهیئے کہ اُس کاهلي اور لا پرواهي کے اسباب کیا هیں جو تمام ممالک اسلامي میں محیط هیں - یہہ تغافل اس خیال سے اور بهي تعجب خیز هی کہ وہ انگلستان کے زیر حکومت بهي نظر آتا هی، حالانکہ یہہ ایسي سلطنت هی کہ اُس کي رعایا کو تهوڑي محنت سے بہت کچهہ عروج حاصل هوسکتا هی — کیونکہ في زمانہ حقیقي عروج علم ' دولت ' اور دانش میں ترقي کرنے سے حاصل هوتا هی اور یہہ ایسا عروج هی جو استقلال کے ساتهہ کوشش کرنے سے همکو حاصل هو سکتا هی •

میرا یہہ خیال هی کہ جو بیماري مسلمانوں کو لا حق هی وہ کسي ایک سبب سے نہیں هی بلکہ میں آپ کي اجازت سے چار مختلف اسباب ایسے بیان کرونگا کہ جن کي وجہ سے یہہ اخلاقي تغافل مسلمانوں میں پیدا هوا هی اور آپ دیکهینگے کہ جملہ اسباب جن کا میں ذکر کرونگا زمانہ دراز سے اپنا فعل کر رهے هیں •

سبب اول کا سراغ لگانے کے واسطے یہہ ضروري هی کہ اسلام کے ابتدائي زمانہ پر نظر ڈالي جاے — حضرت عمر کا قابل افسوس قتل ایسا واقعہ تها کہ جس سے ایسا صدمہ پهونچا کہ اُس کا اثر ابتک زایل نہیں هوا — حضرت عمر نہایت نازک وقت پر قتل کیئے گئے ' جبکہ نہ صرف سلطنت میں وسعت هوئي تهي بلکہ هر مسلمان کي ثروت میں ترقي تهي — اور واضح هو کہ حضرت عمر بهي ایسے شخص تهے جن کا خلوص اور پرهیزگاري اور انصاف اس درجہ کا تها کہ سب لوگ نہ صرف اُن کي اطاعت کرتے تهے بلکہ در اصل وہ اپني ذات سے اعلی اور مکمل نمونہ مسلماني جوانمردي کا تهے- وہ ایسا زمانہ تها جبکہ هر نوجوان مسلمان نہ صرف ایک وسیع سلطنت کا دفعتا مالک هوگیا تها ' بلکہ اُسکي دولتمندي بهي اُس کے وهم و گمان سے زیادہ هوگئي تهي — ایسے نازک وقت میں حضرت عمر کے انتقال سے ایسي چیز مسلمانوں کے هاتهہ سے جاتي رهي جو هر قوم اور هر زمانہ میں سوسائیٹي کا خواہ قدیم زمانہ کي هو یا جدید نہایت بیش بہا ورثہ هوتا هی- یعني حاکم وقت کي ذات میں اُن صفات کا هونا جو اعلی درجہ کے درویشوں اور مشایخ میں هوتي هیں — اُس وقت حضرت عمر کي محض عدم موجودگي سے ایسا صدمہ پهونچا کہ اُس کي عظمت میں کسي منصف مورخ کو شبہہ نہیں هوسکتا ' خواہ اُس کا یہہ خیال کتنا هي پختہ هو کہ زمانہ پر عام اسباب کا اثر پڑتا هی

نہ کہ ذاتیات کا ـ جب حضرت عمر کے جانشین قتل ہوگئے اور جو خلیفہ اُنکے بعد صدر نشین ہوئے اُنکو مخالفین کے ساتھہ مقابلہ کرناپڑا تو ایک جدید پیچیدگی اسلامی سوسائیٹی میں پیدا ہوئی ـ تعجب کا مقام ہی کہ اس پیچیدگی کی طرف اعلی درجہ کے مورخین کا خیال بھی نہیں گیا ، حالانکہ جو تغافل اس وقت زیر بحث ہی یہہ اُسی جدید ایلیمنٹ (element) کا نتیجہ ہی — منجملہ صحابیوں اور اعلی درجہ کے پرہیزگار مسلمانوں کے بکثرت ایسے تھے جن کو اس معاملہ میں تذبذب تھا کہ اُن کو اس خانہ جنگی میں کس کا ساتھہ دینا چاہیئے اور کیا کرنا چاہیئے تاکہ جو نقصان پہونچ رہا ہی وہ اُس سے بری الذمہ رہیں — اس طرز عمل کی وجہ سے ایک نہایت مخدوش اُصول سوسائیٹی میں داخل ہوگیا — ان میں سے ہر ایک بزرگ نے بجاے اپنا اثر ڈالنے کے خانہ نشینی اختیار کرلی اور اپنی بقیہ زندگی عبادت اور زیارت میں صرف کردی ـ یہہ ایک ایسی مثال ہی کہ جس کو ہر مسلمان سوسئیٹی میں اُسی وقت سے بعض اعلی درجہ کے مسلمانوں نے پیش نظر رکھنا اختیار کرلیا ہی ـ نہایت صداقت مند اور اعلی اخلاق کے مسلمانوں سے تم بسا اوقات سنوگے جیسا کہ میں نے ہزاروں مرتبہ قسطنطنیہ ، قاہرہ ، بمبئی یا زنجبار میں اُن کو کہتے سنا ہی کہ جس وقت تک وہ لوگ اپنی دوت عبادت اور زیارت میں صرف کرینگے اُس وقت تک گو اُن سے فایدہ نہ پہونچے ، تاہم نقصان بھی نہیں پہونچ سکتا ، اور اس طرح پر جو وقت کہ قوم کی خدمت میں صرف ہونا چاہیئے وہ محض عبادت اور زیارت میں صرف کیا جاتا ہی ●

(باقی آیندہ)

جلوس

ہمارا خاص ریپریزینٹیٹو ۲۹ دسمبر کو دہلی سے لکھتا ہی : —

گو کہ دربار کی سیر و تماشہ اور قیام دہلی کی مشکلات کو شروع ہوئے مدت ہوئی تاہم سرکاری طور سے دربار کا آج پہلا دن تھا ـ حضور ویسراے و لیڈی کرزن اور شاہزادہ ڈیوک آف کناٹ اور بیگم صاحبہ اوقات معینہ پر رونق افروز ہوئے اور وہ جلوس جو اس موقع کا پہلا قابل دید منظر تھا آج دیکھنے میں آیا جلوس کی ترتیب کا ضبط تحریر میں لانا غیر ضروری ہوگا ـ دو ہفتہ ہوئے کہ ہم نے اپنے اخبار میں مفصل پروگرام شایع کیا تھا ـ پس اس قدر لکھنا کافی ہوگا کہ اُسی پروگرام پر عمل کیا گیا — اگر بالفرض کوئی ترمیم ہوئی ہو تو وہ خفیف ہوگی اور تاوقتیکہ اُسکی بابت صحیح اطلاع نہ ملے اُسکا شایع کرنا بھی مناسب نہ ہوگا — تاہم یہہ خبر غالبا صحیح ہی کہ حضور نظام کے ساتھہ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بڑودہ حسب قرار داد نہ تھے کیونکہ ہز ہائینس کی بابت سنا جاتا ہی کہ خانگی وجوہ سے فی الحال تشریف آوری ملتوی کی گئی ہی ●

آج صبح کا سماں ہر لحاظ سے قابل دید تھا — جلوس سے راقم قطع نظر کرتا ہی ، وہ تو ایک ایسی چیز تھی کہ صرف اسی ملک میں نظر آسکتی ہی ـ مگر انبوہ عظیم کا لطف اور نفسا نفسی اور گڑبڑ اور گھبراہٹ اور بعض مواقعہ پر دھکا مکی اور تو تو میں میں یہہ نظارہ بھی دلچسپی سے خالی نہ تھا ـ گو جلوس کا وقت بعد ساڑھے گیارہ بجے تھا ، تاہم ایسے موقعہ پر صبر اور اطمینان آسان نہیں ہی — طلوع کے وقت سے تماشائی تماشہ دیکھنے کی غرض سے روانہ ہوگئے اور بجز اُن کے جن کو جگہہ ملنے کا یقین تھا ہر شخص خواہ سوار ہو یا پیدل یہہ چاہتا تھا کہ وہ سب سے آگے پہونچ کر سب سے پہلے سب سے بہتر جگہہ گھیر لے — جلوس کا راستہ بعد غور کامل ایسا قرار دیا گیا تھا کہ شہر کے خاص خاص مقامات سے گذر ہو اور جہاں جہاں گنجایش تھی میونیسپلٹی نے خواہ گورنمنٹ نے یا پرایوٹ اشخاص نے نشست کا انتظام کیا تھا ـ غالبا سب سے بہتر موقع جلوس دیکھنے کا قلعہ کی پشت اور جامع مسجد کی سیڑھیوں پر تھا ـ مسجد کی عمارت کا وہ حصہ جسکو بالا خانہ یا گیلری کہا جاسکتا ہی اس کام کے واسطے بالخصوص موزوں تھا — چنانچہ اسی موقعہ سے حضور ویسراے کے خاص مہمانوں نے اس دلچسپ نظارہ کا معاینہ کیا ●

اس جلوس کا ہر جزو بذات خود قابل دید تھا اور جس کسی بچہ نے اسکو دیکھہ لیا ہی وہ مدت العمر غالبا اس دلچسپ نظارہ کو یاد رکھیگا ، مگر سب سے پہلے جو چیز خاص دلچسپی کی نظر سے دیکھی گئی وہ رسالہ امرا یعنی کیڈٹ کورس تھی ـ ناظرین کو معلوم ہی اس رسالہ میں ہمارے ملک کے اعلی خاندانوں کے نوجوان ہیں اور اُن میں اکثر فرماں روا ہیں یا آیندہ ہونے والے ہیں ـ اس رسالہ پر دلچسپی کے ساتھہ نظر پڑنے کی متعدد وجوہ تھیں ـ ہر ملک قدرتی طور سے اپنے سرداروں کو عزت اور دلچسپی کی نظر سے دیکھتا ہی ، مگر قطع نظر اسکے اُنکا ساز و سامان اور وردی بھی نہایت خوبصورت اور دلکش تھی ـ پس کیا عجب ہی کہ جب یہہ رسالہ پیش نظر آیا تو خود بخود نعرہاے خوشی بلند ہوئے ـ اس رسالہ کا کمانڈنگ افسر خود ایسا باوقار ہی کہ

محض اُسکو دیکھنے کے واسطے ہزار ہا آدمیوں کي نظریں جلوس کي طرف تھیں - بہت کم تعلیم یافتہ اشخاص ایسے ہونگے جو مہاراجہ سر پرتاب سنگھہ کے نام سے ناواقف ہوں - تمام سپاہي منش اشخاص اور بالخصوص انگریز افسر سر پرتاب سنگھہ کو اعلی ترین نمونہ جوانمردي اور سپاہگري کا سمجھتے ہیں اور جس قدر وقعت سر پرتاب سنگھہ کي اعلی یورپین طبقہ میں کیجاتي هی وہ محض اُنکي ذاتي حیثیت کي وجہ سے نہیں هی ' بلکہ ذاتي اوصاف کي بنیاد پر هی - پس یہہ کہنا چاهیئے کہ جسقدر وقعت اُنکي کي جاتي هی وہ ظاهري اور نمایشي نہیں ' هی بلکہ اس سپاهي منش راجپوت جنتلمین مدبر اور فرمانروا کا سکہ انگلستان اور هندوستان کے اعلی اشخاص کے دلوں پر بیتھا هوا هی — یہہ رسالہ همارے سامنے سے گذر گیا اور تهوڑي دیر کے بعد حضور ویسراے کا باتي گارڈ پیش نظر آیا - باتي گارڈ اور حضور ویسراے کے درمیان چند اعلی افسر هاتهیوں پر تهے ' وہ سامنے سے گذر گئے اور بالاخر خود حضور ویسراے اور لیڈي کرزن کا هاتهي پیش نظر آیا — اگر کوئي شخص اپنے خیالات سے دوسرے اشخاص کے خیالات کا اندازہ کرسکتا هی تو میں بلا تصنع کہہ سکتا هوں کہ اس وقت هر شخص کے دل میں جوش خیرخواهي تها اور عوام‌الناس غالبا یہي کہتے هونگے کہ واہ لاٹ صاحب خدا تمہیں خوش رکھے تمہاري بدولت خوب تماشہ دیکھا — منجملہ ناظرین جو لوگ انگریز تهے یا انگریزي طریقہ پر اظهار جوش کرنا چاهتے تهے اُنہوں نے ویسراے کو دیکهکر چیرز دیں اور هرا کہا مگر راقم کو یہہ خیال ضرور هوا کہ جس قدر جوش دلوں میں تها اُس کے مطابق چیرز نہیں دیگئیں ' کیونکہ یہہ طریقہ صرف انگریزي‌داں طبقوں میں رایج هی ' اور ان میں بهي ایسے هندوستاني زیادہ نہیں هیں جو باقاعدہ طور سے همزبان هوکر چیرز دینا جانتے هوں — ویسراے نے نہایت مہرباني اور اخلاق کے ساتهہ اپني توپي پر هاتهہ رکها اور لیڈي کرزن نہایت لطف کے ساتهہ پبلک کي طرف دیکهکر مسکراتي تهیں اور اکثر گردن کے اشارہ سے پبلک کے سلام کا جواب دیتي تهیں - بعد حضور ویسراے کے هز رایل هائینس ڈیوک آف کناٹ اور ڈچس کا هاتهي تها - شاهزادہ اور بیگم صاحبہ نے بحالت قیام هندوستان انگلستاني کے خاندان شاهي کا نمونہ دکهلا کر خاص و عام کے دلوں کو مسخر کرلیا تها - پس راقم کا یہہ خیال یقینا صحیح هوگا کہ اس موقعہ پر شاهزادہ اور ڈچس کو دیکهکر هزارها آدمیوں کو سچي مسرت هوئي - اور جو چیرز دیگئیں وہ اُس مسرت اور خیرخواهي کا سچا گو بوجہ نا واقفیت کسیقدر کمزور اظهار تها •

حضور ویسراے اور ڈیوک کي سواري نکل جانے کے بعد جس شخص کے دیکهنے کا خاص اشتیاق تها وہ فاتح ٹرانسوال و خرطوم یعني لارڈ کچنر کمانڈر انچیف تهے - جب کمانڈر انچیف کي سواري بهي نکل گئي تو صرف عام تماشہ باقي رہ گیا اور یہہ عام تماشہ بهي ایسا تها جس کو دهلي میں بهي غالبا پیشتر کبهي نہ دیکها گیا هوگا — گورنران و لفتننت گورنران گاڑیوں پر تهے اور کمانڈرانچیف اور خان قلات اور بلوچي سردار گهوڑوں پر' باقي جملہ عماید اور فرمانروا هاتهیوں پر تهے — پس اس جلوس میں جو خاص چیز قابل دید تهي وہ هاتهیوں کا ساز و سامان تها — راقم نے هر ایک فرمانروا کا علحدہ علحدہ ذکر نہیں کیا کیونکہ کوئي خاص امر میرے ذهن میں اُن کي بابت قابل ذکر نہیں هی — مگر یہہ قدرتي بات تهي کہ مسلمانوں کي آنکهیں حضور نظام کو بالخصوص تلاش کریں اور حضور ممدوح کو دکنتي اور شان فرمانروائي کا مجسم نمونہ دیکهکر مسرت هو — حضور نظام کے هاتهي پر زیور مطلق نہ تها مگر جو سادگي تهي وہ نہایت دلکش تهي — تعلیم یافتہ گروہ بلا تخصیص مذهب هز هائینس گیکوار بڑودہ کے دیکهنے کا بهي خاص طور پر مشتاق تها - مگر غالبا راقم کا یہہ خیال صحیح هی کہ وہ شریک جلوس نہ تهے' کیونکہ حضور نظام کے ساتهہ جو رئیس تها وہ کم عمر معلوم هوتا تها اور خیال کیا جاتا هی کہ مہاراجہ صاحب تراونکور تهے — راقم کا مطلب شرکاء جلوس میں کسي قسم کي تخصیص کرنے کا نہیں هی - حقیقت یہہ هی کہ هر ایک رئیس کي سواري نہایت دلچسپي سے دیکهي گئي ' تقریبا هر رئیس کي رعایا انبوہ میں موجود تهي اور اس قسم کي آوازیں وقتا فوقتا سني جاتي تهیں " یہہ همارے حضور هیں " — یہہ ممکن نہیں هی کہ کوئي ایک کارسپانڈنٹ متعدد مقامات کي کیفیت قلم بند کرسکے — پس راقم نے مختصر اور نامکمل کیفیت اُس نظارہ کي تحریر کي هی جو اُس کو پیش جامع مسجد نظر آیا - بعد اختتام جلوس راقم چاندني چوک کي آرایش دیکهنے کے واسطے گیا اس دلچسپ منظر کي بابت اسقدر لکهنا کافي هوگا کہ چاندني چوک اس موقعہ کے واسطے خاص پیراهن طیار کرایا تها اور اُس لباس میں حضور ویسراے کا سچے دل سے استقبال کیا — دهلي اور بالخصوص چاندني چوک کي مسرت اور ولکم کي صداقت میں کیونکر شک هو سکتا هی — تمام هندوستان اور نیز بیرون هندوستان کے اکثر خوش حال اشخاص في‌الحال دهلي میں رونق افروز هیں ' اور کیا یہہ کہنا مبالغہ هوگا کہ دونوں هاتهوں سے گنجینہ افشاني کر رهے هیں — اگر دلي کا دل خوش نہ هوگا تو کس کا هوگا - اس شاهي شهر نے وسط ایشیا کے نادر اور تیمور کے مظالم برداشت کیے

ہیں ، پس یہہ عین انصاف ہی کہ وہ برٹش حکومت کے امن امان اور ترقي دولت و صنعت و حرفت کے فواید سے مالا مال ہو — میں دہلي اور اہل دہلي کو بلا تخصیص مذہب و ملت صدق دل سے مبارکباد دیتا ہوں *

مجھکو کانفرنس کے سلسلہ میں مسلمان عماید دہلي سے بعض شکوے بھي ہیں، اور بحیثیت اخبار نویس میرا فرض ہوگا کہ اُن معاملات کو جو میرے ذہن میں اور اکثر ممبران کانفرنس کي زبان پر ہیں پبلک طور سے ظاہر کروں ، مگر یہہ امور محتاج تنقیح و تحقیقات ہیں اور مجھکو ابھي تحقیقات کا موقعہ نہیں ملا — میں اُن کو یقین دلاتا ہوں کہ میں جو کچھہ اس معاملہ میں لکھونگا بعد تحقیقات کامل لکھونگا *

کل ۳۰ دسبمر کو نمایش کا افتتاح ہوگا جس میں حضور ویسراے صدرنشین اور تمام فرماں روا اور اکثر عماید شریک ہونگے *

کانفرنس

۲۸ دسمبر کو کانفرنس کا دوسرا اجلاس ہوا — اور مندرجہ ذیل مضامین پر بحث ہوئي *

رزولیوشن نمبر (۱) اس کانفرنس کي راے میں قومي یونیورسٹیوں کا قایم کرنا ہندوستان کي حالت کے عین مناسب ہی *

رزولیوشن نمبر (۲) یہہ کانفرنس یونیورسٹي کمیشن کي اس راے سے متفق ہی کہ تعلیمي فیس کي ایک معینہ مقدار مقرر کي جاے اور اُس سے کم نہ لیجاے - لیکن یہہ کانفرنس صلاح دیتي ہی کہ بجاے تین فیصدي طلبا جن کي معافي فیس کي راے کمیشن نے دي ہی دس فیصدي طلبا فیس سے بري کیئے جائیں *

چونکہ روانگي ڈاک کا وقت آ گیا ہی في الحال اسقدر لکھنے پر اکتفا کرتا ہوں کہ رزولیوشن اول بالاتفاق سچے جوش کے ساتھہ پاس ہوا — برخلاف اس کے دوسرے رزولیوشن کي جوش کے ساتھہ مخالفت ہوئي — پیش کنندہ (مسٹر سید علي امام) نے اس رزولیوشن کو واپس لیلیا *

Printed and published by Mahomed Mumtaz-uddin at the Institute Press, Aligarh.

علیگڈھ انسٹیٹیوٹ پریس میں باہتمام محمد ممتازالدین چھپا اور مشتہر ہوا

REGISTERED No A. 176.

EXTRA

نمبر (۳) Aligarh Institute Gazette, No. (3.)

Dated Friday, the 2nd January, 1903

۔ اِکسٹرا علیگڈہ اِنسٹیٹیوٹ گزٹ

مطبوعہ ۲ جنوري سنہ ۱۹۰۳ ع روز جمعہ

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس دھلي

اجلاس دویم

اجلاس دویم میں جن مضامین پر بحث ہوئي اُن کي تفصیل قبل ازین شیع کي گئي ھی پہلا رزولیوشن جو ڈینا مینیشنل (denominational) یعني قومي یونیورسٹي قایم کرنے کي سفارش میں تہا ـ اُس کو مسٹر تہیو ڈور ماریسن نے پیش کیا اور ایک بسیط تقریر میں ثابت کیا کہ ترقي تعلیم کے واسطے ڈینا مینیشنل (denominational) یونیورسٹیاں اس ملک کي حالت کے موافق ھیں جن سے تمام اقوام کو بلا لحاظ مذھب فائدہ پہنچیگا ـــ مسلمان جو اپني یونیورسٹي علحدہ بنانا چاھتے ھیں تو یہہ کوئي تعجب کي بات نہیں ھی ـ ھر قوم کي رسوم اور اُس کي اخلاقي حالت اور قواعد (کوڈ آف موریلیٹي) جدا گانہ ھی ـــ اور اُن قواعد کے موافق نوجوانوں کو طیار کرنا اُسي حالت میں ممکن ھی جبکہ ھر ایک قوم کي اپني یونیورسٹي ھو ـــ مسلمانوں کي پوزیشن دیگر اقوام سے علحدہ ھی ـــ ان کو مذھبي تعلیم دینے کا شوق ھی اور مذھبي تعلیم بلا قومي یونیورسٹي کے ممکن نہیں ھی ـــ ڈینا مینیشنل یونیورسٹیوں کي انگلستان میں اسقدر ضرورت نہیں ھی جیسي اس ملک میں ـــ اس ملک میں قانون دیواني کے متعلق یہہ اُصول پیشتر سے تسلیم کرلیا گیا ھی کہ ھر قوم کو بعض معاملات میں اپنے جداگانہ ڈینا مینیشنل آئین کي پابندي مناسب ھی ـــ اس رزولیوشن کي تائید مسٹر علي امام (بیرسٹر پٹنہ) نے انگریزي میں کي ـــ اور بیان کیا کہ موجودہ غیر قومي (انڈینا مینیشنل) یونیورسٹیوں سے مسلمانوں کو بہت نقصان پہونچا ھی ، بلکہ جو پیشین گوئي ھمارے بزرگوں کي تہي اور جو بد گمانیاں اُن کو انگریزي تعلیم کي جانب سے تہیں وہ درست ثابت ہوتي جاتي ھیں ـ نوجوان مسلمان اس قسم کي یونیورسٹیوں کي بدولت ڈینیشنلایزڈ (denominationalised) ھوتے جاتے ھیں اور قومي خوبیاں کم ھوتي جاتي ھیں ـ اس خیال کي بنیاد پر مسلمان اپني قومي خوبیوں سے دست بردار نہیں ھوسکتے کہ رفتہ رفتہ سب قومیں ملکر ایک ھوجائینگي ـ اسلام میں بکثرت ایسي خوبیاں ھیں جن کو قایم رکہنا چاھیئے ـــ مثلا راست بازي ، في زمانہ لوگ حق بات کہنے سے خوف کرتے ھیں ، مگر ھمارے معزز پریزیڈنٹ نے صفائي اور راست بازي کي اعلی مثال پیش کي ھی ، کیونکہ جو خیالات اُن کے تہے وہ بلا تامل جلسہ کے روبرو پیش کردیئے اور یہہ خیال نہیں کیا کہ لوگ کیا کہینگے (چیرز) یہہ مثال اس وجہ سے دیکہنے میں آئي کہ صاحب پریزیڈنٹ (ھز ھائینس آغا خاں) قومي اور اسلامي راستہ پر چلتے ھیں ـــ یہہ نتیجہ بلا ڈینا مینیشنل یونیورسٹي حاصل نہیں ھوسکتا *

بعد مسٹر علي امام کے مسٹر عبدالرحمن (بیرسٹر کلکتہ) نے انگریزي میں تقریر کي مگر یہہ تقریر زیادہ تر خود اسپیکر کي پبلک اور پرائیویٹ حیثیت کے متعلق تہي *

مسٹر آفتاب احمد خاں (بیرسٹر علیگڈہ) نے اُردو میں تقریر کي ـــ اُن کي تقریر کا لب لباب یہہ ھی کہ تعلیم سب سے زیادہ ضروري ھی ـ وہ تعلیم جس سے ھماري ضروریات پوري ھوں اعلی تعلیم ھی اور صرف قومي یونیورسٹي میں حاصل ھوسکتي ھی ـــ تعلیم خواہ کتني ھي اعلی ھو کبہي گورنمنٹ کے خلاف نہیں ھوسکتي ـ یونیورسٹي کمیشن نے راے ظاھر کي ھی کہ اعلی تعلیم کا بار گورنمنٹ پر نہو ، اُسي کے ساتہہ قومي یونیورسٹیوں کي مخالفت کي ھی ـــ پہر فرمائیئے کہ تعلیم کیونکر ھو ؟ مسلمان صرف قومي یونیورسٹي چاھتے ھیں اور اُسي پر روپیہ صرف کرنا چاھتے ھیں ـ پس اگر قومي یونیورسٹي نہ ھوگي تو نہ قوم سے مدد ملیگي اور نہ کمیشن کي راے کے موافق گورنمنٹ سے ـ پہر نتیجہ ظاھر ھی *

قاري سر فراز حسين (دهلوي سابق طالب علم مدرسةالعلوم) نے اُن انتظامات کو بيان کيا که جو مدرسةالعلوم ميں ديني تعليم کي بابت هيں - اور بيان کيا که عملي اور کتابي دونوں قسم کي تعليم دي جاتي هی — کيا سرکاري يونيورسٹي يا سنڈيکيٹ ايسا انتظام کرسکتي هی ؟ *

جيساکه قبل ازيں تحرير کيا تها يهه رزوليوشن جوش کے ساتهه باتفاق راے پاس هوا *

اِس کے بعد مسٹر علي امام نے جو رزوليوشن پيش کيا اُس کا مختصر مطلب يهه هی که اِس ميں کوئي هرج نهيں هی که حسب سفارش کميشن ايک خاص فيس مقرر کر ديجاے اور اُس سے کم کسي حالت ميں نه ليجاے ' مگر کميشن کي راے ميں اس قدر ترميم کيجاے که بجاے تين فيصدي کے دس فيصدي تک طلبا فيس سے معاف هوسکيں — معلوم هوتا هی که خود محرک کو انديشه تها که منجانب اُن کے خلاف هوگي ' مگر چونکه اُن کي يهه پخته راے هی که ارزاں تعليم سے بجاے فايده کے نقصان هوتا هی ' لهذا بلا خيال نتيجه آزادي کے ساتهه اپنے خيالات کا اظهار صاحب موصوف نے کيا — مسٹر علي امام کي اسپيچ مدلل تهي مگر اُس کا لب لباب يهه فقره تها جو خود محرک نے استعمال کيا " گراں بحکمت و ارزاں بعلت " محرک نے کها که يهه سوال قابل غور هی که سستے هونے سے تعليم ميں نقص واقع هو سکتا هی يا نهيں — اگر ارزاں بهي هو اور عمده بهي تو بهتر هی ' مگر ايسا نهيں هو سکتا — پس سوال يهه هی که هم مال کهوٹا چاهتے هيں يا کهرا - يهه بحث صرف اعلی تعليم سے متعلق هی نه که ابتدائي سے اسپيکر کو بنگال کا خاص تجربه هی — اور وه بخوبي جانتے هيں که ايسے پرايوٹ کالج بکثرت هيں که جهاں يهه خيال نهيں کيا گيا که اعلی قسم کي تعليم کے سامان مهيا هيں يا نهيں — محض تجارتي اصول پر کارروائي هوتي هی ' لهذا صرف يهه خيال کيا جاتا هی که طلبا کي تعداد کالج ميں زياده هو — بعض کالج ايسے هيں که جهاں دو روپيه بلکه ڈيڑه روپيه تک فيس ليجاتي هی — جب فيس اس قدر کم هوگي تو لايق معلم کهاں سے آئينگے ؟ اُنکو غربا سے پوري همدردي هی ' بلکه اُنکو افلاس کا ذاتي تجربه هی ' تاهم وه يهه کهنے پر مجبور هيں که بے بضاعتي کے ساتهه اعلی تعليم بسا اوقات خراب نتايج پيدا کرتي هی - اعلی تعليم اُن کو ديجاے جو اُس پر دهبه نه لگائيں دس سپاهي اگر عمده هوں تو ايک کثير جماعت کا مونهه پهير سکتے هيں ' پس اصلي چيز تعليم کي نوعيت اور قسم کا عمده هونا هی جو بلا صرف کثير ممکن نهيں هی — وه يهه نهيں کهتے که غربا کو تعليم نه دو - معاذالله - اُن کا صرف يهه مطلب هی که تعليم کو معزز بنايا جاے — اور لايق غربا کے واسطے راه نکالي جاے — خود کميشن نے وظايف تجويز کيئے هيں اور تين فيصدي کي معافي کي تجويز بهي کي هی ' مگر يه کم هی دس فيصدي تک معاف هونے چاهيئيں — محرک کي اسپيچ ختم هونے کے بعد تهوڑي دير تک کوئي تائيد کننده پليٹ فارم پر نه آيا ' اور يهه خيال تها که رزوليوشن خود بخود عدم تائيد کي وجه سے خارج هوجايگا ' مگر چونکه اکثر صاحبوں کو اس مضمون پر کنچهه کهنے يا سننے کا شوق تها لهذا ايک صاحب نے محض ضابطه پورا کرنے کے خيال سے اوٹهکر تائيد کردي — اس کے بعد خواجه غلامالثقلين نے غربا کي وکالت ميں ايک موثر اسپيچ کي اور کها که لايق محرک کي اسپيچ کا خلاصه يهه هی که غربا کو تعليم نه ديجاے — اس سے زياده کوئي بات مذهباً اور ملکي (پوليٹکل) لحاظ سے مضر نهيں هو سکتي - حضرت عيسی نے فرمايا هی که غربا تمهارے درميان رهينگے مگر يهه نهيں کها که غربا کو جاهل رکهو - علی هذا پيغمبر خدا نے غربا پر خاص توجه کرنے کي هدايت فرمائي هی — سنه ۱۸۴۳ع ميں ميں لارڈ ميکالي نے هوس آف کامنس ميں ايک تقرير کي تهي اور کها تها که يهه سمجهنا غلطي هی که سوسائيٹي کا روپيه تعليم ميں صرف نه کيا جاے تعليم پر روپيه صرف کرنا گورنمنٹ اور رعايا دونوں کے واسطے مفيد هی — جرايم بالعموم کن لوگوں سے سرزد هوتے هيں ؟ جاهلوں سے — طاعون کے ٹيکه اور انتظامات کي بابت جو غلط فهمياں هوئيں وه بهي اسيوجه سے تهيں - جرمني ميں تعليم فري يعني مفت هی — پس پچاس سال کے اندر تبادله عظيم واقعه هوا هی - اس ملک ميں زياده تر غريب هيں — شرم هی کانفرنس پر اگر پانچ چهه لاکهه آدميوں پر تعليم محدود کرنا چاهے — اس وقت خود مدرسةالعلوم ميں ٥٠ فيصدي طلبا محض وظايف کي وجه سے تعليم پا رهے هيں — (ايک آواز - " پچهتر فيصدي ") *

اسپيکر نے چاها که لفظ " نهيں " اضافه کرکے رزوليوشن کو اسطرح پر ترميم کرديں که اُسکا مطلب موجوده مطلب کے برعکس هوجاے ' مگر اس موقعه پر مسٹر علي امام نے کهڑے هوکر کها که ميں اپنا رزوليوشن واپس ليتا هوں *

قبل اس کے که رزوليوشن واپس ليا جاے نواب محسنالملک نے يهه خيال ظاهر کيا که ترميم نه هوني چاهيئے — اسپيکر نے اس خيال سے اختلاف ظاهر کيا اور جو لوگ ڈبيٹ کے قواعد سے واقف هيں وه غالبا يهه خيال کرينگے که هر ممبر کو ترميم کرنے کا پورا حق حاصل هی - بعد واپسي رزوليوشن مسٹر آفتاب احمد خاں (بيرسٹر عليگڈه) کهڑے هوئے اور ايک نهايت پرجوش اور مدلل اور موثر اسپيچ کي - بحث يهه تهي که آيا اس موقعه پر يهه اسپيچ قواعد ڈبيٹ کے مطابق هونا چاهيئے تهي يا نهيں - اصل رزوليوشن واپس هوگيا تها ' مسٹر غلامالثقلين کي ترميم بهي منظور نهيں هوني تهي ' پس مسٹر آفتاب احمد خاں صاحب کو اُسي مضمون پر بحث کرنے کا حق باقي تها يا نهيں ؟ مسٹر آفتاب احمد خاں نے اس پيچيدگي کو يهه کهکر رفع کيا که وه ايک نيا رزوليوشن پيش کر رهے هيں مگر اُس رزوليوشن اور مسٹر غلامالثقلين کي ترميم کا مضمون واحد تها اور منشا يهه تها که جلسه کو رزوليوشن نمبر ۲ سے اختلاف هی *

مسٹر آفتاب احمد خاں کي تقرير علاوہ مدلل هونيکے مطول بهي تهي اور صبح کا اجلاس اُسي پر ختم هوا *

سہ پهر کے اجلاس ميں مسٹر غلام الثقلين ، مسٹر علي امام ، مسٹر محمد سليمان (بيرسٹر پٹنہ) و ديگر حضرات نے مسٹر آفتاب احمد خاں کي تحريک پر گفتگو کي — جب ووٹ ليئے گئے تو صرف ۲ ووٹ مخالف تهے — پس يہہ سمجهنا چاهيئے کہ بعد دلچسپ و کامل مباحثہ کے رزوليوشن نمبر ۲ کے خلاف راے قرار پائي *

اجلاس سويم محمڈن ايجوکيشنل کانفرنس

آج بتاريخ ۳۱ دسمبر تيسرا اجلاس محمڈن ايجوکيشنل کانفرنس کا هوا - بلبيت فلم پر جن معزز يوريين کو آج همنے اول مرتبہ ديکها منجملہ اُن کے مسٹر آرنلڈ ڈائرکٹر جنرل تعليمات اور مسز آرنلڈ — مسٹر واکر فنانشل منسٹر حيدرآباد اور مسز واکر تهے - هز هائينس آغا خاں تشريف نہ لا سکے ، لهذا مولانا محمد شبلي نعماني صدر نشين هوئے - اجلاس کي کار روائي ايک دلچسپ لکچر سے شروع هوئي جو مسٹر محمد يوسف صاحب نے زبان انگريزي ميں پڑهکر سنايا - اس لکچر کو هم عنقريب شايع کرينگے اور اُس کا ترجمہ بهي جسقدر جلد ممکن هوگا شايع کيا جائيگا — في الحال هم اس قدر تحرير کرنے پر اکتفا کرينگے کہ مسٹر محمد يوسف صاحب ممالک متحدہ کي کوننٹڈ سول سروس کے ممبر هيں ، اور نہ صرف پوزيشن بلکہ ذاتي لياقت کيوجہ سے بهي بالخصوص ممتاز هيں - پس لکچر جب شايع هوگا تو ناظرين غالبا ديکهينگے کہ وہ کس قابليت سے طيار کيا گيا هے - مسٹر محمد يوسف کے لکچر کے بعد پروفيسر عبدالقادر صاحب کا لکچر تها — نواب محسن الملک بهادر نے ايک نهايت دلچسپ اسپيچ ميں پروفيسر صاحب کا تعارف حاضرين سے کيا — جناب ممدوح نے جو کچهہ فرمايا اُس کا خلاصہ يہہ هے

" همارے کالج کے پروفيسر عبدالقادر صاحب نے خاص فرمايش سے ايک عالمانہ اور نهايت مفيد لکچر طيار کيا هے جس سے يہہ معلوم هوسکيگا کہ گذشتہ دس سال ميں مسلمانوں نے بمقابلہ اپنے هندو بهائيوں کے کسقدر ترقي کي هے - مسٹر سيد محمود صاحب نے ايک مجلد کتاب اسي مضمون پر تاليف فرمائي هے جس سے گذشتہ ۳۰ سال کي ترقي تعليم کي کيفيت ظاهر هوتي هے - پس پروفيسر صاحب کا لکچر بطور ضميمہ کے هے ، کيونکہ گذشتہ ۱۰ سال کا ذکر مسٹر سيد محمود صاحب کي کتاب ميں نهيں هے — اس تمهيد کے بعد نواب محسن الملک بهادر نے فرمايا کہ وہ اُميد کرتے هيں کہ جو صاحب تعليم سے بالخصوص دلچسپي رکهتے هيں وہ اس لکچر کو غور سے سنيگے ، کيونکہ يہہ لکچر نهايت محنت سے طيار کيا گيا هے اور مسٹر آرنلڈ اور ديگر حضرات کي توجہ کے قابل هے — اس لکچر سے سب صاحبوں کو معلوم هوگا کہ مسلمانوں کي حالت کسقدر افسوس ناک هے - ايک زمانہ تها کہ گورنمنٹ کي ملازمت ميں مسلمان بکثرت تهے اور غير اقوام شاذ و نادر — چنانچہ سنہ ۱۸۵۸ع تک تقريبا تمام منصف مسلمان تهے - اتفاق سے اُسي زمانہ ميں ايک هندو صاحب جن کا نام بهولا ناتهہ تها منصف مقرر هوگئے — سررشتہ دار نے جب پہلا روبکار اُن کے اجلاس ميں تحرير کيا تو عنوان پر لکها " جناب مولوي بهولا ناتهہ خاں بهادر (قهقهہ) جب منصف صاحب کے روبرو روبکار دستخط کے ليئے پيش کيا گيا تو وہ متحير هوئے اور کها ارے کمبخت يہہ کيا ؟ سررشتہ دار نے دست بستہ عرض کيا کہ حضور منصف هوگئے هيں نہ ؟ (قهقهہ) حاضرين کو اس واقعہ سے واضح هوگا کہ منصفي اور اس قسم کے اکثر عهدے مسلمانوں کے واسطے مخصوص تهے — اس کي وجہ يہہ تهي کہ اُس وقت گورنمنٹ کي علمداري بيٹهي تهي — اب زمانہ بدل گيا هے — گورنمنٹ نے بهي رفتہ رفتہ اپنا انداز بدل ديا هے — بعض لوگ شکايت کرتے هيں کہ اس تغير تبدل کي وجہ سے هندوستان تباہ هوگيا - جو لوگ ايماندار هيں وہ جانتے هيں کہ در اصل هندوستان آباد هوگيا هے — فرق اسقدر هے کہ گذشتہ زمانہ ميں دولت خاص فرقوں پر محدود تهي اب تمام ملک ميں تقسيم هوگئي هے - گذشتہ زمانہ ميں غربا کو کوئي نهيں پوچهتا تها ، اس گورنمنٹ نے سب کو خواہ امير هوں يا غريب يکساں حقوق ديئے هيں - يہہ زمانہ تلوار کا نهيں هے بلکہ قلم کا هے — مسلمان ملازمت نہ ملنے کي اور افلاس کي بابت گورنمنٹ کي اور قسمت کي شکايت کرتے هيں — گورنمنٹ مثل آفتاب کے هے جو ويرانہ کواور چمن کو يکساں روشن کرتا هے ، مگر ويرانہ پر اُس کا اثر اور هوتا هے اور چمن پر اور : اپني اپني حيثيت اور حالت کے مطابق دونوں مستفيد هوتے هيں - جب مسلمان قسمت کي شکايت کرتے هيں تو خدا کي طرف سے فرشتہ اُن کے کان ميں کهتا هے کہ تم نے خود اپني يہہ حالت کردي هے - خدا اُن لوگونکي مدد فرماتا هے جو کوشش کرتےهيں — دنيا هو يا عقبي انسان کو اپني حيثيت ، حالت ، اور افعال کے مطابق سزا اور جزا ملتي هے - هم لوگ خودتو کوشش نهيں کرتے اور قسمت اور گورنمنٹ پر الزام لگاتے هيں - نيچر کسي کو معاف نهيں کرتا - يہہ ممکن نهيں هے کہ تم چوري مارو اور خون نہ نکلے - جب تک مسلمان تعليم کي طرف سے غفلت کرينگے اُن کي يہہ حالت رهيگي اور ضرور بهي نتيجہ هوگا - اس کے بعد نواب محسن الملک نے فرمايا کہ اس مجلس کو ديکهکر اُن کو خوشي بهي هوتي هے اور رنج بهي - رنج قوم کي غفلت اور لا پرواهي سے هوتا هے اور خوشي يہہ ديکهکر هوتي هے کہ معزز يوريين جنٹلمين آٹهہ دس ميل کي مسافت طے کرکے اور ضروري کام اور طرح طرح کے سير و تماشہ چهوڑ کر اس مجلس ميں شريک هوتے هيں - اس کي کيا وجہ هے ؟ صرف يہہ کہ وہ ديکهتے هيں کہ هم اپنے ليئے کوشش کرتے هيں — پس اصل چيز خود اپنے واسطے کوشش کرنا اور اپنے کو کسي چيز کے قابل بنانا هے — خدا نے انگريزوں کو هندوستان کي حکومت نهيں دي مگر محض اس وجہ سے کہ وہ اس قابل هيں اور سيلف هيلپ اور همدردي انساني کے اُصولوں سے واقف هيں *

نواب محسن‌الملک کي موثر اور دلچسپ تقرير کے بعد پروفيسر عبدالقادر صاحب نے اپنا لکچر شروع کيا - يهه لکچر محض خيالات پر مبني نهيں هي بلکه پروفيسر صاحب نے محنت شاقه کے بعد ضروري فيکٹس اور فيگرس جمع کيے هيں اور ايک نقشه طيار کيا هي جس سے بادي‌النظر ميں معلوم هوسکتا هي که ترقي کے ميدان ميں هندو کهاں هيں اور مسلمان کهاں — پروفيسر صاحب نے هندو برادران ملکي کا ذکر حاسدانه طور پر نهيں کيا ، بلکه اُن کو اپنا مفهوم سمجهانے کے واسطے اور مقابله کرنے کے واسطے يهه لازم تها که اپنے بردران ملکي کي ترقي سے اپني قوم کي ترقي بلکه اصل يهه هي که قوم کي پستي کا مقابله کريں — لکچر کا صرف ايک جزو پڑها گيا تها که پروفيسر صاحب سے فرمايش کي گئي که لکچر کو ملتوي کرکے اپنا نقشه جلسه کے روبرو پيش کريں يهه نقشه واقعي ايسا تها که محض اس کے معائنه سے قوم کي پستي کا اندازه هو سکتا هي ، گويا پروفيسر صاحب نے ايک آئينه طيار کيا تها تاکه قوم اپنا مونهه ديکهے اور اپني حالت پر تاسف کرے — اس نقشه سے نه صرف علمي پستي بلکه مختلف پيشوں مثلا انجنيري و ڈاکٹري وغيره کي کيفيت بهي ظاهر هوتي هي — هم اس باوقعت لکچر کي سمري يعني اُس کا اقتباس عليحده چهاپتے هيں *

پروفيسر صاحب کا لکچر ختم نهيں هونے پايا مگر اُن کا مطلب ضرور حاصل هوگيا، کيونکه اُس نقشه کے ديکهنے سے بکثرت حاضرين متاثر هوئے - پروفيسر صاحب کے لکچر کے بعد چودهري خوشي محمد صاحب کي نظم تهي ، مگر نواب محسن‌الملک نے يهه ديکهکر که اِسوقت لوها گرم هي ايک دوسري نهايت موثر اسپيچ کي جو باوجود خلاف پروگرام هونے اِکے اسپيکر کي فصاحت و بلاغت کي وجه سے بالکل موزوں اور مناسب موقعه معلوم هوتي تهي اور نهايت دلچسپي کے ساتهه سني گئي — حقيقت يهه هي که آج نواب صاحب بحيثيت اسپيکر هونے کے اعلى فارم (Form) ميں تهے *

نواب صاحب کي دوسري اسپيچ کا خلاصه يهه هي — که جو حالت نقشه سے ثابت هوتي هي اُس کا بار همارے علماے دين پر هي - انگريزي پڑهنا کفر بتلايا گيا — سر سيد احمد نيچري بنائے گئے اور مکه معظمه سے اُن کے واسطے فتوه کفر منگوايا گيا — مولوي صاحبان کو شکر کرنا چاهيئے که مسلمان ايسي پستي کے حالت ميں هيں ، کيونکه يهه دليل هي اس بات کي مسلمان کفر سے محفوظ رهے - مگر واضح هو که تعليم ميں پست هونے کي وجه سے مسلمان هر چيز ميں پست هيں — کيا کوئي وجه نهيں هي که گورنمنٹ کي ملازمت ميں اُن کا حصه کم نهو - صاحب ! بازار ميں جاو ! تم ديکهوگے که دوکانوں پر مختلف چيزيں رکهي هيں ، جو خريدار آتا هي هر چيز کو بغور ديکهه بهال کر خريد تا هي — على هذا گورنمنٹ بهي اعلى سے اعلى آدميوں کو اپني سروس ميں ليتي هي — اور ليگي يهه لحاظ نه کريگي که فلاں شخص کا دادا دوله تها يا جنگ تها — گو مسلمانوں کي حالت خراب هي ، تاهم ايک فرقه کم مايه لوگوں کا بالخصوص تعليم کي طرف مايل هي — مگر يهه لوگ کم استطاعت هيں - حضرات تجربه سے ثابت هي که تيس روپيه سے کم ميں کوئي طالب علم بورڈنگ ميں نهيں ره سکتا - آج کل مسلمانوں کي حالت يهه هي که تيس روپيه کي نوکري تو ملتي نهيں هي تعليم پر تيس روپيه کيونکر صرف کيا جاے — عام افلاس کي وجه سے بلا وظايف مسلمان تعليم ميں ترقي نهيں کرسکتے — چنانچه مدرسةالعلوم ميں آٹهه سو روپيه ماهوار وظايف ميں صرف کيا جاتا هي ، گو نهايت احتياط کيجاتي هي که جن طلبا کو امداد ديجاے اُن کا نام عام طور پر ظاهر نه هو (چيرز) اب يهه فرمائيے که کالج کا کام کيونکر چلتا هي - خدا آباد رکهے سلطنت نظام کو (چيرز اور آمين) آج همارا کالج جو چل رها هي تو کس کي بدولت ؟ سلطنت نظام کي بدولت - حضرات دوهزار روپيه ماهوار حيدرآباد سے آتا هي - حضور نظام کے واسطے تو دوهزار کوئي چيز نهيں هي — مگر همارے واسطے بهت کچهه هي - پس کيا عجب هي که حضور نظام کي فياضي اور مسٹر واکر صاحب کي توجه سے بجاے دو هزار کے چار هزار ماهوار مقرر هو جاے (اِس موقعه پر پرجوش چيرز اور قهقهه هوا جسميں خود مسٹر واکر بهي شريک هوئے) حضرات - يهه خوشامد نهيں هي اور نه هم کسي ذاتي نفع کي غرض سے کسي‌شخص کي سفارش کرتے هيں- هم قوم کي سفارش کرتے هيں — مسٹر واکر عرصه تک خاص دهلي ميں کمشنر رهے هيں ، اُنهوں نے ديکها هوگا که جو لوگ اُنکے پاس آتے تهے وه اکثر ذاتي اغراض‌سے آتے تهے ، مگر هم لوگ اس موقعه پر صرف قومي اغراض سے جمع هيں - جب همنے اول دهلي ميں کانفرنس کا اراده کيا تها تو لوگوں نے کها که همکو خبط هي مگر ديکهيئے همنے کوشش کي اور خدا کے فضل سے کاميابي هوئي - گذشته سالوں ميں تين چار هزار روپيه جمع هوا کرتا تها امسال ۲۰ هزار جمع هوا هي - حضرات يهه موقعه خاص موقعه هي اور هم لوگ شهنشاه ايڈورڈ هفتم کي تخت نشيني کے سلسله ميں يهاں جمع هيں - پس ميں درخواست کرتا هوں که سب لوگ کهڑے هوکر شهنشاه کي ترقي عمر و دولت و جاه و حشمت کي دعا مانگيں — يهه حصه نواب صاحب کي تقرير کا بهت موثر تها — اور تمام حاضرين يوروپين اور

هندوستانی لیڈیز اور جنٹلمین اُن کی درخواست کے موافق سروقد کھڑے ہوگئے اور جب تک نواب صاحب دست بدعا رہے جملہ حاضرین بھی ایستادہ رہے ٭

نواب صاحب کی تقریر کے بعد چودھری خوشی محمد صاحب بی اے نے اپنی نظم پڑھکر سنائی — یہہ نظم نہایت دلچسپ تھی اور پوری توجہ کے ساتھہ سنی گئی ' مگر زیادہ کہنا فضول ہی — ہمنے کبھی نہیں دیکھا نہ سنا کہ خوشی محمد صاحب نے کوئی نظم لکھی ہو اور وہ دلچسپ نہ ہو - چودھری صاحب کی نظم کے بعد صبح کا جلسہ برخاست ہوا ٭

۳ بجے سہ پہر کو کانفرنس کا جلسہ بصدارت مسٹر علی امام شروع ہوا — مولوی بہادر علی صاحب نے مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کیا ٭

(الف) بلحاظ اس امر کے کہ اکثر رزولیوشن جو کانفرنس سے منظور ہوتے ہیں اُس پر عملدرآمد کافی طور پر نہیں ہوتا اس امر کی سخت ضرورت ہی کہ کل ایسے رزولیوشن جن میں عملی کارروائی کرنے کی ضرورت ہو کسی ایک سکشن کے سپرد کیئے جاویں اور اِس وقت جو مفصلہ ذیل سکشن مقرر ہیں یعنی —

۱ — سکشن تعلیم نسوان ۲ — سکشن تعلیمی مردم شماری — ۳ — سکشن مدارس ٭

ان میں سکشن ہاے مفصلہ ذیل اور اضافہ کیئے جاویں یعنی — سکشن سوشل ریفارم - لٹریری سکشن - سکشن اُمور متفرقات ٭

(ب) سکشن ہاے مذکورہ بالا کے سکرٹریوں کا فرض ہوگا کہ جو اُمور اُن کے سکشن سے متعلق ہیں اُن کی بابت سال بھر تک عملی کارروائی کرتے رہیں اور وقتاً فوقتاً ایسی کارروائی کو اخبارات میں شایع کرتے رہیں — اور اخیر سال پر آنریری سکرٹری کانفرنس کے پاس رپورٹ بھیجا کریں ٭

(ج) واسطے اخراجات سنہ ۱۹۰۳ ع کے کانفرنس کی مد سے مبلغ ایک ہزار روپیہ منظور کیا جاے تاکہ ہر سکشن کا سکرٹری حسب ضرورت تنخواہ محرر و سایر خرچ وغیرہ میں صرف کرسکے ٭

(د) اصحاب مفصلہ ذیل سنہ ۱۹۰۳ ع کے لیئے سکرٹری مقرر کیئے جائیں - اور آیندہ ہر سال ہر ایک سکشن کے ممبر اپنا اپنا سکرٹری کثرت راے سے منتخب کیا کریں ٭

(۱) محمد عبداللہ صاحب بی اے — ایل ایل بی
سکرٹری سکشن تعلیم نسوان

(۲) مولوی بشیرالدین صاحب ایڈیٹر البشیر
سکرٹری سکشن تعلیمی مردم شماری

(۳) مولوی بہادر علی صاحب ایم اے — ایل ایل بی
سکرٹری سکشن مدارس

(۴) خواجہ غلام الثقلین صاحب بی اے — ایل ایل بی
سکرٹری سکشن سوشل ریفارم

(۵) ... ... سکرٹری لٹریری سکشن

(۶) آنریری سکرٹری کانفرنس سکرٹری سکشن اُمور متفرقات

(۷) ہر سکشن کا سکرٹری ایک ماہ کے اندر اپنے سکشن کے متعلق ضروری قواعد تیار کرے اور بعد منظوری سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کے اُن پر عملدرآمد کرے ٭

مولوی بہادر علی صاحب نے اس رزولیوشن کو ایک نہایت کارآمد اور پریکٹیکل اسپیچ کے ساتھہ پیش کیا ' اور دکھلایا کہ متعدد نہایت مفید رزولیوشن وقتاً فوقتاً پیش کیئے گئے ' مگر چونکہ کوئی انتظام معقول نہیں ہی لہذا اُن پر عمل نہیں ہوا ٭

اس رزولیوشن کی تائید مولوی غلام الثقلین صاحب نے باضابطہ کی - اُن کے بعد مولوی عبدالحق صاحب نے ایک موثر اسپیچ رزولیوشن کی موافقت میں کی — بعد مولوی عبدالحق صاحب کے مولوی بشیرالدین پلیٹ فارم پر آئے اور کہا کہ " میں اس رزولیوشن کی مخالفت کرتا ہوں - سب سے اول مجھکو یہہ بتلایا جاے کہ مجھکو جو ایک سکشن کا سکرٹری کیا گیا ہی اگر میں کچھہ کام نہ کروں تو کیا سزا دیجائیگی ؟ نواب محسن الملک - " تمکو یہہ کہا جائیگا کہ بڑے مسلمان ہو " (قہقہہ) اس کے بعد مولوی بشیرالدین نے کہا کہ کام کرنے کا یہہ نتیجہ ہی کہ بعض اشخاص دہلی میں مجھکو (یعنی اسپیکر کو) اور نواب محسن الملک کو سخت سست کہہ رہے ہیں اور دشنام دے رہے ہیں — نواب محسن الملک - " یہہ تو ہماری غذا ہی " (قہقہہ) اس قدر تقریر کرنے کے بعد اسپیکر نے لوکل کمیٹی پر اعتراض کرنا شروع کیا اور کہا کہ ہمکو بتلایا جاے کہ لوکل کمیٹی کے ممبر کون کون تھے اور کس نے کیا کام کیا - صاحب پریزیڈنٹ نے اسپیکر کو روکا اور فرمایا کہ اس معاملہ کو مضمون زیر بحث سے کچھہ تعلق نہیں ہی - صاحب پریزیڈنٹ کے حکم کی تعمیل کی گئی اور مولوی بشیرالدین

اپني جگهه پر واپس گئے - بظاهر اس اسپيکر کا صرف يهه مطلب تها که بعض معاملات کو جنکي بابت کانفرنس ميں بگو بشنو هو رهي هی پبلک کے سامنے لائيں - نواب محسن‌الملک نے اس موقعه پر پهر مداخلت کرنا مناسب اور ضروري متصور کيا اور فرمايا که همارے باپ دادا قوم کي خدمت ميں هر قسم کي تکاليف برداشت کرتے تهے حتی که جان تک ديتے تهے - يهه تکاليف جو محض اتفاقي هيں اُن تکاليف کے مقابله ميں کيا هيں — (چيرز) جو کچهه مشکلات پيش آئيں وه کسي نے دانسته پيش نهيں کيں ، بلکه باوجود کوشش پيش آئيں هيں — (چيرز) •

مولوي جعفر حسين صاحب نے بهي اس رزوليوشن کي موافقت ميں موثر تقرير کي اور کها که نواب محسن‌الملک کي تمام عمر خدمت قوم ميں صرف هوگئي ، اب ضعيفي کا عالم هی تاهم وه سخت محنت کرتے هيں — مگر يهه مناسب نهيں هی که اُن پر تمام عملي کار روائيوں کا بار ڈال ديا جاے — هر سکشن کا سکرٹري علحده هونا چاهيئے — جب لوگوں کو معلوم هوجائيگا که کس مضمون کا کس شخص سے تعلق هی تو وه خود بخود اُس کي طرف رجوع کرينگے اور کام به آساني هوگا - اسپيکر نے يهه بهي کها که جب سے روپي فنڈ کا کام اُس نے اپنے هاتهه ميں ليا هی اور اعلان کيا هی توقع سے زياده امداد ملتي هی - اس موقعه پر نواب محسن‌الملک پهر کهڑے هوئے اور مولوي جعفر حسين صاحب کي قومي خدمات کا ذکر کيا — سب سے آخر ميں مسٹر شيخ عبدالله (عليگڈه) نے رزوليوشن کي موافقت ميں تقرير کي - اور بالاخر يهه رزوليوشن به اتفاق راے پاس هوا — قريب خاتمه کے صاحب پريزيڈنٹ نے ايک چٹهي انگريزي پڑهکر سنائي جو مسٹر واکر صاحب فنانس منسٹر حيدرآباد نے صبح کے جلسه کے بعد اپني قيام گاه پر جاکر لکهي تهي اور اُسي وقت موصول هوئي تهي — اس چٹهي ميں صاحب موصوف نے مقاصد کانفرنس سے همدردي ظاهر فرمانے کے بعد لکها تها که بحيثيت اهلکار ايک اسلامي رياست کے کم از کم جو کچهه وه کرسکتے هيں وه يهه هی که ايک رقم تعدادي ايک صد روپيه کانفرنس کو نذر کريں — چنانچه ايک چک تعدادي ايک صد روپيه بهيجا جاتا هی — اس واقعه پر اظهار مسرت کيا گيا اور مسٹر غلام‌الثقلين کي تحريک پر باضابطه ووٹ شکريه بحق مسٹر واکر پاس هوکر قريب ٥ بجے شام کے جلسه برخاست هوا •

علاوه اس کے ايک ڈونيشن پانچ هزار روپيه کا رنگون کے ايک رئيس نے عطا کيا هی اس کي تفصيل آينده چهاپي جائيگي •

Printed and published by Mahomed Mumtaz-uddin at the Institute Press, Aligarh.

عليگڈه انسٹيٹيوٹ پريس ميں باهتمام محمد ممتازالدين چهپا اور مشتهر هوا

REGISTERED No A. 176.

EXTRA

نمبر (۴) Aligarh Institute Gazette, No. (4.)

Dated Tuesday, the 6th January, 1903.

اِکسٹرا عليگڈه اِنسٹيٹيوٹ گزٹ

مطبوعۂ ۶ جنوري سنه ۱۹۰۳ ع روز سه شنبه

جشن تاج پوشي

ہمارا ريپريزينٹيٹو دهلي سے لکھتا هی —
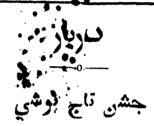
مجهکو آپ سے بہت ندامت هی که جس قدر جلد دربار کي بابت ريپورٹ بهيجنا چاهيئے تها نه بهيج سکا — دربار کي بابت تحرير کرنے کے دو مختلف طريقه هوسکتے هيں ' يعني اُن خيالات کو ظاهر کيا جاے جو ايسے موقعه پر قدرتي طور سے انسان کے دل ميں پيدا هوتے هيں اور نه پيدا هوں تو تعجب هی ' يا خيالات سے قطع نظر کرکے محض واقعات پر جو پيش نظر آئيں اکتفا کيا جاے — گو راقم کے خيالات محض بے وقعت اور معمولي هيں ' مگر تاهم اُن کے اظهار کے واسطے بهي فرصت اور اطمينان درکار هونگے جو تا واپسي عليگڈه ميسر نهيں هوسکتے — واقعات بهي ايسے تهے که اُن کا پورا اظهار سردست ممکن نهيں هی — مختصر طور سے تحرير کيا جاتا هی که اُس موقعه پر ايمفيتهيٹر ميں باره هزار درباريوں سے کم نه تهے — منجمله ان کے جن پر خاص نظر پڑتي تهي وه واليان ملک تهے اور يهه بهي اس قدر کثرت سے شريک تهے که اُن کي فهرست دينا ممکن نهيں هی ●

چونکه يوم دربار عيد کا دن تها لهذا اوقات معينه ميں نصف گهنٹه کا اضافه کرکے اس قدر مهلت خاص طور پر درباريوں کو دي گئي تهي — چنانچه بجاے ساڑهے ۱۰ کے ۱۱ بجے تک درباري اپني جگهه پر بيٹهه سکتے تهے سب سے پہلے جس چيز کي طرف خاص توجه هوئي وه غدر کے کارگذاروں کي مختصر جماعت تهي — اس ميں صرف وه لوگ تهے جو باغيوں سے لڑے تهے — گو سپاهي بهي مدعو کيئے گئے تهے ' مگر افسوس هی که عين وقت پر اُن کو شرکت سے محروم کرديا گيا — اس گروه کي خاص توقير کي گئي اور حاضرين دربار نے بهي اُن کو ديکهکر نعره هاے خوشي بلند کيئے — ان ميں يورپين اور هندوستاني دونوں تهے — بعض اسقدر ضعيف تهے که يورپين سپاهيوں نے هاتهه ميں هاتهه ديکر اُن کو اپني جگهه تک پهونچايا — جس قوم کے واسطے ان لوگوں نے اپني جان کو خطره ميں ڈالا تها اور وه بهي ايک نازک وقت پر ' اُس قوم کے افراد کے دلوں کي کيفيت کا کسي هندوستاني کو اندازه بمشکل هوسکتا هی — مگر چونکه خيرخواهي کا رشته هر دو اقوام ميں قايم هی ' لهذا هندوستاني حاضرين نے بهي اس گروه کو عظمت اور دلچسپي کي نظر سے ديکها — بعد ان کے صرف دو سوارياں ايسي تهيں جنکي طرف خيرخواهي اور دلچسپي سے نظريں اُٹهيں — يعني هز رائل هائينس ڈيوک آف کناٹ اور ڈچس صاحبه — اور اُن کے بعد اُس مدبر کي سواري جو مرکز ان تمام چيزوں کا هی يعني هز اکسلنسي ويسراے اور ليڈي کرزن ●

قبل اس کے که حضور ويسراے رونق افروز هوں مجهکو موقعه اور پوري آزادي تهي که اُس وسيع نشست گاه کے جسکو ايمفيتهيٹر کها جاتا هی هر حصه پر گهوم پهرکر نظر ڈال سکوں — ميں نے علاوه اس ملک کے برهما ' آسام ' جاپان کے ريپريزينٹيٹو اشخاص کو بهي ديکها — اکثر واليان ملک نے لباس کے معامله ميں سادگي کو ملحوظ رکها تها — تاهم جسقدر زر و جواهر اس ايک موقعه پر اُس وقت مجتمع تها — وه اس بات کے اظهار کے ليئے کافي تها که باوجود قحط ساليوں اور اُس افلاس کے جس کا ذکر گاهے گاهے سنا جاتا هی ' هندوستان واقعي ايک نهايت آبدار هيرا تاج برطانيه کا هی — يهه بهي صاف عياں تها که جس قوم کو اس جگمگاتے هوئے هيرے کي حفاظت سپرد هی وه اپنا فرض منصبي ادا کرنے کي پوري قابليت رکهتي هی ●

ایک رسم جو اس موقعہ پر ادا کي گئي هر لحاظ سے خاص قابل ذکر هی - بعد اختتام اسپيچ هر ایک والي ملک حسب قرار داد سابق فردا فردا اپني جگهه سے اُٹهکر اُس خاص موقعه پر آیا جهاں هز اکسلنسي ویسراے اور ڈیوک رونق افروز تهے' اور اپنے اپنے خیال کے موافق اور مناسب الفاظ میں اول ویسراے کو پهر شاهزاده کو مبارکباد دي - اس رسم کي بابت طرح طرح کي افواهیں سني گئي تهیں جو محض بے بنیاد ثابت هوئیں - راقم نے اس رسم کو عرصه تک قریب سے اور غور سے دیکها - راقم کو جو خیال هوا وه یهه تها ' خواه مساوات سمجهو ' یا نه سمجهو ' لیکن حد درجه کے اخلاق کا اظهار منجانب ویسراے اور شاهزاده ظهور میں آرها تها *

اس مختصر اور محض نا مکمل کیفیت کے بعد میں هز اکسلنسي کي اسپيچ کا ترجمه پیش کرتا هوں — یهه ترجمه بحکم گورنمنت طبع هوا هی اور درباریوں کو اس کي کاپیاں تقسیم هوئي تهیں *

اسپيچ هز اکسلنسي ویسراے

—— : ** : ——

اب سے چهه مهینے پیشتر اعلی حضرت ملک ایڈورڈ هفتم ملک معظم انگلستان و قیصر هند کو شاهان انگلشیه کا تاج و عصا عطا کیا گیا تها - سلطنت هند کے صرف معدودے چند رئیسوں کو اُس تقریب میں شریک هونے کا فخر حاصل هوا — آج کے دن حضور ملک معظم نے اپني عنایات خسروانه سے اپني تمام رعایاے هند کو اُسي قسم کي خوشیوں میں شریک هونے کا موقع دیا هی - اور یهاں اور تمام مقامات هندوستان میں - اس مبارک جشن کے موقع پر خواه راجگان و نوابان و رئیسان و سرداران هند جو حضور ممدوح کے تخت کے ستون هیں ' خواه یوروپین اور هندوستاني حکام ' جو حضور عالي کي سلطنت کا انتظام بحسن و خوبي تمام و جانفشاني مالا کلام بجالاتے هیں ' خواه انگریزي اور هندوستاني افواج ' جو اِس قدر نمایاں بهادري کے ساتهه حضور عالي کي حدود ممالک کي حفاظت و نگهباني کرتے اور حضور ممدوح کي طرف سے میدان جنگ میں جان فدا کرتي هیں ' خواه هندوستان کي تمام اقوام کے وفادار باشندوں کي ایک جماعت بے شمار ' جو باوجود هزاروں قسم کے اختلافات' حالات و خیالات و عادات کے بطیب خاطر سلطنت عظمی کي اطاعت میں متحد و متفق هیں ' سب کے سب یکجا مجتمع هیں — اپني تاجپوشي کي تقریب کو اِس طور پر هندوستان میں انجام دینے کي غرض خاص سے حضور ملک معظم نے مجهے بحیثیت نائب السلطنة هونے کے اِس دربار عالیشان کے انعقاد کا حکم دیا هی ' اور خاصکر اِس جشن کي عظمت و وقعت کے اظهار کي غرض سے اعلی حضرت نے اپنے برادر حقیقي شاهزاده والا تبار عالیجناب ڈیوک آف کانات کو اِس تقریب میں شریک هونے کا ارشاد فرماکر هم لوگوں کي عزت افزائي فرمائي هی *

اب سے پچیس برس پیشتر ' اِسي مهینے کے اِسي دن میں اِسي قدیم شهر میں' جو یادگار شاهان نام آور و کارهاے قابل الذکر هی ' اور عین اسي مقام پر حضور ملکه معظمه وکٹوریا اول قیصره هند کے خطاب کے ساتهه مشتهر کي گئي تهیں - یهه کام حضور ممدوحه کي اُنکي هندوستاني رعایا کے ساتهه بے انتها همدردي کي دلیل میں ' اور اُن کے ممالک متصرفه هند کي دولت برطانیه کے زیر اطاعت و انقیاد متفق هونے کے ثبوت میں کیا گیا تها — اُس سے ربع صدي (یعني پچیس برس) بعد آج کے روز اُس سلطنت وسیع کے اتحاد میں کچهه کمي نهیں بلکه زیادتي هوگئي هی - وه بادشاه جسکي اطاعت کے اظهار کے واسطے هم لوگ مجتمع هوئے هیں اپني رعایاے هند کے درمیان کچهه کم هر دلعزیز نهیں هیں ' کیونکه اُنهوں نے اُس کي شکل اپني آنکهوں دیکهي اور اُسي کي آواز اپنے کانوں سني هی — وه اپني نوبت پر ایک ایسے تخت کا مالک هوا هی جو دنیا میں نه صرف سب سے زیاده نامي و گرامي هی ' بلکه سب سے زیاده محکم و پایدار بهي هی ' اور وه نکته چین جنهیں اس بات کي تصدیق سے انکار هو که سلطنت هند کا قبضه اور حضور ملک معظم کي رعایاے هند کا وفادارانه تعلق اور خدمت اُس تخت کے استحکام کے لیئے ادنی بنیادوں میں سے نهیں هی ' غلط خبریں سنے هوئے هونگے - بلکه میري دانست میں یهه باتیں اُس کے استحکام کي شروط لازمي میں سے هیں ' جس طرح هندوستان اپنے ذاتي اور موروثي فخر سے معمور هی ' اُسي طرح اُس وفاداري و نمکحلالي کي روشني سے منور هی ' جس کي از سرنو جانب غرب سے افزایش کي گئي هی ' اپنے اولوالعزم طالبوں کي بڑي جماعت میں سے جو قرنا بعد قرن اِس کي طلب و تلاش میں آتے گئے ' اس نے صرف اُسي سے اپني رضامندي ظاهر کي جس نے اُس کے نزدیک اپنا اعتبار بهي پیدا کیا *

دنیا کے کسي دوسرے حصے میں ممکن نهیں هی که ایک ایسا منظر جس کا هم آج یهاں مشاهده کر رهے هیں دیکهنے میں آئے - میں اس بڑے اور باوقعت مجمع کا ذکر نهیں کرتا ' هر چند که اُس کے لا ثاني هونے کا مجهے یقین هی — میں اُس حقیقت کي طرف جس کا یهه مجمع گویا مجاز هی ' اور اُن لوگوں کي طرف جن کي کیفیات قلبي کا یهه مجمع اظهار کرتا هی ' اشاره کرتا هوں — مختلف ریاستوں کے سو سے زیاده والي جن کي مجموعه آبادي چهه کروڑ آدمیوں کي هی ' اور جن کے ممالک ۵۵ درجه طول تک پهیلے هوئے هیں ' اپنے مشترک حکمراں کي اطاعت کا اظهار کرنے کے

لیئے یہاں آئے ہیں - ہم اُن کے اس جوش وفاداري کي نہایت قدر کرتے ہیں جو اُنہیں اِس اِس قدر فاصلوں سے دھلي تک کھینچ لایا ہی ' اور جس کے لیئے اکثر کو بہت کچھہ تکلیف اور اخراجات بھي برداشت کرنا پڑا ہی ' اور ابھي تھوڑي دیر میں مجھے اُن کي خاص زبانوں سے حضور ملک معظم تک اُن کي طرف سے مبارکباد پھونچانے کا پیغام سننے کي عزت حاصل ہوگي - وہ عہدہ دار اور سپاھي جو یہاں موجود ہیں ہندوستان کے قریب قریب ۲۳۰۰۰۰ جوانوں میں سے منتخب کرکے بلائے گئے ہیں ' اور اُنہیں خاصکر اِس بات پر فخر ہی کہ وہ حضور ملک معظم کي سپاہ ہیں - سر برآوردگان جماعت ہاے ہند ' عہدہ دار اور غیر عہدہ دار ' جو یہاں موجود ہیں ' ۲۳ کروڑ سے زیادہ آدمیوں کي جماعت کي وکالت کرنے والے ہیں - اِس لیئے حقیقت میں اِس بات کا دعوی کیا جا سکتا ہی کہ اِس تماشا گاہ میں روحاني طور پر ' بلکہ حکمرانوں اور نائبوں کے اعتبار سے جسماني طور پر بھي تمام انساني آبادي کا قریب قریب ایک خمس یہاں موجود ہی — سب کے سب میں ایک ھي جوش دل کي روح پھونکي گئي ہی ' اور سب کے سب ایک ھي تخت کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں اگر کوئي سوال کرے کہ یہہ کیونکر ممکن ہی کہ ایک ھي دلي جوش نے اِن کثیرالتعداد اور منتشر جماعتوں کو ایک جگہہ کھینچ بلایا اور اُنہیں متحد کردیا ہی ' تو جواب اُس کا یہہ ہی کہ بادشاہ کے ساتھہ وفاداري ' اور اُس کے عدل اور کریمانہ حکومت پر اعتماد ' دونوں مترادف الفاظ ہیں — یہہ نہ صرف ایک دلي جوش کا اظہار ہی ' بلکہ ایک تجربے کي گویا لوح منقش اور ایک اعتقاد کا اقرار ہی — اس لیئے کہ اِن کروڑوں آدمیوں میں سے اکثر کو حضور ملک معظم کي گورنمنٹ نے باہر کے حملہ اور اندر کي بد عملي سے آزادي بخشي ہی - بعضوں کو اُن کے حقوق و اختیارات کي حفاظت کي کفالت عطا کي ہی ' بعضوں کے لیئے با عزت مشغولیوں کي راہیں فراخ و کشادہ کردي ہیں ' عامہ خلایق کے حال پر مصیبت کے وقت نظر توجہ مبذول کرتي ہی ' اور سب کے ساتھہ عادلانہ انصاف برتنے ' اُنہیں ظلم و ستم سے نجات دینے ' اور تربیت و تعلیم اور امن و امان کے فیوضات عطا کرنے کے لیئے کوشش کرتي ہی — ایک ایسے ملک پر فتح حاصل کرنا ایک بڑي کامیابي ہی — عادلانہ اور منصفانہ برتاو سے اُس ملک پر قبضہ قایم رکھنا اُس سے بھي بڑھکر کامیابي ہی - عاقلانہ تدابیرملکي سے اُس کے اجزاے منتشرہ کو ایک مجموعہ مستحکم بناکر برقرار رکھنا سب سے بڑي دلیل فیروزي ہوگي بلکہ ہی ●

اِس تاج پوشي کے دربار کے انعقاد کے بھي اغراض و مقاصد ہیں — اب میرا یہہ فرض ہی کہ حضور ملک معظم کے اُس شفقت آموز فرمان کو — جو حضور ممدوح نے اپني رعایاے ہند تک پھونچانے کي جانے فرمایش کي ہی ' آپ لوگوں کے سامنے پڑھکر سناؤں ●

حضور ملک معظم و قیصر ہند کا پیغام مبارک فرجام

مجھے نہایت خوشي ہی کہ اس پر شوکت موقعہ پر جب کہ میري ہندوستاني رعایا میري تاج پوشي کي خوشیاں کر رہي ہی ' میں اُنہیں خوشنودي و مبارک بادي کا پیغام بھیجتا ہوں — اُس تقریب میں جو لندن میں انجام پائي ' صرف معدودے چند والیان ریاست و وکلاے ہند شریک ہوسکے - اسلیئے میں نے اپنے نائب السلطنت و گورنر جنرل بہادر کو ہدایت کي کہ وہ دھلي میں ایک بڑا دربار منعقد کریں — تاکہ تمام والیان ریاست و باشندگان ہند اور سرکاري حکام اس مبارک موقع پر خوشیاں منا سکیں - جب میں سنہ ۱۸۷۵ع میں ہندوستان کي سیر کو گیا تھا ' تب سے اُس ملک اور اُس کے باشندوں کي محبت میرے دل نشین ہوگئي ہی ' اور میرے خاندان اور تخت کي اُن میں جو دلي اور وفادارنہ ہوا خواہي ہی اُس سے میں پوري طرح باخبر ہوں - گذشتہ چند برسوں میں اُن کي محبت و وفاداري کي بہت سي دلیلیں ظہور میں آ چکي ہیں ' اور میري سلطنت وسیع کے محاربات و فتوحات میں میري ہندوستاني افواج نے نمایاں خدمتیں کي ہیں ●

مجھے اُمید قوي ہی کہ میرے فرزند دل بند پرنس آف ویلز بہمراھي پرنسس آف ویلز صاحبہ عنقریب اس ملک ہندوستان سے شخصي طور پر واقفیت حاصل کرسکینگے ' جسکي نسبت ہمیشہ سے میري یہہ خواھش رہي ہی کہ وہ دیکھتے ' اور وہ خود بھي اس کي سیر کے اُسي درجہ مشتاق ہیں - اگر ممکن ہوتا تو میں اس مہتم بالشان موقع پر بخوشي خود بہ نفسِ نفیس ہندوستان آتا - بہرکیف میں نے اپنے برادر عزیز ڈیوک آف کناٹ بہادر کو جو ہندوستان میں بہت کچھہ شہرت حاصل کرچکے ہیں بھیجا ہی - تاکہ اُس جشن میں جو میري تاج پوشي کي خوشیاں منانے کے لیئے انجام دیا جاے ' میرے خاندان کي طرف سے کوئي شخص موجود رہے ●

جب سے میں اپني والدہ مکرمہ عالي جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا مرحومہ اول قیصرہ ہند کے تخت کا مالک ہوا ہوں ' میري یہي خواھش رہي ہی کہ رحیمانہ اور منصفانہ انتظام سلطنت کے وہ اصول جنہوں نے ایک تعجب خیز طور پر رعایاے ہند کے دلوں میں جناب ممدوحہ کي عظمت و محبت پیدا کردي تھي ' بے کم و کاست برقرار رہیں - تمام باشندگان ہند کو ' خواہ وہ رئیس معاون ہوں

یا رعیت مطیع، میں پھر از سر نو یقین دلاتا ہوں کہ میں اُن کی آزادیوں کا خیال رکھونگا، اُن کے مدارج اور حقوق کا لحاظ کرونگا، اُن کی ترقی مد نظر رکھونگا، اور اُن کی فلاح و بہبودی میں کوشاں رہونگا - اور میری حکومت کے بھی اعلی اغراض و مقاصد ہیں، اور یہی مقاصد، انشاء اللہ تعالی، میری ہندوستان کی سلطنت وسیع کی روز افزوں مرفہ الحالی اور اُس کے باشندوں کی مزید شادمانی و کامرانی کا باعث ہونگے *

حضرات والیان ریاست و باشندگان ہند! یہہ اُس شاہنشاہ عالیجاہ کے الفاظ ہیں جس کی تاجپوشی کی خوشیاں منانے کے لیئے ہم لوگ جمع ہوئے ہیں - یہہ اُن افسروں کے دلوں میں جو اُس کی خدمت بجا لاتے ہیں، تحریک پیدا کرتے اور اُن کے لیئے آواز غیب کا کام دیتے ہیں، اور عامۂ رعایا کے روبرو اولوالعزمی اور شفقت خسروانہ کی مثال پیش کرتے ہیں، ہم میں سے اُن لوگوں کے دلوں میں جو میری اور میرے ہم منصبوں کی طرح حضور ملک معظم کی سلطنت کے مدار سیاست ہیں، ایسی نیت پیدا کرتے ہیں جس کو ہماری حرکات و سکنات کا راہنما اور ہماری سیاست ملکی کا دستورالعمل ہونا چاہیئے — ایسا زمانہ کبھی نہیں گذرا کہ ہمیں اِس بات کی زیادہ خواہش ہوئی ہو کہ فیضی اور نرم دلی کو اُس سیاست ملکی کے اوصاف ضروریہ میں سے ہونا چاہیئے — جنہوں نے زیادہ تکلیفیں سہی ہیں وہی عنایت و کرم کے بھی زیادہ مستحق ہیں - جنہوں نے پوری طرح سے خدمت گذاری کی ہی وہی انعام وصلہ کے بھی پوری طرح سے سزاوار ہیں - اِس سلطنت وسیع کی پیچھلی لڑائیوں میں والیان ریاستہاے ہند نے اپنی سپاہ اور اپنی تلواریں ہماری تائید و تقویت کے لیئے پیش کی ہیں - اور دوسری مشکلوں میں بھی، مثلاً جو خشک سالی و قحط کے مقابلے میں اُٹھانی پڑیں، اُنہوں نے اپنی کارروائیوں میں اُسی قسم کی شجاعت و عالی ہمتی کو ملحوظ خاطر رکھا ہی - جو آرام اور سہولتیں اُنہیں اس وقت حاصل ہیں اُن میں اضافہ کرنا مشکل ہی، اور اُس سلامتی میں جس کے استحکام میں کوئی کلام نہیں ہوسکتا، زیادتی کرنی ایک غیر ممکن امر ہی — بااینہمہ ہم اس بات کے بیان کرنے سے خوش ہیں کہ گذشتہ قحط کے متعلق گورنمنٹ ہند نے جو جو قرضے دیسی ریاستوں کو دیئے ہیں یا اُن کی ذمہ داری کی ہی، سرکار دولتمدار تین برس کی میعاد تک اُن کا سود لینے سے باز رہیگی - اور ہم اُمید کرتے ہیں کہ وہ ریاستیں جن پر یہہ عنایت کی جاتی ہی، اُس سے بخوشی تمام اِستفادہ کرینگی - اس بڑے ملک میں اور بھی زیادہ کثیرالتعداد جماعتیں ہیں، جن کے حق میں امداد کو وسعت دینے سے ہمیں خوشی حاصل ہوگی — اور ہمیں اُمید ہی کہ عنقریب ہم اُنکی عافیت اور بہبودی میں کچھہ اضافے کا اعلان کرسکینگے — سال حسابی کے درمیان اِرادوں کا اظہار قرین مصلحت اور حسابوں کے نقشوں کا تیار کرنا آسان نہیں ہوتا — بہر کیف اگر موجودہ صورت حال قایم رہی، اور اگر ہمیں ہندوستان کی مالی حالت کی ترقی کا زمانہ ہاتھہ آیا، جس کے ہاتھہ آنے کی ہمیں بہمہ وجوہ اُمید ہی، تو میں اُمید قوی رکھتا ہوں کہ حضور ملک معظم کے عہد حکومت کے سالہاے اولین گذرنے نہ پائینگے کہ گورنمنٹ ہند کچھہ مالی امداد کے ذریعے سے اُن کے ساتھہ اپنی ہمدردی اور توجہ کا اظہار کرسکیگی - اُن کا وفادارانہ صبر سالہاے تکلیف و عسرت میں اِس قدر نمایاں ہوا ہی کہ میں نہایت ہی خوشی کے ساتھہ اُس امداد کو پیش نظر رکھتا ہوں - اب میں عنایت اور مہربانی کی اُن دوسری کارروائیوں کا ذکر کرنا جنھیں ہم نے موجودہ تقریب کے ساتھہ وابستہ کیا ہی، ضروری نہیں سمجھتا - اِس لیئے کہ وہ باتیں اور جگہہ مندرج ہیں — لیکن مجھے عہدہ داران فوج کے حق میں اِس امر کے اعلان کا اختیار مفوض ہوا ہی کہ آیندہ سے "انڈین اسٹاف کور" کا لقب منسوخ ہوجائیگا - اور کہ وہ حضور ملک معظم کی افواج متعددہ ہند کے ایک ہی طبقے میں شمار کیئے جائینگے *

حضرات والیان ریاست و باشندگان ہند! اگر ہم ایک لحظے کے لیئے زمانہ مستقبل کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھیں — تو بلا شبہہ اس ملک کے واسطے ایک بہت بڑی ترقی کے آثار ظاہر ہونگے - ہندوستان کے متعلق کوئی مسئلہ ایسا نہیں، خواہ وہ آبادی، تعلیم، اسباب روزگار، یا معیشت کے خصوص میں ہو، جس کا حل تدبیر ملکی کی طاقت سے باہر ہو — اُن میں سے بہتیروں کا حل اِن دنوں ہماری نگاہوں کے سامنے کیا جا رہا ہی - اگر برطانیہ عظمی اور ہندوستان دونوں کی مجموعہ قوت سے ہماری سرحدوں پر امن و امان برقرار رہے - اگر اُن کے درمیان، رئیسوں اور رعایا کے درمیان، فرنگیوں اور ہندوستانیوں کے درمیان، اور حاکم و محکوم کے درمیان رشتہ یگانگی و اتحاد مضبوط و محکم رہے، اور اگر فصل و موسم بھی اپنی فیاضیوں میں کوتاہی نہ کریں، تو ترقی کی تیز رفتار کو کوئی چیز نہیں روک سکتی — اگر خداوند تعالی نے چاہا ہی تو ہندوستان آیندہ زمانے میں وہ ہندوستان نہوگا جس کی زر خیزی رو بہ تنزل ہو، جس کی آیندہ اُمیدیں مفقود ہوں، یا جس میں بجا شکایت یا ناراضی کی بو پائی جاے — بلکہ یہہ وہ ہندوستان ہوگا جس میں جد و جہد کو وسعت ہوگی، قابلیتیں عالم خواب سے بیداری کی حالت میں ہونگی، بہبودی و مرفہ الحالی رو بہ ترقی ہوگی، اور آسایش و دولت زیادہ تر پھیل جائیگی — مجھے اپنے ملک کی ایمانداری اور خلوص

نیت پر اعتماد کلی هی ، اور اِس ملک هند کی نا محدود قابلیتوں پر بهروسا رکهتا هوں — لیکن اُن آیندہ صورتوں کے ظهور میں آنے کے واسطے ایک شرط لازم هی — یعنی کہ دولت عظمی کے اختیار و تسلط میں کسی کو اعتراض کا موقع نہ ملے ، اور یهہ صورت حال سواے دولت فخیمہ برطانیہ کے اور کسی کی سرداری میں پایدار و برقرار نہیں رہ سکتی *

اب میں اِن بیانات کو ختم کرنا چاهتا هوں — میری دلی خواهش هی کہ باشندگان هند اس بڑے اجتماع کو مدتوں یاد رکهینگے ، کہ اسی کے ذریعہ سے ایک نہایت پر شوکت موقع پر اُنهیں اپنے شاهنشاہ عالی جاہ کے خصائل ذاتی کو دریافت کرنے اور اُن کے نیک خیالات کے سننے کی عزت حاصل هوئی — میں اُمید کرتا هوں کہ اِس کی یاد خوشی اور مسرت کا باعث هوگی ، اور ملک معظم ایدوارڈ هفتم کا عهد حکومت جو ایسے سعید و مبارک طور پر شروع هوا هی ، هندوستان کے صفحات تاریخ اور اُس کے باشندوں کے صفحات دل پر تا ابد باقی اور منقش رهیگا — هم دعا کرتے هیں کہ اُس قادر مطلق مالک ارض و سما کے فضل و کرم سے شاهنشاہ ممدوح کی سلطنت اور حکومت سالها سال قایم رهے — آپ کی رعایا کو روز افزوں بهبودی اور ترقی خیالات هو — آپ کے عهدہ داروں کے نظم و نسق ملکی پر عقلمندی اور نیکی کی مهر ثبت رهے — اور آپ کی سلطنت کی سلامتی اور برکتیں تا ابد قایم رهیں — حضور ملک معظم و قیصر هند کی عمر دراز هو ! ' *

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس دهلی

همارا خاص رپورٹر دهلی سے لکهتا هی :-

اجلاس سویم تک مفصل کیفیت قبل ازیں آپ کی خدمت میں روانہ کی گئی هی — اجلاس چهارم میں سب سے اول جناب مولانا الطاف حسین صاحب حالی کی نظم اور بعد ازاں جناب مولانا نزیر احمد صاحب کا لکچر تها — جناب مولوی صاحب کا لکچر طبع هو گیا هی اور جس وقت وہ اندر هال میں لکچر دے رهے تهے تو مطبوعہ کاپیاں باهر فروخت هو رهی تهیں — بهرکیف اِس لکچر کا خلاصہ تحریر کرنے سے میں معذور هوں — مولانا حالی کی نظم البتہ پیش کرتا هوں — کاش اُس جوش خروش کا اظهار کرنا بهی میری قدرت میں هوتا جو اِس نظم کے خود مولانا کی زبان مبارک سے سننے کی حالت میں سامعین کے دلوں میں موجزن تها — مولانا کے اپنی جگهہ پر تشریف رکهنے کے بعد اور نیز اُس سے قبل یهہ جوش عملی طور پر ظاهر هوا — اور اس نظم کے آخر میں حاضرین نے نقد و روپیہ کالج کے واسطے دینا شروع کردیا — صحیح تعداد چندہ عقب سے معلوم هوگی — جو کاپی اس نظم کی مولانا کے دست مبارک میں اُس وقت تهی اور جو یقیناً خود اُن کے دست و قلم کی تحریر هی ، اُس کے عوض بهی مولوی عبدالغفار صاحب ڈپٹی کلکٹر نے دو سو ایک روپیہ پیش کرنا نہایت خوشی سے قبول کیا هی *

اس نظم کا کاپی رایٹ مولانا حالی نے مولوی بشیرالدین صاحب کو اٹاوہ اسکول کے واسطے عطا فرما دیا هی — پس اس کی کاپیاں فروخت نہیں هوئیں نہ فی الحال هو سکتی هیں *

جس قدر حصہ اس نظم کا نقل کیا جاتا هی یهہ صرف وہ هی جس کو راقم نے عین موقعہ پر سنکر لکهہ لیا تها — پس یهہ مکمل نہیں هی — گو مکمل نقل کا بهی موقعہ مجهکو حاصل هی ، مگر بخیال تحفظ کاپی رایٹ ایسا نہیں کیا گیا *

نظم حالی

ترکیب بند

جو

جلسہ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے چوتهے
اجلاس میں بمقام دهلی پڑها گیا

دوستو ! انکار اگر تم کو هدایت کا نہیں
عالم اسباب هی دنیا ، اسے جانو یقیں
کاہ سے لے کوہ تک ، ذرہ سے لے تا آفتاب
سب کو هی جکڑے هوئے اسباب کی حبل المتیں
ایک مرتب سلسلہ پاوگے واں اسباب کا
دشت میں پتا کهڑکتا تم اگر دیکهو کهیں
یوں خدا چاهے تو لے اسباب کی تاثیر چهین
لیکن اُس قیوم بے همتا کی یهہ عادت نہیں

بھاپ اُٹھیگی سمندر سے، تو اُمڈیگی گھٹا
آسماں برسے گا جب، اُگلے گی تب دولت زمیں
ہی یہہ وہ قانون محکم مالک مختار کا
جو کہ سطح خاک سے نافذ ہی تا چرخ بریں
وہ یہی قانون ہی جس سے لگا لیتے ہیں کھوج
وقت سے پہلے ہر ایک انجام کا انجام بیں
جان لیتے ہیں کہ آندھی خزاں کی باغ میں
ٹہنیوں سے خود بخود جب پتیاں جھڑنے لگیں
بسکہ ہی اُن کو قوانین الٰہی پر وثوق
اس لیئے رکھتے ہیں اپنی پیش گوئی کا یقیں
دیکھتے ہیں روشنی جب دن کی وہ جاتی ہوئی
اُن کو آنکھوں سے نظر آتی ہی رات آتی ہوئی
دیکھنا یہہ ہی کہ کیا اُس قوم کا ہونا ہی حال
شاہراہ عام سے ہی جس کی پگڈنڈی جدا
ساری قومیں دے رہی ہیں وقت کا ساتھہ آج کل
اور ان کی چز ہی وہ، جو وقت کا ہی مقتضا
ہیں رواں تیراک سب دریا کی رو کے ساتھہ ساتھہ
اور انہیں کد ہی، کہ دیں دریا کی رو اُلٹی بہا
اور اپنے اپنے جوہر ہیں جہاں دکھلا رہے
یہہ دکھاتے پھرتے ہیں جوہر سلف کے جا بجا
اور مفلس ہیں، تو روزی کو کریں پھرتے تلاش
یہہ جو مفلس ہیں، تو قسمت کا کریں پھرتے گلا
اور قومیں ہیں جہاں مال تجارت بیچتی
یہہ وہاں گھر بار کے کرتے ہیں کوڑے بر ملا
جب کوئی اوروں میں ہو جاتا ہی دولت سے نہال
اپنی نسلوں میں وہ جڑ دولت کی جاتا ہی جما
یاں گیا بلی کے بھاگوں ٹوٹ اگر چھینکا کہیں
پڑ گئی پشتوں تلک واں فاقہ مستی کی بنا
اور تنگی سے گذارا کرتے ہیں آج اس لیئے
تاکہ غیروں کی نہ کل کرنی پڑے کچھہ التجا
یہاں کسی کو مل گیا گر آج تر لقمہ، تو پھر
اُسکو کچھہ پروا نہیں اسکی، کہ کل کھاوینگے کیا
زندگی جس قوم کی دنیا میں گذرے اس طرح
وہ رہیگی قوم دنیا میں بکار کس طرح

نیند غفلت کی ہی سر تا سر مسلط قوم پر
سب کی آنکھیں ہیں کھلی سوتے ہیں لیکن بیخبر
خاندانوں کو رہا ہی مدت دور روزگار
آج بگڑا یہہ گھرانا، اور کل اوجڑا وہ گھر
پرنگاہ بد کی جو زد میں نہیں آئے ابھی
جانتے ہیں دور گردوں کا نہیں ہم تک گذر
بھیڑیا نوبت بنوبت، گوسفندوں کو شکار
کر رہا ہی، اور نہیں ہی گوسفندونکو خبر
ہم جو بنتے بھی ہیں، تو اکثر بگڑنے کے لیئے
گرتے ہیں بانسوں، ابھرتے ہیں اگر بالشت بھر
قوم کو اپنے تنزل سے ابھرنے کی اُمید
اہل علم واہل دولت سے بہت کچھہ تھی، مگر
اہل دولت کا ہی اس عالم سے ایک عالم جدا
عالم بالا سے بھی ہی جو کہیں منزل اُدھر
جن دعاؤں کی پہونچ ہی عالم بالا تلک
اُن دعاونکا نہیں ڈیوڑھی تلک انکی گذر
کون ہی ان کے سوا، اسلاف کے فرقوں کو جو
ملکے آپس میں نہونے دے کبھی شیر و شکر
اُنکی غفلت کا یہہ عالم، انکی فرصت کا یہہ حال
ہو یہہ بیڑا کیوں نہ پھر منجدھار میں زیر و زبر
ہیں یہی گر قوم کے ساتھہ آج بے پروائیاں
تو یہہ سن لو غافلو! کل ہیں کھڑی رسوائیاں
پڑ رہی ہی چارسو "دوڑو، بڑھو" کی یاں پکار
نیند کے ماتو! نہیں اب وقت غفلت، ہوشیار
ہو رہی ہی عرصہ آفاق میں قوموںکی دوڑ
بڑھ رہے ہیں پیادوں سے پیادے، سواروں سے سوار
پولو اور گھوڑ دوڑ کی سمجھو نہ ہار اس ہار کو
جو یہاں ہارا، ہوئی ذلت گلے کا اُس کے ہار
قوم جو اس دوڑ میں ہاری، اُسے سمجھو کہ وہ
ہوگئی زور آزمائی کا حریفوں کی شکار
سایہ میں برگد کے جیسے جل کے رہجاتی گھانس
ہی یونہیں ہوتی زبردستوں میں مٹی اُسکی خوار
حق ہی غالب کا کہ کچلے اور دلے مغلوب کو
ہی یہی مغلوب ہونے کا مآل، انجام کار

کرتے آئے ھیں سب اپنی اپنی باری میں یہی
اور یہی جاری رھیگا دور، تا روز شمار

قوم کا درجہ سے گرجانا ھی اپنے وہ گناہ
مرتکب جس کا نہیں بچتا سزا سے، زینہار

یاد رکھو دوستو! سنت ھی یہہ اللہ کی
جو نہ بدلی ھی، نہ بدلیگی الی یوم القرار

جو بڑھیگا، حوصلہ اُس کا بڑھایا جائیگا
جو گریگا، اپنے درجہ سے گرایا جائیگا

ایسے کچھہ بیٹھے ھیں فارغ یار سب کھولے کمر
جو مہم در پیش تھی، وہ کرچکے گویا کہ سر

قوم میں تعلیم پھیلانی تھی سو پھیلا چکے
ھوگیا وہ بیج جو بویا تھا، نخل بارور

پر جو سچ پوچھونو ھم ابتک اُسی منزل میں ھیں
باندھکر آئے تھے جس منزل سے اِحرام سفر

روشنی تعلیم کی کچھہ کچھہ جویاں پاتے ھو تم
سب یہہ جگنو کے سے چمکارے ھیں، اے اھل نظر!

ھی جہالت کا اندھیرا ھم پہ جو چھایا ھوا
اس اندھیرے ھی میں آتے ھیں یہہ سب جلوے نظر

شرارے ھوجاتے ھیں چمکارے ابھی کافور یہہ
اس اندھیرے سے ذرا نکلو اُجالے میں اگر

ھمنے یہہ مانا کہ تھے ھم، جو زمیں پکڑے ھوئے
اس سے آگے کچھہ قدم ھمنے بڑھایا ھی ــ مگر

دیکھنا یہہ ھی کہ اَوْروں سے ھی کیا نسبت ھمیں
اَوْر بڑھتے ھیں گزوں، بڑھتے ھیں ھم گر انچھہ بھر

جبکہ ٹھہری ھم میں اور اَوْروں میں یہہ نسبت، تو ھم
اتنے ھی یاں گھٹ رھے ھیں، بڑھ رھے ھیں جسقدر

پست ھی همسر سے جو اپنے، یہہ سمجھادو اُسے
خاک ھی وہ، گو کہ ھی پہونچا ھوا افلاک پر

اپنی پستی کے نشاں پاتے ھیں ھر منزل میں ھم
کیا تجارت، کیا صناعت، اور کیا علم و ھنر

کھل رھے ھیں جو کلوں کے کارخانے ملک میں
اُن کے مالک ھیں وطن کے اھل ھمت سربسر

جو کہ ھیں ملکی ترقی کے لیئے ایک فال نیک
جن میں اُمیدیں ھیں مثل روز روشن جلوہ گر

قوم کا حصہ نہ واں پاؤگے تم اس کے سوا
شام کو قلیوں کی اک فوج آویگی تم کو نظر

کونسا پستی کا درجہ اب رھا ھی اس کے بعد
یہہ وہ پستی ھی کہ بس تحت الثری ھی اسکے بعد

ھمنے مانا، ھی موافق جن سے دور ماہ و سال
بھاگوان ایسے بھی ھیں اس قوم میں پر خال خال

چند جانیں بچ رھی تھیں جو کہ قوم نوح میں
ساتھہ ملین میں ھی وہ ان بھاگوانوں کی مثال

ھی وہ ایسا غول میں قلیوں کے جیسے ایک میت
ھی ھزاروں مفلسوں میں اک اگر آسودہ حال

شال گدڑی سے ھی واں سو مرتبہ بد تر، جہاں
ھوں ھزاروں گدڑیاں اور ایک کے کندھے پہ شال

یاد رکھو! ھی فراخ اسلام کا دامن بہ
دی ھی بنیاد اخوت اُس نے کل اُمت میں ڈال

ھیں انہیں میں، جنکے سینے میں نہیں آیا سماں
جب سے آنکھہ ان کی کھلی، دیکھا ھی گھر میں اپنے کال

ھیں انہیں میں، جو کہ بہر نفقہ فرزند و زن
سامنے ایک ایک کے پھیلاتے ھیں دست سوال

ان عزیزوں کی اخوت سے جنھیں آتا ھو ننگ
نام لیں فہرست سے اسلام کی اپنا نکال

ورنہ ذات سے نکالیں ان کو اور یہہ جان لیں
ان کی ذلت میں اُنھیں عزت سے رھنا ھی محال

گھر میں اپنے بیٹھکر جو چاھے سو بن لے کوئی
غیر قوموں میں نہیں حاصل اُسے جز انفعال

کہتے ھیں غیر اُس کو ھمجنسوں میں اجلا دیکھکر
یہہ وھی کوا ھی، لیکن ھنس کی چلتا ھی چال

وہ بھی خطرہ ھی، جسکے ڈر سے مال اور جان سب
کر رھے ھیں اپنی اپنی قوم پر قربان سب

وہ گئے دن، جب کہ تھے مختار مطلق ملک حکمراں
قسمتوں کی قبضہ قدرت میں تھی ان کے عناں

ہاتھہ میں غسال کے مردہ ہو بے بس جسطرح
تھے جہاں بانونکے قبضہ میں یونہیں اہل جہاں

تھا رعیت کا کوئی ہمدرد تو تھا بادشاہ
اور جو مصلح تھا کوئی اُسکا، تو تھا خود حکمراں

تھی نہ اہل ملک کو قومی مقاصد سے غرض
کوئی قومیت کا باقی تھا نہ قوموں میں نشان

قوم اپنی حد سے آگے کوئی بڑھ سکتی نہ تھی
پیش قدمی سے رکے کب کے کھڑے تھے کار رواں

بند تھے ناکے ترقی کے، کہ آخر غیب سے
آیا اک سیلاب آزادی کا ریلا، ناگہاں

جس نے سب روکیں ہٹاکر کردیا میدان صاف
غار یا ٹیلا رہا باقی نہ کوئی درمیاں

ایک قانون مسلم کی اطاعت کے سوا
ہوگئے ہر قید سے آزاد سب خورد و کلاں

سلطنت نے سبکو دے رکھے ہیں حق زندگی کی تول
وزن میں پلڑا نہیں کوئی سبک، کوئی گراں

جنکو دعوی ہی کہ ہم بیٹے بڑے باپونکے ہیں
اُنکو کرنے ہونگے اب جوہر اصالت کے عیاں

ورنہ لینے ہونگے اپنے دعوے سب واپس اُنہیں
اور بھلانی ہوگی سب دل سے بڑوں کی داستاں

وہ گئے دن، جبکہ کردیتے تھے چھوٹوں کو بڑا
انقلابات جہاں، یا اتفاقات زماں

اب بڑائی کا ہی استحقاق پر سارا مدار
ہوگا جو کرار، اُسیکو مرحمت ہوگا نشاں

قسمتوں کی آزمایش کا زمانہ ہوچکا
ہی بس اب یاں ہمتوں اور غیرتوں کا امتحاں

ہی تمہاری اب تمہارے ہاتھہ موت اور زندگی
ہو تمہیں اپنے مسیحا، اور تمہیں ہو جانستاں

یا کرو کوشش کہ مردہ قوم میں پڑجائے جان
اور دکھادو خلق کو اس راکھہ سے اُٹھتا دھواں

یا رہو دنیا میں بھنگوں اور پشوں کی طرح
جنکا ہی دنیا میں ہونا اور نہونا ایکساں

قوم گنتی میں ہو گر مور و ملخ سے بھی سوا
مرگئے جب قوم کے دل، قوم میں پھر کیا رہا

Printed and published by Mahomed Mumtaz-uddin at the Institute Press, Aligarh.

علیگڈھ انسٹیٹیوٹ پریس میں باہتمام محمد ممتاز الدین چھپا اور مشتہر ہوا

REGISTERED No A. 176.

EXTRA

نمبر (۵) Aligarh Institute Gazette, No. (5.)

Dated Saturday, the 10th January, 1903.

اکسٹرا علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ

مطبوعہ ۱۰ جنوري سنہ ۱۹۰۳ ع روز شنبہ

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس دهلي

ھمارا خاص رپریزنٹیٹو دھلي سے لکھتا ھی •

قبل ازیں اجلاس چہارم کي مختصر کیفیت آپ کي خدمت میں روانہ کي گئي ھی — یہہ کیفیت نامکمل تھي کیونکہ جو کار روائي بعد دوپہر ھوئي اُس کا ذکر نہیں تھا — اب میں یہہ کوشش کرونگا کہ اُس کمي کو پورا کروں ' مگر یہہ وعدہ نہیں کرسکتا کہ وقت کا سلسلہ قایم رھیگا اور نہ اس کي چنداں ضرورت ھی - بلکہ اس سے بھي کچھہ ھرج نہیں ھو سکتا کہ یہہ کیفیت توقف کے ساتھہ شایع ھوگي - کیونکہ مضمون نویسي مقصود ھی نہ کہ خبر نویسي •

جب سال گذشتہ میں مجھکو مدراس کي کانفرنس میں شرکت کا اتفاق ھوا تو یہہ دیکھہ کر مجھکو ایک خاص مسرت ھوئي کہ ھمارے دو بڑے مصنفین کے اسماء گرامي سے اُس دور دراز صوبہ میں تعلیم یافتہ مسلمانوں کو واقفیت تھي — کیوں صاحب مولانا حالي اور مولوي نذیر احمد آتے ھیں یا نہیں ؟ یہہ سوال ایک یا دو مرتبہ نہیں کیا گیا بلکہ بیسیوں مرتبہ - چونکہ اتفاقا ان دونوں بزرگوں میں سے کوئي صاحب تشریف نہیں لے گئے تھے لہذا جواب نفي میں دینا ھوتا تھا اور اظہار افسوس اور مایوسي سے جو اس جواب کے بعد کیا جاتا تھا مجھکو بہت جلد یہہ ثابت ھوگیا کہ اگر یہہ حضرات تشریف لے گئے ھوتے تو کانفرنس کي کامیابي اور ھمارے مدراسي اور دکھني بھائیوں کا لطف دونوں دو بالا ھوجاتے - گو کہ مسلمانوں سے روپیہ وصول کرنا دشوار کہا جاتا ھی تاھم سال گذشتہ کے تجربہ کي بنیاد پر راقم اس بات کا ذمہ لے سکتا ھی کہ مولانا حالي اور مولوي نذیر احمد صاحب مدراس تشریف لے جائیں اور معقول رقم رفاہ قوم کے واسطے لے آئیں — مولانا نذیر احمد صاحب سے البتہ یہہ عرض کرنا ھوگا کہ وہ اپنے لکچر کو پہلے سے طبع کراکے فروخت نہ ھونے دیں ' ورنہ دونوں چیزوں میں کمي ھوجائیگي ' نفع میں بھي اور وقعت میں بھي •

یہہ خیالات اجلاس چہارم سے غیر متعلق نہیں ھیں ' بلکہ مجھکو یاد ھی کہ واقعي اسي قسم کے خیالات کار روائي کے وقت میرے ذھن میں تھے — در اصل اجلاس چہارم اگر یاد رھیگا تو انھیں دونوں بزرگوں کي وجہ سے اور نیز ایک تیسرے صاحب کي وجہ سے جن کا ذکر آگے آئیگا - قوم اس قدر نا قدر شناس نہیں ھی جتنا بعض اوقات کہا جاتا ھی - البتہ قدر شناسوں کي تعداد بلحاظ مردم شماري بہت کم ھی ' اور جو قدر شناس ھیں اُن کو ایک دوسرے سے واقفیت نہیں ھی- نہ مبادلہ خیالات کے ذرایع معقول ھیں' نہ آپسمیں ملنے جلنے کے- خواہ کانفرنس عملي طور پر کار نمایاں کرے یا نہ کرے ' بھرکیف کیا اسمیں بھي شبہہ ھوسکتا ھی کہ یہہ اُن اشخاص کو ضرور مجتمع کر دیتي ھی جو سچے ھمدرد قوم ھیں — چند سال تک صرف ھمدردان پنجاب اور ممالک متحدہ کو اس طرف کشش رھي ' مگر اب رفتہ رفتہ بنگال ' مدراس ' اور بمبئي بھي اُسکي طرف متوجہ ھوتے جاتے ھیں - ممکن ھی کہ دھلي میں امسال اجلاس کرنا بعض خیالات سے قابل تحسین نہ ھو ' مگر جو اصل مقصد کانفرنس کا ھی وہ بجز دھلي اور کہیں حاصل نہیں ھوسکتا تھا - بد بختي سے اُن دنوں راقم نہایت عدیم الفرصت رھا ورنہ عجیب و غریب موقعہ ھر صوبہ کے مسلمانوں سے ملنے کا تھا — کچھہ ایسے تھے جو محض کانفرنس کي وجہ سے آئے — کچھہ ایسے تھے جنکو زیادہ خیال کانفرنس کا تھا اور کسیقدر بیروني چیزوں کا - بعض کي نظر میں کانفرنس اور دربار دونوں ھم پلہ تھے — بعض دربار کو ترجیح دیتے تھے - بعض محض دربار کي وجہ سے آئے ' مگر

خیر تفصیلات سے کیا بحث ؟ آئے تو — اور جب آگئے تو کچھہ دیکھا بھی اور سنا بھی اور اس سے زیادہ نہ مطلوب ھی کہ وہ آئیں خواہ کسی حیلہ سے آئیں اور وہ کچھہ دیکھیں اور سنیں خواہ تماشہ سمجھکر یا قومی اجلاس سمجھکر *

جب مولانا حالی اپنی نظم پڑہ رھے تھے تو راقم غور سے دیکھہ رہا تھا کہ بنگالی اور پنجابی اور مدراسی اور اودہ والے اور صوبہ اگرہ والے غرضکہ جملہ حاضرین جلسہ ایک جوش کی حالت میں تھے ' گویا سب نے ایک ھي پیالہ پیا ھی - کلام اسکا نام ھی — اثر اسکو کہتے ھیں - خواہ کسی صوبہ سے اور کسی مقصد سے آئے تھے ' ایک رشتہ تھا جو درمیان شاعر اور ھر شخص کے قایم تھا - اور شاعر کے وسیلہ سے ایک کا ھاتھہ دوسرے کے ھاتھہ میں تھا - داھنا ھاتھہ ھر شخص کا اسطرح گہرا تھا اور بایاں دابر رکھا تھا — مولانا حالی زیادہ جوش اور محنت کے اب متحمل نہیں ھوسکتے - وہ دم لینے کو بیٹھے کہ کانفرنس کا ایک داہنہ خالی ھوگیا ' مگر خالی ھوتے ھي جیب میں گیا اور معرض خلاف توقع ' دفعتا اور یکبارگی جسکو دیکھو روپیہ لیئے چلا آتا ھی ' کوئی ایک کوئي دو ' کوئي دس کوئي بیس ' کوئي سو کوئي دو سو - کوئي کہتا ھی یہہ لو - کوئي کہتا ھی کل دونگا نام لکھہ لو — نام کون لکھے ؟ شمار کون کرے - پھر یہہ سب رکھا جاے تو کہاں ؟ حقیقت یہہ ھی کہ اس گنجینہ افشانی اور اظہار جوش کے واسطے شاید کوئي طیار نہ تھا *

مولانا حالي کے بعد مولوي نذیر احمد صاحب کا لکچر تھا ' اور گو لکچر کا پڑھنا ھر وقت ممکن ھی ' وہ لطیفے صرف اُسي وقت سنے جاسکتے تھے جو لکچرر صاحب وقتا فوقتا مابین تقریر ارشاد فرماتے تھے — علاوہ تقریر کے مولوي نذیر احمد صاحب کي شان دلیري بھي قابل دید ھی — اس میں کسي کو شبہہ نہیں ھوسکتا کہ جو کام اُس روز مولوي صاحب نے کیا وہ صرف وھي کرسکتے تھے — جو مشکلات ناگہاني اُن کو پیش آئیں اگر کسي دوسرے اسپیکر کو پیش آتیں تو بجاے اس کے کہ وہ کچھہ کام کرے خود اُس کا کام تمام ھوجاتا اور وہ مایوس ھوکر بیٹھہ جاتا - ھنوز نصف لکچر بھي نہیں ھوا تھا کہ لارڈ کچنر کي آمد آمد ھوئي — چونکہ فاتح خرطوم اور ترنسوال کے دیکھنے کا اشتیاق بہت تھا ' اس خبر کے سننے سے حاضرین کي توجہ لکچر کي طرف سے کم ھوگئي — یہہ مولوي صاحب ھي کا کام تھا کہ اُس وقت آڈینس کو قابو میں کرلیا — بعض لوگوں کو یہہ شکایت ضرور ھوئي کہ مولوي صاحب نے اشتیاق کو ھیبت سے تعبیر کیا ' اور اُس ھیبت کے اثر کو صرف کانفرنس پر محدود نہ رکھا — بعض الفاظ جو اس سلسلہ میں استعمال ھوئے ضرور قابل اعتراض ھیں ' اور اس سے زیادہ اعتراض کیا ھوسکتا ھی کہ ھم اُن کو اس موقعہ پر تحریر کرنے سے معذور ھیں *

نظم اور لکچر کے علاوہ تیسري وہ چیز جس کي وجہ سے یہہ اجلاس یاد رھیگا لارڈ کچنر کي تشریف آوري ھی - لارڈ کچنر اُن لوگوں میں سے ھیں جنھوں نے اپنے نام تلوار کي نوک سے زمانہ کي پیشاني پر کندہ کردیئے ھیں — پس کیا عجب ھی اور کسي کو اعتراض کا کیا موقعہ ھی اگر ایک سپاھي منش قوم کي مجلس میں اُن کي تشریف آوري اور خبر تشریف آوري سے ایک خاص جوش پیدا ھوا — لارڈ کچنر نے بعد فتح خرطوم سب سے پہلے اور سب سے زیادہ توجہ جس چیز پر کي وہ تعلیم ھی - پس یہہ دوسري وجہ تھي کہ کانفرنس نے اُن کي تشریف آوري کو خاص طور پر باعث اعزاز سمجھا — لارڈ کچنر کو بھي بہت جلد معلوم ھوگیا کہ مجلس کے خیالات اور فیلنگس کس قسم کے ھیں - ھز اکسلنسي کے ایما سے نواب محسن الملک نے خاص طور پر اعلان کیا کہ لارڈ صاحب کو شرکت سے خاص مسرت ھوئي — یہہ اعلان اُن کے واسطے ضروري ھوگا جو کسي قدر فاصلہ پر تھے — جو لوگ لارڈ کچنر سے قریب تھے اُن پر ھزاکسلنسي کي ھمدردي اور خوشي کا اعلان ھزاکسلنسي کے چہرہ سے ھو رھا تھا *

اب مجھکو مختصر طور پر اُن اسپیچوں کا بھي ذکر کرنا چاھیئے جو اِس موقعہ پر ھوئیں - نواب محسن الملک سے درخواست کي گئي کہ آپ اسپیچ کریں - نواب صاحب نے عذر کیا کہ میں انگریزي نہیں جانتا مگر اصرار کیا گیا - نواب صاحب نے اسپیچ کي اور اُس طرح پر کي کہ صرف وھي کر سکتے ھیں کہ سمجھنے والے بھي متاثر ھوئے اور نہ سمجھنے والے بھي اُن کے بعد مسٹر تھیوڈور ماریسن نے اور پھر مولوي رفیع الدین احمد نے انگریزي میں اسپیچیں کیں — مولوي صاحب نے چاھا کہ لارڈ کچنر کو ذریعہ تعارف بنا کر محمدن یونیورسٹي کے معاملہ میں انگلستان کي پبلک سے مالي مدد لیجاے ' مگر یہہ خیال جلسہ کے خلاف مزاج ھوا — نواب محسن الملک جو خاص کام کانفرنس میں کرتے ھیں وہ یہہ ھی کہ اُن کا ایک ھاتھہ برابر جلسہ کي نبض پر رھتا ھی — سب سے اول نواب صاحب نے اور اُن کے بعد خود ھزھاینس پریزیڈنٹ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے واسطے اس سے زیادہ بے شرمي کیا ھو سکتي ھی کہ غیر اقوام سے خواہ وہ کتنے ھي مہربان ھوں اپنے قومي کاموں کے واسطے مالي مدد طلب کریں — ھم صرف مارل سپورٹ (Moral support) اخلاقي مدد چاھتے ھیں اور وہ لارڈ کچنر اور دیگر معزز اور اعلي افسروں کي تشریف آوري سے ھمکو حاصل ھوگئي *

قبل تشریف لیجانے کے لارڈ کچنر نے جو اسپیچ کي اُس کا ترجمہ یہہ ھی : —

"مسلمانوں کے اِس جلسہ میں شریک ھونے سے مجھکو بہت مسرت ھوئي — مصر اور سوڈان میں ترقي تعلیم کو میں کمال دلچسپي کے ساتھہ دیکھہ رھا ھوں ' اور مجھکو اسبات کے اظہار سے بہت خوشي ھی کہ جو کالج اُن کو اھل انگلستان نے دیا ھی اُس کو اھل سوڈان نے خوشي اور جوش کے ساتھہ قبول کیا — جس طرح گذشتہ زمانہ میں میںنے کیا ھی اُسي طرح آیندہ بھي میں نہایت دلچسپي کے ساتھہ ترقي تعلیم

مسلمانان کو مد نظر رکھونگا ' اور اگر بعد غور کوئي معقول تجویز اُس کي بابت پیش کیجائے گي تو میں جو مدد مجھسے ہوسکیگي دونگا ' *

یہہ کہنا محض فضول ہوگا کہ یہہ اسپیچ نہایت بیش بہا ہدیہ ھی - اس سے بڑا کوئي ڈونیشن اس موقعہ پر مسلمانوں کو نہیں ملا — اس میں عملي امداد کے وعدہ کا ایک تخم ھی ' اگر زمین میں نقص نہ ہوگا اور خبر گیری معقول کیجائیگي تو یہہ تخم اندر پانچسال کے تناور درخت ہوسکتا ھی جو پھولیگا اور پھلیگا *

سوال یہہ ھی کہ اس کي پرداخت کیونکر ہوسکتي ھی اور مسلمانوں کو اب کیا کرنا چاھیئے ؟ اس کا جواب مشکل نہیں ہی- مسلمان عملي طور پر ثابت کردیں کہ وہ محمدن یونیورسٹي کو قومي ضرورت سمجھتے ہیں اور خود وہ جو کچھہ کرسکتے ھیں اُس کو کر دکھائیں - اتفاق قومي اور سیلف ھیلپ - یہہ دو چیزیں ایسي ھیں جن کي ضرورت ھی' اور یہي وہ چیزیں ھیں جنکا اثر انگلش نیشن پر پڑتا ھی — ایک گروہ ھی جسکا دل ضرور اس قومي کام میں لگا ہوا ھی — مگر جب تک کہ اس گروہ کي امداد میں تمام قوم کمر بستہ نہ ہوجائیگي دس لاکھہ روپیہ جمع نہیں ہوسکتا *

اب میں یہہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ قوم کي شرکت کے کیا معني ھیں- انگلستان میں سب سے تازہ مثال جنگ ٹرنسوال ھی کہ نہ کسیکو جان دینے میں تامل تھا نہ مال - خرطوم کالج بھي اسیطرح بنا - لارڈ کچنر نے قوم سے درخواست کي ' قوم نے پندرہ دن میں پندرہ لاکھہ دیدیا *

کہا جائیگا کہ مسلمان غریب قوم ھی - یہہ بالکل سچ ھی لیکن دس لاکھہ ایسي خفیف رقم ھی جو اگر چاھے تو ایک مسلمان رئیس یا ایک مسلمان تاجر دے سکتا ھی - اگر مسلمانوں کو واقعي یقین ہوجاوے کہ تعلیم میں صرف کرنا کار خیر ھی جسکي جزا ملیگي ' تو دس لاکھہ بہت جلد جمع ہوسکتا ھی — جنگ روم روس میں ھماري گورنمنت سلطان کے ساتھہ تھي — اُس وقت جو جوش ظاہر کیا گیا وہ قومي جوش تھا — جو شرکت کي گئي وہ قومي شرکت تھي — تاوقتیکہ اُسي جوش کے ساتھہ اس کام میں مسلمان من‌حیث‌القوم شریک نہ ہونگے کامیابي نہیں ہوسکتي - اس کانفرنس کي بابت اکثر کہا گیا تھا کہ قوم کي قسمت کا فیصلہ ھی — مجھکو اس سے اتفاق نہیں ھی - مجھکو قطعي یقین ھی کہ اگر برٹش گورنمنت برقرار رھے تو مسلمانوں کے بلکہ جملہ اقوام کے دن اچھے آئینگے - بحث صرف یہہ ھی کہ آپ اور میں اس نیک کام میں حصہ لینگے یا آیندہ نسلوں پر چھوڑینگے *

اب سب سے اخیر میں میں یہہ کہنا چاھتا ہوں کہ سب سے بڑا بار اس کانفرنس کے بعد خود علیگڈہ پر ھی - علیگڈہ کو یہہ ثابت کرنا چاھیئے کہ وہ اس عجیب و غریب موقعہ سے فایدہ اُٹھانے کي قابلیت رکھتا ھی *

مسلمان اور تعلیم

لارڈ پیمبروک اور سرمائیکل ھکس بیچ کي اسپیچیں

دھلي ٥ جنوري

محمدن ایجوکیشنل کانفرنس نے کل اپنا پانچواں اور اخیر اجلاس کیا — اور جہاں تک کہ حالات موجودہ کا لحاظ کیا جاتا ھی یہہ اجلاس ایک نہایت کامیاب سشن کا ایک موزوں خاتمہ تہا — جو کام اس جلسہ میں انجام پانے کو تھا چونکہ وہ چنداں ضروري نہ تھا ' اس لیئے بہت سے ممبر غیر حاضر تھے — مگر غالبا اُن کو اُس عزت کي کچھہ خبر نہ تھي جو کانفرنس کي ہونے والي تھي - اس کا یہہ سبب ھی کہ کسي نہ کسي وجہ سے اس امر کي نسبت کسیقدر بے اطمینانی تھي کہ جو معزز و ممتاز جنٹلمین مدعو کیئے گئے تھے اُن میں سے کون صاحب تشریف لاوینگے — گنجایش کے خیال سے میں اس کارروائي کا خلاصہ بیان نہیں کرسکتا — لیکن میں یہہ کہہ سکتا ہوں کہ جو اعتراض یونیورسٹي کمیشن نے ڈینامي نیشنل یونیورسٹیوں کے قایم کیئے جانے کي نسبت کیا ھی اُس سے کانفرنس نے سخت مخالفت کي اس مضمون کے متعلق ایک ذیلي امر کي نسبت بحث و گفتگو ہو رھي تھي کہ اُس وقت سر منچر جي بھاونگري تشریف لائے ' اور اُن کے بعد مس جوڈیوڈیول اور اُن کے بعد بہت جلد سرمائیکل ھکس بیچ اورلارڈ پیمبروک تشریف لائے - ان صاحبوں کي مدارات نہایت گرمجوشي کے ساتھہ کي گئي اور مس بول کے تشریف لانے سے حضار جلسہ نہایت خوش ہوئے - نواب محسن‌الملک بہادر انگریزي میں گفتگو نہیں کرسکتے ھیں ' لیکن اُن وجوہات سے جن کو صرف وھي شخص بخوبي سمجھہ سکتے ھیں جنھوں نے نواب صاحب ممدوح کو گفتگو کرتے ہوئے دیکھا اور سنا ھی ' ایسے موقعوں پر ھمیشہ اُن کي مدد چاھي جاتي ھی — مسٹر آفتاب احمد اور چند دوسرے ممبروں نے زبان انگریزي میں حاضرین جلسہ کے خیالات معزز مہمانوں سے ظاہر کیئے *

اس کے بعد لارڈ پیمبروک پرجوش چیرز کے درمیان کھڑے ہوے ' اور فرمایا کہ اُن کو یہاں آنے اور ھندوستان کے مسلمانوں کے ایک ریپریزنٹیٹو مجمع سے ایسے وقت پر ملنے سے جب کہ وہ ایک ایسے معاملہ پر غور کرنے میں مصروف ھیں جو اُن کے حق میں نہایت ضروري ھی غایت درجہ مسرت حاصل ہوئي - لارڈ پیمبروک نے فرمایا کہ " جو کچھہ آپ نے اُس آزادي کي نسبت بیان کیا ھی جس کا

حاصل ہونا ہندوستان میں ممکن ہی اُس کے سننے سے مجھکو خاص خوشی ہوئی ہی — کیونکہ انگریز فخر کے ساتھہ یہہ بات کہتے ہیں کہ انگریزی جھنڈے کے نیچے تمام مذہب رونق اور ترقی حاصل کرسکتے ہیں " — لارڈ ممدوح نے فرمایا کہ کوئی معاملہ ایسا نہیں ہی جس سے انگریز بہ نسبت تعلیم کے زیادہ تر دلچسپی رکھتے ہوں — اُن کے دل پر اُن عمدہ اسپیچوں کا جو بعض بڑے بڑے انگریزوں اور دوسرے شخصوں نے اُن کی (مسلمانوں کی) تحریکوں کی نسبت کی ہیں اور جو اُن کی رپورٹوں میں شامل ہیں مسرت آمیز اثر ہوا ہی — معزز لارڈ نے فرمایا کہ " انگریز لوگ اپنی یونیورسٹیوں پر فخر کرتے ہیں ' اور اس بات کی کوئی وجہ نہیں ہی کہ رفتہ رفتہ آپ کی خاص یونیورسٹیاں قایم نہ ہوجاویں — جس وقت کوئی شخص اس بات پر غور کرتا ہی کہ ساٹھہ ملین (چھہ کروڑ) مسلمان ہندوستان میں رہتے ہیں تو خواہ نخواہ اُس کے دل میں یہہ خیال پیدا ہوتا ہی کہ اب عین وقت اس بات کا ہی کہ اُن کے درمیان خاص اُن کے خیالات کے مطابق تعلیم کو ترقی دینے کے لیئے کچھہ کوشش کی جاوے " •

اس کے بعد سرمائیکل ھکس بیچ کھڑے ہوئے اور حسب ذیل تقریر فرمائی •

" یور ہائینس و جنٹلمین — جو مدارات آپ نے میری فرمائی ہی اُس کی بابت میں اپنے دلی شکریہ کا اظہار اُس فصیح اسپیکر پر چھوڑ سکتا تھا جس نے مجھہ سے پہلے گفتگو کی ہی — لیکن میں لارڈ پیمبروک یا لارڈ کچنر کی بہ نسبت کسیقدر دوسری حیثیت سے آپ کے جلسہ میں شریک ہوا ہوں — میں ایمانداری سے یہہ نہیں کہہ سکتا ہوں کہ تعلیم کے بارہ میں میں نے کوئی بات ایسی کی ہی کہ جو کچھہ لارڈ کچنر نے سوڈان میں کیا ہی اُس سے ذرا بھی مقابلہ کرسکے — لیکن مجھکو ایک فایدہ حاصل ہی جو اُن کو حاصل نہیں ہی یعنی یہہ کہ میں ایک تعلیم یافتہ یونیورسٹی کا ہوں — میں بحیثیت ایک گریجوایٹ اکسفورڈ یونیورسٹی کے جس کو قایم ہوئے قریب ۴۵ برس کا عرصہ ہوا ہی ' دارالعلوم موصوف کی جانب سے ہمدردی کا ایک پیغام لیکر آپ کے پاس آیا ہوں — آپ واقف ہیں کہ ہمارے یہاں انگلستان میں دو یونیورسٹیاں یعنی اکسفورڈ اور کیمبرج ہیں ' جنکو متدین اور مشہور شخصوں نے قایم کیا ہی ' جو گورنمنٹ سے کسی طرح تعلق نہیں رکھتی ہیں ' اور جن کے ٹریڈیشن (روایات) بالکل اپنی خاص ہیں — یہی وہ چیز ہی جو آپ ہندوستان میں چاہتے ہیں — آپ ایسی سیلف گورننگ یونیورسٹیاں چاہتے ہیں جو خاص آپ کے مذہب پر مبنی ہوں — پس کوئی وجہ نہیں ہی کہ اگر آپ اس مقصد کے حصول کے واسطے دل و جان سے کوشش کریں تو آپ علم و فضل میں انگلستان کی یونیورسٹیوں کی ہمسری نہ کرسکیں بلکہ اُن سے سبقت نہ لے جاویں جیسے کہ آپ زمانہ سلف میں سبقت لے گئے تھے — جنٹلمین ! میں آپ کے ساتھہ اور آپ کے مقاصد کے ساتھہ دل سے ہمدردی کرتا ہوں اور آپ کی بہبودی کا خواہاں ہوں — میں تہ دل سے اُمید کرتا ہوں کہ بہت سے برس نہ گذرنے پاوینگے کہ آپ کے درمیان ایک ایسی یونیورسٹی قایم ہوجاویگی جو اس نام کے شایاں ہو ' اور جو صرف ایک مقام امتحان ہی نہ ہو بلکہ ایک ایسا مقام ہو جہاں کہ مذہب کی تلقین کی جاوے اور عمدہ خصلت قایم کرنے کی جانب توجہ کی جاوے ' اور جو اس سلطنت عظیم میں علم و فضل کی اشاعت کا بڑی ایک مقام ہو — اے صاحبو — میں آکسفورڈ یونیورسٹی کی طرف سے اس بات کی دعا مانگتا ہوں کہ آپ کو اپنی کوششوں میں کامیابی حاصل ہو " •

نیز سر منچر جی نے کسیقدر طوالت کے ساتھہ گفتگو کی — اُنہوں نے فرمایا کہ " لوگوں اور قوموں کے لیئے کوئی تعلیم مفید نہیں ہوسکتی ہی جو مذہب کی مستحکم بنیاد پر مبنی نہو " — انگریزی تعلیم کا میلان اکثر صورتوں میں ایسا رہا ہی جس سے لوگ اسلام کی اعلی ترین ہدایتوں سے منحرف ہوگئے ہیں — مثلا شراب پینے کی ممانعت — موصوف الیہ نے فنون و دستکاری کی ترقی کی ضرورت مسلمانوں پر ظاہر کی ' اور آخر کار یہہ بیان کیا کہ ایک اسلامی یونیورسٹی کی تحریک معقول تحریک ہی اور میں دل سے اُن کی کامیابی کی دعا مانگتا ہوں •

قریب شام کے ہزہائینس پریزیڈنٹ نے ایک نہایت پراثر اور دلچسپ اسپیچ میں اجلاس کی کارروائی کو ختم کیا — ہزہائینس جام لس بیلا صبح کے اجلاس میں تشریف لائے تھے اور ایک ہزار روپیہ کا ڈونیشن عطا فرمایا — اجلاس کے برخاست ہونے سے پہلے مسٹر آدمجی پیر بھائی رئیس بمبئی کی طرف سے پانچ ہزار روپیہ کے ایک ڈونیشن کی اطلاع دی گئی — مسٹر ماریسن نے اس کے شکریہ کے ووٹ کی تائید کرتے وقت مسٹر آدمجی کے خیراتی کاموں اور جو عزت و توقیر اُنکی کی جاتی ہی اُس کا ذکر کیا اور یہہ اُمید ظاہر کی کہ مسلمانوں کی تعلیمی ضروریات کے رفع کرنے سے مسٹر پیر بھائی اس سے بھی زیادہ تر اعلی اعزاز کو پہونچ سکتے ہیں •

Printed and published by Mahomed Mumtaz-uddin at the Institute Press, Aligarh.

علیگڈھ انسٹیٹیوٹ پریس میں باہتمام محمد ممتازالدین چھپا اور مشتہر ہوا

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

سولهواں اجلاس — مقام دهلی

افتتاحی ایڈریس هز هائینس آغا خاں

کے - سی - آئی - ای - پریسیڈنٹ

جنوری سنه ۱۹۰۳ ع

مطبوعه علیگڈه انسٹیٹیوٹ پریس

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس دہلی

افتتاحی ایڈریس پریسیڈنٹ

جنٹلمین — میرا پہلا فرض اور خوشی یہہ ہی کہ میں آپ صاحبوں کا شکریہ ادا کروں کہ آپ نے مجھکو اِس کانفرنس کا پریسیڈنٹ ہونے کی عزت بخشی — اس کرسی پر بیٹھنا ایک ایسا امتیاز ہی کہ ہر مسلمان کے واسطے باعث فخر ہوسکتا ہی — لیکن آپ نے مجھکو ایک خاص اعزاز بخشا ہی کہ اس شاہی شہر میں اور تواریخی موقع پر مجھکو پریسیڈنٹ تجویز کیا - میں اس اعزاز کی بابت آپ صاحبوں کا صدق دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں •

چونکہ آپ صاحبوں نے مجھکو اپنی طرف سے گفتگو کرنے کا حق عطا کیا ہی لہذا میں بلا تضیع وقت اُس خیال کو ظاہر کرنا چاہتا ہوں جو یقینی ہم سب کے دلوں میں ہی - منجانب محمدن ایجوکیشنل کانفرنس میں مہمانوں اور ڈیلیگیٹوں کا جو کہ دور دراز مقامات سے آئے ہیں خیر مقدم کرتا ہوں اور اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اِس جلسہ میں شرکت کا اعزاز بخشنے کے واسطے اُن صاحبوں نے دور دراز مسافت کی تکالیف گوارا فرمائیں •

بالخصوص میں اس مسلمان جلسہ کا شکریہ اُن معزز گورنران اور فرمانروائان کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں جنھوں نے اس

جلسہ میں شرکت کا وعدہ فرمایا ہی — یہہ بات ضرور خاص قابل شکرگذاري اور نیز اس کانفرنس کے واسطے باعث اعزاز هی کہ بڑے بڑے مدبران و منتظمان ملک نے باوجود ملکي ترددات اور مشاغل کے یہہ گوارا فرمایا کہ اس جلسہ میں شرکت فرماکر اپني دلچسپي ایک ایسي قوم کے مذهبي ، قومي اور تعلیمي مسائل سے ظاهر کریں جو اُن کي اپني قوم نہیں هی — حقیقت تو یہہ هی کہ اسبات سے تعجب بهي هوتا هی اور نیز مبارک باد دینے کو دل چاهتا هی کہ منجملہ معزز حاضرین کے ایک صاحب کو هي یہہ خیال پیدا هوا کہ شان و شوکت کے نظارہ کو جو کہ اس مقام سے تهوڑے فاصلہ پر موجود هی ترک کریں اور اس مقام پر تشریف لائیں — قبل ازیں کبهي هندوستاني والیان ملک کو اتنے بڑے شان و شوکت کے کام میں شریک هونے کا اتفق نہوا هوگا ، نہ کبهي هم نے سلطنت هندوستان کي شان و شوکت کو اس طرح پر ایک جگہہ جمع دیکها — اور نہ کبهي اِس شاهي شہر کي پراني دیواروں نے اِتنے بڑے شاهنشاہ کي تخت نشیني کا جلوس دیکها هوگا *

آپ کي اس کانفرنس میں محض تشریف آوري ایسے موقع پر جب کہ بہت سي دوسري چیزیں قابل دید هیں اس بات کا ثبوت هی کہ هم صرف اس بات پر بحث نہیں کر رهے هیں کہ مدارس میں کیا پڑهایا جاے اور کیا نہ پڑهایا جاے ، بلکہ اهم معاملات زیر بحث هیں — اگر میں اِس کانفرنس کے مقاصد کو سمجهنے میں غلطي نہیں کرتا تو هم اِس بات پر غور کرنے کے واسطے جمع هوئے هیں کہ هم کو اپني قوم کے مقاصد کیا قرار دینے چاهئیں اور کس طریقہ پر وہ حاصل هوسکتے هیں — اس سوال کا صحیح طور پر حل هونا کوئي چهوٹي بات نہیں هی بلکہ مسلمانوں کي قسمت کا فیصلہ اُسي پر منحصر هی *

اپني قوم کے مقاصد اور خواهشات کي اصلاح کرنا ایک بہت بڑا کام هی — لیکن اِس کام کے انجام کیواسطے هم مسلمانان هند کو خاص مواقعہ حاصل هیں — همکو یہہ ایک کتنا بڑا فائدہ حاصل هی کہ هم ایک ایسي گورنمنٹ کے تحت میں رهتے هیں کہ جو امیر اور غریب اور مختلف

مذهب اور ملت کے اشخاص کے ساتهه یکساں انصاف کا برتاو کرتي هی — اس کے علاوہ همکو پوري آزادي حاصل هی کہ اپني قوم کي فلاح کے واسطے جو تدابیر چاهیں اختیار کریں — همکو اس بات کا کوئي اندیشہ نهیں هی کہ اگر هم تعلیم کي ایسي اسکیم تجویز کرینگے کہ جو گورنمنٹ کي تجاویز کے مطابق نهیں تو همارے مباحثہ بند کردیئے جائیں گے — هم جانتے هیں کہ کوئي کتاب اور کوئي علم ایسا نهیں هی جو همارے واسطے سرکاري طور پر ممنوع هو اور بالآخر همکو یهہ بهي معلوم هی کہ همکو برٹش سلطنت کے زیر سایہ پوري آزادي هی کہ جو تدابیر خواہ وہ سوشل هوں یا اکانومک هم مفید خیال کریں اُن پر انجام تک عمل کریں — هماري دولت سے لالچ پیدا نهیں هوگا اور نہ هماري ترقي علم پر فرماں روایاں ملک حسد کرینگے — سب سے زیادہ قابل لحاظ یهہ امر هی کہ هم ایک ایسي سلطنت کے ممبر هیں کہ جس میں علم اور دولت کے ایسے مواقعہ هیں کہ جو ایشیا کے کسي دوسرے ملک میں حاصل نهیں هیں — همکو صرف یهہ کرنا چاهیئے کہ اپني سمجهہ اور قوت کے ذریعہ سے مواقعہ کا استعمال مناسب کریں — یهہ حقوق همارے هم مذهبوں کو ترکي یا پرشیا میں حاصل نهیں هیں — اُن ممالک کي بابت یهہ بہ مشکل کہا جاسکتا هی کہ وهاں تجارت اور صنعت اور نیز آزاد پیشوں کے ذریعہ سے دولتمندهونیکے مواقعہ حاصل هیں، اور ان دونوں ملکوں میں علم اور آزادي خیال کے واسطے قیود اور بندشیں هیں — پس هم مسلمانان هند کو لاجواب فوائد حاصل هیں اور اپنے هم مذهبوں میں هماري عجیب پوزیشن هی بشرطیکہ هم اُن فواید سے مناسب طور پر مستفید هوں اور اپنے فرایض ادا کریں تو همکو تمام دنیا میں اسلامي ترقي کا رهنما هونا چاهیئے — اس ملک میں همکو آزادي هی کہ اپني سوسئیٹي کے مقاصد کے حصول میں سعي کریں — همکو آزادي هی کہ اُنپر مباحثہ اور غور کریں اور همکو اندروني اور بیروني غنیموں سے امن حاصل هی — هم بلا اندروني اور بیروني خدشات کے اپني تدابیر کا سرانجام کرسکتے هیں — برخلاف اس کے همارے بهائي بند جو ترکي اور پرشیا میں هیں اُنکو سب سے پہلے فوجي تیاریاں اور ڈپلو میٹک انتظامات کي جانب

خیال رجوع کرنا ہوتا ہی ، تاکہ کہیں ایسا نہو کہ ادھر تو وہ تدابیر ترقی کررہے ہوں اور اودھر کوئی غیر لبرل خود مختار یوروپین سلطنت اُنکی آزادی کا خاتمہ کردے ، اور اسطور پر یکبارگی آیندہ ترقی کے کل مواقعہ ہاتھہ سے نکلجائیں — ہم لوگ جو کہ انگلستان کی آزاد حکومت میں رہتے ہیں اپنے خیالات کے موافق ترقی کرنے کے وہ کل ذرایعہ رکھتے ہیں کہ جن کی کسی قوم کو ضرورت ہوتی ہی *

جنٹلمین — اب ہمکو اس سوال پر غور کرنا چاہیئے کہ مسلمانان ہند نے اُن مواقعہ سے کیونکر فائدہ اوٹہایا ہی کہ جو مشیت ایزدی سے اُنکو حاصل ہیں — اس بحث کا ہماری کانفرنس سے خاص تعلق ہی — ہمکو شرم اور افسوس کے ساتھہ اقرار کرنا چاہیئے کہ اس وقت تک ہم ناکام رہے ہیں — ہندوستان میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک کتنے قومی اسکول ہیں کہ جن میں مسلمان لڑکے اور لڑکیاں جدید تعلیم اپنے مذہب کی تعلیم کے ساتھہ حاصل کرسکتے ہیں ؟ کیا جہاں سو ہونے چاہیئیں وہاں ایک بھی اسکول ایسا ہی کہ جس کی ہماری قوم کو ضرورت ہی اور جوہم قایم کرتے اگر ہم بھی منجملہ ترو تازہ اقوام کے ہوتے — بے شک ایک خاص تعداد ایسے مدارس اور مکاتب کی ہی کہ جہاں کلام مجید طوطے کی طرح پڑھایا جاتا ہی — لیکن ان مقامات میں بھی اس بات کی کوئی کوشش نہیں کی جاتی ہی کہ لڑکوں کی اخلاقی حالت کو ترقی دیجاے یا اسلام کے حقایق دوامی اُن کو بتلائے جائیں — بالعموم اول تو نماز پڑھی کم جاتی ہی اور اگر پڑھی بھی جاتی ہی تو فی صدی ایک لڑکا بھی نہیں سمجھتا کہ اُس نے کیا پڑھا اور کیوں پڑھا *

میں ایک مثال اور اِس بات کی لیتا ہوں کہ ہم نے اپنے ہم مذہبوں کے ساتھہ اپنے فرایض انجام نہیں دیئے — جو قحط حال میں پڑا تھا اُس میں منجانب قوم کے کوئی کوشش اس بات کی نہیں کی گئی مسلمان بچوں کی حفاظت کیجاے یا اُنکو ابتدائی مدارس میں تعلیم دیجاے یا کوئی خاص پیشہ سکہلایا جاوے — اگر ہماری قوم میں

گون لگا نہوتا تو اِس پبلک فرض کي طرف سے ہرگز غفلت نہيں کيجاسکتي تهي *

مسلمان سوسئيٹي ميں بسا اوقات پوليٹکل قوت کے هاتهه سے جاتے رهنے پر آه و نالہ کيا جاتا هی ، ليکن همکو ياد رکهنا چاهيئے کہ في زمانہ نہ يہه ممکن هی نہ مناسب کہ کسي ايک قوم کے هاتهه ميں قطعاً عنان حکومت اسي طرح ديديجاے جس طرح کسي زمانہ ميں مسلمانوں کے هاتهه ميں تهي — يہه وه زمانہ هی کہ سب کو عام آزادي هی ، ايسي حالت ميں کسي قوم کا يہه خواهش کرنا کہ کل پولٹيکل پاور اُس کے هاتهه ميں آجاے محض بے سود بلکہ اِمحال هی — کسي منصف مزاج آدمي کو کبهي يہه خواهش بهي نہيں هوتي کہ ديگر اقوام سے نکلکر پوليٹکل قوت اُس کے هاتهه ميں چلي جاے — برخلاف پوليٹکل قوت کے اِس بات کي خواهش بالکل واجبي هی کہ صنعت اور فنانس کے ميدان ميں سب سے آگے بڑه جائيں ، کيونکہ يہه نتيجہ صرف اُسي حالت ميں حاصل هو سکتا هی جب دماغي قوت کا استعمال بهي سب سے بہتر کيا جاے — مگر اس معاملہ ميں بهي هماري قوم نے اُس امن و امان ، انصاف ، اور آزادي سے فايده نہيں اُٹهايا جو همکو برٹش حکومت کے تحت ميں حاصل هی - همنے صنعت اور تجارت کي طرف سے بهي اُسي طرح پہلوتہي کي جس طرح ديگر مواقعہ کي طرف سے *

يہه عام غفلت جو تمام کار و بار زندگي کي طرف سے ظاهر کيجاتي هی ايک اخلاقي بيماري کي دليل هی ، اور ميں آج آپ سے يہه درخواست کرتا هوں کہ اِس بيماري کے اسباب پر ميرے ساتهه غور فرمائيے - ميں آپ کا خيال بالخصوص اس بحث کي طرف مبذول کرتا هوں کہ کيا اس بيماري کے اسباب لازمي قسم کے هيں جن سے مفر نہيں هوسکتا - يعني کيا اُن کا تعلق خود همارے مذهب سے هی يا وه محض اتفاقي اور اکتسابي هيں ؟ اس بيماري کا محض اتفاقي هونا اور اُس کا جزو اسلام نہ هونا اس سے ظاهر هوتا هی کہ اسلام نے نہ صرف

ابتدائي پچیس سال میں ما بعد هجرت ترقي کي بلکه بعهد ابوبکر
و عثمان عرب سوسٔیتي کا اعلی طبقه پر هونا بهي یهه هي بات ثابت
کرتا هی — هم کو یهه بهي یاد رکهنا چاهیٔے که جس سوسٔیتي کو اسلام
نے اعلی طبقه پر پہونچا دیا اُس کي حالت قبل اسلام کیا تهي —
یهه وه لوگ تهے جن کي جواني یا تو مثل قریش امرا کے کاهلي اور
تعیش میں گذري تهي ' یا مثل عوام‌الناس کے قتال اور غارتگري اور
رهزني میں صرف هوئي تهي — یهه اسلام هي کا کام تها که یهه لوگ
هیرو هوگئے اور نه صرف میدان جنگ میں نامور هوئے بلکه کسي
صحیح و تندرست قوم کو جو مشکلات معمولي فرایض کے ادا میں
روز مره پیش آتي هیں اُن کے انجام میں بهي سر برآورده هو گئے —
بحیثیت مجموعي یهه لوگ پابند قوانین و آئین ' منصف و کریم‌النفس
تهے اور اپنے قول و قرار کے سچے تهے جس کا یهه نتیجه هوا که
مفتوح ایراني کاشتکاروں نے فاتح قوم کو نعمت خدا داد متصور
کیا — مابین سنه ۱۷۵۸ ع و سنه ۱۸۶۰ ع کے جب کبهي کسي
غیر منتظم هندوستاني ریاست کو زیر کرکے انگریز اپنا قبضه کرتے تهے
تو هندوستان کے کاشتکاروں اُن کو بهي اُسي نظر سے دیکهتے تهے
جس نظر سے مسلمان ایران میں دیکهے جاتے تهے — ان باتوں سے
معلوم هوتا هی که اسلام ایسا مذهب هی که جس زمانه میں اُس کو
لوگ بخوبي سمجهتے تهے اور اُس پر عمل کرتے تهے اُس وقت اُس کا
نتیجه کاهلي نهیں تها ' بلکه غیر معمولي جوش اور قوم پر جان و مال
قربان کرنے کا خیال پیدا هوتا تها ' اور اُس فرقه میں جو زمانه جاهلیت
میں محض عیاش امرا شهر مکه تهے اور بس — یهي لوگ تهے
جن کو اسلام کے مصلح اثر نے اپنے همقوم اهل عرب میں در بارۂ
لا یلتي اور جاں نثاري ممیز و ممتاز بنا دیا تها — مثلاً دیکهو که خالد
اور عمرو فاتحان دمشق و مصر کو جب عمر و عثمان نے بر طرف کیا تو
کیسے صبر و تحمل کے ساتهه ان فاتحان نے خلفا کے حکم کي تعمیل کي —
باوجودیکه جن ممالک کے وه گورنر تهے وه خود اُس فوج نے فتح کیٔے تهے
جسکے وه جنریل اور رهنما تهے — ان دونوں افسروں کے دلوں میں

حکام بالا دست کے احکام کی پابندی کا خیال پختہ طور سے تھا اور یہہ لوگ جو اب ایسے پابند اُصول اور مطیع تھے اپنی جوانی میں مثل دیگر امراے مکہ محض نکمے تھے *

ان کل باتوں سے واضح ہوتا ہی کہ کاہلی اور فرض منصبی کی طرف سے غفلت ایسے عیوب نہیں ہیں جو اسلام سے خواہ مخواہ پیدا ہوتے ہوں ــــ پس ہم کو غور کرنا چاہیئے کہ اُس کاہلی اور لا پرواہی کے اسباب کیا ہیں جو تمام ممالک اسلامی میں محیط ہیں - یہہ تغافل اس خیال سے اور بھی تعجب خیز ہی کہ وہ انگلستان کے زیر حکومت بھی نظر آتا ہی ' حالانکہ یہہ ایسی سلطنت ہی کہ اس کی رعایا کو تھوڑی محنت سے بہت کچھہ عروج حاصل ہوسکتا ہی ــــ کیونکہ فی زمانہ حقیقی عروج علم ' دولت ' اور دانش میں ترقی کرنے سے حاصل ہوتا ہی اور یہہ ایسا عروج ہی جو استقلال کے ساتھہ کوشش کرنے سے ہمکو حاصل ہو سکتا ہی *

میرا یہہ خیال ہی کہ جو بیماری مسلمانوں کو لاحق ہی وہ کسی ورایک سبب سے نہیں ہی بلکہ میں آپ کی اجازت سے چار مختلف اسباب ایسے بیان کرونگا کہ جن کی وجہ سے یہہ اخلاقی تغافل مسلمانوں میں پیدا ہوا ہی اور آپ دیکھینگے کہ جملہ اسباب جن کا میں ذکر کرونگا زمانہ دراز سے اپنا فعل کر رہے ہیں *

سبب اول کا سراغ لگانے کے واسطے یہہ ضروری ہی کہ اسلام کے ابتدائی زمانہ پر نظر ڈالی جاے ــــ حضرت عمر کا قابل افسوس قتل ایسا واقعہ تھا کہ جس سے ایسا صدمہ پہونچا کہ اُس کا اثر ابتک زایل نہیں ہوا ــــ حضرت عمر نہایت نازک وقت پر قتل کیئے گئے ' جبکہ نہ صرف سلطنت میں وسعت ہوئی تھی بلکہ ہر مسلمان کی ثروت میں ترقی تھی ــــ اور واضح ہو کہ حضرت عمر بھی ایسے شخص تھے جن کا خلوص اور پرہیزگاری اور انصاف اس درجہ کا تھا کہ سب لوگ نہ صرف اُن کی اطاعت کرتے تھے بلکہ در اصل وہ اپنی ذات سے اعلی اور مکمل نمونہ مسلمانی جوانمردی کا تھے- وہ ایسا زمانہ تھا جبکہ ہر نوجوان مسلمان نہ صرف ایک وسیع سلطنت کا دفعتا مالک ہوگیا تھا ' بلکہ اُسکی دولتمندی

بھي اُس کے وھم و گمان سے زیادہ ھوگئي تھي — ایسے نازک وقت میں حضرت عمر کے انتقال سے ایسي چیز مسلمانوں کے ھاتھہ سے جاتي رھي جو ھر قوم اور ھر زمانہ میں سوسائیٹي کا خواہ قدیم زمانہ کي ھو یا جدید نہایت بیش بہا ورثہ ھوتا ھی — یعني حاکم وقت کي ذات میں اُن صفات کا ھونا جو اعلی درجہ کے درویشوں اور مشایخ میں ھوتي ھیں — اُس وقت حضرت عمر کي محض عدم موجودگي سے ایسا صدمہ پہونچا کہ اُس کي عظمت میں کسي منصف مورخ کو شبہہ نہیں ھوسکتا ، خواہ اُس کا یہہ خیال کتنا ھي پختہ ھو کہ زمانہ پر عام اسباب کا اثر پڑتا ھی نہ کہ ذاتیات کا — جب حضرت عمر کے جانشین قتل ھوگئے اور جو خلیفہ اُنکے بعد صدر نشین ھوئے اُنکو مخالفین کے ساتھہ مقابلہ کرنا پڑا تو ایک جدید پیچیدگي اسلامي سوسائیٹي میں پیدا ھوئي — تعجب کا مقام ھی کہ اس پیچیدگي کي طرف اعلی درجہ کے مورخین کا خیال بھي نہیں گیا ، حالانکہ جو تغافل اس وقت زیر بحث ھی یہہ اُسي جدید ایلیمنٹ (element) کا نتیجہ ھی — منجملہ صحابیوں اور اعلی درجہ کے پرھیزگار مسلمانوں کے بکثرت ایسے تھے جن کو اس معاملہ میں تذبذب تھا کہ اُن کو اس خانہ جنگي میں کس کا ساتھہ دینا چاھیئے اور کیا کرنا چاھتے تاکہ جو نقصان پہونچ رھا ھی وہ اُس سے بري الذمہ رھیں — اُس طرز عمل کي وجہ سے ایک نہایت مخدوش اُصول سوسائیٹي میں داخل ھوگیا — ان میں سے ھر ایک بزرگ نے بجاے اپنا اثر ڈالنے کے خانہ نشیني اختیار کرلي اور اپني بقیہ زندگي عبادت اور زیارت میں صرف کردي — یہہ ایک ایسي مثال ھی کہ جس کو ھر مسلمان سوسئیٹي میں اُسي وقت سے بعض اعلی درجہ کے مسلمانوں نے پیش نظر رکھنا اختیار کرلیا ھی — نہایت صداقت مند اور اعلی اخلاق کے مسلمانوں سے تم بسا اوقات سنوگے جیسا کہ میں نے ھزاروں مرتبہ قسطنطنیہ ، قاھرہ ، بمبئي یا زنجبار میں اُن کو کہتے سنا ھی کہ جس وقت تک وہ لوگ اپني قوت عبادت اور زیارت میں صرف کرینگے اُس وقت تک گو اُن سے فایدہ نہ پہونچے ، تاھم نقصان بھي نہیں پہونچ سکتا ، اور اُس طرح پر جو وقت کہ قوم کي خدمت میں صرف ھونا چاھیئے وہ محض عبادت اور زیارت میں صرف کیا جاتا ھی ●

وہ اسي قماش اور انھیں خیالات کے لوگ ھیں جن سے میں بالخصوص خطاب کرتا ھوں اور اپیل کرتا ھوں ؛ اور نہایت پختہ طور پر میں اُن کے ذھن نشین کرنا چاھتا ھوں کہ مجھکو اس بات کا یقین کامل ھی کہ اگر وہ اسي طرح الگ الگ رھینگے تو اسلام کا خاتمہ ھوجائیگا ؛ بہرکیف وہ عالمگیر مذھب نہ رھیگا — یعني ایسا کہ جو تمام دنیا میں پھیلا ھوا ھو — ھم لوگ جو اس کانفرنس میں شریک ھیں پرھیزگاروں سے اعانت چاھتے ھیں اور درخواست کرتے ھیں کہ وہ ھمارے ساتھہ ھوکر کام کریں؛ اور ھم اُن کو دلي جوش کے ساتھہ متنبہ کرتے ھیں کہ اگر وہ اسي طرح اپنا تمام وقت عبادت میں اور کل روپیہ زیارات میں صرف کرتے رھینگے ؛ تو ایک وقت ایسا آئیگا کہ وہ پرھیزگاري جس کي اُن کو آج اتني قدر و منزلت ھی اُن کي سوسئیٹي سے مفقود ھوجاویگي ؛ اور اس نازک وقت میں امداد نہ ملنے کي وجہ سے ھماري آیندہ نسلوں میں ایک متنفس بھي ایسا نہ نکلیگا جو یہہ جانتا ھو کہ نماز کیونکر پڑھتے ھیں ؛ اور زیارت میں (حج میں ؟) کیا خوبیاں ھیں — اس موقعہ پر ھم انھیں اصلي اور سچے پرھیزگاروں سے خطاب اور اپیل کرتے ھیں — اُن کو چاھیئے کہ وہ قدم بڑھاکر آگے آئیں اور اپنے ھم مذھبوں کي ترقي میں وہ حصہ لیں جو واجب ھی اور اُن کا خاص حصہ ھی ؛ اور اپنے بھائي بندوں اور بچوں کي اخلاقي اور مذھبي تعلیم پر متوجہ ھوں — یہہ بہت کشا کشي کا زمانہ ھی اور جس قوم کو اپنے گروہ کے اُن اشخاص سے مدد نہ ملے جو نہایت پرھیزگار ھیں اور جن کي اخلاقي حالت اعلی درجہ کي ھی ؛ اُس قوم کو کامیابي کا موقعہ اُتنا ھي کم ھی جتنا اُس شخص کو ھی جو اپنے ھاتھہ پیچھے باندھکر تیرنے کي کوشش کرتا ھی — اسلام پر ایک نازک وقت آ گیا ھی؛ اور اگر اس گروہ کے حضرات ضروریات زمانہ کو نہ سمجھے اور نوجوانوں کي تعلیم و نگراني پر متوجہ نہ ھوئے ؛ تو اسلام کي بقا بھي معرض خطر میں آئیگي — اس گروہ کے پرھیزگار مسلمانوں کو سمجھہ لینا چاھیئے کہ اب اسلام جس چیز کا متقاضي ھی وہ یہہ ھی کہ جو وقت کہ عبادت میں اور جو روپیہ زیارات میں صرف کیا جاتا ھی اُس کا ایک حصہ نوجوانوں کي تربیت میں صرف کیا جاے —

جن زیارات یا شہادتوں کے سلسلہ میں روپیہ اور وقت صرف کیا جاتا ہے وہ ایسی ہیں کہ جن کا تعلق بعہد زمانہ گذشتہ سے ہے ، اور اب وہ اُس مذہبی نفاق کو تازہ کرتے رہتے ہیں جو فی زمانہ اسلام کے مصایب میں سے ہے — آنحضرت صلعم اور ابو بکر ، عمر ، اور علی ، کے کارناموں اور مثالوں سے ان لوگوں کو اِس بات کا یقین ہونا چاہیئے ، کہ مسلمان کا پہلا فرض یہہ ہے کہ اپنا وقت قوم کی خدمت میں صرف کرے ، نہ یہہ کہ ایک گوشہ میں بیٹھکر عبادت کیا کرے *

ایک دوسرا سبب اختلال کا یہہ ہے کہ پردہ سسٹم کی وجہ سے ہماری مستورات کی پوزیشن افسوس ناک ہے — یہہ جو ایک ناسور تقریباً ایک ہزار برس سے اِسلامی سوسائیٹی کا اندر ہی اندر کام تمام کر رہا ہے اسکی سند اِسلام سے یا قرآن شریف سے نہیں ملتی ، نہ اسکی مثال اِبتدائی دو صدیوں میں ملتی ہے — زمانۂ جاہلیت میں اہل عرب اور بالخصوص نوجوان امرائے مکہ نہایت عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے تھے ، اور قبل فتح کے مکہ کی حالت یہہ تھی کہ شوقین طبع فیشن پسند قریشی نوجوان اپنا وقت زیادہ تر نابکار عورتوں کی صحبت میں صرف کرتے تھے ، اور اُن کے ساتھہ اکثر شادی کرتے تھے — غرضکہ قبل فتح مکہ کی حالت بدرجہ غایت شرمناک تھی — پیغمبر خدا نے جو احکام صادر فرمائے اُن کا نتیجہ نہ صرف یہہ ہوا کہ دن دہاڑے جو قبیح افعال بے شرمی کے ساتھہ سرزد ہوتے تھے اُن کا انسداد ہوگیا ، بلکہ بعض حکیمانہ قیود کی وجہ سے غیر مردوں اور عورتوں کا پہلا سا خلا ملا ناممکن ہوگیا — یہہ قیود ایسی تھیں کہ بلا اُن پر عمل کیئے کوئی سوسائیٹی قایم رہنے کی توقع نہیں کرسکتی *

یہہ قواعد بذاتہٖ خود ضروری اور مفید تھے ، مگر اُن کو بڑھاتے ساسانی بادشاہوں کی دیکھا دیکھی عباسیوں نے موجودہ پردہ سسٹم کی بنیاد ڈال دی ، حالانکہ اس پردہ کے معنی یہہ ہیں کہ گویا قوم کا نصف حصہ مستقل طور پر مقید اور غلامی کی حالت میں رہتا ہے — تم ایسی ماؤں کے بچوں سے ترقی کی اُمید کیونکر کرسکتے ہو جنھوں نے شرکت تو در کنار موجودہ زمانہ کے آزاد مراسم ملاقات تو

دیکھا هی نہیں — اب صرف دو صورتیں هیں ، یعنی یا تو یہہ خوفناک ناسور جو تیسری اور چوتھی صدی هجری میں بڑھا هی کاٹ کر علحدہ کردیا جاے ، ورنہ قوم کی عورتوں کے بالاستقلال زیاں کی وجہ سے تمام سوسئیٹی میں زهر سرایت کرجائیگا اور باعث هلاکت هوگا — جسطرحپر پردہ اب کیا جاتا هی اُسکا وجود پیغمبر خدا کی وفات کے بعد عرصہ تک نہیں تھا اور وہ داخل اسلام نہیں هی — بعد جنگ بدر اور حنین کے جو دو بڑی لڑائیاں هوئیں وہ جنگ قادسیہ اور یرموک هیں ، اور جس خوبی کے ساتھہ ان لڑائیوں میں مسلمان عورتوں نے مجروحین کی خدمت کی اُس سے هر منصف مزاج آدمی کو ثابت هوگا کہ اس طرح کا پردہ اصحابین کے وهم و گمان میں بھی نہ تھا — هملوگوں نے جو ایک ایسی رسم قبیح کو اختیار کر رکھا هی جو اول عباسیوں نے ایرانیوں سے لی تھی وہ اس وجہ سے هی کہ هملوگ ابتدائی زمانہ کے اسلام سے ناواقف هیں ، اور یہہ ناواقفیت موجودہ زمانہ کے حیرت انگیز واقعات میں سے هی *

جن دو اسباب کا قبل ازیں ذکر کیا گیا هی وہ اسلامی سوسئیٹی کا گلا گھونٹنے کے واسطے کافی تھے ، مگر مزید براں خاندان عباسیہ نے نفسانیت کی ایک ایسی مثال قایم کی جسکا تواریخ اسلام پر بہت بڑا اثر پڑا هی — پیغمبر خدا کے یہہ ناقابل رشتہ دار خاندان بنی امیہ سے جن کی اطاعت وہ قبول کرچکے تھے اور جن سے بارها اُنہوں نے لڑائی میں زک پائی تھی بوجہ بنی امیہ کے اعلی قابلیتوں کے حسد رکھتے تھے — اور اسیوجہ سے اُنہوں نے خراسانیوں سے جو اسلام کی فتوحات کے دائرہ میں تازہ داخل هوئے تھے میل کرلیا ، اور اپنے خاندان کی تعریف میں هزارها روایات اور احادیث اختراع کر کے اُن لوگوں کو جو اسلام کی آزاد اور ڈیماکریٹک اسپرٹ سے ناواقف تھے بہکادیا اور ان ساتھیوں کی مدد سے خاندان بنی امیہ کو زیر کیا — یہہ دغابازی * ذاتی افزایش کی غرض سے کی گئی ، اور چونکہ اسکا اظہار ایک ایسے خاندان سے هوا جسکو پیغمبر خدا سے قرابت تھی ، لہذا اس سے پایا جاتا هی کہ اپنے ذاتی یا خاندانی مقاصد کے حصول کے لیئے مسلمانوں نے اکثر اوقات اپنی سلطنت ، قوم ، یا بادشاہ کو قربان کردیا هی ، کیونکہ جو لوگ بالطبع پرهیزگار

نہیں ہوتے اُن کے واسطے یہہ آسان بات ہی کہ اپنے نفع کے مقابلہ میں قوم کے نفع کو بھول بیٹھیں *

چوتھا سبب اُس لاپرواہی اور کاہلی کا جو زیر بحث ہی بلا شبہہ مسئلہ جبر و تقدیر ہی — کوئی منصف مزاج آدمی جس نے کلام مجید پڑھا ہی ' اس بات میں شبہہ نہیں کرسکتا کہ اُس کے بموجب انسان آزاد اور با اختیار ہی — لیکن اَبوالحسن عشعری جس کے عالم ' پرھیزگار اور قابل ہونے میں مطلق شبہہ نہیں کیا جاسکتا بد قسمتی سے غلط راستہ پر پڑ گیا ' اور اپنی قابلیت کا غلط استعمال کرکے اسلام پر وہ اثر ڈالدیا جس کی وجہ سے سعی کرنے کی تحریص نہیں ہوتی' اور یہہ سبب منجملہ اُن خاص اسباب کے ہی جن کی وجہ سے موجودہ زمانہ کے اسلام میں ترقی کی اسپرٹ مفقود ہی — جبر و اختیار کے مسئلہ پر دوسری صدی ہجری کے آخر تک مباحثے شروع نہیں ہوئے — اگر یہہ معاملہ اسلامی دنیا کے روبرو کسی ایسے خلیفہ کے عہد میں آیا ہوتا کہ جو خوش خصلت ہوتا اور جس کی تمام بلاد اسلام میں وقعت ہوتی اور جس کی پرھیزگاری اور ایمان میں شبہہ نہوتا (مثلا جس طرح کہ نیک اور قابل پیروی عمر بن عبدالعزیز تھے) تو حکمیہ طور پر یہہ فیصلہ کردیا جاتا کہ انسان با اختیار ہی اور یہہ بحث ہمیشہ کے واسطے سچ ہو جاتی - لیکن بدقسمتی سے اس اسلام کے سچے مسئلہ کا حامی مامون الرشید کا ایسا آدمی ہوا - کیفیت یہہ ہی کہ مامون کے عجیب خیالات اور اُس کا جو انوکھا انداز بعض اُصول شریعت کے معاملہ میں تھا اُن کی وجہ سے پرھیزگار مسلمان اُس کو شبہہ کی نظر سے دیکھتے تھے ' اور صرف ایسے شخص کا حامی ہونا اس بات کے واسطے کافی تھا کہ نیک اور پرھیزگار مسلمان اُن لوگوں کی طرف سے بد ظن ہو جائیں جو سمجھتے تھے کہ انسان کا با اختیار ہونا اسلام کے اصل اُصول میں سے ہی ' اور کسی ایسی سوسائیٹی کو کبھی کامیابی نہیں ہوسکتی جو تقدیر کی اس درجہ پابند ہو ' اور اس بے اختیاری سے جو نتایج نکلتے ہیں اُن کو قبول کرے *

یہہ رواج ہوگیا ہی کہ اسلام کی تباہی کو چنگیز اور جملہ تاتاریوں سے منسوب کیا جاے — مگر میری عاجز راے میں پہلا سبب عباسیوں کی

خراب مثال خود غرضي كي هى ' دوئم - موجودہ پردہ سسٹم جو مہلک هى اور مستورات كي دماغي ترقي كا مانع هى - تيسرا سبب يهه هى كه اعلى درجه كے پرهيزگار اور نيک سيرت مسلمان برابر خاموشي كے ساتهه گوشه نشيني اختيار كركے عبادت ميں مصروف رهے — آخر سبب مسئله تقدير هى ' جس كے باعث تباهي نازل هوئي — جو رائے ميں نے ظاهر كي هى يهه هي رائے بهت سے نهايت ذي علم اشخاص كي هى كه جنهوں نے ان معاملات پر غور و خوض كيا هى - ميں كهتا هوں كه ميري رائے ميں يهه چار اسباب هيں جن كي وجه سے مسلمان سوسائيٹي دماغي اور اخلاقي لحاظ سے موجودہ پستي كي حالت پر پهونچ گئي هى — اگر اس بات كا اندازہ كرنا هو كه هماري پستي كس درجه كي هى ' تو يهه اس طريقه سے هو سكتا هى كه عام مسلمانوں كي سمجهه بوجه كا مقابله ايسے ممالک يورپ سے كيا جائے جو سب سے پست هيں ' يعني جس ميں اسلاو اقوام رهتي هيں — جو ميلان تنزل كي طرف هى اگر اُس كو روكا نه گيا تو انديشه هى كه موجودہ زمانه ميں جو هماري قوم كے لايق ترين اور ذكي الطبع اشخاص هيں اُن كي تربيت اس طور كي هوگي كه وہ اسلام كي خوبيوں سے محض بے خبر رهينگے - اس كا نتيجه يهه هوگا كه هماري قوم ميں جو لايق ترين اشخاص هونگے وہ هم سے جدا هو جائينگے ' جس كي وجه سے اُن ميں اسلامي خوبياں مثل پخته مزاجي ' ديانت اور ايثار نفسي كے نهونگي ' جس كا نتيجه يهه هوگا كه هماري سوشيل اور دماغي ترقي كے رهنما اشخاص اُن اوصاف سے مبرا هونگے جو مستقل ترقي كے واسطے لازمي هيں — پس جو گريه و زاري هم قوم كي تباهي پر كرتے هيں ' اگر وہ صدق دل سے هى تو همكو چاهيئے كه اُن كي اس حالت سے نكالنے كے واسطے متفق هوكر كوشش كريں ' اور اس كوشش ميں سب سے پهلا اور سب سے مقدم كام يهه هى كه اب ايک يونيورسٹي قايم كرنے كي كوشش كي جائے - يهه يونيورسٹي ايسي هو كه جهاں علاوہ علوم جديدہ كے نوجوانوں كو يهه بهي بتلايا جائے كه اُن كا زمانه گذشته كيسا با عظمت تها ' اور اُن كا مذهب كيسا هى ' اور وہ يونيورسٹي ايسي جگهه هو كه جهاں طلبا رهيں اور جهاں مثل اكسفورڈ كے كيريكٹر پر به نسبت امتحانات كے زيادہ توجه كي

جاے - علاوہ ازیں یہہ بھي خیال رکھنا چاھیئے کہ مسلمانان ھند کو اس بات کا جوازا حق حاصل ھی کہ اُن کے ھم مذھب جو ٹرکي ، پرشیا ، افغانستان اور دیگر مقامات میں ھیں ، اُن کي دماغي ترقي کي طرف متوجہ ھوں ، اور اُن کو مدد دینے کا بہترین طریقہ یہہ ھی کہ علیگڈہ کو یونیورسٹي گویا مسلمانوں کا اکسفورڈ بنادیا جاوے کہ جہاں لایق ترین مسلمان طلبا بھیجے جائیں ، اور نہ صرف اس غرض سے کہ علوم جدیدہ حاصل کریں ، بلکہ دیانت اور ایثار نفسي بھي سیکھیں جو پہلي صدي ھجري کے مسلمانوں میں پائي جاتي تھي --- صاحبو یہہ صرف میري راے نہیں ھی ، بلکہ مسلمانان ھند کے خیالات کے جو اعلی درجہ کے رھنما ھیں اُن سب کي یہہ راے ھی کہ ایسي یونیورسٹي ھماري گئي ھوئي عظمت کو تازہ کردیگي --- اس میں تو کوئي شبہہ ھو ھي نہیں سکتا کہ یہہ نسخہ کارگر ھوگا ، البتہ اُس کي طیاري میں شک ھی - سوال یہہ ھی کہ موجودہ زمانہ کے مسلمان اُسقدر کوشش گوارا بھي کرینگے جتني ایسي یونیورسٹي قایم کرنے کے واسطے ضروري ھی - کیا نفس کشي اور اسلام کے فایدہ پر ھمہ تن متوجہ ھوجانے کا مادہ جو اوایل زمانہ کے مسلمانوں میں پایا جاتا تھا ھم میں سے اسقدر مفقود ھوگیا ھی کہ اپني دولت کا ایک حصہ اس بڑے کام کے واسطے علحدہ نہیں کرسکتے ؟ ھمکو یقین ھی کہ اس یونیورسٹي کے قایم کرنے سے ھم اسلام کے زوال کو روک سکتے ھیں ، اور اگر ھم ایسے مقصد کے حصول کے واسطے بھي بلا خیال ذاتي نفع کے کوشش نہیں کرسکتے ، تو کیا مجھکو یہہ نہ سمجھنا چاھیئے کہ ھمکو در اصل اس بات کي پرواہ ھي نہیں ھی کہ مذھب اسلام زندہ ھی یا مردہ *

حضرات --- آپ سب صاحبوں سے جو اس وقت میري تقریر سن رھے ھیں ، میں استدعا کرتا ھوں کہ نہ صرف اپنا روپیہ بلکہ اپنا وقت اور محنت اس بڑے کام کے انجام میں صرف کریں - اور اُن لوگوں سے جو بہ پابندي احکام دیني بڑي بڑي رقمیں راہ خدا میں صرف کرتے ھیں ، میں بالخصوص نہایت زور کے ساتھہ عرض کرتا ھوں کہ اس بات پر غور فرماویں کہ آیا احکام اور سنت رسول کا اتباع کس طریقہ سے زیادہ ھوگا ،

اپنے مسلمان بھائیوں کي مدد کرنے سے یا زیارات اور ایسے عرسوں کے کرنے سے جن میں زر کثیر صرف ہوتا ھی *

جس رقم کي ھم استدعا کرتے ھیں وہ ایک کروڑ ھی ' کیونکہ ھم ایک ایسا انسٹیٹیوشن قایم کرنا چاھتے ھیں کہ جس سے اتنے اھم کام کا سر انجام ممکن ھو — ھم چاھتے ھیں کہ ایسا انتظام کریں کہ مسلمان نوجوانوں کو نہ صرف بہترین تعلیم دي جاسکے ' بلکہ تربیت بھي اتني عمدہ ھو کہ جتني دنیا کے کسي ملک میں ممکن ھی — ھم یہہ نہیں چاھتے کہ اگر کوئي مسلمان طالب علم علم کے یا صنعت حرفت کے کسي صیغہ میں اعلی درجہ حاصل کرنا چاھتا ھو تو وہ آیندہ بھي انگلستان یا جرمني جانے پر مجبور ھو — نہیں - ھم چاھتے ھیں کہ علیگڈہ ایسا دارالعلوم ھو کہ اُس کي اُتني ھي قدر و منزلت کي جاے جتني برلن ' اکسفورڈ ' لیپزک یا پیرس کي کي جاتي ھی — اور ھم یہہ چاھتے ھیں کہ اسلامي علوم کي جو شاخیں مرجھاتي جا رھي ھیں اُن کو تر و تازہ کرکے علوم موجودہ کے دائرہ میں بذریعہ مسلمان علما کے داخل کیا جاوے — سب سے زیادہ ھمکو جس بات کي خواھش ھی وہ یہہ ھی کہ اپني قوم کے واسطے اخلاقي اور دماغي ترقي کا مرکز قرار دیں ' اور وہ ایسا مرکز ھو کہ جہاں سے روشني اور ھدایت کي شعاعیں تمام مسلمانان ھند میں پھیلیں ' بلکہ ھندوستان کے باھر تک جائیں ' اور جو ھمارے پیارے مذھب کي خوبي اور صفائي اور انصاف کا اعلی نمونہ دنیا کو دکھلا سکے *

حضرات — کیا آپ خیال کرتے ھیں کہ اسلام کي عظمت کو تازہ کرنے کے واسطے ایک کروڑ زیادہ ھی ؟ اگر آپ کو واقعي اُس برتر مذھب کي پرواہ اور چاہ ھی جس کا آپ کلمہ پڑھتے ھیں ' تو بیشک آپ اسقدر صرف بھي گوارا کرسکتے ھیں — حقیقت یہہ ھی کہ اگر اس زمانہ کے مسلمان اپنا فرض اُس طرح ادا کریں جس طرح اول صدي کے مسلمانوں نے کیا تھا ' تو ایک سہ ماھي کے اندر ' آپ اسقدر روپیہ اسلام کو معرض زوال سے نکالنے کے لیئے جمع کرسکتے ھیں — آپ یہہ خیال کریں کہ ھندوستان میں ساٹھہ ملین مسلمان ھیں ' اور منجملہ ان کے کم از کم دس ملین یعني ایک کروڑ ایسے ھیں کہ ایک روپیہ في اسم دے سکتے ھیں - ھر مسلمان خاندان کے مورث اور سرغنہ سے ھم ایک روپیہ طلب

کرتے ہیں، حالانکہ ہمکو معلوم ہی کہ ان میں ایسے ہیں جو ایک ہزار بلکہ دس ہزار باسانی دے سکتے ہیں *

حضرات — یہہ واقعات قابل لحاظ ہیں — اگر ہمارا مقصد پورا نہوا تو اس کی یہہ وجہ سمجھنا چاہیئے کہ تقلید کی وجہ سے اصل پرہزگاری مفقود ہوگئی اور سمجھنا چاہیئے کہ گو ہم دین اور پیغمبر کی ظاہرا توقیر کرتے ہیں، مگر یہہ سب زبانی باتیں ہیں اور اتنی تھوڑی زحمت بھی عظمت دینی اسلام کی تجدید کے واسطے گوارا نہیں ہی *

Honorary Members.

Percy S. Allen, Esq., Oxford
Conrad Beck, Esq.
Horace C. Beck, Esq.
Sir George Birdwood
Rev. J. Gardner Brown
F. H. Brown, Esq.
E. Browne, Esq.
Oscar Browning, Esq., King's College, Cambridge
Alan Cadell, Esq., C.S.I.
Sir Auckland Colvin
Arthur Cohen, Esq., K.C.
William Coldstream, Esq. I.C.S. (retired)
Sir Henry Cotton, K.C.S.I.
Rev. J. Cornah
Harold Cox, Esq.
Sir Charles Crosthwaite
Major General Dickson, C.B., C.M.G.
Sir John Edge, Kt., K.C.
Sir Charles Elliot, K.S.C.I.
Spencer Farquharson, Esq., Dean of University College, Oxford.
Bernard Holland, Esq.
Sir Mackworth Young, K.C.S.I.
J. Kennedy, Esq. I.C.S. (retired)
Sir Alfred Lyall, G.C.I.E.
Sir Charles Lyall, K.C.S.I.
Rev. E. T. Manley
W. A. Raleigh, Esq., Professor of English Literature, Glasgow
George Ross, Esq.
Rev. Dr. Stokes, St. Catherine's College, Cambridge
Charles Strachey, Esq.
H. H. Turner, Esq., Professor of Astronomy, Oxford
Col. Sir W. H. C. Wyllie, K.C.I.E.

Associates.

Mrs. Theodore Beck
Miss E. J. Beck
Miss M. A. Blair
Mrs. R. P. Cockerell
Mrs. Ashton Jonson
Miss E. A. Manning
Mrs. Arthur Mayor
Mrs. Moore
Miss Morison
Miss Plumer
Lady Strachey
Miss Teschemacher
Mrs. Leonard Williams

Members.

Gulam Dastgir Agha, Esq.
Mohamed Mukhtar Ahmed, Esq.
Syed Sultan Ahmed, Esq.
Mirza Ali Akbar, Esq.
Abdul Ali, Esq.
Hamid Ali, Esq.
Mohamed Anwar Ali, Esq.
Mohamed Ashruf, Esq.
Mohamed Asghar, Esq.
Syed Ali Azhar, Esq.
Abdul Bari, Esq.
Mirza Haider-Beg, Esq.
Mahdi Hosain Bilgrami, Esq.
Shamsul-Ulama Syed Ali Bilgrami
Major Syed Hassan, Bilgrami
Sheikh Daood, Esq.
Mohamed Amin Fakih, Esq.
Nawab Faiz Jung
Abdul Hasan, Esq.
Agha Hasan, Esq.
Haider Hasan, Esq.
Aijaz Hosain, Esq.
S. Sajjad Hosain, Esq.
Hafiz Hidayat Hosain, Esq.
Abid Hosein, Esq.
Sheikh Makbul Hosain
Mohamed Ashruf ul Hukh, Esq.
Mohamed Musharafful Hukh, Esq.
S. Ishrat Husain, Esq.
Sheikh Shahid Hosain
Mohamed Ismail, Esq.
Mohamed Ismail Khan, Esq.
Nawab Benazeer Jung
Nawab Osman Nawaz Jung
Mohamed Razzaq Bakhsh Kadri, Esq.
Abdul Wahid Khan, Esq.
Fazle Mohamed Khan, Esq.
Mohsin Ali Khan, Esq.
Mohamed Inayat Ali Khan, Esq
Nasrulla Khan, Esq.
Lieut. Abdurrahman Khan Lauddie
Sirajur Rahman Khan, Esq.
Said-uzzafar Khan, Esq.
A. C. Abdul Latif, Esq.
Mohamed Abdul Samad, Esq.
Mahbub Sultan, Esq.
Moulvi Barkat Ullah
A. N. J. Vizarat, Esq.
Syed Asghar Husain, Esq.
Ziauddin Ahmad, Esq.
S. Sirajul Hasan, Esq.
S. M. Ali Bilgrami
S. Muhsin Ali Bilgrami
S. Muslim Ali Bilgrami
Byram Ardaseer Cooper, Esq.
Muzaffar Imam, Esq.
Muhammad Zariff, Esq.

Members.

4. Any Indian in the United Kingdom sympathising with the objects of the Association may be elected a member. "Indian" shall mean, either an inhabitant of India or of Ceylon or of any territory subject to the direct control of the Indian Government.

5. Every such member shall pay an annual subscription of 10s. 6d. to meet the current expenses of the Association.

Honorary Members.

6. Englishmen interested in the education of Indians in general, and the objects of this Association in particular, may be invited to become Honorary Members.

Associates.

7. Ladies in sympathy with the objects of the Association may be requested to become Associates.

Managing Committee.

8. The business of the Association shall be carried on by a Managing Committee consisting of a Chairman, an Honorary Secretary, a Joint Secretary, an Assistant Secretary, and eight other members, three of whom shall be the Secretaries of the Branch Associations.

9. The officers and the members of the Managing Committee shall be elected every year at a general meeting of the members.

10. The retiring officers shall be ex-officio members of the committee.

11. Each Branch Association shall annually elect its own Secretary.

12. The accounts of the Association shall be kept by the Joint Secretary, to whom all donations and subscriptions shall be paid.

13. The members of the Branch Associations shall pay their donations and subscriptions through the local secretaries.

14. Members who wish to introduce friends to "At Homes" and other meetings of the Association must receive permission to do so from the Managing Committee.

15. The Association shall hold a dinner annually in June.

16. Every member not already an old student of the M.A-O. College, shall, by an arrangement made with the M.A-O. College Old Boys' Association at Aligarh, be an Honorary Member of the Association.

17. Consistently with these rules, the Managing Committee may make any bye-laws for its procedure.

18. None of these regulations shall be altered except by a majority of two-thirds of the members.

APPENDIX.

Committee, Constitution, Honorary Members and Associates of the M.A-O. College Association.

President :

Vice-President?:

R. C. Richards, Esq., K.C., M.P.

Officers and Committee :

Chairman : Major Syed Hasan, Bilgrami, I.M.S.

Hon Secretary : Shamsul-Ulama Syed Ali Bilgrami,
25 Victoria Road, Upper Norwood, S.E.

Joint Secretary : M. R. B. Kadri, Esq.
62 Albert Street, Regent's Park, N.W.

Asst Secretary : Abul Hasan, Esq.

Committee :

S. Ishrat Husain, Esq., (Camb. Sec.)
Mukhtar Ahmad, Esq., (Edin. Sec.)
S. Sultan Ahmad, Esq.
Sheikh Makbul Hosain, Esq.
Zia Uddin Ahmad, Esq.
Mohamed Amin Faqih, Esq.
Abdul Wahid Khan, Esq.
S. Said-uzzafar Khan, Esq.

Name and Objects.

1. The Association shall be called The Mohammedan Anglo-Oriental College Aligarh Association. Its centre shall be in London, with branches at Oxford, Cambridge, and Edinburgh.

2. The objects of the Association shall be:—

   (a) To further the cause of edncation among Mussalmans, and the interests of the M.A-O. College at Aligarh.

   (b) To assist and advise any Indian who desires the help of the Association as regards his manner of life and course of studies in England.

   (c.) To promote kindly feeling and social intercourse among the members and the sympathisers of the movement, in such ways as may be agreed upon by the Committee.

Constitution.

3. The Association shall consist of Patrons, Vice Patrons, a President, Vice-Presidents, Members, Honorary Members and Associates.

country are well aware that there is much scope for the influence of such an Association, and that the task of keeping before them the obligation to maintain the high standard of duty and honour, of manliness and self-reliance, inculcated by the College is one which should have our complete sympathy and support; and I am sure that I can promise the Association that it has that sympathy from you all, and that we shall do all in our power to give to that sentiment practical effect.

It was also, I think you will agree with me, an excellent idea to hold this meeting in connection with the great celebration of Imperial unity and aspiration for the future which took place yesterday at Delhi. We have all read in to-day's papers the accounts of that splendid ceremonial, and feel something reflected to us here of the national pride and confidence to which it gave expression. The Aligarh College, as Saiyid Hasan has said, has always been conspicuous for that loyalty which is synonymous with patriotism, and has recognised to the fullest extent that the watchwords of the British Government in India are Peace and Progress, Humanity and Justice; and we are glad to have this opportunity of joining with its members as fellow-citizens in this great festival of the Empire.

Dated London, 20th Jan. 1903.

It is many years now since, long before the Aligarh College was founded, I first made the acquaintance of the remarkable and venerable man to whose genius, energy and perseverance its foundation was due, and I well remember the difficulties with which he had to contend. It is not surprising that it should have taken many years to establish the College on its present sound basis. In any country such a work would take time to mature, but in India there is an immense mass of conservative opinion which responds but slowly to the pressure for reform. But our Chairman has told us how success was eventually achieved; and I can say from personal knowledge that once the principles preached by Sir Saiyid Ahmed began to be accepted the progress was extraordinarily rapid. The sons and grandsons of those who first came under his influence showed by the way in which they assimilated his teaching that it was conceived upon right lines, and the success which has followed has been the best proof of his foresight and inspiration.

I will not endeavour to set forth again what has been so much better said than I can say it by Saiyid Hasan as to the principles and characteristics of the Institution. Its objects are, as you have been told, to build up character by sound discipline and mutual improvement, produced by living together a healthy life in common, under adequate and sympathetic supervision; to give due place to religious and moral ideas in education; to encourage healthy exercise and physical development, in which, as you have heard, great success has been achieved; and to promote that most important result of a common life and training, an *esprit de corps*, which means a feeling of regard for the honour and credit of the body to which the members belong, and an earnest desire that all should be worthy of the institution which they represent.

It is, I understand, especially to keep alive the last of these sentiments among the many students of the College who now come to this country to pursue their education here, that the present Association has been founded. Those who know anything of the conditions under which Indian students live in this

noble auspices. Representatives of the world-wide dominions of our King-Emperor and of allied and friendly powers are at this moment assembled at Delhi to assist at the celebration of his accession to the Throne. Large as the Mogal Empire was in the halcyon days of its glory, beneficent as its influence has been under its best monarchs, it sinks into insignificance, not merely as regards its extent, but as a machinery for alleviating human suffering, for advancing the march of civilization, for elevating the human race, when compared with the world-wide Empire which has replaced it, and over which rules King Edward VII, Emperor of India. Speaking for the nonce not as a member of this Association but as a native of India, I say that we are as proud of that Empire as any British subject can well be, whatever his race or nationality. We ourselves have helped largely to build up that Empire. In India and out of India, our countrymen have fought shoulder to shoulder with their British comrades, and have laid down their lives in the service of their Sovereign, in the cause of the Empire. The history of the Native Indian Army, in one word, is a history of the expansion of the British Empire. We cannot therefore help feeling a glow of pride in the great drama of real life now being enacted on that distant and far-famed stage, full of the memory of other days and other actors.

Address by Sir Chas. J. Lyall, K.C.S.I.

Major Saiyid Hasan Bilgrami, Ladies and Gentlemen, I count it a high honour that I have been asked to reply on behalf of the Guests of this evening to the speech we have just heard—a speech on which I must be permitted to congratulate you, sir, and to thank you sincerely for the pleasure it has given us. I am certain that I speak the mind of all when I say that no better account, more eloquently expressed, could be given of the objects of your Association and the principles and aims of the College which it represents.

The movement in this country which has brought us together to-night has been started, absolutely spontaneously, not only by old students of Aligarh College but by other young Mussalman gentlemen, engaged here in their studies, who sympathise with their aims and objects, and who are now all Honorary members of the Old Boys' Association at Aligarh. In this country the Association has its centre in London, with branches at Oxford, Cambridge and Edinburgh. Its objects may be divided under the two main heads of self-help and the cultivation of friendly relations among all sympathisers and well-wishers of the Aligarh movement in this country, whether of our own or of British nationality. Under the former head will come its endeavour to further the cause of Mussalman education in general and of the Aligarh College in particular. It will also be ready and willing to take by the hand any Indians, especially new arrivals, who may seek its friendly help, and to act as their guide, friend and philosopher. The second object it will promote by social and other meetings among its members, honorary members and friends in this country. It will moreover, keep in constant touch with the Association at Aligarh and with the M.A-O. College, and thus promote *esprit de corps* among all Mussalman students who are in sympathy with its aims, and keep green in the heart of every Aligarh boy the love and memory of his *alma mater* which he always cherishes so dearly.

Ladies and Gentlemen, We have assembled in this hall for an object which must of necessity appeal in the liveliest manner to every member of the present company. We are here to commemorate the Delhi Coronation Durbar and to rejoice with the people of India in their rejoicings. We are gratified at the brilliant success—so well deserved—which has crowned Lord Curzon's efforts in the conception, organisation and realisation of his great and memorable project. The eyes of the British Empire, of the whole civilized world I may say, are at this moment turned on the ancient capital of the Mogal Emperors. Our gaze is fixed, our attention is rivetted on the significance of the celebrations which began there yesterday under such

lead to a habit of servile cringing, but to a manly, out-spoken, and withal respectful attitude towards our rulers, which has given the *alumni* of the College a well-earned reputation for good manners. The whole environment of students at Aligarh, moreover, tends to generate an *esprit de corps* which distinguishes them throughout their lives, and which is kept alive by the Old Boys' Association at Aligarh, of which I shall have to speak again.

But the death, in 1898, of its revered founder was a severe blow and an irreparable loss to the interests of the College. During the last years of his life it had already got into financial trouble, and this, with the fresh difficulties that now cropped up threatened to bring the Aligarh movement to an untimely end. But, at this juncture, an English gentleman of great ability, wisdom and sagacity, who had been principal of the College for fifteen years, and who thoroughly understood Sir Syed's policy, came forward to save, if possible, the work of his lifetime from the ruin by which it was threatened. I refer, as many of you are no doubt aware, to the late Mr. Theodore Beck. Nothing but his indomitable courage, energy, sagacity, and perseverance, combined with his devotion to the interests of the College, could have saved the situation. He did save the situation, but at the sacrifice of his own valuable life, for within eighteen months of Sir Syed's death he fell a victim to illness brought on by incessant work, from which he would allow himself no rest. He was mainly instrumental in starting, for the preservation of Sir Syed Ahmed's memory, a fund which has enabled us to place the finances of the College on a sounder footing.

At this critical period we had also the good fortune to secure the leadership at Aligarh of the Nawab Mohsinul-Mulk, an old friend and colleague of Sir Syed Ahmed's and a highly patriotic gentleman gifted with all the tact and judgment necessary for a position of no little difficulty. By another stroke of luck we were able to induce the present Principal, Mr. Morison, to ac cept Mr. Beck's place. This he did for the sole benefit of our cause and at no small personal sacrifice and inconvenience.

and taken up by the students with a keenness nowhere surpassed. A gymnasium for athletics and a riding school form part of its equipment. It has its hockey team, its football team, and above all its redoubtable cricket team, which has established a record in the Indian cricket field, and has from time to time defeated the best elevens in the country, including the Calcutta Cricket Club, the Patiala team, and the Parsis, who having some years ago beaten Lord Hawke's eleven, were looked on rather as the champion cricketers of India. Again, last year, Aligarh defeated the best English eleven Simla could produce, including some very good men, by an inning and several runs. Their bowler, Ali Hassan, is, I believe, considered on the very highest authority as one of the finest in any country. It is interesting to note that the College has arranged for a Coronation Cricket Match, Aligarh *v.* the rest of India, to be played at Delhi on the 21st instant, and Ranjitsingji will in all probability be playing against them.

It was by a combination of all these special features that the great founder of the College realised his ideal of what a sound, liberal, and truly national education should be. The whole drift of his wise and statesmanlike policy was that the College should send out into the world not merely men of learning but men of active habits and self-reliance, imbued with a strong sense of their duty as citizens and as loyal subjects of the State. Genuine and unswerving loyalty to their Sovereign is inculcated as an article of faith on all students of Aligarh College, and impressed on them by the personal example and impressive speeches of the leaders of the community. Those connected with the Aligarh movement lay no claim to a monopoly of loyalty—far from it—but they are proudly conscious of the fact that their's is the only educational institution in India where every effort is made systematically to impress on students the lesson that true patriotism and true loyalty, so far from being incompatible, are in reality, one and the same thing, and cannot well be divorced from one another to any good or useful purpose. Experience shows that the lessons thus taught do not

to study on the spot the educational methods of the great English Universities and Colleges. The college he founded at Aligarh was modelled on those of Oxford and Cambridge, and in many of its features it was, and is to this day, a unique Institution in India. In the first place it was the first real national effort at self-help, and as such attracted at once the sympathy not only of our own people but of English gentlemen of high degree and position. Indian Princes and noblemen, foremost amongst whom was H.H. the Nizam of Hyderabad, endowed the College and subscribed liberally to its funds. Successive Viceroys, Lieutenant Governors and British officers patronised it, both in their official and private capacities, nor was the support of our Hindoo fellow-subjects wanting.

The fact that this College is a residential one distinguishes it from all other educational institutions in India, and is in itself sufficient to raise its tone to a standard elsewhere unattainable. In the class-room, on the playground, in their private homes, the students come into constant contact with their teachers and professors, many of them English gentlemen of the highest ability, refinement and culture, whose influence in moulding their characters at an impressionable age is a factor of infinite value and importance.

Another great aim of the founder of the College was that Western learning should not only be adopted but adapted to our special national requirements, and that it should not be acquired at the expense of all sense of reverence; for he was convinced that a deep sense of reverence for something or some-one was an essential element in the character of every man worthy of the name. He therefore combined secular education with religious instruction and the inculcation of habits of devotion. This end was of course unattainable in ordinary Government Colleges, which are committed to a policy of absolute neutrality in the matter of religious teaching.

Another special feature of Aligarh College is the prominence given in its educational scheme to manly sports of all kinds, which are systematically encouraged by precept and example,

with which it was possible to fight the superstitious folly and ignorance in which the vast majority of his co-religionists were then steeped. The College at Aligarh, established not till 1875, was the ultimate outcome of that conviction, but meanwhile the ground had to be prepared for the reception of the good seed it was to sow in the distant future. The marvellous foresight with which he was gifted made it clear to him that unless Mussalman religious ideas of the day could be freed from their superstitious element, unless a higher conception of religious duty could be inculcated and a higher stage attained in the evolution of Mussalman religious thought, his educational scheme would be foredoomed to failure. The inevitable conflict between religion and science would be sure to follow, and would end either in the teachings of science being shunned as sapping the foundations of faith, or in religious faith being cast overboard altogether. Thus began in the pages of his well known Hindustani weekly journal a crusade against what he considered errors and misconceptions in doctrine which stood in the way of the acceptance of immutable scientific truths. The whole of his teachings were of course not accepted by all, but after a long struggle manfully sustained he converted into goodwill the *odium theologicum* which had been his first reward, and nothing more was heard of the abuse and invective showered on him in the earlier stages of the campaign. He succeeded also in bringing about a gradual, imperceptible, almost unconscious but none the less real and wholesome change in the whole tenour of Mussalman religious thought, and when this object was attained he dropped the controversy. But hitherto, I think the supreme importance of his work in this direction has not been sufficiently realised or appreciated. The younger generation can hardly conceive to-day that not so very many years ago to learn even the rudiments of English was regarded as tantamount to a renunciation of Islam and as the surest way to perdition.

Meanwhile Sir Syed Ahmed set to work with all the zeal of an earnest missionary to raise subscriptions for the foundation of his college; and in 1870 he came in person to this country

Bishop Montgomery, Mr. Coldstream, Sir Charles Crosthwaite, Mr. Farquharson, Mrs. Cockerell, Mrs. Theodore Beck, Miss E. J. Beck, Miss Manning, Lady Cook, Mr. and Mrs. Ross, Mr. Parker Smith, M.P., Professor and Mrs. W. J. Simpson, Mr. Charles Strachey, Dr. and Mrs. Fortescue Fox, Mr. C. Armstrong, Mr. A. R. Lawrence, Mrs. Dutt and the Misses Dutt, Miss Cornelia Sorabji, Dr. and Mrs. Scharman, Mr. Harold Cox, Mr. and Mrs. Frank Birdwood, Mr. and Mrs. Rapson, Mr. Bernard Quaritch.

Address by Major Syed Hassan, Bilgrami, I.M.S.

Ladies and Gentlemen,

My first and most pleasant duty on the present occasion is to welcome you in the name of the Aligarh College Association, and it gives me the greatest pleasure to do so in all sincerity and with all my heart. I beg at the same time to assure you of our deep gratitude for your presence here this evening and to thank you for it on behalf of the Association. Many of you must naturally be desirous to know something about the Aligarh College, and about the origin of the movement which has brought us together this evening. To give it its full title, the Mahomedan Anglo-Oriental College, at Aligarh, in the United Province of India, is essentially a Mussalman seat of learning and a centre of advanced Mussalman thought and culture, but being unsectarian in principle its doors are open to all, regardless of race or creed. Its illustrious founder, the late Sir Syed Ahmed Khan, K.C.S.I., descended from a noble and influential Mussalman family at Delhi, first distinguished himself in the dark days of the Indian Mutiny by his staunch loyalty to the British cause, and by the timely help he gave to individual British officers at no inconsiderable personal risk.

It was in those days that he was seized with the conviction, that education of the right kind, that is to say, Western learning and the teachings of modern science were the only weapons

PROCEEDINGS OF THE
M.A-O. COLLEGE ASSOCIATION,

This Association was formed on the 14th October, 1902, when it was resolved that in pursuance of some of its objects,* it should hold, as its inaugural meeting, a Reception in honour of the Delhi Coronation Durbar. Invitations were accordingly issued to all Honorary members and Associates and to a large number of friends and sympathisers, and the Reception took place at Queen's Gate Hall, South Kensington, on the 2nd January, 1903. More than two hundred guests were present, while letters expressive of goodwill and sympathy were received from many who were unable to come, either through absence from town or other causes. The guests were received by Major Syed Hassan, Bilgrami, Mr. and Mrs. Syed Ali Bilgrami and Mr. Kadri, assisted by the following gentlemen, who acted as Stewards and contributed in no small measure to the success of the entertainment, viz., Messrs. Abul Hasan, Shaikh Makbul Husain, Shaikh Shahid Husain, Ishrat Husain, Haidar Husain, Mahbub Sultan, Sultan Ahmed, Ismail Khan, Abdul Wahid Khan, and Dr. Hamid Ali. The programme was principally musical, but concluded with the recitation of a Coronation Ode in Persian. In the course of the evening, Major Syed Hassan, Bilgrami, M.D., I.M.S. Chairman of the Association, and a Trustee of the M.A-O. College, Aligarh, delivered a speech, which was much appreciated, and which is here printed in full, together with Sir Charles Lyall's reply on behalf of the guests, among whom were the following:—Sir Charles and Lady Lyall, Sir Alfred and Lady Lyall, Sir Mackworth Young, Col. Sir W. H. Curzon Wyllie, Sir Joshua and Lady Fitch, Sir Charles and Lady Stevens,

* See Appendix.

Mohamedan Anglo-Oriental College, Aligarh, Association.

INAUGURAL MEETING,

London, 2nd January, 1903.